
دجال اور دجالیت
گزشتہ دو صدیاں
از
بندہ خاکی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے، نشاتہ ثانیہ سے لے کر صنعتی انقلاب تک، برطانوی، فرنچ، سویت، ایرانی انقلاب، وطنی قومی ریاستیں، پہلی، دوسری جنگ عظیم، سائنس و ٹیکنالوجی، جمہوریت، کمیونزم، ارتقا، گلوب، سرد جنگ، دو بلاک، کاغذی کرنسی، بریٹن ووڈ، بینکنگ، ناسا، سرن، کرونا، 11 / 9، روس یوکرائن جنگ، حماس و اسرائیل جنگ سب اسی دھوکے کا حصہ ہیں۔ تفصیلات میرے میسنجر چیٹ گروپ میں، ہماری ہوا، پانی، کھانا، ادویات و خیالات سب کو زہر آلودہ کیا گیا ہے! پوری دنیا کا میڈیا بی بی سی، سی این این، الجزیرہ، جیو اور اے آر وائی سب یہ دھوکہ دے رہے ہیں۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (سورۃ الحجرات، آیت ۱۰)

مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہٰذا اپنے بھائیں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

دجال اور دجالیت

گزشتہ دو صدیاں

اَز

بندہ خاکی

دجالیت کیا ہے؟ تحریر شدہ تمام مضامین کا تعلق اسی سوال سے ہے۔

فہرست مضامین

اللہ کی جماعت کونسی ہے؟

تنظیم، مسلک، گروہ یاں جماعت یہ سب متبادل الفاظ ہیں اور امت مسلمہ میں تقسیم و تفریق کا سبب بنے ہیں۔ قرآن جو لاریب کتاب ہے اس میں اللہ کا حکم بالکل واضح اور صاف ہے یہ آیت متشابہات میں سے نہیں ہے اللہ فرماتا ہے تم ایک جماعت ہو مزید اس جماعت کا نام ہم نے مسلمان رکھا ہے۔ آپ خیر القرون کے دور تک مسلمان کے علاوہ اسلام میں کسی اور جماعت کا نام بنا دیں یاں دکھا دیں جتنے بھی گروہ بنے سب کے سب اسلام کے دائرہ سے باہر تھے۔ اور ان تمام گرہوں کے پیچھے ابلیس کی جماعت فری میسن کا ہاتھ تھا فری میسن پوری انسانی تاریخ میں انبیا اور ان کی جماعتوں کے خلاف متحرک رہے ہیں۔ خیر القرون کے بعد والے دور کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کمینگی ظاہر ہو جائے گی۔

اگر آپ زمانہ حال میں آئیں اور اللہ کی جماعت جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے اس کو تلاش کرنے کی کوشش کریں تو یہ معاملہ ہر گز ہر گز آسان نہیں ہے جن جماعتوں، گروہوں یاں فرقوں کو آپ اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں سب سے بنیادی بات یہ ہے کیا آپ نے ان جماعتوں کی تصدیق قرآن وسنت کے مطالعہ کے بعد اس پر پیش کر کے کی ہے یاں ان جماعتوں کی قیادتوں کو محض سن کر کی ہے صحیح مسلم کی روایت اصول ہے کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔

اس بات تک کے ثبوت موجود ہیں کہ صفوی سلطنت بھی عثمانی خلیفہ کو ہی مانتی تھی۔ اور جو گروہ بنو عباس سے کٹ کر علیحدہ ہوا وہ بھی انہی کا یعنی بنو عباس کے نام کا خطبہ پڑھاتے تھے۔ بنو عباس کمزور ہوئے تب اندلس میں حکمرانوں نے اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا ورنہ اس دور کے مسلمان اجتماعیت کے تصور سے آگاہ تھے۔ اب اگر اس صدی یاں پچھلی صدی کے مولویوں نے یہ باتیں نہیں بتائی جب علم اٹھالیا گیا تو میرا کوئی قصور نہیں ہے آپ کو دین اور تاریخ پڑھنی چاہیے۔

عثمانی سلطنت کسی بیرونی تحریک سے نہیں اپنی عیاشیوں کے باعث منہدم ہوئی اللہ تعالیٰ کسی گروہ کو اس وقت تک مسلط نہیں کرتا جب تک ہم اللہ کا دین اس سے احکام چھوڑ نا دیں۔ جب مسلمانوں نے نیا نظام اپنا تو سب سے پہلے کسی اللہ والے گروہ دعویٰ کرنے والوں کو اس پہلی غلطی یعنی جمہوریت کو اپنانے والوں پر لعنت بھیجنی چاہیے پھر اقوام متحدہ کے وجود کے اسباب سمجھ کر اس کا حصہ بننے والوں پر لعنت بھیجنی چاہیے اس کے بعد اپنے لیڈر کی محبت میں دوسرے مسلمانوں پر لعنت بھیج کر جہنم کا سامان کرنا ہے تو بلا شبہ کریں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا جو بھی اس کا کچھ بگاڑنا چاہے گا وہ اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔ اب سادہ سی بات ہے کیا آپ اس گروہ جس کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ذکر فرمایا کسی ایک جماعت یاں کسی ایک خطہ میں قید کریں گے یاں آپ اس گروہ کو پوری دنیا میں بکھرا ہوا مانیں گے وہ ایک ایک فرد جو ان تمام جماعتوں سے کٹ کر خالص قرآن وسنت پڑھتا ہے اور فتنوں سے آگاہی حاصل کرتا ہے اس گروہ کے افراد آج کے دور میں پوری دنیا میں فرداً فرداً موجود ہیں وہ قرآن وسنت پڑھتے ہیں اور جماعتوں و گروہوں و فرقوں سے کٹے ہوئے ہیں جیسا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا۔

یہاں دجال کے پیروکاروں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس روایت کو بطور چارہ استعمال کیا ہے اور اسے جعلی جہاد کے ثبوت میں لایا جاتا ہے-تو میرا آپ حضرات سے یہ سوال ہے کیا جنگ بدر کے پہلے معرکے سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت تک ہمیشہ جہاد ہوتا رہا کیا ایک دن جہاد نہیں رکا؟؟؟؟؟؟

یاں وہ لوگ جن کے پاس علم ہے وہ بتائیں گے کہ جنگ بدر کے بعد اگلی جنگ کتنا عرصہ بعد ہوئی خود رسول رحمت کی زندگی میں کئی کئی ماہ تک جہاد نا ہوا اور بعد میں تو صدیوں تک جہاد منسوخ رہا پھر آج کے دور میں کونسی مشکل آن پڑی ہے جو اس حدیث سے میڈیا کے سٹیج شو، میڈیا کے سپانسر اور وہ جہاد جس کی تشہیر میڈیا کرتا ہے اسکو اصلی ماننا ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب جب جہاد کی ضرورت ہوگی تب تب جہاد ہوگا اور قیامت کے قریب آخری جہاد امام مہدی کریں گے-اور جہاد ہمیشہ امیر کے تحت ہوا ہے اب تو امیر ہی نہیں وضاحت آگے آرہی ہے-

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے صحابہ کو ہدایت فرمائی تھی جب امیر نا ہو اور جب جماعت نا ہو تب تمام جماعتوں سے کٹ جانا، یہ روایت بخآری و مسلم سمیت حدیث کی تمام کتب میں وارد ہے حذیفہ بن یمان کہتے ہیں لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نا ہو جاؤں (صحابہ کی احتیاط دیکھیں اور اپنا فہم دین دیکھیں جو آپ نے شیطانی مولویوں سے لیا ہے) کہتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا پہلے ہم شر میں مبتلا تھے پھر ہمارے پاس یہ خیر آیا کیا اس کے بعد بھی شر ہوگا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا، کیا اس کے بعد بھی خیر ہوگی فرمایا ہاں مگر اس میں کدورت ہوگی میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہے فرمایا وہ قوم جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی اور میری عادت کے خلاف عادت قبول کرے گی تم ان میں خیر بھی پاؤ گے اور شر بھی میں نے عرض کیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہوگی فرمایا ہاں دوزخ کے دروازوں کیطرف بلانے والے ہونگے جو انکے بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دینگے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی علامات بھی بتایئے فرمایا وہ ہمارے گروہ سے ہونگے ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے عرض کیا جب میں یہ پاؤں تو مجھے کیا حکم کرتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا میں عرض کیا اگر نا مسلموں کی جماعت ہو نا امام فرمایا تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ اس طرح ہو کہ تم درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑ لو حتی کہ تم کو اسی حالت میں موت آجائے (مسلم و بخآری) اور قرآن پڑھنا یعنی اللہ کا دین پڑھنا اس کیوجہ یہ تھی جب امیر اور اسکے ساتھ ہی جماعت کا وجود مٹے گا جیسا کہ سلطنت عثمانیہ کے انہدام کیساتھ ہوا تب علم اٹھانے والی روایات بھی پوری ہو جائیں گی کیونکہ مولوی تب جمہوریت کے اسلامی نظام ہونے کے ترانے گانے شروع کر دیں گے جہاد مٹ جائے گا اور دھوکہ کے دور کا آغاز ہوگا جس کا المعجم الکبیر للطبرانی کی حدیث میں ذکر آیا ہے نیز مسند احمد بن حنبل میں اس دھوکے ہے دور میں مسلمانوں کو آزاد وطنی قومی ریاستوں کا دھوکہ جائے گا فرقے تو پہلے موجود تھے اب ملک اور ان میں ہزاروں جماعتیں بن گئی تو بغیر جہاد کے ان ملکوں کا وجود بھی ابلیس کی سازش تھی مگر ہم تاریخ کے گہرے شعور کے بغیر اس سازش کو نہیں سمجھ سکتے نیز اسلام میں جماعت کا اور اس سے ہٹنے کا کیا ذکر ہے نیز جب جماعت اور امیر نا ہو تب کیا حکم ہے ان سب باتوں کو جاننے کے سبب مسلمانوں ہزاروں باطل جماعتوں کے شکنجے میں جکڑے ہیں اور قرآن وسنت کے ذاتی مطالعہ سے اللہ کی جماعت تلاش کرنے کی کوفت سے محفوظ ہیں_

ہم اس بات پر توجہ دینے کو تیار ہی نہیں نہیں کہ وطنی قومی ریاستوں کا تصور اور ان کا قیام مسلمانوں کی جماعت میں کس طرح سے تفریق کا سبب بنا اس تاریخ کو پڑھے بغیر ہم آگے بڑھتے ہیں اور ان قومی ریاستوں میں کھڑی ہونے والی جماعتوں کو اللہ کی جماعت سمجھنا شروع کر دیتے ہیں_ تھوک کے حساب سے ان سینکڑوں جماعتوں کا وجود اس وقت عمل پذیر ہو رہا ہے جب کہیں جہاد ہے ہی نہیں نا ہی مسلمانوں کا کہیں امیر ہے جو نام نہاد امیر بنتا ہے

وہ ان پہلے لوگوں کی سازش کا پتہ نہیں دیتا جنہوں نے امت کے وجود پر چھری چلا کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکرے کر دیئے۔ پوری امہ پر اسلام کا ایک حکم بھی نافذ نہیں اور اقوام متحدہ و اس کے ذیلی اداروں کے تمام احکام نافذ ہیں مسلمانوں کی جماعت کہاں ہے اس کا امیر کہاں ہے اور مسلم ورلڈ لیگ و عرب لیگ کی بجائے خلافت کا قیام عمل میں کیوں نہیں آیا اس بات پر تحقیق کو کوئی تیار ہی نہیں ہے کہتے ہیں افغانستان امارت اسلامی بن گیا سادہ جواب ہے خلافت اسلامی کیوں نا بنا اور امارت اسلامی بن کر بھی باطل ایوان اقوام متحدہ کا حصہ کیوں ہے امریکہ سے جہاز بھر بھر کر اپنے لوگوں کو کرووونا کے نام پر زہر کے ٹیکے کیوں لگوائے وہاں پر حکومتی سرپرستی میں پولیو مہم کیوں چلتی ہے ہمارا عقیدہ ہو ہے جو ٹی وی سے بیان ہوا ہے پولیو کیا ہے وہ جو مولوی اور میڈیا بتاتا ہے اس کے برعکس بھی کتب لکھی گئی ہیں مسلمان جن کے قلوب فری میسن نے مسخر کر لیئے ہیں ان میں سے تو کسی نے پولیو کے سائیڈ ایفیکٹ پر کتب نہیں لکھی مگر مغرب جہاں کی ساری پالیسیاں ہم پر نافذ ہوتی ہیں وہاں پولیو ویکسینیشن کی حقیقت بتانے کیلئے درجنوں کتب لکھی گئی ہیں فری میسن کا کنٹرول شدہ وکی پیڈیا تک اس حوالے سے معلومات فراہم کر دے گا۔

اگر آپ الیکشن کمیشن آف پاکستان یاں الیکشن کمیشن آف مصر میں رجسٹرڈ سینکڑوں جماعتوں میں سے کسی کو اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں تو یہ طرز عمل کتنا جاہلانہ ہو گا جب تک کہ آپ اس سے قبل موجود اللہ کی جماعت کا تعارف حاصل نا کر لیں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق والی جماعت موجود رہے گی پھر آن سینکڑوں جماعتوں کے وجود اور ان کے حق پر ہونے کی کیا منطق ویسے اسلام کے سیاسی نظام کا ذکر تو میڈیا کی آمد کے بعد ویسے ہی قصہ پارینہ بن گیا اب وہ صرف کتب حدیث میں باقی ہے یاں فری میسن کے پلانٹڈ مولویوں کی زبانوں پر دین اور تاریخ مزید میڈیا کی آمد کے مقاصد کو جاننا ہم نے خود پر خرام کر رکھا ہے

امام مہدی کا لشکر سقوط بغداد سے لیکر سقوط دلی تک تمام اوقات میں موجود تھا حکمرانوں کی عیاشیوں کے سبب سلطنتیں ضرور مٹی مگر جماعت موجود رہی وہ ایک ہی جماعت تھی کس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا حق پر رہے گی۔ وہ جماعت سقوط قسطنطنیہ کے وقت بھی موجود تھی اور وطنی قومی ریاستوں کے وقت بھی موجود تھی اب جب پاکستان میں میڈیا آپ کون لیگ اور پی ٹی آئی میں سے کسی ایک کے انتخاب کا موقع دیتا ہے اب بھی وہ جماعت موجود ہے مگر ہمارے ہاں نہیں پوری دنیا میں فرداً فرداً پھیلی ہے وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور ان ہزاروں باطل جماعتوں کے وجود سے کٹے ہیں وہ لوگ بے بس ہیں اور صرف باقی امت کو یہیں دعوت دیتے ہیں دین سنو نہیں دین پڑھوں فتنے کے دور میں دین پڑھنے کا حکم ہے دین سنانے والے جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں۔

چھپن اسلامی ممالک میں موجود ہزاروں دینی و سیاسی جماعتوں سے جڑے وہ لوگ جنہوں نے تاریخ اور قرآن و سنت کو نہیں پڑھا نیز جمہوریت، کمیونزم اور جدید صدارتی نظام کی آمد اور ارتقا کی تاریخ سے واقف نہیں ہے وہ یہیں سمجھتے ہیں کہ ہماری جماعت حق پر ہے بھلا ایک ہی وقت میں چھپن اسلامی ممالک کا وجود اور چھپن امیر پھر ان ممالک کے درمیان ہزاروں جماعتیں اور ہزاروں امیر کس طرح درست ہو سکتے ہیں کیا آپ مسلمانوں کی جماعت کا تعارف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے فرامین میں سے پڑھنا پسند کریں گے یاں مولوی کو سننا ہی آپ کا دین ہے سیدنا عمر نے کہا سردار یعنی حکمران بننے سے قبل دین پڑھوں اور جو محدث اس روایت کو لائے انہوں نے کہا سردار بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو ان چھپن اسلامی ممالک کے ہزاروں سیاسی امیروں میں سے کس نے قرآن کو بیس پچیس بار کتنا سمجھ کر پڑھا اور اور کس نے اس وقت دنیا میں موجود حدیث کی پچاس کتب پڑھی ہیں۔

یہ نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں حدیث نمبر 355 ہے یہاں اس کے الفاظ مختصر ہیں مگر صحیح بخاری و مسلم کی اس متفق علیہ حدیث کی مدد سے آپ موجودہ وطنی قومی ریاستوں اور اسلام میں جماعت کے تصور کو سمجھ سکتے ہیں

حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازمی پکڑ لینا میں نے عرض کیا اگر لوگوں کا نا امام ہو نا جماعت پھر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں اس حال میں رہنا حتی کہ تجھے موت آجائے۔

یہ روایت امام تین اسناد سے اپنی کتاب میں لائے ہیں باقی امہات کتب میں اعلی سندوں سے یہ روایت موجود ہے۔پہلی بات مسلمانوں کی جماعت اور امام سے کیا مراد ہے اس کو سمجھنے کیلئے آپ مجھے چھوڑ کر چودہ سو سال میں لکھی گئی مسلم و بخاری کی تمام شروح کیطرف رجوع کریں اور دیکھیں حدیث کے شارحین نے جماعت اور امام سے کس کو مراد لیا ہے دوم آپ کسی مدرسہ میں چلیں جائیں وہاں سے اس حدیث کی شرح معلوم ہے لیں۔

مجھے معلوم ہے اکثر لوگ یہ دونوں کام نہیں کریں گے اس لیئے میری عرضداشت سن لیں مسلمانوں کی جماعت سے مراد خلافت ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایک ہی امیر ہو،وحی امیر جزیہ بھی لے اور جہاد کیلئے لشکر بھی روانہ کرے اور اسی امیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری امت مسلمہ جہاد میں کود پڑے۔جب مسلمانوں نے یعنی صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کے خلاف جہاد کیا تو وہ اسی امیر یعنی بنو عباس کی خلافت کے احکامات کا پابند تھا اور جب مسلمانوں نے سلطنت عثمانیہ کے طور پر یورپ کے خلاف جہاد کیا تب پوری دنیا کے مسلمان عثمانی سلطنت کو خلافت مانتے تھے۔

جب مسلمانوں کی آخری بادشاہت اور خلافت کا خاتمہ ہو گیا تب امیر کا وجود بھی مٹ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تصور مملکت بھی ختم ہو گیا جس کے تحت پوری دنیا کے مسلمان ایک امیر کی اطاعت میں اس کے ہاتھ میں بیعت کر کے بطور جماعت دنیا میں موجود تھے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ مسلمانوں کی جماعت اور امیر دونوں کا خاتمہ تھا اب دوبارہ جماعت اور امیر کا وجود تب ظہور پذیر ہو گا جب مسلمان امام مہدی ہے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے امیر کہلائیں گے۔اگر آپ قرآن وسنت کا تفصیل سے مطالعہ کر لیں تو آپ ان باتوں کا علم ہو جائے گا اور مذہبی اشرافیہ آپ کو دھوکہ نہیں دے پائے گی۔

مسلمانوں کی جماعت کے خاتمہ کے بعد اللہ کے دشمن ڈاکٹر اسرار کی جماعت ہو یاں حزب التحریر تمام شیطان کی جماعت ہیں اور ان کی بیعت شیطان کی بیعت ہے کیونکہ جماعت اور امیر کے خاتمہ کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو تمام گروہوں سے الگ رہنے کا حکم دیا تھا اب اس حکم میں تمام دنیا کے مسلمان شامل ہیں ان سب کو فرداً فرداً دین کو پڑھ کر سمجھنا ہے اور امام کی آمد کیلئے خود کو تیار رکھنا ہے ناصرف یہ بلکہ دوسرے کروڑوں مسلمانوں کو اہل اسلام کے اندر لاکھوں جماعتوں جن کے امیر اور لیڈر ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہیں(کیونکہ جماعت کا تصور ہی نہیں رہا)ان تمام جماعتوں سے کاٹنا ہے جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو حکم دیا اب ہم مسلمان ان تمام گروہوں اور جماعتوں سے کٹ کر ہی اللہ کی جماعت میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اور اگر اس کے برعکس آپ تنظیم اسلامی،جماعت،تحریک لبیک،ن یاں پی ٹی آئی کی اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں تو میں نے آپ کے سامنے دین کے احکام بیان کر دیئے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو میری بات سنے اور اسے آگے پہنچا دے تو میں نے بات کی تحقیق کے بعد اسے آپ تک پہنچا دیا اب آپ نے طے کرنا ہے ان شخصیات مذہبی اشرافیہ کے سنے سنائے دین پر چلنا ہے یاں حقیقی دین پر چلنا ہے۔

آپ نے اگر تھوڑی سی بھی تاریخ پڑھی ہو تو اندازہ لگائیں خلافت کے قیام سے لیکر پاکستان کے قیام تک بیچ کے عرصہ میں کہاں کہاں جہاد ہوا؟؟؟؟ جوں ہی وطنی قومی ریاستیں کھڑی کی گئی ساتھ ہی ان نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ اسلام کا وجود اب بھی باقی ہے مختلف جہادی جماعتیں کھڑی کرنی شروع کر دی۔وطنی قومی ریاست میں بھلا اسلامی جماعت کا کیا جواز جب جماعت بنانا ہی حرام ٹھہرا اور اس سے کتنا دین کا حکم۔
نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کچھ لوگ قومیت کو اپنالیں گے یعنی امت کے تصور کا خاتمہ کر کے دجال قومیت کے تصور کو فروغ دے گا اور قومیت کے تصور کیساتھ ہی جہاد کا آجانا تم لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔
اس وقت جتنی بھی سیاسی و مذہبی و جہادی جماعتیں ہیں سب ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہیں اسلام میں تصویر حرام ہے دجالی ملاؤں نے تصویر کو اس لیئے خلال کیا کہ وہ ٹی وی پر آئیں مقبولیت پائیں اور لوگوں کو گمراہ کریں۔ابلیس کا طریقہ کار یہ ہے ٹی وی سے لوگو کو مقبول کر کے ان کو بین کرنے کا ڈرامہ رچایا ہے جس سے وہ اور مقبول ہو جاتے ہیں۔
اب ہم سنن ابن ماجہ کتاب الفتن کی ایک روایت کا ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود کے اکہتر فرقے ہو گئے ان میں ایک جنتی اور اکہتر دوزخی ہیں نصاری کے بہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی باقی دوزخی ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت کے 73 فرقے ہونگے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہونگے کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنتی کون ہونگے تو فرمایا الجماعتہ۔(سنن ابن ماجہ جلد سوم294)
اس حدیث میں پھر سے جماعت کا ذکر ہے یہ حدیث صحاح ستہ سمیت حدیث کی دوسری تمام کتب میں موجود تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے جیسا کہ میں اوپر درج کر آیا جماعت سے مراد مسلمانوں کا اجتماعی نظام حکومت ہے جس میں پوری امت کا ایک ہی امیر ہوتا تھا یہ وہیں امیر ہے جس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اس کے مقابل کوئی دوسرا کھڑا ہو جائے تو اس کی گردن اڑا دو اور اسی امیر کے متعلق فرمایا جو جماعت سے بالشت برابر الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اسی امیر کے متعلق فرمایا حذیفہ بن یمان کہتے ہیں تم پر لازم ہے امیر کی بات سنو اور اطاعت کرو حواہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جائے جب تک کہ وہ تم میں کتاب اللہ کے مطابق حکومت کرے (صحیح مسلم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی امیر کی بیعت کرے اسے ہاتھ دے اور دل سے اسکی اطاعت کرے تو اسے چاہیے کہ اطاعت کرے اگر دوسرا آکر جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو (صحیح مسلم)
جو شخص جماعت سے جدا ہوا اور مر گیا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا (صحیح مسلم)
یہ وہیں جماعت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت سے 1923 تک قائم رہی اور اس جماعت کا دارلخلافہ مدینہ، کوفہ، شام، بغداد، قسطنطنیہ ہر جگہ منتقل ہوتا رہا مگر اس وقت کے امت نے بارہ سو سال کی امت نے دارالخلافہ میں موجود امیر، بادشاہ، خلیفہ کو ہی اپنا حاکم مانا بیعت قائم رکھی اور جماعت کیساتھ جڑے رہے۔
جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت برابر بھی جدا ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا (صحیح بخاری کتاب الفتن)
آپ ان تمام روایات کو دیکھیں یہ قرآن و سنت ہے جس سے ہدایت ملتی ہے مولویوں سے نہیں وہ کبھی بھی آن تمام روایات کو اکٹھا بیان کر کے آپ کو جماعت اور امیر کا حکم اور وہ جماعت جو جنتی ہے اس کا حکم نا بتائیں گے یہ امیر چاہے ظالم اور فاسق ہی کیوں نا ہو اس کی اطاعت فرض ہے۔

اوپر والی تمام روایات کی روشنی میں مدینہ، کوفہ، شام، بغداد اور قسطنطنیہ میں موجود امراء میں سے کس نے کھلم کھلا کفر کیا تھا کسی ایک کا نام لے دیں حکومت کیلئے تلوار چلی یہ ظلم تو ہو سکتا ہے فسق بھی ہو سکتا ہے امارت کیلئے جھگڑا بھی ہو سکتا ہے صحابہ میں بھی لڑائیاں ہوئی مگر آپ اسے کھلم کھلا کفر نہیں کہہ سکتے اگر یہ کفر ہوتا تو بارہ سو سال کی امت سمیت اب پچھلے ڈیڑھ سو سال والی امت جن میں سے علما کی روحیں قبض کر کے علم اٹھالیا گیا صحابہ کی پوری جماعت کو کافر بنادیتی کیونکہ کوئی نا کوئی کسی نا کسی کفر کرنے والے کا حمایتی تھا۔

گویا جس امیر اور جس جماعت کا ذکر احادیث میں ہے وہ 1923 تک قائم رہی اس جماعت کی موجودگی تک امت میں سود نا تھا، جمہوریت نا تھی، تصویر حرام تھی، بینکاری جائز نا تھی پوری کی پوری شریعت قائم تھی اس کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔

اب آتے ہیں سنن ابن ماجہ والی روایت کیطرف اس متن کی باقی روایات میں اس جماعت کو میرے اور صحابہ کے طریقے والی جماعت بھی کہا گیا ہے تو سنن ابن ماجہ والی روایت میں جنتی جماعت کو الجماعتہ کہا گیا ہے اور یہ الجماعتہ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا مسلمانوں کا اجتماعی نظام حکومت اور اسکا امیر جس کے ہاتھ پر اس وقت کی بارہ سو سال کی پوری امت بیعت رہی پھر چاہے وہ سنی ہو یاں شیعہ حنفی، مالکی، حنبلی یاں شافعی ہو تمام بیعت رہے دنیا میں مسلمانوں کی چالیس سے اوپر سلطنتیں قائم ہوئی ہیں مگر امیر ہمیشہ ایک ہی ہوتا تھا جس کے ہاتھ پر تمام سلطنتوں کے وفود سالانہ بعیت کی تجدید کرتے تھے تا کہ وہ جماعت کیساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق جڑے رہیں۔

اس جماعت کی موجودگی میں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر 1923 تک قائم رہی جہاد اصلی ہوا کرتا تھا اس کے بعد جب جماعت ختم ہو گئی تب سے میڈیا کا سپانسر کوئی جہاد اصلی نہیں ہے یہ سب دھوکہ ہے یہ دنیا پر دھوکے کے سال ہیں (حدیث) اور اب وہ جنتی جماعت جس کا حدیث میں ذکر ہے وہ ہے جس حذیفہ بن یمان والی روایت کے مطابق تمام جماعتوں، فرقوں اور گروہوں سے کٹا ہوا ہے گوشہ نشین ہے، گمنام ہے (جیسا کہ احادیث میں ہے فتنہ کے زمانہ میں مومن گمنام ہو گا اسکو کوئی جانتا نا ہو گا ڈاکٹر اسرار کیطرح اسکی ویڈیو پر لاکھوں ویوز نا ہونگے)

قرآن میں اللہ کہتا ہے

تمہارا نام مسلمان رکھا ہے (سورہ الحج)

یقیناً تمہاری امت ایک ہی امت ہے (سورہ الانبیاء)

اور سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں ناپڑو (آل عمران)

مسلمانوں کا امیر مدینہ، کوفہ، بغداد، شام، قسطنطنیہ میں موجود مسلمان ہی تھا اس کے نزدیک ناشیعہ کافر تھا اور ناہی سنی وہ پوری امت کا امیر تھا اور اسی کی عمارت کے تحت مسلمانوں نے قرآن کے مطابق اللہ کی رسی کو تھام رکھا تھا تفرقہ میں تب پڑتے جب فری میسن کے منصوبے کے مطابق اپنی قومی ریاستیں یعنی پاکستان، عراق، مصر، شام، سعودی عرب، ایران اور ترکی وجود میں آئے یہ سب دجال کا منصوبہ تھا کوئی کسی قسم کی آزادی نہیں تھی بلکہ حدیث کے مطابق یہ جبر کا دور تھا اب پوری دنیا کے مسلمان بغیر جماعت اور بغیر امیر کے ہیں ان پر کہیں کوئی جہاد فرض نہیں اور میڈیا جس کو ظلم دکھاتا ہے وہ دجالی مقاصد کیلئے ظلم دکھاتا ہے حدیث کے مطابق اللہ کی قسم حدیث کے مطابق جو کتب میں موجود ہے اب ہم پر جبر کی حکومت ہے اور ہر ملک میں ظلم ہو رہا ہے صرف وہ ظلم نہیں ہے جس کو میڈیا دکھاتا ہے اور جس کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ کی حرام کردہ تصویر کو حلال کر کے ہزاروں جعلی تصاویر اور ویڈیوز کا طوفان ہے سوشل میڈیا پر تا کہ مسلمانوں کو غصہ دلا کر فری میسن کے تین سو سالہ منصوبے کے مطابق تیسری عالمگیر جنگ اور آخری صلیبی جنگ برپا کی جائے۔

بارہ سو سال تک مسلمانوں میں خیر رہی جب تک کہ علماء کی روحیں قبض کر کے علم نہیں اٹھالیا گیا یہ تاریخ کا وہ پن پوائنٹ تھا جہاں آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت ساری پیشن گوئیاں پوری ہوئی مگر چونکہ دجالی مذہبی اشرافیہ وہ ملاں جن کو لوگ عالم سمجھتے ہیں مگر رسول اللہ کی زبان سے جن کو جاہل بیان کیا گیا ہے جن کو جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے کہا گیا ہے انہوں نے لوگوں سے سارا دین بیان نہیں کیا قرآن کی وہ آیات اور وہ احادیث تاریخ کے وہ واقعات بیان نہیں کیئے جن کی روشنی میں اسلام کے سیاسی نظام کو سمجھا جا سکے اس لیئے لوگ گمراہ ہو گئے۔

ایک حدیث ان دجالوں کے ذکر کر کے امت کو گمراہ کر رکھا ہے اور وہ حدیث جب تک دوسری تمام احادیث سے ملا کر نا پڑھی جائے تب تک آدمی گمراہ ہی رہتا ہے یعنی میرے بعد خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد بادشاہت آجائے گی۔

جن شیطانوں نے اپنی کتب میں یہ روایت لکھ کر مسلمانوں کے بارہ سو سال کے اسلامی فطری نظام حکومت اور ہمارے اسلام پر طعنہ زنی کی ہے انہوں نے اس ضمن میں دین کے باقی احکام چھپائے ہیں اور ان شیطانوں نے جو کچھ بھی کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی خبر دی تھی فرمایا

"قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ پہلوں کو برا بھلا کہیں گے (" المعجم الکبیر للطبرانی)

میرے صحابہ کو برا نا کہو تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا حرچ کر لے پھر بھی ان کے مدیاں نصف مد (خیرات) کے برابر نہیں ہو سکتا۔ (صحیح مسلم)

یہ قیامت کی علامات میں سے تھا جب شیطانوں نے پہلوں کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور قیامت کی یہ علامت تب پوری ہوئی جب علم اٹھالیا گیا اسلام کا وہ تعلیمی نظام نا رہا جو بادشاہتوں کے درمیان اسلامی سلطنتوں میں چلا کرتا تھا استعمار نے اسلامی ممالک پر قبضہ کیا کفر کا نظام تعلیم جاری کیا لوگ دینی علوم سے دور چلے گئے اس کے بعد اہل کفر نے جن علما کو لانچ کیا اخبارات ورسائل و میڈیا کے ذریعے ان کو مقبول بنایا انہوں نے لوگوں کو گمراہ کرنا شروع کر دیا اور حدیث کے مطابق اصل اہل علم گمنامی میں چلے گئے۔

جب علم اٹھایا گیا، جب دنیا پر دھوکے کے سال شروع ہوئے، جب جبر کی حکومت شروع ہوئی اور حذیفہ بن یمان والی روایت کے مطابق جب مسلمانوں کی جماعت اور امیر دونوں نا رہے یعنی خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ان چاروں اور متعدد دوسری احادیث رسول اللہ کی پیشن گوئیوں کے پورا ہونے کے بعد فری میسن نے اہل کفر نے پرنٹ والیکٹرانک میڈیا کے ذریعے علما کے بھیس میں کچھ شیطانوں کو مقبول بنایا انہوں نے پہلوں پر اعتراض اٹھائے اور مسلمانوں کے بارہ سو سالہ سیاسی نظام پر صرف اس تیس سال والی خلافت والی حدیث کی آڑ میں گمراہی اور ظلم کا لبادہ چڑھا دیا حالانکہ ان بارہ سو سالوں میں پوری کی پوری امت اس سیاسی نظام کو اسلامی نظام سمجھ کر خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت رہی اور اس امت میں سے کسی نے بھی اس نظام کو غیر اسلامی نظام نہیں کہا تھا۔

آخری خلیفہ سیدنا حسن بن علی جن کی مدت خلافت چھ ماہ کے قریب ہے انہوں نے حکومت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی ان کو اپنا امیر مانا اور سیدنا معاویہ بھی مسلمان تھے حکمران تھے، امیر تھے خلیفہ تھے یہ تیس والی والی روایت صحیح بخآری و مسلم میں کہیں نہیں ہے اگرچہ صحیح ہے مگر جو روایت صحیح بخآری میں ہے وہ یہ ہے۔

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا" (صحیح بخآری)

یعنی ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح ہوئی اور اس کے بعد بھی بادشاہی نظام اسلامی نظام ہی تھی جس پر پوری امت بیعت رہی۔بعد کے حکمران بھی مسلمان ہی تھے صرف ان کا طرز حکومت شخصی تھا وہ تھوڑا سا خلافت راشدہ کے طریقے سے ہٹ گئے تھے اب بھلا صحابی اور غیر صحابی

میں ان کی حکومت میں فرق تو ہو گا بعد والوں میں یقیناً تقوی کم تھا مگر یہ کہنا کہ ان کی حکومت غیر اسلامی تھی یہ کام دھوکے کے سالوں کے آغاز پر جمہوریت کی آمد کے بعد پچھلے ڈیڑھ سو سالوں میں شروع ہوا۔

مسلمانوں کے بارہ سو سالہ دور حکومت میں اسلام کا سیاسی و معاشی نظام، شرعی نظام، انصاف کا نظام پورے طور پر قائم و دائم رہا حکومت جیسے بھی رہی ہو خلیفہ کا ذاتی کردار جیسا بھی رہا ہو مگر کسی نے کھلم کھلا کفر کا ارتکاب نہیں کیا کفار کیساتھ مل کر مسلمانوں کے مفاد کا سودا نہیں کیا سود کو رائج نہیں کیا شرعی سزائیں موقوف نہیں کی کفریہ جمہوریت کو رواج نہیں دیا۔

اس بارہ سو سالہ دور میں یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ کشمیر و فلسطین جیسے مسلمانوں کے خطوں پر پچھتر پچھتر سال سے ظلم ہو رہا ہو اور مرکز خلافت خاموش بیٹھا رہے اگر ایسی کوئی ایک مثال ہے تو وہ مجھے دیں ہمیشہ خلافت اہل کفر کے خلاف جہاد کرتی رہی تا کہ ان پر مسلمانوں کی ہیبت اور ڈر قائم رہے وہ ظلم سے باز رہیں نا صرف اہل کفر کو مسلمانوں پر ظلم سے باز رکھا بلکہ کافروں پر بھی ظلم سے باز رکھا عثمانی خلافت کے دوران عیسائی سلطنتوں کے باشندے دوڑ دوڑ کر اسلامی علاقوں میں جاتے تھے کیونکہ وہاں انصاف کا بول بالا تھا وہاں کوئی ان پر ظلم نہیں کرتا تھا یہ سب تاریخی حقائق ہیں جو ان شیطانوں نے آپ سے چھپائے جو نظام بادشاہت کو غیر اسلامی ثابت کرنا چاہتے تھے۔

https://www.facebook.com/share/p/1fASU6uD8YMcDZJg/?mibextid=oFDknk

اللہ کی جماعت کونسی ہے

(ترمیم کیساتھ یہی مضمون)

تنظیم، مسلک، گروہ یاں جماعت یہ سب متبادل الفاظ ہیں اور امت مسلمہ میں تقسیم و تفریق کا سبب بنے ہیں۔ قرآن جو لاریب کتاب ہے اس میں اللہ کا حکم بالکل واضح اور صاف ہے یہ آیت متشابہات میں سے نہیں ہے اللہ فرماتا ہے تم ایک جماعت ہو مزید اس جماعت کا نام ہم نے مسلمان رکھا ہے۔
آپ خیر القرون کے دور تک مسلمان کے علاوہ اسلام میں کسی اور جماعت کا نام بنا دیں یاں دکھا دیں جتنے بھی گروہ بنے سب کے سب اسلام کے دائرہ سے باہر تھے۔ اور ان تمام گرہوں کے پیچھے ابلیس کی جماعت فری میسن کا ہاتھ تھا فری میسن پوری انسانی تاریخ میں انبیا اور ان کی جماعتوں کے خلاف متحرک رہے ہیں۔ خیر القرون کے بعد والے دور کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کمینگی ظاہر ہو جائے گی۔
اگر آپ زمانہ حال میں آئیں اور اللہ کی جماعت جس کا قرآن میں ذکر آیا ہے اس کو تلاش کرنے کی کوشش کریں تو یہ معاملہ ہر گز ہر گز آسان نہیں ہے جن جماعتوں، گروہوں یاں فرقوں کو آپ اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں سب سے بنیادی بات یہ ہے کیا آپ نے ان جماعتوں کی تصدیق قرآن وسنت کے مطالعہ کے بعد اس پر پیش کر کے کی ہے یاں ان جماعتوں کی قیادتوں کو محض سن کر کی ہے صحیح مسلم کی روایت اصول ہے کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔
اس بات تک کے ثبوت موجود ہیں کہ صفوی سلطنت بھی عثمانی خلیفہ کو ہی مانتی تھی۔ اور جو گروہ بنو عباس سے کٹ کر علیحدہ ہوا وہ بھی انہی کا یعنی بنو عباس کے نام کا خطبہ پڑھاتے تھے۔ بنو عباس کمزور ہوئے تب اندلس میں حکمرانوں نے اپنے نام کا خطبہ پڑھوایا ورنہ اس دور کے مسلمان اجتماعیت کے تصور سے آگاہ تھے۔ اب اگر اس صدی یاں پچھلی صدی کے مولویوں نے یہ باتیں نہیں بتائی جب علم اٹھالیا گیا تو میرا کوئی قصور نہیں ہے آپ کو دین اور تاریخ پڑھنی چاہیے۔
عثمانی سلطنت کسی بیرونی تحریک سے نہیں اپنی عیاشیوں کے باعث منہدم ہوئی اللہ تعالیٰ کسی گروہ کو اس وقت تک مسلط نہیں کرتا جب تک ہم اللہ کا دین اس سے احکام چھوڑ نا دیں۔ جب مسلمانوں نے نیا نظام اپنا تو سب سے پہلے کسی اللہ والے گروہ دعویٰ کرنے والوں کو اس پہلی غلطی یعنی جمہوریت کو اپنانے والوں پر لعنت بھیجنی چاہیے پھر اقوام متحدہ کے وجود کے اسباب سمجھ کر اس کا حصہ بننے والوں پر لعنت بھیجنی چاہیے اس کے بعد اپنے لیڈر کی محبت میں دوسرے مسلمانوں پر لعنت بھیج کر جہنم کا سامان کرنا ہے تو بلا شبہ کریں۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا جو بھی اس کا کچھ بگاڑنا چاہے گا وہ اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا۔
اب سادہ سی بات ہے کیا آپ اس گروہ جس کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ذکر فرمایا کسی ایک جماعت یاں کسی ایک خطہ میں قید کریں گے یاں آپ اس گروہ کو پوری دنیا میں بکھرا ہوا مانیں گے وہ ایک ایک فرد جو ان تمام جماعتوں سے کٹ کر خالص قرآن وسنت پڑھتا ہے اور فتنوں سے آگاہی حاصل کرتا ہے اس گروہ کے افراد آج کے دور میں پوری دنیا میں فرداً فرداً موجود ہیں وہ قرآن وسنت پڑھتے ہیں اور جماعتوں و گروہوں و فرقوں سے کٹے ہوئے ہیں جیسا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا۔
یہاں دجال کے پیروکاروں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اس روایت کو بطور چارہ استعمال کیا ہے اور اسے جعلی جہاد کے ثبوت میں لایا جاتا ہے۔تو میرا آپ حضرات سے یہ سوال ہے کیا جنگ بدر کے پہلے معرکے سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت تک ہمیشہ جہاد ہوتا رہا کیا ایک دن جہاد نہیں رکا؟؟؟؟؟؟
یاں وہ لوگ جن کے پاس علم ہے وہ بتائیں گے کہ جنگ بدر کے بعد اگلی جنگ کتنا عرصہ بعد ہوئی خود رسول رحمت کی زندگی میں کئی کئی ماہ تک جہاد نا ہوا اور بعد میں تو صدیوں تک جہاد منسوخ رہا پھر آج کے دور میں کونسی مشکل آن پڑی ہے جو اس حدیث سے میڈیا کے سٹیج شو، میڈیا کے سپانسر اور وہ جہاد

جس کی تشہیر میڈیا کرتا ہے اسکو اصلی ماننا ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب جب جہاد کی ضرورت ہو گی تب تب جہاد ہو گا اور قیامت کے قریب آخری جہاد امام مہدی کریں گے-اور جہاد ہمیشہ امیر کے تحت ہوا ہے اب تو امیر ہی نہیں وضاحت آگے آرہی ہے-

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے صحابہ کو ہدایت فرمائی تھی جب امیر نا ہو اور جب جماعت نا ہو تب تمام جماعتوں سے کٹ جانا، یہ روایت بخاری و مسلم سمیت حدیث کی تمام کتب میں وارد ہے حذیفہ بن یمان کہتے ہیں لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کے متعلق پوچھتے تھے میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا کہ کہیں میں اس میں مبتلا نا ہو جاؤں (صحابہ کی احتیاط دیکھیں اور اپنا فہم دین دیکھیں جو آپ نے شیطانی مولویوں سے لیا ہے) کہتے ہیں میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا پہلے ہم شر میں مبتلا تھے پھر ہمارے پاس یہ خیر آیا کیا اس کے بعد بھی شر ہو گا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا، کیا اس کے بعد بھی خبر ہو گی فرمایا ہاں مگر اس میں کدورت ہو گی میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہے فرمایا وہ قوم جو میرے طریقے کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی اور میری عادت کے خلاف عادت قبول کرے گی تم ان میں خیر بھی پاؤ گے اور شر بھی میں نے عرض کیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہو گی فرمایا ہاں دوزخ کے دروازوں کیطرف بلانے والے ہونگے جو انکی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دینگے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی علامات بھی بتایئے فرمایا وہ ہمارے گروہ سے ہونگے ہماری زبان میں کلام کریں گے میں نے عرض کیا جب میں یہ پاؤں تو مجھے کیا حکم کرتے ہیں فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو پکڑے رہنا میں عرض کیا اگر نا مسلموں کی جماعت ہو نا امام فرمایا تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ اس طرح ہو کہ تم درخت کی جڑ دانتوں سے پکڑلو حتی کہ تم کو اسی حالت میں موت آجائے (مسلم و بخاری)

اور قرآن پڑھنا یعنی اللہ کا دین پڑھنا اس کیوجہ یہ تھی جب امیر اور اسکے ساتھ ہی جماعت کا وجود مٹے گا جیسا کہ سلطنت عثمانیہ کے انہدام کیساتھ ہوا تب علم اٹھانے والی روایات بھی پوری ہو جائیں گی کیونکہ مولوی تب جمہوریت کے اسلامی نظام ہونے کے ترانے گانے شروع کر دیں گے جہاد مٹ جائے گا اور دھوکہ کے دور کا آغاز ہو گا جس کا المعجم الکبیر للطبرانی کی حدیث میں ذکر آیا ہے نیز مسند احمد بن حنبل میں اس دھوکے ہے دور میں مسلمانوں کو آزاد وطنی قومی ریاستوں کا دھوکہ جائے گا فرقے تو پہلے موجود تھے اب ملک اور ان میں ہزاروں جماعتیں بن گئی تو بغیر جہاد کے ان ملکوں کا وجود بھی ابلیس کی سازش تھی مگر ہم تاریخ کے گہرے شعور کے بغیر اس سازش کو نہیں سمجھ سکتے نیز اسلام میں جماعت کا اور اس سے ہٹنے کا کیا ذکر ہے نیز جب جماعت اور امیر نا ہو تب کیا حکم ہے ان سب باتوں کو جاننے کے سبب مسلمانوں ہزاروں باطل جماعتوں کے شکنجے میں جکڑے ہیں اور قرآن وسنت کے ذاتی مطالعہ سے اللہ کی جماعت تلاش کرنے کی کوفت سے محفوظ ہیں_

ہم اس بات پر توجہ دینے کو تیار ہی نہیں نہیں کہ وطنی قومی ریاستوں کا تصور اور ان کا قیام مسلمانوں کی جماعت میں کس طرح سے تفریق کا سبب بنا اس تاریخ کو پڑھے بغیر ہم آگے بڑھتے ہیں اور ان قومی ریاستوں میں کھڑی ہونے والی جماعتوں کو اللہ کی جماعت سمجھنا شروع کر دیتے ہیں_ تھوک کے حساب سے ان سینکڑوں جماعتوں کا وجود اس وقت عمل پذیر ہو رہا ہے جب کہیں جہاد ہے ہی نہیں نا ہی مسلمانوں کا کہیں امیر ہے جو نام نہاد امیر بنتا ہے وہ ان پہلے لوگوں کی سازش کا پتہ نہیں دیتا جنھوں نے امت کے وجود پر چھری چلا کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کر دیئے_ پوری امہ پر اسلام کا ایک حکم بھی نافذ نہیں اور اقوام متحدہ و اس کے ذیلی اداروں کے تمام احکام نافذ ہیں مسلمانوں کی جماعت کہاں ہے اس کا امیر کہاں ہے اور مسلم ورلڈ لیک وعرب لیگ کی بجائے خلافت کا قیام عمل میں کیوں نہیں آیا اس بات پر تحقیق کو کوئی تیار ہی نہیں ہے کہتے ہیں افغانستان امارت اسلامی بن گیا سادہ جواب ہے خلافت اسلامی کیوں نا بنا اور امارت اسلامی بن کر بھی باطل ایوان اقوام متحدہ کا حصہ کیوں ہے امریکہ سے جہاز بھر بھر کر اپنے لوگوں کو کرووونا کے نام پر زہر کے ٹیکے کیوں لگوائے وہاں پر حکومتی سرپرستی میں پولیو مہم کیوں چلتی ہے ہمارا عقیدہ ہو ہے جو ٹی وی سے بیان ہوا ہے پولیو کیا ہے

وہ جو مولوی اور میڈیا بتاتا ہے اس کے برعکس بھی کتب لکھی گئی ہیں مسلمان جن کے قلوب فری میسن نے مسخر کر لیئے ہیں ان میں سے تو کسی نے پولیو کے سائیڈ ایفیکٹ پر کتب نہیں لکھی مگر مغرب جہاں کی ساری پالیسیاں ہم پر نافذ ہوتی ہیں وہاں پولیو ویکسینیشن کی حقیقت بتانے کیلئے درجنوں کتب لکھی گئی ہیں فری میسن کا کنٹرول شدہ وکی پیڈیا تک اس حوالے سے معلومات فراہم کر دے گا۔

اگر آپ الیکشن کمیشن آف پاکستان یاں الیکشن کمیشن آف مصر میں رجسٹرڈ سینکڑوں جماعتوں میں سے کسی کو اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں تو یہ طرز عمل کتنا جاہلانہ ہو گا جب تک کہ آپ اس سے قبل موجود اللہ کی جماعت کا تعارف حاصل نا کر لیں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حق والی جماعت موجود رہے گی پھر آن سینکڑوں جماعتوں کے وجود اور ان کے حق پر ہونے کی کیا منطق ویسے اسلام کے سیاسی نظام کا ذکر تو میڈیا کی آمد کے بعد ویسے ہی قصہ پارینہ بن گیا اب وہ صرف کتب حدیث میں باقی ہے یاں فری میسن کے پلانٹڈ مولویوں کی زبانوں پر دین اور تاریخ مزید میڈیا کی آمد کے مقاصد کو جاننا ہم نے خود پر حرام کر رکھا ہے۔

امام مہدی کا لشکر سقوط بغداد سے لیکر سقوط دلی تک تمام اوقات میں موجود تھا حکمرانوں کی عیاشیوں کے سبب سلطنتیں ضرور مٹی مگر جماعت موجود رہی وہ ایک ہی جماعت تھی کس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا حق پر رہے گی۔ وہ جماعت سقوط قسطنطنیہ کے وقت بھی موجود تھی اور وطنی قومی ریاستوں کے وقت بھی موجود تھی اب جب پاکستان میں میڈیا آپ کو ن لیگ اور پی ٹی آئی میں سے کسی ایک کے انتخاب کا موقع دیتا ہے اب بھی وہ جماعت موجود ہے مگر ہمارے ہاں نہیں پوری دنیا میں فرداً فرداً پھیلی ہے وہ خود کو مسلمان کہتے ہیں اور ان ہزاروں باطل جماعتوں کے وجود سے کٹے ہیں وہ لوگ بے بس ہیں اور صرف باقی امت کو یہیں دعوت دیتے ہیں دین سنو نہیں دین پڑھوں فتنے کے دور میں دین پڑھنے کا حکم ہے دین سنانے والے جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں۔

چھپن اسلامی ممالک میں موجود ہزاروں دینی و سیاسی جماعتوں سے جڑے وہ لوگ جنہوں نے تاریخ اور قرآن و سنت کو نہیں پڑھا نیز جمہوریت، کمیونزم اور جدید صدارتی نظام کی آمد اور ارتقا کی تاریخ سے واقف نہیں ہے وہ یہیں سمجھتے ہیں کہ ہماری جماعت حق پر ہے بھلا ایک ہی وقت میں چھپن اسلامی ممالک کا وجود اور چھپن امیر پھر ان ممالک کے درمیان ہزاروں جماعتیں اور ہزاروں امیر کس طرح درست ہو سکتے ہیں کیا آپ مسلمانوں کی جماعت کا تعارف اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے فرامین میں سے پڑھنا پسند کریں گے یاں مولوی کو سننا ہی آپ کا دین ہے سیدنا عمر نے کہا سردار یعنی حکمران بننے سے قبل دین پڑھوں اور جو محدث اس روایت کو لائے انہوں نے کہا سردار بننے کے بعد بھی علم حاصل کرو ان چھپن اسلامی ممالک کے ہزاروں سیاسی امیروں میں سے کس نے قرآن کو بیس پچیس بار کتنا سمجھ کر پڑھا اور اور کس نے اس وقت دنیا میں موجود حدیث کی پچاس کتب پڑھی ہیں۔

یہ نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں حدیث نمبر 355 ہے یہاں اس کے الفاظ مختصر ہیں مگر صحیح بخاری و مسلم کی اس متفق علیہ حدیث کی مدد سے آپ موجودہ وطنی قومی ریاستوں اور اسلام میں جماعت کے تصور کو سمجھ سکتے ہیں۔

حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں فتنوں کو پالوں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازمی پکڑ لینا میں نے عرض کیا اگر لوگو کا نا امام ہو نا جماعت پھر؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان تمام فرقوں سے الگ رہنا اگرچہ درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں اس حال میں رہنا حتی کہ تجھے موت آجائے۔

یہ روایت امام تین اسناد سے اپنی کتاب میں لائے ہیں باقی امہات کتب میں اعلی سندوں سے یہ روایت موجود ہے۔پہلی بات مسلمانوں کی جماعت اور امام سے کیامراد ہے اس کو سمجھنے کیلئے آپ مجھے چھوڑ کر چودہ سو سال میں لکھی گئی مسلم و بخاری کی تمام شروح کیطرف رجوع کریں اور دیکھیں حدیث کے شارحین نے جماعت اور امام سے کس کو مراد لیاہے دوم آپ کسی مدرسہ میں چلیں جائیں وہاں سے اس حدیث کی شرح معلوم ہے لیں۔

مجھے معلوم ہے اکثرلوگ یہ دونوں کام نہیں کریں گے اس لیئے میری عرضداشت سن لیں مسلمانوں کی جماعت سے مراد خلافت ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کاایک ہی امیر ہو،وحی امیر جزیہ بھی لے اور جہاد کیلئے لشکر بھی روانہ کرے اور اسی امیر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری امت مسلمہ جہاد میں کود پڑے۔جب مسلمانوں نے یعنی صلاح الدین ایوبی نے صلیبیوں کے خلاف جہاد کیاتو وہ اسی امیر یعنی بنوعباس کی خلافت کے احکامات کاپابند تھااور جب مسلمانوں نے سلطنت عثمانیہ کے طور پر یورپ کے خلاف جہاد کیاتب پوری دنیاکے مسلمان عثمانی سلطنت کو خلافت مانتے تھے۔

جب مسلمانوں کی آخری بادشاہت اور خلافت کا خاتمہ ہوگیاتب امیر کاوجود بھی مٹ گیااور اس کے ساتھ ہی وہ تصور مملکت بھی ختم ہوگیاجس کے تحت پوری دنیاکے مسلمان ایک امیر کی اطاعت میں اس کے ہاتھ میں بیعت کرکے بطور جماعت دنیامیں موجود تھے خلافت عثمانیہ کاخاتمہ مسلمانوں کی جماعت اور امیر دونوں کاخاتمہ تھااب دوبارہ جماعت اور امیر کاوجود تب ظہور پذیر ہوگاجب مسلمان امام مہدی ہے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور وہ پوری دنیاکے مسلمانوں کے امیر کہلائیں گے۔اگر آپ قرآن وسنت کاتفصیل سے مطالعہ کرلیں تو آپ ان باتوں کاعلم ہوجائے گا اور مذہبی اشرافیہ آپ کو دھوکہ نہیں دے پائے گی۔

مسلمانوں کی جماعت کے خاتمہ کے بعد اللہ کے دشمن ڈاکٹر اسرار کی جماعت ہویاں حزب التحریر تمام شیطان کی جماعت ہیں اور ان کی بیعت شیطان کی بیعت ہے کیونکہ جماعت اور امیر کے خاتمہ کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو تمام گروہوں سے الگ رہنے کاحکم دیاتھا اب اس حکم میں تمام دنیاکے مسلمان شامل ہیں ان سب کو فرداًفرداًدین کو پڑھ کر سمجھناہے اور امام کی آمد کیلئے حود کو تیار رکھناہے ناصرف یہ بلکہ دوسرے کروڑوں مسلمانوں کو اہل اسلام کے اندر لاکھوں جماعتوں جن کے امیر اور لیڈر ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہیں(کیونکہ جماعت کاتصور ہی نہیں رہا)ان تمام جماعتوں سے کاٹناہے جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو حکم دیااب ہم مسلمان ان تمام گروہوں اور جماعتوں سے کٹ کرہی اللہ کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں۔

اور اگراس کے برعکس آپ تنظیم اسلامی،جماعت،تحریک لبیک،ن یاں پی ٹی آئی کی اللہ کی جماعت سمجھتے ہیں تو میں نے آپ کے سامنے دین کے احکام بیان کردیئے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایااللہ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو میری بات سنے اور اسے آگے پہنچادے تو میں نے بات کی تحقیق کے بعد اسے آپ تک پہنچادیااب آپ نے طے کرناہے ان شخصیات مذہبی اشرافیہ کے سنے سنائے دین پر چلناہے یاں حقیقی دین پر چلناہے۔

آپ نے اگر تھوڑی سی بھی تاریخ پڑھی ہو تو اندازہ لگائیں خلافت کے قیام سے لیکر پاکستان کے قیام تک بیچ کے عرصہ میں کہاں کہاں جہاد ہوا؟؟؟؟ جوں ہی وطنی قومی ریاستیں کھڑی کی گئی ساتھ ہی ان نے اس بات کو ثابت کرنے کیلئے کہ اسلام کاوجود اب بھی باقی ہے مختلف جہادی جماعتیں کھڑی کرنی شروع کردی۔وطنی قومی ریاست میں بھلااسلامی جماعت کاکیاجواز جب جماعت بناناہی حرام ٹھہرااور اس سے کتنادین کاحکم۔

نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایامیرے بعد کچھ لوگ قومیت کو اپنالیں گے یعنی امت کے تصور کاخاتمہ کر کے دجال قومیت کے تصور کو فروغ دے گا اور قومیت کے تصور کیساتھ ہی جہاد کا آجاناتم لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آتی۔

اس وقت جتنی بھی سیاسی و مذہبی وجہادی جماعتیں ہیں سب ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہیں اسلام میں تصویر حرام ہے دجالی ملاؤں نے تصویر کو اس لیئے خلال کیا کہ وہ ٹی وی پر آئیں مقبولیت پائیں اور لوگوں کو گمراہ کریں۔ابلیس کا طریقہ کار یہ ہے ٹی وی سے لوگو کو مقبول کر کے ان کو بین کرنے کا ڈرامہ رچایا ہے جس سے وہ اور مقبول ہو جاتے ہیں۔

اب ہم سنن ابن ماجہ کتاب الفتن کی ایک روایت کا ذکر کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہود کے اکہتر فرقے ہو گئے ان میں ایک جنتی اور اکہتر دوزخی ہیں نصاری کے بہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی باقی دوزخی ہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میری امت کے 73 فرقے ہونگے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہونگے کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول جنتی کون ہونگے تو فرمایا الجماعتہ۔(سنن ابن ماجہ جلد سوم 294)

اس حدیث میں پھر سے جماعت کا ذکر ہے یہ حدیث صحاح ستہ سمیت حدیث کی دوسری تمام کتب میں موجود تواتر کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے جیسا کہ میں اوپر درج کر آیا جماعت سے مراد مسلمانوں کا اجتماعی نظام حکومت ہے جس میں پوری امت کا ایک ہی امیر ہوتا تھا یہ وہیں امیر ہے جس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب اس کے مقابل کوئی دوسرا کھڑا ہو جائے تو اس کی گردن اڑادو اور اسی امیر کے متعلق فرمایا جو جماعت سے بالشت برابر الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اسی امیر کے متعلق فرمایا حذیفہ بن یمان کہتے ہیں تم پر لازم ہے امیر کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر حبشی غلام مقرر کر دیا جائے جب تک کہ وہ تم میں کتاب اللہ کے مطابق حکومت کرے(صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی امیر کی بیعت کرے اسے ہاتھ دے اور دل سے اسکی اطاعت کرے تو اسے چاہیے کہ اطاعت کرے اگر دوسرا آکر جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو(صحیح مسلم)

جو شخص جماعت سے جدا ہوا اور مر گیا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا(صحیح مسلم)

یہ وہیں جماعت ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت سے 1923 تک قائم رہی اور اس جماعت کا دارلخلافہ مدینہ، کوفہ، شام، بغداد، قسطنطنیہ ہر جگہ منتقل ہوتا رہا مگر اس وقت کے امت نے بارہ سو سال کی امت نے دارالخلافہ میں موجود امیر، بادشاہ، خلیفہ کو ہی اپنا حاکم مانا بیعت قائم رکھی اور جماعت کیساتھ جڑے رہے۔

جو شخص اپنے امیر میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت برابر بھی جدا ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا(صحیح بخاری کتاب الفتن)

آپ ان تمام روایات کو دیکھیں یہ قرآن وسنت ہے جس سے ہدایت ملتی ہے مولویوں سے نہیں وہ کبھی بھی آن تمام روایات کو اکٹھا بیان کر کے آپ کو جماعت اور امیر کا حکم اور وہ جماعت جو جنتی ہے اس کا حکم نا بتائیں گے یہ امیر چاہے ظالم اور فاسق ہی کیوں نا ہو اس کی اطاعت فرض ہے۔

اوپر والی تمام روایات کی روشنی میں مدینہ، کوفہ، شام، بغداد اور قسطنطنیہ میں موجود امراء میں سے کس نے کھلم کھلا کفر کیا تھا کسی ایک کا نام لے دیں حکومت کیلئے تلوار چلی یہ ظلم تو ہو سکتا ہے فسق بھی ہو سکتا ہے امارت کیلئے جھگڑا بھی ہو سکتا ہے صحابہ میں بھی لڑائیاں کوئی مگر آپ اسے کھلم کھلا کفر نہیں کہہ سکتے اگر یہ کفر ہوتا تو بارہ سو سال کی امت سمیت اب پچھلے ڈیڑھ سو سال والی امت جن میں سے علما کی روخیں قبض کر کے علم اٹھالیا گیا صحابہ کی پوری جماعت کو کافر بنا دیتی کیونکہ کوئی نا کوئی کسی نا کسی کفر کرنے والے کا حمایتی تھا۔

گویا جس امیر اور جس جماعت کا ذکر احادیث میں ہے وہ 1923 تک قائم رہی اس جماعت کی موجودگی تک امت میں سود نا تھا، جمہوریت نا تھی، تصویر حرام تھی، بینکاری جائز نا تھی پوری کی پوری شریعت قائم تھی اس کے مطابق فیصلے ہوتے تھے۔

اب آتے ہیں سنن ابن ماجہ والی روایت کیطرف اس متن کی باقی روایات میں اس جماعت کو میرے اور صحابہ کے طریقے والی جماعت بھی کہا گیا ہے تو سنن ابن ماجہ والی روایت میں جنتی جماعت کو الجماعتہ کہا گیا ہے اور یہ الجماعتہ جیسا میں اوپر ذکر کر آیا مسلمانوں کا اجتماعی نظام حکومت اور اسکا امیر جس کے ہاتھ پر اس وقت کی بارہ سو سال کی پوری امت بیعت رہی پھر چاہے وہ سنی ہو یاں شیعہ حنفی، مالکی، حنبلی یاں شافعی ہو تمام بیعت رہے دنیا میں مسلمانوں کی چالیس سے اوپر سلطنتیں قائم ہوئی ہیں مگر امیر ہمیشہ ایک ہی ہوتا تھا جس کے ہاتھ پر تمام سلطنتوں کے وفود سالانہ بعیت کی تجدید کرتے تھے تا کہ وہ جماعت کیساتھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے مطابق جڑے رہیں۔

اس جماعت کی موجودگی میں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر 1923 تک قائم رہی جہاد اصلی ہوا کرتا تھا اس کے بعد جب جماعت ختم ہو گئی تب سے میڈیا کا سپانسر کوئی جہاد اصلی نہیں ہے یہ سب دھوکہ ہے یہ دنیا پر دھوکے کے سال ہیں (حدیث) اور اب وہ جنتی جماعت جس کا حدیث میں ذکر ہے وہ ہے جس حذیفہ بن یمان والی روایت کے مطابق تمام جماعتوں، فرقوں اور گروہوں سے کٹا ہوا ہے گوشہ نشین ہے، گمنام ہے (جیسا کہ احادیث میں ہے فتنہ کے زمانہ میں مومن گمنام ہوگا اسکو کوئی جانتا ناہوگا ڈاکٹر اسرار کیطرح اسکی ویڈیو پر لاکھوں ویوز ناہونگے)

قرآن میں اللہ کہتا ہے

تمہارا نام مسلمان رکھا ہے (سورہ الحج)

یقیناً تمہاری امت ایک ہی امت ہے (سورہ الانبیاء)

اور سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں ناپڑو (آل عمران)

مسلمانوں کا امیر مدینہ، کوفہ، بغداد، شام، قسطنطنیہ میں موجود مسلمان ہی تھا اس کے نزدیک ناشیعہ کا فرتھا اور ناہی سنی وہ پوری امت کا امیر تھا اور اسی کی عمارت کے تحت مسلمانوں نے قرآن کے مطابق اللہ کی رسی کو تھام رکھا تھا تفرقہ میں تب پڑتے جب فری میسن کے منصوبے کے مطابق اپنی قومی ریاستیں یعنی پاکستان، عراق، مصر، شام، سعودی عرب، ایران اور ترکی وجود میں آئے یہ سب دجال کا منصوبہ تھا کوئی کسی قسم کی آزادی نہیں تھی بلکہ حدیث کے مطابق یہ جبر کا دور تھا اب پوری دنیا کے مسلمان بغیر جماعت اور بغیر امیر کے ہیں ان پر کہیں کوئی جہاد فرض نہیں اور میڈیا جس کو ظلم دکھاتا ہے وہ دجالی مقاصد کیلئے ظلم دکھاتا ہے حدیث کے مطابق اللہ کی قسم حدیث کے مطابق جو کتب میں موجود ہے اب ہم پر جبر کی حکومت ہے اور ہر ملک میں ظلم ہو رہا ہے صرف وہ ظلم نہیں ہے جس کو میڈیا دکھاتا ہے اور جس کو ظاہر کرنے کیلئے اللہ کی حرام کردہ تصویر کو حلال کر کے ہزاروں جعلی تصاویر اور ویڈیوز کا طوفان ہے سوشل میڈیا پر تا کہ مسلمانوں کو غصہ دلا کر فری میسن کے تین سو سالہ منصوبے کے مطابق تیسری عالمگیر جنگ اور آخری صلیبی جنگ برپا کی جائے۔

https://www.facebook.com/share/p/1EL42UvLWQ/

جیمز ویب ٹیلی سکوپ اور جوئے بائیڈن کی رونمائی حصہ اول

کچھ عرصہ قبل میڈیائی پراپوگنڈا کے ذریعے اجتماعی انسانی شعور میں یہ بات پیوست کی گئی کہ جیمز ویب پہلی بار خلا کی لامحدود وسعتوں میں وہاں تک جا نکلی ہے جہاں اس سے پہلے کوئی نہیں گیا، ہم میں نے نا ہی کسی نے نام نہاد خلا سے کھڑے ہو کر زمین کی گولائی کا مشاہدہ کیا اور اور نا ہی کسی نے سرن لیبارٹری کے اندر جا کر ان تجربات کا مشاہدہ کیا ہے جن کے بارے میں بتایا جاتا کہ کہ وہاں کائنات کی ابتدا کے راز دریافت کیئے جا رہے ہیں یہ ات بیان کرتے ہوئے وہ مذہب کی جانب اور اس کی تعلیمات کی جانب نظر غلط ڈالنا بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ مذہب اور خدا ان کے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے جیسا کہ فرانسیسی انقلاب کے فلسفیوں نے لکھا کہ اب خدا مر چکا ہے اور ہمیں خدا نے نہیں بلکہ انسانی ذہن نے خدا کا تصور تحلیق کیا ہے

سب سے پہلی بات جیمز ویب خود جانا مانا 33 ڈگری فری میسن تھا گوگل سے مدد لیں اگر وہاں نہیں تو ڈک ڈک گو سرچ انجن پر جائیں_

ناسا لفظ کا عبرانی زبان میں مطلب دھوکہ دینا ہے جب آپ گوگل سے دریافت کرتے ہیں تو وہ یقیناً گمراہ کریں گے کیونکہ جنہوں نے ناسا بنایا ہے گوگل اور پورس مین سٹریم و سوشل میڈیا بھی انہی کا ہے گوگل بتاتا ہے وہ لفظ ناسا نہیں ہے جس کا مطلب دھوکہ دینا ہے بلکہ اس سے ملتا جلتا لفظ ہے اصل میں جب آپ لفظ ناسا کو عبرانی لہجے میں بولتے ہیں تو ماشا بولا جاتا ہے جس کا مطلب دھوکہ دینا ہے اس حدیث کا تذکرہ میں بعد میں کروں گا جس میں فرمایا گیا ہے کہ دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔

زمین کو نا ہی ہمیشہ سے گول مانا جاتا ہے اور نا ہی متحرک یہ نظریہ آج سے سو سال پہلے تک مشکل سے امریکی نصاب تعلیم کی زینت بنایا گیا اس وقت بھی لوگوں نے اختلاف کیا، سو سال کے پراپوگنڈا نے اجتماعی شعور کو اس بات پر قائل کر دیا ہے کہ زمین گلوب ہے نا کہ بچھی ہوئی جیسا کہ قرآن میں بار بار آیا ہے اور بائیبل میں واضح توضیح ہے کہ زمین ساکن ہے۔

برینڈر سل جس کی جگالی ساری دنیا کرتی ہے وہ برطانیہ کا بیسویں صدی کا مشہور فلسفی اور مؤرخ ہے اس نے لکھا ہے کہ ہمارے پاس مذہب کی کیا سند ہے اور کیسے یقین کریں کہ واقع ہی انبیا پر وحی اتری ہے، ہمارے پاس اس بات کا پورا ثبوت ہے مگر یہاں اس قول کو لانے کا مقصد گلیلیو گلیلی کے دعوی کی جانب توجہ مرکوز کرنا ہے ہم کیسے یقین کر سکتے ہیں کہ اس نے زمین کے گول اور متحرک ہونے کا تصور پیش کیا تھا اور وہ کون تھا اس کے نظریات کیا تھے کہیں وہ فری میسن تو نا تھا جیسا کہ خود فری میسن اپنا نصب ہزاروں سال پہلے کا بیان کرتے ہیں۔

جوئے بائیڈن نے جیمز ویب ٹیلی سکوپ کی نام نہاد خلا سے بھیجی گئی پہلی تصویر کی وائٹ ہاؤس میں رونمائی کی جوئے بائیڈن کون ہے اس نے کیوں کی اور وہ کس خد تک قابل اعتبار ہے اس پر ہم دوسرے حصہ میں بات کریں گے۔ جاتے جاتے ایک بات جان لیں فیس بک پر اردو میں موجود سائنس سے متعلقہ تمام گروپ فری میسن چلا رہے ہیں جہاں مذہب سے متعلقہ ایک لفظ بھی سننا پسند نہیں کیا جاتا اور میرے پاس اس بات کے ثبوت موجود ہیں۔

اصل چیز یہ ہے جو ہم سوچتے ہیں وہ ہم سوچتے ہیں یاں ہمارے دماغوں میں وہ سوچ باقاعدہ پروگرامنگ کے ذریعے داخل کی جاتی ہے جس طرح ایک موبائل یاں کمپیوٹر کی پروگرامنگ ہوتی ہے، انسان اور کائنات کے متعلق ہمارے موجودہ نظریات کیسے تشکیل پائے ہیں۔ ابھی تک آپ لوگوں کی اکثریت اس بات پر ایمان رکھتی ہے کہ زمین متحرک ہے مگر آج سے سو سال پہلے ایسا نہیں تھا سو سال میں آنے والی تبدیلیوں کا سیاق و سباق ابتدائیہ اور تمہید کیا ہے اگر اس پر بحث کر لی جائے تو ہمارے علم میں اضافہ ہی ہو گا کمی واقع نا ہو گی۔

اگر آج میں آپ سے کہتا ہوں کہ زمین ساکن اور بچھی ہوئی ہے آسمان ٹھوس ہیں اور خلا کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے آج تک کوئی سیٹلائیٹ خلا میں نہیں گئی نا ہی امریکہ چاند پر گیا ہے تو آپ مجھے خبطی یاں پاگل سمجھنے میں حق بجانب ہیں کیونکہ میری باتیں آپ کی پروگرامنگ کے خلاف جا رہی ہیں۔ یعنی یہ تو ممکن نہیں ہے کہ موبائل کے جس بٹن سے الف لکھا جاتا ہے کوئی آپ کو کہہ دے کہ اس سے ب لکھا جاتا ہے یہ دونوں باتیں ایک ساتھ ممکن نہیں ہیں بالکل ایسے ہی زمین کا ساکن اور متحرک ہونا ایک ساتھ ممکن نہیں۔ ہے۔

یہ اضافی تحریر ہے اس موضوع پر اصل بیان میرے دوسرے مضمون

آسمانوں کا وجود اور قرآن کا بیان

میں ہے اگر آپ کو وہ مضمون درکار ہے تو لنک فراہم کر سکتا ہوں، اب آتے ہیں کہ ہمیں کوئی بھی بات محض سن کر کیسے قبول کر لینی چاہیے مثلاً کہا جاتا ہے زحل کے دو چاند ہیں سب سے پہلے تو ہمیں اس بات کی تصدیق کرنی چاہیے کہ آیا زحل کا کوئی وجود ہے بھی یاں نہیں پھر چاندوں کے متعلق غور کرنا چاہیے نیز یہ سوچنا چاہیے کہ زمین کا چاند اللہ نے کس مقصد کے تحت بنایا ہے۔

قرآن و سنت وہ چشمہ ہے جس سے سیر اب ہونے والا کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی ہے جھوٹا ہونے کیل یئے اتناہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے_

یعنی بغیر تصدیق کے اس پر یقین کر لے، قرآن میں بھی مسلمانوں کو ایسی ہی نصیحت کی گئی ہے سوال یہ ہے خلا ہے یاں نہیں اس پر ہماری ذاتی تحقیق کیا ہے نصاب تعلیم میں لکھا ہے یاں میڈیا یاروز پراپوگنڈا کرتا ہے اور ہم اس پر یقین کر لیتے ہیں اللہ کی نظر میں یہ تحقیقی پیانہ نہیں ہے

پرانی پروگرامنگ کے برعکس آپ کے سامنے ایک نئی چیز آئی ہے پروگرامنگ اس بات کو قبول کرنے میں شدید مزاحمت پیدا کرے گی اس لیئے آپ کو میرے دلائل قدرے تفصیل اور تحمل سے سننے ہونگے میں اپنے چیٹ گروپ میں ناسا کے نئے دعوے کے متعلق بات کر تاہوں اگر آپ چاہیں تو اس چیٹ گروپ میں شامل کر سکتاہوں وہاں زیادہ تر فری میسن کے رازوں سے پردہ اٹھایا جاتا ہے

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/3vZDDPVUGhvdsBk4/?mibextid=oFDknk

حسن اخلاق کی اہمیت، چودہ صدیوں کا سفر اور آج کا معاشرہ - حصہ اول

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے (الادب المفرد 284)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کے اعتبار میں سے تم میں اچھے لوگ وہ ہیں اخلاق کے اچھے ہوں اور دین کی سمجھ رکھتے ہوں (الادب المفرد 285)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو چیز لوگوں کو جنت میں داحل کرے کی وہ اچھا اخلاق اور اللہ کا ڈر ہے (الادب المفرد 289)

سیدا ام درداء فرماتی ہیں کہ ایک رات سیدنا ابو الدردا اٹھے اور نماز پڑھنے لگے وہ ساری رات روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کی دعامانگتے رہے (الادب المفرد 290)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان کو سب سے بہتر چیز اچھا اخلاق عطا کیا گیا ہے (الادب المفرد 291)
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیکی اور گناہ کی تعریف فرماتے ہوئے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے تو اس بات کو برا محسوس کرے کہ وہ لوگوں کو معلوم ہو جائے (الادب المفرد 295)
آج کی دنیا میں مسلمانوں کے معاشرے میں بالخصوص مذہبی طبقہ کا سب سے بنیادی وصف بد ترین اخلاق ہے اور اب جو کچھ میں لکھنے جارہا ہوں اس کے بعد آپ غصہ میں لال پیلے ہو کر اس وصف کا اظہار ضرور کریں گے اوپر جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ اللہ اور اسکے رسول کے احکامات ہیں مگر ہم نا عملی طور پر اور نا ہی منافقت سے دونوں طریقوں سے اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کو ماننے سے عاری ہیں جیسے ہم ہیں اسی حالت میں ہمیں دجالی مذہبی اشرافیہ نے یقین دلا رکھا ہے کہ تم بہترین مسلمان ہو۔
تو آپ گالیاں دینے کیلئے اور اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کی دھجیاں اڑانے کیلئے تیار ہیں کیونکہ یہ ہر لحاظ سے دجالی معاشرہ ہے اور اس معاشرے کو دجالی علم کی کمی نے بنایا ہے اس سے بڑھ کر ہمیں معلوم بھی نہیں ہے کہ ہمارے ہاں علم کی کمی ہے کیونکہ سکول وکالج ویونیورسٹیوں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے مدرسوں میں پڑنے والے بھی ٹوٹے پڑتے ہیں جگہ جگہ دین کے کورسز جاری ہیں فیس بک پر روز میری پوسٹ کے نیچے کوئی نا کوئی آنلائن قرآن کی ترغیب دے رہا ہوتا ہے اس سب کے باوجود جو ہمارے اخلاق کی حالت ہے وہ ابھی دکھ جائے گی
سب سے بڑا جرم کیا ہے کوئی اللہ کا ہی انکار کر دے یاں اللہ کو گالی دے، اور اگر کوئی ایسا کرے تو آپ کا رد عمل کیا ہو گا یقینا گالیاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردعمل کیا ہوتا آپ سوچیں نہیں کسی پڑھے لکھے شخص سے قرآن وسنت کے حوالے سے پوچھ لیں۔
میری نظر سے ایک پوسٹ گزری اللہ اسرار احمد کی قبر کو نور سے بھر دے میں نے لکھا اللہ اسرار احمد کی قبر کو آگ سے بھر دے،
جی ہاں میں نے لکھا
تو آپ گالیاں دینے کو تیار ہیں بغیر یہ جانے کہ میں نے کیوں لکھا تو دیں گالیاں روز حشر یہ گالیاں میرے کام آئیں گی۔
میں جوابات کیطرف آؤں گا
جب سے سوشل میڈیا آیا ہے تب سے ہمارے ہاں جہنمیوں کہ تعداد لاکھوں کے تناسب سے بڑھ گئی ہے کیونکہ سوشل میڈیا لایا ہی اسی وجہ سے گیا ہے ابلیس یہ تھوڑا ہی چاہتا ہے آپ جنت میں جائیں باہر کی دنیا میں تو پھر بھی کسی کا حیا کر لیا جاتا ہے تعلقات، رشتہ داریاں یاں دوسرے عوامل آڑے آ جاتے ہیں مگر یہاں کیا ہے
بغیر یہ جانے کہ اخلاق کہتے کسے ہیں کیونکہ وہ بت جنہیں ہم علما سمجھتے ہیں انہوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں، بغیر اس بات کو جانے مخالف نکتہ نظر رکھنے والے کو گالیاں دینا اور اس سے بد اخلاقی کرنا مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے آگے سے اللہ سے ڈرنے کی ترغیب دی جائے تو بجائے یہ کہ شرمندہ ہوں یاں واقعتاً اللہ سے ڈر جائیں کہتے ہیں تم ہو ہی اسی لائق مجھے بتائیں وہ ہندو، سکھ، یہودی اور عیسائی جو سرے سے پیغمبر کو ہی نہیں مانتے وہ زیادہ قابل نفرت ہیں یاں میں جو دین کو نا صرف مانتا ہوں بلکہ جانتا بھی ہوں
جن مساجد اور علما سے حدیث کی چودہ کتب کا کر میں نے پڑھی ہیں ان علما نے بھی نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ جہاں پڑی ہوئی تھی وہاں ان کو کسی ذی نفس نے بھی نہیں پڑھا تھا کیوں شخصیات کی عبادت ہمیں دین پڑھنے کی جانب آنے ہی نہیں دیتی ہم فیس بک، ٹوئٹر اور یوٹیوب سے دین سیکھتے ہیں موبائل کی

چمکتی دمکتی سکرین ہمارے لیئے احمد بن حنبل اور امام مالک کی صحبت کیطرح ہے اور انہوں نے جو دسیوں جلدیں لکھی ہیں وہ پڑی رہیں اللہ ان کو اجر تو دے گا ہی-

فیس بک پر ایسے گروپ ہیں جہاں اقوال زیریں ناجانے کس کس کافر کے ان کو تو اپروو کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ میرا مضمون پورا پڑھ لیں تو اسے کبھی اپروول نادیں کیونکہ میں ابھی بہت سے بتوں کیلیئے ان کی قبروں کو آگ سے بھرنے کی دعا کرنے والا ہوں، ایک صاحب نے مجھ پر انکشاف کیا وہ عالم ہیں نو سال درس نظامی میں کھپا کر دیں کے نام پر اور چار کورس کر رکھے ہیں میں بڑا خوش ہوا ان کو بات سمجھانا تو آسان ہے عرض کیا اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے فرمایا میں کیا جانوں ان کو معلوم ہو گا جو علما سیاست میں ہیں میں نے پوچھا کیا اسلام میں اس کا سیاسی نظام نہیں ہے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنیاد ہی ریاست کی رکھی تھی باقی فرائض تو اس کے بعد فرض ہوئے آپ نے کونسا دین پڑھا ہے اور اپنے کورسوں کو ضرب دے کر مجھ پر رعب جھاڑ رہے ہیں

یہ تو مدرسوں کی حالت ہے اور رہے سکول ان میں اپنے بچوں کو بھیجنا ان کو دجالیت کے سرٹیفکیٹ دلانے کے مترادف ہے ان اداروں میں بھیجنا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص فتنہ میں جھانک کر بھی دیکھے گا وہ اسے اچک لے گا-یہ صحیح بخآری کی روایت ہے

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رات میں پورا قرآن پڑھ دیا کرتے تھے اور یہاں کی اکثریت جو فیس بک پر کسی کی بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں ساری زندگی میں ایک بار بھی پورا قرآن سمجھ کر نہیں پڑھا

اس وقت سے لیکر 1923 تک پیچھے چلے جائیں دنیا میں اسلام کا سیاسی، معاشی و معاشرتی نظام نہیں ہے جس معاشرت کو ڈھانے کیلیئے استعماریت دنیا پر حملہ آور ہوئی تھی ان کے جانے کے بعد وہ معاشرت مزید تنزل کا شکار ہی ہوئی ہے اسلامی معاشرت میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی کیونکہ ہمارے ہاں تو اسلام کے نام پر ملک بنانے کا دھوکہ دیکر قائداعظم نے خود اپنے دست مبارک سے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا پتھر رکھا اور نام نہاد اسلامی ریاست کے دھوکے کے فورا بعد اللہ اور اسکے رسول سے جنگ مول لی قیام سے ہی ہم بطور قوم اللہ اور اسکے رسول سے حالت جنگ میں ہیں-کہتے ہیں کیا کرتے دنیا سودی نظام پر چل رہی تھی بتاؤ اگر ایسا تھا تو اسلام کے نام پر آزادی کا دھوکہ کس لیئے دیا گیا-یہ معیشت کا بگاڑ تھا گنتے جائیں

یہاں 1928 میں پہلی فلم بنی تھی پرڈیوسر مسلمان تھا اور 47 کے بعد فلمیں ریاستی سرپرستی میں بننا شروع ہوئی کیونکہ ابلیس کا حکم تھا بے حیائی کو فروغ ملنا چاہیے-رسول رحمت نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کروں-پی ٹی وی کی ٹیسٹ ٹرانسمیشن میں انگریزی فلمیں چلتی تھی یہ میڈیا کے مقاصد تھے وہ میڈیا جسے دجال لایا اور جو آج ذاکر کو لائیو نشر کرتا ہے-اور وہ دجال میڈیا کی بدولت ہی تو مقبول ہے ورنہ فتن میں مومن تو مقبول نہیں ہوتا

ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی کہ مجاہد فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور عنقریب دوبارہ اجنبی ماحول کی جانب لوٹے گا لہذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کو مبارک ہو(نعیم بن حماد کتاب الفتن507)

مومن ٹی وی پر بیٹھ کر نہیں کہتا خواتین کو ٹی وی پر نہیں آنا چاہیے بلکہ مومن کو تو ٹی وی منہ ہی نہیں لگاتا مومن جس پیس ٹی وی کے ذریعے شہرت دوام کو پہنچا اس پیس ٹی وی کو ہندو حکومت لائسنس نہیں دیتی مومن کے متعلق تو رسول اللہ نے فتن کے حوالے سے فرمایا اس کے ہاتھ میں آگ کے انگارے ہوں گے اور جو ملائشیا ابلیس کے کہنے پر پھانسی کی سزا ختم کر دے وہ کسی نام نہاد مومن کو پناہ نہیں دیا کرتا

اللہ کہتا ہے قصاص میں زندگی ہے جن معاشروں پر موت طاری ہو جائے وہ مومن کے حیر حواہ بن جائیں اس بات کو وہ تسلیم کرے گا جو اللہ کی بجائے مولویوں کا پجاری ہو

معاشرت کا معاملہ کہیں اور نکل گیا مگر تمام ہوا

سیاست، ملکی نظام، وطنی قومی ریاستیں، قومیت

قائد اعظم نے قوم بنائی-حذیفہ بن یمان کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت تب تک تباہ نہیں ہو گی تمایز ظاہر نا ہو جائے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ تمایز کیا ہے ؟ فرمایا قوم پرستی جو میرے بعد لوگ اسلام میں پیدا کریں گے

یعنی اسلام تو مغلوں کے دور میں رہ گیا اب وہیں دجالیت ہے جو استعماریت لائی باقی اسلام کے نام پر صرف دھوکہ ہے زیادہ وضاحت آپ کا وقت لے گی۔ اسلام کا سیاسی نظام خلافت ہے نا صرف خلافت راشدہ بلکہ 1923 تک آنے والے خلافت (آپ بادشاہت کہہ سکتے اس پر اختلاف نہیں مگر جن مودودیوں نے طعن کیا ان پر اللہ اس کے بندوں اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو) رحمت 1923 تک رہی نا انکا کوئی ٹی وی چینل تھا نا وہاں جمہوریت تھی اور ناہی سودی بینکاری-

افغانستان سوری بینکاری سے جڑا ہے انہوں نے امریکہ سے کروووناویکسین کا زہر منگوا کر عوام کو لگایا پولیو ویکسین بندوق کے زور پر لگائی جا رہی ہے حالانکہ جب وہاں پر امریکی تھے تب لوگ نالگاتے تھے مگر اتھارٹی دجالیت کے نام پر قائم ہوئی امارت اسلامیہ دھوکہ ہے-

جہاد قیامت تک جاری تو رہے گا مگر اب امام مہدی جاری کریں گے حماس کو امریکہ نے بنایا اور انہی کے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے دنیا کی سب سے بڑی ملحد حکومت چین اصلی دنیا میں دھوکے سے پاک دنیا میں حماس اور الفتح جہاد یہ بڑی چیز ہے کسی نام نہاد جہاد کرنے والی قوت کے درمیان صلح نہیں کراتی حماس اسرائیل جنگ کا تھیٹر میڈیا پر ہے حقیقت میں کچھ نہیں

سائنس کے نام پر ساری حرافات کو قرآن وسنت پر تھوپ دیا گیا ہے جو اصلیت ہے میرے پاس انہی معاشروں کی دسیوں کتب کی صورت میں موجود ہے فرمائیں ارسال کر دیتا ہوں-

مین سٹریم میڈیا ہو یاں سوشل میڈیا سب کنٹرولڈ ہے لوگ مین سٹریم میڈیا اور نصاب تعلیم سے پائے رجحانات کے تحت ہی سوشل میڈیا کو دیکھتے ٹرینڈ بناتے ہیں آپ کو الگورتھم کا علم ہے نا یہ کیسے کام کرتا ہے میسی فری میسن ہے اس کی اصلیت ظاہر کرتی جو ویڈیو شئیر کی پانچ سیکنڈ میں فیس بک نے میرا اکاؤنٹ بند کر دیا اور جو یوٹیوب پر مقبول ہیں یوٹیوب امارت اسلامیہ کی نہیں ہے سب کے مالک یہودی ہیں ناہی ٹیلی گرام جامعہ تلاظر کے کسی شیخ کی ہے جو اس سے حماس اپنے جہاد کا پراپوگنڈا کر رہی ہے-

وطنی قومی ریاستوں (قومیت اسلام میں حرام ہے) کا دھوکہ دنیا کی چھ ہزار سالہ تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ ہے دنیا میں دس بارہ بادشاہتوں کے بعد دو سو ممالک میں بٹ جانا یہ آزادیاں نہیں تھی یہ غلامی تھی آزادیاں بادشاہتوں کے دور میں تھی جب پوری دنیا میں کرنسی ایکسچینج ڈیلر کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کسی بھی جگہ جانے کیلئے پاس پورٹ اور ویزہ کی ضرورت نا ہوتی تھی انسان آزاد تھا جہاں چاہے جائے، کہیں کسی جگہ پر بھی قومیت کا تصور نا تھا، جمہوریت کا تصور نا تھا، زمین اور انسان کے متعلق چھ ہزار سالہ کا فطری نظریہ ہی مروج تھا انسان اللہ کی پیدائش ہے اور زمین ساکن ہے قومیتوں کے احساس نے انسانیت کے درمیان تقسیم کی پہلی بنیاد رکھی-

عثمانیوں کے دور میں عیسائی باشندوں اپنے بادشاہوں سے تنگ آکر اسلامی سلطنت یعنی عثمانی سلطنت میں آکر بس جاتے تھے بغیر کسی شہریت کے کسی قسم کا کوئی بارڈر نا تھا، انسان آزاد تھا جہاں مرضی رہائش اختیار کرے، مین سٹریم تاریخ کے مطابق کولمبس (حقیقت میں اس یہودی سے ہزاروں سال پہلے لوگ امریکہ آتے جاتے تھے اس کی سب سے بڑی مثال پوری دنیا میں اہراموں کا پایا جانا ہے اور دوسرے علوم، کہانیاں، قصے جو ہر علاقے میں ملتے جلتے تھے اگر آپ قدیم تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے) کو امریکہ اور واسکوڈے گاما کو ہندوستان آنے کیلئے کوئی ویزا نہیں لینا پڑا تھا۔دولت رومن دور سے یہودیوں کی ملکیت میں آچکی تھی اور ظاہر ہے اس کارنامہ میں ابلیس ان کی پشت پر تھا(اسلام میں لکھی گئی پہلی تاریخ یعقوبی میں درجنوں حوالے ہیں کس طرح ابلیس تاریخ کے مختلف ادوار میں انسانوں سے انسانی شکل میں ملتا رہا آپ کو قرآن میں اسکا حوالہ مل جاتا ہے)یہودیوں نے پہلے دولت کے بل پر یورپی بادشاہتوں کو کنٹرول کیا وہ نشاۃ ثانیہ کے نقیب تھے ہیومنسٹ تحریک کا مقصد واقعتاً انسانیت نا تھی بلکہ مذہب پر تیشہ چلانا مقصود تھا۔

یہ دھوکے کے سال ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل

جب یہودی (اور حقیقت میں اشک نازی ملحد گروہ جنہوں نے آخری صلیبی جنگ کے مقصد کو پانے کیلئے ہٹلر سے یہودیوں کو قتل کرایا) سرمایہ کے زور پر مغربی بادشاہتوں کو کنٹرول کر چکے تب انہوں نے انگلینڈ سے جمہوریت (دوسرا بڑا دھوکہ) کا آغاز کیا سینکڑوں کتب گواہ ہیں حوالے میرے پاس موجود ہیں برطانیہ، فرانس اور امریکہ انقلاب فری میسن لائے جس طرح یہاں وطنی قومی ریاستوں کیلئے آزادی کی تحریکیں دھوکہ تھی ایسے ہی امریکہ میں آزادی کی تحریک بھی صرف عوام کو دھوکہ دینے کیلئے تھی اسلاوہ سپر طاقت کو دنیا کے مرکز سے دور لے جانا چاہتے تھے 1717 میں فری میسن کی بنیاد برطانیہ میں رکھی گئی برطانیہ کا گرینڈ لاج آج بھی تمام لاجز کی بنیاد ہے اور ہمیں بتایا جاتا ہے جارج واشنگٹن پہلا امریکی صدر فری میسن اس نے برطانیہ سے جنگ کرکے آزادی حاصل کی، نپولین فری میسن تھا، ہٹلر، مسولینی فری میسن تھے فرنچ انقلاب کیلئے فکری ذہن سازی کے نقیب والٹیئر اور روسو فری میسن تھے یہ باتیں ان کی اپنی کتب میں لکھی ہیں جیسے وہ پروٹوکولز میں ڈارون، مارکس وغیرہ کو اپنے لوگ بتاتے ہیں۔

ہمیں بتایا جاتا ہے اس سے قبل ساڑھے پانچ ہزار سال تک تو انسان آپس میں لڑتے رہے اور اب اقوام متحدہ کی شکل میں زمین پر خدائی معجزہ نازل ہو گیا ہے ساری دنیا جو پہلے چند یونٹوں (بادشاہتوں) میں بٹی تھی اس کو ہم نے دو سو یونٹوں، ممالک (یعنی تقسیم گہری ہونے کے باوجود بھی اسے ترقی اور انسانیت کی معراج کہا جا رہا ہے) میں بانٹ دیا ہے اور تمام ملک اچھے بچوں کیطرح اقوام متحدہ کو اپنا سرپرست مان کر اس کے قوانین پر عمل پیرا ہیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ایک حکم پر دنیا بند کر سکتی ہے چاہے وائرس کا کوئی ثبوت ہو یاں نا ہو گویا اب چونکہ پوری دنیا پر اقوام متحدہ کا قانون راج کرتا ہے (ناکہ مذہب کا قانون اس کے باوجود جاہل سمجھتے ہیں کہ ہم کسی نا کسی مذہب سے جڑے ہیں اقوام متحدہ کا بنیادی فلسفہ نیو ایج مومنٹ سے آیا ہے جس کے سارے فلاسفر فری میسن ہیں)

کیا انسانیت ترقی کر رہی ہے یاں مذہب ترقی کر رہا ہے ؟؟؟؟

اگر آپ مذہبی اشرافیہ اور ٹی وی کو سنیں تو وہ سائنس کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ ہاں مگر حقیقت کیا ہے، ہمارے ہاں حقیقت کا تصور گڈمڈ ہے ہمارے ذہن کسی چیز پر ٹھہر کر غور نہیں کر سکتے ہمارے تصورات پراگندہ، منتشر اور تباہ حال ہیں ہم کڑیوں سے کڑیاں ملا کر اس دنیا کے متعلق کوئی حتمی واحد نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے ہم میں سے کسی کو بھی حتمی طور پر معلوم نہیں ہے کہ انسانیت اور مذہب ترقی کر رہا ہے یاں تنزلی کا شکار ہے اور اگر ہمارے ذہن

میں یہ بات ہو بھی تو اس بات کے تناظر میں ہم گردو پیش کی دنیا پر غور کرنے اور نتائج اخذ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہمارا تصور دین و دنیا و تاریخ و سیاسیت و معیشت اپنا نہیں ہے ہم نے اس کو مطالعہ اور تحقیق سے build نہیں کیا بلکہ یہ سب سنا سنایا ہے ہمیں اس پر یقین کامل نہیں ہے۔

بہت سارے لوگ اس بات کو ماننے سے انکاری ہیں کہ میڈیا ہمارے اذہان کو کنٹرول کر رہا ہے اور جو کسی ادنی درجے میں مانتے بھی ہیں ان کا بھی میڈیا پر ہی پورا پورا ایمان ہے کسی بات کو تسلیم کرنا اور اس کے اثرات سے محفوظ ہونا دو الگ الگ چیزیں ہیں اسرار احمد یاں ذاکر نائیک کے معاملہ لوگ کہتے ہیں یہ میڈیا کو دجال کہتے ہیں مگر جب میں کہتا ہوں کہ میڈیا نے ہی ان کو مقبول بنایا تو مجھے کہتے ہیں تم کذاب ہو اور انہوں نے میڈیا کا درست استعمال کیا ہے مجھے بتائیں دجال یاں ابلیس جو میڈیا لایا ہے کیا وہ اتنا کا کا ہے جو آپ کے بتوں کو اپنے ہتھیار کا استعمال بھی کرنے دے گا اور پھر درست استعمال کرنے دے گا

بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے میڈیا کی سکرین سے وہ جن شخصیات کو مثلاً جن علماء کو مقبول بناتے ہیں ان کو وہ جھوٹا دین بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں انسانی ذہن کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال کرتے اس کے ذہن میں دین کا غلط تصور بٹھانے کیلئے استعمال کرتے ہیں احادیث کی کتب بھری پڑی ہیں

اللہ قرآن میں کہتا ہے انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا

کیا اب ایسا نہیں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلوں گے۔اب میں یہاں وہ درجنوں روایات ان کی سینکڑوں اسناد کیساتھ پیش نہیں کر سکتا جہاں اس مضمون کو مختلف الفاظ مختلف مواقع اور مختلف پیراؤں میں بیان کیا گیا ہے۔کیا ابھی وہ وقت آنا ہے جب ایسا ہو گا نہیں عزیزان من وہ وقت آچکا ہے کب کا آچکا ہے اور یہ ہو رہا ہے لوگ سمجھتے ہیں ہاں دوسرے فرقے یاں دوسری سیاسی پارٹی والے نے تو رب بنالیا ہے میں اس سے بچا ہوا ہوں مجھے یہ بتائیں کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کچھ لوگ تو بنی اسرائیل کے طریقے پر چلیں گے اور کچھ نہیں، بچے گا کون وہ بچے گا جس کو قرآن و سنت معلوم ہے پڑھا تو کسی نے ہے نہیں سنا ہے اور سنی سنائی بات کے متعلق فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (صحیح مسلم) گویا اس پر یقین کر لے مجھے بتائیں جس فیس بک پر یوٹیوب پر یاں میڈیا پر آپ کسی عالم، دانشور کو سن رہے ہوتے ہیں تو قرآن و سنت آپ کے پہلو میں رکھا ہوتا ہے جس سے آپ اس کی تصدیق کرتے جاتے ہوں یاں پھر وہ مطالعہ کی بدولت آپ کے دماغ میں ہے نہیں یہ دونوں صورتیں نہیں ہیں اکثریت نے واقع ہی علما اور سیاستدانوں کو رب بنالیا ہے۔

عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا لوگ فتنہ کو دین بنالیں گے اس وقت خطباء زیادہ اور فقہا کم ہو جائیں گے دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی اور آخرت کے اعمال کے ذریعے دنیا طلب کی جائے گی (نعیم بن حماد کتاب الفتن، 49)

مجھے بتائیں کیا یہ ہو رہا ہے یاں ہو گا صرف اپنی عقل استعمال کریں

انس بن مالک نے کہا تم پر جو سال آئے گا وہ پہلے سال سے بدتر ہو گا یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی (نعیم بن حماد کتاب الفتن، 47)

مجھے بتائیں کیا ایسا ہے یاں نہیں یاں خلافت کے اختتام پر اسلام کے نام پر وطنی قومی ریاستوں کا قیام اچھے سالوں کی نوید تھی یاں برے سالوں کی اچھے تو تب ہوتے اگر خلافت بحال ہوتی اور اچھے تب ہونگے جب واقعتاً ہی امام مہدی اور عیسی علیہ السلام خلافت بحال کریں گے

میڈیا کی آمد اور قرآن و سنت کا نصاب تعلیم سے خارج کیا جانا کیا یہ اچھے سالوں کی نوید ہے یاں برے سالوں کی۔

ایک میڈیا کی سکرین ہے اور دوسری سکرین انسانی ذہنوں میں نصب ہے ہمارے ذہن کی سکرین پر وہیں چلتا ہے جو میڈیا کی سکرین پر چلتا ہے ہم کسی ثقہ آدمی سے بات کی تصدیق نہیں کرتے جیسے محدثین نے راویوں کی تصدیق کی ہمیں کسی نے یہ طریقہ بتایا ہی نہیں اور نا ہی ہمارا یہ طرز فکر بنا ہے پوری دنیا کا میڈیا جو پراپوگنڈا کرتا ہے وہ ہمارا نظریہ اور دین بن جاتا ہے اور اصل دین کو ہم نے پڑھا ہی نہیں نا تاریخ اور نا ہی میڈیا کی تاریخ پڑھی ہے وہ کیسے کب ،کیوں کون لے کر آیا بس ہمیں میڈیا کے متعلق جو بتایا گیا ہے اسے ہی درست مانتے ہیں

رات میں نے بڑی کوشش کی اس حدیث کا حوالہ تلاش کروں صحیح الاسناد حدیث ہے کہ دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے سال آئیں گے یہ دھوکے کے سال میڈیا لے کر آیا ہے اور دجال خود اس میڈیا کا خالق ہے وہ ہر چیز میں دھوکہ دے رہے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال کرووونا ہے یہ کیسے دھوکہ تھا میرے پاس ہزاروں ثبوت ہیں واللہ ایک نہیں ہزاروں ثبوت ہیں میں انہیں اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کر چکا ہوں وال پر پوسٹ کرتا ہوں یہ ایک مثال ہیں ایسے درجنوں دھوکوں کو ثابت کرنے کیلئے میرے پاس ثبوت ہے-

مگر میری کوئی سنے کیوں میں کون ہوں کچھ بھی تو نہیں لوگ مشہور آدمی کے پیچھے چلتے ہیں جس کی ویڈیوز پر لاکھوں ویویوز ہوں جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے دور میں سب سے بہترین آدمی وہ ہو گا جو غیر مشہور ہو-اللہ کہتا ہے اکثریت گمراہ ہوتی ہے، سادہ سی حقیقت ہے پوری دنیا میڈیا کے بیانیہ پر ایمان لا تاریخ کے اس دور میں اکثریت میں شامل ہو چکی ہے تاریخ کے کسی اور دور میں ایسی گمراہی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

یہ کتاب کا موضوع ہے دوسرے حصہ کے منتظر رہیں میرا چیٹ گروپ جوائن کرنے پر آپ کو یقین کامل حاصل ہو گا کہ کس طرح آج کی دنیا پر ابلیس کا نظام نافذ ہے اور کیسے اس کا انسانی خیالات کی تشکیل میں ہاتھ ہے

https://www.facebook.com/share/p/sjUtwh33E18UWz7A/

حسن اخلاق کی اہمیت، چودہ صدیوں کا سفر اور آج کا معاشرہ (حصہ دوم)

حسن اخلاق کی اہمیت، چودہ صدیوں کا سفر اور آج کا معاشرہ

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پا لیتا ہے (الادب المفرد 284)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کے اعتبار میں سے تم میں اچھے لوگ وہ ہیں اخلاق کے اچھے ہوں اور دین کی سمجھ رکھتے ہوں (الادب المفرد 285)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی وہ اچھا اخلاق اور اللہ کا ڈر ہے (الادب المفرد 289)

سیدا ام درداء فرماتی ہیں کہ ایک رات سیدنا ابو الدرداا اٹھے اور نماز پڑھنے لگے وہ ساری رات روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے اچھے اخلاق کی دعا مانگتے رہے (الادب المفرد 290)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انسان کو سب سے بہتر چیز اچھا اخلاق عطا کیا گیا ہے (الادب المفرد 291)
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیکی اور گناہ کی تعریف فرماتے ہوئے فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے تو اس بات کو برا محسوس کرے کہ وہ لوگوں کو معلوم ہو جائے (الادب المفرد 295)
آج کی دنیا میں مسلمانوں کے معاشرے میں بالخصوص مذہبی طبقہ کا سب سے بنیادی وصف بد ترین اخلاق ہے اور اب جو کچھ میں لکھنے جا رہا ہوں اس کے بعد آپ غصہ میں لال پیلے ہو کر اس وصف کا اظہار ضرور کریں گے اوپر جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ اللہ اور اسکے رسول کے احکامات ہیں مگر ہم نا عملی طور پر اور ناہی منافقت سے دونوں طریقوں سے اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کو ماننے سے عاری ہیں جیسے ہم ہیں اسی حالت میں ہمیں دجالی مذہبی اشرافیہ نے یقین دلا رکھا ہے کہ تم بہترین مسلمان ہو۔
تو آپ گالیاں دینے کیلئے اور اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کی دھجیاں اڑانے کیلئے تیار ہیں کیونکہ یہ ہر لحاظ سے دجالی معاشرہ ہے اور اس معاشرے کو دجالی علم کی کمی نے بنایا ہے اس سے بڑھ کر ہمیں معلوم بھی نہیں ہے کہ ہمارے ہاں علم کی کمی ہے کیونکہ سکول وکالج ویونیورسٹیوں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ہے مدرسوں میں پڑنے والے بھی ٹوٹے پڑتے ہیں جگہ جگہ دین کے کورسز جاری ہیں فیس بک پر روز میری پوسٹ کے نیچے کوئی نا کوئی آنلائن قرآن کی ترغیب دے رہا ہوتا ہے اس سب کے باوجود جو ہمارے اخلاق کی حالت ہے وہ ابھی دکھ جائے گی
سب سے بڑا جرم کیا ہے کوئی اللہ کا ہی انکار کر دے یاں اللہ کو گالی دے، اور اگر کوئی ایسا کرے تو آپ کا ردعمل کیا ہو گا یقینا گالیاں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردعمل کیا ہوتا آپ سوچیں نہیں کسی پڑھے لکھے شخص سے قرآن وسنت کے حوالے سے پوچھ لیں -

میری نظر سے ایک پوسٹ گزری اللہ اسرار احمد کی قبر کو نور سے بھر دے میں نے لکھا اللہ اسرار احمد کی قبر کو آگ سے بھر دے،
جی ہاں میں نے لکھا
تو آپ گالیاں دینے کو تیار ہیں بغیر یہ جانے کہ میں نے کیوں لکھا تو دیں گالیاں روز حشر یہ گالیاں میرے کام آئیں گی۔
میں جوابات کیطرف آؤں گا
جب سے سوشل میڈیا آیا ہے تب سے ہمارے ہاں جہنمیوں کہ تعداد لاکھوں کے تناسب سے بڑھ گئی ہے کیونکہ سوشل میڈیا لایا ہی اسی وجہ سے گیا ہے ابلیس یہ تھوڑا ہی چاہتا ہے آپ جنت میں جائیں باہر کی دنیا میں تو پھر بھی کسی کا حیا کر لیا جاتا ہے تعلقات، رشتہ داریاں یاں دوسرے عوامل آڑے آ جاتے ہیں مگر یہاں کیا ہے
بغیر یہ جانے کہ اخلاق کہتے کسے ہیں کیونکہ وہ بت جنہیں ہم علما سمجھتے ہیں انہوں نے ہمیں بتایا ہی نہیں، بغیر اس بات کو جانے مخالف نکتہ نظر رکھنے والے کو گالیاں دینا اور اس سے بد اخلاقی کرنا مذہبی فریضہ سمجھا جاتا ہے آگے سے اللہ سے ڈرنے کی ترغیب دی جائے تو بجائے یہ کہ شرمندہ ہوں یاں واقعتاً اللہ سے ڈر جائیں کہتے ہیں تم ہو ہی اسی لائق مجھے بتائیں وہ ہندو، سکھ، یہودی اور عیسائی جو سرے سے پیغمبر کو ہی نہیں مانتے وہ زیادہ قابل نفرت ہیں یاں میں جو دین کو نا صرف مانتا ہوں بلکہ جانتا بھی ہوں
جن مساجد اور علما سے حدیث کی چودہ کتب کا کر میں نے پڑھی ہیں ان علما نے بھی نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ جہاں پڑی ہوئی تھی وہاں ان کو کسی ذی نفس نے بھی نہیں پڑھا تھا کیوں شخصیات کی عبادت ہمیں دین پڑھنے کی جانب آنے ہی نہیں دیتی ہم فیس بک، ٹوئٹر اور یوٹیوب سے دین سیکھتے ہیں موبائل کی

چمکتی دمکتی سکرین ہمارے لیئے احمد بن حنبل اور امام مالک کی صحبت کیطرح ہے اور انہوں نے جو دسیوں جلدیں لکھی ہیں وہ پڑی رہیں اللہ ان کو اجر تو دے گا ہی۔

فیس بک پر ایسے گروپ ہیں جہاں اقوال زیریں نا جانے کس کس کافر کے ان کو تو اپرووکر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ میرا مضمون پورا پڑھ لیں تو اسے کبھی اپروول نا دیں کیونکہ میں ابھی بہت سے بتوں کیلیئے ان کی قبروں کو آگ سے بھرنے کی دعا کرنے والا ہوں، ایک صاحب نے مجھ پر انکشاف کیا وہ عالم ہیں نو سال درس نظامی میں کھپا کر دیں کے نام پر اور چار کورس کر رکھے ہیں میں بڑا خوش ہوا ان کو بات سمجھانا تو آسان ہے عرض کیا اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے فرمایا میں کیا جانوں ان کو معلوم ہو گا جو علما سیاست میں ہیں میں نے پوچھا کیا اسلام میں اس کا سیاسی نظام نہیں ہے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنیاد ہی ریاست کی رکھی تھی باقی فرائض تو اس کے بعد فرض ہوئے آپ نے کونسا دین پڑھا ہے اور اپنے کورسوں کو ضرب دے کر مجھ پر رعب جھاڑ رہے ہیں

یہ تو مدرسوں کی حالت ہے اور رہے سکول ان میں اپنے بچوں کو بھیجنا ان کو دجالیت کے سرٹیفکیٹ دلانے کے مترادف ہے ان اداروں میں بھیجنا ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص فتنہ میں جھانک کر بھی دیکھے گا وہ اسے اچک لے گا۔یہ صحیح بخآری کی روایت ہے

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک رات میں پورا قرآن پڑھ دیا کرتے تھے اور یہاں کی اکثریت جو فیس بک پر کسی کی بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں ساری زندگی میں ایک بار بھی پورا قرآن سمجھ کر نہیں پڑھا

اس وقت سے لیکر 1923 تک پیچھے چلے جائیں دنیا میں اسلام کا سیاسی، معاشی و معاشرتی نظام نہیں ہے جس معاشرت کو ڈھانے کیلیئے استعماریت دنیا پر حملہ آور ہوئی تھی ان کے جانے کے بعد وہ معاشرت مزید تنزل کا شکار ہی ہوئی ہے اسلامی معاشرت میں کسی قسم کی ترقی نہیں ہوئی کیونکہ ہمارے ہاں تو اسلام کے نام پر ملک بنانے کا دھوکہ دیکر قائداعظم نے خود اپنے دست مبارک سے سٹیٹ بینک آف پاکستان کا پتھر رکھا اور نام نہاد اسلامی ریاست کے دھوکے کے فورا بعد اللہ اور اسکے رسول سے جنگ مول لی قیام سے ہی ہم بطور قوم اللہ اور اسکے رسول سے حالت جنگ میں ہیں۔کہتے ہیں کیا کرتے دنیا سودی نظام پر چل رہی تھی بتاؤ اگر ایسا تھا تو اسلام کے نام پر آزادی کا دھوکہ کس لیئے دیا گیا۔یہ معیشت کا بگاڑ تھا گنتے جائیں

یہاں 1928 میں پہلی فلم بنی تھی پرڈیوسر مسلمان تھا اور 47 کے بعد فلمیں ریاستی سرپرستی میں بننا شروع ہوئی کیونکہ ابلیس کا حکم تھا بے حیائی کو فروغ ملنا چاہیے۔رسول رحمت نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کروں۔پی ٹی وی کی ٹیسٹ ٹرانسمیشن میں انگریزی فلمیں چلتی تھی یہ میڈیا کے مقاصد تھے وہ میڈیا جسے دجال لایا اور جو آج ذاکر کو لائیو نشر کرتا ہے۔اور وہ دجال میڈیا کی بدولت ہی تو مقبول ہے ورنہ فتن میں مومن تو مقبول نہیں ہوتا

ابراہیم بن محمد الفزاری نے لیث سے روایت کی کہ مجاہد فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اسلام اجنبی ماحول کی حالت میں ظاہر ہوا اور عنقریب دوبارہ اجنبی ماحول کی جانب لوٹے گا لہذا قیامت سے پہلے معاشرے کے اجنبی لوگوں کو مبارک ہو(نعیم بن حماد کتاب الفتن 507)

مومن ٹی وی پر بیٹھ کر نہیں کہتا خواتین کو ٹی وی پر نہیں آنا چاہیے بلکہ مومن کو تو ٹی وی منہ ہی نہیں لگاتا مومن جس پیس ٹی وی کے ذریعے شہرت دوام کو پہنچا اس پیس ٹی وی کو ہندو حکومت لائسنس نہیں دیتی مومن کے متعلق تو رسول اللہ نے فتن کے حوالے سے فرمایا اس کے ہاتھ میں آگ کے انگارے ہوں گے اور جو ملائشیا ابلیس کے کہنے پر پھانسی کی سزا ختم کر دے وہ کسی نام نہاد مومن کو پناہ نہیں دیا کرتا

اللہ کہتا ہے قصاص میں زندگی ہے جن معاشروں پر موت طاری ہو جائے وہ مومن کے حیر حواہ بن جائیں اس بات کو وہ تسلیم کرے گا جو اللہ کی بجائے مولویوں کا پجاری ہو

معاشرت کا معاملہ کہیں اور نکل گیا مگر تمام ہوا

سیاست، ملکی نظام، وطنی قومی ریاستیں، قومیت

قائد اعظم نے قوم بنائی-حذیفہ بن یمان کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت تب تک تباہ نہیں ہو گی تمایز ظاہر نا ہو جائے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ تمایز کیا ہے ؟ فرمایا قوم پرستی جو میرے بعد لوگ اسلام میں پیدا کریں گے

یعنی اسلام تو مغلوں کے دور میں رہ گیا اب وہیں دجالیت ہے جو استعماریت لائی باقی اسلام کے نام پر صرف دھوکہ ہے زیادہ وضاحت آپ کا وقت لے گی -اسلام کا سیاسی نظام خلافت ہے نا صرف خلافت راشدہ بلکہ 1923 تک آنے والے خلافت (آپ بادشاہت کہہ سکتے اس پر اختلاف نہیں مگر جن مودودیوں نے طعن کیا ان پر اللہ اس کے بندوں اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو) رحمت 1923 تک رہی نا انکا کوئی ٹی وی چینل تھا نا وہاں جمہوریت تھی اور ناہی سودی بینکاری-

افغانستان سودی بینکاری سے جڑا ہے انہوں نے امریکہ سے کروووناویکسین کا زہر منگوا کر عوام کو لگایا پولیو ویکسین بندوق کے زور پر لگائی جا رہی ہے حالانکہ جب وہاں پر امریکی تھے تب لوگ نا لگاتے تھے مگر اتھارٹی دجالیت کے نام پر قائم ہوئی امارت اسلامیہ دھوکہ ہے-

جہاد قیامت تک جاری تو رہے گا مگر اب امام مہدی جاری کریں گے حماس کو امریکہ نے بنایا اور انہی کے مفادات کا تحفظ کر رہی ہے دنیا کی سب سے بڑی ملحد حکومت چین اصلی دنیا میں دھوکے سے پاک دنیا میں حماس اور الفتح جہاد یہ بڑی چیز ہے کسی نام نہاد جہاد کرنے والی قوت کے درمیان صلح نہیں کراتی حماس اسرائیل جنگ کا تھیٹر میڈیا پر ہے حقیقت میں کچھ نہیں

سائنس کے نام پر ساری خرافات کو قرآن وسنت پر تھوپ دیا گیا ہے جو اصلیت ہے میرے پاس انہی معاشروں کی دسیوں کتب کی صورت میں موجود ہے فرمائیں ارسال کر دیتا ہوں-

مین سٹریم میڈیا ہو یاں سوشل میڈیا سب کنٹرولڈ ہے لوگ مین سٹریم میڈیا اور نصاب تعلیم سے پائے رجحانات کے تحت ہی سوشل میڈیا کو دیکھتے ٹرینڈ بناتے ہیں آپ کو الگورتھم کا علم ہے نا یہ کیسے کام کرتا ہے میسی فری میسن ہے اس کی اصلیت ظاہر کرتی جو ویڈیو شئیر کی پانچ سیکنڈ میں فیس بک نے میرا اکاؤنٹ بند کر دیا اور جو یوٹیوب پر مقبول ہیں یوٹیوب امارت اسلامیہ کی نہیں ہے سب کے مالک یہودی ہیں ناہی ٹیلی گرام جامعہ تلاظر کے کسی شیخ کی ہے جو اس سے حماس اپنے جہاد کا پراپوگنڈا کر رہی ہے-

وطنی قومی ریاستوں (قومیت اسلام میں حرام ہے) کا دھوکہ دنیا کی چھ ہزار سالہ تاریخ کا سب سے بڑا فراڈ ہے دنیا میں دس بارہ بادشاہتوں کے بعد دو سو ممالک میں بٹ جانا یہ آزادیاں نہیں تھی یہ غلامی تھی آزادیاں بادشاہتوں کے دور میں تھی جب پوری دنیا میں کرنسی ایکسچینج ڈیلر کی ضرورت نہیں پڑتی تھی کسی بھی جگہ جانے کیلئے پاس پورٹ اور ویزہ کی ضرورت نا ہوتی تھی انسان آزاد تھا جہاں چاہے جائے، کہیں کسی جگہ پر بھی قومیت کا تصور نا تھا، جمہوریت کا تصور نا تھا، زمین اور انسان کے متعلق چھ ہزار سالہ کا فطری نظریہ ہی مروج تھا انسان اللہ کی پیدائش ہے اور زمین ساکن ہے قومیتوں کے احساس نے انسانیت کے درمیان تقسیم کی پہلی بنیاد رکھی-

عثمانیوں کے دور میں عیسائی باشندوں اپنے بادشاہوں سے تنگ آکر اسلامی سلطنت یعنی عثمانی سلطنت میں آکر بس جاتے تھے بغیر کسی شہریت کے کسی قسم کا کوئی بارڈر نا تھا، انسان آزاد تھا جہاں مرضی رہائش اختیار کرے، مین سٹریم تاریخ کے مطابق کولمبس (حقیقت میں اس یہودی سے ہزاروں سال پہلے لوگ امریکہ آتے جاتے تھے اس کی سب سے بڑی مثال پوری دنیا میں اہراموں کا پایا جانا ہے اور دوسرے علوم، کہانیاں، قصے جو ہر علاقے میں ملتے جلتے تھے اگر آپ قدیم تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے) کو امریکہ اور واسکوڈے گاما کو ہندوستان آنے کیلئے کوئی ویزا نہیں لینا پڑا تھا۔ دولت رومن دور سے یہودیوں کی ملکیت میں آچکی تھی اور ظاہر ہے اس کارنامہ میں ابلیس ان کی پشت پر تھا (اسلام میں لکھی گئی پہلی تاریخ یعقوبی میں درجنوں حوالے ہیں کس طرح ابلیس تاریخ کے مختلف ادوار میں انسانوں سے انسانی شکل میں ملتا رہا آپ کو قرآن میں اسکا حوالہ مل جاتا ہے) یہودیوں نے پہلے دولت کے بل پر یورپی بادشاہتوں کو کنٹرول کیا وہ نشاتہ ثانیہ کے نقیب تھے ہیومنسٹ تحریک کا مقصد واقعتاً انسانیت نا تھی بلکہ مذہب پر تیشہ چلانا مقصود تھا۔

یہ دھوکے کے سال ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل

جب یہودی (اور حقیقت میں اشک نازی ملحد گروہ جنہوں نے آخری صلیبی جنگ کے مقصد کو پانے کیلئے ہٹلر سے یہودیوں کو قتل کرایا) سرمایہ کے زور پر مغربی بادشاہتوں کو کنٹرول کر چکے تب انہوں نے انگلینڈ سے جمہوریت (دوسرا بڑا دھوکہ) کا آغاز کیا سینکڑوں کتب گواہ ہیں حوالے میرے پاس موجود ہیں برطانیہ، فرانس اور امریکہ انقلاب فری میسن لائے جس طرح یہاں وطنی قومی ریاستوں کیلئے آزادی کی تحریکیں دھوکہ تھی ایسے ہی امریکہ میں آزادی کی تحریک بھی صرف عوام کو دھوکہ دینے کیلئے تھی اصلاوہ سپر طاقت کو دنیا کے مرکز سے دور لے جانا چاہتے تھے 1717 میں فری میسن کی بنیاد برطانیہ میں رکھی گئی برطانیہ کا گرینڈ لاج آج بھی تمام لاجز کی بنیاد ہے اور ہمیں بتایا جاتا ہے جارج واشنگٹن پہلا امریکی صدر فری میسن اس نے برطانیہ سے جنگ کرکے آزادی حاصل کی، نپولین فری میسن تھا، ہٹلر، مسولینی فری میسن تھے فرنچ انقلاب کیلئے فکری ذہن سازی کے نقیب والٹیئر اور روسو فری میسن تھے یہ باتیں ان کی اپنی کتب میں لکھی ہیں جیسے وہ پروٹوکولز میں ڈارون، مارکس وغیرہ کو اپنے لوگ بتاتے ہیں۔

ہمیں بتایا جاتا ہے اس سے قبل ساڑھے پانچ ہزار سال تک تو انسان آپس میں لڑتے رہے اور اب اقوام متحدہ کی شکل میں زمین پر خدائی معجزہ نازل ہو گیا ہے ساری دنیا جو پہلے چند یونٹوں (بادشاہتوں) میں بٹی تھی اس کو ہم نے دو سو یونٹوں، ممالک (یعنی تقسیم گہری ہونے کے باوجود بھی اسے ترقی اور انسانیت کی معراج کہا جا رہا ہے) میں بانٹ دیا ہے اور تمام ملک اچھے بچوں کیطرح اقوام متحدہ کو اپنا سرپرست مان کر اس کے قوانین پر عمل پیرا ہیں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ایک حکم پر دنیا بند کر سکتی ہے چاہے وائرس کا کوئی ثبوت ہو یاں ناہو گویا اب چونکہ پوری دنیا پر اقوام متحدہ کا قانون راج کرتا ہے (ناکہ مذہب کا قانون اس کے باوجود جاہل سمجھتے ہیں کہ ہم کسی نا کسی مذہب سے جڑے ہیں اقوام متحدہ کا بنیادی فلسفہ نیو ایج مومنٹ سے آیا ہے جس کے سارے فلاسفر فری میسن ہیں)

کیا انسانیت ترقی کر رہی ہے یاں مذہب ترقی کر رہا ہے؟؟؟؟

اگر آپ مذہبی اشرافیہ اور ٹی وی کو سنیں تو وہ سائنس کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ ہاں مگر حقیقت کیا ہے، ہمارے ہاں حقیقت کا تصور گڈ مڈ ہے ہمارے ذہن کسی چیز پر ٹھہر کر غور نہیں کر سکتے ہمارے تصورات پراگندہ، منتشر اور تباہ حال ہیں ہم کڑیوں سے کڑیاں ملا کر اس دنیا کے متعلق کوئی حتمی واحد نتیجہ اخذ نہیں کر سکتے ہم میں سے کسی کو بھی حتمی طور پر معلوم نہیں ہے کہ انسانیت اور مذہب ترقی کر رہا ہے یاں تنزلی کا شکار ہے اور اگر ہمارے ذہن

میں یہ بات ہو بھی تو اس بات کے تناظر میں ہم گرد و پیش کی دنیا پر غور کرنے اور نتائج اخذ کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہمارا تصور دین و دنیا و تاریخ و سیاسیت و معیشت اپنا نہیں ہے ہم نے اس کو مطالعہ اور تحقیق سے build نہیں کیا بلکہ یہ سب سنا سنایا ہے ہمیں اس پر یقین کامل نہیں ہے۔

بہت سارے لوگ اس بات کو ماننے سے انکاری ہیں کہ میڈیا ہمارے اذہان کو کنٹرول کر رہا ہے اور جو کسی ادنی درجے میں مانتے بھی ہیں ان کا بھی میڈیا پر ہی پورا پورا ایمان ہے کسی بات کو تسلیم کرنا اور اس کے اثرات سے محفوظ ہونا دو الگ الگ چیزیں ہیں اسرار احمد یاں ذاکر نائیک کے معاملہ لوگ کہتے ہیں یہ میڈیا کو دجال کہتے ہیں مگر جب میں کہتا ہوں کہ میڈیا نے ہی ان کو مقبول بنایا تو مجھے کہتے ہیں تم کذاب ہو اور انہوں نے میڈیا کا درست استعمال کیا ہے مجھے بتائیں دجال یاں ابلیس جو میڈیا لایا ہے کیا وہ اتنا کاکا ہے جو آپ کے بتوں کو اپنے ہتھیار کا استعمال بھی کرنے دے گا اور پھر درست استعمال کرنے دے گا

بلکہ حقیقت اس کے برعکس ہے میڈیا کی سکرین سے وہ جن شخصیات کو مثلاً جن علماء کو مقبول بناتے ہیں ان کو وہ جھوٹا دین بیان کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں انسانی ذہن کو کنٹرول کرنے کیلئے استعمال کرتے اس کے ذہن میں دین کا غلط تصور بٹھانے کیلئے استعمال کرتے ہیں احادیث کی کتب بھری پڑی ہیں اللہ قرآن میں کہتا ہے انہوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا

کیا اب ایسا نہیں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلوں گے۔اب میں یہاں وہ درجنوں روایات ان کی سینکڑوں اسناد کیساتھ پیش نہیں کر سکتا جہاں اس مضمون کو مختلف الفاظ مختلف مواقع اور مختلف پیراؤں میں بیان کیا گیا ہے۔کیا ابھی وہ وقت آنا ہے جب ایسا ہو گا نہیں عزیز ان من وہ وقت آچکا ہے کب کا آچکا ہے اور یہ ہو رہا ہے لوگ سمجھتے ہیں ہاں دوسرے فرقے یاں دوسری سیاسی پارٹی والے نے تو رب بنالیا ہے میں اس سے بچا ہوا ہوں مجھے یہ بتائیں کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کچھ لوگ تو بنی اسرائیل کے طریقے پر چلیں گے اور کچھ نہیں ، بچے گا کون وہ بچے گا جس کو قرآن و سنت معلوم ہے پڑھا تو کسی نے ہے نہیں سنا ہے اور سنی سنائی بات کے متعلق فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (صحیح مسلم) گویا اس پر یقین کر لے مجھے بتائیں جس فیس بک پر یوٹیوب پر یاں میڈیا پر آپ کسی عالم ، دانشور کو سن رہے ہوتے ہیں تو قرآن و سنت آپ کے پہلو میں رکھا ہوتا ہے جس سے آپ اس کی تصدیق کرتے جاتے ہوں یاں پھر وہ مطالعہ کی بدولت آپ کے دماغ میں ہے نہیں یہ دونوں صورتیں نہیں ہیں اکثریت نے واقع ہی علما اور سیاستدانوں کو رب بنالیا ہے۔

عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا لوگ فتنہ کو دین بنالیں گے اس وقت خطباز یادہ اور فقہا کم ہو جائیں گے دین کے علاوہ دیگر چیزوں کی سمجھ حاصل کی جائے گی اور آحرت کے اعمال کے ذریعے دنیا طلب کی جائے گی (نعیم بن حماد کتاب الفتن ،49)

مجھے بتائیں کیا یہ ہو رہا ہے یاں ہو گا صرف اپنی عقل استعمال کریں

انس بن مالک نے کہا تم پر جو سال آئے گا وہ پہلے سال سے بدتر ہو گا یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی (نعیم بن حماد کتاب الفتن ، 47)

مجھے بتائیں کیا ایسا ہے یاں نہیں یاں خلافت کے اختتام پر اسلام کے نام پر وطنی قومی ریاستوں کا قیام اچھے سالوں کی نوید تھی یاں برے سالوں کی اچھے تو تب ہوتے اگر خلافت بحال ہوتی اور اچھے تب ہونگے جب واقعتاً ہی امام مہدی اور عیسی علیہ السلام خلافت بحال کریں گے

میڈیا کی آمد اور قرآن و سنت کا نصاب تعلیم سے حارج کیا جانا کیا یہ اچھے سالوں کی نوید ہے یاں برے سالوں کی۔

ایک میڈیا کی سکرین ہے اور دوسری سکرین انسانی ذہنوں میں نصب ہے ہمارے ذہن کی سکرین پر وہیں چلتا ہے جو میڈیا کی سکرین پر چلتا ہے ہم کسی ثقہ آدمی سے بات کی تصدیق نہیں کرتے جیسے محدثین نے راویوں کی تصدیق کی ہمیں کسی نے یہ طریقہ بتایا ہی نہیں اور نا ہی ہمارا یہ طرز فکر بنا ہے پوری دنیا کا میڈیا جو پراپوگنڈا کرتا ہے وہ ہمارا نظریہ اور دین بن جاتا ہے اور اصل دین کو ہم نے پڑھا ہی نہیں نا تاریخ اور نا ہی میڈیا کی تاریخ پڑھی ہے وہ کیسے کب، کیوں کون لے لے کر آیا بس ہمیں میڈیا کے متعلق جو بتایا گیا ہے اسے ہی درست مانتے ہیں

رات میں نے بڑی کوشش کی اس حدیث کا حوالہ تلاش کروں صحیح الاسناد حدیث ہے کہ دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے سال آئیں گے یہ دھوکے کے سال میڈیا لے کر آیا ہے اور دجال حود اس میڈیا کا حالق ہے وہ ہر چیز میں دھوکہ دے رہے ہیں جس کی سب سے بڑی مثال کرووونا ہے یہ کیسے دھوکہ تھا میرے پاس ہزاروں ثبوت ہیں واللہ ایک نہیں ہزاروں ثبوت ہیں میں انہیں اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کر چکا ہوں وال پر پوسٹ کرتا ہوں یہ ایک مثال ہیں ایسے درجنوں دھوکوں کو ثابت کرنے کیلئے میرے پاس ثبوت ہے۔

مگر میری کوئی سنے کیوں میں کون ہوں کچھ بھی تو نہیں لوگ مشہور آدمی کے پیچھے چلتے ہیں جس کی ویڈیوز پر لاکھوں ویویوز ہوں جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے دور میں سب سے بہترین آدمی وہ ہو گا جو غیر مشہور ہو۔اللہ کہتا ہے اکثریت گمراہ ہوتی ہے، سادہ سی حقیقت ہے پوری دنیا میڈیا کے بیانیہ پر ایمان لا تاریخ کے اس دور میں اکثریت میں شامل ہو چکی ہے تاریخ کے کسی اور دور میں ایسی گمراہی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا

یہ کتاب کا موضوع ہے دوسرے حصہ کے منتظر رہیں میرا چیٹ گروپ جوائن کرنے پر آپ کو یقین کامل حاصل ہو گا کہ کس طرح آج کی دنیا پر ابلیس کا نظام نافذ ہے اور کیسے اس کا انسانی حیالات کی تشکیل میں ہاتھ ہے

https://www.facebook.com/share/p/nqk64M7Jt2F9HA2p/

خطبات اقبال کا جدید فکری و دجالی ورژن (حصہ اول)

اس سے قبل میں علامہ اقبال اور اس کے نظریات کے تناظر میں دو تفصیلی مضمون رقم کر چکا ہوں جن کے لنک میری بندہ خاکی والی آئی ڈی کے پن پوسٹ میں موجود ہیں ان مضامین میں، میں نے اقبال کا فری میسن ہونا ثابت کیا ہے جس طرح سر سید احمد حان فری میسن تھا یہ لوگوں کا پورا سلسلہ ہے جنہوں نے بتدریج دین کو بدلا اس کی تعلیمات کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا اور یہ کام اس قدر چالاکی سے کیا کہ لوگوں کو اس کا اندازہ ہی نہیں ہوا اس کا بڑا سبب یہ ہے کہ لوگ نصاب تعلیم اور میڈیا کی بدولت صرف ان لوگوں کی عقیدت میں مبتلا ہیں انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے کلام کا مطالعہ نہیں کیا۔

اگر آپ منکرین حدیث کو پڑھیں یاں سنیں تو بار بار اقبال کو اپنا ہم حیال ظاہر کرتے ہیں جو درست بھی ہے دوسری طرف کی فکر والے بعض لوگ بھی اس بات سے آگاہ ہیں جو وہ کہتے ہیں اقبال نے امام مہدی کا انکار کیا تھا مگر یہ اور وہ سارے لوگ کڑیاں ملا کر دیکھنے سے قاصر ہیں۔ان سب لوگوں کو جو

اصلا ٹارگٹ دیا گیا تھا وہ تھا اسلام کو جدید تعلیمات، سائنس اور مغربی تہذیب کے تابع لانا-اب بغیر منافقت کے اور تاویل کے اگر یہ لوگ ایسا کام کرتے تو لوگ ان کی حقیقت پہچان لیتے اس لیئے انہوں نے حاص فری میسن کا نفسیاتی طریقہ کار اپنایا-

اقبال سے متعلقہ میں اپنے گزشتہ دو مضامین میں (جن کو کوئی بھی نہیں پڑھے گا کیونکہ لوگ اپنی ہیروز کو گنوانا نہیں چاہتے وہ غار سے باہر نہیں نکلنا چاہتے) اور سرسید سے متعلقہ اپنے دو گزشتہ مضامین میں جن میں اس کی تفسیر پر بحث تھی ان ساری شخصیات کی تعلیم کا واحد نکتہ اور ان کی گمراہی بیان کر آیا ہوں سرسید کے دور سے علم کے اٹھائے جانے والی حدیث پوری ہوئی اور دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سالوں کا آغاز ہوا-اسی قبیل کی شخصیات کو برصغیر میں 1822 میں پہلی اخبار چھپنے سے لیکر مقبول بنایا گیا، بطور مذہبی اشرافیہ ان کی مشہوری کی گئی جرائد و رسائل میں ان کے مضمون آتے انہی کے متعلق اور ان کے مضامین کے متعلق گفتگو ہوتی اور علمائے حق گوشہ گمنامی میں چلے گئے اسی کے ساتھ ہی علم اٹھالیا گیا-

خطبات اقبال کی بذات خود میں کچھ نا کچھ پچھلے مضامین میں بات کر آیا ہوں-خطبات اقبال ایک مطالعہ نامی کتاب کے مصنف الطاف احمد اعظمی نے کتاب کے مقدمہ میں لکھا وہ لکھتا ہے

"عہد عباسی میں یونانی علوم بالخصوص منطق و فلسفہ کا ترجمہ عربی میں ہوا تو مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں اسلامی عقائد و افکار کے بارے میں متعدد بحثیں اٹھ کھڑی ہوئی اور بہت سے اہل علم شک و شبہ میں پڑ گئے یہ بات تقریباً سب نے تسلیم کر لی کہ امام فلسفہ ارسطو کے دماغ سے نکلا ہوا ہر حیال حرف آخر ہے اور اس میں کسی غلطی کا کوئی امکان نہیں ہے"

جس شخص نے اقبال کے متعلق میرے پچھے مضامین پڑھے ہیں وہ جانتا ہے یونانی فلسفہ اور اس کے متعلق مسلمانوں کے رد عمل کے حوالے سے بعین ہی ایسے الفاظ کا استعمال اقبال نے بھی کیا ہے جو سرتاپا جھوٹ، افتراق اور بے ایمانی ہے میں اس سب کیلئے صرف ایک لفظ استعمال کرتا ہوں اور وہ ہے منافقت-اب اوپر والے اقتباس پر بحث کرتے ہیں

آخری بات جس میں ارسطو کے فلسفہ کا حوالہ دیا گیا اس کو تو ہر ایماندار شخص جھٹلا دے گا کہ ایسا معاملہ مسلمانوں میں بالکل بھی نہیں تھا سرے سے نہیں تھا ایسا تھوڑا ہی تھا کہ ہر کس و ناکس نے آنکھیں بند کر کے ارسطو کے فلسفہ کو قبول کر لیا ہو بلکہ ہمارے اسلاف میں سے ہزاروں لوگوں نے کبھی ارسطو کی کتاب زندگی میں دیکھی تک نا ہو گی اس کا اثر قبول کرنا تو دور کی بات ہے-

اس نے لکھا کہ یونانی افکار کے ترجمہ کے بعد مسلمانوں کے تعلیمی طبقہ میں بہت سی بحثیں اٹھ کھڑی ہوئی-یہ بات بھی سراسر افتراق اور بے ایمانی ہے آپ سب کو معلوم ہے اس وقت مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ کونسا تھا دو ہی طبقات تھے ایک فقہ اور دوم محدثین ان دونوں طبقات میں سے یعنی ہمارے اسلاف میں سے کوئی شخص کوئی ایک ثبوت دے دے کہ ان لوگوں نے یونانی فلسفہ سے اثر لیکر اس پر مباحث کیئے میں اس شخص کو انعام دونگا-ہماری تاریخ کے متعلق اس قدر کذب بیانی کیلئے یہیں دور مناسب تھا جس میں سرسید اور اسکی قبیل کے لوگ یعنی اقبال وغیرہ پیدا ہوئے اور بعد میں تو دجالیت پورے طور پر چھا گئی-

آپ نے تاریخ یعقوبی و مسعودی و تاریخ طبری، الکامل ابن اثیر، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن خلدون کا ذکر پڑھا ہو گا کیا اس مصنف نے ان امہات کتب تاریخ کے حوالہ سے کہیں ایک بھی حوالہ اپنی بات کے ثبوت میں دیا ہے یاں اقبال نے ایسا کیا؟؟؟

نہیں کیا کیونکہ ایسا کچھ تھا ہی نہیں۔اس ساری کذب بیانی کا مقصد اسلامی ذہن کو مغربی علوم کیلئے تیار کرنا تھا۔ایک ہی وقت میں دونوں کام کیئے گئے مغربی تہذیب و تعلیم کی مخالفت بھی اور اسکی حمایت بھی آج لوگوں نے جس قسم کے اثرات قبول کیے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں اور انہی اثرات کو پیدا کرنے کیلئے ان لوگوں نے کذب بیانی سے کام لیا تھا۔

آگے چل کے خطبات اقبال کے اسی شارخ نے صفحہ 13 پر لکھا ہے

" اقبال اور شیخ محی الدین ابن عربی کے ان حیالات میں کامل یکسانیت ہے اور دونوں کی حیالات کفر و شرک کی گندگی سے آلودہ ہیں اللہ تعالیٰ اقبال کی مغفرت کرے۔خطبات میں کثرت سے ایسے حیالات ہیں جن پر واضح طور پر کفر و شرک کا اطلاق ہوتا ہے "

آپ نے اقتباس ملاحظہ کیا ان تمام فری میسن کا آج تک تمام مسالک ، گروہوں اور فرقوں میں یہیں طریقہ کار ہے ایک شخص کے کفر کے باوجود اسے اسلام سے نہیں نکالتے اس کا فری میسن ہونا ثابت نہیں کرتے حالانکہ ان سب کو معلوم ہے یہ فری میسن تھے جنہوں نے قوم کی فکر کا دھارا موڑا نیا اسلام دیا اور پرانے اسلام ساری تاریخی حقیقتوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا کیونکہ بعد والے سبھی خود فری میسن تھے اب اقبال جیسا شخص جس کو قرآن کا عالم اور خدردرجہ جسارت سے بغیر دینی علوم کی تکمیل کے علامہ کہا جاتا ہے یہ ممکن ہے وہ اپنے کلام میں اتنی فاش غلطیاں کرے اور غلطیاں بھی کرے اس کے باوجود یہ بعد والے اس کو فری میسن نا کہیں۔یہ تو اللہ کا شکر ہے نا صرف سر سید احمد خان نے اپنی تفسیر میں فری میسن کے حفیہ تنظیم ہونے کا جان بوجھ کر ذکر کر دیا ہے بلکہ سر سید کی سوانح عمری جو الطاف حسین حالی نے لکھی ہے اس میں بھی اس نے فری میسن کے حفیہ جماعت ہونے کا ذکر جان بوجھ کر کیا ہے کیونکہ یہ سب فری میسن تھے اور ابلیس کے کرما کے عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں۔

اقبال کے متعلق صرف ایک بات مشہور کی گئی ہے کہ اس کا قرآن کا مطالعہ بڑا وقیع تھا اس کے علاوہ اس نے فقہ اور حدیث کتنی پڑی ہے اس بات کا کسی نے تذکرہ نہیں کیا کیونکہ ایسا کچھ سرے سے تھا ہی نہیں اس کے بیٹے نے اپنے باپ کی سوانح عمری زندہ رود میں یہ بات لکھ بھی دی ہے کہ اقبال مرض الموت میں صحیح بخاری پڑھ رہے تھے۔یہ بات بھی جان بوجھ کر لکھی گئی ہے تا کہ منکرین حدیث جن کو صرف منکرین حدیث ہی سنتے اور پڑھتے ہی ان کیلئے یہ بات حوالہ کا کام دے سکے اور ہم ان فری میسن کے حربے انہی پر دے ماریں گے ان شاء اللہ کے حکم سے اور اسکی توفیق سے۔

اقبال پر شرک کا الزام لگا کر آگے چل کر یہیں مصنف انتہائی منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ اقبال کی بعض موضوعات پر عالمانہ بحث جیسی بحث مجھے اور کہیں نہیں ملی۔یہ فری میسن کا طریقہ کار ہے وہ علمی بددیانتی جو تھوڑے سا اسلام پڑھے ہوئے شخص سے چھپ نہیں سکتی اسے یہ خود ہی بیان کر دیتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ اس شخص کی اتنی تعریفیں کرتے ہیں کہ اس کی بددیانتی لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔

آگے چل کے اس نے اقبال کے انگریزی خطبات کے صفحہ 136 سے ایک اقتباس کا تذکرہ کیا ہے

اقتباس یہ ہے

" ہمارے لئیے اب ایک ہی راہ کھلی ہے کہ جدید علم کے معالمے میں ہمارا طرز عمل عزت و احترام کیساتھ آزاد اور معروضی ہو۔اور اسی علم کی روشنی میں ہم اسلامی علوم کی تائید و تحسین کریں "

جن لوگوں نے تھوڑا سا دین پڑھا ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کیا ہم نے قرآن وسنت کی تائید و تحسین مغرب کے الحادی علوم کے زیر اثر کرنی ہے۔ایک طرف یہ منافقت جس کا اکثریت کو علم نہیں اور جسے دجالی علما نے چھپایا وہ سارے دجال جو ساری زندگی اقبال کا کلام جھوم جھوم کر پڑھتے رہے اور دوسری طرف اقبال کے شعر ملاحظہ کریں مغربی تہذیب کو کیسا بیان کرتے ہیں۔

اوپر والا پیراگراف پھر پڑھیں اور یہ شعر پڑھیں

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہو گا

اور ملاخطہ کریں

جس علم کی تاثیر سے ہوتی ہے زن نازن

کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت

اقبال کے شعری کلام کا زیادہ تر حصہ اس کے ان خطبات سے پہلے کا چھپ چکا تھا خاص طور پر اس کا وہ فارسی کلام جس کے متعلق وہ خود کہتا ہے میری اصل فکر اسی کلام میں موجود ہے خطبات اس کے بعد آئے اور آخری کلام ہی اثر انداز ہوتا ہے۔

یہ سلسلہ جاری رہے گا میں ان لوگوں کی منافقت واضح کرتا رہوں گا اور دجالیت کی وہ شکلیں بیان کرتا رہوں گا جو دجالی علما نے بیان نہیں کی آپ سب سے صرف ایک گزارش ہے کلام اقبال ہو یاں کسی بھی اور شخص کا کلام اس کو قرآن وسنت کی روشنی میں پرکھیں نا کہ پراپوگنڈا کی روشنی میں اور جب آپ کو اقبال کی حقیقت معلوم ہو جائے گی پھر اس کے بعد والے سارے شیطانوں مودودی، خادم رضوی اور اسرار احمد کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے گی کیونکہ بعد والے سارے اقبال کے اور اقبال سرسید کا عبادت گزار تھا ان بتوں نے خود ہی ایک دوسرے کو تقویت دی ہے۔

https://www.facebook.com/share/p/16Tkv3VN2g/

خطبات اقبال کا جدید فکری و دجالی ورژن (حصہ دوم)

خطبات اقبال کے ایک اور شارع محمد سہیل عمر نے اقبال کی تائید کرتے ہوئے اسی کی تائید میں اپنی کتاب کے حرف آغاز میں لکھا۔

"اقبال یہ بھی جانتے تھے کہ مسیحی تہذیب خود ایک سکونی تہذیب تھی اور مغربی تہذیب اس سکون پرستی سے آزاد ہوئی تو علوم جدیدہ یاں سائنس کی بدولت دوسرے لفظوں میں عقل استقرائی اور عمل اختیاری کے آزادانہ ارتقا کی بدولت چنانچہ اقبال کا حقیقی مسئلہ یہ تھا کہ 1- حرکت 2- عقل استقرائی 3- عقل اختیاری کی روشنی میں اسلامی تہذیب اور اسلام کی حقیقت کو از سر نو متعین کیا جائے۔اقبال نے اس صورتحال کا جو تجزیہ کیا اس کی

روشنی میں اسلام اور اسلامی تہذیب کی جو حقیقت بیان کی ہے آپ اس سے اختلاف کریں یاں اتفاق مگر یہ حقیقت ہے کہ سرسید، حالی، شبلی، اکبر اور دوسرے مسلمان اہل فکر نے اس صورتحال کو ایسے نہیں سمجھا جیسے اقبال نے سمجھا ہے"

فلحال میں اسی اقتباس پر اکتفا کرتا ہوں باقی بعد میں عرض کریں گے اس کے بعد بذات خود خطبات اقبال کا نمبر آئے گا۔

پہلی بات بالکل واضح ہے کہ جدید مغربی تہذیب جس نے مذہب کا خاتمہ کیا اس کی وجہ سائنس تھی۔ گویا ہم باآسانی یہ سمجھ سکتے ہیں کہ سائنس عیسائیت کے مقابل نیا مذہب تھا اور اقبال کے بقول وہ اس مذہب کو نا صرف اسلام کے مقابل لانا چاہتا تھا بلکہ اسلام کو اس مذہب سائنس کے تابع بھی لانا چاہتا تھا یہ بالکل وہیں کام ہے جو سرسید نے کیا آپ سرسید کی تفسیر پڑھیں آپ کو اس کے ایک ایک صفحہ سے یہ بات معلوم ہو جائے گی۔

اقتباس کو آگے پڑھیں عقل استقرائی کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی جزیات سے کلی نتائج اخذ کرنا، یہاں جو کچھ بھی ہے وہ عقل کی ہی حکمرانی ہے وحی کو کہیں بھی کچھ عمل دخل نہیں ہے بالکل یہیں کام سرسید نے کیا اور اس کے بعد اسکی ذریت نے بھی جیسا کہ مصنف نے آگے اقتباس میں اعتراف کیا ہے کہ عقل اور علوم جدیدہ کی برتری کو قبول عام دلوانے میں جو کام اقبال نے کیا وہ سرسید، خالی، شبلی اور اکبر بھی نا کرسکے۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ بالکل انہی اصولوں کا اطلاق اسلام پر کرنا چاہیے جن اصولوں کو اپنا کر مغرب نے مذہب سے جان چھڑائی اور جن اصولوں کو اپنا کر سائنس کو بطور مذہب قبول کیا۔

اقتباس کا اگلا حصہ ملاحظہ کریں

"اقبال سے پہلے بزرگوں نے اس نئی صورتحال (یعنی مغربی تہذیب) صرف چند تمدنی اوضاع اور معاشرتی مسائل کے تغیر و تبدل کا مسئلہ ہے جبکہ خود اقبال نے بہت وضاحت کے محسوس کرلیا کہ صورتحال کی ایسی سطحی تعبیرات سے کام نہیں چلے گا اور ہمیں زیادہ گہرائی میں اتر کر دیکھنا پڑے گا کہ آیا اسلام اور اسلامی تہذیب اپنی روح کے اعتبار سے مغربی تہذیب کو قبول کرسکتے ہیں یاں نہیں اور اگر قبول کرسکتے ہیں تو کس طرح (یعنی ہر حالت میں قبول کرنا ہی ہے) دوسرے لفظوں میں اقبال نے یہ بات سمجھ لی کہ مغربی تہذیب ہمارے اندر جو تبدیلیاں لا رہی ہے اس کا تقاضا صرف اتنا نہیں کہ کوٹ پتلون، چھری کانٹے یاں کیک اور کوکا کولا کا جواز پیدا کرلیا جائے بلکہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ حیات و کائنات، زمان و مکان، افعال اور فطرت، روح اور مادہ کے ان تصورات پر جو روایتی مذہبی تہذیب میں موجود تھے نظر ثانی کی جائے ان کو از سر نو اس طرح متعین کیا جائے کہ وہ مغربی تہذیب کی حقیقی ترقی کو اپنے اندر جذب کرلیں"

میرے حیال میں اس اقتباس کی باقی کچھ وضاحت کی ضرورت نہیں رہ گئی کیونکہ بہت سے لوگوں کو اس سے قبل اقبال کی ان تعلیمات کا علم نہیں تھا۔ مگر میں مغربی تہذیب کے تعارف میں ایک بات کر دیتا ہوں اس تہذیب نے قوم لوط کے عمل کو قانونی بنا دیا اور آپ اقبال کو دیکھ لیں وہ مغربی تہذیب کے ہر جز اور کل کے تناظر میں اسلامی تہذیب کو متعین کرنے کا ارادہ رکھتا تھا جس کے اثرات آپ کو آج کے اسلامی معاشرے میں نظر آرہے ہیں بلکہ چیخ چیخ کر اپنی موجودگی ظاہر کررہے ہیں۔

مصنف نے اقبال کے خطبات تشکیل جدید کو اسلام کی بائبل قرار دیا ہے۔ آپ خود فیصلہ کرسکتے ہیں کہ اسلام کی بائبل کیا ہے۔

آپ یہ کتاب پڑھیں آپ کو جگہ جگہ محسوس ہوگا کہ اقبال کو مغربی تہذیب کی روشنی میں پرانے اسلام میں خرابیاں ہی خرابیاں نظر آنے لگی آگے چل کر جب میں خطبات اقبال سے حوالے دوں گا تو آپ کو یہ بات بخوبی سمجھ آجائے گی ان شاءاللہ۔

میں تاریخ میں پہلی بار یہ جسارت نہیں کر رہا بلکہ مجھ سے قبل بھی درجنوں لوگوں نے یہ جسارت کی ہے جنہوں نے اقبال کی حقیقت کو بیان کیا ہے مگر مسئلہ یہ ہے چونکہ ہم ٹی وی پر ایمان لاتے ہیں اس لیئے ٹی وی سے اقبال کو بطور ہیرو ہی پیش کیا گیا ہے خطبات اقبال کے دوسرے شارع الطاف اعظم اعظمی اپنی کتاب کے صفحہ 15 پر رقم طراز ہیں

"سائنسی علوم کی تحقیقات اور ان کے بیانات کو اسلامی فکر کی تائید میں لایا جاسکتا ہے نہ کہ اسکی روشنی میں فکر اسلامی کی تشکیل جدید ہو جیسا کہ اقبال نے لکھا ہے"

اس سب کے باوجود ان لوگوں نے اقبال کو دین کا دشمن نہیں لکھا حالانکہ آگے اسی مصنف نے یہاں تک لکھا کہ

"صاف معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے قرآنی آیات کا من چاہا مطلب کھینچ تان کر نکالا بلکہ بعض مقامات پر دانستہ تحریف کا گمان ہوتا ہے"

آپ دیکھیں اس نے صرف گمان کا ذکر کیا غلطی سے بھی کہیں کسی نے بھی بعد والوں نے یہ نہیں کہا کہ دانستہ تحریف کی گئی تاکہ قرآن کے معنی و مفہوم کو بدلا جاسکے بالکل اس طرح جیسے سرسید نے ان کو بدل دیا تھا سرسید اور اقبال دونوں نے اپنی اپنی جگہ مختلف طریقوں سے گمراہی پھیلائی ہے مگر بعد والوں نے ان دونوں کی فکر کو الگ الگ کر دیا تاکہ کسی جاہل کو گمراہی کی ارتقائی تاریخ معلوم نا ہو اور اسے یہ معلوم نا ہو کہ علم اٹھائے جانے والی روایت کب پوری ہوئی اور دجال کی آمد سے پہلے دھوکے کے سالوں کا آغاز کب ہوا۔

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=544396508714794&id=100094333476320&mibextid=UyTHkb

خطبات اقبال کا جدید فکری و دجالی ورژن (حصہ سوم)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔انہی سالوں کے آغاز پر اور ان کے درمیان میں اسلام کے نظام سیاست و مملکت کے برعکس مذہبی اشرافیہ نے وطنی قومی ریاستوں کو بھی اسلامی ریاست ہی قرار دیا اور اقبال اس میں پیش پیش تھا کیونکہ اس نے وطنی قومی ریاست کا نظریہ پیش کیا اس سے قبل میں اقبال کی فکر کے متعلق چار مضمون رقم کر آیا ہوں یہ پانچواں مضمون ہے۔

ہم اقبال اکادمی کی طرف سے شائع خطبات اقبال کے ترجمہ کی بات کرتے ہیں اقبال ابتدائیہ میں لکھتے ہیں

" جدید دور کے انسان نے ٹھوس فکر کی عادت اپنالی ہے ایسی عادت جسے خود اسلام نے اپنی ثقافتی زندگی کے کم از کم آغاز میں خود اپنے ہاں پروان چڑھایا تھا"

اقبال کی یہ بات خود اقبال کی فکر کے خلاف ہے اگر آپ جدید دور کے انسان کی بات کریں تو اس میں پہلے نمبر پر یقیناً اقبال اور اقبال کے مدعا کے مطابق یورپی انسان ہی آتا ہے اور اقبال یورپ کے متعلق کیا کہتا ہے وہ سب کو معلوم ہی ہے گویا یہ کہنا کہ جدید انسان بالکل اول دور کے اسلام کیطرح ہے انتہائی کذب بیانی اور علمی و تاریخی بد دیانتی ہے۔

" آگے لکھا ہے مذہبی علم کی سائنسی صورت کا مطالبہ ایک قدرتی عمل ہے "

اہل علم سے درخواست ہے وہ اقبال کے اس قول کی وضاحت بیان کر دیں کیونکہ جو اسلام میں نے پڑھا ہے وہ ایسی کسی چیز کا متمنی نہیں ہے اور سائنس کل کی کل اسلام کے خلاف ہے مگر مصنف بھی اسی روش پر کاربند ہے جس پر اس کے اسلاف یعنی سرسید کاربند رہے اس لئیے آپ اس پوری لڑی کے ہاں کسی قسم کا اختلاف نا پائیں گے۔

آگے لکھا ہے

" اسلام کی فلسفیانہ روایات "

مجھے کوئی شخص اسلام کی فلسفیانہ روایات کا حوالہ ڈھونڈ دے کیونکہ جہاں تک میں اسلاف کو جانتا ہوں کسی نے بھی فلسفہ کو نا ہی اسلامی علم قرار دیا ہے بلکہ اس کو گمراہ کن علم قرار دیا ہے۔اور یہ صاحب کہتے ہیں میں چاہتا ہوں اسلام کی فلسفیانہ روایات اور انسانی علوم میں جدید ترین تحقیقات کو پیش رکھتے رکھتے ہوئے اسلام کے مذہبی فکر کی تشکیل نو کروں یعنی وہی بات جس کی سرسید نے پوری کوشش کی جس کی مثالیں میں پچھلے مضامین میں دے آیا ہوں۔

پہلے خطبہ کے آغاز میں ہی اقبال کا ایک اقتباس درج ہے ہم اسی سے آغاز کرتے ہیں وہ لکھتا ہے

" دراصل مذہب اور سائنس میں یہ تنازعہ نہیں کہ ایک ٹھوس تجربے پر قائم ہے اور دوسرا نہیں "

یہ بات جھوٹ ہے سائنس کا سب سے بنیادی کلیہ ہے سائنس صرف مادی دنیا کا مطالعہ کرتی ہے خدا چونکہ مافوق الفطرت ہستی ہے اس لئیے سائنسی آلات یاں طریقے خدا کو براہ راست مشاہدہ یاں تجربہ نہیں کر سکتے۔

آگے لکھا ہے

" مذہب کا مقصد انسانی محسوسات و تجربات کی ایک خاص طرز کی کہنہ تک رسائی حاصل کرنا ہے "

مجھے کوئی ایک شخص قرآن و سنت یاں فقہ کے کلام سے اس بات کا ثبوت فراہم کر دے بڑی نوازش ہو گی اور میں اس پر کچھ نہیں کہتا۔

پہلے خطبہ میں لکھا ہے

" فلسفہ بلاشبہ مذہب کا جائزہ لے سکتا ہے مگر جس کا جائزہ لیا جاتا ہے اس کی نوعیت ایسی ہے کہ وہ خود اپنی متعین کردہ شرائط پر ہی فلسفے کا یہ حق تسلیم کرتا ہے "

یہ اسلامی تعلیمات پر تہمت ہے اور کسی غلط فہمی کا نتیجہ نہیں ہے اگر اسلامی تعلیمات میں آپ کو کہیں بھی ایسی کوئی بات ملتی ہے تو براہ کرم مجھے اس سے آگاہ فرمادیں تاکہ میں اپنی اصلاح کرلوں۔

آگے لکھا ہے

"اس کی بھی کوئی وجہ نہیں کہ ہم یہ فرض کرلیں کہ فکر اور وجدان (وحی) لازمی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہیں یہ ایک ہی جڑ سے پھوٹتے ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں"

ہم اقبال کو اسلام کا اس قدر حلیہ نہیں بگاڑنے دیں گے مجھے کوئی شخص قرآن وسنت کے کسی ایک قول سے اقبال کے اس قول کی تائید لادے براہ کرم ایسا کریں تاکہ یہ بات واضح ہو جائے کہ اقبال واقع ہی علامہ تھا یاں فری میسن کے حفیہ مذہب کا پیروکار۔آپ مجھے کسی محدث یاں کسی فقیہ کے ہاں ہی ایسا کوئی ادنی سا قول دکھادیں۔فقہ کے ہاں عقل شریعت کی تابع ہے اور علامہ نے دونوں کو ایک مقام پر لا کھڑا کیا ہے بالکل وہی کام جو سرسید نے کیا جدید دجالی سائنس نے کیا ساری مغربی تہذیب اور علمی روایت نے کیا۔اس ضمن میں آپ کی خواہش کے عین مطابق امام غزالی کا قول رکھ دیتے ہیں

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=544554265365685&id=100094333476320&mibextid=UyTHkb

خطبات اقبال کا جدید فکری ودجالی ورژن (حصہ چہارم)

جن لوگوں نے یہ خطبات یاں اقبال کی اردو وفارسی کلیات پڑھی ہیں اور مکمل پڑھی ہیں انکو معلوم ہو گا یاں ضرور محسوس ہوا ہو گا کہ اقبال کے بعض اشعار سے شرک اور کفر کی بو آتی ہے مگر ان کو محسوس اس لئیے نہیں ہوتی کہ ان کی آنکھوں کے سامنے نصاب تعلیم اور میڈیا والا اقبال ہوتا ہے جن

میں اسے بطور علامہ، حکیم الامت، شاعر مشرق جیسے القابات سے معنون کیا گیا ہے-اس کے متعلق میں نے جو تفصلی مضامین لکھے ہیں ان پر کوئی اس لیئے بحث کو نہیں آتا کہ اگر وہ یہاں دم دے گئے تو بعد والے سارے بت، شیطان ڈھے جائیں گے کیونکہ بعد والوں ساروں قادیانیوں، منکر حدیث سمیت تمام فرقوں نے اقبال کی مالا جپی ہے اس لیئے تمام شحصیات تمام بت پاش پاش ہو جائیں گے لحاظہ لوگ زیادہ تو تبصرہ سے گریز کرتے ہیں لوگوں کو اللہ کے دین کے حق میں اپناوزن ڈالناچاہیے ناکہ شحصیات کے وجود کے دفاع میں دین کولاناچاہیے-

اقبال کی گستاخیوں کی فہرست طویل ہے اور اس نے جان بوجھ کر ہر جگہ کفر و شرک کیا ہے کیونکہ وہ 33ڈگری کا فری میسن تھا اور فری میسن کے حلقوں سے ہی یہ بات منقول ہے کہ آخری ڈگری میں شمولیت سے قبل ابلیس سے ملاقات ہوتی ہے اس لیئے اقبال نے ہر کام ابلیس کو راضی کرنے کیلئے کیا ہے مثلاً جب بھی لوگ اقبال کی گستاخیوں کے باوجود اسے قرآن کا شارح یاں علامہ اور حکیم الامت کہیں گے تو ابلیس اس سے خوش ہو گا

ایک شعر دیکھیں

کبھی اے حقیقت منتظر

نظر آلباس مجاز میں

یعنی وہ یہ کہہ رہاہے اے خداانسانی شکل میں میرے سامنے آجا اقبال سے قبل کسی ایک نبی، رسول، صحابی، تابعی، تبع تابعین، محدثین، فقہ، مفسرین، مئورخین نے اللہ کے حضور ایسی گستاخی نہیں کی مگر لوگوں کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں جیسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ میں لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی یعنی ایک تو ہوتا ہے علم سے حکم لگاناوہ تو ویسے اٹھالیاگیاہے مگر لوگوکے پاس اتنی عقل بھی نہیں بچے گی کہ وہ با طل کی پہچان کر سکیں-

میں نے تین مضامین لگاتار لکھے ہیں لوگ ان مضامین کا ایک خرف پڑھے بغیر ہی گالیاں دے رہے ہیں اور کوئی ایک ایسا انصاف پسند نہیں ہے جو ان کو سمجھا سکے حالانکہ دین اور اخلاقیات پر بڑے بڑے وعظ دیتے ہیں-اللہ کے بندوں یہ دور فتن ہے وطنی قومی ریاست کا اسلامی ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہوتا شاعر شاعر ہوتا ہے وہ علامہ نہیں ہوتا اور اس پاکستان میں جس قدر تشہیر اس علامہ اقبال کی گئی ہے اس سے کسی طور پر ادنی ترین درجہ میں کسی صحابی کی نہیں کی گئی کیونکہ اقبال اس وطنی قومی ریاست کے شرک کیساتھ منسوب ہے اس لیئے اسے بطور ہیرو پیش کرناضروری تھا-

ہم پھر سے خطبات پر آتے ہیں پہلے خطبہ میں اقبال نے کہا

"وحی اور عقل دونوں ایک ہی حقیقت کے متلاشی ہیں"

سادہ سا اعتراض ہے اگر ایساہی ہے تو اب تک عقل پرستوں کو خدا کا سراغ کیوں نہیں ملایاں پھر وہیں بات جس کی تعلیم اسلام دیتاہے کہ عقل وحی کے تابع ہے مگر اقبال اس بات کو تسلیم نہیں کرتا پھر بھی پراپوگنڈا کے زور پر لوگوں کیلئے قرآن کا شارع ہے صحیح فرمایا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتنہ کے زمانہ میں لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی اور ان پر حق و باطل مشتبہ ہو جائے گا-

اقبال ہر طریقے سے عقل کو وحی کے مقابل لاناچاہتاہے جیسا کہ میں نے پچھلے حصہ میں اقبال کے اقتباسات پیش کیئے تھے آگے لکھتاہے

"کہاجاسکتاہے اسلام کی عقلی بنیادوں کی تلاش کا آغاز خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آپ تواتر سے یہ دعافرمایاکرتے تھے 'اللہ مجھے اشیا کی اصل حقیقت کا علم عطافرما'"

یہاں پھر سے علامہ اقبال نے کذب بیانی اور افتراق سے کام لیا یہ دعا کسی بھی مرفوع حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں ہے اور یقیناً اقبال کو اس بات کا علم تھا مگر وہ یہ بات بھی جانتا تھا کہ مسلمان مطالعہ و تحقیق نہیں کریں گے صرف پراپوگنڈا کی بنیاد پر میری پوجا کریں گے۔

آگے لکھتا ہے

"۔ تاریخ اسلام میں یونانی فلسفہ ایک زبردست ثقافتی قوت رہا ہے"

آپ مجھے تاریخ کی کسی بھی کتاب سے یہ بات دکھا دیں مثلاً تاریخ یعقوبی و مسعودی و طبری، البدایہ والنہایہ، الکامل ابن اثیر، تاریخ ابن خلدون اگر آپ وہاں سے یہ بات دکھا دیں تو میں آپ کو انعام دوں گا جہاں تک فلسفہ کی بات ہے مسلمان علما نے ہمیشہ اسے گمراہ علم کے طور پر لکھا ہے اور گمراہ فلسفیوں پر کثرت سے کفر کے فتوئے لگائے ہیں کیونکہ ان کے نظریات اسلام سے کوسوں دور تھے انہوں نے بھی علامہ اقبال جیسی منافقت سے ہی کام لیا تھا وہ اس وقت کی امت تھی جس میں ایسے فلسفیوں کو گمراہ سمجھا جاتا تھا اور یہ آج کی امت ہے جس میں اقبال جیسے فری میسن کی بدولت ایسے فلسفیوں کو اسلاف میں شمار کر لیا گیا ہے۔

آگے دو قول دیکھیں دونوں نا صرف ایک دوسرے کا رد کر رہے ہیں بلکہ کذب بیانی کی انتہا پر ہیں

"فلسفہ یونان نے مسلمانوں کے انداز فکر میں بڑی وسعت پیدا کر دی تھی"

"قرآن کے بارے میں مجموعی طور پر مسلم مفکرین کی سوچ کو یونانی فکر نے متاثر کرتے ہو دھندلا دیا تھا"

آپ قرآن کی کسی ایک آیت کسی ایک حدیث یاں امام ابو حنیفہ و مالک و شافعی و حنبل کے کسی ایک قول سے اس بات کو ثابت کر دیں کہ فلسفہ یونان نے مسلمانوں کے انداز فکر میں وسعت پیدا کر دی یاں بعد والے فقہ کا کوئی ایک قول دکھا دیں یہ صرف اور صرف کذب بیانی ہے اور اقبال سے بعد والے تمام کذاب جو اس کے نام کی مالا جپتے ہیں ان سب کو اس بات کا علم ہے مگر چونکہ مسلمانوں سے اقبال کا وجود پراپوگنڈا سے منوایا گیا ہے اور کسی نے تاریخ اسلام اور قرآن و سنت کا مطالعہ نہیں کیا اس لیئے ان کو یہ بات معلوم نہیں ہو سکتی۔

دوسرا قول یعنی مسلمان مفکرین نے یونانی فلسفہ کا اتنا اثر لیا کہ قرآن کے متعلق ان کے سارے نظریات بدل گئے اب ایک طرف یہ کذب بیانی ہے دوسری طرف آپ سلف کی تمام تفاسیر اور فقہی کام کو اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو وہاں پر کہیں بھی یہ بات نہیں ملے گی۔

آگے اور کذب بیانی ملاحظہ کریں

"مسلمان مفکرین نے دو سو سال تک قرآن کا مطالعہ یونانی فکر فلسفے کی روشنی میں کیا اس کے بعد ان کو یہ بات معلوم ہوئی کہ قرآن کی روح یونانی کلاسکی فکر سے لازمی طور پر مختلف ہے"

آپ مجھے اس دور کا کوئی ایک محدث، فقیہ یاں مفسر دکھا دیں جس نے ایک بار بھی یونانی فکر سے قرآن کو سمجھنے کی کوشش کی ہو صرف ایک آیت ہی سمجھنے کی کوشش کی ہو دو سو سال کی بات تو دور ہے۔

خطبات اقبال کا ایک ایک صفحہ ایک ایک سطر کذب بیانی سے بھری ہوئی ہے کہاں تک ذکر کروں فلحال یہیں پر بس بقیہ اگلے مضمون میں ابھی تو پہلے خطبہ کے تیسرے صفحہ پر ہے

https://www.facebook.com/share/p/16YVqbdzE1/

ترقی کیا ہے؟

پہلی بات اللہ کے رسول کی زندگی پڑھیں وہ زندگی دنیا پرستی اور دنیا کی چیزوں سے دور تھی مگر یہاں صورتحال مختلف ہے سیدنا عائشہ نے کہا جب اللہ کے رسول کی وفات ہوئی تو ان کے تہبند کو پیوند لگے تھے یہ دنیاداری سے نفرت کا نتیجہ تھا ورنہ مال و دولت کی کون سی کمی تھی خیر میں اور درجنوں مثالیں نہیں دیتا اب عمران خان، زرداری و نواز شریف سمیت ہماری پوری سیاسی اشرافیہ دیکھیں ان کے گھر سفری سہولتیں ان کے طعام سب ایک جیسا ہے حتی کہ مذہبی اشرافیہ میں سے بھی کسی کے ہاں پیوند کا سوال ہی نہیں

جو چیز سمجھنے کی ہے وہ فری میسن تحریک ہے وہ چاہتے تھے کہ لوگ یورپ کی نکالی کریں اس لیئے انہوں نے وہاں کی تہذیب کو مثالی بنایا اور یہاں بھٹو و عمران خان سمیت تمام قومی ہیروز کو وہیں کنٹرول کرتے ہیں حکومتیں بنتی ہیں مگر ترقی کی رفتار صفر رہتی ہے اصل مسئلہ ان سے پیچھے رہ جانے کا عوام نہیں حکمران اشرافیہ ہیں باطل جمہوری نظام (جو اسلامی نہیں ہے) مغرب کا دیا ہوا ہے جب آپ اسلام کو چھوڑیں گے تب کبھی ترقی نہیں کر سکتے صنعتی ترقی کا دارومدار بھی افریقہ سے لائے گئیے غلاموں اور استعمار کے لوٹ کھسوٹ کے پیسے پر تھا مگر اخلاقی طور پر وہ اب بھی انسانی تاریخ کے پست ترین مقام پر ہیں اب یہ گندے اخلاق نا صرف پوری دنیا میں پھیلے جا رہے ہیں بلکہ مذہبی اشرافیہ بھی انکی سند دے رہی ہے

میرے حضور اس وقت میرے زیر مطالعہ آٹھ کتب ہیں جن میں سے تین فلسفہ پر ہیں دو تاریخ اور باقی موضوعات اس سے قبل ہزاروں کتب پڑھ چکا ہوں میں مسائل کا اصل سبب جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مسائل ہیں کیوں

یورپ جنت نظیر ہرگز نہیں ہے میں کتب تجویز کروں مگر انکا پڑھنا آپ کی طبع نازک پر گراں گزرے گا کیونکہ ہم صرف سنی سنائی باتوں پر عقائد و نظریات کی عمارت تعمیر کرتے ہیں

https://www.facebook.com/share/p/A4mPqC96mHBGyqra/

ترقی کا اصل معیار کیا ہے مادی یاں روحانی ترقی

اللہ تعالیٰ قرآن میں بار بار کہتا ہے یہ زمین ایک دھوکہ ہے بہت سے مین سٹریم فلاسفہ بھی اس جانب گئیے ہیں کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ دھوکہ ہے اس فلسفہ کے مباحث نہایت پیچیدہ ہیں میں عنقریب ترک مصنف ہارون یحیی کی کتاب سے اس موضوع پر مضمون لکھوں گا جدید فلاسفہ میں اگرچہ یہ تھیوری ہے اور اسے سیمولیشن تھیوری کا نام دیا جاتا ہے یعنی اصل کے مقابلے میں یاں اصل کی شبیہ پر نقلی کائنات، یہیں وجہ ہے اللہ اسے بار بار دھوکہ کہتا ہے ۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی سے دنیا کی بے ثباتی پر لاتعداد مثالیں دی جاسکتی ہیں مگر اب جبکہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ انسانیت علوم کی معراج پر ہے اور سائنس و ٹیکنالوجی کی بدولت انسانیت خدا کا مقام پانے جارہا ہے ایسے میں سیرت بیان کر دینے سے لوگوں کی تشفی و تسلی کا سامان بہم نہیں پہنچایا جاسکتا ۔ ہمارا معاشرہ عملی طور پر الحاد زدہ ہے مذہبی اشرافیہ نے ہمیں مسلماں ہونے کا دھوکہ دے رکھا ہے کیونکہ یہ خود جاہل ہیں جب کے اصل علم اٹھایا جاچکا ہے

صحیح بخاری میں روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم اٹھالیا جائے گا اور اس کے بعد قیامت کی اور دو علامات صغری کا ذکر ہے تمام مذہبی اشرافیہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ اب قیامت کی علامات صغری تمام کی تمام پوری ہو چکی ہیں اور ہم علامات صغری کے بعد کے دور اور علامات کبری کے قرب میں رہ رہے ہیں ۔ موجودہ سائنس کائنات کی مادی ساخت پر یقین رکھتی ہے مادہ کس نے بنایا وجہ کیا تھا اس پر وہ خاموش ہیں ڈارون کا نظریہ ارتقا تمام اسلامی ممالک سمیت پوری دنیا کے نصاب تعلیم میں پڑھایا جاتا ہے اور وہ ابتداہی سے ذہنوں میں نقش ہو جاتا ہے اس کے بعد کوئی طالب علم جوں جوں اعلی ڈگریوں کی جانب بڑھتا جاتا ہے یہیں الحادی نظریہ اس کا دین بن جاتا ہے اس کے باوجود مذہبی اشرافیہ اسکے کے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کرتی ہے حالانکہ اب تک مسلمانوں کی مذہبی اشرافیہ اس نظریہ کے خلاف ہے زمین کے متحرک ہونے کے نظریہ پر تمام مذہبی اشرافیہ متفق ہے یہ وہ نفسیاتی طریقہ ہے جس کے تحت پہلے چھوٹی برائی کو قبول کیا جاتا ہے اسے لوگوں کا عقیدہ بنایا جاتا ہے انہیں قرآن و سنت سے دور لے جایا جاتا ہے اور نسبتاً پڑھا لکھا روشن حیال دانشور طبقہ بڑی برائی کی تبلیغ کر تا رہتا ہے اسے نصاب تعلیم اور میڈیا کے ذریعے پروان چڑھایا جاتا ہے یوں آہستہ آہستہ لوگ اسے قبول کر لیتے ہیں ۔

آج سے سو سال پہلے کوئی بھی زمین کے ساکن ہونے کا انکار نہیں کرتا تھا مذہب جیسا بھی تھا مگر اہل کلیسا کے گلیلیو کے نظریہ کا انکار کیا، اسلام کا بھی یہیں مسلک تھا مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے بہت سارے دھوکوں کیساتھ اس کو بھی قبول کرالیا بالخصوص پریس، میڈیا وغیرہ کی آمد کے بعد فلموں اور ڈراموں کے ذریعے ذہن سازی کے عمل سے انسان اور کائنات کے متعلق مادی نظریات کو تمام انسانیت کا مشترکہ عقیدہ بنا دیا گیا

لوگ کہتے ہیں تم اکیسویں صدی میں ایسی جاہلانہ باتیں کرتے ہو کہ زمین ساکن ہے، چھٹی صدی عیسوی میں تشریف لانے والے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہیں عقیدہ تھا اور قرآن بھی اسی بات کی تعلیم دیتا ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن سنا ہے پڑھا نہیں ہے ۔

ٹیکنالوجی کے معاملہ میں عام طور پر گمان ہے کہ اس سے قبل انسانیت نے اتنی ترقی نہیں کی جتنی اب کی ہے اس تصور کے سینکڑوں کتب خود مغربی تہذیب کے مرکز میں لکھی گئی ہیں مگر مسئلہ یہ ہے ان کتب پر نیویارک ٹائمز اور وال سٹریٹ جنرل میں ریو نہیں لکھے جاتے میں سٹریم سائنس کے خلاف ہر آواز کو دبایا جاتا ہے۔

اللہ قرآن میں کہتا ہے

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کو ہم نے دنیا میں ایسی قوت دی تھی کہ تم کو وہ قوت نہیں دی (الانعام،6)

تمام تر سائنسی ترقی کے باوجود آج بھی اہرام مصر جیسا سٹر کچر تعمیر نہیں کیا جا سکتا اور نا ہی کوئی اجماعی نظریہ پایہ جاتا ہے جس کے تحت اہرام بنانے والوں یاں کیسا بنائے گیا اس کے متعلق حتمی نظریہ قائم کیا جا سکے _ اہرام مصر کے متعلق بھی دھوکہ دہی کا نظریہ مقبول کیا گیا کہ وہ مصری فرماروائوں کے مقبرے ہیں حالانکہ یہ بات نری جھوٹ ہے _

دنیا سب سے بڑی سائنسی تجربہ گاہ سرن لیبارٹری کے باہر تباہی کے ہندو دیوتا شیوا کا مجسمہ لگایا گیا ہے جس سے فری میسن علامات کی زبان میں اپنا مقصد واضح کرتے ہیں _ میں یہاں جتنی بھی باتیں لکھ رہا ہوں یہ آج تک پرنٹنگ پریس سے نہیں چھپی نا ہی کسی دانشور نے ٹی سکرین یاں اخبار کے کالم میں انہیں لکھا ہے اس لیئے اجتماعی شعور کیلئے یہ نئی چیز ہے لوگوں کے نظریات کے خلاف ہے اس وجہ سے لوگ ان باتوں کو قبول نہیں کرتے اگر ایک عیسائی ہے اس کو جلدی مسلمان نہیں بنایا جا سکتا یاں ایسا ہی دوسرے مذاہب کا معاملہ ہے اس سب کے باوجود ایک شخص کو اس بات کا یقین دلا کر کہ ہاں تم سچے مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو اور بدھ ہو مسلسل پراپوگنڈا اور سائنس کے نام پر پھیلائے گئیے جھوٹ کے ذریعے اس ملحد ضرور بنا دیا جاتا ہے ایک بھی ایسی ویڈیو نہیں ہے جس میں کسی سیٹلائیٹ کو زمیں سے خلا تک جاتے اور وہاں جا کر اس کی جو شکل بنتی ہے موجود نہیں ہے صرف مسلسل پراپوگنڈا کے ذریعے لوگوں کے دماغوں میں یہ بات پیوست کر دی گئی ہے _ ناسا والوں نے بتایا ہم نے نا صرف چاند پر جانے والی تمام ویڈیو ڈلیٹ کر دی بلکہ دو سو بلین ڈالر سے بنی ٹیکنالوجی بھی تباہی کر دی کیسی بچکانہ بات ہے مگر اس شخص کیلئے جو تنقیدی نگاہ رکھتا ہے ذہن سازی ہے مارے شخص کیلئے اس سے بڑھ کر علمی بات ہو ہی نہیں سکتی ۔

اول تو امریکہ چاند پر گیا نہیں اگر گیا ہے تو اپنے پورے علم اور عقل کا استعمال کر کے بتائیں اس سے امریکہ کو کیا فایدہ ہوا، یاں انسانیت کو کیا فایدہ ملا _

موجودہ ویکسین کو لے لیں پوری دنیا کے ڈاکٹر اور سائنس دان شور مچاتے رہے (مگر اس شور کو مین سٹریم میڈیا پر نشر نہیں کیا گیا میرے پاس سیکنڑوں ویڈیوز موجود ہیں یورپی ممالک کے سینٹرز سے لیکر مشہور سیاستدانوں تک اور بڑے بڑے ڈاکٹروں سے لیکر فارماسٹیکل کمپنیوں میں کام کرنے والے ماہرین تک) کہ کرونا کے خلاف انسان کے جسم میں اللہ کی طرف سے ودیعت کردہ بیماری کے خلاف لڑنے والی قدرتی صلاحیت کافی ہے مگر عالمی ادارہ صحت جس کو فرمیسن کنٹرول کر رہے ہیں اس نے انکار کیا بعد میں انہوں نے جب پوری دنیا کو ویکسین لگا دی تب امریکی محکمہ صحت برطانوی محکمہ صحت اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائشین نے اس بات کو تسلیم کر لیا_

لوگوں کو قدرتی کرنسی سونے و چاندی کے سکوں سے ہٹا کر کاغذی کرنسی پر لگایا گیا اور پوری دنیا کا سونا امریکہ نے جمع کر لیا بشمول سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان نے۔

چین میں کتنی اسرائیلی کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ وکی پیڈیا پر دیکھ لیجئے گا _

مادہ پرستی نے پہلے عیسائیت اور یورپ کے اخلاق کو اور بعد میں اسلام کو زنگ لگایا ہمیں روحانی ترقی کا نہیں مادی ترقی کا درس دیا جاتا ہے یہیں سبق یورپ کو دیا گیا تھا اس وجہ سے آدھے عیسائی خدا کو اور مذہب کو گالیاں دینے لگے مذہب چھوڑ بیٹھے یہیں منصوبہ اسلامی ممالک میں روبہ عمل ہے مگر نام ہے مسلمانوں کو ان کا اندازہ نہیں ہے _

اوپر بیان کردہ تمام باتوں کیلئے ویڈیو و کتب اور مزید عقلی و نقلی دلائل کیلئے آپ میرا میسنجر گروپ جوائن کر سکتے ہیں

جاری ہے

https://web.facebook.com/share/p/1BrNPKiA9v/

سیاستدان دور جدید کے بہترین ایکٹرز ہیں

ایک لمحہ کیل ئے ٹی وی چینلز پر پیش کیئے جانے والے ہیر وز یعنی سیاستدانوں کے متعلق بھول جائیں ٹی وی پر پیش کیئے جانے ان کے سارے پروگرام، ٹاک شوز کی گفتگو، تقاریر اور پریس کانفرنسوں کو ذہن سے محو کر دیں اور اپنے اپنے آبائی حلقہ میں لوٹ آئیں اگر آپ نہیں جانتے تو اپنے بزرگوں سے پوچھیں آپ کے علاقے سے ایم این اے اور ایم پی اے کی سیٹ سے لڑنے والے سیاستدان کا کردار و اخلاق کیسا ہے_ کیا آپ کسی ایسے چہرے سے واقف ہیں جس کا تعلق طبقہ اشرافیہ سے ناہو جس کی زندگی پر سکون ناہو، جو میں نے دیکھا، سنا، جانچا، پرکھا ہے اس حساب سے یہ تمام سیاستدان جن کے ٹی وی سکرین پر چمکتے دمکتے چہرے ہمیں دام فریب میں مبتلا کر دیتے ہیں اپنے اپنے علاقوں کے بدمعاش ترین افراد ہوتے ہیں مگر مسئلہ یہ ہے میں تو اپنے شہر کے سیاستدانوں کو ہی جانتا ہوں مجھے نہیں معلوم بلوچستان، سندھ اور کے پی کے کے شہروں میں مقیم سیاستدانوں کا اخلاق و کردار کیسا ہے اور ٹی وی پر وہ کس حد تک ایکٹنگ کرتے ہیں

آج کی خبر ہے پنجاب اسمبلی کے ارکان میں ہاتھاپائی، میں نے تو دیکھا نہیں شاید میڈیا نے ویڈیو بھی دکھائی ہو مگر ایمانداری سے اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے بتائیں کیا یہ سیاستدان ایک دوسرے کے مفادات کے خلاف جاسکتے ہیں کیا یہ ممکن ہے طبقہ اشرافیہ کے دو افراد آپس میں لڑیں جن کا کھانا، پینا، رہائش سب کچھ ایک جیسی ہو_ میں ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصہ میں بھی یہ بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں کہ یہ خبر درست ہے اور اشرافیہ واقع ہی آپس میں لڑ پڑی ہے اور اگر آپ کہتے ہیں کہ ایک جیسا لباس، رہائش اور کھانے نوش فرمانے والوں میں سے فلاں تو بدمعاش ہے اور فلاں اعلی اخلاق پر فائز ہے تو بتائیں کس منطق کے تحت میں اس بات کو قبول کروں اور اگر آپ کہتے ہیں فلاں کی باتیں میرے دل کو چھو گئی ہیں اور فلاں قومی و ملی مفاد کے خلاف بات کرتا ہے تو میں پوچھوں گا کیا یہ ایکٹرز نہیں ہیں کیا یہ اپنا اپنا کردار نہیں نبھا رہے ہیر و اپنا کردار ادا کرے گا اور ولن اپنا کردار ادا کرے گا ہیر و اور ولن کے ساتھی بھی اپنے اپنے کرداروں میں رہیں گے یہ دجالی سیاست کا احوال ہے جس کی میڈیا کی کامیاب برین واشنگ کے ذریعے حق و باطل کے معرکہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے اگر آپ کہتے ہیں کہ علامات قیامت کا پہلا حصہ پورا ہو جانے کے بعد حق ان میں سے کسی سیاسی جماعت کے ساتھ ہے تو میں دلائل مانگوں گا

اس گندے جمہوری نظام اور وطنی قومی ریاستوں کے دھوکے میں ہر ہر دور میں میڈیا اور اپوزیشن یاں حکومت سکرپٹ کے مطابق ہی ہیر و کے کردار کو پالش کرتے ہیں اور ولن کا کردار مزید داغدار بناتے ہیں جیسے عمران خان اور نواز شریف مگر حقیقت میں اشرافیہ متحد ہے مجھے معلوم ہے فقط میرے کہنے سے یہ باتیں آپ کے حلق سے نااتریں گی اس لیئے آپ تاریخ پڑھیں بالخصوص 1857 سے لیکر 1947 تک کی تاریخ پڑھیں اور قرآن و سنت کا مطالعہ کریں اس سے آپ پر ان کریکٹرز کیل ئے ترتیب دیا گیا پورا سکرپٹ اور ان کی ایکٹنگ واضح ہو جائے گی_

حدیث کے مطابق علم اٹھایا جا چکا ہے، ہم دھوکے کے سالوں میں ہیں اور قیامت کی علامات کبری کے قریب ترین ہیں ایسے میں آپ کہتے ہیں کہ اصلا بے حیائی کا مبلغ میڈیا ہمیں درست خبریں دے رہا ہے تو میں یہ بات نہیں مانوں گا اور اگر آپ کہتے ہیں کہ عمران خان و نواز شریف کی شخصیت میں فرق ہے تو مجھے دلائل درکار ہوں گے ہاں میں سینکڑوں دلائل سے اپنی بات کو ثابت کرنے پر قادر ہوں

https://www.facebook.com/share/p/BhToVRauks46FctP/

زمین میں لنگر ڈالے تا کہ تمہیں لے کر نا کانپے

میرے پچھلے مضمون جس کا عنوان ہے،، آسمانوں کا وجود اور قرآن کا بیان،،
اس مضمون میں تفصیل سے اللہ تعالی کے نازل کردہ احکام کی روشنی میں زمین کی درست شکل وشباہت کا بیان کر چکا ہوں زمین ویسی ہی بچھی ہوئی اور ساکن ہے جیسی کہ نزول قرآن کے وقت تھی مگر فتنہ یعنی سائنس کی آمد کیساتھ زمین کو پراپوگنڈا کے ذریعے متحرک بنادیا گیا میرے پچھلے مضمون میں قرآن سے تمام آیات کا حوالہ موجود ہے براہ کرم اس مضمون کو پڑھے بغیر رائے قائم نا کیجیئے گا-
مغربی دنیا سے پہلے اسلام کے خلاف صلیبی جنگوں کا معرکہ برپا ہوا اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف مذہبی لوگ تھے تو یہ غلط ہے وہ تمام پوپ اور پادری فری میسن تھے جیسے آج اسلام کی مذہبی اشرافیہ فری میسن ہے جس نے معصوم ش بھولے بھالے اور قرآن وسنت کے صحیح فہم سے نابلد مسلمانوں کو زمین کے متحرک ہونے کا یقین دلار کھا ہے- صلیبی جنگوں کے بعد انہوں نے یعنی فری میسن نے یورپ کو معاشرتی طور پر مضبوط کیا نام نہاد علم یعنی گمراہ کن فلسفہ کے ذریعے عوامی دین یعنی عیسائیت کی بنیادیں کھوکھلی کی اور بعد میں پورا یورپ بشمول روس باقی دنیا کی فتح کیلیئے نکل پڑا، انہوں نے پوری دنیا کو آپس میں تقسیم کر لیا اگر آپ عثمانی سلطنت کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو گا کہ کس طرح یورپی سلطنتوں اور روس نے سلطنت عثمانیہ کے ٹکرے آپس میں بانٹنے کیلیئے معاہدے کیئے-
ایک طرف تاریخ کا نصابی اور میڈیائی شعور ہے اور دوسری طرف لامحدود مطالعہ کے ذریعے حاصل ہونے والا شعور ہے، ہماری ذہن سازی پہلے ہتھیار سے ہوئی ہے اور ہر ی طرح سے نا صرف تاریخ کے غلط فہم بلکہ سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر دین کے بھی غلط فہم پر قائم ہیں-
ہمیں بتایا جاتا ہے کہ صلیبی جنگوں سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کو شدید مظالم کا نشانہ بنایا جاتا تھا حتی کہ انہوں نے مسلمانوں کی ہسپانوی سلطنت میں آ کر سکھ کا سانس لیا، مگر دوسری طرف انہی یہودیوں نے نا صرف قدیم بیں کاری بلکہ جدید بیں کاری کی بھی بنیاد رکھی اور ازمنہ وسطی سے ہی قریب تمام یورپی سلطنتیں یہودیوں کی مقروض تھی یہ کس طرح ممکن ہے کہ جس قوم پر ظلم بھی ہو رہا ہوں وہ سب سے امیر بھی ہو اور خود پر ظلم کرنے والوں کو قرضے بھی دے ہمیں بتایا جاتا ہے کہ سقوط اندلس کے بعد ملکہ ازابیلا اور فرنڈینڈ نے یہودیوں پر بے گناہ ظلم ڈھائے مگر دوسری طرف وہ یہودی کرسٹوفر کولمبس کو عظیم الشان بحری مہم پر بھی روانہ کرتے ہیں- غرض شروع سے ہی ہمیں تاریخ کا غلط تصور دیا گیا ہے اسی طرح اہرام کے متعلق اور انوناکی وغیرہ کے متعلق اس کے علاوہ لمبے قد والے لوگوں کے متعلق ایسے ہی آئس ایج وغیرہ کے متعلق تمام جھوٹ بولے گئیے ہیں، یورپ کے صنعتی انقلاب میں پوری دنیا کے غلاموں کا لہو ہے ان سارے بھیانک جرائم کے بعد ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یورپ نے دنیا پر احسانوں کا فریضہ نبھانا شروع کر دیا اور انسان وکائنات کے متعلق حقیقی نظریات سامنے لے کر آیا پہلے ہمیں ڈارون نے بتایا کہ انسان کو اللہ نے نہیں بلکہ یہ خود بخود نیچرل سلیکشن اور ارتقا کے ذریعے وجود میں آ گیا، زمین کو ساکن مانا جاتا تھا پھر ہمیں بتایا گیا کہ زمین کو ایک گولہ ہے جو سورج کے گرد حرکت کرتا ہے
ان تمام نظریات کی پریس، میڈیا، ٹی وی اور نصاب تعلیم کے ذریعے اس خد تک تشہیر کی گئی، مشہور برطانوی فلسفی اور مئورخ برینڈ رسل نے اپنی کتاب اقتدار میں بڑی درست بات کی ہے کہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ماں باپ بچپن میں اپنی اولاد کو بتائیں کہ دیکھوں بیٹا دنیا میں کچھ لوگ زمین کو ساکن اور کچھ متحرک مانتے ہیں جب تم بڑے ہو گے تو دونوں طرف کے دلائل سننا اور جو بہتر لگے اس نظریہ کو اپنا لینا مگر اس کے برعکس بچوں کی ذہن سازی زمین کے متحرک ہونے کے متعلق کیجاتی ہے بڑے ہونے پر ساکن نظریہ کے حاملین جتنا چاہے زور لگا لیں وہ بچہ کبھی بھی پرانی ذہنی سازی کو اور دوسری

طرف کے دلائل کا جائزہ لینے کی کوشش نہیں کرتا- بریندڑ رسل نے یہ باتیں تو لکھی ہیں مگر ظاہر ہے وہ خود بھی زمین کے متحرک ہونے کا قائل ہے بلکہ اسی نظریہ کا پراپوگنڈا کرتا رہا نیز جمہوریت کو بھی مثالی نظام حکومت ثابت کرتا رہا-

بیسویں صدی کے آغاز پر کافی حد تک زمین ہموار کر لینے کے بعد پہلے پہل امریکہ نے اپنی کتب میں زمین کے متحرک ہونے کا نظریہ شامل کیا اور اس وقت پاور کا مرکز برطانیہ سے امریکہ شفٹ ہو رہا تھا امریکہ انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ جنگیں لڑنے والا ملک ہے اس نے پہلے اس نظریہ کو قبول کیا نصاب میں شامل کیا مگر بعد میں پوری دنیا کا ایمان بنا دیا مگر ہم ہر دو طرف کی آرا پر غور نہیں کرتے کڑیاں ملانے کے قابل نہیں ہیں کیونکہ ہم مطالعہ نہیں کرتے صرف پراپوگنڈا اور مائنڈ پروگرامنگ کے زہر میں بھیگے تیروں کا شکار ہیں-

سائنس ہر لحاظ سے نیا دین ہے اس پر میں درجنوں کتب اور ہزاروں ویڈیوز فراہم کر سکتا ہوں اور ان تمام کتب اور ویڈیوز کا تعلق اسی سرزمین سے ہوگا جہاں سے سائنس کی ترقی کا آغاز ہوا اگر کوئی ہے تو ذہن سازی کی قید سے نکل کر دوسری طرف کی آرا کا جائزہ لینے کو تیار ہو اگر دوسری طرف کی آرا کا جائزہ نا لینا ہی درست طرز عمل ہو تو نبی کریم کی حیات میں ایک لاکھ سے اوپر صحابہ کی جماعت وجود میں نا آتی-

جس شخص نے خود سے قرآن کو ترجمہ کیساتھ، تاریخ انقلاب یورپ اور جدید تحقیقات کا جائزہ لیا ہے وہ سچ کو جھوٹ سے الگ کرنے پر قادر ہے-

بارک اوباما اپنی اکثر تقریروں میں فلیٹ آرتھر کا مذاق اڑاتا تھا ناسا سے منصوب لوگ عادتا مذہب کو گالیاں دیتے ہیں فلسطینیوں پر ظلم ڈھانے والے اسرائیل کے حمایتی جوئے بائیڈن نے جیمز ویب ٹیلی سکوپ کی پہلی تصویر کی وائٹ ہاؤس میں رونمائی کی کیا ایسے لوگ آپ سے زمین کی درست ساخت کا بیان کریں گے، ابھی دکھاے کو ہی سہی جوئے بائیڈن کا بیٹا ایک کیس میں ملزم قرار پایا ہے جیفری ایپسٹائن جو بچوں سے جنسی جرائم اور ہیومن ٹریفکنگ کا کنگ تھا اس کی پوری امریکی اشرافیہ اور برطانوی شاہی خاندان سے تعلقات تھے مگر یہ چیزیں ناہمیں معلوم ہیں ناہی ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ کڑیاں ملاں سکیں

ہم نے ناہی پورا دین پڑھا اور ناہی پوری سائنس اس وجہ سے نظریات کے پاتال میں جھول رہے ہیں اور ہر مخالف رائے کا مذاق اڑاتے ہیں تاکہ کہیں جو ہم جانتے ہیں اور اسے سچ مانتے ہیں اس سے رجوع نا کرنا پڑے، عزیزوں پرانے نظریات سے رجوع وہیں کرتا ہے جس کا علم وسعت پذیر ہوتا ہے جامد علم اور مطالعہ نا کرنا آپ کے جاہل رہنے کا سب سے بڑا سبب ہے-

گلیلیو جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے پہلی بار زمین کے متحرک ہونے کا نظریہ پیش کیا، اس شخص کا ہم نے صرف نام سنا ہے اس نے کونسے تجربات کے ذریعے اس بات کا پتا لگایا ہمیں کچھ علم نہیں ہے، اسے قتل کیا گیا تھا یاں نہیں اس بات پر تحقیق کر لیں ہمیں اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے بس ہمیں جو کچھ سائنس کے نام پر بتایا گیا ہے اس کو ہم نے وحی الہی سمجھ کر قبول کر لیا اگر ہم نے اصل وہیں یعنی قرآن کو بھی بیس پچیس بار سمجھ کر پڑھا ہوتا تو تھوڑی بہت تنقیدی سوچ پیدا ہو جاتی مگر اعلی تعلیمی اداروں میں قرآن نہیں سائنس پڑھائی جاتی ہے- سائنس کے نام پر تمام گروپس نے واضح ہدایت کر رکھی ہے کہ یہاں مذہب پر بات نہیں ہو گی یہ فیس بک پر اردو گروپس کا حال ہے اس کے باوجود ہم سمجھتے ہیں کہ سائنس تو قرآن کی ترجمان ہے ہمارا زنگ آلود دینی علم ہمیں سوچنے کی توفیق نہیں دیتا کہ ایک ہی وقت میں دو باتیں کیسے ممکن ہیں سائنس کے متعلقہ جن گروپس میں مذہب پر بات تک کرنے کی اجازت نہیں ہم اس سائنس کی مذہب کا ترجمان مانتے ہیں-

اللہ قرآن میں فرماتا ہے جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کروں ہم سمجھتے ہیں ناسا سمیت پوری دنیا کے سائنس دان ولی ہیں اور ان سے جھوٹ کا امکان ہی نہیں ہے- ہم میں سے کبھی کسی کے دل میں خیال نہیں گزرتا کہ جب تک میں گول زمین کو اس کے باہر سے کھڑا ہو کرنا

دیکھ لوگوں میں زمین کے گلوب ہونے پر شک کروں گا ہمیں صرف بتایا جاتا ہے کہ زمین گلوب ہے اور ہم مان لیتے ہیں اور اگر کوئی سمجھتا ہے کہ احمد رضا بریلوی نے گلوب ہونے کے متعلق لکھا تو وہ جان لے اس سے فری میسن نے خود یہ کام کرایا تا کہ اگر کبھی مستقبل میں لوگ بیدار ہو جائیں اور اندھی تقلید سے تائب ہو جائیں تب ہم اسے بریلوی، دیوبندی مسئلہ بنادیں۔

آج تک جو چند ایک یاں سو دو سو لوگ نام نہاد خلا میں گئیے ہیں اگرچہ قرآن سے اس کے وجود پر ایک نکتہ بھی بطور دلیل نہیں لایا جا سکتا ان تمام لوگوں کے صادق اور امین ہونے کا آپ نے کس حد تک یقین کیا ہے اگر سنی سنائی باتوں پر ہی چلنا ہے تو پھر تو عیسائی، یہودی اور ہندو تمام کا مذہب درست ہے ویسے دین کے معاملات میں تحقیق تو کم نے بھی نہیں کی کتنے لوگ پہلی بار دریافت کرنے پر وہ حدیث دکھا سکتے ہیں جس میں اللہ کے رسول سے نماز کی ایک رکعت میں ایک ہی رکوع کا ہونا ثابت ہو۔

کونسا ایک سائنسدان ہے جس نے زمین میں لنگر ڈالنے والی آیات کی تشریح کی ہو یاں سائنسی زبان میں اس کی توضیح بیان کی ہو، جس انداز سے نام نہاد سائنسی نظریات کے متابق ہماری مائنڈ پروگرامنگ ہوئی ہے ہم قرآنی آیات کو بھی اسی پروگرامنگ کے حق میں موڑنا چاہتے ہیں بچپن میں میری سوچ بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی میں سات آسمانوں اور زمینوں کے متعلق آیات پڑھ کر ہمیشہ خلائی مخلوق کے متعلق سوچا کرتا تھا ہماری گھر میں جو سب سے پہلی قابل مطالعہ کتاب آئی وہ پانچویں یاں تیسری جماعت میں والد صاحب سائنس کے متعلق ایک رسالہ لائے اس کے بعد سائنس کے حوالے سے شوق اتنا بڑھا کہ میں سٹیفن ہاکنگ کی کتاب اے بریف ہسٹری آف ٹائم اسلام آباد سے خریدنے گیا کیوں کے میرے شہر سے دستیاب نہیں تھی کارل سیگاں کی کتب پڑھی ہاکنگ کی کتاب کو کئی بار ڈکشنری کی مدد سے پڑھنے کی کوشش کی بعد میں جب موبائل عام ہوا تو پی ڈی ایف میں اسکا اردو ترجمہ مل گیا، میرا علم سوشل میڈیا کا مرہون منت نہیں ہے بلکہ لائبریری کی خاک چھان چھان کر حاصل کیا ہے پہلے دن سے ہی میں نے فکشن کی بجائے تاریخ پڑھنے کو ترجیح دی اور باقی تمام علوم بھی۔

غرض بے انتہا مطالعہ کے بعد آپ دجالیت، درست سائنس اور اس کے مقابل مذہب کا درست فہم حاصل کر سکتے ہیں اور مخالف کو یکبارگی جھٹلا دینا جاہلیت کی علامت ہے

https://www.facebook.com/share/p/KqUG7HVXK957RX9e/

کہکشاں کی راہ میں

جب مبینہ جیمز ویب ٹیلی سکوپ کے متعلق مبینہ خلا میں جانے کا دعویٰ کیا گیا تو میں یوٹیوب پر اس کی لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھنے گیا وہاں وہ لائیو کمنٹری میں بتا رہے تھے کہ جیمز ویب خلا کی وسعتوں میں گھول رہی ہے اور اس کے ارد گرد ستارے، ستارے، کہکشائیں اور بلیک ہول وغیرہ ہیں، وہاں میں نے پہلا کمنٹ کیا مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ یہ ایک بڑی تصویر ہے جس پر کیمرہ گھمایا جا رہا ہے اس کے بعد میرے ساتھ دوسرے ممالک کے لوگ بھی شریک ہو گئیے یوں قریب دو گھنٹوں تک یہ بحث چلتی رہی جو لوگ ہمارے مخالفین تھے وہ مذہب کی تہذیب پر اتر آئے چونکہ میں بنیادی کردار تھا اس لئیے مجھ پر عیسائی ہونے کا الزام لگایا گیا، جب میں نے کہا دلیل سے بات کریں تو یہ الزام تھوپا گیا اس کے بعد وضاحت کرتے ہوئے نے خود کو مسلمان ظاہر کیا اس کے بعد انہیں چپ سی لگ گئی مگر عیسائی بھائیوں نے ملحدین کو انہی کی زبان میں علمی اور ٹھوس جواب دیئے کیونکہ جواب تو ہیں مگر ہم بالخصوص پاکستانی نہیں جانتے_

سینکڑوں کتب موجود ہیں جن میں نام نہاد سائنس کے دعوؤں کی تردید ہے مگر نا تو وہ کتب گوگل جلدی ظاہر کرتا ہے نا ہی ان کا میڈیا پر ذکر (حالانکہ میڈیا تو غیر جانبدار رہے) اور نا ہی اخبارات میں ریو_

جب سب کچھ ہو چکا الزام، گالیاں، الزام تراشیاں تو انہوں نے کہا تمہیں کیمرہ دیکھ رہا ہے اور طاقتور لوگ تمہارا ابھر کس نکال دیں گے طاقتور تو وہ ہیں ہم نے دو طرفہ آرا کا جائزہ نا لینے کے سبب اور نصاب تعلیم و میڈیا کی ذہن سازی قبول کرنے کے سبب خود فری میسن کو یہ طاقت دی ہے انہیں مذہبی پیشوا، حکمران، سیاسی اشرافیہ اور سائنس دان مانا ہے_

خالص قرآن سے دلائل پر مبنی مضمون میری وال پر ہے جس میں زمین کی حرکت کا رد ہے، امریکہ چاند پر نہیں گیا، آسمان ٹھوس ہیں، سائنس آسمانوں کے وجود کو نہیں مانتی اور روح کے وجود کو بھی نہیں مانتی جب روح نہیں پھر آخرت کا تصور بھی گیا اور آخرت پر ایمان اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ہے گویا سائنس پر اندھے اعتماد کی بدولت ہم اسلام کے ایک رکن سے انکاری ہو جاتے ہیں_

اس ضمن میں میں تحقیقی ویڈیوز، کتب اور ڈاکومنٹریز اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کروں گا جس میں جھوٹی سائنس کو انہی کی زبان میں یورپی و امریکی باشندوں نے آشکارا کیا ہے_ دوسری طرف کی آرا کا جائزہ لینے میں خرج نہیں ہے_ اللہ کے رسول نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے سال آئیں ہم انہی دھوکے کے سالوں میں انسان اور کائنات کے متعلق سائنس کے جھوٹ کو عقیدہ کا درجہ دے چکے ہیں کیا ہوا نصاب یاں میڈیا میں دوسری طرف کی آرا کا ذکر نہیں ہے مگر تو بیان کر رہا ہوں اور کیا ہوا میں فقیہ العصر یاں قاضی القضا نہیں ہوں کیا ہوا میں فیثا غورث، سقراط، افلاطوں، کوپر نیکس، آئن سٹائن اور سٹیفن ہاکنگ نہیں ہوں مگر آپ کا مسلمان بھائی ہوں مجھے فیس بک پر چند لوگ جانتے ہیں اس استحصالی دنیا میں ممکن ہے اوپر بیان کردہ شخصیات کو کچھ وجوہ کی بنیاد پر مشہور کیا گیا ہو مگر میرے کوئی عزائم نہیں ہیں میں قرآن و سنت کی مدد سے سائنس کا فہم بیان کر رہا ہوں_

https://www.facebook.com/share/p/nVhLMa2bbay4xyoT/

ناسا کے پہلے چھ مون مشن

ورنن واں بر ان وہ شخص ہے جس نے ناسا کے پہلے چھ مون مشنز کی قیادت کی یعنی اسے ڈائریکٹر کہا جا سکتا ہے اس کی زندگی کے آخری چارہ ماہ میں جس عورت نے اس کا علاج کیا وہ اس عورت کو بہت سی باتیں بتاتا تھا یوٹیوب پر اس نے بتاتے ہو کہا کہ اگرچہ اس نے بہت زیادہ نہیں بتایا مگر ایک بات وہ ہمیشہ کہتا تھا کہ ہمارا سب سے اہم آخری مشن خلائی مخلوق کا جھوٹا حملہ ہو گا یعنی فیک ایلین الویشن،

یہ خلاصہ ہے اس ویڈیو کا جو میں نے ابھی ابھی ٹوئٹر پر دیکھی ہے اسے چیٹ گروپ میں ارسال کروں گا ویڈیو کے آغاز میں اس نے بتایا کہ ہمیں بتایا جاتا ہے زمین ایک سال میں سورج کے گرد اپنا چکر مکمل کرتی ہے_ اگر ایسا ہے تو اسکا مطلب یہ ہوا کہ آدھا سال وہ سورج کے ایک طرف رہتی ہے اور آدھا سال دوسری طرف اور یہ مانا جائے کہ مسلسل زمین کی پوزیشن بدلتی رہتی ہے اگر سائنس کی اس بات کو تسلیم کر لیا جائے تو پھر ستارے ہمیشہ ایک ہی جگہ کیوں رہتے ہیں ہونا تو یہ چاہیے تھا جوں جوں زمین چلتی جاتی ہے ہمیں آسمان پر ستاروں کی مختلف حالتیں نظر آتی ان کے مختلف گروہ نظر آتے مجھے ایک عام مسلمان جو میرے بھائی میرے ساتھ ایڈ ہیں انہوں نے بتایا میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ ستارے حرکت نہیں کرتے اور جیسا کہ قرآن میں اللہ کہتا ہے ہم نے ستاروں کو پہلے آسمان کیساتھ ٹانکا ہے جب ٹانکا ہے تو ظاہر ہے وہ حرکت نہیں کرتے_ جب یہ بات ثابت ہو گئی پھر زمین کی حرکت کا فسانہ آسانی سے سمجھ آ جاتا ہے

ویڈیو کے آخر میں اس نے ناسا کے پہلے چھ مون مشن کے ہیڈلر، کنٹرولر اور ڈائریکٹر کی قبر پر آویزاں کتبہ دکھایا اس کتبے میں بائیبل کی ایک آیت پڑھنے کا کہا گیا ہے جب وہ آیت جھولی گئی تو وہاں لکھا تھا کہ زمین کے اوپر ایک ڈوم ہے جسے انگلش کی فرمانٹ کہتے ہیں جو کا مطلب ہے زمین کے اوپر آسمان ایک چھت کیطرح ہے ایک چھتری کی طرح ہے اور اس ٹھوس آسمان نے پوری زمین کو گھیر رکھا ہے یعنی مرتے وقت وہ شخص بتا گیا کہ نا ہی کوئی چاند پر گیا ہے اور نا ہی نام نہاد خلا میں اور نا ہی خلا کا کوئی تصور ہے

https://www.facebook.com/share/p/AbJJX5crRmeDz9gC/

سائنس کی دنیا اور مذہب کی دنیا حصہ دوم

یہ ولیم وٹلا کی کتاب ہے جس کا نام ہےSir isaac Newton's Daniel and the apocalypse
اس کتاب کے متعلق مذکورہ پروفیسر نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے گویا نیوٹن کے نظریات کو ثابت کرنے کیلئے مذکورہ لیکچر دیئے ہیں_ یہ کتاب لندن سے 1922 میں چھپی_ میں گوگل لینز کی مدد سے ترجمہ کرتا جاتا ہوں اور پڑھتا جاتا ہوں اگرچہ مشکل ہے مگر جاہل رہنے سے تو اچھا ہے_
اس کتاب کے صفحہ 17 پر پروفیسر رقمطراز ہیں کہ معجزہ کی عام تعریف یہ ہے کہ یہ وہ ہے جو فطرت کے قوانین کی معطلی، تبدیلی یاں الٹ پھیر کیوجہ سے ہوتی ہے ایسی تعریف کو سائنسی ذہن کبھی قبول نہیں کر سکتا، فطرت کبھی نہیں بدلتی (صفحہ 17) اگر آپ کو کتاب کے اس پیج کا سکرین شارٹ درکار ہوا تو فراہم کر دوں گا کتاب بڑی آسانی سے انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ ہو جاتی ہے اصل میں میں چارلس فورڈ کی کتابbook of the damed ڈاؤن لوڈ کرنے گیا تھا وہاں سے یہ کتاب بھی مل گئی اس لئیے سوچا اس کو پہلے پڑھ لیا جائے اس کتاب کے مطالعہ کا مقصد عام مسلمانوں کے ذہن سے سائنس کی برتری کا احساس بھی زائل کرنا ہے اور اس تاثر کو غلط ثابت کرنا ہے جس کے تحت عام سادہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ سائنس تو ہر گز مذہب کے خلاف نہیں ہے، سب سے پہلے نیوٹن نے یہ نظریہ دیا کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی لحاظہ معجزوں کا کلی طور پر انکار کر دیا پورا قرآن انبیاء کے معجزات کا ذکر کرتا ہے اس کام کو بعد میں ہمارے ہاں سرسید خان نے آگے بڑھایا جس پر تفصیل بعد میں آئے گی یعنی پہلے دن سے ہی سائنس کی بنیاد معجزہ یاں مذہب کے انکار پر پڑی_
آگے چل کر ولیم نے لکھا ہے کہ اگر سائنسدانوں کی کسی مجلس میں یہ سوال اٹھایا جائے کہ انسانیت کی تاریخ میں کبھی کوئی معجزہ نہیں ہوا تو یقیناً وہاں موجود تمام لوگ اثبات میں جواب دیں گے_ پہلے باب میں وہ آگے چل کر نظریہ ارتقا پر بحث کرتا ہے اور اسے ثابت کرنے کیلئے دلائل دیتا ہے ارتقا کو جاننے کیلئے ہم کتابevolution crutches کے مضامین کو زیر بحث لائیں گے
سائنس کی دنیا مذہب سے بالکل الگ اور کٹی ہوئی ہے یہ ایک نیا دین ہے باقی ابواب کے مطالعہ سے آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی ہمیں ساڑھے تین سو صفحات پڑھتے ہوئے زیادہ دیر نہیں لگے گی_ اس کے بعدbook of the damed کی باری آئے گی

https://www.facebook.com/share/p/jofX4iuTKjf5DiyW/

سائنس کی دنیا اور مذہب کی دنیا

جس شخص نے تھوڑی بہت سائنس پڑھی ہے اس کو معلوم ہے کہ سائنس خدا کا انکار کرتی ہے سائنس کے مطابق جو چیز تجربہ اور مشاہدہ میں نا آئے اور جس کو ثابت نا کیا جاسکے اس کا وجود تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اب سوال یہ ہے کہ سائنس محض کم علمی کی بنیاد پر ایسا کرتی ہے یاں بدنیتی کی بنیاد پر ایسا کرتی ہے۔ اس سوال کا جواب آپ کو فری میسن تحریک کے عزائم و مقاصد پڑھ کر ہو گا۔

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن فری میسن کی بہت اہم دستاویز ہے جو 1897 میں دنیا بھر کے صیہونیوں نے جمع ہو کر مرتب کی اس دستاویز کو بڑی حد تک افسانوی اور سازشی قرار دینے کی کوشش کی گئی مگر اس میں جو منصوبہ بیان کیا گیا تھا جب ہم اس منصوبہ کا خوبخو پورا ہونا دیکھتے ہیں تب ہمیں اس دستاویز کی صداقت کا علم ہوتا ہے۔

اس کتاب میں وہ غیر یہود کے متعلق لکھتا ہے کہ

ءء انہیں وہ کردار ادا کرنے کیلئے اپنی حالت پر چھوڑ دیجیے جو ہم نے سائنس کے نام پر ان کیلئے مقرر کر رکھا ہے (یعنی صرف نظری بحث و مباحثہ میں الجھے رہیں) یہیں وجہ ہے کہ ہم اپنے پریس کے ذریعے ان سائنسی نظریات پر یقین مضبوط کرنے کی کوشش جاری رکھے ہوئے ہیں۔ غیر یہود دانشور ان نظریاتی علوم پر فخر کر کے پھولے نہیں سماتے۔ یہ لکیر کے فقیر قسم کے لوگ ان سائنسی معلومات کو تحقیق و تدقیق کی کسوٹی پر پرکھے بغیر عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ سائنسی معلومات کا یہ ذخیرہ ہمارے ماہرین نے بڑی ہوشیاری سے اس انداز میں ترتیب دیا ہے کہ غیر یہودی ذہنوں کو ایک حاص رخ پر لگا دے اور وہ اسی کو اصل سائنس سمجھتے رہیں۔"

یہاں ایک ایک بات قابل غور ہے بالخصوص جب ہم ان باتوں کو آج کے مسلم ذہن کے تناظر میں دیکھتے ہیں، لوگوں کا یقین اس بات پر مضبوط کیا گیا ہے کہ سائنس تو سراسر قرآن کی تشریح ہے اور سائنسی نظریات خدا کے وجود پر یقین مضبوط کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ آج میں ڈاکٹر زبیر احمد کا 80 صفحات پر محیط کتابچہ اسلامائزیشن آف سائنس پڑھ رہا تھا اس میں بھی عین یہیں ذہن سازی کی کوشش ہے کہ سائنس پڑھنے کی بدولت سے ہمارے پروفیسروں کا خدا کی ذات پر اور یقین بڑھ گیا ہے۔ بڑی عمر کے مذہبی لوگ جنہوں نے پی ٹی وی اور اس کے بعد آنے والے نیوز چینلز پر ڈاکٹر پرویز ہود بھائی کی بحثیں سنی ہیں وہ اس بات کا باخوبی اندازہ لگاسکتے ہیں کہ سائنس پڑھنے سے خدا پر یقین کس حد تک بڑھا ہے۔ یہ صرف ہماری ذہن سازی ہے کہ سائنس خدا پر یقین کو مضبوط کرتی ہے حالانکہ صورتحال اس کے بالکل برعکس ہے سائنس اسلام کے مقابلہ میں ایک بالکل نیا دین ہے اور پوری دنیا کے نصاب تعلیم کے ذریعے اسی دین پر لوگوں کا یقین مضبوط کرایا گیا ہے۔

ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ نا ہم نے مکمل سائنس پڑھی ہے اور نا ہی مکمل دین پڑھا ہے۔ اکیسویں صدی کے سب سے بڑے سائنسدان سٹیفن ہاکنگ نے واضح طور پر خدا کے وجود کا انکار کیا ہے پہلوں نے خدا کے وجود کو تو مانا مگر کائنات اور انسان کے متعلق جتنے بھی نظریات پیش کیئے وہ سب مذہب کی تعلیمات کے خلاف تھے یہ منافقانہ طرز عمل آپ جدیدیت کے ہر شعبہ میں نظر آتا ہے چاہے وہ سائنس ہو، مذہب ہو سیاست، معیشت یاں معاشرت کچھ بھی ہو۔

ویسے تو پاکستان میں سائنس کے نام پر زیادہ تر فیس بک گروپ فری میسن چلا رہے ہیں۔ مگر کچھ گروپ ابھی تک ایسے ہیں جن میں حالص مسلمان سائنس کے نام پر گمراہ کن تصورات پر بحث کرتے ہیں جیسا کے اوپر میں نے فری میسن مصنف کی عبارت نقل کی کہ ان کو محض نظری مباحث میں

الجھائے رکھنا ہے_ مذکورہ پیج میں اپنی وال آخر الزمان کے کمنٹ میں اس مضمون کے نیچے پوسٹ کر دوں گا_ تجرباتی سائنس کا تعلق کس سے ہے کیا سائنس دان ایسا کرتے ہیں آپ کس بنیاد پر اس چیز کا یقین کر سکتے ہیں جب تک کہ آپ خود تجربہ نا کر لیں_

موسیٰ علیہ السلام نے تو اللہ کو دیکھنے کی فرمائش کی تھی تا کہ یقین کامل حاصل ہو اور اگر میں اتنی بات بھی کر دوں کہ جب تک میں خود زمین کے باہر کھڑا ہو کر اسے ہوا میں تیرتا نا دیکھ لوں تب تک اس کی حرکت کا قائل نا ہوں گا تو سائنس کے دھوکہ میں گرفتار اکثریت میری اس خواہش کو مضحکہ انگیز قرار دیں گے اور مجھے پیسے خرچ کر کے سیٹلائٹ بنانے کا مشورہ دیں گے ایسے لوگوں کی اکثریت کو نامکمل سائنس کا علم ہوتا ہے اور نامکمل دین کا_

آج میں نے سائنس سے متعلقہ ایک گروپ میں آسمانوں کے وجود کے متعلق سائنس کا نظریہ جان ے کیلئے سوال کیا ظاہر ہے اس گروپ میں موجود لوگوں کا علم عام لوگوں کی نسبت سائنس کے متعلق زیادہ ہو گا تو پہلے تین کمنٹ میں مجھے بتایا گیا کہ سائنس کلی طور پر آسمانوں کے وجود کا انکار کرتی ہے پھر بتایا گیا خدا، روح، فرشتوں اور آخرت کا بھی انکار کرتی ہے_ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے سائنس کو پڑھا ہے اس کے بعد کچھ ایسے لوگ آئے جنہوں نے کہا سائنس ابھی تک آسمانوں تک پہنچی ہی نہیں ہے میں ان کو کہا بھائی یہ آپ کا گمان ہے یاں آپ حقیقت حال بیان کر رہے ہیں کیا کبھی کسی سائنسدان نے بھی ایسا کہا ہے کہ سائنس ابھی تک پہلے آسمان تک نہیں پہنچی تو اس بات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا کیونکہ سائنس کے متعلق ہماری ذہن سازی اس قدر ہو چکی ہے جس بات کی ہمیں سمجھ نا آئے اس بات کے حوالے سے سائنس کے متعلق حسن زن رکھتے ہیں اور ایک لمحہ کیلئے بھی نہیں سوچتے کہ سائنس اس ضمن میں بدنیتی کا اظہار کر رہی ہے_

سوال یہ ہے کہ اگر سائنس آسمانوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہے تو جدید فلکیات کی پوری عمارت دھڑم سے نیچے آگرے گی پھر نا ہی کسی سیارے کا وجود باقی رہے گا اور نا ہی کہکشان اور بلیک ہول کا وجود تسلیم کیا جا سکے گا ہاں جب سائنس آسمانوں کو گیسوں کا مجموعہ اور نظر کا دھوکہ قرار دے کر لا محدود خلا قرار دیتی ہے اور مذہبی ذہن اس بات سے مطمئن ہو جاتا ہے تب وہ اگلے دھوکوں کیلئے میدان سیٹ کر لیتے ہیں_

اللہ تعالیٰ نے کائنات کی جو ساخت بیان کی ہے اس پر میں نے قرآنی آیات کی روشنی میں پورا مضمون لکھا ہے وہاں میں نے سارے مباحث نقل کر دیئے ہیں_ سائنس کے متعلق دینی نقطہ ء نظر تو یہ ہونا چاہیے کہ سائنس کا جو نظریہ مذہب کے مطابق ہے اسے قبول کیا جائے اور جو مذہب کے خلاف ہے اسے رد کیا جائے مگر برا ہوا پراپوگنڈ، نظریہ سازی، دھوکہ دہی اور فراڈ کا مسلمانوں نے اس سے بالکل الٹ زاویہ نظر اپنا رکھا ہے وہ کہتے ہیں سائنس کے بغیر تو قرآن کو بھی اللہ کی کتاب ثابت نہیں کیا جا سکتا یعنی سائنس اللہ کی کتاب پر مقدم ہو گئی_ اب جو حالات ہیں ان میں کسی نا کسی طرح سے مذہب کی حقیقت کو مانا جاتا ہے لیکن اگر تعلیم کا یہیں تسلسل جاری رہا تو آنے والی نسل کلی طور پر مذہب کا انکار کر دے گی_

ستاروں کی شکل وصورت، ساخت پرداخت کے متعلق صرف ایک آیت سب سے زیادہ روشنی ڈالتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہم نے تاروں کو پہلے آسمان کیساتھ ٹانکا ہے، اس ایک آیت کی روشنی میں آپ جب پوری فلکیاتی سائنس کو دیکھتے ہیں تو وہ گمراہ کن نظریات کا ملغوبہ نظر آتی ہے مگر وہ تب جب کسی نے قرآن پڑھا ہو ہم نے قرآن صرف سنا ہے اس کی آیات ہیں غور وفکر نہیں کیا سائنس تو تجربہ اور مشاہدہ پر یقین رکھتی ہے مگر سائنس کی اندھی تقلید کرنے والے تجربہ اور مشاہدہ پر یقین نہیں رکھتے وہ صرف سنی سنائی بات کی بنیاد پر کائنات کی ابتدا کو 13.8 ارب سال قدیم مان لیتے ہیں یاں سیاروں کے وجود کو تسلیم کر لیتے ہیں یاں اس بات کو مان لیتے ہیں کہ آسمانوں کا وجود تو محض دھوکہ ہے اصل میں یہ صرف گیسیں ہیں_

اگر ہم مشاہدہ کی بات کریں جیسا کہ سائنس مشاہدہ کرتی ہے تو ہمیں زمین ساکن دکھتی ہے آسمان ساکن ہے ہمارے اوپر چھت کی طرح تنا ہوا ہے، سورج اور چاند ایک دوسرے کے پیچھے چل رہے ہیں، ستارے ساکن ہیں اور سیاروں کا کہیں کوئی وجود نظر نہیں آتا_ چاند اور سورج دونوں کا حجم ایک جتنا اور زمین سے دوری ایک جتنی نظر آتی ہے_

کیا یہ بات خلاف عقل نہیں کہ جن مشاہدات کی بنیاد پر سائنس زمین کے متحرک ہونے کی بات کرتی ہے ہم محض سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر انہیں قبول کر لیں یاں جس طرح سائنس آسمانوں کو محض گیسیں قرار دیتی ہے ہم اس بات کو سن کر ہی قبول کر لیں کیا ہمارے تعلیمی اداروں کی ایسے تجربات اور مشاہدات کا بندوبست ہے جن کی بنیاد پر ہم بھی اسی طرح فلکیات کی موجودہ شکل وصورت کا مشاہدہ کر سکیں جس طرح کے ہم نے انہیں پڑھ رکھا ہے کیا کسی آدمی کے دل میں اس بات کی خواہش تک پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی تجربہ اور مشاہدہ کے بعد اس بات کو قبول کروں_

جب ہم سنی سنائی بات کو ہی حقیقت کا روپ دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں پھر ایک وقت آئے گا جب خود بخود ہمارے ذہن میں خدا کی ذات کے متعلق سوال پیدا ہونگے کیونکہ اللہ کی ذات کو بھی ہم نے سن سنا کر ہی حقیقت مانا ہے اس کا کہیں تجربہ اور مشاہدہ نہیں کیا_

اگر کسی شخص نے تاریخ اور مذاہب کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے تو وہ جانتا ہے سائنس کی جدید تحقیقات کے بعد خدا کے وجود پر لوگوں کا یقین کم ہوا ہے پورا یورپ الحاد کا شکار ہے سوشل میڈیا کی آمد کیساتھ ہم نے یہاں پر اپنے ہم نام ملحدین کو دیکھا ہے جبکہ پہلے ایسا نہیں تھا آخر ان سب تبدیلیوں کی وجوہات کیا ہیں کیا یہ مذہب سے دوری کا سبب ہے یاں سائنس سے قربت کا سبب ہے ایک بھی ملحد آپ کو سائنس کا انکاری نظر نہیں آتا اور جب مذہبی آدمی بھی سائنس پر ایمان رکھتے ہیں تو پھر بتائیں کس کا نظریہ مستقبل میں غالب آئے گا استعماری طاقتوں کے غلبہ سے پہلے بھی کیا برصغیر کا نظام تعلیم ایسا ہی تھا جیسا مغلوں کے دور میں تھا اور انگریز جو نظام تعلیم لائے تھے اسلام کے نام پر بننے والے پہلے ملک کے وقوعہ میں آجانے کے بعد کیا اس نظام تعلیم میں رتی بھر بھی کمی ہوئی ہے دھوکوں کی فہرست مرتب کی جا سکتی ہے یاں سب اچھا ہے بلکہ دن بدن اچھا ہوتا جا رہا ہے کیا قیامت کی علامات صغری کے پورے ہونے کا کوئی معنی ہے کیا دجال کے دجل کا سائنس سے کوئی لینا دینا ہے اور کہا سائنس دجال نامی کسی مخلوق کو تسلیم بھی کرتی ہے یاں نہیں_

سائنس کے طالب علموں کیلئے اہم سوال گیس تو بے رنگ ہوتی ہے پھر سائنس کس طرح سے نیلے آسمان کو گیسوں کا مجموعہ کہتی ہے_ کیا یہ انجان پن ہے یاں وہ حقیقت ہے جسے کرما کے عقیدے کے تحت فری میسن سائنس ہمارے منہ پر دے مارتی ہے کہ دیکھوں یہ سچ ہے مگر ہم نے تم کو اتنا اندھا بنا دیا ہے کہ تمہیں نظر ہی نا آئے گا

https://www.facebook.com/share/p/wxGJSC33mRtBnd1L/

سائنس کی دنیا اور مذہب کی دنیا حصہ سوم

آج سے سو سال قبل مسلمانوں کے ہاں جتنے بھی تعلیمی ادارے تھے سبھی جگہ زمین کے ساکن ہونے کا ہی نظریہ پڑھایا جاتا تھا اور یورپ و امریکہ میں بھی اکثر و بیشتر یہیں حال تھا، اس وقت کوئی ایک مسلمان بھی ایسا سوال نہیں کرتا تھا کہ مجھے قرآن سے وہ آیت دکھاؤں جس سے زمین کے ساکن ہونے کا نظریہ ثابت ہوتا ہو۔ کیونکہ تمام مسلمانوں کو معلوم تھا کہ رسول رحمت کی بعثت کے دور سے ابتک مسلمان زمین کو ساکن ہی مانتے چلے آرہے ہیں۔

اب ہم تین چار سو سال پیچھے چلتے ہیں.........!

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ گلیلیو نے پہلے پہل زمین کے متحرک ہونے کا نظریہ پیش کیا!

یہاں ہمیں رک کر اس دعویٰ پر غور کرنے کی ضرورت ہے ہمیں ہرگز ان لوگوں کی نیتوں کو آنکھیں بند کر کے درست نہیں سمجھنا چاہیے جنہوں نے ہمارے نصاب تعلیم میں یہ بات شامل کی ہے، نصاب تعلیم میں ڈارون کا نظریہ ارتقاء بھی پڑھایا جاتا ہے۔ ایک نظریہ کا تو ہم انکار کرتے ہیں مگر دوسرے کا اقرار کرتے ہیں اس ضمن میں ہمیں اپنی ترجیحات کو دوبارہ سے پرکھنا ہو گا زمین اور کائنات دونوں کے متعلق قرآن و سنت کے احکام کا پھر سے مطالعہ کرنا ہو گا۔

سب سے پہلے گلیلیو کے تاریخی وجود پر بحث کرنی ہو گی......!

برینڈرسل نے سوال اٹھایا تھا کہ اس بات کا یقین کس طرح کیا جاسکتا ہے کہ انبیاء کی تعلیمات واقع ہی ان کی تھی۔ میرے ناکارہ مسلمان کے پاس اس سوال کا جواب موجود ہے۔

ہم یہاں برینڈرسل کے طریقہ پر ہی سوال اٹھاتے ہیں کہ پہلے تو گلیلیو کا تاریخی پر بحث ہو پھر اس چیز کو دیکھیں کیا واقع ہی اس نے یہ نظریہ پیش کیا تھا اس کے بعد یہ دیکھیں کہ کس طریقہ کار کے تحت اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ سائنس تجربات اور مشاہدات پر یقین رکھتی ہے مگر یہاں ہم نے اس نظریہ کے متعلق یقین کامل حاصل کرنے کیلئے تجربات اور مشاہدات سے گزرنا ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (صحیح مسلم)

گویا اسے قبول کر لے سچ مان لے، نظریہ و عقیدہ مان لے۔

سائنس کے تمام نظریات اور دعووں کے متعلق ہمارا یہیں طرز عمل ہے ہم بغیر جانچے پرکھے بغیر کسی تجربہ اور مشاہدہ کے سائنس کے ہر نظریہ کو قبول کر لیتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم واضح طور پر اللہ اور رسول کے نازل کردہ احکام سے انحراف کرتے ہیں۔

سائنس کے نظریات کے سچ یاں جھوٹ ہونے کی بحث تو تب چھڑے جب ہم نے ان کا تجربہ و مشاہدہ کیا ہو مگر یہاں تو صورتحال بالکل برعکس ہے سائنس کو خدا کے مقابل ٹھہرالیا گیا ہے یعنی جس طرح اللہ کے احکام کو بلا چوں چرا اس بغیر کسی سوال کے مان لیا جاتا ہے یہیں حال سائنس کے نظریات کا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جو ہمارا حالق ہے جو ہمیں گمراہی سے بچانا چاہتا ہے وہ قرآن میں واضح حکم دیتا ہے کہ جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو اس کی تصدیق کر لیا کرو۔ مگر ہم نے سائنس کے ضمن میں اللہ کے اس واضح حکم کو حقیر سمجھتے ہوئے سائنس کے ہر دعویٰ کو سننے اور ماننے کی

روش اپنائی اور سائنس کے ہر دعویٰ کو قرآن پر چسپاں کرنا شروع کر دیا یہاں سب سے اہم چیز ہے ہم نے نامکمل دین پڑھا ہوتا ہے اور نا ہی مکمل سائنس_

جن لوگوں نے تاریخ یاں دین کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا وہ کڑیاں ملانے کے قابل نہیں ہوتے_ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث کی بڑی معروف کتاب ہے اس میں امام طبرانی صحیح سند سے حدیث لائے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے_ موجودہ سائنس تمام تر اسی دھوکے کا حصہ ہے اور اس دھوکہ میں مذہبی اشرافیہ بھی انہی کے ساتھ ہے_

صحیح البخاری اور حدیث کی بقیہ تمام کتب میں خد درجہِ تواتر کو پہنچی ہوئی حدیث ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علما اٹھا لیا جائے گا صحابہ نے عرض کی کیسے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم علما کے اٹھانے سے قبض کر لیا جائے گا پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور اپنے متبعین کو بھی گمراہ کریں گے_ یہ علامت علامات صغری میں سے ہے پوری امت کے علماء کا اجماع ہے اس وقت قیامت کی علاماتِ صغریٰ پوری ہو چکی ہیں مگر لوگ پھر بھی علم اٹھائے جانے والی علامت کا پورا ہونا نہیں مانتے اس کی وجہ تقلید اور شحصیت پرستی ہے_

پچھلے دنوں مجھے سر سید احمد خان کی زندگی پر کتاب حیات جاوید پڑھنے کا اتفاق ہوا جو اس کے متعدد الطاف حسین حالی نے لکھی ہے ہم نصاب تاریخ میں تحریک پاکستان کے ضمن میں ان دونوں شخصیات کا نام پڑھتے ہیں الطاف حسین حالی ملی شاعری میں اقبال کے بعد دوسرا بڑا نام ہے_ جہاں میں اس سوانح عمری میں فری میسن کا بطور حفیہ جماعت تذکرہ پڑھ کر حیران ہوا وہاں اس بات پر بھی تعجب ہوا کہ سر سید وہ پہلا شخص تھا جس نے مسلمانوں میں آسمانوں کے ٹھوس وجود کا انکار کیا_ آج جو نسل زندہ ہے جنکے سامنے سائنس کو خدا کا ہم پلا بنا دیا گیا ہے ان کو یہ نہیں معلوم کہ مسلمانوں میں تیرہ سو سال تک آسمانوں کا ٹھوس وجود بطور عقیدہ تسلیم کیا جاتا تھا قرآن وسنت سے بھی یہیں ثابت ہے مگر جب آپ نے جدید فلکیات وغیرہ کو ثابت کرنا ہو تو آسمانوں کے وجود کو تسلیم کر کے آپ ایک سیٹلائٹ کا وجود بھی نہیں مان سکتے اس لئیے سائنس نے سب سے پہلے آسمانوں کے وجود کا انکار کیا اور مسلمانوں میں سب سے پہلے فری میسن سر سید نے اس اصول کی متابعت کی_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/JWQeTF8gUn6tD8ow/

بچوں کی صحت سے کھیلتی میڈیکل سائنس

ڈاکٹر پیٹر گفتگو کا آغاز کرتے ہیں
جو ہم نے سیکھا ہے بچوں کی ویکسین والا شیڈول وہ نہیں ہے جو ہم سوچتے ہیں_ جب ہم اس پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے پاس ایسی صورتحال آتی ہے

ڈاکٹر اپنی گفتگو آگے بڑھاتے ہیں سوشل میڈیا کی بدولت امریکہ اور یورپ کے ہزاروں ڈاکٹروں کی بچوں کو ابتدائی عمر میں دی جانے والی ادوایات کے تباہ کن اثرات کے متعلق آرا سامنے آتی رہتی ہیں مگر میڈیا ان کو نشر نہیں کرتا، جو ادوایات بچوں کو صحت دینے کیلئے دی جاتی ہیں وہ ان کو بیمار کرتی ہیں زندگی بھر کیلئے بیمار کرتی ہیں کروووونا ویکسین کے حوالے سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے اس پر سینکڑوں سائنس پیپر لکھے جا چکے ہیں کہ اس دوا سے لوگوں میں امیونٹی کا لیول کم کیا گیا تاکہ آیندہ جب کبھی فری میسن کوئی نیا وائرس چھوڑیں تو اس سے زیادہ لوگ متاثر ہوں_

میں نے اپنے چیٹ گروپ میں چار ویڈیوز شئر کی ہیں جن میں بچوں کو دی جانے والی ادوایات کے حوالے سے شدید خدشات کا اظہار کیا گیا ہے_ نا ہی وہ ادوایات کلینیکل ٹرائلز سے گزری ہیں اور نا ہی وہ بچوں کیلئے بنی ہیں_

اگر آپ گفتگو کا احتصار کریں تو صحت کے معاملے میں حکومت پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا اس بجٹ میں جان بچانے والی ادوایات کی قیمت بڑھی ہے مگر کروووونا اور پولیو ویکسین فری دی جاتی ہے اللہ نے سب کو عقل دی ہے سبھی سوچ سکتے ہیں یہ تضاد کیوں ہے_

آپ کے بچے آپ کا مستقبل ہیں اور اس مستقبل کو آپ نے خود محفوظ بنانا ہے جس قدر موبائل ٹاورز، موبائل فون اس کی سکرین ٹائمنگ اور وائی فائی کے سگنل معصوم بچوں کیلئے تباہ کن ہیں ایک عام آدمی جس کے نزدیک معلومات کا ذریعہ صرف میڈیا ہے وہ اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مین سٹریم میڈیکل سائنس جس کا تعلق فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے سرمایہ سے ہے اس سائنس کے خلاف سوشل میڈیا پر ایک لفظ بھی برداشت نہیں کیا جاتا اور مین سٹریم میڈیا پر تو ذکر ہی محال ہے اس لیئے میں نے ویڈوز چیٹ گروپ میں ارسال کی ہیں اگر اکاؤنٹ محفوظ رہا تو آپ وہاں دیکھ پائیں گے ایسی اور درجنوں ویڈیوز وہاں ارسال کروں گا_

https://www.facebook.com/share/p/ZEDc9wST1EZGnBUt/

یہودیت سے اسلام تک جنت کا انکار

آج میں ایک یہودی ربی کی گفتگو سن رہا تھا، وہ کہہ رہا تھا آپ موسیٰ کے ملنے والے دس احکام پڑھیں، پوری تورات پڑھ ڈالیں آپ کو کہیں بھی جنت کا ذکر نہیں ملے گا جہاں بھی ذکر ہے زمین کا ذکر ہے_

اس بیان کو سن کر میں حیران نہیں ہوا کیونکہ فری میسن کا منصوبہ ہی مذاہب اور ان کی تعلیمات کے خاتمے کا ہے مگر وہ اس کام کو ایسے طریقے سے سرانجام دیتے ہیں جس کا شک تک نا گزرے وہ پہلے مذہبی عقائد کا انکار کراتے ہیں اور سائنس و فلسفہ وانٹرٹیمنٹ انڈسٹری و ادب کے ذریعے مادہ پرستانہ عقائد کو پروان چڑھاتے ہیں اور آخر میں سیدھا مذہب پر حملہ کرتے ہیں_ اس سارے کھیل میں اس وقت پوری دنیا کی مذہبی اشرافیہ شریک ہے چاہے اس اشرافیہ کا تعلق اسلام سے ہو، عیسائیت سے ہو یا یہودیت سے_

آج سے ڈیڑھ سو سال پیشتر سرسید احمد خان فری میسن نے بھی نا صرف جنت کا انکار کیا بلکہ فرشتوں، دوزخ، عذاب قبر بلکہ تمام معجزات کا انکار کر دیا_ میں 1913 میں سائنس پر چھپی ایک کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا اس میں لکھا تھا فطرت کے قوانین کبھی نہیں بدلتے اسی بات کا پراپوگنڈا سرسید نے پوری زندگی کیا اور نئی تفسیر لکھ ڈالی تفسیر بالرائے_ سرسید کے بعد سے اسلام دو حصوں میں بٹ گیا اس سے پہلے کا دین اور بعد کا دین_ اس دن سے آج تک سرسید سے بعد والے دین کو ترقی ہوئی ہے اور اس ترقی میں پوری مذہبی اشرافیہ کا ہاتھ ہے کیونکہ بظاہر سرسید کے خلاف لکھنے والے بھی اس تفسیر کو خیالات کی کجی بتاتے ہیں نا کہ شیطانی منصوبہ_ اس وقت سے ابتک مذہبی اشرافیہ فری میسن ہی ہے اور سرسید کی زندگی پر موجود سب سے معتبر کتاب میں فری میسن کا تذکرہ کر ما کا عقیدہ نہیں تو اور کیا ہے_

علامہ اقبال نے سرسید کی مدح میں نظم لکھ کر اپنے حصے کا کام پورا کیا_

آخر یہ سب لوگ سرسید سے لیکر یہودی مذہبی اشرافیہ آخرت یعنی جنت و دوزخ کے انکار پر کیوں تلے ہیں وجہ صاف ہے سزا و جزا کے تصور سے جان چھڑانا تاکہ انسان جو جی میں آئے وہ کرے جیسا کہ مشہور فری میسن الیسٹر کراؤلی نے اپنی کتاب The book of law میں لکھا کہ جو چاہے کرو_

اسلام لوگوں کو پابند بناتا ہے تاکہ معاشرے میں بدامنی پیدا نا ہو سزا و جزا کا تصور بھی اسی لئیے دیا گیا ہے اس کے باوجود جو باز نہیں آتا اس کیلئے حشر ہے تاکہ مظلومین خدا کے وجود کا ہی انکار نا کر دیں_

مگر فری میسن خدا کے وجود سے انکار چاہتے ہیں_

سائنس واضح طور پر خدا کے وجود سے انکار پر کھڑی ہے مگر جب مذہبی اشرافیہ سائنس کے قصیدے گاتی ہے جو بات تو آگے بڑھتی رہتی ہے مگر الحاد کی خاموش یلغار بالآخر خدا کے نا ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دیتی ہے مذہبی اشرافیہ بھی آہستہ آہستہ پینترا بدلے گی_ مرزا جہلمی ویسے تو ڈاکٹر اسرار کی تعریف کرتا ہے ہیں دونوں فری میسن مگر دونوں نے ایک تسلسل کے تحت کام کیا اور الحاد کے عمل کو مرحلہ وار آگے بڑھایا_ ڈاکٹر اسرار نے قیامت کی علاماتِ صغریٰ پر بات کی یعنی کبریٰ کے ظہور کے بعد قیامت قریب ہے مگر مرزا جہلمی ڈاکٹر اسرار کی تعریف کیساتھ قیامت کا وقوع ہزاروں سال دور کا واقع بتاتا ہے_ یہ واضح تضاد ہے

مگر رکیئے اور بہت کچھ ہے

مرزا قرآن و سنت دونوں کو دین کا سورس مانتا ہے مگر غامدی کی تعریف اس انداز سے کرتا ہے کہ اس کیلئے لوگوں کے دلوں میں الفت کا جذبہ پیدا ہو یہ انکار حدیث سے انکار قرآن تک کا سفر ہے پرویز نے قریب قریب تمام قرآن کا انکار کر ہی دیا تھا پرویز پی ٹی وی پر آتا تھا ڈاکٹر اسرار بھی آگے چل کر انہوں نے پرویزی تحریک کو پھیلنے پھولنے کا پورا بندوبست کیا ہوا تھا مگر تھوڑی دیر کیلئے ڈاکٹر اسرار کی لحن ترانی کا مزا لینے میں کیا حرج ہے_

قومی چینل کس نظریہ کو پروان چڑھانا چاہتا تھا یقینا آج آپ غامدی اور مرزا کی مقبولیت دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں_

یہودی ربی کی باتوں سے زمین پر جنت بسانے کی بو آتی ہے اور وہ اس تصور کو عملی جامہ پہنانے میں کوشاں ہیں مگر حقیقت میں یہ دجال کی جہنم ہو گی 2030 تک نجی ملکیت کا خاتمہ کرونا ویکسین کے ذریعے نیچرل امیونٹی کا خاتمہ چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم جس میں انسانوں کو مکمل غلام بنانے کا بندوبست ہے اور اب تمام سائنسی جریدے immortality یعنی موت پر قابو پانے کے تصور کو پروان چڑھا رہے ہیں_ جب موت نا ہو گی پھر اور کونسی جنت ہو گی_ مگر اس جنت کی پیش رفت میں کرونا کے دوران لاک ڈاؤن کے ذریعے دنیا کی آدھی ابادی کو غریب بنا دیا گیا_ جان لیوا ادوایات قوت خرید سے باہر اور کرونا و پولیو ویکسین فری یہ تضاد نہیں ہے یہ دجال کی جنت کا نقشہ ہے یہ دھوکے کے سال ہیں یہ چوتھا دور ہے جس کو جبر کی حکومت سے تعبیر کیا گیا ہے حدیث میں یہ اصل غلامی کا دور ہے، جس میں سب سے بڑھ کر ہماری عقل غلام ہے_

اسی ویڈیو کا اگلا حصہ آڈیو ہے 33 ڈگری فری میسن پادری پوچھتا ہے مسیح نے کیا کہا!

میری بادشاہت تمہارے اندر ہے

پھر وہ گالی دے کر پوچھتا ہے اگر ایسا ہے تو تم آسمانوں پر کس جنت کو تلاش کرتے ہو پھر وہ انہیں یقین دلاتا ہے اصل جنت یہیں زمین ہے

فری میسن ہر شخص کو یقین دلاتے ہیں کہ مذاہب کچھ بھی نہیں ہیں اور اصل راز و اصل سچائی ہم جانتے ہیں_ اور اس میں کوئی شق نہیں وہ جانتے ہیں یعنی اگر وہ کسی کو بتا دیں کہ بے نظیر یاں بھٹو قتل نہیں ہوا یاں عمران خان کے جیل میں ہونے کا پراپوگنڈا جھوٹ ہے اور یہ ان باتوں کے ثبوت ہیں تو کیا کوئی شخص انکار کرے گا کہ اصل راز ان کے پاس نہیں ہیں_

اگلا ربی

تمہیں کسی محل یعنی جنت کا منتظر نہیں ہونا چاہیے تمہیں خود جنت بنانی چاہیے

1868 میں فری میسن نے فلسطین میں پہلی میٹنگ منعقد کی انکے عقیدہ کے مطابق سلیمان کے ٹیمپل سے جادو کی کتب تلاش کرنے کیلئے_ وہ وہاں قدیم فری میسن کی تاریخ تلاش کرنا چاہتے تھے_ آپ مسلمان جان لیں اسرائیل کے قیام کا مذہب سے کوئی لینا دینا نہیں اور نا ہی ہیکل سے ہے نا ہی ہیکل کی تعمیر کوئی مذہبی عقیدہ ہے اصل مقصد آخری صلیبی جنگ ہے جس میں ان کے مخالفین بھی انہی کیطرف سے لڑیں گے اس جنگ میں وہ یقیناً انجان یہودیوں کی قربانی دیں گے جیسے ہٹلر فری میسن کے ہاتھوں ان کا قتل کرایا تاکہ پوری دنیا میں یہودیوں کو معصوم ثابت کر کے ریاست اسرائیل کا قیام عمل میں لایا جا سکے_

پہلے فری میسن مشن کے رکن چارلس وارن نے کتاب لکھی The promised land

اس کتاب میں اس نے صاف صاف لکھا ہے ہم سادہ اور باعزم یہودیوں کو استعمال کریں گے اور ان کو منتخب شدہ لوگ ہونے کا دھوکہ دیں گے جیسا میں نے پہلے عرض کیا ابلیس اپنے مقاصد کے حصول کیلئے انسانوں کو ہی کام میں لاتا ہے_

فری میسن کے ہاں یاجوج ماجوج کا کیا تصور ہے اس تصور کے تحت ربی نے بتایا کہ آخر پر یاجوج ماجوج نا صرف مسیحا یعنی دجال کو قتل کر دیں گے بلکہ دو تین یہودی خاندان باقی بچ جائیں گے مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے معاملہ میں اس نے بتایا مسلمان یہودیوں کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کر لیں گے _

مکمل ویڈیو میرے گروپ میں موجود ہے

ہم نے فیصلہ کرنا ہے ہمیں قرآن وسنت کی جانب لوٹنا ہے اس کا مطالعہ کرنا ہے یاں کوئی دوسرا ہمیں بتائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہدایت کیلئے کیا نازل کیا ہے _

ہم نے فیصلہ کرنا ہے جو شخص ہمیں اللہ کی ہدایت کے متعلق بتا رہا ہے وہ کس قدر قابل اعتبار ہے اور کیا یہ اعتبار والا دور ہے میں کسی شخص کی شحصیت پر کیسے اعتبار کر سکتا ہوں بالخصوص اس صورت میں جب آپ اس سے اپنا دین لے رہے ہیں

آخری بات

محدثین کے ہاں مستقل قول ہے

سند تمہارا دین ہے

ہمیں جاننے کی ضرورت ہے سند کیا ہے اس کو کیسے محفوظ کیا گیا ہے

https://www.facebook.com/share/p/yd2rwSzvDcnnRF1M/

دھوکے کا ڈوز

دجالیت کا جو تصور قبول کر لیا گیا ہے اس کو قبول کرنے میں تو غامدی فتنہ کو بھی اعتراض نا ہو گا

اسکی وجہ مفتی ابولبابہ خود فری میسن ہے

خادم رضوی کو اس لیئے پردہ سکرین سے غائب کیا گیا (مرنا ورنا کہانی ہے) کہ انھوں نے کوئی انقلاب تو لانا نہیں تھا بس دین کے نام پر ایک نئی گپ کا اضافہ کیا گیا، جب خادم کی موت کا سٹیج شو اختتام پذیر ہوا تو لوگوں نے امیدوں کے دیئے بجھا دیئے وہ سمجھ گئے اب جماعت میں وہ دم خم نہیں رہا

اس مثال کو آپ پیچھے لے جائیں، اگر بھٹو مسلسل حکومت کرتا رہتا جیسا کہ اس کو ہیرو مانا گیا (عمران خان) نے بھی تسلیم کیا تو اس سے انقلاب کی توقع کی جاتی اب فری میسن اشرافیہ انقلاب برپا کرنے سے تو رہی بس اس کی ایک آدھ تقریر وہ غیر مسلم جماعت کے ڈرامے اور نام نہاد آئین وغیرہ کو کارنامہ قرار دے دیا گیا وہ نیا فتنہ اسلامی سوشلزم کی صورت میں پیچھے چھوڑ گیا (جس کو فری میسن دھوم دھام سے چینی سوشل کریڈٹ سسٹم کی صورت میں دنیا میں نافذ کرنے والے ہیں)

آگے آ جائیں اگر عمران خان مدت پوری کر جاتا تو کون کہتا ہے اس کو دوبارہ حکومت ملتی، پاپولر پارٹی کے ہوتے ہوئے غیر پاپولر پارٹی جتنی مرضی حکومتیں لے لوگوں کے دلوں میں دھڑکتی پاپولر پارٹی ان کی امیدوں کو زندہ رکھے گی _

فری میسن امیدیں ٹوٹنے نہیں دیتے

جب جمعیت علما اسلام اور جماعت اسلامی عرصہ دراز کے بعد انقلاب برپا نا کر سکے تو امیدوں کے چراغ میں تحریک لبیک کی صورت نیا تیل ڈالا گیا_ میں ان میں سے ہر قدم پر بہکا چاہے جماعت اسلامی ہو، ڈاکٹر اسرار ہو، تحریک لبیک ہو یاں عمران خان مگر اللہ ہاتھ تھامتا ہے جب آدمی اس کے دین میں محنت کرے دین کا قرآن و سنت کا اتنا مطالعہ کرے جتنا کوئی مفتی بھی نا کرے، جب اس کے مطالعہ کا مدعا امت کا اتحاد، فتنوں پر توجہ دلانا اور دجالیت کی شرح ہو تب اللہ اپنے بندے کی مدد کرتا ہے _

البرٹ پائیک نے کہا تھا جب لوگوں کو ہیرو کی ضرورت ہوتی ہے ہم انہیں ہیرو فراہم کر دیتے ہیں، حالیہ تاریخ میں اس کی مثال تحریک لبیک اور عمران خان ہے _

90 کی دہائی میں لوگ ن اور پی پی کے طرز حکومت سے واقف تھے بے نظیر کے ڈرامہ سے بھٹو کا کردار مزید امر ہوا اب بھی شہیدوں کی وارث حکومت وقت کی راہ میں روڑے اٹکاتی ہے خبروں کے سٹیج پر روز نئے جملوں کی تکرار آپ سنتے ہی ہیں _

ممتاز قادری کا ڈرامہ مذہبی طبقہ کو یقین دلانے کیلئے کافی تھا کہ اب بھی لوگوں کے دلوں میں عشق رسول موجود ہے، عشق رسول کے تقاضے کیا ہیں اس کو خاک جانیں یہ شخصیات کے بتوں کے پجاری_ عشق رسول کو مذہبی اشرافیہ سیاست اور اپنا مذہبی تشخص چمکانے کیلئے بطور ہتھیار استعمال کرتی ہے _

عشق رسول کے تقاضوں میں پہلا نمبر اسلام کے سیاسی نظام کا آتا ہے یہ جمہوریت، سوشلزم اور صدارتی نظام (اصلا کمیونسٹ سوشل کریڈٹ سسٹم) پر دھمال ڈالنے والے کیا جانیں اسلامی کا سیاسی نظام کیا ہے _

ابھی جو ڈرامہ رچایا گیا ہے ملک بینک والا اس کا مقصد بھی یہیں تھا کہ لوگوں کے دلوں میں یہ حیال پختہ کیا جائے دین کے پہریدار اب بھی موجود ہیں جس دجال مولوی نے فتویٰ دیا وہ خود اللہ کے ساتھ جنگ لڑنے والی بدی کا اسلامی ورژن لے کر آیا ہے _

دین کے پہریدار بھی ہیں اور دجالی میڈیا انکی تشہیر بھی کرتا ہے!

یہ دین کے پہریدار ہیں یاں دجالیت کے خادم؟؟؟

اسلام کے معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام کا سو سال سے اتا پتا نہیں ہے اور دین کے پہریدار اب بھی موجود ہیں_ خد تو یہ ہے داڑھی منڈے شخص کو بھی دین کا پہریدار مان لیا گیا مگر کیا کریں میڈیا کی پروگرامنگ ایسے ہی ہے_ ملحد اور لادین نسل جو یونیورسٹیوں میں جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس مرد و عورت کی صورت میں موجود اور مغرب کی دلدادہ ہے اس کیلئے اسلام کے پہریدار کے روپ میں کسی سفید داڑھی والے ملا کا چہرہ کتنا غیر آئیڈیل ہوتا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں_

https://www.facebook.com/share/p/JGEmGnKt1vpXefBg/

تاریخ جو ہم نے سنی

ہر وقت ہی پانچ چھ کتب زیر مطالعہ رہتی ہیں سوچا پہلے اس موضوع پر لکھا دیا جائے مبادا ذہن سے محو نا ہو جائے_ ڈاکٹر جاوید اقبال فرزند اقبال کی یاداشتیں پڑھ رہا ہوں_

موصوف فرماتے ہیں شروع شروع میں میرا ذہن مذہب کے متعلق انتشار کا شکار تھا_

ہم نے مضامین کے اس سلسلے کی تاریخ کے تضادات کو واضح کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے_ علامہ اقبال جس کو محض اسکی شاعری کے باعث مجدد دین وملت اور نا معلوم کونسے کونسے خطابات دیئے جاتے ہیں_ ہم نے تاریخ کے تمام بیانات کو جو ہم نے سنے ہیں کسی صحیح سند سے ان کی تصدیق نہیں کی ان بیانات کو تاریخ ہی سے اور قرآن وسنت کی مدد سے جانچ سکتے ہیں مزید عقل کو کام میں لایا جاسکتا ہے_

آپ سوچیں اس سے پہلے مسلمانوں کی تاریخ میں ایسا کونسا مجدد گزرا ہے جس کو محض شاعری کی بنیاد پر مجدد مان لیا جائے_ اگر آپ اسکی شاعری کی بات کرتے ہیں تو جو نتائج وہ چاہتا تھا اس کے برعکس ہوا_ یہ بات صرف انہی لوگوں کو سمجھ آئے گی جس نے کلیات اقبال اردو اور فارسی کی دس کتب میں سے ایک ایک لفظ پڑھا ہے_

ڈاکٹر جاوید اقبال کی بات کریں اس سے قبل تاریخ میں ایسا کونسا مجدد گزرا ہے جس کے بیٹے کو اتنی تعلیم بھی نا دی گئی ہو کہ اس کا ذہن مذہب کے بارے میں انتشار کا شکار ہو جائے_ آپ بالکل حالیہ تاریخ میں چلے جائیں شاہ ولی اللہ کی بات کریں ان کو اہل سنت کے تمام فرقے مجدد مانتے ہیں ان کے والد بھی محدث تھے اور چاروں بیٹوں نے بھی علم کی دنیا میں نام پیدا کیا اور اپنے والد کی علمی وراثت کو آگے پہنچایا_

فری میسن میں کرما کا عقیدہ پایا جاتا ہے جو ابلیس کا عقیدہ ہے اس عقیدہ کے تحت وہ سب کچھ سچ بتا دیتا ہے یعنی اپنے لوگوں کے ذریعے تمام منصوبے عیاں کر دیتا ہے تا کہ روز حشر اللہ کے حضور یہ عرض رکھ سکے کہ میں نے تو سب کچھ بیان کر دیا تھا یہ جان بوجھ کر انجان بنے رہے_ اسی عقیدہ کے تحت اگلی بات کو سمجھیں

اسی کتاب میں ڈاکٹر جاوید نے اعتراف کیا ہے کہ سکندر مرزا نے مجھے ایک اسلامی کمیشن کا رکن بنایا اور کہا کہ یہ کمیشن تو صرف دکھاوے کیلئے بنایا گیا ہے اس نے کرنا کچھ نہیں ہے، ڈاکٹر جاوید اسکا رکن تو بن گیا مگر یہ کہہ کر تنخواہ لینے سے انکار کر دیا کہ جب اس کمیشن نے کرنا کچھ نہیں تو تنخواہ کیسی_

اس بیان کے ذریعے انہوں نے پوری طرح ذہن سازی کی ہے اب آپ عقل کو استعمال میں لائیں کیا سکندر مرزا کو معلوم نہیں تھا کہ میں کس شخص سے یہ راز بیان کر رہا ہوں کیا اس کو معلوم نہیں تھا کہ یہ شخص کسی اور کو یہ بات بتا دے گا_ یقیناً اسے معلوم تھا پھر سوال پیدا ہوتا ہے اس نے اس بات کا اظہار کیوں کیا تو میرے بھائیوں یہ وہیں ابلیس کا کرما کا عقیدہ ہے جس سے وہ ظاہر کرتے ہیں کہ اس مملکت کا اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اور اسلام کے نام پر صرف دھوکہ دیا گیا_

جاوید نے تنخواہ نا لی یعنی اس سے انہوں نے ثابت کیا کہ سکندر مرزا کے ارادے تو یقیناً برے تھے مگر مجدد اقبال کا فرزند اسلام کا سچا خیر خواہ تھا آپ جانتے ہیں دھوکہ دینے کیلئے ہیرو کی ہیرو گیری چمکانی تو ضروری ہے_ قائد اعظم کے متعلق کہا جاتا ہے اس نے اپنی سچی بیٹی کو عاق کر دیا اور ہم نے بغیر کسی تحقیق کے مان بھی لیا_

آگے اس نے ایوب خان کی بات کا تذکرہ کیا ہے جہاں اس نے جاوید اقبال کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہم تو مکاروں راسکلز کی تلاش میں ہیں جبکہ آپ کو رائیٹسٹ ہیں آپ کو بھلا وزیر کیسے لیا جا سکتا ہے_

یہاں پھر اقبال کے فرزند کو بچا لیا گیا_

بالکل یہیں بات فری میسن کی 1897 کی اہم ترین تصنیف میں لکھی ہے کہ سیاست میں اخلاق کو کچھ دخل نہیں ہے_

ایک طرف تو علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں مغربی تعلیم کی دھجیاں بکھیری دوسری طرف اپنے بیٹے کو وہیں مغربی تعلیم حاصل کرنے مغرب بھیجنا چاہتے تھے_ علامہ کی پوری شاعری سے آپ کیمونزم، جمہوریت اور خلافت تینوں کو بر آمد کر سکتے ہیں ایسا بے ربط کلام انسانی تاریخ میں نہیں ملے گا یہ واقع بھی اسی بے ربطی کا مظہر ہے یعنی جو مغربی تعلیم کی مخالفت کرنا چاہے وہ اقبال کی شاعری لے آئے اور جو مغربی تعلیم ضروری سمجھے وہ اقبال کا عمل لے آئے_ اسی لیئے اللہ قرآن میں کہتا ہے شاعروں کی پیروی گمراہ کرتے ہیں اور شاعر جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں مگر کیا کریں ہم نے نا قرآن پڑھا سمجھا اور نا اقبال کو مکمل پڑھا جس کی بنیاد پر پراپوگنڈا اور حقیقت میں فرق کر سکیں_

اس مضمون کو مختصر کرتے ہوئے آخر میں ڈاکٹر جاوید اقبال کی وہ تصویر جس میں وہ بی بی سی لندن کی مشرقی سروس سے خطاب کر رہے ہیں بی بی سی مغربی دنیا کا سب سے بڑا نشریاتی ادارہ ہے اس کا علامہ کے فرزند کو بطور براڈ کاسٹر لینا کیا ثابت کرتا ہے یہیں ثابت کرتا ہے نا برطانوی راج دشمن تھا اور نا ہی آزادی اصلی تھی بلکہ سب دھوکہ تھا

تصویر میرے اکاؤنٹ آخر الزماں والی پوسٹ کے نیچے ہے_

https://www.facebook.com/share/p/drgzAH4PbNLHw41X/

اسلاف شناسی کیا ہے

قیام پاکستان کو جب تک کسی ہیرو کے تصور کیساتھ نتھی نا کیا جاتا تب تک اس بات کا امکان تھا کہ کہیں لوگ اس عمل کو شک کی نگاہ سے نا دیکھیں اور اسے استعمار یعنی اب فری میسن کی کنٹر ولڈ دنیا کا نیا ورلڈ آرڈر نا سمجھیں جس میں استعماری غلبہ کے بعد دھوکے کے اصل سالوں کے آغاز پر آزادیوں کا دھوکہ تھا جس میں وطنی قومی ریاستوں کا وجود عمل میں لایا گیا یعنی نظام معیشت و معاشرت و سیاست تو وہیں رہا جو مغرب نے دنیا کو دیا تھا جس کے پیچھے سارا فکری سرمایہ فری میسن مفکرین کا تھا جس کا اعتراف انہوں نے پروٹو کولز آف دی ایلڈرز آف زائن نامی کتاب میں کیا ہے_

پاکستان اور بھارت کے قیام کو بھی ہیرو کے تصور کیساتھ جوڑا گیا اور اسی تصور کو اگلی نسلوں میں زندہ رکھنے کیلئے اقبال شناس پیدا کرنا ضروری تھے، لوگ صرف ذہن سازی کو ہی سچ مانتے ہیں اور اسی کو بطور عقیدہ اپنا کر کسی قسم کی ذہنی مشق میں مبتلا نہیں ہونا چاہتے وہ جو کچھ سنتے اور پڑھتے ہیں اسی کو سچ مان کر تنقیدی نگاہ ڈالے بغیر قبول کر لیتے ہیں حالانکہ یہ اسلامی نقطۂ نظر نہیں ہے اللہ تعالیٰ تحقیق کا حکم دیتا ہے اسماالرجال و علم جرح و تعدیل اسی تحقیق کے اصول پر کھڑے ہیں مگر جب مسلمانوں نے مطالعہ کی عادت کو چھوڑ دیا تب اس ضمن میں کون محنت کرے_

لوگ سرے سے تضادات پر غور ہی نہیں کرنا چاہتے ایک طرف علامہ اقبال جمہوریت اور وطنیت کا سخت ناقد تھا اس کی زندگی کے آخری چار ماہ کی سرگزشت اس کے شاگرد نے اپنی کتاب اقبال کے حضور میں لکھی ہے اس میں وطنیت کے تصور پر اقبال کی شدید تنقید نقل ہے مگر اس کتاب کے چھپنے سے قبل ہی 1930 میں اقبال وطن کا تصور دے چکا تھا_ یہ سب کچھ دھوکے کے سالوں کے ضمن میں ہو رہا تھا جن کے تحت فری میسن دنیا کو اپنے مطابق نئے بلاکوں میں تقسیم کرنا چاہتے تھے تا کہ چھوٹی چھوٹی وطنی قومی ریاستوں کی صورت میں بانٹ کر دنیا کو آسانی سے کنٹرول کیا جا سکے_

چونکہ اقبال کا تصور اس وطنی قومی ریاست کیساتھ بطور ہیرو جوڑا گیا تھا اس لئیے یہاں اقبال شناسی کو بیدار کرنے کیلئے سینکڑوں ادارے حکومتی سطح پر قائم کئیے گئے مگر مجال ہے جو اسکا عشر عشیر بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شناسی کے حوالے سے کیا جاتا یا اقبال سے پہلے مسلمانوں کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں گزری ہزاروں علمی شخصیات کی شناحت کے متعلق کوئی ادارہ قیام عمل میں لایا جاتا کیونکہ ہماری پچھلی تاریخ جہاں دھوکے سے پاک تھی وہیں مسلمانوں کا سیاسی و معاشی و معاشرتی نظام حقیقی معنوں میں قائم تھا شریعت نافذ تھی_ وہاں اسلامی قومیت کا تصور تھا سعودی عرب، مصر، شام، ترکی اور پاکستان قومیت کا تصور نہیں تھا وہاں نا جمہوریت تھی نا وطنی قومی ریاستیں تھی مگر کیا کریں نا ہی کسی نے تاریخ پڑھی ہے نا ہی قرآن و سنت کو پڑھا ہے جو یہ جان سکیں کہ اسلام حقیقت میں ہے کیا_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے (المعجم الکبیر للطبرانی)

میرے حیال میں وہ دھوکے کے سال انقلاب فرانس کے ساتھ ہی شروع ہو چکے تھے جب یورپ نے ہر معاملہ میں پوری دنیا کی رہنمائی شروع کی_

استعماری غلبہ کے دور میں تمام دنیا کے مسلمانوں میں خلافت کے قیام کا تصور بطور ریاست موجود تھا اور علامہ اقبال نے بھی اپنی شاعری میں اسی بات پر زور دیا مگر وہ سب دکھاوا تھا تا کہ مسلمانوں کی فکر کو شکار کیا جائے بعد میں اس نے وطنی قومی ریاست کا تصور دینا تھا مگر اس سے قبل فری میسن کے طریقہ کے مطابق نفسیاتی حربوں کے ذریعے خود کو سچا مسلمان بھی ثابت کرنا ضروری تھا_ اگر ہم صرف کڑیاں ملانے کے قابل ہو جائیں تو سب کچھ سمجھ سکتے ہیں جس طرح اقبال سرسید کی تعریف میں رطب السان ہے اور جس طرح سرسید نے انگریزوں کی چاپلوسی کی اور اقبال نے انگریزوں سے بظاہر بغاوت کا تصور دیا صرف انہی دو متضاد حالات کو پڑھ کر ہی ہم کڑیاں ملا سکتے ہیں_

وطنی قومی ریاستوں کے قیام کا مقصد حقیقتاً اقوام متحدہ کا وفاق تھا جس کی اگلی شکل دجال کی ورلڈ گورنمنٹ تھی_ ہزاروں سالوں کے بعد دنیا کا اقوام متحدہ کے وفاق کے تحت متحد ہو جانا انسانیت کی معراج نہیں بلکہ دجالی نظام حکومت کی ابتدا تھی اگر آپ اقوام متحدہ کی تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا اس کے قیام میں کمیونسٹ فکر کو دخل تھا_ کیونکہ آگے چل کر جمہوریت کے دھوکے کے بعد فری میسن نے کمیونزم کو ہی بطور مثالی نظام دنیا پر نافذ کرنا تھا اب جس کی ابتدا ہو چکی ہے چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم ایران اور برطانیہ بھی اپنا رہے ہیں دی اکانومسٹ صیہونی شمارہ کیمونسٹ نظام کی وکالت کر رہا ہے ورلڈ اکنامک فورم سے اس کے حق میں آوازیں اٹھ رہی ہیں جس طرح کارل مارکس نے ذاتی جائیداد کے خاتمے کا تصور دیا تھا اقوام متحدہ 2030 تک اس تصور کو عملی جامہ پہنانا چاہتا ہے_ اللہ ہم پر رحم کرے ہم گہرائی سے قرآن وسنت کا مطالعہ کریں جب ذاتی جائیداد کا خاتمہ ہو جائے گا تب سب کچھ حکومت نہیں دجال کی عالمی حکومت کے کارندوں کے قبضہ میں چلا جائے گا یہیں وہ اصل دجالیت ہے جس کی خبر ڈاکٹر اسرار اور مفتی ابو لبابہ شاہ منصور نہیں دیتے_ ریاستی لحاظ سے وطنی قومی ریاستیں دجالیت کی پہلی شکل تھی_

https://www.facebook.com/share/p/TAgzE3qfYQWtcgbT/

باخبر ہونا کتنی بڑی نعمت ہے

اس وقت پی ٹی آئی پاکستانی سیاست کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور اسے یہ درجہِ انہی آقاؤں نے دیا ہے جنہوں نے گرینڈ منصوبہ کے بعد استعماری غلبے کو وطنی قومی ریاستوں کا روپ دیا یہ وہیں قوتیں ہیں جو ستر سے ابتک تمام نتائج مرتب کرتی رہی ہیں_
جب پی ٹی آئی کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش ہوئی تو عمران خان نے صرف ایک بات کی کہ یہ سب کچھ امریکہ کی شہ پر ہوا پاکستانی عوام جانتے ہیں امریکہ اور یورپ غاصب قوتیں ہیں مگر یہ تصویر کا ایک رخ ہے جو عمران خان نے دکھایا اس لیئے اس نے ان دو قوتوں پر خوب تنقید کی تاکہ لوگ جو جانتے ہیں اسی کو کیش کیا جائے اور لوگ جو کچھ جانتے ہیں میڈیا کو اسی مقصد کیلئے فری میسن لائے تھے جو کچھ فری میسن کی اصلیت ظاہر کرتا ہے اسے لوگ نہیں جانتے_
اب امریکی ایوان نمائندگان میں قرارداد منظور ہوئی ہے جس کی حمایت 368 اور مخالفت میں صرف 7 ووٹ پڑے ہیں مدعا پاکستانی الیکشن کی شفاف تحقیقات کا تھا ئی بات میں اسی شہ سرخی کے نیچے حنیف عباسی کا بیان چھپا تھا یہ صیہونی سازش ہے یعنی تمام ن لیگی اور پی پی کو ماننے والوں کے نزدیک تو یہ ثابت ہو گیا کہ امریکہ کو یہود کنٹرول کر رہے ہیں اور عمران خان پہلے ہی یہ بات دہرا دہرا کر مقبولیت کی سیڑیاں چڑھے ہیں
پاکستانی عوام کو بیوقوف بنانے کا سب سے بہتر طریقہ ہے امریکہ کو گالیاں دینا حالانکہ ان کے سب سے بڑے دشمن 47 سے موجود سیاسی و مذہبی اشرافیہ ہے جنہوں نے آزادی، جمہوریت اور الیکشن ڈرامے کے نام پر سب کو بیوقوف بنا رکھا ہے حالانکہ یہ شاید قیام پاکستان کے وقت کی طے ہو چکا تھا کہ کس کو کس وقت حکومت دی جائے گی_
اب جو امریکی ایوان نمائندگان میں تحریک پیش ہوئی ہے وہ واضح طور پر پی ٹی آئی کی حمایت میں آئی ہے گویا عمران خان کی امریکہ پر تنقید غلط تھی امریکی تو عمران خان کے یار ہیں_
مگر رکیں کیا کسی کو 2022 والا بیانیہ یاد بھی ہے مجھے نہیں لگتا ایسا ہے_ کیونکہ پراپوگنڈا کے نام پر خبروں کی اتنی بھرمار ہے کہ لوگوں کو کل والے واقعات یاد نہیں رہتے ویسے اتنا باخبر ہے کون_ مگر ایک عمل تسلسل سے جاری رہتا ہے اور وہ ذہن سازی کا دجالی عمل ہے جس کے سکرپٹ میں موجودہ وقت میں عمران خان کو ہیرو اور نواز شریف کو ولن کا رول دیا گیا ہے فری میسن نظام پر لوگوں کی امیدیں بحال رکھنے کیلئے ہیرو اور ولن کا رول ہمیشہ رکھتے ہیں اس میں عمران خان یاں نواز یاں عوام کی مرضی کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یہ تو میڈیا بتاتا ہے الیکشن ہونگے اور لوگ اپنا حق رائے دہندگی استعمال کریں گے
پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں وہ کہتا ہے سیاسی آزادیوں کا تصور محض ایک دھوکہ ہے_
اب اس قرارداد کو کس انداز میں دیکھا جائے کیا کوئی شخص میری رہنمائی کرے گا مطلب کیا امریکیوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا کہ لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکے عمران خان تو امریکیوں کا یار ہے زیادہ تر لوگ تو ایسا ہی سوچیں گے میرے حیال میں اس سے بہتر توجیہ نہیں ہو سکتی اگر ایسا ہے تو حنیف عباسی کا بیان بھی دھوکہ ہی ہو سکتا ہے یعنی پہلے تو عمران خان صیہونی سازش کا رونا روتا تھا گویا کھلے الفاظ میں نہیں مگر پی ٹی آئی کے یوٹیوبرز اور سوشل میڈیائی بقراط ضرور ایسا کرتے ہونگے مگر اب صورتحال یہ ہے کہ جن کو عمران خان صیہونی کہتا تھا حنیف عباسی بھی اسی آواز میں شامل ہو گیا ہے

کیا ن لیگ اور پی ٹی آئی میں کوئی دشمنی ہے بھی کل قومی اسمبلی کی وہ ویڈیو تو آپ نے دیکھی ہو گی جس میں شہباز شریف کی آمد پر اسد قیصر اور عمر ایوب چھلانگ مار کر کھڑے ہوئے اور جھک کر تعظیم بجالاتے ہوئے ادب سے بوس سے مصافحہ کیا عمران خان کی غیر موجودگی میں پاکستان کی پوری اشرافیہ کا بوس یقیناشہباز شریف ہی ہے

https://www.facebook.com/share/p/Uo4aw32bNaof17SH/

اب کونسی لڑائی چل رہی ہے

اب پوری دنیا میں لڑائی کے صرف دو فریق ہے اشرافیہ اور عوام
اب تو ہمارے سمیت تمام دنیا اقوام متحدہ کیساتھ جڑ چکی ہے اب تو تمام دنیا کی اقوام کو نیچے سے تقسیم کیا جاتا ہے اندرونی سطح پر جمہوریت کے نام پر لوگ ہر سیاسی جماعت سے جڑ کر ایک دوسرے کے دشمن ہیں ہر جگہ مذہبی اور سیاسی اشرافیہ لوگوں کو تقسیم کر رہی ہے
جس قدر ن لیگ اور پی ٹی آئی والے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اس سے زیادہ ڈیموکریٹ اور ریپبلکن ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں
کیونکہ اس جمہوریت انتخابی نظام کا مقصد ہی عام لوگوں کو جن کو سیاسی اشرافیہ کیڑے مکوڑے سمجھتی ہے آپس میں تقسیم کرنا تھا لڑانا تھا نفرت، عیصیبت، تنگ نظری اور بد اخلاقی کے ہتھیاروں سے ذبح کرنا تھا
اس گندی سیاست کی بدولت عوام، عوام کی دشمن ہے اور سیاستدان تماشا دیکھتے ہیں یہ جو ٹی وی سے ہمیں سیاستدانوں کے ایک دوسرے پر جارحانہ حملے نظر آتے ہیں یہ سب سٹیج پلے ہے کیونکہ جب تک اندھی بہری عوام کو یقین نہیں دلایا جائے گا کہ ان کے مفادات کیلئے اشرافیہ آپس میں منقسم ہیں تب تک عوام آپس میں تقسیم نہیں ہونگے ۔و
ایک ہی گھر میں رہنے والے باپ اور بیٹا مختلف سیاسی نظریات کی بنا کر منقسم ہیں بتائیں یہ سب کس کا کمال ہے یہ اس جمہوری نظام کا کمال ہے
صاحب مطالعہ لوگ ہمارے ہاں نہیں مغرب اور امریکہ میں بھی اس نظام کو انسانوں کو تقسیم کرنے والا کہتے ہیں
پوری دنیا اقوام متحدہ کے پرچم تلے متحد ہے اور اقوام متحدہ سرمایہ داروں کو سپورٹ کرتا ہے جس سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جارہا ہے مگر میڈیا پر ان باتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا وہ اصل وجوہات نہیں بتائی جاتی جن کے سبب مہنگائی اور بے روزگاری بڑھ رہی ہے ۔

https://www.facebook.com/share/p/AP7ovCpxtutnRn1D/

کرونا ویکسن کہاں سے آئی، آئی ایم ایف سونا کاغذی کرنسی امریکہ نے دی

امریکہ ہمارے قرضے کیوں معاف نہیں کرا دیتا کرونا کی بڑی فکر ہے اسے لوگ بھوک، ننگ، افلاس، بے روزگاری اور مہنگائی سے مر رہے ہیں امریکہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں مگر ویکسن لگانے کی بڑی پرواہ تھی_ اتنے لوگ کروووونا سے نہیں مرے جتنے اس کے بعد لاک ڈاؤن لگنے کے باعث نوکری جانے یاں فاقوں سے مر گئے کرونا وبا تھی یاں اصل وبا لاک ڈاؤن تھا یاں اس سے بھی بڑھ کر بنیادی مقصد لوگوں کو ویکسین لگوانا تھا_

جواب: امریکہ خود دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک ہے وہ تمہارے قرضے کیسے معاف کرائے

سوال: خود سب سے بڑا مقروض ملک ہے اور ہمیں ویکسن فری دے رہا ہے جبکہ امریکہ کے اپنے ہاں کئی ریاستوں میں اس دہشت ناک اور انسانی تحریک کا مہلک ترین ہتھیار mRNA ٹیکنالوجی سے تیار کردہ ویکسین پر پابندی لگ چکی ہے (میرے پاس امریکہ کے مین سٹریم میڈیا کی ویوڈز رپورٹ ہیں اس پابندی کے بل کے متعلق)

جواب: قرضے بینک آئی ایم ایف دیتا ہے امریکہ نہیں دیتا!

سوال: آئی ایم ایف کے پاس پیسہ کہاں سے آتا ہے

جواب: 😄😄😄😄😄😄

یہ تو کوئی جواب نا ہوا

جواب: 😄😄😄😄

محترم آئی ایم ایف کے پاس سونے کی کانیں نہیں ہیں اس کے فنڈ میں پوری دنیا کے ممالک اپنا حصہ ڈالتے ہیں اور سب سے زیادہ حصہ امریکہ کا ہوتا ہے دوسرے نمبر پر چین حصہ ڈالتا ہے جس ملک کا زیادہ حصہ ہوتا ہے وہ آئی ایم ایف کی پالیسیوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے گویا اس وقت آئی ایم ایف دنیا میں جو کچھ بھی کر رہا ہے وہ امریکہ اور چین کی ملی بھگت سے کر رہا ہے اور اسکا مقصد پوری دنیا کو مقروض رکھنا ہے_

مگر ایک الجھن ہے

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ امریکہ دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک ہے اور دوسری طرف یہیں امریکہ آئی ایم ایف کے فنڈ میں سب سے زیادہ رقم دیتا ہے۔

کیا یہ تضاد نہیں ہے ؟؟؟؟

بعض لوگ کہیں گے نہیں!

چلیں ہم اس تضاد کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں_ اگر آپ مطالعہ کریں تو تاریخ کے سینے میں بڑے راز چھپے ہیں_ میں کم از کم سات کتب کے حوالے دے سکتا ہوں کہ بارہویں صدی عیسوی کے گندے اور بدبودار یورپ میں بھی یہودی سب سے زیادہ مالدار تھے اور بعد میں وہ اتنے مالدار ہوئے کہ انہوں نے بادشاہوں کو قرضے دینے شروع کر دیئے وہ بادشاہوں سے اپنے مطالبات منواتے تھے_ روتھ چائلڈ پر تو ہالی ووڈ والے فلم بھی بنا چکے ہیں جس میں وہ اپنے بچوں کو یورپ کے پانچ بڑے ممالک میں بینک کھولنے کیلئے بھیجتا ہے_

بینکاری کے بعد جب یورپ میں کمپنیوں کی صورت میں کاروبار کا آغاز ہوا تو ظاہر ہے لوگوں کو سود پر قرضہ لینا پڑا وہاں ایک طرف یہودی قرضہ دے رہے تھے دوسری طرف سب سے بڑی کمپنیوں کی بنیاد انہوں نے ہی رکھی ان میں ایک ایسٹ انڈیا کمپنی بھی تھی جس نے برصغیر پر قبضہ کیا_

یہ باتیں پاکستانی کے ایک نیم ملحد نے اپنی کتاب میں لکھی ہیں تمام حوالے مانگنے پر فی الفور دیئے جاسکتے ہیں_
فیڈرل ریزروو ادارہ جس کے پاس امریکہ کی کرنسی چھاپنے کا اختیار ہے وہ فرد واحد کی ملکیت ہے گورنمنٹ کی ملکیت نہیں ہے اور اگر آپ بریٹن ووڈ کے معاہدے سے واقف ہیں تو دوسری جنگ عظیم کے بعد پوری دنیا کی کاغذی کرنسی کو ڈالر کیساتھ منسلک کر دیا گیا تھا_ پاکستان کی کرنسی بھی بعد میں ڈالر کیساتھ منسلک ہو گئی_
اس سے قبل جو طریقہ ہزاروں سالوں سے چلا آرہا تھا اس میں سونے اور چاندی کے سکے بطور کرنسی استعمال ہوتے تھے مگر اب چونکہ دجال کے اقتدار کی تیاریاں تھی اس کے خزانوں کا مالک بننا تھا اس لیئے دنیا کو دھوکہ دیا گیا جیسے اب الیکٹرانک کرنسی کے متعلق ذہن سازی کی جارہی ہے_
خیر یہ بات دور نکل جائے گی کرونا پر واپس آتے ہیں
بتایا جاتا ہے امریکہ نے نا صرف ہمیں کرونا ویکسین مفت دی بلکہ ان طالبان کو بھی مفت دی جنہوں نے چند ماہ قبل امریکی کو تاریخ کی بدترین شکست دی تھی امریکیوں نے وہاں دس لاکھ لوگوں کو قتل کیا اور اب وہیں امریکی ان کے اتنے ہمدرد بن گئیے کہ طالبان کو افغانستان کو جہاز بھر بھر کر مفت ویکسین دی_
یار لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ طالبان نے تو اپنی عوام کو ویکسین کے قریب تک نہیں آنے دیا_ خیر جاہلیت کی کوئی خدود نہیں ہوتی_ طالبان کا نمائندہ سہیل شاہین ٹویٹ پر ٹویٹ کر کے امریکہ کا شکریہ ادا کر تا رہا بالکل ایسے ہی جیسے اس نے چند دن قبل بھارت کا انتہائی شکریہ ادا کیا ہے وہ بھارت جو مسلمانوں کا بدترین دشمن ہے مگر ہماری آنکھوں پر پٹی بندھی ہے ہمیں نظر نہیں آئے گا پوری دنیا کو ایک ہی قوت کنٹرول کر رہی ہے_
چلیں مان لیتے ہیں امریکہ نے ویکسین مفت دے دی جیسے وہ پولیو کی ویکسین مفت دیتے ہیں
کرونا اور پولیو ویکسین مفت مگر اس بار کے بجٹ میں ہر بار کی طرح پھر سے جان بچانے والی ادوایات مہنگی کیوں ہوئی ہیں؟؟؟؟؟؟
اس پر طرہ یہ کہ آئی ایم ایف نے بھی بعد میں ویکسین کی قیمت بڑھانے کا مطالبہ کر دیا_
گویا وہ آئی ایم ایف جس کی پالیسیوں پر امریکہ کا سب سے زیادہ عمل دخل ہے وہ ادویات کی قیمت بڑھانے پر اسرار کر رہا ہے اور امریکہ کروووونا ویکسین فری دے رہا ہے_
افریقہ میں قحط پڑ رہا ہے امریکہ ان لوگوں کو غذا نہیں دیتا مگر ویکسین پھر بھی مفت دے رہا ہے_
میں چاہتا ہوں آپ تنقیدی سوال کیجئے خوب کیجیے تا کہ میں لوگوں کے اذہان میں موجود تمام شکوک وشبہات دور کروں

https://www.facebook.com/share/p/ytDciN4TUN4mNLGP/

ہم جنس پرستوں کیلئے کلب کھولنے کا معاملہ اور اجتماعی اخلاقیات کا بحران

(حصہ اول)

آج اخباروں میں خبر چھپی ہے کہ جس شخص نے کلب کھولنے کی درخواست دی تھی اسے گرفتار کر لیا گیا ہے اس خبر سے نام نہاد مسلمانوں کلیجے کو تو ضرور ٹھنڈ پڑی ہو گی مگر گرفتار کیا گیا ہے یاں ٹھنڈ بر سائی گئی ہے اس کی تحقیق کسی نے نہیں کی کیونکہ میڈیا کی خبر تو آسمانی وحی کا درجہ رکھتی ہے اس لیئے ہم یہ جان کر پر سکون ہیں کہ وہ شخص جیل کی چکی پیش رہا ہے ممکن ہے وہ عیش کر رہا ہو مگر ہمیں اس سے کیا لینا خبر کو وحی مان کر قبول کر لیا،

عورت مارچ کا فتنہ بڑے عرصہ سے پاکستان میں جاری ہے یہ سارا عمل موجودہ خبر، عورت مارچ گستاخی رسول کے ڈرامے اور مسلمانوں کا اصلی رد عمل اس پر دانشوروں کے تبصرے یہ سب مل کر ایک خاص ماحول بنا رہا ہے جس کے ذریعے پاکستانی معاشرے کو الحاد کیطرف دھکیلا جائے گا اور یہ کام پوری سیاسی اشرافیہ نواز، زرداری، عمران، سعد رضوی، فضل الرحمن، حافظ نعیم مل کر انجام دے رہے ہیں کچھ نام نہاد لوگ مذہب کو اوڑھ لیتے ہیں تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ دین کے پہریدار موجود ہیں مگر حقیقتا یہ سب منافقین کی اصلی صفوں میں موجود ہیں_

یہ خبر عالمی میڈیا پر بھی رپورٹ ہوئی ہے آگے بڑھنے سے پہلے ایک حدیث سن لیں صحیح بخاری میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جس میں حیا نا ہو وہ جو چاہے کرے 'صنعتی انقلاب سے بہت پہلے یورپ سے شرم وحیا کا کلچر جڑ سے اکھاڑا گیا مگر میڈیا اس جانب لوگوں کی توجہ نہیں دلاتا نا یہ بتاتا ہے کہ صنعتی انقلاب میں افریقی غلاموں کا خون تھا نا ہی سامراج کے ذریعے مسلمان خطوں کی لوٹ کھسوٹ پر بات کرتا ہے یہ صرف حال کو بیان کرتے ہیں_ دنیاوی ترقی میں پیچھے رہ جانے کا رونا رویا جاتا ہے دینی ترقی کہاں ہے اس کی کسی کو خبر نہیں مرنا یاد ہو تب نا_ یورپی عوام اپنی حکومتوں سے کس قدر نالاں ہیں جمہوریت کس طرح لوگوں کیلئے عذاب بنی ہے اور اب وہ کس طرح چین کے ظالم ترین سوشل کریڈٹ سسٹم کو پوری دنیا میں لانا چاہتے ہیں ہمیں اسکی بھی خبر نہیں ہماری تو یہاں تک ذہن سازی کی جائے گی کہ ڈیجیٹل کرنسی بھی آپ کے حق میں بہت مفید ہے حالانکہ کرنسی کے متعلق وکی پیڈیا کے مضمون میں بھی لکھا ہے کہ ڈیجیٹل کرنسی پوری غلامی خیر غلامی کی جدید شکل تو وطنی قومی ریاستیں تھی جس کا خواب پیش کرنے سے قبل اقبال نے دور حاضر کے بتوں میں بڑا سب سے وطن ہے کا نعرہ لگایا تھا خلافت کی بات بھی کی اور اشتراکیت کی بات بھی کی انگریز کو پوجنے والے سرسید کا ترانہ بھی گایا اور بغاوت کی بات بھی کی_ سب ملتا ہے

رسول رحمت نے بے حیائی کو کیوں عذاب قرار دیا ہے مذہبی اشرافیہ کے چنگل میں پھنسے معصوم مسلمان اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں قرآن میں واضح طور پر نامحرم رشتوں کا ذکر ہے صحابیات تک اللہ کے رسول کو نہیں دیکھتی تھی کیونکہ وہ ان کیلئے نامحرم تھے مگر ہمیں اس سے کیا لینا بت سجے ہیں مذہبی وسیاسی اشرافیہ میں ہیرو ز کو پوجا جا رہا ہے جو اصل اسلام ہے وہ کتب میں باقی ہے اور علم علما کے ساتھ اٹھایا جا چکا_

یہ خبر عالمی میڈیا میں چھپنے کیساتھ اس کے دورس نتائج مرتب ہونگے پراپوگنڈا کا آغاز وہاں سے ہو گا پہلے مغربی ممالک کی تنظیمیں احتجاج کریں گی ویسے جان لیں بے حیائی کا فروغ اقوام متحدہ کے ایجنڈے میں داخل ہے جس کا ہر قانون افغانستان سمیت تمام اسلامی ممالک پر لاگو ہے مگر ہک دھوکہ کھاتے جاتے ہیں کیونکہ حدیث کے مطابق دھوکے کے سال جو ہیں اگلے دن جنگ میں ایک خاتون ادیب کا کالم پڑھ رہا تھا جس میں وہ نصاب میں اسلامی اسباق پر اعتراض اٹھا رہی تھی اور کالم پی ٹی آئی مقبول ترین جماعت کے حق میں لکھا جا رہا تھا حالانکہ نصاب میں اسلام کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے بس پردہ ڈالنے کیلئے چند اسباق ہیں لارڈ میکالے کا نظام تعلیم شروع دن سے آب وتاب سے جاری ہے_

اس خبر کے بعد انسانی حقوق کی تنظیمیں اس شخص کے حق میں آواز نا اٹھائیں یہ ممکن ہی نہیں ہے شریعت میں اس عمل کے کرنے والے کیلئے سیدھی سنگسار کی سزا ہے۔ مگر شریعت کی پرواہ کسے ہے ہمیں کیا معلوم دین اور اسکا قانون کیا ہے دین پڑھا ہو تو تب بس منافقین سے سنا ہے جنہوں نے دین کے نام پر دجالیت ازبر کرائی ہے۔

فلموں میں وہ پہلے ہی رائے سازی کر رہے ہیں ذہنوں کو ہموار کر رہے ہیں کوئی وقت جاتا ہے آئی ایم ایف کلب کھولنے کا مطالبہ کر دے تب کیا کریں گے حکمران کہیں گے ہماری مجبوری تھی حالانکہ یہ بالکل ایسے ہی ہو گا جیسے یوسف رضا گیلانی نے امریکیوں کو کہا تھا تم ڈرون حملے کرتے رہنا ہم اوپر سے شور کرتے رہیں گے۔

https://www.facebook.com/share/p/bhEkYsHNTnNSkeAq/?mibextid=oFDknk

ساحل عدیم - مضمون 1

ساحل عدیم کا سٹیج پلے

آج ایک ویڈو نظر سے گزری کسی ٹی وی چینل کا پروگرام ہے جس میں حلیل الرحمن قمر اور ساحل عدیم شریک ہیں حاتون سوال کر رہی ہیں طاغوت کیا ہوتا ہے؟؟؟

آگے سے ساحل عدیم صاحب عدیم المثال اسلامی سکالر حاتون کو سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں بالآخر خلیل الرحمٰن قمر (جس کو نا جانے کسی بے ہودہ ڈرامے کی بدولت سچے مسلمان کا خطاب دے دیا گیا ہے) کی انٹری ہوتی ہے اور وہ حاتون کو دھمکی کے انداز میں چپ کرا دیتا ہے_

اسلامی ٹچ والا یہ شو اور ٹی وی پر موجود تمام مذہبی، نیوز چینلز اور ڈراموں پر چینلز پر نام نہاد اسلام کے ترجمان شو تمام سکرپٹڈ ہوتے ہیں ان شوز کا مقصد اسلام کا درست رخ نہیں بلکہ غلط رخ پیش کرنا ہوتا ہے_ اور آہستہ آہستہ لوگوں کو اسلام کے اصل رخ سے اتنا دور لے جانا مقصود ہوتا کہ اگر کوئی شخص دین پڑھ بھی لے تو وہ یہیں سمجھے کہ یہ جھوٹا دین ہے اور بالآخر وہ دین سے ہی متنفر ہو جائے_

سکرپٹ کے مطابق پہلے ساحل عدیم نے کہا 95 فیصد حواتین جاہل ہوتی ہیں_

پھر سکرپٹ کے مطابق حاتون نے اس بات پر اعتراض اٹھایا_ ساحل عدیم نے بھونڈی سی وضاحت پیش کی اور پھر سے حاتون پر چڑھائی کرتے ہوئے کہا میں تم سے معافی مانگتا ہوں کیونکہ تم جاہل ہو_ گویا جس بات پر غلہ تھا دوبارہ وہیں بات دہرا دی_

اس سکرپٹڈ شو کا بنیادی مقصد لفظ طاغوت کا مذاق بنوانا تھا اور وہ مزاق بن گیا مزید بنتا جا رہا ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ طاغوت کا وجود ہی موجود نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں نے ساحل عدیم اور ٹی وی پر بیٹھے مولوی نما مسخروں کو اسلام کا اصل ترجمان سمجھ لیا ہے_

اس وطن، میڈیا، جمہوریت، معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کی اصل کیا ہے مغلوں کی اور 1857 سے 1947 تک کی تاریخ کیا ہے اس کا ہمیں کچھ علم نہیں_ اسلام ہم تک کیسے پہنچا اس بات کا کچھ علم نہیں ہے_ احادیث کیسے جمع کی گئی قرآن کی سند کیا ہے کسی غیر مسلم کے سامنے ہم قرآن کی صداقت کیسے ثابت کر سکتے ہیں کچھ معلوم نہیں ہے_

فری میسن ٹی وی اور اس کے بعد سوشل میڈیا کو لائے ہی اس لیئے تھے کہ لوگ مطالعہ کو چھوڑ کر اصل تحقیقی دین سے جان چھڑا لیں اور جہاں جس مولوی کے منہ سے اسلام کے نام پر جو بات سننے کو مل جائے اسے ہی اصل اسلام سمجھ کر قبول کر لیں_

ہمارا اسلام ہمارا نظریہ اور بیانیہ سب سنا سنایا ہے تحقیقی اسلام سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے_ کون باوضو ہو کر اہتمام سے بیٹھے اور قرآن کھول کر اللہ کی نازل کردہ ہدایت پڑھے پھر حدیث رسول کی کتب میں موجود باب التفسیر سے اس کی تفسیر سمجھے_ حدیث کی کتب اتنی بڑی ہیں ان پر وقت کون ضائع کرے_ ساحل عدیم، مفتی طارق مسعود، مرزا جہلمی، غامدی زمانے میں مقبول نام نہاد اسلامی سکالر ہیں ویسے بھی موبائل ضرورت بن چکا ہے اور فیس بک ویوٹیوب کا چسکا بھی لگ چکا ہے ان پر اسلام کا جو بھی ورژن سننے کو ملے اسی کو غنیمت جانا جاتا ہے_

موبائل، انٹرنیٹ کی آمد سے پہلے جس نے کچھ کتب پڑھ لی ہیں بس وہیں کافی تھی اس کے بعد صرف موبائل ہے فیس بک اور سوشل میڈیا ہے ہر شخص یہیں سمجھتا ہے جو میں جانتا ہوں وہ کوئی نہیں جانتا_ لوگوں کی یہ حالت ہے اپنے پسندیدہ مزہبی و سیاسی لیڈر کے متعلق بات تک سننا گوارا نہیں کرتے

حالانکہ اس سے قبل کی دنیا میں تو برداشت تھی مکالمہ اور مباحثہ بری چیز نہیں ہے مگر لوگوں میں برداشت نہیں رہی سب سے خطرناک چیز ہے اخلاقیات کا جنازہ نکل چکا ہے_

اگر آپ کسی بے دین آدمی سے بھی گفتگو کر رہے ہیں تو اس کو آپ کہنے سے اس کی نگاہ میں آپ کا مرتبہ بڑھے گا_ مگر ہمیں اخلاقیات سکھائے کون جن کو ہم سیاسی و مذہبی رہنما تسلیم کرتے ہیں وہ تو یہیں چاہتے ہیں یہ بد اخلاق بنیں تا کہ کوئی دو اشخاص بھی تعمیری گفتگو کی بنیاد پر آپس میں پیار و محبت کا رشتہ قائم نا کرنے پائیں_

صحیح البخاری سے لیکر حدیث کی بقیہ تمام درجوں کی کتب میں متعدد اسناد سے مروی حدیث ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم اٹھالیا جائے گا علما کے اٹھانے سے پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے_ یہ ٹی وی اور سوشل میڈیا و یوٹیوب کا دین ان جاہلوں کی نرسری ہے_ اگر آپ نے سچا دین حاصل کرنا ہے تو وہ قرآن و سنت میں موجود ہے کیا آپ قرآن و سنت کی جانب لوٹنے کی کوفت کریں گے اگر نہیں تو یہ دینی و سیاسی اشرافیہ آپ کو کامیابی سے آپس میں دست و گریباں رکھے گی_ نفرتیں، عداوتیں اور کدورتیں ہی آپ کا دین رہیں گی، اپنے مذہبی و سیاسی رہنما کا دفاع نا کہ دین کا دفاع آپ کے نزدیک جہاد اکبر کہلائے گا_

1928 میں پہلا ٹی وی چینل کسی انسانی کاوش کے نیتجے میں وجود میں نہیں آیا تھا نا ہی دجالی مسلم علما نے کسی دینی و دنیاوی یاں زمانے کی نوعیت و حالت دیکھتے ہوئے تصویر حلال کی تھی یہ سب کچھ حاص سکرپٹ کے ذریعے کیا گیا تھا_

سکرپٹ کیا ہے اس کا مکمل نقشہ قرآن و سنت میں موجود ہے_

لوگوں کو علم نہیں نہیں ان دھوکے کے سالوں میں ہماری ہوا، پانی، کھانا، دوا ہمارے حیالات و نظریات ہر چیز کو زہر آلود کیا جا چکا ہے بنیادی مقصد انسانیت کو تقسیم رکھنا ہے تا کہ یہ کبھی بھی وطنی قومی ریاستوں، دھوکے کی جنگوں، دھوکے کے کھیل، سینما فلم و ٹی انڈسٹری، سائنس و ٹیکنالوجی کی حقیقت نا سمجھ سکیں_

آپ عام انسان اس کنٹرولڈ میٹرکس میں کیڑوں مکوڑوں کی حیثیت رکھتے ہیں اشرافیہ سن 47 سے پہلے بھی حکومت میں تھی اور بعد میں بھی_ دھوکے کے سالوں کا آغاز کب ہوا (مشہور حدیث دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے) اگر آپ یہ جان لیں تو اسلام اور بے دینی کے ادوار میں حد فاصل کھینچ سکیں گے_

فیس بک پر صرف کئیے پانچ ہزار گھنٹوں سے بہتر قرآن و سنت کا پانچ منٹ کا مطالعہ بہتر ہے اللہ کے بندوں علامات قیامت کا پہلا حصہ مکمل ہو جانے سے بعد والے دور میں آپ کسی اور فہم دین کو اپنا فہم دین نہیں بنا سکتے_ قرآن و سنت کے مطالعہ سے آپ کو اپنا فہم دین خود بلڈ کرنا ہو گا

وقت کے آغاز سے لیکر آج تک اس زمین پر جتنی بھی کتب لکھی گئی ہیں تمام انٹرنیٹ پر موجود ہیں_ اور فری دستیاب ہیں_ خود کو کتب میں غرق کر لیں تا کہ آپ کو علم ہو سکے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے_

https://www.facebook.com/share/p/WDtXyw1AszbHBiND/?mibextid=oFDknk

ساحل عدیم - مضمون 2

دین کا ٹی وی اور سوشل میڈیا ورژن

صحیح البخاری کے باب العلم میں روایت ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری کیساتھ باری مقرر کر رکھی تھی کہ ایک دن تم سارا دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہو گے دوسرے دن تمام میں یہ کام کروں گا اور شام واپسی پر ہم دونوں ایک دوسرے کو سارا دن جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بیان کر دیں گے_

اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی دین وعلم) کی کوئی بات بھی ہم سے پوشیدہ نا رہے_

محدثین نے پوری پوری عمریں سفر میں گزار کر حدیثیں جمع کی اور پھر انہیں ایک جگہ بیٹھ کر ترتیب دیا اس دوران انہوں نے راویوں کے مکمل حالات بھی جمع کیئے_ یہ باتیں نا صرف محدثین سے منقول ہیں بلکہ اس دور میں جتنی بھی ہزاروں کتب لکھی گئی ہیں ان تمام میں منقول ہیں_ ان کو ایک ایک حدیث کے حصول کیلئے دو دو ماہ کا سفر کرنا پڑتا تھا اور اس تلاش حدیث میں وہ اپنا ذاتی سرمایہ صرف کرتے تھے_ کیا اس کام سے ان کو کسی قسم کا ذاتی فاہدہ مقصود تھا یا ان کے ذہن میں کتاب کی رائلٹی کا تصور تھا_ ایسا کچھ نہیں ہے، ان لوگوں کو صرف اللہ کی رضامندی مطلوب تھی_

کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو مجھ سے کوئی بات سنے اور اسے آگے پہنچا دے_

آج وہ تمام کتب حدیث ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ یہ کہہ لیں ان کا آدھا حصہ موجود ہے آدھا ضائع ہو چکا ہے_ میں نے تیرہ کتب حدیث پڑھی ہیں آج جب اس مضمون کو لکھنے کا آغاز کیا تو میں نے سوچا اس وقت دنیا میں موجود تمام پچاس کتب حدیث کے نام تلاش کروں تو اس دوران مجھے خزانہ مل گیا_ امام بخآری کی کتاب الادب المفرد مل گئی_

ایک محدث نے اپنے ذوق وجذبے اور وارفتگی کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے

"میں حدیث کی تحصیل وطلب میں کسی شہرت ونام کمانے کی غرض سے نہیں لگا اور ناہی قدیم جدید کے اکٹھا ہونے سے بات دراصل یہ ہے کہ جب کسی چاہنے والے کیلئے محبوب کی ملاقات ممکن نا ہو تو وہ اس کی باتیں سن کر دل بہلا لیتا ہے"

جان جانیں کو لطف کتب حدیث کی پڑھ کر آتا ہے محبوب کی معیت کا مزہ اس سے بڑھ کر نہیں_ جب آپ کوئی بھی کتاب حدیث کھولتے ہیں تو آپ 14 سو سال پیچھے چلے جاتے ہیں_ یہ دنیا اس کی رنگینیوں سے کٹ جاتے ہیں، محبوب کا شہر مدینہ ومکہ مسجد نبوی، صحابہ کا ہجوم یہ سب باتیں پڑھ کر اسی کے دل کو سرور ملتا ہے جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی محبت ہے جو صرف اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا_

جو مشہور کتب حدیث ہیں ان کے علاوہ غیر مشہور کتب میں سے میں نے پانچ، چھ کو میں نے نیٹ پر دیکھا ہے ان کے ابتک ترجم نہیں ہوئے_ مگر میرے علم میں جو کتب آئی ہیں یاں جن کو میں نے مختلف لائبریریوں میں دیکھا ہے وہ ان میں پچیس تک کا ترجمہ ہو چکا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب آج سے سولہ سال قبل میں نے حدیث کی تیرہ کتب پڑھی تھی البتہ ایک کتاب علی بن جارود نیسا پوری کی المنتقی کے نام سے انٹرنیٹ سے اردو ترجمہ میں مل گئی ہے یہ آٹھ سو صفحات پر مشتمل ایک ہی جلد میں ہے_

اگر آپ نے حدیث کی مشہور کتب کے متعلق جاننا ہے اور یہ جاننا ہے کہ دین کس طرح ہم تک صحیح حالت میں پہنچا ہے آپ المستر فہ کا مطالعہ کر لیں جو 1857 میں مصر میں پیدا ہوئے یہ کتاب حدیث اور اصول حدیث کی کتب کے تعارف میں انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے جس طرح باقی علوم میں ابن

ندیم کی الفہرست کا درجہ ہے اس کے علاوہ بر صغیر میں شاہ ولی اللہ کی کتاب بھی محدثین کے حوالے سے مشہور ہے ایک وقت میں، میں نے وہ بھی پڑھی تھی_

زیادہ تفصیل میں جانے سے بہتر ہے میں فری میسن کی تحریک کے نفسیاتی عوام کا تذکرہ کر دوں کہ کس طرح وہ لوگوں کو اصل علوم سے دور لے گئے ہیں _بعض لوگ جانتے ہیں علماء نے شروع میں ٹی وی کی مخالفت کی اور بعد میں خود ہی ٹی وی چینل کھول لیئے_ انہی علمانے پہلے تصویر کی مخالفت کی بعد میں اس کو حلال کر لیا_ اگر آپ کے دل میں اللہ کا حوف ہے تو یہ نا دیکھیں علما کیا کر رہے ہیں بلکہ یہ دیکھیں اللہ کے احکامات کیا ہیں_ وہ جو مشکوتہ میں علما کو انبیا کے وارث قرار دینے والی روایت ہے وہ ترمذی میں ہے اگر چہ امام ترمذی نے اس کا ایک ہی طریق نقل کیا ہے مگر اس کی متابعت اور روایات سے بھی ہوتی ہے_

اگر آپ کو دیکھنا ہے کوئی سچا عالم ہے بھی یاں نہیں تو اس کا طریقہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ آپ اس کی باتوں کی تحقیق و تصدیق کریں وہ جو باتیں بیان کرتا ہے اسے قرآن و سنت سے تلاش کریں_ علم کے بارے میں جو فضیلتیں قرآن و سنت میں آئی ہیں خود قرآن و سنت پڑھ کر ان فضیلتوں کو پالینے سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے اس طرح آپ ٹی وی و سوشل میڈیا کے دینی ورژن کو قبول کرنے سے بچ جائیں گے_ اور اگر آپ نے تصدیق نہیں کرنی تو سہولت پسندی سے نا دین ہاتھ آتا ہے نا ہی ہدایت ملتی ہے_

جب علمانے ٹی وی کی مخالفت کی اور جو قبول کیا یہ سب سکرپٹ کے مطابق تھا_ اس سے دو کام ہوئے اول علما کی حیثیت مجروح ہوئی دوم لوگوں کے دلوں میں یہ حیال پیدا ہوا کے سائنس و ٹیکنالوجی کے نام پر ہر چیز قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے_

میں اکثر لوگوں سے کہتا ہوں ہمارا دین سنا سنایا ہے یاں ہمارا دین ٹی وی کا دین ہے تو لوگ غصہ کرتے ہیں مگر کل جو ساحل عدیم کا معاملہ ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ ہمارا دین ٹی وی کا ہی دین ہے ٹی وی سے جو کچھ بھی بیان ہو گا اسی کو بطور دین کے کر بحث و مباحثہ کا موضوع بنایا جائے گا ہم جو سوچتے، بولتے اور نظریہ اپناتے ہیں وہ ہمارا اپنا نہیں ہوتا بلکہ ٹی وی کے پراپوگنڈا اور ذہن سازی کا نتیجہ ہوتا ہے ٹی وی اور سوشل میڈیا سے ہماری جس قسم کی ذہن سازی ہوتی ہے اس ذہن سازی کو ہم اسلام کا نام دے لیتے ہیں_

اللہ کے بندوں مانا مطالعہ مشکل چیز ہے مگر فتنوں کے دور میں دین کو اس کے اولین سور سز سے حاصل کرنا ہی نجات کا باعث ہے خود بھی دین پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں جب آپ دین پڑھیں گے تبھی آپ اللہ کا وہ حکم پورا کر پائیں گے

تم وہ امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کیلئے کھڑا کیا گیا ہے نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو_

ٹی وی بذات خود برائی ہے اور آپ کہتے ہیں ہم اس برائی سے نیکی کشید کر رہے ہیں یہ کس طرح ممکن ہے بھلا_ آپ کے ہاں فلم پہلے آئی اور ٹی وی بعد میں آیا_ اس بات پر سرے سے بحث ہی نہیں کہ نا محرم عورتوں کے حصار میں بیٹھ کر کونسا دین پیش کیا جاتا ہے اگر اسے دین بیان کرنا تھا تو عورتوں کو پردے میں ہونا چاہیے تھا مگر ٹی وی نے دین کا وہ ورژن متعارف کرایا ہے جس میں پردہ کو دین سے خارج کر دیا گیا ہے_

آپ فری میسن البرٹ پائیک یاں السٹر کراؤلی کی کتب پڑھیں وہ پہلی بار اس بات کو لائے کہ اچھائی اور برائی ایک ہی ہیں اور اسی اصول کے تحت فری میسن میڈیا لائے جس میں ناچ گانا، مجرا بھی ہے اور مولوی کا واعظ بھی اب یاں تو ناچ گانا بھی مولوی کے حکم میں داخل ہے یاں پھر مولوی بھی ناچ گانے کے حکم میں داحل ہے اچھائی اور برائی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یہ نہیں ہو سکتا کہ کعبہ میں بت بھی پڑیں رہیں اور مسلمان کعبہ کا طواف بھی کرتے رہیں_ یہ نہیں ہو سکتا کہ بے حیائی کی ترغیب دینے والا ڈرامہ ختم ہو اور مولوی دین بیان کرنے آجائے_ ٹی وی پر مولوی رکھنے کی وجہ اس فتنہ کو

قبولیت دلوانا ہے مگر جب مولویوں نے ٹی وی کو اپنالیا تو وہ بھی فتنہ کے حکم میں داحل ہو گئے اسی لیئے بخاری سمیت حدیث کی تمام کتب میں روایات شامل ہیں کہ علما کے اٹھانے سے علم اٹھالیا جائے گا اور اس نشانی کو علامات صغری کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے یعنی قیامت کی چھوٹی علامات_

اللہ نے انسان کو عقل دی ہے اسکا استعمال کیا کریں ماضی کے ٹرینڈ اسرار احمد کا چینل یوٹیوب ڈلیٹ کرتی ہے جبکہ مرزا کا چینل دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہا ہے اوریا مقبول جان دس لاکھ سبسکرائبر والا یوٹیوب کی طرف سے دیا گیا تمغہ سینے پر سجا کر کھڑا تھا_ باقی لوگوں کے چینل دھوم دھام سے چل رہے ہیں_ ڈاکٹر اسرار کے چینل کے ڈلیٹ ہونے سے اس کی مقبولیت کم نہیں ہوئی بڑھی ہے اور دوسرے سینکڑوں چینلز پر اس کی تمام ویڈیوز موجود ہیں یہ نا دیکھا کریں کیا ہو رہا ہے بلکہ یہ دیکھا کریں جو ہو رہا ہے اس کے اثرات کیا پیدا ہو رہے ہیں اور جو اثرات پیدا ہو رہے ہیں کیا وہیں اثرات پیدا کرنے کیلئے ایسا کیا گیا ہے اگر یوٹیوب والوں نے ڈاکٹر اسرار کی مقبولیت بڑھانے کیلئے اس کا چینل ڈلیٹ کیا ہے تو وہ مرزا، غامدی یاں اوریا کا چینل کیوں ڈلیٹ نہیں کرتے ممکن ہے کسی وقت ان کی مقبولیت بڑھانے کیلئے بھی ایسا ہی کام کیا جائے_

علامات قیامت کا پہلا حصہ پورا ہو جانے کے بعد والے دور میں ایسا ہر گز نہیں ہے کہ آپ کو کوئی مولوی پسند آ گیا تو وہ ہی اصل دین بن گیا اگر آپ کہتے ہیں وہ صحیح دین بیان کر رہا ہے تو میں پوچھوں گا آپ نے اس بات کی تصدیق کیسے کی ہے_ اگر آپ اس پر مجھے گالی دیں یاں تعصب برتیں تو اس سے اپنا ہی نقصان کریں گے اور اگر خود سے چودہ سو سال پرانا دین پڑھنا شروع کر دیں تو کسی کا نہیں اپنا ہی فایدہ کریں گے_

دین کا جو حصہ مولوی نہیں بتاتے اور دجالیت کی جو اصل شکل مولوی نہیں دکھاتے وہ میں اپنے چیٹ گروپ میں بیان کرتا ہوں ویڈیوز کی صورت میں جو سائنس ص ٹیکنالوجی سے لیکر بیماریوں، حادثات، تاریخ، اور قدرتی آفات کے متعلق ہوتی ہیں ان میں بیان کیا جاتا ہے کہ فری میسن کس طرح سے ہماری ہوا، پانی، کھانے اور ادویات کو زہر آلو کر رہے ہیں بیماریاں کیوں بڑھ رہی ہیں، غربت اور بے روزگاری کا سبب کیا ہے_

اس وقت پوری دنیا کے مسائل ایک جیسے ہیں جتنی نفرتیں پاکستان میں سیاستدانوں نے پیدا کی ہیں اس سے زیادہ نفرتیں امریکہ کے سیاستدانوں نے پیدا کی ہیں دنیا آخری صلیبی جنگ کی جانب بڑھ رہی ہے جس کے دونوں فریق باطل کے غلبہ کیلئے لڑیں گے_ یہ کیسے ہو گا سب میں اپنے چیٹ گروپ میں بیان کرتا ہوں اگر آپ شمولیت چاہتے ہیں تو حوش آمدید جو کچھ نصاب تعلیم اور میڈیا پر نہیں بتایا جاتا جو کچھ آپ کا محبوب مذہبی وسیاسی رہنما نہیں بتاتا میں وہ کچھ وہاں بتاتا ہوں_ میں عام آدمی ہوں قرآن وسنت کا طالب ہوں اور قرآن وسنت کو پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں_

https://www.facebook.com/share/p/jJNjVpccgn9CDVLu/?mibextid=oFDknk

ساحل عدیم مضمون 3

وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے
وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے (سورہ نسا119)
جس قدر قرآن میں فری میسن یعنی ابلیس کے گروہ کا تذکرہ ہے اس قدر دنیا کی کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں ہے_
دو دن سے ساحل عدیم کے ڈرامے پر چل رہی بحث کامیاب ہوتے سکرپٹ کا حصہ ہے_ میں پہلے بھی دو مفصل مضمون لکھ چکا ہوں_ آپ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن نامی کتاب پڑھیں اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے ہم پریس کو لائے ہیں اور ہم ہی اسے کنٹرول کرتے ہیں 1928 میں پہلے ٹی وی چینل کے قیام سے لیکر آج تک میڈیا کا بنیادی مقصد بے حیائی کا فروغ رہا ہے_ دوسرا اہم مقصد لوگوں کو تقسیم کرنا_ جب لوگوں کی تفریح کیلئے چمکتی دمکتی چیز آ گئی اور اس کی پرموشن بھی ہے تو دنیا و تاریخ کو سمجھنے کیلئے کون کتاب کا مطالعہ کرے_
اس پروگرام میں ساحل عدیم اور اس عورت کی کاسٹ نے اپنا کردار خوب نبھایا، جن لوگوں نے قرآن وحدیث کو ذاتی طور پر نہیں پڑھا ان کے نزدیک ساحل عدیم مفکر اسلام ہے_ مگر اسلام ہے کیا انہوں نے کبھی بھی قرآن وسنت کے مطالعہ سے جاننے کی کوشش ہی نہیں کی_
سما کی سکرین سے جاری اس سٹیج پلے کا بنیادی مقصد عورت کے کردار کو سربلند کرنا تھا، عورت کو اوپر لانا تھا_ اوپر والی قرآنی آیت میں بھی یہیں اشارہ ہے جس کو میں نے بطور عنوان لیا ہے_ ابلیس اللہ سے کہہ رہا ہے وہ میرے حکم سے خدائی ساحت میں ردوبدل کریں گے_ اب ہمیں ابلیس دکھ تو نہیں رہا مگر اس شیطانی مذہبی اشرافیہ کے تصویر حلال کر لینے کی بدولت ٹی وی اور میڈیا ہماری زندگیوں میں قرآن وسنت کے نعم والبدل کے طور پر رواج پا چکا ہے اور ہم اس ابلیس (میڈیا) کے حکم سے ہی جانوروں کے کان چیز رہے ہیں_
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک وقت آئے گا اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لیا جائے گا، یہ تصویر بھی انہی میں سے ایک ہے اس تصویر کو صرف اور صرف دجالیت کے فروغ کیلئے حلال کیا گیا ہے کیونکہ اگر تصویر نا ہوتی تو ٹی وی کا حیال کہاں سے آتا_ پچھلے تین سے سال سے یورپ سے لیکر افریقہ تک عورت کو نمایاں کرنے کی تحریک جاری ہے_ آپ نے پاکستان میں پچھلے چند ماہ میں دیکھا ہوگا عورتیں کلیدی عہدوں پر براجمان کی جارہی ہیں_
اس سارے ڈرامے میں بنیادی بات کا ذکر ہی نہیں ہے کہ کسی محفل میں یوں نامحرم مرد وعورت کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا کونسے اسلام کا حکم ہے_ اللہ کے نازل کردہ اسلام میں تو ایسا کوئی حکم نہیں ہے ہاں آج کے دجالی مولوی اور سکالر اسلام میں اس کا ضرور حکم ہے بلکہ ضرورت اور مستحب ہے_
اس ٹی وی نے اچھے بھلے حدیث کو جاننے والے لوگوں کی مت مار دی ہے کیونکہ جب وقت کے نام نہاد مشہور عالم ذاکر نائیک، اسرار احمد، غامدی، مرزا، ثاقب رضا، مفتی طارق مسعود وغیرہ ٹی وی سکرین سے نمودار ہونگے تو کون ٹی وی کو برا کہے_
مودودی دجال نے عورت کی حکمرانی کی مخالفت کی مگر قائد اعظم کی شخصیت کو اس طرح چمکایا گیا کہ اس کی بہن سارے دور میں اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلتی رہی مجال ہے جو کسی کو یہ بات خلاف اسلام نظر آئی ہو_

بعد میں اسی دجال مودودی نے فاطمہ جناح کی الیکشن میں حمایت کر دی_ تا کہ جماعت اسلامی کے اندھوں کے ذہن میں اسلام میں عورتوں کی حکمرانی کے تصور کی بیخ کنی کر دے_ مولوی پرستی کا نقصان ہی یہیں ہے آدمی دین پڑھنے جو انہیں رہتا اور اسکی مت ماری جاتی ہے آدمی کا دین صرف اپنے لیڈر کا دفاع بن جاتا ہے_

ہماری اسمبلیوں میں عورتیں کس قرآنی حکم کے تحت چیختی چنگھاڑتی ہیں، عورتوں کے معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ میں چھا جانے سے مسلمانوں یاں پاکستان نے قومی کی فہرست میں کونسا اونچا مقام پالیا ہے_

اللہ تعالیٰ کو اپنی تخلیق عورت سے کوئی بیر نہیں ہے جو قرآن میں نبی کی بیویوں کو حکم دیتا ہے کہ گھروں میں ٹھہری رہو_ اللہ کے رسول کو عورتوں سے کوئی بیر نہیں ہے جو کہا عورت کی گھر کی نماز مسجد کی نماز سے بہتر_ قرآن میں محرم و نامحرم رشتوں کا ذکر دل بہلانے کو نہیں کیا گیا_ مگر یہ دجالی علما ان آیات و روایات کا پراپوگنڈا کریں تب لوگوں کے ذہنوں میں اسلامی تعلیمات کا درست نقش ثبت ہو_

اللہ نے عورتوں کی حفاظت کیلئے سارے احکام نازل کیئے ہیں_

عورت کا مقام گھر ہے اس پر تعلیم کا حصول فرض ہے مگر کونسی تعلیم وہ تعلیم جس میں ہمیں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بچیاں ڈانس کرتی نظر آتی ہیں یاں وہ تعلیم جو صحابہ پردے کی اوٹ سے امہات المومنین سے پایا کرتے تھے یاں وہ تعلیم اور وہ مسائل جن کا احادیث میں ذکر ہے صحابیات پردے کے پیچھے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کرتی تھی_

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے_

مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر الگ کر لو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔(سورہ نسا34)

مرد عورتوں پر اپنا مال حرچ کرتے ہیں یہ فطرت ہے جس کے تحت انسان ہزاروں سال سے جیتے چلے آرہے ہیں مگر ابلیس نے اللہ کو چیلنج دیا تھا میں فطرت کو بدل دوں گا آج اس بدلاؤ کے تحت عورت زندگی کے ہر میدان میں موجود ہے اور غیر محفوظ ہے_ ریپ کے سب سے زیادہ کیسسز دنیا کے ان ممالک میں ہوتے ہیں جہاں عورتوں کو سب سے زیادہ آزادیاں دی گئی ہیں_

ہمارا اسلام نصاب تعلیم اور میڈیا کا اسلام ہے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا پر دجال کی آمد سے پہلے دھوکے کے چند سال آئیں گے (المعجم الکبیر للطبرانی)

مجھے بتائیں کونسی قوت ہے جس نے پوری دنیا کو دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے کس قوت نے حقیقت کا الٹ تصور دماغ میں بٹھا دیا ہے کیا وہ قوت میڈیا نہیں ہے_

یہ اصول دین میں ہے اللہ کی اطاعت کا تقاضا ہے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ہم نے سنا اور مانا_

مگر آج یہ اصول پورے طور پر میڈیا پر صادق آتا ہے ہم سنتے اور مانتے ہیں تحقیق نہیں کرتے _ ایسے لوگ ہیں میری بحث چلی کہتے ہیں وہ عورت پروگرام میں گئی کیوں میں نے عرض کیا جس شخص کو آپ سکالر کہتے ہیں وہ ایسے پروگرام میں بیٹھا کیوں جس میں نامحرم عورتیں ہوں ایک نامحرم بے پردہ اینکر سے دوفٹ کے فاصلے پر ہنس کر مسکرکر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے شخص کو آپ اسکالر کہتے ہمارا یہ دین میڈیا کے متعلق قرآنی حکم سمعناواطعنا کا مظہر نہیں تو اور کیا ہے _

جب مذکورہ پروگرام شرعی تقاضوں کے مطابق ہی نہیں تو پھر یہ کیوں نامانا جائے کہ ساحل عدیم سکرپٹ کے مطابق وہاں گیا تھا تاکہ عورتوں کو پورے پاکستان میں دام فریب میں لایا جائے ثابت کیا جائے کہ ان کو کیسا سمجھا جاتا ہے آج مجھ سے ایک بہن نے عجیب سوال کیا میرا دل پھٹ گیا یااللہ ہمارا معاشرہ کس تیزی سے بے دینی کی دلدل میں گھستا چلا جارہا ہے اور یہ سب مولوی کے ٹی وی پر بیان کردہ دجالی دین کی بدولت ہوا ہے اگر یہ مولوی اسلام کے سچے خادم ہوتے تو پہلے دن سے میڈیا کو دجال کے فروغ کا ذریعہ کہتے کیا یہ ممکن تھا جس مولوی کے پاس ممبر کی قوت ہے اس کی نیت صاف ہونے کے باوجود بھی دجالی میڈیا اتنی ترقی کرجاتا _

دھوکے کے سالوں کے تحت صرف یہ میڈیا نہیں بلکہ ہزاروں چیزیں ہیں جن کے متعلق میں اپنے چیٹ گروپ میں ویڈیو ثبوت دیتا ہوں اور بتاتا ہوں ہماری فضا، پانی، غذا، ادوایات وحیالات کو فری میسن نے کس خدتک زہر آلود کیا ہے جدید میڈیسن شفا نہیں بیماری دیتی ہے _ ٹی وی پر دین نہیں بے دینی کا درس دیا جاتا ہے سائنس انسانیت کی بھلائی کیلئے نہیں تباہی کیلئے کام کررہی ہے _

میں ایک عام مسلمان جس نے قرآن وسنت اور تاریخ سے کل اور آج کی دنیا کو جانا ہے میں دوسری طرف کی آراء لایا ہوں دجالیت کا اصل چہرہ بیان کرتا ہوں مگر کیا آپ اپنے محبوب سیاسی ومذہبی پیشوا کے علاوہ دلیل کی بنیاد پر کسی اور کی بات سننے کو تیار ہیں _ اگر تیار ہیں تو میرے چیٹ گروپ میں ثبوتوں کا انبار موجود ہے _ علامات صغری کے بعد والے دور میں جو شخصیت مقبول ترین ہے جس کے چاہنے والے مخالفین کی بوٹیاں نوچ کھانے کو تیار ہیں اس کے پیچھے چلنے سے بہتر ہے آپ قرآن وسنت کا مطالعہ کریں جب ہزاروں سیاسی ومذہبی جماعت حق پرستی کا دعویٰ کریں تو شخصیات کی سحر بیانی کے پھندے میں آنے سے پہلے قرآن وسنت کا مطالعہ کرلیں اگر اللہ نے عقل دی ہے تو صرف ایک بات پر دھیان دیں میڈیا پر جو کچھ بھی پیش کیا جارہا ہے اس سے مقبول کون ہورہا ہے اور غیر مقبول کون ہورہا ہے _

کیا ہورہا ہے وہ اہم نہیں ہے اس کے نتائج کیا مرتب ہورہے ہیں وہ اہم ہے _ ہم چودہ سو سال پرانے اسلام کے قریب جارہے ہیں یاں دور جارہے ہیں یہ جاننا اہم ترین ہے اور اس کا علم آپ کو خود قرآن وسنت کے مطالعہ سے ہوگا _

https://www.facebook.com/share/p/CEkFbYEd4u5TvL6o/?mibextid=oFDknk

ساحل عدیم مضمون 4

برائی کے قریب بھی نا جاؤ

1929 میں ہمارے مستقبل کے پاکستان میں پہلی فلم بنی اس کے بعد قائد اعظم کی تمام تحریک پاکستان کے دوران فلمیں بنتی رہی ان میں بے ہودہ ڈانس بھی تھا اور گانے بھی نا محرم مرد و عورت کو برہنگی میں بے حیائی کی تمام حدیں پھلانگ جانا بھی تھا_ مگر جب ریاست کے ساتھ اسلامی نام لگا دیا گیا تو بڑے دھوکے کے نیچے اس سے بھی بڑی برائیاں چھپ گئی_

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں دوسرے پروٹوکول میں وہ لکھتا ہے

آج کے دور میں ریاستوں کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو لوگوں کے ذہنوں میں خیالات پیدا کرتی ہے اور اسے آگے بڑھاتی ہے (میڈیا نے ہی ساحل عدیم والے سکرپٹڈ ڈرامے کا خیال پیدا کیا اور اب وہ سکرپٹ کے مطابق آگے بڑھ رہا ہے مذہبی و غیر مذہبی طبقات کی گفتگو وہی رنگ لیئے ہوئے ہے جو رنگ میڈیا نے ڈیڑھ سو سالہ ذہن سازی سے ان پر چڑھایا ہے) یہ پریس کی قوت ہے_ پریس کا اصل کردار یہ ہے کہ یہ ناگزیز ضروریات کی نشاندھی کرتا ہے عوام کی شکایات اور تکالیف کو سامنے لاتا ہے (یعنی جو ظاہر کیا گیا ہے مگر ہوتا اس کے الٹ ہے) یہ بے اطمینانی اور بے چینی کی فضا بھی پیدا کرتا ہے اور اس کی تشہیر بھی کرتا ہے (جیسے ساحل والے ڈرامے کے ذریعے کیا گیا سما کی مذکورہ پروڈکشن جس میں خاتون، ساحل اور خلیل الرحمن نامی تین ایکٹرز نے اپنے کردار باخوبی نھائے یہ ڈرامہ دجالیت کے فروغ کیلئے بہترین کردار ادا کر رہا ہے)_

یہ پریس ہی تو ہے جس کے ذریعے آزادی تقریر کا عملی اظہار ہوتا ہے (صرف وہ جو فری میسن چاہیں) غیر یہودی ریاستیں چونکہ اس طاقتور حربے سے نا آشنا اور بے بہرہ ہیں (روس اور اسلامی سلطنت عثمانیہ) لہذا یہ طاقت کلی طور پر ہمارے ہاتھ آچکی ہے_ پریس کے سبب ہم خود پس پردہ رہ کر غیر یہود عوام پر اثر انداز ہوتے ہیں_ اسی کے ذریعے ہم سونے جیسی قیمتی دھات پر قابض ہوئے ہیں (یعنی دنیا کو کاغذی کرنسی کے دھوکے میں مبتلا کر کے اصل زر پر قبضہ کر لیا)_

ہر شخص پیش آیند چیز کو اپنے علم اور عقل کے مطابق دیکھتا ہے پوری اسلامی دنیا پر استعمار کے غلبے سے پہلے مسلمانوں کے پاس وہ علم تھا جس کی مدد سے وہ حالات کے صحیح رخ کا اندازہ لگا سکتے تھے اور فتنے کی پہچان کر سکتے تھے اس نظام تعلیم میں سب سے پہلے بچے کو قرآن حفظ کرایا جاتا تھا پھر عربی سکھائی جاتی تھی، شاہ ولی اللہ نے یہاں جو تعلیمی طریقہ جاری کیا اس میں بنیادی حیثیت حدیث کو حاصل تھی_

مگر آج سکول, کالج اور یونیورسٹی میں پڑھے نوجوانوں کی اکثریت کے پاس وہ علم نہیں ہے جس کی بنیاد پر وہ فتنہ کو جان سکیں اور حالات کے صحیح رخ کا اندازہ لگا سکیں_ علما کی جماعت اس دن سے فری میسن کے ہاتھ میں ہے جس دن سے انہوں نے جمہوریت، کاغذی کرنسی، تصویر، وطنی قومی ریاستیں اور بینکنگ کو حلال کیا_ ٹی وی کی آمد پر انہوں نے سکرپٹ کے مطابق شور مچایا تاکہ عوام یہ نا سمجھیں کہ علما کی جماعت بالکل ہی ختم ہو گئی جیسے صحیح بخاری سمیت حدیث کی تمام کتب میں روایات ہیں کہ علما کے اٹھانے سے علم اٹھا لیا جائے گا پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی جاہل ہونگے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گمراہ کریں گے_ (ایسے دور میں فتنہ کی پہچان کیلئے قرآن و سنت کا ذاتی مطالعہ اہم ہے)

بعد میں سکرپٹ کے مطابق علمانے ٹی وی کو حلال قرار دے دیا مگر اس دوران پریس کو شروع دن سے فری میسن کے کنٹرول میں تھا اخبارات، جرائد و رسائل سے لوگوں کی ذہن سازی کی گئی میڈیا اور ٹی وی نئی چیز تھی اس لیئے لوگوں کو بھاتی تھی جب لوگ ذہن سازی کا شکار ہو چکے تب علمانے نا صرف

ٹی وی کو حلال کر دیا بلکہ خود بھی ٹی وی پر براجمان ہو گئے_ سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہو رہا ہے_ اللہ قرآن میں کہتا ہے جو لوگ ہمارے احکامات پر چلتے ہیں ہم ان کو زمین پر اقتدار دیتے ہیں ہمارا پہلے دن سے ہی اس زمین پر اقتدار نہیں ہے کیونکہ ہم نے احکام پر عمل نہیں کیا آزادی کے وقت جن لوگوں نے اسلام کا نام بھی لیا وہ بھی دھوکہ دہی کیلئے تھا_ اللہ قرآن میں کہتا ہے جو کہتے ہو وہ کرتے کیوں نہیں_

اسلام کے قیام کیلئے سارے اقدامات دکھاوے کو کیئے جاتے ہیں_

ساحل عدیم وہ سٹیج شو بڑے دورث اثرات مرتب کرے گا

نام نہاد دینی طبقہ اس دجال کے حق میں رطب اللسان ہے مگر یہ نہیں جانتے سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوا ہے (نا جاننے کی بنیادی وجہ میڈیا کے اصل کردار سے ناواقفیت ہے) اس سے آگے وہ کس قسم کی ذہن سازی کریں گے صرف اس جملے کو لیں جو اس نے 95 فیصد عورتوں کو جاہل کہا_

ملحدین پہلے ہی اسلام پر عورتوں کے حقوق کے حوالے سے تنقید کرتے ہیں ساحل عدیم کے سٹیج شو نے اس تنقید کو دوچند کرنے کیلئے سکرپٹ کے مطابق مذکورہ جملے ادا کیئے_

اس عورت اور ساحل نے جتنے جملے ادا کیئے وہ سب لکھے ہوئے سکرپٹ کو پڑھنے یاد کرنے کے بعد ہوا، جس دن لوگوں کو اس بات کی سمجھ آجائے گی کہ ٹی وی سے پیش کی جانے والی ہر چیز سکرپٹ کے مطابق ہوتی ہے اس دن لوگوں کو دجالیت کی اصل صورت نظر آجائے گی_

لوگ جس قدر ساحل عدیم کا دفاع کرتے جائیں گے ملحدین کو اس قدر اپنا پیغام پھیلانے کا موقع ملے گا اور وہ عام مسلمان جن پر مذہبی اشرافیہ نے قرآن وحدیث کا ذاتی مطالعہ حرام کر رکھا ہے وہ ملحدین کے جال میں پھنسے جائیں گے وہ ایسے ایسے اعتراض لاتے ہیں جن کا قرآن وسنت کے گہرے مطالعے والے کو تو علم ہوتا ہے جواب بھی معلوم ہوتا ہے مگر یہاں سوشل میڈیا پر ملحدین کے پیجیز اور آکاؤنٹ بے بہا پرموشن کے بعد لاکھوں فالورر کھتے ہیں ان کی آواز ہر عام مسلمان تک جاتی ہے

وہ اس انداز میں بات نہیں کرتے کہ ہم ابلیس کی طرف سے متعین کیئے گئے ہیں بلکہ وہ بعض اوقات اسلام کی آڑ میں بات کرتے ہیں، سرسید کے بعد کے تمام ملاؤں نے اس کے عقائد کو جاہلیت پر معمور کیا کسی نے بھی کھل کر نہیں لکھا کہ وہ فری میسن ہے حالانکہ سرسید کی زندگی پر الطاف حسین حالی کی کتاب شاید مین سٹریم کی پہلی اہم ترین کتاب ہے جس میں فری میسن کا ذکر آیا ہے_ اتنے بڑے عالم کی زبان سے جاہلیت کا اقرار نہیں ہوتا بلکہ وہ جاہلیت اور ان عقائد کے پیچھے خود ابلیس ہوتا ہے_ اقبال کیطرف سے سرسید کے قصیدے کسی احترام کے باعث نہیں بلکہ سکرپٹ کے مطابق تھے اور یہ سکرپٹ خلق کثیر کی ذہن سازی کر چکا ہے چنگے بھلے صاحب مطالعہ افراد اس سکرپٹ کے سامنے ڈھیر ہو چکے ہیں_

جس دن سے دنیا میں احبار آیا ہے اسی دن سے فری میسن تمام مذاہب کی مذہبی اشرافیہ کو کنٹرول کر رہے ہیں وہ اشرافیہ جن کی شہرت احبار و ٹی وی کی بدولت ہے، لوگ سمجھتے ہیں فلاں بڑا عالم ہے مگر لوگ یہ نہیں جانتے اس کو مشہور کیا گیا ہے لوگوں کا پسندیدہ بنایا گیا ہے_ جب آپ نے دین نہیں پڑھنا اور درجنوں لوگوں کو اس نیت سے سننا ہے کہ یہ واقع ہی عالم ہے اور ٹی وی ویوٹیوب پر اسلام کا درست رخ پیش کر رہا ہے تو اس بات کا امکان ہی نہیں ہے کہ ان میں سے آپ کو کوئی ایک یاں متعدد لوگ پسند آجائیں اس لحاظ سے آپ دین کا ٹی وی و سوشل میڈیا ورژن قبول کرتے ہیں اوپر میں فری میسن دستاویز کا حوالہ پیش کر چکا_

جب آپ کسی سکالر کو پسند کرنا شروع کر دیتے ہیں تب آپ کے ذہن میں یہ حیال تک نہیں گزرتا کہ میں خود سے دین پڑھ لوں اور نا ہی تعلیمی نصاب میں دین پڑھایا گیا ہوتا ہے وہ ابتدائی عمر ہوتی ہے جس میں آدمی چیزیں سیکھتا ہے جب وہ حصہ گزر گیا تب کون دین پڑھے گا ٹی وی و سوشل میڈیا سے

کوئی بھی اس بات پر زور نہیں دیتا کہ خالص قرآن وسنت کا مطالعہ کریں میں کتب کے حوالے سے درجنوں گروپس میں ایڈ ہوں حرام ہے جو کسی ایک گروپ میں بھی قرآن پر ریو لکھا گیا ہو کسی نے بتایا ہو الحمدللہ آج میں نے مکمل قرآن سمجھ کر پڑھالیا اور میں نے اللہ کے احکامات کو ایسے ایسے پایاں ہے اس سے پہلے میں فلاں گمراہی میں مبتلا تھا اب وہ دور ہو گئی ہے_ میں حدیث کی تیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد ابھی چودھویں کتاب پڑھ رہا ہوں اس پر ریو و لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام کتب میں عموما ایک جیسے متن کی احادیث ہوتی ہیں صرف سند کا فرق ہوتا ہے یاں محدث نے دوسروں سے ہٹ کر کسی ترتیب پر کتاب لکھی ہوتی ہے مگر حرام ہے جو میں نے کسی گروپ میں حدیث کی کسی کتاب پر آج تک ریو دیکھا ہو_

مسلسل دن رات میں ہزاروں دفع دہرانے کے بعد لوگ قرآن کا ترجمہ پڑھنا اور کتب حدیث پڑھنا شروع کریں گے_ دجال ہمارے سر پر کھڑا ہے معاشرہ میڈیا اور انٹرنیٹ کی بدولت سر تاپا دجالیت میں غرق ہے اور اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو فرقوں کی پڑی ہے خدا کے بندوں دین خطرے میں ہے اور آپ فرقوں کو بچانا چاہتے ہوں ٹھیک ہے تمہاری مذہبی اشرافیہ نے دین پر منڈلاتے الحاد کے بادلوں کا اتنا تذکرہ نہیں کیا مگر تم خود دیکھ سکتے ہو معاشرتی زندگی کو دیکھوں اس فیس بک کو دیکھو_

دجال معاملات کنٹرول کر رہا ہے انہوں نے ہمارا ہوا، پانی، غذا، ادویات، حیالات و نظریات سب کو زہر آلود کر دیا ہے اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں، میں دنیا بھر کے سائنسدانوں، ڈاکٹروں اور مصلحین کے ویڈیو ثبوت فراہم کر سکتا ہوں آپ اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں، میں نے ان ثبوتوں کا انبار جمع کر دیا ہے_ آپ وہاں آئیں حقیقت کی بالکل الٹ تصویر دیکھنے کو ملے گی وہ حقیقت جس کو میڈیا و مذہبی و سیاسی اشرافیہ بیان نہیں کرتی_

ساحل عدیم کے ڈرامے پر میرے بقیہ تین مضمون میرے اکاؤنٹ آحر الزماں پر موجود ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے

کیا میڈیا آپ کے دل میں کھٹکتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے وہاں سے دین کی تشہیر ہوں بھائیوں وہاں سے صرف دین کو بدنام کیا جائے گا اور نام نہاد علما کی جماعت دین کا غلط رخ پیش کرے گی

https://www.facebook.com/share/p/rKASsJAYDZxUtTKH/?mibextid=oFDknk

لوگ دجالیت کو کیوں قبول کرلیں گے (حصہ اول)

مجھ سے اکثر لوگ پوچھتے ہیں تم دجال سے بڑا ڈرتے ہو تو جب میں انہیں کہتا ہوں کہ بھائی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال سے ڈرایا ہے صحابہ کہتے تھے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دجال کا ذکر کرتے تو ہم اتنا ڈر جاتے کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا وہ ابھی جھاڑیوں سے نکل آئے گا_

ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے

اللہ کے رسول ہر نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگا کرتے تھے

میں نے آج سے پندرہ سولہ سال قبل حدیث کی تیرہ کتب کا مطالعہ کیا تھا اب پچھلے دنوں چودھویں کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا ہے تین سو سے اوپر صفحات پڑھ چکا ہوں ہر وقت میرے مطالعہ میں دو سے تین کتب رہتی ہیں_

کتب حدیث پڑھنے سے پہلے میں نے اسماالرجال اور علم جرح وتعدیل کے ذریعے اس بات کی پوری تسلی کرلی کہ حدیث ہم تک صحیح طرح سے پہنچی ہے_

اس وقت جب میں دجال کا ذکر پڑھا کرتا تھا تو حیران ہوا کرتا تھا کہ دجال کس طرح سے پوری دنیا کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جائے گا اور یہ کس طرح ممکن ہو گا کہ وہ چالیس دن میں پوری دنیا کا سفر کرے گا اور اسکو ہر جگہ ویلکم کیا جائے گا_

یہ جو یہودی دجال کو مسیحا کہتے ہیں یہ ایسے ہی نہیں کہتے اس کے پیچھے بہت بڑی وجہ ہے_

اس وقت میرے ذہن میں میڈیا کے متعلق وہیں تصور تھا جو آج دجالیت میں گرفتار اکثر مسلمانوں کے اذہان میں ہے کہ میڈیا تو محض خبر دیتا ہے اس کا کام ہمیں دنیا بھر کے حالات سے باخبر رکھنا ہے مگر جوں جوں میرا تاریخ کا اور باقی علوم کا مطالعہ بڑھتا گیا میں نے تاریخ یورپ، نشاتہ ثانیہ کی تاریخ، صنعتی انقلاب کی تاریخ پر متعدد کتب، انقلاب انگلینڈ، فرانس، سویت انقلاب، کمیونزم اور سرمایہ داری نظام پر مفصل کتب پڑھی پھر آج کی دنیا کے مسائل کو دیکھا تو آہستہ آہستہ میرا ذہن کھلتا گیا دجالیت کے متعلق جو احادیث پڑھی تھی ان کی تشریح سمجھ آتی گئی_

بنیادی تبدیلی

یہ 2020 کی بات ہے جب کروووونا کا ہنگامہ برپا کیا گیا ان دنوں میری نظر ٹی وی پر رہتی تھی اور میں بڑے غور وفکر سے حالات کا مشاہدہ کر رہا تھا پاکستانی میڈیا کے علاوہ میں فیس بک پر سی این این اور باقی مغربی نیوز چینلز کے پیجز کی تمام پوسٹیں روز دیکھتا تھا_ اس وقت ٹرمپ نے کروووونا کو دھوکہ کہا تھا اور بعد میں اس نے عالمی ادارہ صحت کے فنڈز بھی معطل کر دیئے میں آہستہ آہستہ کڑیاں (Dots) ملانے کے قابل ہو گیا_

اس وقت جو حالات تھے ان میں، میں ٹرمپ کو ہیرو سمجھتا تھا مگر بعد میں اللہ نے فضل کیا اور میں سمجھ گیا جس طرح باقی ممالک میں سیاسی میدان میں فری میسن ہیرو کھڑے کرتے ہیں اسی طرح انہوں نے ٹرمپ کو بھی بطور ہیرو پینٹ کیا ہے_

اس دن سے آج تک میں سینکڑوں لوگوں کو کروووونا کے دھوکے کا پتہ دے چکا ہوں ان کو قائل کر چکا ہوں اور اس دھوکے کو ثابت کرنے کیلئے میرے پاس صرف مغربی میڈیا یعنی یورپ و امریکہ، کینیڈا و آسٹریلیا ان ممالک کے مین سٹریم میڈیا چینلز کی نا صرف رپورٹیں ہیں بلکہ وہاں کے سینکڑوں ڈاکٹرز اور سائنسدانوں کے انٹرویوز ہیں ان سینکڑوں، ہزاروں لوگوں کی داستانیں ان کے ویڈیو ثبوت ہیں جن کے پیاروں کی کروووونا ویکسین سے اموات ہوئی_

ناصرف کرووونا ویکسین بلکہ میڈیکل سائنس کی تمام ویکسین انسانی صحت کیلئے انتہائی مضر ہیں اور سب سے بڑھ کر موبائل ٹاورز کے سنگل اور ہمارے فون کے سنگنلز_

میرے دو چیٹ گروپ ہیں جن میں، میں ابتک فری میسن کے تمام منصوبوں اور ان دھوکوں کے متعلق ہزاروں ویڈیوز ارسال کر چکا ہوں جن دھوکوں کا پتہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا تھا

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا پر دجال کی آمد سے قبل دھوکے کے چند سال آئیں گے

میرے نزدیک ان دھوکے کے سالوں کا آغاز نشانہ ثانیہ کے بعد اور بالخصوص صنعتی انقلاب کے دور سے ہوتا ہے اور میرے پاس ان دعوؤں کے سینکڑوں ثبوت ہیں کیونکہ خبر کی تحقیق کا جو معیار اسلام نے دیا ہے میں کتب حدیث کے مطالعہ کے بعد سے اسی معیار کو لے کر چل رہا ہوں_ میں بہت سے لوگوں کی بانسبت حقیقت کی دوسری جانب کھڑا ہوں جسے قرآن وسنت کے فیض سے ڈھلی ہوئی اور اصل حقیقت کہتے ہیں_

جوں جوں میں غور کرتا گیا میری سمجھ میں آتا گیا کہ جن دھوکوں کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور یہ آیا ہے کہ وہ دھوکہ پوری دنیا کو ایک ساتھ دیا جائے گا تو میں سمجھ گیا کہ صرف میڈیا ہی ایک ایسی قوت ہے جو پوری دنیا پر ایک انداز میں اثر انداز ہو رہی ہے_

9/11 والے دن بلنڈ گوں کو سرے سے جہاز ٹکرائے ہی نہیں تھے اس پر میرے پاس فراہم کرنے کو درجنوں ثبوت ویڈیوز کی صورت میں موجود ہیں۔

کرونا کے درمیان جو کچھ ہوا اس سے میں سمجھ گیا کہ فری میسن کا کنٹرولڈ پوری دنیا کا میڈیا یعنی سی این این، بی بی سی، الجزیرہ، رشیا ٹوڈے، جیو نیوز، اے آر وائی نیوز ان سب نے مل کر پوری دنیا کو کرووونا کے متعلق دھوکہ دیا اور میڈیا ہی وہ قوت ہے جو سیاسی و دینی میدان میں ہمارے لیئے ہیرو پیدا کرتی ہے تاکہ ہم ان کی اقتدا کر کے دین و دنیا دونوں برباد کر لیں_

ہر وہ خیال، نظریہ اور شخصیت جو ہمارے تصور حقیقت کو ترتیب دیتی ہے اس کا تعلق میڈیا کی سکرین سے ہے ہم دنیا کو کیسے دیکھتے ہیں یہ حقیقت نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح میڈیا ہمیں دکھانا چاہتا ہے ہم دنیا کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کی حالیہ ترین مثال ساحل عدیم کا قضیہ ہے انہوں نے راتوں رات اس کو شہرت کے ساتویں آسمان پر پہنچا دیا، ملحد اس شخص پر جتنی تنقید کرتے ہیں جاتے ہیں لوگوں کے اذہان میں اس شخص کا بطور ہیرو تصور اسی قدر مضبوط ہوتا جاتا ہے اور وہ فری میسن چاہتے ہیں یہ شخص لوگوں کی نظروں میں ہیرو قرار پائے_

اس دور میں جس شخص نے قرآن وحدیث کے ذاتی مطالعہ سے اپنا ذاتی فہم دین تعمیر نہیں کیا وہ دجالیت کا شکار ہو چکا ہے اور اسے اس بات کا علم تک نہیں ہے وہ سمجھتا ہے پرویز، غامدی، مودودی، ڈاکٹر اسرار، ذاکر نائیک، خادم حسین، ثاقب رضا مصطفائی، مرزا جہلمی، مفتی طارق مسعود وغیرہ یہ سب دین کا درست تصور پیش کر رہے ہیں بعض لوگ ان میں سے کچھ کو پسند کرتے ہیں اور کچھ کو ناپسند مگر بجائے یہ کہ وہ قرآن وسنت کے مطالعہ سے اپنا ذاتی فہم دین تعمیر کریں لوگ ان شخصیات کی تعلیمات سے اخذ کیا گیا فہم دین بطور دین اپنائے ہوئے ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کسی شخص ہے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (مسلم) یعنی اس کو سچا جاننے لگے_

گویا کسی کی زبان سے سنا گیا دین معتبر نہیں ہے جب تک آپ اس کو پڑھ کر اس کی خود تصدیق نہیں کر لیتے لاکھوں مسلمانوں نے زندگی میں ایک بار بھی قرآن تک مکمل ترجمہ کے ساتھ شروع سے آخر تک نہیں پڑھا ہوتا اور اپنے من پسند سکالر کا ایک ایک لفظ انہیں یاد ہوتا ہے یعنی جو ہدایت اللہ نے

قرآن اور حدیث کی صورت ہمارے لئیے نازل کی ہے بجائے اس کو پڑھنے سے ہم علامات صغری پوری ہو جانے کے بعد کے سحت پر فتن دور میں شخصیات پر اعتبار کرتے ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ان شخصیات کو مین سٹریم میڈیا یا یوٹیوب نے مقبول بنایا ہے_

صحیح البخاری سمیت حدیث کی تمام کتب میں روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علم اٹھالیا جائے گا صحابہ نے عرض کی یارسول کیسے تو فرمایا علما کی روخیں قبض کر کے پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (وہ لوگ جو ان جاہلوں علما کو اب تک دین کا پہریدار سمجھتا ہے)

کیا علم نہیں اٹھایا جاچکا؟؟؟؟؟؟؟؟

کیا علمائے حق نہیں اٹھ گئے ؟؟؟؟

اگر آپ ٹی وی کی بدولت کسی کو مشہور عالم مانتے ہیں تو آپ کو دوں بارہ سے غور کرنا ہو گا_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/Eq44gFZVFXRQRgQK/?mibextid=oFDknk

لوگ دجالیت کو کیوں قبول کر لیں گے (حصہ دوم)

حصہ اول لکھنے کے بعد اکثر لوگوں نے اس بات کو تسلیم کیا کہ میڈیا واقعتاً ہی فتنہ ہے، ایسا سمجھے والوں میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جنہوں نے ذاتی طور پر تھوڑا بہت دین پڑھا ہے مگر کالج و یونیورسٹی سے پڑھوں کی رائے میں میڈیا کا کام صرف خبر دینا ہے اور فتنہ وغیرہ کوئی شے نہیں ہوتی_

پہلے حصہ میں، میں نے اس وقت کی مقبول مذہبی اشرافیہ میں سے کسی کو بھی نہیں چھوڑا سبھی پر تنقید کی ہے کیونکہ قرآن وسنت سے جو فہم دین میں نے اخذ کیا ہے اس کی روشنی میں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام تر مذہبی اشرافیہ کرپٹ ہو چکی ہے انہوں نے دین میں ان باتوں کو رواج دے دیا ہے جو اللہ کے نزدیک حرام تھی_

چونکہ مذہبی اشرافیہ نے لوگوں کو حرام و حلال کی تمیز نہیں سکھائی اور لوگوں نے خود بھی دین نہیں پڑھا اس لیئے اکثریت نے مجھے پر شدید الزامات لگائے، اچھی خاصی تعداد بدتمیزی سے بھی پیش آئی اور انتہائی برے اخلاق کا مظاہرہ کیا، میں نے جتنے گروپس میں پوسٹ کی ہے اگر ان کے بس میں ہو تو نا صرف مجھے وہاں سے بین کرا دیں بلکہ میرا اکاؤنٹ بھی ڈلیٹ کرا دیں اور ایسا ہوا ہے پچھلے ہفتے میں مسلسل پانچ دن تک کوئی شخص جس کا تعلق شاید تحریک لبیک سے تھا میرا اکاؤنٹ ہیک کرنے کی کوشش کر تا رہا_

اپنی اپنی پسندیدہ مزہبی اشرافیہ کی محبت میں ہم اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ ہمارا دل مخالف کی بوٹیاں نوچ کھانے کو چاہتا ہے، نفرت کا یہ زہر ابلیسی مذہبی اشرافیہ نے لوگوں کی رگوں میں پیوست کیا ہے مسلسل حقیقت کا الٹ رخ پیش کر کے_

کچھ نے تو یہاں تک لکھا کہ تم نے نری بکواس کی ہے حالانکہ میں نے قرآن وسنت سے حوالے دیئے تھے مگر چونکہ میری باتیں ان کی پسندیدہ مزہبی شخصیت کے خلاف تھی اس لیئے ان کو قرآن وسنت بھی بکواس لگا اس کی وجہ ہم نے قرآن وسنت کو کم پڑھا اور اپنے محبوب قائدین کو زیادہ سنا ہے

جبکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (صحیح مسلم)

مجھے اچھا ریسپانس مل سکتا تھا اگر میں مذہبی اشرافیہ کے کچھ بتوں کی پرستش کا برا نا مناتا اور ان کو تنقید کا نشانہ نا بناتا اس سے کم از کم یہ تو ہوتا کہ کچھ لوگ میرے حمایتی بن جاتے_

میں صحیح بخاری کے باب الفتن کی شرح پڑھ رہا تھا جو ایک فرقہ کے مولوی نے کی تھی_ علم اٹھائے جانے والی روایت کے ضمن میں وہ یہ تو تسلیم کر رہا تھا کہ علم اٹھایا جا چکا ہے علما کے اٹھائے جانے سے مگر وہ علم دوسرے فرقے کے علما سے لیا گیا ہے ہم اب بھی علمائے حق میں شمار ہوتے ہیں یہ تمام کی تمام مذہبی اشرافیہ اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ قیامت کی علاماتِ صغریٰ یعنی چھوٹی علامات میں سے ایک علم کا اٹھایا جانا پوری ہو چکی ہے مگر اس کا اطلاق صرف مخالف فرقہ پر ہوتا ہم اب بھی عالم ہی ہیں_

صحیح البخاری اور حدیث کی باقی تمام کتب میں یہ روایت جو مختلف متون سے بیان ہوئی ہے اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علما کے اٹھائے جانے کے بعد لوگ جہلا کو اپنا امام بنالیں گے، یعنی اس دور میں (اب 2024 میں) بھی لوگ یہیں سمجھیں گے کہ علمائے حق اب بھی موجود ہیں۔ میں اپنے دعویٰ کی دلیل میں سینکڑوں چیزیں بیان کر سکتا ہوں مگر ابھی جو پہلی دلیل ہے اس کا مشاہدہ میں جمع کی نماز کے دوران مسجد میں کر کے آیا ہوں۔

قیامت کی علاماتِ صغریٰ میں سے ہے کہ مساجد کو سجایا جائے گا_

نام نہاد علمائے حق کا کام تھا (اگر وہ تھے) کہ وہ امت کو مسلسل اس حوالے سے آگاہی دیتے اور مساجد سادہ انداز میں نا صرف تعمیر ہوتی بلکہ ان کے اندر سجاوٹ بھی نا ہوتی پچھلے دنوں سفر کے دوران میں ایک مسجد میں گیا وہاں وضو کی جگہ حتی کہ سیڑیوں کے نیچے بھی پھولوں والے پینا فلیکس لگائے گئے تھے_

آپ میں سے بھی اکثر جمعہ پڑھ کر آئے ہوں گے، مجھے بتائیں کیا مساجد کو نہیں سجایا گیا اور کیا یہ قیامت کی علامت نہیں ہے اور اگر علم اب تک اٹھایا نا گیا ہوتا اور علمائے حق موجود ہوتے تو کیا وہ اس سجاوٹ کو نا روکتے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار گھر گئے تو وہاں رنگین پردہ لگا تھا جس پر آپ نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا_

99 فیصد مساجد میں سرخ صفیں بچھائی جاتی ہیں، سرخ رنگ زیادہ متوجہ کرتا ہے اور پھر ان صفوں میں سے اکثر پر پھول اور مختلف ڈیزائن بنے ہوتے ہیں_ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ پردہ بار بار میری نماز کے دوران رکاوٹ بنتا رہا_ بتائیں اگر رسول رحمت کی نماز میں ایک منقش پردہ رکاوٹ ڈال سکتا ہے تو آپ کی مساجد میں کس قدر رنگین چیزیں نہیں ہوتی_

میں لوگوں کے سامنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پیش کرتا ہوں اور لوگ آگے سے کہتے ہیں تم بکواس کر رہے ہو، یہ دجالیت کی وہ شکل ہے جس کا ہمیں اندازہ نہیں جس میں ہم گرفتار ہیں اور اس کے باجود بھی خود کو پکے اور سچے مسلمان سمجھ کر اپنی اپنی پسندیدہ مزہبی شخصیات کی پرستش کی دعوت دے رہے ہوتے ہیں

بعض لوگوں نے کہا قرآن وسنت پڑھنا اچھی بات ہے، میں پوچھتا ہوں آپ نے مذہبی یاں سیاسی اشرافیہ میں سے اپنے لیڈر کو کس قدر قرآن وسنت کے پیمانے میں پرکھا ہے، اگر آپ کہتے ہیں تم تو جاہل ہو میں نے پرکھ رکھا ہے تو میں پھر آپ سے دریافت کروں گا آپ نے کس قدر قرآن پڑھا ہے اس کو پوری زندگی میں کتنی بار شروع سے لیکر آخر تک مکمل پڑھا ہے_

منکرین حدیث سے تو میں نبٹ لوں گا جو حدیث کو مانتے ہیں ان سے پوچھتا ہوں آپ نے حدیث کی کتنی کتب پڑھ کر ان کی روشنی میں اپنی پسندیدہ مزہبی وسیاسی اشرافیہ کو پرکھا ہے کیا آپ نے کم از کم صحاح ستہ پڑھی ہیں بعض لوگ موطا امام مالک کو سحاح ستہ کا حصہ مانتے ہیں یوں یہ سات ہو گئی بعض سنن دارمی کو ان میں شامل کرتے ہیں یوں آپ کو آٹھ پڑھنی پڑھیں گی، اس وقت دنیا میں حدیث کی پچاس کے قریب کتب ہیں یعنی وہ کتب جو محدثین نے راویوں سے سن کر اور پوری سند کیساتھ لکھی_

کہتے ہیں کیسی سند فلاں سے سنا فلاں سے سنا، اللہ آپ کو عقل دے حدیث کی جتنی بھی کتب ہیں اور ان کے جتنے بھی نسخے ہیں مثلاً صحیح بخاری کے بسند متصل چار نسخے آج کے دور تک پہنچے ہیں یعنی ان تمام کی اسناد علما کی ایک دوسرے کو اجازت کے ذریعے آج کے دور تک پہنچی ہیں_ سب سے مشہور نسخہ حافظ فربری کا ہے انہوں نے صحیح بخاری کو امام بخاری سے دوبار مکمل سنا ان سے آگے نو لوگوں نے فربری سے سنا اور ان نو سے آگے سترہ لوگوں نے سنا۔

فربری کے نسخہ اور باقی تین نسخوں کے متعلق میں اگلے حصہ میں مزید وضاحتیں پیش کروں گا تا کہ منکرین حدیث کے اعتراضات بھی رفع ہو جائیں_

ایک اور صاحب جنہوں نے کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کر رکھی تھی وہ سائنس کا نام سن کر مجھ پر ٹوٹ پڑے چلتے چلتے کرونا کی بات نکلی میں نے کہا دنیا بھر کی حکومتوں، میڈیا اور فری میسن کے مشترکہ منصوبہ سے کرونا کو لانچ کیا گیا اور ویکسین کے ذریعے نا صرف لوگوں کو قتل کیا گیا بلکہ ان کی امیونٹی کم کی گئی، ان کے ڈی این اے کو بدلا گیا لوگوں کو درجنوں قسم کی مختلف بیماریاں لگی اور کرونا کی ویکسین کے بعد ایک نئی اصطلاح ایجاد ہوئی

Died suddenly

یعنی اچانک موت، اور اس سے قبل ان اچانک اموات کا تذکرہ پوری انسانی تاریخ میں نہیں ہے یہ سب کرونا کے زہر سے ممکن ہوا، مین سٹریم میڈیا پر اس سازش کا ذکر نہیں کسی مولوی، پنڈت پادری کی زبان پر ذکر نہیں اگر کسی نے ذکر کیا بھی تو ادھورا یعنی سب سے اہم جدید میڈیکل سائنس کو دجال کا آلہ نہیں بتایا_ میں نے ان صاحب کو کہا میں اپنے دعویٰ کی دلیل میں ویڈیو ثبوت دیتا ہوں مگر انہوں نے جھٹلا دیا میں نے کہا لوگوں کی اپنی آپ بیتیاں دکھاتا ہوں وہ منکر رہے میں نے کہا اس دھوکے پر کتب بھیجتا ہوں وہ انکار کرتے رہے

اور کہا کسی سائنٹیفک جنرل میں چھپا ریسرچ پیپر دکھائیں

میں نے کہا بندہ خدا انہی سائنٹیفک جنرل کی وجہ سے تو لوگوں نے کرووونا ویکسین پر اعتبار کیا گویا آپ مطالبہ کر رہے ہیں کہ دشمن کے منہ سے آپ کو سازش کا ذکر سناؤ گویا عدالت میں دوسرے فریق کو بلانے کی ضرورت ہی نہیں ہے آپ صرف ایک فریق کو سن کر فیصلہ صادر کرنا چاہتے ہیں ایسا عجوبہ تو دنیا کی تاریخ میں نہیں ہوا_

ماننے کو تیار نا تھے

بالآخر میں نے آسٹریلین جنرل میں چھپا ریسرچ پیپر بھیج دیا، جس میں کرووونا ویکسین کی تباہی کا ذکر تھا،

فورا مکر گئے یہ تو ریسرچ پیپر ہے ہی نہیں میں نہیں مانتا

گویا اس دجالی میڈیا سے جو کچھ ذہن سازی ہو چکی ہے اس کو ہم نے قرآن وسنت اور خدا کا فرمان سمجھ لیا ہے_

تصویر میڈیا کا اور میڈیا دجالیت کا دیباچہ ہے_ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علما کو اچھالیا جائے گا اور پیچھے جہلا رہ جائیں گے

اس روایت کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے لوگ ان جہلا کو بھی عالم ہی سمجھتے رہیں گے جیسا کہ اب سمجھ رہے ہیں_ اسلام کا سیاسی نظام دنیا سے گئے سو برس سے اوپر ہو چکے ہیں، دجالی علما نے جمہوریت کو عین اسلام ثابت کر دیا اور پچھلی پوری امت جن میں تیرہ سو سال تک شخصی حکومت بادشاہی نظام کی صورت میں موجود رہی ان کو جاہل قرار دے دیا

حیر القرون اور وہ روایت جس میں کہا گیا ہے کہ ہر دور پہلے دور سے برا ہو گا، پانچ ادوار والی حدیث، حذیفہ بن یمان والی روایت تمام جماعتوں سے علیحدہ ہو جانا، علم کو اٹھائے جانے والی حدیث اور دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے سالوں والی حدیث_

ان ساری احادیث کی روشنی میں آج تک آپ کے سامنے کسی نے دجالیت کی شرح بیان کی ہے یاں ان سب روایات کو ایک ساتھ دجالیت کے ضمن میں بیان کیا ہے، کیا ان تمام روایات کی روشنی میں کڑیاں ملانے کی صلاح دی ہے_

یہ طبقہ علما ایسا ہر گز نہیں کرے گا کیونکہ انہوں نے دجالی بینکاری وسرمایہ دارانہ نظام کو ویلکم کیا، کاغذی کرنسی کو ویلکم کیا (ہماری جاہلیت کے خاتمہ کیلئے کاغذی کرنسی کے دھوکہ کو جاننے کیلئے وکی پیڈیا اردو پر موجود مضمون ہی کافی ہے) جمہوریت، کاغذی کرنسی، قومیت اسلام کو قومیت پاکستان میں بدلنے کا دجالی تصور خلافت کی تاسیس کی بجائے وطنی قومی ریاستوں کے جونچلے اور پھر بتانا اسلام کے نام پر پہلی ریاست بنی ہے اور ہم جاہل بن جاتے ہیں وہ جو تیرہ سو سال میں مسلمان کی 47 ریاستیں قائم ہوئی کیا وہ سب کفر کے نام پر بھی تھی_

ان میں مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی وسیاسی وسماجی نظام ہر چیز موجود تھی اور وہ سب تو کفر کے نام پر اور جدید وطنی قومی ریاست اسلام کے نام پر بنی ہے بتائیں اس سے بڑھ کر بھی دھوکہ ہو گا_

اگر میں کہوں کہ پوری دنیا کی فضا کو آلودہ کیا جارہا ہے اور آپ کا مذہبی وسیاسی طبقہ اور میڈیا آپ کو نہیں بتارہا تو آپ کیا سوچیں گے_ جو لوگ میڈیا کو دور جدید کی وحی سمجھتے ہیں وہ تو مجھے دور جدید کا فرعون سمجھے گے مگر کوئی تو ایسے ہونگے تو دلیل طلب کریں گے_

مگر اکثریت کے ذہن میں بچپن سے نصاب تعلیم اور میڈیا کی پروگرام سے حقیقت کا جو تصور بیٹھ چکا ہے وہ اس کے خلاف ایک لفظ تک سننا گوارا نہیں کرتی_ میں ایسے طرز عمل کو جاہلیت سے تعبیر نہیں کرتا بلکہ اس کو تربیت کی کمی سے تشبیہ دیتا ہوں_ بربنڈر رسل فری میسن نے اپنی کتاب میں زمین کے ساکن یاں متحرک ہونے کے حوالے سے بچوں کے سامنے دو مختلف آرار کھنے اور ان پر غور وفکر کرنے کے حوالے سے بڑی عمدہ بات لکھی ہے_ مگر ہم نے مطالعہ کیا ہو تو ہمیں معلوم ہو کہ حق پاتا ہی وہیں ہے جو

ایولوشن آف ٹھاٹ پر یقین رکھتا ہے_

بہت سی چیزیں میں اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کرتا ہوں آپ جوائن کر سکتے ہیں

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/gzBXhmT4Ho9iLxye/?mibextid=oFDknk

لوگ دجالیت کو کیوں قبول کر لیں گے (حصہ سوم)

حقیقت کا جو سانچہ آپ کے دماغ میں فکسڈ ہے اگر حقیقت کی کوئی دوسری تصویر اس سانچے میں فٹ نہیں بیٹھتی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ باقی تمام تصاویر غلط ہیں ممکن ہے آپ کا سانچہ ہی درست نا ہو_

بچپن، گردو پیش، نصاب تعلیم اور میڈیا وغیرہ کے ذریعے حقیقت کا جو تصور آپ نے از بر کر رکھا ہے بہت سے دوسروں لوگوں کو بھی وہیں سبق رٹایا گیا ہے مگر ایک بنیادی چیز کا حیال رکھا گیا ہے کہ یہ فاصلے پر رہیں، تقسیم رہیں، منقسم رہیں ان کے درمیان نفرت، عصیبت، جلن، تعصب، دشمنی وغیرہ کے حیالات زندہ، متحرک اور مسلسل بھڑکتے رہیں

بنیادی طور پر امت مسلمہ پر ابلیس نے تین زبردست وار کیئے ہیں اور اب امت امت نہیں رہی اب ابلیس کو اس امت سے کوئی خوف نہیں ہے_ اگرچہ آپ کے نام نہاد قومی شاعروں کا کلام اس تصور کے خلاف ذہن سازی کیلیئے بھرپور طریقے سے استعمال کیا جاتا ہے نام نہاد اسلامی جماعتوں کے نمائندے اور میڈیا پر مذہبی سمجھے جانے والے دانشور ایسے اشعار پر جھومتے ہیں اور قوم بھی جھومتی ہے_

پچھلے دو مضامین میں، بالخصوص پہلے مضمون کے بعد لوگ نے جس چیز پر سب سے زیادہ تنقید کی وہ علماء کی توہین تھی_ اس میں لوگوں کا قصور نہیں ہے ان کا رد عمل وہیں ہو گا جو ان کی ذہن سازی ہو گی لوگ سمجھتے ہیں علماء ہی دین کے وارث اور پہریدار ہیں مگر یہ غلط تصور قرآن و سنت کو مطالعہ نا کرنے کے سبب ہے اور علما نے پورا دین بتایا نہیں اس لیئے لوگ ایسی باتوں پر پیچ و تاب کھاتے ہیں میرا دوسرا اکاؤنٹ مسلسل ہیک کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اب میں رکور نہیں کر پا رہا یہ بھی اسی غصے کا رد عمل ہے_

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی قوموں کی ضرور پیروی کرو گے بالشت بالشت کے برابر اور ہاتھ ہاتھ کے برابر حتی کے اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم لوگ بھی ان کی پیروی کرو گے_ ابو سعید کہتے ہیں ہم لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی قوموں سے مراد تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہودی و نصاری اور کون (صحیح بخاری3456ء مسلم2669)

یعنی جس طرح پہلی امتوں میں گمراہی پھیلی یہ امت بھی پہلی قوموں کے نقش قدم پر چل کر گمراہی کا شکار ہو گی، یہاں آپ کو ان تمام احادیث کو دوں بارہ دیکھنا ہو گا جو میں نے پہلے اور دوسرے حصہ میں بیان کی ہیں تا کہ آپ کڑیاں ملانے کے قابل ہو سکیں_ اس ساری کوشش میں میرا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ میڈیا کو ابلیس لایا ہے اور اس میڈیم کو دجالیت کے فروغ کیلیئے استعمال کیا جا رہا ہے یہیں میڈیا امام مہدی کے خلاف اور دجال کے حق میں ذہن سازی کرے گا کیونکہ لوگ جو کچھ بھی سوچتے بولتے اور نظریہ اپناتے ہیں وہ خود نہیں کرتے میڈیا ان کی سوچوں اور نظریات کو کنٹرول کرتا تشکیل دیتا اور بدلتا ہے، حالیہ وقوعہ سے پہلے اکثر لوگ میری اس بات کو ماننے سے انکار کر دیتے تھے مگر ساحل عدیم کے شو کے بعد میری بات ثابت ہو گئی ہے_

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے

انہوں نے اپنے عالموں اور درویشوں کو اللہ کے سوا خدا بنالیا ہے (سورہ توبہ 31)

اوپر میں نے حدیث بیان کی ہے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان بیان کیا ہے کہ تم ہر معاملے میں یہود و نصاری کی پیروی کرو گے_ اور یہ قرآن کی آیت ہے انہوں نے اپنے علما کو خدا کے مقابل ٹھہرا لیا تھا_ آج بالکل یہیں حال امت مسلمہ کا ہے_ یہاں پر آپ مجھ سے صرف اتنا

اختلاف کر سکتے ہیں کہ نہیں ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ مسلمانوں نے علما کو اللہ تعالیٰ کے مقابل ٹھہرالیا ہو اور من و عن ان کی ہر بات مان لیتے ہوں_ مگر یہ بات بھی بعض معاملات میں ہی درست قرار پائے گی اکثر کا عمل وہیں ہے جو قرآن و سنت میں بیان ہوا ہے

مثلاً مرزا جہلمی کا کوئی فالور کہے گا کہ ہاں واقع ہی اللہ کا یہ فرمان اب پورا ہو چکا ہے لوگوں نے علما کو خدا کے مقابل ٹھہرالیا ہے مگر وہ فالور خود بھی تو یہیں کام کر رہا ہے_

جب آپ یہ بات مان لیتے ہیں کہ عالم تو بالکل معصوم ہے اس سے جھوٹ کا صدور ممکن ہی نہیں اور اس کی نیت پر شک کرنا تو گویا دین اسلام میں شک کرنے کے مترادف ہے تو پھر حقیقتاً آپ اللہ کے اس فرمان والے لوگوں میں سے ہو جاتے ہیں اور حدیث میں جو فرمایا گیا ہے وہ اب ہو رہا ہے_

آپ خود کو دیکھیں اگر یہ آیت اور حدیث دونوں آپ کے سامنے رکھ دی جائیں تو جس طرح آپ کی مذہبی اشرافیہ اور محبوب مذہبی سکالر و عالم نے ذہن سازی کی ہے آپ اس دوسرے عالم کو جو آپ کو پسند نہیں ہے اس حدیث اور آیت کا مصداق سمجھیں گے یاں نہیں_

اصل خرابی تب شروع ہوئی جب سرسید نے لارڈ میکالے کو رحمتہ اللہ علیہ کہا_ یہ اخباروں میں جتنے بھی اسلام پسند کالم نگار و دانشور لارڈ میکالے کے نظام تعلیم پر تنقید کرتے ہیں ان میں سے ایک نے بھی کبھی سرسید کو ابلیس کا چیلا اور فری میسن نہیں کہا_

قرآن کی آیت پر واپس آتے ہیں آخر بنی اسرائیل نے کیونکر اپنے علماء کو خدا کے مقابل ٹھہرالیا، اس کی وجہ صرف ایک ہے انہوں نے اللہ کی کتاب یعنی تورات کے احکام کو چھوڑ کر اپنے علما و درویشوں کی باتوں کو ہی دین سمجھ لیا_

آج تک مین سٹریم کے جتنے بھی علما آئے ہیں یعنی ان کا تعلق جس بھی مسلک سے ہو وہ کہتے ہیں سرسید نے فرشتوں، قیامت، جنت و دوزخ وغیرہ کا انکار صحیح نیت سے کیا یعنی اسکی نیت ٹھیک تھی مگر بات غلط کی_ اب ان تمام لوگوں کو ایسی شیطانی بات کیوں کرنی پڑی انہوں نے کھل کر کیوں نا لکھا کہ سرسید شیطان کی بیعت تھا اس لیئے وہ پورے بارہ سو سال کے مشترکہ و اجماعی عقیدہ کے خلاف نیا عقیدہ لے کر آیا مگر چونکہ علامہ اقبال نے سرسید کو معصومیت کی سند دے دی اس لیئے بعد والوں کی بھی مجبوری بن گئی اگر یہ علامہ اقبال کے سرٹیفکیٹ کو جھٹلا کر سرسید کے متعلق وہ بیان کرتے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے تو کڑیاں ملانے والا علامہ اقبال کی ذات کے متعلق بھی شک و شبہات کا شکار ہو سکتا تھا_

پہلے دونوں مضامین پر اختلاف کرنے والے 90 فیصد نے اپنا جواب بد اخلاقی کی صورت میں دیا ہے_ حالانکہ اخلاق مسلمان کی پہلی دلیل ہونی چاہیے_ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کسی کے جھوٹے خدا کو بھی گالی نا دو_ مگر ہمارا مجموعی اخلاق بگڑ چکا ہے بعض لوگ تو ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں تم کو گالی دینا فرض ہے_ میں حیران ہوتا ہوں ایک طرف یہ علمائے حق کو ماننے والے ہیں اور دوسری طرف ایسی سوچ_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بہترین چیز دی ہے وہ عمدہ اخلاق ہیں_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/CUdw4Z3q9eyDdk4Q/?mibextid=oFDknk

لوگ دجالیت کو کیوں قبول کر لیں گے (حصہ چہارم)

جن نام نہاد بزرگوں کی توہین یاں بدعقیدگی کی تہمت سہہ کر میں آج قابل گردن زنی ہوں_
کبھی انہی بزرگوں کے دفاع میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا اور کسی قرآن و سنت کو قابل اعتناء نا جاننا میرا ابھی مشغلہ رہا ہے_ کیونکہ جب آپ نے دین کو سن کر لیا ہوتا ہے تب آپ یقینی علم سے بے بہرہ ہوتے ہیں_ کتاب و سنت کا مکمل مطالعہ فتنے کی ٹائم لائن کو سمجھنے کیلئے اتنا ہی ناگزیز ہے جتنا صحت کیلئے کھانا، پینا ناگزیز ہے_
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے_
کبھی ہمارے دل میں ہماری محبوب سیاسی و مذہبی شخصیت کے متعلق کھٹک پیدا ہوئی؟؟؟؟
مگر یہاں سب سے بڑا مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے جو ہر جانب ہی موجود ہے ٹی وی و میڈیا سے لیا گیا تصور حقیقت_ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن فری میسن کی بڑی اہم دستاویز ہے میرے پاس انگلش اور اردو دونوں زبانوں میں پڑی ہے آڈیو ورژن بھی موجود ہے وہ کتاب مفتی ابولبابہ شاہ منصور اور پتہ نہیں دوسرے کون کون ان سب کی کتابوں سے ہزار درجہ بڑھ کر دجالیت سے روشناس کراتی ہے اس کتاب کی روشنی میں آپ حقیقت کا دوسرا تصور پروان چڑھانے کے قابل بن جاتے ہیں_
میں نے اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ ٹی وی اور میڈیا تو ہے ہی جھوٹا اور اس سے بڑھ کر فتنہ نہیں ہے_ مگر اسی ٹی وی پر ہم اپنے محبوب قائدین کا ذکر کسی خوبرو حسینہ نیوز اینکر کی زبانی بڑے ذوق سے سنتے ہیں_
کتنے لوگوں کو علم ہے اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے پرسوں ایک صاحب مجھے تبلیغی جماعت کی خوبیوں پر وعظ فرما رہے تھے میں نے کہا صاحب اگر آپ نے دین پڑھا ہوتا تو دیں کا تصور اتنا محدود نہیں ہے_ تحریک لبیک والے چاہتے ہیں میں خادم حسین رضوی کے متعلق غور و فکر کروں_ اگر تو میں نے صرف حدیث ہی پڑی ہوتی تب سیاسی نظام کے ارتقاء پر ایمان لے آتا اور جمہوریت کو بطور بہترین نظام حکومت قبول کر لیتا، میرے سامنے علامہ اقبال کی بھی مثال موجود تھی وہ ملی، قومی، اسلامی شاعری میں تو جمہوریت کے خلاف جنگ عظیم برپا کیئیے رہے مگر عملی طور پر الیکشن میں حصہ لیا_
نام نہاد آزاد وطنی قومی ریاست میں بھی منافقت ہی سیاست کے ہم معنی قرار پائی_ فری میسن مصنف نے پروٹوکولز میں لکھا تھا سیاسی آزادیوں کا تصور تو محض دھوکہ ہے ہم اسے چارہ کیلئے استعمال کرتے ہیں_ ڈاکٹر جاوید اقبال نے ایوب خان کے متعلق لکھا ہے اس نے کہا ہمیں تو راسکلز چاہیے ایماندار لوگوں سے ہمارا کیا لینا_ ویسے بعد والوں نے ایمانداری کی جو سند سرسید کو دی ہے اس منافقت کے سبب آدھا دین آٹھ چکا اور باقی تیاریوں میں ہے_
کچھ لوگ تو شخصیت پرستی کا بت سجا کر ویسے ہی دین کو پیغام اجل دے چکے ہیں ان کیلئے قائد کا کہا ہی دین ہے، قائد کہہ دے دجال ہی عیسی علیہ السلام ہے تو حق ہو گا قائد کہہ دے مہدی دہشت گرد ہے تو حق ہو گا_ اسی وجہ سے صرف قائد پرستی کو مضبوط کیا گیا ہے اول تو تقسیم رہیں گے دوم بتوں کی عبادت انہیں اللہ واحد ولاشریک کا اتارا ہوا دین پڑھنے نا دے گی_ اگر فرقے یاں جماعت کا کوئی فرد کسی کتاب کا ذکر کرتے تو پڑھیں گے ویسے پڑھنے سے کونسا علم ملتا ہے علم تو صرف قائد کا فرمایا ہوا ہے_
ان دجالی مولویوں نے دین کو افلاطوں کے مکالمات بنا دیا ہے جنہیں ابن رشد کی شرح کے بغیر سمجھا ہی نا جا سکے حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے ہم نے اس قرآن کو سمجھنے والوں کیلئے آسان بنا دیا ہے_ دین کی حقیقت کا جو تصور اس دجالی مذہبی اشرافیہ نے لوگوں کے اذہان میں نقش کیا ہے اس تصور

میں عمران خان سے بڑھ کر دوسرا دین کا خیر خواہ نہیں ہے_ اور وہ جو ایک جماعت کے متعلق فرمایا تھا حق پر ہو گی وہ بھی کھرے کھوٹے کی پہچان کر لینے کے بعد علیحدہ ہو چکی ہے یعنی پاکستان کی سو سے اوپر رجسٹرڈ سیاسی جماعتیں تمام جہنمی، ہزاروں مذہبی و سماجی جماعتیں سب جہنمی، باقی پچپن اسلامی ممالک اور ان میں موجود ہزاروں مذہبی و سیاسی جماعتیں سب جاہل اور گمراہ، اور ہماری نظر انتخاب جس پر ٹھہر گئی ہے وہ اکیسویں صدی کی غیر مطبوعہ وحی قرار پا گئی_

ان احادیث پر کون دماغ خرچ کرے جن میں اس دور کو جبر کا دور کہا گیا ہے یاں جماعت اور امیر نا ہونے پر تمام گروہوں اور جماعتوں سے کٹ جانے کا حکم ہے_

لیکن اگر قائد نے دین اور فتن کی یہ باریکیاں بیان نہیں کی تو اصل فتنہ وہ ہے بلکہ قابل لعنت و ملامت اور بہتان زنی وہ شخص ہے جو اس کے خلاف رائے لاتا ہے اور نام نہاد قرآن و سنت یاں تاریخ سے کوئی حوالہ دیتا ہے_ ہم نے جو نصاب تعلیم میں پڑھ لیا وہ الیگزینڈریا اور بغداد جیسی دسیوں لائبریریوں کے کل علمی سرمایہ پر بھاری ہے چونکہ ہم نے جو پڑھا ہے وہ ہمارے نزدیک چاہے چند صفحات ہی ہوں مگر ہم نے پڑھا ہے اس لیئے وہیں کل کا کل علم مانا جائے گا_

جو ہم سے جرآت اختلاف کی گستاخی کرے گا وہ ایسے ہے جیسے گدھے پر کتب لدی ہوں کیونکہ جس قائد کو میڈیا کی ذہن سازی سے ہم خدا کے مقابل ٹھہرایا ہے وہ اب ہمارے دل میں سما چکا ہے اور اس قبضہ کو ہم نے خواہش نفس بنا لیا ہے ہمیں ایسا دین منظور نہیں ہے جو خواہش نفس کی تابعداری سے روکے_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/ed3RfMUeDgNnX45Q/?mibextid=oFDknk

لوگ دجالیت کو کیوں قبول کر لیں گے (حصہ پنجم)

یہ کیسے ممکن ہو گا کہ لوگوں سے عقل چھین لی جائے اور سبھی لوگوں سے عقل چھین لی جائے

اگر کسی شخص پر اللہ کا کرم ہو اور اس نے قرآن کو بیس پچیس بار سمجھ کر پڑھا ہوں اور حدیث کی سات آٹھ کتب مکمل پڑھی ہوں ایسے شخص کو اندازہ ہو جاتا ہے اب ہم 2024 میں قیامت کی ٹائم لائن کے لحاظ سے کہاں کھڑے ہیں ایسے شخص کو اندازہ ہو جائے گا اب قیامت کی تمام علامات صغری پوری ہو چکی ہیں

اور علامات کبریٰ کا آغاز ہونے والا ہے جس میں سب سے پہلے امام مہدی کا ظہور ہے (فری میسن کو یعنی ان کے آقا ابلیس کو پوری امت سے زیادہ اس ٹائم لائن کا علم ہے اس کو معلوم ہے کہ اب 2024 میں قیامت کی علاماتِ صغریٰ پوری ہو چکی ہیں)

ابلیس کا لائحہ عمل تیار ہے، وہ پوری انسانی تاریخ میں انسانوں کیساتھ مل کر ان کی مدد سے ہی ان جیسے دوسرے انسانوں کے خلاف منصوبے بناتا رہا ہے اب کی بار اقوام متحدہ اس کے احکامات کی پیروی کر رہا ہے اور تمام تر وطنی قومی ریاستوں کی حکومتیں چاہے برطانیہ میں لیبر پارٹی کی حکومت ہو یاں کنزرویٹو کی

امریکہ میں ڈیموکریٹس ہوں یاں ریپبلکن، بھارت میں مودی ہو یاں راہو، پاکستان میں نواز شریف ہو یاں عمران

ابلیس کا پروگرام 1897 کے پروگرام کے بعد پوری قوت سے روبہ عمل ہے وطنی قومی ریاستوں کے قیام سے لیکر سونے یعنی اصل زر پر کنٹرول کیلئے کاغذی کرنسی کے اجرا تک، اسی کا پروگرام روبہ عمل تھا_

اقوام متحدہ کے ساڑے پانچ سو قوانین پوری دنیا پر یکساں طور پر لاگو ہیں_ یعنی اس کا صاف مطلب ہے کہ پوری انسانی تاریخ کا سفر کر کے اب ہم اس مقام پر ہیں جہاں تمام اقوام نے آپس میں صلح کر لی ہے اور دنیا میں ایک ہی قانون پر عمل درآمد ہو رہا ہے اقوام متحدہ کو ثالث مان لیا گیا ہے

مگر جب دوسری طرف آپ دین اور بالخصوص فتنوں کے ابواب پڑھتے ہیں تو معاملہ اس خیالی دنیا اور ڈسٹوپیا سے 360 ڈگری الٹا نظر آتا ہے_

اقوام متحدہ کے قیام سے پہلے ہی دنیا میں سودی معیشت جاری ہو چکی تھی، اسلام کے نام پر بننے والا پہلا نام نہاد ملک اس دھوکے کے فوراً بعد نا صرف سودی معیشت سے جڑ گیا بلکہ غیر اسلامی جمہوری نظام حکومت اور جعلی، دھوکے اور فراڈ کی کاغذی کرنسی سے بھی جڑ گیا، ایک طرف قائد اعظم پاکستان کو اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کا اعلان کر رہا تھا اور دوسری طرف اسی پاکستان میں غیر اسلامی فلمیں نا صرف بن رہی تھی بلکہ مجروں کے ذریعے بے حیائی کا فروغ تمام بند توڑ چکا تھا_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کرو_

قائد کے پاکستان میں ایک طرف جہاں خود قائد سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد رکھ کر عملی طور پر اللہ اور رسول سے جنگ میں شریک ہو رہا تھا وہیں زبانی طور پر اسلام کی تجربہ گاہ بنانے کا دھوکہ دیا جا رہا ہے دوسری طرف ذہن سازی اس قدر ہو چکی تھی کہ فلم سازی کی صنعت کو مسلمان سازی کے صنعت کے مترادف سمجھ لیا گیا_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ قوم تباہ ہو گئی جس نے عورت کو حکمران بنایا مگر فاطمہ جناح کے الیکشن لڑنے کے عمل کو اس حکم سے استثنا حاصل تھا کیونکہ وہ مادر ملت، قائد ملت کی بہن تھی_ اب ہم نے اسلام کا چودہ سو سالہ قدیم ورژن چھوڑ کر قائد اعظم ورژن اپنا لیا تھا_

اس سے آگے چل سو چل

اب جب ورلڈ اکنامک فورم (بل گیٹس + اقوام متحدہ + روس + چین + امریکہ) کہتا ہے کہ 2030 تک ذاتی ملکیت کا خاتمہ ہو جائے گا تو ہمیں یہ اقدام بہتر سے بہترین دنیا کا پیش خیمہ دکھائی دیتا ہے کیونکہ دجال کی پراپوگنڈا مشینری میڈیا ایسی ہی ذہن سازی کرتا ہے

یاں جب ورلڈ اکنامک فورم سے جڑا اسرائیلی مصنف نوح ہراری کہتا ہے تمہارے مذہب باطل ہیں ہم جب چاہیں آرٹیفیشل انٹیلیجنس کی مدد سے نئ مذہبی کتاب لکھوا سکتے ہیں کیونکہ اب ہم خدا ہی تو لوگوں کو ہراری کے الفاظ عین وحی معلوم ہوتے ہیں

یہ دجالیت زدہ دنیا ہے، جس میں مذہب کا وجود محض ایک دھوکہ ہے

عقلیں چھین لی جائیں گی،

کرونا ویکسین کے ذریعے انہوں نے ہمارے جسموں میں کیا چیز ڈالی ہے کچھ پتہ نہیں کیونکہ میڈیا جو خدا کا ترجمان ہے اس نے کچھ نہیں بتایا

میڈیا کا واحد کارنامہ لوگوں کو سیاسی اختلاف کا شکار بنا کر نفرتوں کا شکار بنانا ہے_

Divide and rule

دجالی ورلڈ آرڈر کا پہلا اصول ہے

فرقوں، قوموں اور سیاسی جماعتوں کے ذریعے لوگوں کو تقسیم کر لینے کے بعد سوشل میڈیا کو وجود بخش کر اس تقسیم کو دوچند کر دیا گیا_

بداخلاقی آج کی دنیا کی واحد دلیل ہے_

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی اور ہر شخص خود کو ہی درست سمجھنے گا (نعیم بن حماد، رقم 115)

https://www.facebook.com/share/p/2VRFrFoGy2nNy5sP/?mibextid=oFDknk

کیا ہم شک میں مبتلا ہیں؟

یہ امام بخاری کے استاد نعیم بن حماد کی کتاب الفتن ہے_
ہشیم نے سیار سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ فتنہ میں حق و باطل مشتبہ ہو جاتے ہیں، پھر جس نے حق کو پہچان لیا اسے فتنہ نا پہچانے گا(رقم،132)

یہ مومن کیلئے ہے جس نے دین پڑھا ہے فتنہ میں اس کیلئے بھی حق و باطل مشتبہ ہو جاتے ہیں اسکو سمجھ نہیں آتی کہ حق کیا ہے اور حقیقت کا درست تصور کیا ہو سکتا ہے_ مثال کے طور پر جب ایک مومن دیکھتا ہے کہ بھوک اور دوائیاں نا ملنے کی وجہ سے باپ اپنے جگر کے ٹکڑوں بچوں کو قتل کر رہا ہے تو وہ یہ سوچتا ہے کہ جو حکومت لوگوں کو روٹی اور مفت علاج نہیں دے سکتی وہ پولیو اور کرووونا ویکسین کیوں زبر ستی دے رہی ہے اور جو پولیو کے ٹیکے نا لگوائے اسے جیل کی سزادی جاتی ہے حالانکہ حکومت کا جو اصل کام تھا لوگوں کو روٹی اور مفت علاج دے (اور یہ مغلوں ان سے قبل تمام اسلامی سلطنتوں میں رہا ہے) تو وہ شکوک و شبہات کا شکار ہو جاتا ہے اور تحقیق کرتا ہے

اور جو شخص اس قدر تضاد دیکھ کر بھی شکوک و شبہات کا شکار نہیں ہوتا اسے سمجھ لینا چاہیے وہ حقیقت کے درست رخ کے الٹ کھڑا ہے اور وہ مومن نہیں ہے فتنہ کا شکار ہو چکا ہے_

سوشل میڈیا کی بدولت میرا جتنے اردو جاننے والوں سے واسطہ پڑا ہے ان کا 90 فیصد میڈیا کو فتنہ مانتا ہے مگر انہی لوگوں کی اکثریت میڈیا کو فتنہ عظیم دجال کی سازش نہیں مانتی کیوں کہ کبھی اس انداز میں ان لوگوں نے جن کو ہم دین کے پہریدار سمجھتے ہیں ہم سے بات نہیں کی بلکہ اس کی برعکس دین کے نام نہاد پہریداروں کو مقبول ہی میڈیا کے ذریعے بنایا جاتا ہے

گویا ایک فتنہ، فتنے کے توڑ عالم کو اپنی سکرین فراہم کر رہا ہے کہ آؤ اور لوگوں کو ہماری حقیقت بتاؤ

کیا تاریخ انسانی میں پہلے کبھی ایسا ہوا ہے؟؟؟

آپ کے ذہن میں شکوک و شبہات شبہات پیدا ہونے چاہیے، میں اوپر بیان کردہ حدیث کی شرح بیان کر رہا ہوں اور اس سے مسائل کا استنباط کر رہا ہوں_

سب سے بڑا فتنہ اس دور کی سیاست ہے جس میں لوگوں کے مسائل مسلسل بڑھتے ہی جا رہے ہیں_ مگر اس فتنہ میں بھی لوگ سیاستدانوں کو مسیحا کا درجہ دیتے ہیں، اس مطلب یہ ہے کہ لوگ نا صرف فتنہ کی حقیقت سے ناواقف ہیں بلکہ فتنہ کا شکار بھی ہیں مگر انہیں اس بات کا اندازہ تک ہی نہیں ہے جب بھٹو نے حکومت بنائی لوگوں کی اکثریت کے نزدیک وہ مسیحا تھا یہیں معاملہ بے نظیر اور نواز شریف کا اپنے اپنے ادوار میں رہا اور اب یہیں معاملہ عمران خان کا ہے_ تاریخ کے ان تمام ادوار نے نا کبھی قومیت اسلام کی بجائے قومیت اسلام کی بجائے قومیت پاکستان کے تصور کو شکوک و شبہات کی نگاہ سے دیکھا (اسلام میں قومیت کا تصور نہیں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور یہ بھی فرمایا قومیت کو اپنا لیا جائے گا)؛

ہمیں یہ بھی سمجھا چاہیے فتنہ کا ظہور قومیت اسلام کے دور میں ہوا یاں قومیت پاکستان کے تصور کیساتھ ہوا، اور جب ہم قومیت ترکی، قومیت مصر، قومیت شام اور قومیت پاکستان کے تصور کی جانب بڑھ رہے تھے تب یقیناً ہم دین سے دور تو جا ہی رہے تھے مگر کیا یہ تصور حقیقی آزادی کے تصور کیساتھ جڑا ہے یاں پھر آزادی بھی ایک دھوکہ ہے_

میرا یہ عقیدہ ہے اگر آپ تاریخ پاکستان جاننے کیلئے نصاب کو واحد مستند ذریعہ مانتے ہیں تو آپ فتنہ میں گرفتار ہیں جب تک کہ آپ قرآن و سنت کے مطالعہ سے مسلمانوں کے سیاسی و معاشی و معاشرتی نظام کی اصل حقیقت سمجھ نہیں لیتے اس ضمن میں سنی سنائی باتیں بھی فتنہ ہیں کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (مسلم)
یعنی اس پر یقین کر لے_

سائنسی نظام کے ارتقاء کا مطالعہ ہمیں سیاست گری کے فتنہ کو سمجھنے میں ضرور مدد دے سکتا ہے_

اسلام میں کسی بھی خبر کی تصدیق کا ذریعہ کیا ہے اس پر بعد میں آتے ہیں_

ہم تحقیق و تفتیش کی دنیا سے بہت دور میڈیا کی بیان کردہ دنیا کے تصور حقیقت میں جی رہے ہیں_ ہم جو بولتے ہیں جو سوچتے ہیں وہ ہمارے اپنے زرخیز ذہن کی دین نہیں ہے بلکہ میڈیا ہمارے خیالات و نظریات پر چھایا ہوا ہے مارکیٹ میں وہ جس بھی نئی چیز کو مقبول بنانا چاہتے ہیں اس کیلئے میڈیا ہی کی سکرین استعمال کرتے ہیں ساحل عدیم کی مثال تازہ ترین ہے_

پہلے ادوار میں قرآن و سنت لوگوں کی نظریہ سازی کیا کرتے تھے اور اب یہیں کام میڈیا کر رہا ہے_

جس دن کوئی شخص میڈیا کو حلال سمجھ لیتا ہے اسی دن وہ قرآن و سنت میں بیان کردہ نامحرم اور اس پر نظر ناڈالنے والے دین کے تمام احکامات کا انکار کر دیتا ہے، یہیں معاملہ یوٹیوب ویڈیو کے حوالے سے ہے سوشل میڈیا یا ں ٹی وی پر آپ جس بھی نامحرم کو دیکھتے ہیں رسول اللہ کے دین میں اسکو دیکھنا منع ہے_ مگر یہ اسلام کا جدید ترین دجالی ورژن ہے جس میں نامحرم کا تصور پابند سلاسل اور گہری مٹی کے نیچے دب چکا ہے ایسے ہی اسلام کے تمام نظام اور پورا نظام رحصت پر ہے مگر مذہبی اشرافیہ میڈیا کے ذریعے اور باقی ذرائع سے ہمیں اسلام کی موجودگی کا احساس دلاتی ہے_

حذیفہ بن یمان کی روایت کے مطابق ہم ابھی اس دور میں ہیں جس میں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہیں اگر اس دور میں بھی سیاسی اشرافیہ میں سے نوازیاں عمران آپ کے نزدیک مسیحا کے مرتبہ پر فائز ہیں تو یقیناً آپ جہنم کے دروازوں کیطرف بلانے والوں کی اصلیت سے واقف نہیں ہیں پانچ ادوار والی حدیث کے مطابق اب ہم کاٹ کھانے والی غلامی کے دور میں زندہ ہیں اور یہ دور 1923 سے شروع ہوتا ہے اس دوران اگر آپ 1947 کے ایونٹ کے مین سٹریم ورژن پر پروگنڈا، نصاب تعلیم کے جھوٹ یاں دھوکے کے سبب ایمان رکھتے ہیں تو آپ میں شکوک وشبہات کے حوالے سے سوچنے کی کمی ہے آپ کو جس طرف ہانکا جاتا ہے آپ چل پڑتے ہیں_ ایولوشن آف ٹھاٹ کا تونام ونشان تک نہیں_

اگر قیامت کی چھوٹی علامات کی بات کریں تو ہم علامت صغری کے پورا ہو جانے سے بعد والے دور میں ہیں_ ہمیں سوچنا چاہیے حقیقت کے جس تصور کو ہم درست مانتے ہیں وہ نصاب تعلیم اور میڈیا کا دیا ہوا ہے یاں قرآن و سنت اور تاریخ کے گہرے مطالعہ سے لیا گیا ہے_

اگر آپ نے سیاست میں کسی شخصیت کو مکمل طور پر مسیحا مان لیا ہے تو آپ کو چودہ سو سالہ مسلم تاریخ کے مطالعہ کے بعد پھر سے اپنے فیصلہ کی توثیق کرنی چاہیے_ آپ کو اپنے لیڈر کی باتوں نہیں اس کے علمی کردار کے تناظر میں دیکھنا چاہیے اپنے لیڈر کی شخصیت کی تصدیق قرآن و سنت کے مطالعہ سے کرنی چاہیے_ آپ کو 1857 سے 1947 تک کی تاریخ پڑھنی چاہیے_

آپ کو ہر وقت اس تصور کے ساتھ زندہ رہنا چاہیے کہ میڈیا کے اثرات کی بدولت جس شخص سے میں نفرت کرتا ہوں اور جس سے محبت کرتا ہوں کہیں وہ دونوں باہم متحد ناہوں_ دجالیت کے دجال سے پہلے آنے کے تصور پر ہم جتنی تحقیق کریں گے سچ اسی قدر بازو پھیلاتا جائے گا۔_
https://www.facebook.com/share/p/ix9ThsfVpib3j3So/?mibextid=oFDknk

فری میسن کی نفسیاتی جنگ

یہ جنگ انسان کی پیدائش سے جاری ہے، اس جنگ کا آغاز تب ہوا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، ابلیس صرف مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے وہ پوری آدمیت کا دشمن ہے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کیساتھ دو حفاظتی فرشتے مقرر نا کر رکھے ہوں تو ابلیس تمہیں قتل کر ڈالے_ ابلیس کو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کا تعلق کس مسلک، گروہ، فرقے یاں مذہب سے ہے وہ بس تمام انسانوں کا دشمن ہے_

ہر دور میں اس کا نشانہ وہ لوگ رہے ہیں جو ابلیس اور اس کے کام کرنے کے طریقہ سے سب سے زیادہ واقف تھے_ تمام انبیاء کا دین بدلا گیا ہے وقت کیساتھ ساتھ ان میں بگاڑ آتا گیا اور یہ سب انسانوں کا کیا دھرا نہیں تھا بلکہ اس میں ابلیس کا ہاتھ تھا_

اللہ کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں_ آج جب ہالی ووڈ کا کوئی ایکٹر وینس فلم فیسٹیول یاں آسکر ایوارڈ کی تقریب میں کہتا ہے کہ

Thank you Davil

تو وہ اسی ابلیس کا شکریہ ادا کر رہا ہوتا ہے جس نے اسے لوگوں کے درمیان اتنا مقبول بنایا، انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کسی انسان کی ایجاد نہیں ہے یہ ابلیس کا کارنامہ ہے پہلے شاعری، ناول، افسانوں اور لکھے گئے ڈراموں سے بعد میں ٹی وی لے آنے کے بعد فلموں اور ڈراموں سے انہوں نے ابلیسیت کا ہی پرچار کیا ہے ابلیس خود ڈائریکٹر یاں پروڈیوسر نہیں بن سکتا بلکہ وہ یہ کام انسانوں میں اپنے دوستوں سے ہی لیتا ہے جیسا کہ اللہ قرآن میں کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں_

اس دور کے سب سے بڑے ایکٹر وہ نہیں ہیں جو آپ کو ڈراموں اور فلموں میں دکھتے ہیں، یہ تو ایکٹنگ کا سرفس ویب ہے ڈیپ ویب وہ ہے جو آپ کو سیاستدانوں کی صورت میں نظر آتا ہے نواز، عمران وزرداری سمیت تمام ایکٹرز فری میسن کی نرسریوں میں تیار کیئے جاتے فضل الرحمان، مولوی خادم اور حافظ نعیم کو بھی فری میسن کے ہاں تربیت دی گئی ہے_

ابلیس کے لائے گئے دھوکے کے سیاسی نظام کی کامیابی نے اسکا پوری دنیا پر قبضہ مضبوط کر دیا ہے یہ فتنہ کا عروج ہے اور اس کے بعد وہ فتنہ آئے گا جس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء نے اپنی امتوں کو ڈرایا ہے_ مگر یہ ابلیس کے چیلے علما نہیں ڈراتے کیونکہ یہ سب ابلیس کے چیلے چانٹے ہیں انہوں نے آپ کے سامنے دین کا دجالی ورژن پیش کیا ہے_ علم اٹھائے جانے والی روایات قیامت کی علاماتِ صغریٰ کے ذیل میں آئی ہیں اگر باقی علامات پوری ہو چکی تو یہ علامت پوری کیوں نہیں ہوئی_

اب انہوں نے کیا، کیا ہے بالخصوص وطنی قومی ریاستوں کے بعد انہوں نے میڈیا کے ذریعے بہت سے علماء کو مشہور بنایا ہے اور لوگوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ہے، کرکٹ تو مکمل سٹیج پلے ہے اگر آپ کو جاننا ہے ایک ایک بال اور کونسے منٹ میں فٹبال میں کونسا کھلاڑی گول کرے گا تو میں آپ کو ٹوئٹر اکاؤنٹس کے لنک دے دیتا ہوں وہاں جو لوگ تاریخی انسانی کے موجودہ کھیلوں کے ورژن کو بے نقاب کر رہے ہیں وہ مومنین نہیں ہیں شاید ان کا تعلق کسی مذہب سے بھی نا ہو مگر انہوں نے دجالیت میں پی ایچ ڈی کے برابر کی سوڈگریاں لے رکھی ہیں_

اگر فضل الرحمان، عمران خان، نواز شریف ٹی وی پر نا آتے تو انہیں کون جانتا اور کون پوجتا، وہ چاہتے ہیں لوگ خانوں میں بٹے رہے ہیں اس لیئے وہ ایک ہی وقت میں عمران خان اور نواز شریف دونوں کی ہیرو وشپ کو زندہ رکھنے کیلیئے کوشاں رہتے ہیں مگر چونکہ دجال کو ویلکم کرنے کیلئے انہیں ہر ملک میں

پوری سیاسی تاریخ کی مضبوط ترین اور مقبول ترین حکومت درکار ہے اس لیئے ن، پی پی، جمعیت علمائے اسلام سمیت تمام پارٹیاں اور میڈیا اس نفسیاتی حربے آزمارہاہے جس سے پی ٹی آئی کی مقبولیت بڑھتی جائے_

میڈیا شعور و آگاہی پھیلانے کیلیئے نہیں بلکہ جاہلیت پھیلانے کیلیئے لایا گیا ہے، انسان باشعور اس وقت ہوا کرتے تھے جب وہ کتب پڑھ کر علم کے کسی بھی شعبہ میں پوری معلومات کشید کرتے تھے ایک کتاب سے وہ دوسری کتاب کی طرف بڑھتے ہوئے شعور کی ارتقائی منازل طے کرتے جاتے تھے، بعد میں انہوں نے شاعری، ناول اور افسانوں کو بھی بہترین کتب کا درجہ قرار دے دیا حالانکہ پوری انسانی تاریخ میں مذہب سے متعلق کتب یاں تاریخی کتب ہی حقیقت کا اصل رخ سامنے لانے کیلیئے پڑھی جاتی تھی_

اگر امام غزالی نے پانچ سو کتب لکھی ہیں تو انہوں نے کم از کم دس ہزار کتب تو پڑھی تھی اور اگر اس دور میں ایک سو ٹی وی چینل ہوتے ان پر شام سات سے بارہ تک ایک ہزار ٹاک شو چلتے یوٹیوب پر پانچ سو سیاسی وی لاگرز ہوتے، فیس بک پر میرے جیسے ایک ہزار بقراط ہوتے کیا تب بھی وہ اتنا مطالعہ کر پاتے ؟؟؟؟؟

بار بار دہرا کر یاد کرانے کا عمل ہزاروں سالوں سے چلا آرہا ہے انہوں نے اسی عمل کے ذریعے دجالیت کا قلعہ فتح کیا ہے جب ٹی وی پر راناثنااللہ بار بار کہتا ہے عمران خان کو رہائی نہیں ملے گی، جب روز خبر آتی ہے عمران خان نے بیٹوں سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، جب ہمیں دن میں سو بار خبر دی جاتی ہے آج پی ٹی آئی کے ارکان عمران خان سے جیل میں ملنے گئے تھے، جب ہمیں بتایا جاتا ہے آج وکلاء نے عمران خان سے ملاقات کی_

تب ہمارے ذہن میں اس بار بار کے دہرائے جانے والے عمل سے یہ سبق پیوست کر دیا جاتا ہے کہ عمران خان جیل میں ہے کیونکہ اگر وہ جیل میں نا ہوتا تو راناثنااللہ تو ایسا نا کہتا_

مگر یہ فری میسن کی نفسیاتی جنگ ہے اس جنگ کا سٹیج نیوز سٹوڈیو ہے اور اس جنگ کے ہتھیار دن میں سو بار کی ہیڈلائنز ہیں میں ہر روز پانچ سے چھ اخبار پڑھتا ہوں ہر اخبار میں آپ کو ایک جیسی خبریں دیکھنے کو ملیں گی_ لکھ کر اور بول کر دہرائی کا یہ عمل حقیقت کا دجالی تصور مضبوط کرنے کا وہ ہزاروں سال پرانا طریقہ ہے جس کو کبھی اصل علم یاد کرانے کیلیئے استعمال کیا جاتا تھا_

دنیا کے موجودہ سٹیج میں تمام مہرے ابلیس کے ہاتھ میں ہیں دجالی ورلڈ آرڈر اسی وقت نافذ ہو چکا تھا جب ہزاروں سالوں سے چلے آنے والے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کو ایک دم سے اکھاڑ پھینکا گیا وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تاریخ کا وہ واحد دور ہے جس میں تمام دنیا کی دولت چند ہاتھوں میں مرکوز ہو گئی ہے کیا دنیا کے دس امیر ترین افراد ایک ہی کلب کا حصہ ہیں کیا یہ سب فری میسن ہیں کیا ان سب کے مفادات ایک جیسے ہیں_

کیا آئی ایم ایف کو آپ کو ڈالر دینے کیلیئے سونے کے پہاڑ کو توڑنا پڑتا یاں ڈالر چھاپنے کیلیئے صرف درحت کافی ہیں، جب تک دنیا میں درحت ہیں آئی ایم ایف تو کمزور نہیں ہو گا_ آپ کو بتایا جاتا ہے ساری دنیا کے ممالک آئی ایم ایف کے فنڈ میں پیسہ دیتے ہیں اور امریکہ سب سے بڑا ڈونر ہے دوسرے نمبر پر چین ہے اگر امریکہ اتنا امیر ملک ہے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک کیوں ہے آپ نے کبھی تحقیق کی جس ادارے کے پاس امریکی کرنسی چھاپنے کا اختیار ہے وہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے، یہ معلومات آپ کو گوگل سے نہیں ملیں گی بلکہ بیسویں صدی کے پہلے دو عشروں کی تاریخ پڑھ کر معلوم ہو نگی بالخصوص اس وقت جو کتب امریکہ میں لکھی گئی_

1944 میں پوری دنیا کی کرنسیوں کو ڈالر کیساتھ کیوں منسلک کیا گیا اور دنیا کو یہ کیوں بتایا گیا کہ امریکہ جتنے ڈالر چھاپے گا اسی قدر سونا بینک کے پاس موجود ہو گا

ڈالر یعنی کاغذی کرنسی کیلئے سونے کی ضمانت کیوں درکار تھی

اصل زر سونا ہے یاں کاغذی کرنسی، دنیا کے معاشی مسائل کا حل کیا ہے،

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں فرمایا دجال حزانوں کا مالک بن جائے گا

کیا وہ جادو کے ذریعے آئی ایم ایف کی تجوریوں کو اپنے قبضہ میں لے لے گا یاں آئی ایم ایف کی بنیاد ہی اس نے رکھی_

کیا دنیا کی تاریخ میں کاغذی کرنسی سے بڑھ کر بھی دھوکہ دیا گیا ہے،؟

آپ کیلئے یہ اہم نہیں ہے کہ عمران خان یاں نواز میں سے کس کی حمایت کی جائے آپ کیلئے یہ اہم ہے کہ انسان کو روٹی کیسے ملے گی پرسوں ایک باپ نے بھوک سے بلکتے بچے کو قتل کیوں کر دیا، غریب کیوں اپنے بچوں کو روٹی نہیں دے پارہا جتنی غزا یورپ اور امریکہ میں ہر سال ضائع کر دی جاتی ہے اگر اس کا ایک تہائی بھی میسر آجائے تو دنیا کی بھوک کا خاتمہ ہو سکتا ہے اگر دنیا گلوبل ویلج ہے تو یہ کیسا گاؤں ہے جس کے لوگ اتنے بے حس ہیں کیا ابلیس نے ہمارے وجود سے احساس ختم کر دیا ہے جب ایک غریب بچہ جس کے تن پر کپڑے کے چند ہی حصے ہیں وہ کچرے میں سے گندے پھل چن کر کھا رہا ہو تا ہے تو آپ کی روح نہیں کانپتی جب ایک باپ اپنے بچے کو جو تا تک خرید کے نہیں دے سکتا تو کیا آپ روز حشر اللہ کے حضور میں عذر پیش کر سکیں گے کہ میں نے نواز یاں عمران کو ووٹ اس وجہ سے دیا تھا_

اللہ پوچھے گا تم نے ووٹ تقریروں، ٹویٹس یاں بیانات سے متاثر ہو کر دیا تھا یاں اس شخص کے کردار کی مکمل تحقیق کر کے دیا تھا اور کیا تمہیں ووٹ اور جمہوری نظام کی شرعی حیثیت کا علم تھا کیا تمہیں قومیت اسلام اور قومیت پاکستان کا بنیادی فرق معلوم تھا تم ہر جگہ سوشل میڈیا پر اپنے محبوب بتوں کی ذات پر طعن سن کر دوسرے پر بد اخلاقی کے مہلک ہتھیاروں سے حملہ آور ہو جاتے تھے کیا کبھی تم نے اپنے لیڈر کو قرآن وسنت کی میزان میں تولا تھا میں نے قرآن تمہاری ہدایت کیلئے نازل کیا تھا تم نے زندگی میں کتنی بار اسے شروع سے آخر تک ہدایت کیلئے پڑھا تھا تم نے رسول اللہ کی تفسیر پڑھیں تھی یا بیسویں اور اکیسویں صدی کے مولویوں کی_

https://www.facebook.com/share/p/MAndmUuX8qgQrPCq/?mibextid=oFDknk

حدود کا نفاذ (1)

فری میسن کی نفسیاتی جنگ

یہ جنگ انسان کی پیدائش سے جاری ہے، اس جنگ کا آغاز تب ہوا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، ابلیس صرف مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے وہ پوری آدمیت کا دشمن ہے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کیساتھ دو حفاظتی فرشتے مقرر نا کر رکھے ہوں تو ابلیس تمہیں قتل کر ڈالے_ ابلیس کو کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کا تعلق کس مسلک، گروہ، فرقے یاں مذہب سے ہے وہ بس تمام انسانوں کا دشمن ہے_

ہر دور میں اس کا نشانہ وہ لوگ رہے ہیں جو ابلیس اور اس کے کام کرنے کے طریقہ سے سب سے زیادہ واقف تھے_ تمام انبیاء کا دین بدلا گیا ہے وقت کیساتھ ساتھ ان میں بگاڑ آتا گیا اور یہ سب انسانوں کا کیا دھرا نہیں تھا بلکہ اس میں ابلیس کا ہاتھ تھا_

اللہ کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں_ آج جب ہالی ووڈ کا کوئی ایکٹر وینس فلم فیسٹیول یاں آسکر ایوارڈ کی تقریب میں کہتا ہے کہ Thank you Davil تو وہ اسی ابلیس کا شکریہ ادا کر رہا ہوتا ہے جس نے اسے لوگوں کے درمیان اتنا مقبول بنایا، انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کسی انسان کی ایجاد نہیں ہے یہ ابلیس کا کارنامہ ہے پہلے شاعری، ناول، افسانوں اور لکھے گئے ڈراموں سے بعد میں ٹی وی لے آنے کے بعد فلموں اور ڈراموں سے انہوں نے ابلیسیت کا ہی پرچار کیا ہے ابلیس خود ڈائریکٹریاں پروڈیوسر نہیں بن سکتا بلکہ وہ یہ کام انسانوں میں اپنے دوستوں سے ہی لیتا ہے جیسا کہ اللہ قرآن میں کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں_

اس دور کے سب سے بڑے ایکٹر وہ نہیں ہیں جو آپ کو ڈراموں اور فلموں میں دکھتے ہیں، یہ تو ایکٹنگ کا سرفس ویب ہے ڈیپ ویب وہ ہے جو آپ کو سیاستدانوں کی صورت میں نظر آتا ہے نواز، عمران وزرداری سمیت تمام ایکٹرز فری میسن کی نرسریوں میں تیار کیئے جاتے فضل الرحمان، مولوی خادم اور حافظ نعیم کو بھی فری میسن کے ہاں تربیت دی گئی ہے_

ابلیس کے لائے گئے دھوکے کے سیاسی نظام کی کامیابی نے اسکا پوری دنیا پر قبضہ مضبوط کر دیا ہے یہ فتنہ کا عروج ہے اور اس کے بعد وہ فتنہ آئے گا جس کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء نے اپنی امتوں کو ڈرایا ہے_ مگر یہ ابلیس کے چیلے علا نہیں ڈراتے کیونکہ یہ سب ابلیس کے چیلے چانٹے ہیں انہوں نے آپ کے سامنے دین کا دجالی ورژن پیش کیا ہے_ علم اٹھائے جانے والی روایات قیامت کی علاماتِ صغریٰ کے ذیل میں آئی ہیں اگر باقی علامات پوری ہو چکی تو یہ علامت پوری کیوں نہیں ہوئی_

اب انہوں نے کیا، کیا ہے بالخصوص وطنی قومی ریاستوں کے بعد انہوں نے میڈیا کے ذریعے بہت سے علماء کو مشہور بنایا ہے اور لوگوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ہے، کرکٹ تو مکمل سٹیج پلے ہے اگر آپ کو جاننا ہے ایک ایک بال اور کونسے منٹ میں فٹبال میں کونسا کھلاڑی گول کرے گا تو میں آپ کو ٹوئٹر اکاؤنٹس کے لنک دے دیتا ہوں وہاں جو لوگ تاریخی انسانی کے موجودہ کھیلوں کے ورژن کو بے نقاب کر رہے ہیں وہ مومنین نہیں ہیں شاید ان کا تعلق کسی مذہب سے بھی نا ہو مگر انہوں نے دجالیت میں پی ایچ ڈی کے برابر کی سوڈگریاں لے رکھی ہیں_

اگر فضل الرحمان، عمران خان، نواز شریف ٹی وی پر نا آتے تو انہیں کون جانتا اور کون پوجتا، وہ چاہتے ہیں لوگ خانوں میں بٹے رہے ہیں اس لیئے وہ ایک ہی وقت میں عمران خان اور نواز شریف دونوں کی ہیرو وشپ کو زندہ رکھنے کیلئے کوشاں رہتے ہیں مگر چونکہ دجال کو ویلکم کرنے کیلئے انہیں ہر ملک میں

پوری سیاسی تاریخ کی مضبوط ترین اور مقبول ترین حکومت درکار ہے اس لیئے ن، پی پی، جمعیت علمائے اسلام سمیت تمام پارٹیاں اور میڈیا اس نفسیاتی حربے آزمارہا ہے جس سے پی ٹی آئی کی مقبولیت بڑھتی جائے_

میڈیا شعور و آگاہی پھیلانے کیلئے نہیں بلکہ جاہلیت پھیلانے کیلئے لایا گیا ہے، انسان باشعور اس وقت ہوا کرتے تھے جب وہ کتب پڑھ کر علم کے کسی بھی شعبہ میں پوری معلومات کشید کرتے تھے ایک کتاب سے وہ دوسری کتاب کی طرف بڑھتے ہوئے شعور کی ارتقائی منازل طے کرتے جاتے تھے، بعد میں انہوں نے شاعری، ناول اور افسانوں کو بھی بہترین کتب کا درجہِ قرار دے دیا حالانکہ پوری انسانی تاریخ میں مذہب سے متعلق کتب یاں تاریخی کتب ہی حقیقت کا اصل رخ سامنے لانے کیلئے پڑھی جاتی تھی_

اگر امام غزالی نے پانچ سو کتب لکھی ہیں تو انہوں نے کم از کم دس ہزار کتب تو پڑھی تھی اور اگر اس دور میں ایک سو ٹی وی چینل ہوتے ان پر شام سات سے بارہ تک ایک ہزار ٹاک شو چلتے یوٹیوب پر پانچ سو سیاسی وی لاگرز ہوتے، فیس بک پر میرے جیسے ایک ہزار بقراط ہوتے کیا تب بھی وہ اتنا مطالعہ کر پاتے ؟؟؟؟؟

بار بار دہرا کر یاد کرانے کا عمل ہزاروں سالوں سے چلا آرہا ہے انہوں نے اسی عمل کے ذریعے دجالیت کا قلعہ فتح کیا ہے جب ٹی وی پر رانا ثنااللہ بار بار کہتا ہے عمران خان کو رہائی نہیں ملے گی، جب روز خبر آتی ہے عمران خان نے بیٹوں سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے، جب ہمیں دن میں سو بار خبر دی جاتی ہے آج پی ٹی آئی کے ارکان عمران خان سے جیل میں ملنے گئے تھے، جب ہمیں بتایا جاتا ہے آج وکلاء نے عمران خان سے ملاقات کی_

تب ہمارے ذہن میں اس بار بار کے دہرائے جانے والے عمل سے یہ سبق پیوست کر دیا جاتا ہے کہ عمران خان جیل میں ہے کیونکہ اگر وہ جیل میں نا ہوتا تو رانا ثنااللہ تو ایسا نا کہتا_

مگر یہ فری میسن کی نفسیاتی جنگ ہے اس جنگ کا سٹیج نیوز سٹوڈیو ہے اور اس جنگ کے ہتھیار دن میں سو بار کی ہیڈلائنز ہیں میں ہر روز پانچ سے چھ اخبار پڑھتا ہوں ہر اخبار میں آپ کو ایک جیسی خبریں دیکھنے کو ملیں گی_ لکھ کر اور بول کر دہرائی کا یہ عمل حقیقت کا دجالی تصور مضبوط کرنے کا وہ ہزاروں سال پرانا طریقہ ہے جس کو کبھی اصل علم یاد کرانے کیلئے استعمال کیا جاتا تھا_

دنیا کے موجودہ سٹیج میں تمام مہرے ابلیس کے ہاتھ میں ہیں دجالی ورلڈ آرڈر اسی وقت نافذ ہو چکا تھا جب ہزاروں سالوں سے چلے آنے والے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کو ایک دم سے اکھاڑ پھینکا گیا وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ تاریخ کا وہ واحد دور ہے جس میں تمام دنیا کی دولت چند ہاتھوں میں مرکوز ہو گئی ہے کیا دنیا کے دس امیر ترین افراد ایک ہی کلب کا حصہ ہیں کیا یہ سب فری میسن ہیں کیا ان سب کے مفادات ایک جیسے ہیں_

کیا آئی ایم ایف کو آپ کو ڈالر دینے کیلئے سونے کے پہاڑ کو توڑنا پڑتا یاں ڈالر چھاپنے کیلئے صرف درحت کافی ہیں، جب تک دنیا میں درحت ہیں آئی ایم ایف تو کمزور نہیں ہو گا_ آپ کو بتایا جاتا ہے ساری دنیا کے ممالک آئی ایم ایف کے فنڈ میں پیسہ دیتے ہیں اور امریکہ سب سے بڑا ڈونر ہے دوسرے نمبر پر چین ہے اگر امریکہ اتنا امیر ملک ہے تو وہ دنیا کا سب سے زیادہ مقروض ملک کیوں ہے آپ نے کبھی تحقیق کی جس ادارے کے پاس امریکی کرنسی چھاپنے کا اختیار ہے وہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے، یہ معلومات آپ کو گوگل سے نہیں ملیں گی بلکہ بیسویں صدی کے پہلے دو عشروں کی تاریخ پڑھ کر معلوم ہو نگی بالخصوص اس وقت جو کتب امریکہ میں لکھی گئی_

1944 میں پوری دنیا کی کرنسیوں کو ڈالر کیساتھ کیوں منسلک کیا گیا اور دنیا کو یہ کیوں بتایا گیا کہ امریکہ جتنے ڈالر چھاپے گا اسی قدر سونا بینک کے پاس موجود ہو گا

ڈالر یعنی کاغذی کرنسی کیلئے سونے کی ضمانت کیوں درکار تھی

اصل زر سونا ہے یاں کاغذی کرنسی، دنیا کے معاشی مسائل کا حل کیا ہے،

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں فرمایا دجال حزانوں کا مالک بن جائے گا

کیا وہ جادو کے ذریعے آئی ایم ایف کی تجوریوں کو اپنے قبضہ میں لے لے گا یاں آئی ایم ایف کی بنیاد ہی اس نے رکھی_

کیا دنیا کی تاریخ میں کاغذی کرنسی سے بڑھ کر بھی دھوکہ دیا گیا ہے،؟

آپ کیلئے یہ اہم نہیں ہے کہ عمران خان یاں نواز میں سے کس کی حمایت کی جائے آپ کیلئے یہ اہم ہے کہ انسان کو روٹی کیسے ملے گی پرسوں ایک باپ نے بھوک سے بلکتے بچے کو قتل کیوں کر دیا، غریب کیوں اپنے بچوں کو روٹی نہیں دے پار ہا جتنی غزا یورپ اور امریکہ میں ہر سال ضائع کر دی جاتی ہے اگر اس کا ایک تہائی بھی میسر آجائے تو دنیا کی بھوک کا خاتمہ ہو سکتا ہے اگر دنیا گلوبل ویلج ہے تو یہ کیسا گاؤں ہے جس کے لوگ اتنے بے حس ہیں کیا ابلیس نے ہمارے وجود سے احساس ختم کر دیا ہے جب ایک غریب بچہ جس کے تن پر کپڑے کے چند ہی حصے ہیں وہ کچرے میں سے گندے پھل چن کر کھا رہا ہو تا ہے تو آپ کی روح نہیں کانپتی جب ایک باپ اپنے بچے کو جو تا تک خرید کے نہیں دے سکتا تو کیا آپ روز حشر اللہ کے حضور میں عذر پیش کر سکیں گے کہ میں نے نواز یاں عمران کو ووٹ اس وجہ سے دیا تھا_

اللہ پوچھے گا تم نے ووٹ تقریروں، ٹوئیٹس یاں بیانات سے متاثر ہو کر دیا تھا یاں اس شخص کے کردار کی مکمل تحقیق کر کے دیا تھا اور کیا تمہیں ووٹ اور جمہوری نظام کی شرعی حیثیت کا علم تھا کیا تمہیں قومیت اسلام اور قومیت پاکستان کا بنیادی فرق معلوم تھا تم ہر جگہ سوشل میڈیا پر اپنے محبوب بتوں کی ذات پر طعن سن کر دوسرے پر بد اخلاقی کے مہلک ہتھیاروں سے حملہ آور ہو جاتے تھے کیا کبھی تم نے اپنے لیڈر کو قرآن وسنت کی میزان میں تولا تھا میں نے قرآن تمہاری ہدایت کیلئے نازل کیا تھا تم نے زندگی میں کتنی بار اسے شروع سے آخر تک ہدایت کیلئے پڑھا تھا تم نے رسول اللہ کی تفسیر پڑھیں تھی یا بیسویں اور اکیسویں صدی کے مولویوں کی_

https://www.facebook.com/share/p/GBeUCb6LLXZPUPjH/?mibextid=oFDknk

اسلاموفوبیا

اصل چیز یہ ہے کہ سب سے زیادہ مسلمان اسلاموفوبیا کا شکار ہیں اگر ہم اسلام پر عامل ہوتے اس کو اپنی زندگیوں میں شامل کرتے تو کوئی وجہ نا تھی کہ اسلام کے اثرات ہماری زندگیوں میں نادکھتے اور دوسری اقوام اللہ کی اس رحمت کے اثرات کو قبول نا کرتی_ ہم خود اسلام سے دور ہوتے چلے گئے پہلے ہمارے سامنے اسلام کا جاہلی تصور پیش کیا گیا اپنی عیاشیوں کے باعث ہم نے وہ بھی قبول کر لیا میڈیا کی آمد کے بعد اسلام کا دجالی ورژن ہی ہمارے لیئے اصلی اسلام ہے_

یعنی ہر طرح سے اسلام کے تن آور درخت پر آرا چلا کر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اسلاموفوبیا پھیل رہا ہے_ لوگوں کو جاہل بنانے کیلئے کسی لمبے چوڑے کورس کی ضرورت نہیں ہے یاں کسی جادو منتر کی بھی ضرورت نہیں ہے صرف پراپوگنڈا کی ضرورت ہے_ آدھی دنیا کو تو اسلاموفوبیا کا لفظی معنی بھی معلوم نہیں ہو گا اور لوگ سمجھتے میں کافر ہمارے اسلام سے ڈرتے ہیں_

آپ کے اسلام کا سیاسی نظام یعنی خلافت 1923

میں ختم ہو چکی تھی 47 میں آپ کو دھوکہ دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بجائے یہ کیا قومیت اسلام کے تصور کو زندہ کیا جاتا آپ نے قومیت پاکستان کو لفظ کو زندہ کیا جبکہ اسلام میں قومیت ہے ہی نہیں_

اگر آپ سمجھتے ہیں باہر سے کہیں اسلاموفوبیا نام نہاد ہے اس بچوں کو دیکھیں معمولی سے سیاسی اختلاف پر یہ ایسے ایسے گھٹیا جملے منہ سے نکالتے ہیں کہ شرعی سزا کے طور پر زبان کھینچ لی جاتی، اسلام میں سب سے اہم چیز اخلاقیات ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو سب سے بہترین چیز دی گئی ہے وہ عمدہ اخلاق ہیں، آپ باطل نظریہ یاں باطل عقیدہ کا صرف ایک پیمانہ مقرر کر لیں جو شخص اخلاقیات میں برا ہے لازما اس کا نظریہ بھی غلط ہو گا کیونکہ اس کے لیڈر اور رہنما نے اس کو اخلاقیات کی تعلیم ہی نہیں دی_

ٹی وی سکرین سے مسلسل اسلاموفوبیا کا پراپوگنڈا کیا جاتی ہے، میرے عزیزوں کون سے اسلام سے بھلا کفر کو خطرہ ہے ہم سب تاریخ اسلام کے بدترین مسلمان ہیں جن کا اسلام کے عملی پہلو پر عمل نا ہونے کے برابر ہے، اللہ کی قسم ان کو آپ کی نمازوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے، وہاں خطرے کی گھنٹیاں تب بجیں گے جب دنیا میں اسلام کا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام لوٹ آئے گا_

آپ کو بتایا جاتا ہے افغانوں نے نام نہاد جنگ جیت لی اور اب امریکہ و روس کو ان سے خطرہ پیدا ہو جانا چاہیے اور ایسے ہی ملحد چین بھی تو آپ خاطر جمع رکھیے_ ایک طرف ملحد کمیونسٹ چین پوری طرح سے افغانوں کی مدد کر رہا ہے اور دوسری طرف ورلڈ بینک، امریکی حکومت اور آئی ایم ایف بھی طالبان کو قرضہ دے رہا ہے_ اگر کسی نے کمیونزم پڑھا ہے یاں وہ کمیونسٹ نظام حکومت کو جانتا ہے تو مذہب کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت وہ ہیں سویت یونین میں کمیونسٹ انقلاب کے بعد وہاں انہوں نے جو پہلا کام کیا وہ مذہب پر پابندی لگائی تھی_ چین میں بھی مذہب پر پابندی ہے کھلے عام آپ کسی بھی مذہبی عقیدے کا یاں کسی قسم کی عبادت سرانجام نہیں دے سکتے کھلے عام آپ صرف وہیں اعمال کریں گے جو صرف کفر کو راضی کرنے والے ہیں_

اب یہیں ملحد چین اگر افغانوں کی فوج تعمیر کر رہا ہے تو مطلب صاف ہے ان کو اسلام کے طالبان ورژن سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور ناہی طالبان نے وقت کی کسی سپر پاور کو شکست دی ہے _ یہ سب اسی دجالی دھوکہ کا حصہ ہے جو دنیا کو پچھلے تین سو سال سے دیا جارہا ہے اور اسلاموفوبیا کا تصور بھی اسی دھوکے کا تسلسل ہے _

یہ دنیا عظیم ترین منصوبے کے مطابق اصل سے نقل کی جانب بڑھ رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے ،اس حدیث کی شرح کوئی مشکل نہیں ہے جمہوریت، کاغذی کرنسی، بینکاری، بینکنگ ان تمام چیزوں کو پوری دنیا مانتی ہے اقوام متحدہ کو ساری دنیا مانتی ہے _

آپ کے کھانے، آپ کے مشروبات مصنوعی اور بے دائدہ بلکہ اکثر اوقات مضر صحت، آپ کا سیاسی نظام مصنوعی، بینکاری نظام مصنوعی جس کو فری میسن کبھی بھی گر آسکتے ہیں اور لوگوں کا سرمایہ ڈبو سکتے ہیں _ پھر انہوں نے مصنوعی کرنسی کی اگلی شکل یعنی ڈیجیٹل کرنسی لانی ہے _

فرد واحد یعنی میں یاں کوئی اور پراپوگنڈا کی مدد سے آپ کے نظریات بدلنے پر قادر نہیں ہے مگر میڈیا اس بات کی پوری قوت رکھتا ہے _ وہ اس کام میں ناصرف طاق ہے اس کو اسی کام کیلئے بنایا گیا ہے اور وہ نظریہ سازی میں کامیاب ہو چکا ہے _

اگر میں کہوں ہم دجال کے لائے ہوئے معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام میں جی رہے ہیں تو شاید آپ یہ بات نامانیں مگر ان نظاموں کے تھپیڑے ناصرف آہستہ آہستہ آپ کو معاشی و معاشرتی طور پر کمزور بناتے جارہے ہیں بلکہ ایک وقت میں بالکل کمزور کر دیں گے اور یہ ان کا منصوبہ ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص قبر کے پاس سے گزرے گا اور تمنا کرے گا کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا _

میرے کہنے سے آپ ان نظاموں کا مصنوعی پن برداشت نہیں کریں گے کیونکہ میں فیس بک پر بیٹھ کر گمنامی کی حالت میں یہ بات عرض کر رہا ہوں ہاں اگر میں حامد میر یاں اوریا مقبول جان ہوتا تو تب میری بات ضرور سنی جاتی مگر جب میں کہتا ہوں ان دونوں دانشوروں کی طرح ان کی پوری ٹولی فری میسن ہے تو لوگ پتا نہیں بھڑک کیوں جاتے ہیں _ خیر جب ایک بینک دیوالیہ ہو جاتا ہے تو سارے لوگوں کا روپیہ ڈوب جاتا ہے، سیاستدان جتنے مرضی واعدے وعید کرے جب وہ اقتدار میں آتا ہے تو اپنے وعدہ سے پھر جاتا ہے اور کہتا ہے میں مجبور ہوں ہاں مجھے کام نہیں کرنے دیا جارہا یاں وعدے قرآن وسنت نہیں ہوتے وغیرہ _

اسلاموفوبیا کا شور مچا کر آپ کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اسلام ناصرف ابتک موجود ہے بلکہ ابلیس اس اسلام سے خطرہ بھی محسوس کرتا ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ابلیسیت کو اب آپ والے اسلام سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس نے مکمل طور پر آپ کو اسلام سے ہٹا دیا ہے اور یہ کام اس نے آپ کی مذہبی اشرافیہ سے لیا ہے جنہوں نے اصل اسلام کی جگہ دجالی اسلام کو آپ کی زندگیوں میں داحل کر دیا ہے _ اور جس بڑے خطرے کا اسے سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یعنی امام مہدی تو ان کے سدباب کیلئے اس نے سینکڑوں مذہبی وسیاسی جماعتوں پر لوگوں کا یقین مضبوط کرایا ہے

یعنی جب ایک ساتھ عمران، نواز، فضل الرحمان، ساحل عدیم، طارق جمیل، مرزا، غامدی، مفتی طارق مسعود، سعد رضوی وغیرہ سب میڈیا کیساتھ مل کر امام مہدی کو دہشت گرد کہہ دیں گے تو کون ان کو مہدی مانے گا _ گویا اب ابلیس اس طرف سے بھی مطمئن نہیں ہے _

اسلاموفوبیا کا چورن انہوں نے صرف سیاست چمکانے کیلئے رکھا ہوا ہے اور اس کے علاوٰہ انہوں نے سیاست چمکانے کیلئے کون کونسے ڈرامے کیئے ہیں اگر ان سب کا ذکر کروں تو آپ میرے کپڑے نوچ ڈالیں کیونکہ ان باتوں کی آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور آپ صبر نا کر سکیں گے _

دجالیت کی پچھلے تین سو سال کی تاریخ اور ایک ایک عمل پر میں یورپی و امریکی ماہرین کی آرا و ہاں کی ڈاکومینٹری ان اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہتا ہوں میرے چیٹ گروپ میں آپ کو حقیقت کا دوسرا رخ دیکھنے کو ملے گا_ آئیں میرا گروپ جوائن کریں_

https://www.facebook.com/share/p/7j63kQD9VE4Vnkwj/?mibextid=oFDknk

علم والوں سے سیکھنا

محدثین جب اپنے استاذہ سے روایت کرتے ہیں تو وہ پورے یقین اور تحقیق کیساتھ روایت کرتے ہیں وہ نا اندھے مقلد تھے نا ہی شخصیت پرستی کا شکار تھے امام مسلم امام بخاری کے مشہور شاگرد ہیں مگر روایت قبول کرنے کیلئے جو شرائط امام بخاری نے لگائی ہیں وہ شرائط امام مسلم نے نہیں لگائی اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ناتو اندھے مقلد تھے اور ناہی شخصیت پرستی کا شکار تھے وہ محقق تھے اور ان کی تحقیق کا شاہکار صحیح مسلم کو امت آج تک قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے ایسے ہی امام بخاری بھی اپنے اساتذہ کی قدر کرتے تھے یہ عزت واحترام شخصیت پرستی کی بنیاد پر نا تھا بلکہ حق گوئی کی بنیاد پر تھا ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جب شاگردوں نے اپنے اساتذہ سے اختلاف کیا یہ فہم دین کا اختلاف تھا_

اگر استاد کسی راوی کو قابل اعتبار کہہ رہے ہیں تو شاگرد اس کو ضعیف کہہ رہے ہیں یہ محدثین، سلف صالحین اور ان سے پہلے خیر القرون کا وہ دور تھا جہاں منشا دین سیکھنا تھا نا کہ کسی قسم کی اندھی تقلید یاں شخصیت پرستی وہ کسی بھی شخص کی شاگردی یاں اسے استاد اس لئیے نہیں مانتے تھے کہ استاد کی بات پر آنکھیں بند کر کے اعتبار کیا جائے بلکہ وہ دیکھتے تھے جہاں استاد کی بات خلاف اسلام جاتی تھی فوراً اس پر نقد کرتے تھے اور وہ یہ سب کچھ خدا سے ڈرتے ہوئے کرتے تھے

آج کے دور میں جب علامات قیامت کا پہلا حصہ مکمل ہو چکا ہے اور ہمیں کسی سے بھی دین لیتے ہوئے محتاط رہنا چاہیے مجھے کوئی ایک مائی کا لال بتائیں جو خادم رضوی، ڈاکٹر اسرار، ساحل عدیم، غامدی، ذاکر نائیک، طارق جمیل یاں کسی دوسرے مولوی سے ذرا سا بھی اختلاف کرتا ہو،

خاک اختلاف کرنا ہے، دین پڑھا ہو یاں مطالعہ کیا تو اسکی بات کو قرآن وسنت پر پیش کر کے کھرے کھوٹے کو علیحدہ کر کے بات کی توثیق یاں تکذیب کریں مگر یہاں تو اندھوں، بہروں کیطرح سنی سنائی باتوں پر شخصیت پرستی کے شرک میں گرفتار ہو کر اعتبار کر لینا ہی دین میں ثابت قدمی کی دلیل ہے۔

کہتے ہیں علما دین کے وارث ہیں ارے بھیا علما کونسے دین کے وارث ہیں آپ جانتے ہیں دین کیا ہے ؟؟؟

یاں آپ نے کیسے جانا جس دین کے آپ پیروکار ہیں وہیں اصل دین ہے_

علماء کی ذات کا کیا اعتبار ہے، کوئی یہودی، نصرانی یاں ہندو بھی خود کو عالم کہہ کر تبلیغ شروع کر دے تو کیا آپ بس اس کے نام کیساتھ جڑا عالم کا لفظ دیکھتے رہیں گے یاں اس کی باتوں کو قرآن وسنت پر پیش کر کے بھی دیکھنا ہے پھر وہیں بات آجاتی ہے قرآن وسنت پڑھا ہو تب بات پرکھنے کی صلاحیت ہو_

مجھے کہتے ہیں تم جاہل نے دو چار کتابیں پڑھ لی ہیں اور علماء پر بھوکتے ہو، یہ ہمارے اخلاق کا حال ہے_

اگر اللہ آپ کو حق بولنے اور لکھنے کی توفیق دے تو حق اندھی تقلید یاں شخصیت پرستی میں مضمر نہیں ہے بالخصوص اس وقت جب آپ دجالیت کے چھا جانے کی بات کر رہے ہوں_

میں ایک سادہ سا سوال پوچھتا ہوں ٹی وی دیکھنا قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے یاں نہیں ؟؟

پھر اسی کیساتھ دوسرا سوال ملحق کر دیتا ہوں نامحرم کا چہرہ دیکھنا قرآن وسنت کی رو سے جائز ہے یاں نہیں ؟؟؟

کوئی ایک شخص مجھے بتائے اس کے محبوب مولوی یاں سیاستدان نے اسلام کے مکمل معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام کی یہ تصریح فرمائی ہے اور میں نے اس کی بات کو قرآن وسنت کو پڑھ کر پرکھا ہے اور درست پایا ہے اب تم جو اس پر تنقید کرتے ہو تو قرآن وسنت سے میرا جواب یہ یہ ہے_

اگر اسلام کی رو سے ٹی وی کو خرام کہہ دیں تو جن جن لوگوں کی ابتک مجھ سے بحث ہوئی ہے ان کی سو فیصد محبوب شخصیات قابل اعتراض ٹھہرتی ہیں، مجھے کہتے ہیں تم میڈیا سے حوالے دیتے ہو جبکہ تم اسے مانتے نہیں عرض کی آپ جس چیز کو مانتے ہو میں اس سے حوالہ دیتا ہوں اور میں جس چیز کو مستند مانتا ہوں یعنی قرآن وسنت اس سے بھی حوالہ دیتا ہوں_

ایک صاحب سے پالا پڑا کہہ رہے تھے جمہوریت کے بغیر دین تخت پر کیسے آئے گا ان سے تو نہیں مگر اب عرض کر رہا ہوں کیا جمہوریت سے پہلے دین تخت سے گرا ہوا تھا مگر خرام ہے جو کسی نے تاریخ پڑھی ہو اور کچھ نہیں تو حالیہ مغل اور عثمانی سلطنت کی بھی تاریخ نہیں پڑھی ہوئی ان کو معلوم ہی نہیں جمہوریت کب کن حالات میں کس نظام کا کس انداز میں خاتمہ کر کے لائی گئی اور اسکے آنے کے بعد فورا کیا کیا ظلم وستم ہوا اور آج تک لوگوں کو کتنا فایدہ مل رہا ہے_

جب قائداعظم نے سٹیٹ بینک آف پاکستان کی بنیاد رکھ کر اللہ اور اسکے رسول سے جنگ کا اعلان کیا تو اس وقت وہ کسی جن کے قبضہ میں نہیں تھا بلکہ اس نے پورے حوش وحواس میں اللہ اور رسول سے جنگ کا اعلان کیا مگر مجال ہے جو تمہارے محبوب قائدین میں سے کوئی ایک بھی اللہ کا دشمن ایسا ہو جو قاید اعظم کے اس اقدام کو برا کہتا تو دور شک کی نگاہ سے بھی دیکھتا ہوں کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو فری میسن کا وطنی قومی ریاستوں کا پورا گرینڈ منصوبہ اور ون ورلڈ گورنمنٹ کیطرف اقدام پوری طرح سے بے نقاب ہو جائے_

ہمارے ہاں کسی بھی بات کا بہترین جواب گالی یاں بداخلاقی ہے قرآن وسنت سے تو وہ جواب دے جس نے قرآن وسنت پڑھا ہو دنیا کے بکھیڑوں سے آزاد ہونے تو فیس بک کھول لی یاں ٹک ٹاک ورنہ اپنا مولوی اور سینکڑوں چوچلے ہیں مگر خرام ہے جو کوئی دن میں کسی کتاب کے دو چار صفحات پڑھ لے

_

ہم تک پورا دین سند سے آیا ہے اور سند ہی قابل قبول ہے_ کوئی ایک بتادے میں اپنے محبوب قاید کو متصل سند کیساتھ جانتا ہوں چلیں قرآن وسنت پر پیش کر کے تو اس کو قبول نہیں کرنا مگر اس کی امانت ودیانت کی گارنٹی ہی ثقہ لوگوں سے لے لیں_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی بھی شخص کے جھوٹا ہونے کیلیئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے_ (مسلم)

https://www.facebook.com/share/p/pnFLZbuSYo1QDXvX/?mibextid=oFDknk

ابلیس کی جماعت فری میسن

مین سٹریم میڈیا کے ذریعے فری میسن کے ذکر کو کانسپریسی مشہور کیا گیا ہے حالانکہ ہالی ووڈ کی درجنوں فلموں میں ناصرف فری میسن کا ذکر کیا جا چکا ہے بلکہ ان کی پہلے درجے میں شمولیت کی تقریب تک باقائدگی سے دکھائی گئی ہے

امریکہ میں وائٹ ہاؤس کے سامنے واشنگٹن میں فری میسن کا مشہور گرینڈ لاج ہے جہاں پہلے امریکی صدر جارج واشنگٹن کی وہ مشہور پینٹنگ بھی آویزاں ہے جس میں وہ فری میسن کا گاؤن پہنے کھڑا ہے دنیا بھر میں جہاں جہاں فری میسن لاجز ہیں ان کی مکمل تفصیل انٹرنیٹ پر موجود ہے آپ تھوڑی سی سرچ کریں بھٹو کے دور میں پاکستان میں فری میسن کو آزادانہ سرگرمیاں معطل کرنے کا حکم ملا تھا اور اس جماعت پر یہاں پابندی لگ گئی تھی_

مگر کیا وہ زیر زمین موجود رہے تو ہاں بالکل وہ زیر زمین موجود ہیں اور ان کے لاجز اب بھی کام کر رہے ہیں ساری مذہبی و سیاسی اشرافیہ کے فرامین ان کی تصاویر اور میڈیا پر جو بھی نیا موضوع آتا ہے ان تمام چیزوں کے سکرپٹ انہی لاجز سے ماسٹر میسن مہیا کرتے ہیں پاکستان کے سو نیوز چینل ایک ہی سکرپٹ کے مطابق نیوز چلاتے ہیں اس کی تازہ ترین مثال کرووونا اور ویکسین کا سکرپٹ تھا_ یہاں پر انہوں نے لوگوں کو اور انداز میں تقسیم کیا ہے مگر یورپ وامریکہ میں سب سے بڑے کانسپریسی تھیورسٹ وہاں کے ملحدین ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مذہبی اشرافیہ کو فری میسن کنٹرول کرتے ہیں وہاں بھی اور یہاں بھی_

پوری دنیا کا میڈیا بشمول ہمارے سو نیوز چینل یہ فری میسن کی فکر کا مین سٹریم ورژن پیش کرتے ہیں یعنی ان کی یعنی دجال کی ون ورلڈ گورنمنٹ کے حوالے سے ذہن سازی کرتے ہیں موجودہ معاشرتی و معاشی و سیاسی نظاموں کو انسانی فکر کی معراج ثابت کرتے ہیں، لوگوں کو ہر چیز کے متعلق مکمل مباحث کا علم نہیں ہوتا اس لیئے وہ دھوکہ کھا جاتے ہیں_

مجھ پر بھی بیٹھے بٹھائے کسی وجدان یاں کسی کی نظر سے فری میسن کے سارے راز منکشف نہیں ہوگئے سب کچھ مطالعہ و تحقیق کی مدد سے ہی سمجھا ہوں جب میں نے پانچویں کلاس سے اخبار کا مطالعہ شروع کیا تب جاوید چوہدری میرا محبوب کالم نگار تھا اور اسکی تصویر میں جیب میں لے کر گھومتا تھا اور جب ٹی وی پر ایکسپریس نیوز پر اس کا چہرہ پہلی دفع دیکھا تو ایسا محسوس ہوا جیسے پیروں کا دیدار ہو گیا ہے مگر بعد میں دین کے مطالعہ سے میں جوں جوں مذہب کی جانب بڑھتا گیا میرا رجحان اوریا مقبول جان کی جانب ہوا یہ بہت بعد کی بات ہے جب مجھ پر کھلا کہ ان دونوں سمیت مین سٹریم میڈیا سے جڑے تمام کالم نگار اور دانشور فری میسن ہیں_

میں اندھا مقلد نہیں ہوں دنیا کی پہلی تاریخی دستاویز یعنی ہومر کی ایلیڈ اور اوڈیسی جس میں اس نے 1600 قبل مسیح میں ٹرائے کی مشہور جنگ کا نقشہ کھینچا ہے اس سے لیکر ہیروڈوٹس تک اور اس وقت سے لیکر آج تک دنیا بھر کی سلطنتوں کے متعلق جتنی بھی تاریخی کتب لکھی گئی ہیں میں نے وہ سب پڑھی ہیں اللہ کا کرم ہوا فکشن سے جلد ہی میری جان چھوٹ گئی ورنہ میں اتنی تاریخ نا پڑھ پاتا_ میں نے ہر جگہ فری میسن یعنی ابلیس کی جماعت کا نقش موجود پایا ہے اور اس ضمن میں میری سب سے زیادہ رہنمائی اللہ کے کلام نے کی یعنی دین کے دونوں سورسز قرآن اور سنت_

مشترکین کے ہاں ان دونوں سورسز کا ذکر ملتا ہے یعنی جب وہ مسلمانوں کی تاریخ کا ذکر کرتے ہیں تو یعقوبی و مسعودی سے لیکر امام ابن جریر طبری کی تاریخ رسل والملوک تک جس کا مشہور نام تاریخ طبری ہے (میں نے یہ مکمل نو جلدیں موبائل پر پڑھی تھی اور حوالوں کیلئے کوئی پانچ سو فولڈر بنائے تھے) اس کے بعد ابن کثیر کی البدایہ والنہایہ، الکامل اور دوسری کتب پڑھی_ ہر صدی میں لکھی گئی مسلمانوں کی کتب سے میں اسلام کی سند تلاش کرتا

آرہا تھا یہاں تک کہ اب میں 2024 میں موجود ہوں اور مجھے معلوم ہے آج کے جدید معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں پر اسلام کا کتنا نقش ہے اور یہ نظام انسانیت کیلئے کس قدر مضریاں مفید ہیں اور ان نظاموں کی تشکیل میں فری میسن کا کتنا ہاتھ ہے ۔

طویل مباحث سے بچتے ہوئے میں اس تحریر کو رقم کرنے کی وجہ بیان کر دیتا ہوں، میرے چیٹ گروپ میں کسی بھائی نے فیصل وڑائچ یوٹیوبر کی ایک ویڈیو بھیجی ہے جس میں وہ فری میسن کو ہوا قرار دے رہا ہے اس سے قبل آج سے سال ڈیڑھ سال قبل مجھے کسی نے فیصل وڑائچ کی ایک اور ویڈیو بھیجی تھی جس میں وہ ہیکل کے قرآن میں ہونے کا انکار کر رہا تھا اب جس شخص نے ہیکل کا ذکر خود قرآن میں نا پڑھا ہو وہ تو فری میسن فیصل وڑائچ کو درست مان لے مگر میں نے تو قرآن میں دو بار ہیکل سلیمانی کا ذکر پڑھا تھا میں نے ان بھائی کو بتایا مگر وہ پھر بھی نا مانے کیونکہ قرآن انہوں نے پڑھا نہیں تھا اور فیصل وڑائچ فری میسن پر وہ قرآن سے زیادہ اعتبار کرتے تھے کیونکہ ان کی ذہن سازی ہو چکی تھی ۔ وہ عموما اپنے چینل پر جس کو فری میسن بڑھنے پھولنے دے رہے ہیں (میرے اکاؤنٹ کو بڑھنے نہیں دیتے) تاریخ بیان کرتا ہے اور مجال ہے جو کسی کتاب کا حوالہ دے یعنی اس وقت کی لکھی کتب کا میں نے انقلاب فرانس کے متعلق اس وقت کی لکھی کتب فرنچ زبان سے اردو میں ٹرانسلیشن کر کے پڑھی ہیں تاکہ حق جان سکوں اور میں وہاں فری میسن کے نقش پاتا ہوں روس کے سوشلسٹ انقلاب کے پیچھے تو یہودیوں کے اثرات کے ہزاروں دلائل ہیں یہ جب نام نہاد پوٹن نے سوشلزم سے برآت کا اظہار کیا اور چین سے یاری بھی لگالی یہیں اس بات کا کافی ثبوت تھا کہ سویت انقلاب یہودی زائنسٹ یعنی فری میسن لائے اور اسکی جو وجہ تھی وہ بھی ظاہر ہے یورپ میں روس کی تنہا بادشاہت بچی تھی عثمانیوں کو پہلے ہی انہوں نے قرضوں سے ڈھیر کر لیا تھا ۔ یہیں وجہ ہے زار کے دور میں پہلے پروٹوکولز روس میں چھپے بعد میں یورپ میں گئے (یہ کتاب فری میسن کو سمجھنے کیلئے سب سے اہم ہے)

اگر آپ نے میڈیا کا اعتبار کر کے فری میسن کا انکار کرنا ہے تو میں کہتا ہوں میڈیا سارا فری میسن کا ہے اگر وہ نواز شریف کو مقبول بنا رہا ہے تو فری میسن کے حکم سے کر رہا ہے اور اگر عمران خان کی مقبولیت ظاہر ہو رہی ہے تو فری میسن کے پروگرام کے تحت ہو رہی ہے ۔

اب حق جاننے کیلئے آپ کو دوسری طرف کی آراء جاننی ہوگی تبھی آپ تحقیق کے اصولوں کی پیروی کریں گے ایک طرف کی آراء کی بنیاد پر کسی بات پر حکم لگانا تحقیقی روش نہیں کہلاتا اگر ایسا ہوتو دنیا میں تقابل ادیان کا مضمون ہی نا رہے ۔ یاں جمہوریت و کمیونزم کی بحث ہی نا ہو ۔

انٹرٹیمنٹ انڈسٹری کی آمد کے بعد پہلی بار ترکی نے اسلامی انٹرٹیمنٹ کا تڑکہ لگایا (تھا یہ بھی فری میسن سٹیج) اخباروں میں خبریں چھپتی تھی کہ اردگان خود ارتغرل اور پایہ تحت سلطان عبد الحمید کے سیٹ پر جاتا ہے جب انہوں نے پایہ تحت والے ڈرامے میں پہلی بار فری میسن کا ذکر کیا تو پاکستان کے بڑے بڑے اسلامی لوگ تڑپ اٹھے اور کہتے پائے جاتے تھے ہم نا کہتے تھے فری میسن کا وجود ہے مگر ان جاہلوں کو یہ نہیں معلوم تھا مذکورہ ڈرامہ بھی فری میسن کی ہیں پروڈکشن ہے جیسے ڈیڑھ سو سال قبل سرسید کی زندگی پر الطاف حسین حالی کی کتاب بھی فری میسن کی پروڈکشن تھی ۔

اگر آپ پاکستان کا ذکر کریں تو تاریخ میں اس تحریک کا پہلا موجد سرسید کو قرار دیا جاتا ہے حالانکہ اس اللہ کے دشمن نے تمام معجزات، فرشتوں، جنت و دوزخ حتی کہ آخرت تک کا انکار کر دیا مگر مسلمانوں کا اکثریتی طبقہ ان باتوں کو نہیں جانتا جیسے ہم دنیا کی تاریخ سے واقف نہیں ہیں ہمارا حقیقت کا تصور روز کی بریکنگ نیوز سے تشکیل پاتا ہے ۔

الطاف حسین حالی کی سرسید کی زندگی پر کتاب حیات جاوید سب سے مشہور کتاب ہے جس میں فری میسن کو خفیہ تنظیم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ فری میسن سچ بتاتے ہیں مگر کبھی کبھار اس لیئے الطاف حسین حالی فری میسن نے سرسید فری میسن کی زندگی پر مشتمل کتاب میں فری میسن کا تذکرہ چھیڑ کر ابلیس کے کرما کے عقیدے کا اظہار کر دیا جیسے سیمپسن نے ابراہیم رئیسی کی ہیلی کاپٹر حادثے میں پہلے ہی موت دکھا کر اسی کرما کے

عقیدے کا اظہار کیا تھا یاں جیسے انہوں نے پہلے ہی 9/11 اور کرووونا دکھا دیا تھا یاں جیسے اکانومسٹ نے 2012 میں ہی حماس کے اکتوبر 2023 والے سٹیج شو یعنی پیراشوٹ سے کودنے کو 2012 کے شمارے میں رکھا دیا تھا مگر لوگ چونکہ ان باتوں کو نہیں جانتے اس لیئے وہ سٹیج شو کو اصل جنگ سمجھ لیتے ہیں_ افغان جنگ کا تھیٹر بھی ایسا ہی تھا_

روزانہ کی خبروں سے فری میسن موجودہ سیاسی سٹیج شو کو کس طرح سے حقیقت کے طور پر دکھاتے ہیں اس کو وہ لوگ سمجھ نہیں پاتے جو یہ سمجھتے ہیں کہ عمران خان واقع ہی جیل میں ہے اور نواز شریف و عمران واقع ہی دشمن ہیں_ میں اپنے چیٹ گروپ میں روزانہ کی خبروں میں چھپی وہ فری میسن نفسیات واضح کرتا رہتا ہوں جس سے وہ انسانی ذہن کی پروگرامنگ کرتے ہیں_ ٹرمپ کو وہیں لائے مگر جب وہاں بڑے بڑے صیہونی مفکر کہتے پائے جاتے ہیں کہ ہم سے غلطی ہوئی تو وہاں کا جاہل طبقہ یہیں سمجھتا ہے کہ ٹرمپ ڈیپ سٹیٹ کے خلاف کھڑا ہے جیسا کہ ٹرمپ کی Q مومنٹ یاں میگا مومنٹ ظاہر کرتی ہے_ اسی وجہ سے ٹرمپ نے کرونا کو دھوکہ کہا کیونکہ مغربی اقوام کو معلوم ہے وبائیں اور ان کی ویکسین ڈیپ سٹیٹ یعنی فری میسن ہی لاتے ہیں اس لیئے انہوں نے ٹرمپ کو کنٹرولڈ آپوزیشن کے طور پر ہیرو بنایا جیسے اب انہوں نے اچانک ساحل عدیم کو میڈیا یعنی اپنے ہی میڈیم کے ذریعے ہیرو بنایا ہے اور دوسری طرف اس سیکولر اشرافیہ کو بھی مواد فراہم کیا ہے جو شروع دن سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق نہیں ہے ساحل عدیم کا 95 فیصد عورتوں کو جاہل کہنا اسی سکرپٹ کا حصہ تھا جس میں عورتوں کو مشتعل کرنا مقصود تھا_

جب اسمبلی میں کھڑے ہو کر زرتاج گل ہنس مسکرا کر سپیکر کو کہتی ہے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں یاں جب مریم بچیوں کو ستائس ہزار الیکٹرک موٹریں دیتی ہے تو وہ یہیں فطرت کے اصولوں کو بدل کر عورتوں کو گھروں سے نکال کر معاشرے کی ہر فیلڈ میں شامل کرنے کا دجالی پروگرام ہے یہ مردوں کا معاشرہ ہے میری بہنوں آپ وہ رپورٹس پڑھیں جس میں مغربی معاشرے میں ہوئے 90 فیصد ریپ کے کیسسز میں شک کا فایدہ ریپسٹ کو دیا جاتا ہے اور عورتوں کی کوئی بات نہیں سنی جاتی اللہ کرے آپ روزانہ کی بنیاد پر مغربی اخبارات پڑھیں_

ہم نے قرآن پڑھا نہیں ہے صرف سنا ہے

مرد عورتوں کے نگران ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیئے کہ مرد اپنا مال حرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں فرمابردار اور حاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں، جس طرح اللہ نے حفاظت کا حکم دیا ہے (النسا،34)

اس آیت میں اللہ نے فطرت بیان کی ہے اور ابلیس نے اسی فطرت کو بدلنے کا چیلنج قبول کیا تھا جب عورت بھی کمانے کیلئے گھر سے باہر نکل آئی تو وہ پیچھے حفاظت کرنے والی نا رہی بلکہ مرد سے آگے نکل گئی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب مرد کی غیر موجودگی میں کوئی اس کا پوچھنے آئے تو دروازوں کے پیچھے سے کرخت آواز اور سحت لہجے میں بات کیا کروں یہ ناہو تمہاری نرم آواز اس نامحرم کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کرے_ مگر اب تو عورتوں گھروں سے باہر نامحرموں کے درمیان اڑی پھرتی ہیں یہ دجالی معاشرت ہے جس پر دجالی علماء خاموش ہیں بلکہ اسی دجالی معاشرت میں وہ عورتوں کو سامنے بٹھا کر دجالی دین بیان کرتے ہیں_ اب ابلیس نے وہ فطرت بدل دی جس میں صرف مرد عورتوں پر اپنا مال صرف کرتا تھا اور نگران بھی اسی سبب تھا اب عورتوں کو نگران بنانے کا مشن ہے اسی وجہ سے آپ سنتے ہیں تاریخ میں پہلی بار فلاں محکمے میں عورت بنیادی عہدے پر براجمان ہوئی ہے یہ دجالی فطرت کا مظہر ہے اللہ کی فطرت میں عورت کا مقام اس کا گھر ہے_

کیا آپ نے لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کیطرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اپنے مقدمے شیطان کے پاس لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ ان کو یہ حکم ہوا ہے کہ اس کو نا مانیں اور شیطان ان کو بہکا کر بہت دور لے جانا چاہتا ہے(النسا،60)

https://www.facebook.com/share/p/5LrZT7ZPfSvXaXwf/?mibextid=oFDknk

پراپوگنڈا ہی دجالیت کا ہتھیار ہے

آج بھی کروڑوں پاکستانی یہیں سمجھتے ہیں کہ کروووونا قدرتی وبا تھی اور اسکا علاج ویکسین تھا یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ہم میڈیا کو ٹھیک خبریں دینے والی مشین سمجھتے ہیں اور میڈیا ہی ہمارے عقائد کی تعمیر کر رہا ہے

یورپیئن پارلیمنٹ میں کروووونا کے حوالے سے کیس کی ہیئرنگ کے دوران فائزر کمپنی کی ڈائریکٹر نے اعتراف کیا کہ ویکسین میں کبھی بھی ایک شخص سے دوسرے شخص تک بیماری کے پھیلاؤ کو روکنے کی قوت نا تھی، یہ وہ جھوٹ تھا جس کا اعتراف کیا گیا ہے ایسے اور ہزاروں جھوٹ ہیں جن کے ویڈیو ثبوت میرے پاس پڑے ہیں مذکورہ ویڈیو بھی اپنے چیٹ گروپ میں بھیج دوں گا کروووونا کے درمیان دنیا بھر کے ہزاروں فری میسن ٹی وی چینلز سے اور ہزاروں گورنمنٹ آفشلز کے ذریعے اعلانات کرائے گئے کہ ویکسین محفوظ ہے بیماری کو روکنے والی ہے

یہ دنیا کا امیر ترین شخص ایلون مسک ہے (اور یہ سارا سچ وہ ابلیس کے کرما کے عقیدے کے تحت بتاتے ہیں)

اسکی 21/1/2023 کی ٹویٹ ہے

مجھے دوسری بوسٹر شوٹ کے بعد بڑے سائیڈ ایفیکٹ ہوئے_ مجھے محسوس ہوا میں کچھ دن بعد مر جاؤں گا

یہ 16/1/23 کی ٹویٹ ہے اس نے لکھا میں عموماً ویکسین کے حق میں ہوں (کیونکہ یورپ وامریکہ کا بڑا طبقہ ویکسین کے خلاف ہے) مگر ایک نقطہ ایک آتا ہے جہاں علاج (ویکسین) بدترین ہے اگر اس ویکسین کو پوری آبادی کو لگا دیا جائے تو یہ علاج خود بیماری بن جاتا ہے۔

21/1/23 اور میرا کزن جو کہ نوجوان اور تگڑا ہے اس کو مائیکرو کارڈائٹس ہوا اور وہ ہسپتال گیا (کروووونا ویکسین والوں میں یہ بیماری عام ہے)

pm6:5323/1/21

اس نے لکھا دوسری بوسٹر ڈوز نے مجھے تباہ کر ڈالا

وڈیو گروپ میں_

اب ایلون نے یہ سب کیوں کہا کیونکہ اس کے حوالے سے دائیں بازو کا آدمی ہونے کا پراپوگنڈا کیا جاتا ہے اس نے ایک دفع کہا تھا تمام کانسپریسی تھیوریز صحیح ہوتی ہیں (ویڈیو میرے پاس موجود ہے)

ٹرمپ نے کرونا کو دھوکہ کہا اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے فنڈز روک دیئے جس کے بعد اسکا ٹوئٹر اکاؤنٹ بھی بند ہو گیا (سب سکرپٹ کے مطابق ہوا) ایلون نے آکر ٹرمپ کا اکاؤنٹ بحال کیا_

ٹرمپ کا دماغ خراب نہیں تھا جو اس نے کروووونا کو دھوکہ کہا یہ فری میسن کا سکرپٹ تھا کیونکہ امریکیوں کی اکثریت کرونا کو فری میسن کا دھوکہ ہی سمجھتی تھی جیسے یہاں کے اندھوں بہروں کو رام کرنے کیلئے عمران خان ریاست مدینہ کا نعرہ لگاتا ہے ویسے ہی وہاں ٹرمپ مذہب کی بات کرتا ہے_

برطانیہ میں سکائی نیوز اور امریکہ میں فاکس نیوز مسلسل کرونا ویکسین کی تباہیوں پر رپورٹس چلاتے ہیں مگر ہمیں کیا ہمارے ہاں تو جو کچھ یہاں کے میڈیا پر چلتا ہے وہیں ساری دنیا کا سچ ہے باہر کیا ہو رہا ہے کچھ معلوم نہیں_

2014 میں ٹیڈ ٹاک کے پروگرام کے دوران بل گیٹس نے کہا تھا دنیا کی آبادی کم کرنی ہے اور اسکے ویکسین پروگرام ضروری ہے (ویڈیو میرے پاس موجود ہے)

امریکہ کے دو میں سٹریم نیوز پیپر کے تراشے میرے پاس موجود ہیں جن میں خبر چھپی ہے کہ ارب پتی دنیا کی آبادی کم کرنا چاہتے ہیں، ورلڈ اکنامک فورم کی نمائندہ کی ویڈیو موجود ہے میرے پاس جس میں وہ کہہ رہی ہے مہنگائی کی وجہ درمیانے طبقہ میں اضافہ ہے اس طبقہ کی آبادی گھٹانا ہوگی، کرونا کے درمیان بورس جانسن برطانوی وزیر اعظم کی وہ ویڈیو لیک ہوگی جس میں اس نے بوڑھوں کو قتل کرنے کی بات کی تھی اس پر پورے چھ ماہ پورے برطانیہ کے نیوز نیٹ ورک سے عدالت میں چلنے والا کیس اور وہاں کی سنیٹ کی کمیٹی کی تحقیقات لائیو نشر ہوتی رہی_ تمام ویڈیوز میرے پاس موجود ہیں۔

لوئس پاسچر کی جرم تھیوری یعنی بیماری ایک سے دوسرے کو لگتی ہے اس جھوٹ کو ثابت کرنے کیلئے میں ایک درجن کتب فراہم کر سکتا ہوں اور سب کے مصنف یورپیئن امریکی حتیٰ کے ملحدین حالانکہ وہاں پر ویکسین کا مخالف بڑا طبقہ مذہبی لوگوں کا ہے یہ بات اوریا مقبول جان فری میسن (جواب عمران خان کا سپورٹر ہے سکرپٹ کے مطابق) اس نے نیو نیوز میں لائیو کی تھی_

ساری دنیا کا میڈیا دجال کا ترجمان ہے مگر ان کو تھوڑا بہت سچ دکھانا پڑتا ہے

اٹلی کے ہیلتھ منسٹر پر اب بھی مقدمہ چل رہا ہے کہ کرونا ویکسین کا اس کو پہلے سے علم تھا اس کے ذریعے اموات ہونگی مگر اس کے باوجود اس نے یہ ویکسین لوگوں کو لگوائی، میرے پاس تمام ویڈوز ہیں وہاں کی اخباروں کے تراشے ہیں اٹیلین اور انگلش زبانوں میں

آپ کو ویڈیوز درکار ہیں اس ویزر کیساتھ مستقل پولیس کا پہرا ہے وہ جہاں جاتے ہے لوگ اسے مارنے کو دوڑتے ہیں

اٹلی نے بل گیٹس کی تمام پروڈکٹس پر پابندی لگادی ہے (ویڈیو رپورٹ موجود ہے)

یو کے کے ممبر پارلیمنٹ کی ویڈیو پارلیمینٹ کے دوران تقریر کرتے ہوئے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن پر تنقید (ویڈیو موجود ہے)

دنیا بھر سے ہزاروں ڈاکٹرز کے انٹرویو، ڈاکومینٹری، کتب، اخباری تراشے اور ویڈیوز میرے پاس موجود ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کرونا وائرس امریکہ، چین ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے مل کر تیار کیا اور اس سازش میں پوری دنیا کی حکومتیں پھر سنیں پوری دنیا کی حکومتیں ان کیساتھ تھی_

ایک سادہ سی بات سن لیں جو حکومت لوگوں کو روٹی اور جان لیوا بیماریوں کا علاج نہیں دے سکتی وہ پولیو اور کرونا ویکسین بندوق کے زور پر کیوں لگاتی ہے_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/3wP3PtrRdQjJcGVa/?mibextid=oFDknk

وقت اللہ کی امانت ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز حشر بندے کو اس وقت تک اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے گا جب تک وہ یہ نا بتادے کہ اس نے اپنا وقت کہاں، کس حال میں کیا کرتے گزارا_

اگر آپ کسی بیہودہ شعر کو لائک کرتے ہیں تو اسکی بھی پوچھ ہو گی، اگر آپ کسی بے ہودہ وڈیو کو دیکھتے ہیں تو اسکے متعلق بھی پوچھا جائے گا یہ دنیا قید خانہ ہے اس میں انٹر ٹیںمنٹ کا کیسا تصور اور اگر آپ زندگی کو انجوائے ہی کر رہے ہیں تو یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے ہر دور میں گمراہی رہی ہے اور گمراہی کا سدباب ہی مسلمان کا مشن ہونا چاہیے

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے

تم وہ امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلئے کھڑی کی گئی ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو_

ہمارا کام ہے دین میں سمجھ پیدا کریں اور دین کو آگے پھیلائیں_ فیس بک یوٹیوب یاں ٹی وی سکرین سے دین کی سمجھ پیدا نہیں ہو سکتی دین کی سمجھ صرف مطالعہ کتب سے ہی ہاتھ آئے گی انٹرنیٹ پر دنیا جہاں کے علوم کے متعلق کتب موجود ہیں ان کو پڑھیں اور ان سے دین و تاریخ کو جاننے کی کوشش کریں تاکہ آپ سمجھ سکیں آج کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کیوں دنیا کے مسائل حل نہیں کر پا رہے اور کمی کہاں ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ پوری دنیا کی حکومتیں مل کر اپنی عوام کے خلاف سازش میں شریک ہیں_

اگر آپ نے فیس بک چلانی ہی ہے تو اپنی بڑائی مقصود نہیں ہونی چاہیے بلکہ اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے ساری دنیا کی بھلائی کا خیال رکھیں اگر فیس بک پر کچھ لکھنا ہے تو قرآن و سنت کے آئینہ میں لکھیں، بے ہودہ شاعری آپ کیلئے جنت نہیں دوزخ کی راہیں آسان کرے گی، اگر معاشرہ دجالیت زدہ ہو چکا ہے اور بے ہودہ شاعری پر واہ واہ ملتی ہے تو فیس بک کے لائکس اور کمنٹس کا اندراج دائیں کندھے والا فرشتہ نا کرے گا بلکہ بے ہودہ شاعری پر آنے والا ایک ایک کمنٹ اور لائک بائیں کندھے والا فرشتہ نوٹ کرے گا جس سے معلوم ہو گا آپ نے کتنے لوگوں کو بے ہودگی کی داد دینے پر مجبور کیا اور کتنے لوگ آپ سے متاثر ہو کر بے ہودگی کا شکار بنے_

وقت کا بہترین استعمال اللہ کے دین کو سیکھنا اور پھر اس علم کو آگے پھیلانا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تر و تازہ رکھے اس شخص کو جو میری بات سنے اور اسے آگے پھیلائے_ اس شخص کے حق میں اندھیرا ہی آئے گا جو کسی ناول کا اقتباس یاں کوئی شعر آگے پھیلا رہا ہے ہدایت کیلئے قرآن کی چھ ہزار سے اوپر آیات اور حدیث کی پچاس کتب کافی ہیں ان کے علاوہ اور کسی دانشور کی بات بھاری اور بیش بہا عقل و خرد کا نمونہ نہیں ہو سکتی۔

قرآن و سنت کے بعد صحابہ و تابعین کے اقوال ہی بہترین فقری سرمایہ ہیں جن سے آپ کسی کی ہدایت کا سامان کر سکتے ہیں_ یہ اہم نہیں آپ کو کسی کی بات کتنی پسند آئی ہے بلکہ اہم یہ ہے آپ نے اللہ اور اسکے حبیب کا کلام پیش کرنا ہے اسکو زندگی کا مقصد بنانا ہے چاہے وہ کسی کو پسند آئے یاں نا آئے

ٹی وی سے جو کچھ دکھایا جا رہا ہے یہ سب دجالیت ہے پہلے دن سے ٹی وی کا مقصد بے حیائی کا فروغ تھا کوئی انسان ایسا نہیں ہے جس کو بیٹھے بیٹھے خیال آئے کہ میں ٹی وی کے ذریعے لوگوں کو بے حیا بناتا ہوں یہ صرف ابلیس کا کام ہے وہ ٹی وی لایا پہلے انہوں نے بے حیائی کو فروغ دیا لوگوں کی عقلیں جاتی رہی کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کرو عقلیں چھیننے کے بعد انہوں نے ٹی وی سے سیاسی مباحث

چھیڑ دیئے ہم سمجھتے ہیں نواز اور عمران جانی دشمن ہیں مگر وہ تو پکے دوست ہیں ہم سمجھتے ہیں بھٹو اور بے نظیر قتل ہوئے مگر وہ تو ان کو ہیرو بنانے کیلئے کیا گیا تھا ہم سمجھتے ہیں ارشد شریف قتل ہوا مگر وہ پی ٹی آئی کو مقبول کرنے کیلئے کیا گیا تھا جیسے 2022 میں عمران خان پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ،

عمران خان کے قتل کا ڈرامہ مجموعی طور پر پاکستان میں چوتھے وزیر اعظم کے قتل کا ڈرامہ ہوگا تاکہ پی ٹی آئی کو پاکستانی تاریخ کی مقبول ترین جماعت بنایا جا سکے، پاکستان سمیت تمام وطنی قومی ریاستوں کی بنیاد ابلیس نے نیو ورلڈ آرڈر کے تحت رکھی آج کل سوشل میڈیا پر ٹرینڈ ہے کہ ہمیں غلط تاریخ پڑھائی گئی ہے تو اپنی تاریخ درست کریں اس جمہوری نظام کی بنیاد بھی فری میسن نے رکھی اور اس جمہوری نظام سے لوگوں کی امیدیں وابسطہ رکھنے کیلئے انہوں نے اپنے اپنے وقتوں میں علامہ اقبال، قائد اعظم، بھٹو، بے نظیر، نواز شریف اور عمران خان کو ہیرو بنایا ہے لوگ کیڑے مکوڑوں کی طرح کچھ بھوک اور بے روزگاری سے مرتے رہے کچھ آپس میں لڑ کے اشرافیہ کا طرز زندگی ایک جیسا ہے

جب ہم اپنا دماغ تاریخ کے مطالعے پر لگائیں گے تب ہم وقت کا درست استعمال کرنے کے قابل ہونگے _ اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو ذمہ داری عائد کی ہے اس کو نبھانے کے قابل ہونگے _

ٹی وی کی ہر خبر پر تنقیدی نگاہ ڈالنا ہی دجالیت کو سمجھنے کا نسخا کیمیا ہے غور کریں پچھلے دو سال سے ٹی وی سکرین سے جو کچھ دکھایا جارہا ہے اس سے کیا ظاہر ہوتا ہے کس جماعت پر ظلم ہو رہا ہے؟؟؟؟

ایک طرف آپ سمجھتے ہیں ٹی وی کو کوئی قوت کنٹرول کر رہی ہے دوسری طرف وہیں ٹی وی ایسا تاثر کیوں دے رہا ہے کہ صرف ایک جماعت کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے، اس کا مطلب ہے جان بوجھ کر ایسا تاثر پیدا کیا جارہا ہے تاکہ وہ جماعت مقبول ہو اور لوگ سیاستدانوں جو آپس میں متحد ہیں ان کی اندھی تقلید پر باضد رہیں اور کبھی بھی سیاستدانوں کے آپسی گٹھ جوڑ کو سمجھ کر ان کے خلاف اٹھ کھڑے نا ہوں یہ نظام اور سیاستدانوں کے یہ ٹھاٹھ باٹھ مزید میڈیا کا دھوکہ اگر یوں ہی چلتا رہا تو عوام کے حالات اگلے پانچ کروڑ سال تک درست نا ہونگے

https://www.facebook.com/share/p/uyqFx4SZBZYnRr82/?mibextid=oFDknk

ٹرمپ پر حملے کا دھوکہ (حصہ اول)

ایکشن، کیمرہ، پلے یہ ٹرمپ کو شوٹ کرنے کا سٹیج شو ہے
سو ملین لوگوں کے مسیحا کو دو سو ملین کیلئے مسیحا بنانے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہے
گولیاں چلتی رہی اور پیچھے بیٹھا کراوڈ کہیں بھاگا نہیں وہ بیٹھے رہے شو کا مزا لیتے رہے، ٹرمپ نیچے جھکا، اسی دوران سارا رنگ ڈالا گیا جب وہ اٹھا تو اس کے کان اور چہرے پر خون تھا عین گولیاں چلنے کے وقت ٹرمپ کے کے پیچھے کھڑے سپورٹر نے کارڈ اٹھار کھا تھا جس پر لکھا تھاYou're Fired مطلب صاف تھا سبھی کو جو کچھ ہونے والا تھا سب معلوم تھا_
آپ اطمینان سے زخمی ٹرمپ کی تصاویر کو زوم کر کے دیکھیں اور زخم کا نشان تلاش کرنے کی کوشش کریں وہ کہیں نا دکھے گا صرف خون (نقلی) نظر آئے گا یہ پرانے ریسلنگ مقابلوں کی ٹرک ہے جو ہزار بار استعمال کی گئی ہے اور دنیا جانتی ہے ٹرمپ ریسلنگ کا بھی ماسٹر ہے_
جس جگہ سے شوٹر نے گولیاں چلائی وہاں پر عموماً سیکیورٹی اہلکار تعینات ہوتے ہیں مگر اب ایسا کیوں نا ہوا؟؟؟
ویڈیوز اور تمام دوسرے ثبوت میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ پر اس پوسٹ کے کمنٹس میں پوسٹ کر دوں
جہاں سے شوٹر نے گولیاں چلائی اسکے بالکل سامنے سیکیورٹی اہلکار نشانہ لیئے بیٹھے تھے انکی شوٹر پر صاف نظر تھی مگر انہوں نے اسے شوٹ نہیں کیا جوں ہی اس نے گولیاں فائر کی اوپر سے سیکیورٹی اہلکاروں نے فوراً فائز کھول دیا اور مبینہ شوٹر مارا گیا_
حملے کے بعد انٹرویوز میں عینی شاہدین نے بی بی سی کو بتایا ہم نے شوٹر کو اوپر حملے والی جگہ رائفل کیساتھ رینگتے ہوئے جاتے دیکھا ہم نے پولیس کو بتایا مگر پولیس نے ہماری بات نہیں سنی_
تین ماہ پہلے کی ویڈیو ہے جس میں ایک عیسائی مبلغ بتا رہا ہے کہ میں نے دیکھا ہے ٹرمپ کے کان کو گولی چھو کر گزر گئی اس کا سر بچ گیا اور وہ خدا کی طرح اٹھ کھڑا ہوا_ یہ ویڈیو میرے پاس موجود ہے اور ٹوئٹر کے جس اکاؤنٹ سے تین ماہ قبل پوسٹ کی گئی تھی اس کا لنک بھی میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ سے اس پوسٹ کے نیچے دے دوں گا
عیسائی دنیا میں جو اشخاص پیشن گوئی کرتے ہیں انہیں پیغمبر کہا جاتا ہے پوری تاریخ میں ایسا ہی ہوا ہے ناسٹر آڈیمس ہو یاں کوئی دوسرا جیسے مدر شپ ہو سبھی کو پرافٹ کہا گیا ہے اب عیسائی دنیا کو یقین دلانے کیلئے تو یہ پیشن گوئی کام آسکتی ہے کہ ٹرمپ ہی مسیحا ہے (اس پر میرے آخر الزماں والے اکاؤنٹ پر علم الاعداد کی روشنی میں ٹرمپ پر پورا مضمون پن ہے) مگر اگر ہم اسلام کی بات کریں تو ہمارا عقیدہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص تین ماہ قبل بالکل ٹھیک ٹھیک پیشن گوئی کر دے کے ٹرمپ کے کان میں گولی لگے گی ہمیں تو یہیں سمجھنا چاہیے اس شخص کو تین ماہ قبل سے اس سکرپٹ کا علم تھا اور اس سے یہ پیشن گوئی اسی لیئے کروائی گئی کہ عیسائیوں کے نزدیک ٹرمپ کو مسیحا ثابت کیا جا سکے_
1995 کی الیومیناٹی کارڈ گیم میںEnough is enough کے عنوان والے کارڈ کی ابتدائی لائنز تھی ہمارے سنائپر تمہیں کبھی بھی کسی بھی وقت گرا سکتے ہیں_
ٹرمپ کو امریکہ میں الیومیناٹی، فری میسن اور ڈیپ سٹیٹ سے لڑنے والا مشہور کیا گیا ہے، اب ٹرمپ کو لوگوں کا پیغمبر بنا دیا گیا ہے بالکل صلیبی جنگوں کے پادریوں کیطرح یہ امریکہ اور یورپی عیسائیوں کی آخری صلیبی جنگ میں قیادت کرے گا جو مسلمانوں کے خلاف لڑی جائے گی اور پوری مسلم دنیا کی

قیادت، روس و چین کی قیادت اس فری میسن منصوبے کا حصہ ہے میں نے آج سے پورا ایک سال قبل اپنے آخر الزماں والے اکاؤنٹ نے بائیو میں فری میسن کے اس تین سو سال منصوبے کے متعلق لکھ دیا تھا_

انڈیپینڈنٹ اخبار میں خبر دی گئی تھی ٹرمپ کی Q موومنٹ کے سپورٹر کا کیوں خیال ہے کہ جان ایف کینڈی کا بھائی زندہ ہے اور اس خبر کیساتھ جس شخص کی تصویر دی گئی تھی وہ شخص موجودہ حملے کے دوران عین ٹرمپ کے پیچھے بیٹھا تھا_ یہ شخص اور اسکے ساتھ والے لوگ عین گولیاں چلنے کے دوران اپنی جگہ پر ساکت بیٹھے رہے ان کے چہروں سے کسی قسم کے خوف کے آثار نہیں دکھ رہے تھے حالانکہ کچھ لوگ چیخ چلا بھی رہے تھے جن لوگوں کو سکرپٹ کا علم ہے انہوں نے ایکٹنگ کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی_ ویڈیو پوسٹ کر دوں گا

سالوں پہلے کی ویڈیو ہے جس میں اینکر نے ٹرمپ کو کہا تھا مجھے معلوم ہے تم صدر بنوں گے

مگر میں قاتلانہ حملے.............

اس جملے کو اس نے ادھورا چھوڑ کر کہا میرا مطلب ہے حلف برداری کا انتظار نہیں کر سکتا_

یہ مائنڈ پروگرامنگ کی تکنیکس ہوتی ہیں جن کے ذریعے لوگوں کو پہلے سے ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے حالانکہ ان لوگوں کو سارے سکرپٹ کا پہلا سے علم ہوتا ہے ویڈیو میں پوسٹ کے نیچے پوسٹ کر دوں گا_

اس فلم کے سینکڑوں پہلوں ہیں یہ دنیا ایک سٹیج ہے جس پر سارے سیاستدان نا صرف اصل ایکٹر ہیں بلکہ بہترین ایکٹرز ہیں اس موضوع کو میں ایک مضمون میں مکمل نہیں کر سکتا اس کیلئے درجنوں مضمون درکار ہوں گے کیونکہ عمران خان کا ایونٹ قریب ہے جس کی پیشن گوئی میں دو سال سے کر رہا ہوں میرے علم الاعداد کے فیس بک گروپ میں سینکڑوں مضامین کا انبار ہے جن میں اعداد کی بہترین الائنمنٹ دکھائی گئی ہے

ٹرمپ پر حملے کا وقت 6:13 تھا مگر سیکرٹ سروس نے یہ وقت 6:15 بتایا اس کی کیا وجہ تھی

2016 میں ٹرمپ کی سپورٹر Q موومنٹ کے پیج پر 6:15 منٹ پر پوسٹ ہوئی تھی جس میں false flag اور assassination جیسے درجنوں الفاظ استعمال کیئے گئے تھے یعنی انہوں نے اسی وقت سکرپٹ ظاہر کر دیا تھا تاکہ اس سکرپٹ پر عمل درآمد کے بعد جو اندھا بہرا اور گونگا نہیں ہے میڈیا کے پراپوگنڈا کا شکار نہیں ہے وہ جان لے دنیا میں سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہو رہا ہے ساری دنیا سارے ممالک میں ہیرو اور ولن سکرپٹ کے مطابق بنائے جاتے ہیں تمام نیوز میڈیا سکرپٹ کے مطابق ہی کام کرتا ہے_

اس چیز کا ثبوت ویڈیو بھی میں پوسٹ کے نیچے کمنٹ کر دوں گا

یہ ویڈیو بھی پوسٹ کر دوں گا عین جب ٹرمپ پر حملہ ہوا اس کے پیچھے ایک عورت بیٹھی تھی وہ ذرا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی نا ہی اس نے دائیں بائیں دیکھا اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور ٹرمپ کی ویڈیو بنانی شروع کر دی، حالانکہ دائیں بائیں کچھ لوگ بھاگے دوڑتے بھی مگر اس سے ظاہر ہوتا ہے سٹیج پر موجود اکثر لوگوں کو سٹیج پلے کا علم تھا اور یہ بھی علم تھا کہ ٹرمپ کو کچھ نہیں ہو گا یہ سارا ڈرامہ اس کی مقبولیت میں مزید اضافے اور مسیحا کے تصور کو مضبوط کرنے کیلئے رچایا گیا ہے

2022 میں بالکل اسی طرح سابقہ جاپانی وزیر اعظم پر بھی گولیاں چلی اور بتایا گیا وہ مارا گیا جبکہ وہ بھی مکمل سٹیج پلے تھا تین دن کی تحقیق کے بعد تمام ویڈیو ثبوتوں کیساتھ میں نے شاید اس وقت تین مضامین لکھے تھے جو میرے آخر الزمان والے اکاؤنٹ پر موجود ہیں کوشش کرتا ہوں ان کے بھی لنک دے دوں جب 2022 میں عمران خان پر حملہ ہوا تھا وہ بھی ایسا ہی سٹیج پلے تھا اس سے قبل بے نظیر والا معاملہ تو صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ اسے کوئی گولی

نہیں لگی تھی یہ سب فری میسن کی ٹیکٹکس ہیں تا کہ اس استحصالی جمہوری نظام میں سیاستدانوں کو ہیرو بنایا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ سیاستدان عوام کے حقوق کیلئے لڑتے لڑتے اپنی جان تک دے دیتے ہیں

اور عوام جاہل کسی بھی خبر پر تنقیدی نگاہ رکھنے کی صلاحیت کھو چکی ہے کیونکہ انہوں نے سینکڑوں قسم کی ادوایات اور طریقوں سے ہمارے دماغ کو سکیڑ دیا ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت محدود کر دی ہے یہ موبائل بھی خود یہیں کام کر رہا ہے کچھ ہی دن قبل بی بی سی نے آرٹیکل شائع کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا موبائل کے استعمال سے یاداشت کمزور پڑ رہی ہے ٹیسلا نے بھی کہا تھا جوں جوں معاشرے میں بجلی سے چلنے والے ذرات زیادہ ہوتے جائیں گے توں توں لوگوں کے سوچنے کی صلاحیت کم ہوتی جائے گی_

ٹرمپ کو امریکی کٹر عیسائیوں اور اسرائیل دونوں کیلئے میسحا بنایا گیا ہے کیونکہ ٹرمپ تاریخ میں وہ پہلا امریکی صدر ہے جس نے سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا ہے_ یہودیوں کیلئے نا یروشلم کی کوئی اہمیت ہے اور نا ہی ہیکل کی وہ صرف ابلیس کیساتھ مل کر اصل مسیحا کو لانا چاہتے ہیں جو دنیا کے مسائل حل کرے اور سیدنا مہدی و عیسی علیہ السلام کو اس میڈیا کے ذریعے جس کے حوالے سے خدا جیسا تصور مضبوط کیا گیا ہے دہشت گرد ظاہر کیا جائے گا کیونکہ لوگ میڈیا کی ہر خبر کو درست سمجھتے ہیں سب ٹرمپ پر حملے کے متعلق جو کچھ میڈیا بتائے گا مجال ہے جو اس سے ہٹ کر کوئی شخص کچھ اور سوچنا بھی گوارا کرے_

https://www.facebook.com/share/p/ACBnmmyBHG5CtMkY/?mibextid=oFDknk

ٹرمپ پر حملہ کا دھوکہ (حصہ دوم)

ہیرو کا کردار دونوں صورتوں میں نکھرتا ہے

حصہ دوم

پہلے مضمون سے بعض بھائیوں کو شبہ ہوا کہ میں کوئی پٹواری ہوں تو دست بدستہ عرض ہے نواز شریف نے عمران خان سے کہیں پہلے ابلیس کی بیعت کی تھی اور یہ سبھی ایک ہیں اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ فضل الرحمان، عمران، نواز، بلاول، سعد رضوی، حافظ نعیم سبھی دجال کی بیعت ہیں تو آپ ان کے کپڑے نوچ ڈالیں اس لیئے سکرپٹ کے مطابق یہ ہمیشہ ہیرو اور ولن کے کردار میں رہ کر لوگوں کو تقسیم رکھتے ہیں

قاتل نے بلڈنگ پر چڑھنے کیلیئے سیڑھی لگائی اس کو سیڑھی لے کر جاتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا، عینی شاہدین نے بتایا ہم نے قاتل کو رائفل کیساتھ رینگتے دیکھا پولیس کو بتایا مگر پولیس نے کوئی حرکت نہیں کی، چاک و چوبند سنائپر 42 سیکنڈ تک شوٹر کو دیکھتے رہے مگر انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی عین جب اس نے گولیاں چلا دی تب انہوں نے اس کو شوٹ کیا_

آپ نے فلموں نے دیکھا ہوگا جس شوٹر کو کسی کو قتل کرنے کیلیئے ہائر کیا جاتا ہے قتل کر چکنے کے بعد اسکو بھی قتل کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ عین موقع پر قتل نا بھی کرے تب بھی دوسرا، تیسرا آپشن موجود ہوتا ہے

اب زیادہ تر لوگوں کے تصور حقیقت کے مطابق تو ٹرمپ والا واقعہ حقیقت ہی تھی فلم نا تھی جبکہ معاملہ تو اس کے برعکس ہے مگر تجزیہ جاری رکھتے ہیں_

فلموں میں اکثر ہیرو عین موقع پر تمام سینکڑوں دشمنوں پر بھاری پڑتے ہوئے اہم شخصیت کو بھی بچا لیتا ہے اور تمام دشمنوں کا بھی صفایا کر دیتا ہے مگر یہ تو بہر حال فلم نا تھی_

ہم اس واقع کو میڈیا کی نظر سے دیکھ رہے ہیں امریکی لوگوں کی نظر سے نہیں دیکھ رہے، سکرپٹ ساری دنیا میں ایک ہی انداز میں فلمایا جاتا ہے_

حکومت اپوزیشن، میڈیا سبھی سکرپٹ کا حصہ ہوتے ہیں مگر سیاسی میدان میں لوگوں کی امیدیں نظام سے وابستہ رکھنے کیلیئے بعض لوگوں کو ہیرو اور بعض کو ولن کے روپ میں دکھایا جاتا ہے_

امریکہ میں جن لوگوں کے سامنے انہوں نے بائیڈن کا چہرہ بطور ولن پیش کیا ہے وہ اس ساری سیکورٹی کی خامیوں کو بائیڈن کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں یوں جس قدر سیکورٹی کی خامیوں کو اجاگر کیا جائے گا اسی قدر ٹرمپ کی مسیحائی میں اضافہ ہوگا، یہیں اصل سکرپٹ ہے_

اصل سکرپٹ ایک ہی ہے مگر امریکی عوام کے نزدیک (جیسے ان کی میڈیا کے ذریعے ذہن سازی کی گئی ہے)

ایک سکرپٹ وہ ہے جس کے مطابق ٹرمپ تن تنہا ڈیپ سٹیٹ (فری میسن وغیرہ) کے خلاف کھڑا ہے، آپ امریکہ کے ٹوئٹر پر ٹاپ ٹرینڈ دیکھ لیں آپ کو بار بار ڈیپ سٹیٹ کا تذکرہ ملے گا اور وہ ڈیپ سٹیٹ کے زمہ کن کن چیزوں کو ڈالتے ہیں وہ بچوں کو اغوا کرتے ہیں وہ ویکسین اور مین میڈ وباؤں سے لوگوں کو قتل کرتے ہیں وہ امریکہ کے فیڈرل ریزرو اور ان کا تمام دنیا کی کرنسی پر بینکوں کے ذریعے کنٹرول ہے وہ ون ورلڈ گورنمنٹ لانا چاہتے ہیں وہ ابلیس کے کارندے ہیں وہ سی آئی اے ہے وغیرہ وغیرہ یہ تمام چیزیں آپ کو امریکی سوشل میڈیا پر دیکھنے کو ملیں گی

اب ہمارے اور ان کے مذہبی تصورات میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس فرق کی روشنی میں، میں آپ کو پوری دنیا کی سیاست میں فری میسن کا ہاتھ دکھانا چاہتا ہوں شاید آپ کے پلے کچھ بات پڑے_

آج سے تین ماہ قبل ایک عیسائی پرافٹ نے پیشن گوئی کی تھی کہ ٹرمپ کے کان کے پاس گولی ماری جائے گی اس کا سر محفوظ رہے گا وہ گرے گا اور پھر جب اٹھ کر کھڑا ہوگا تو وہ خدا ہوگا۔ یہ موضوع اتنا گہرا ہے اگر اس پر کتب بھی لکھی جائیں تو وہ بھی سمجھانے کیلئے کم ہونگی بالخصوص پاکستانی قارئین کیلئے

۔

اب اس عیسائی پادری کی پیشن گوئی حرف با حرف پوری ہوئی گویا وہ دنیا کا سب سے بڑا راز دان ہے، مسلمانوں کیلئے سوال یہ ہے اس عیسائی کو اس سارے وقوعہ کا تین ماہ قبل علم کیسے ہوا (ایک ماہ قبل ٹوئٹر پر پوسٹ کی گئی اسکی ویڈیو کا لنک میں فراہم کر سکتا ہوں)

گویا ہم کہہ سکتے ہیں عیسائیت میں ضرور کچھ نا کچھ سچائی ہے۔

اب اسکا دوسرا رخ دیکھئیے اس شخص کو پورے سکرپٹ کا تین ماہ قبل علم تھا اور انہوں نے اس سے یہ پیشن گوئی صرف کرائی اسی لیئے تھی تا کہ اگر کوئی سر پھرا اس قاتلانہ حملے کو سکرپٹ یاں پہلے سے طے شدہ ثابت کرنے کی کوشش کرے تو جاہل امریکی عیسائیوں کے سامنے یہ ویڈیو رکھ دی جائے ایک طرف وہ سارا پراپوگنڈا جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی بلکہ وہ کامیاب ہیں کہ ٹرمپ کے قتل میں سی آئی اے کا ہاتھ ہے دوسری طرف یہ پیشن گوئی ان کڑیوں کو ملا کر وہ عام ذہن کو قابوں کرتے ہیں اور کسی کو دھیان دوسری طرف کی آراء کو جانے نہیں پاتا

تیسرا رخ دیکھیں

امریکی تاریخ میں ٹرمپ پہلا صدر ہے جس نے سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا ہے جو یہودی چاہتے تھے اسی وجہ سے یہودیوں نے سائرس کیساتھ ٹرمپ کی تصویر نئے سکے پر چھاپی ہے سائرس نے بھی ہیکل کی تعمیر کی تھی۔

اگر چرچ نے باقاعدہ طور پر یہودیوں کو عیسی علیہ السلام کا خون معاف کر دیا ہے مگر پھر بھی کٹر عیسائی یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں اس کا بہترین اظہار آپ کو وہاں فلسطین کے حق میں ریلیوں کی صورت دیکھنے کو ملے گا۔

چوتھا رخ

جس طرح ٹرمپ وہاں مقبول ہے عمران خان یہاں مقبول ہے

دونوں کی مقبولیت کیلئے ایک جیسا سکرپٹ استعمال کیا گیا ہے وہاں جاننے والے امریکی پیٹ پیٹ کر مر گئے ہیں اللہ کے بندوں آج تک امریکہ کرسی صدارت پر کوئی بھی شخص ڈیپ سٹیٹ کی مرضی کے بغیر نہیں آیا ٹرمپ جیسے ارب پتی کو تم کیوں استثنا دیتے ہوں اور وہ بتاتے ہیں ٹرمپ بھی انہی میں سے ایک ہے مگر فری میسن کے نفسیاتی حربے جادو کیطرح کام کرتے ہیں لوگوں کو سمجھانا مشکل ہے کہ تمام سیاسی اشرافیہ ایک ہے

اب آپ عمران خان کے ٹوئٹر اکاؤنٹ سے ٹرمپ پر حملے کی مزمت والی ٹویٹ کے کمنٹ سیکشن میں آجائیں وہاں پر پاکستانیوں کے جوش سے بھرے تبصرے دیکھیں

ٹرمپ اور عمران دونوں ہیرو ہیں

دونوں باطل کے سامنے ڈٹے رہے

دونوں مشکلات پر قابوں پا کر مزید طاقتور ہوئے

دونوں بہادر لیڈر رہیں

میں عرض کرتا ہوں آپ کے قبلہ اول کی جگہ ہیکل تعمیر کرنے کیلئے تاریخ میں سب سے بڑا کردار ٹرمپ کا ہے

اللہ قرآن میں کہتا ہے تحقیق کر لیا کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے

دوستوں یہ دنیا ویسی ہر گز نہیں ہے جیسی میڈیا دکھاتا ہے

آپ مانیں یاں نا مانیں آپ کے ذہن میں ہیرو اور ولن دونوں کا تصور میڈیا نے بٹھایا ہے

تاریخ میں قتل کی تمام کوششیں یاں تمام قتل دیکھ لیں ہزاروں لاکھوں کے مجمعہ میں یہ سکرپٹ فلمایا جاتا ہے ہزاروں لوگوں کے سامنے دھوکہ دینا سب سے آسان ہوتا ہے اسی کو جادو کی اعلی ترین صنف کہتے ہیں

اس حوالے سے مزید ثبوت میں اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہوں گا

https://www.facebook.com/share/p/8AK8kLqRVH1sFWuN/?mibextid=oFDknk

ٹرمپ پر حملہ کا دھوکہ ٹرمپ حصہ سوم

الیومیناٹی کارڈ گیم اور ٹرمپ

پاکستان کے کسی نیوز چینل کا پروگرام تھا وہاں پر ایک مشہور ایکٹر کسی پینٹر کی تصویر دیکھ کر پوچھ رہا تھا کیا تم الیومیناٹی ہو اس نے کہا نہیں پھر وہ اس لفظ کو لے کر مذاق کرنے لگے خیر چھوڑیں سرسید کی زندگی پر لکھی الطاف حسین حالی (جس کو اقبال کے بعد سب سے بڑا اسلامی شاعر مانا جاتا ہے) اس کی کتاب میں ذکر ہے کہ فری میسن ایک خفیہ جماعت ہے مگر پوری دنیا کا میڈیا فری میسن کو کانسپریسی کہتا ہے خیر میری وال پر ایک مضمون موجود ہے اس میں کانسپریسی اور حقیقت میں فرق واضح کیا گیا ہے

ہم کارڈ گیم کی بات کرتے ہیں یہ 1994 میں شائع کی گئی اور 84000 سیٹ بہت جلد بک گئے_ اسکا پورا نام ہے الیومیناٹی نیو ورلڈ آرڈر (اور یہ فری میسن کا ورلڈ آرڈر ہے جس کا نفاذ انہوں نے اقوام متحدہ، آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، بریٹن ووڈ، کاغذی کرنسی، وطنی قومی ریاستیں، بادشاہتوں کا خاتمہ وغیرہ سے کیا)

اکثر عالمی رہنما اپنی تقریروں میں نیو ورلڈ آرڈر کا تذکرہ کرتا ہے آپ نے نہیں سنی ہونگی میرے پاس ویڈیوز ہیں_

اس کارڈ گیم کا تذکرہ پیرامڈ میگزین میں ہوا نومبر دسمبر 1994 میں پیرامڈ کو آپ جانتے ہیں یہ فری میسن کا مشہور نشان ہے وہ پیرامڈ کو اہمیت کیوں دیتے ہیں مصر سے اس کا کیا تعلق ہے پیرامڈ میں ایسا کیا ہے یہ الگ کہانی ہے_

گیم کا ہدف کیا ہے

پلئیر دنیا پر کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں الیومیناٹی کے مختلف کرداروں کی مدد سے ان کرداروں کے مختلف نام ہیں یہ کارڈ 1975 میں الیومیناٹی اور کانسپریسی پر لکھے گئے تین ناولز کی بنیاد پر بنائے گئے اس کتاب کا نام ہے The Illuminati trilogy اس میں نیومورالوجی اور اعداد کا استعمال کیا جاتا ہے (اس علم پر میں نے اردو زبان میں پہلا گروپ تشکیل دیا ہے فیس بک پر)

بنیادی طور پر یہ ناولز کی پانچ اقساط ہیں جن میں فری میسن کے تمام منصوبوں کا ذکر ہے امریکہ کی ہٹلر کی مدد سے لیکر (جو حقیقت ہے خود یہودیوں نے اسکی مدد کی تھی اور اس پر علیحدہ سے کتب ہیں) مین میڈ وائرس پھیلانے تک اور امریکہ کے محکمہ صحت کا انسانوں کی بہت بڑی قربانی کا منصوبہ_

ان کتب اور کارڈز پر وکی پیڈیا کے طویل آرٹیکل موجود ہیں ان کتب میں بنیادی حیثیت نیومورالوجی کو ہی دی گئی ہے جس میں فری میسن کے سب سے بڑے راز بیان کیئے جاتے ہیں موجودہ پاکستانی سیاست اور عمران خان و نواز شریف کے درمیان دشمنی کے ڈرامہ کے حوالہ سے میں نے بھی نیومورالوجی کی زبان میں بہت کچھ لکھا ہے پاکستان کے پچھلے تین وزرا اعظم کی موت کے حوالے سے بھی میں مضمون لکھ رہا ہوں مکمل ریسرچ کے بعد اسے پوسٹ کروں گا

بنیادی طور پر اسکا مقصد موجودہ ٹرمپ پر حملے کے حوالے سے تھا جس کی اطلاع 1995 میں جاری کی گئی الیومیناٹی کارڈ گیم میں دی گئی تھی_

ٹرمپ کے ڈرامے کے حوالے سے میں اپنے پہلے دو مضامین میں اس چیز کو کافی حد تک واضح کر چکا ہوں آپ اس ویڈیو کو جتنی بار دیکھیں اتنا زیادہ آپ اس ڈرامے کو سمجھتے جائیں گے (اگر مین سٹریم میڈیا کا بیان کردہ حقیقت کا بوگس ورژن ایک طرف رکھ دیں)

پوری دنیا میں سیاستدانوں کا قتل ڈرامہ ہی ہوتا ہے یہ اصل ڈرامہ اور سٹیج شو ہوتا ہے اس کے ذریعے سیاستدانوں کو مزید مقبول بنایا جاتا ہے سیاسی جماعت کو لمبی زندگی دی جاتی ہے اور عوام سیاستدانوں کو پوجنا شروع کر دیتے ہیں یہ جانے بغیر کہ نظام ہی ہمارے استحصال کیلئے لایا گیا ہے_

آپ اس ویڈیو کو دیکھیں جوں ہی گولیاں چلی ٹرمپ نیچے بیٹھا تمام فوٹو گرافر دوڑ کر تصویریں کھینچنے لگے ایک دو سیکنڈ میں یہ کام ہوا ہے کسی کو کوئی ڈر نہیں تھا اوپر سے گولیاں چل رہی ہیں قسم باخدا اس سے بڑی فلم نہیں ہو سکتی پیچھے بیٹھے افراد کو ویڈیو میں غور سے دیکھیں چند ایک کے علاوہ کسی نے حرکت تک نہیں کی لگتا ہے سب پیڈ ایکٹر تھے موبائل نکال کر ویڈیو بنائی جا رہی ہے اور اکثر تو سٹیج پر ٹرمپ کیطرف دیکھ ہی نہیں رہے وہ دائیں بائیں بڑے اطمینان سے دیکھ رہے ہیں

دس بارہ سیکنڈ بعد کالی وردی میں ملبوس پولیس والا سامنے آیا اور بغیر کوئی آڑ لیئے نشانہ لے کر کھڑا ہو گیا، اگر آپ سیکورٹی کے متعلق تھوڑا بہت بھی جانتے ہیں تو یہ حقیقت نہیں ڈرامہ لگتا ہے سب کو معلوم تھا شو ختم ہو چکا ہے اب ہم نے صرف اداکاری کرنی ہے اور وہ بھی اتنی بوگس کہ ہر کوئی حقیقت اور ڈرامے کا پتہ چلا لے_

اب جو شرٹیں بک رہی ہیں ان کی بات کرتے ہیں

سیکورٹی اہلکاروں نے ٹرمپ کو گھیرے میں لیا ہوا ہے اور سٹیج سے نیچے اتارنا چاہتے ہیں تاکہ محفوظ جگہ پر لے جایا جائے ٹرمپ کہتا ہے ویٹ ویٹ ویٹ اور ڈرامے کا مرکزی عنصر عین تمام فوٹو گرافر جہاں آکر کھڑے ہیں ان کے کیمروں کیطرف دیکھ کر مکا لہراتا ہے تاکہ تصاویر بنیں

اب ذرا 2016 میں جائیں جہاں ٹرمپ کی تقریر کے دوران ہلکے سا شک پڑنے پر کہ سامعین میں کوئی نام نہاد دہشت گرد موجود ہے فوراً ٹرمپ کو گھیر کر باہر لے جایا گیا

ان دو مواقع کو ذہن میں رکھ کر سوچیں اور حقیقت کا تجزیہ کریں اور اس بات کو جان لیں میڈیا آپ کو کبھی بھی حقیقت کا اصل رخ نہیں دکھائے گا

اب نیو ورلڈ آرڈر کارڈ گیم پر آئیں میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ پر اس پوسٹ کے نیچے اور اپنے چیٹ گروپ میں تمام تصاویر شئیر کروں گا

Enough is enough یہ ایک کارڈ کا نام ہے اس کارڈ پر بنی تصویر اور ٹرمپ کی تصویر ایک جیسی ہے اور اس کارڈ پر لکھا ہے

ہمارے سنائپر تمہیں جس جگہ جب چاہیں گرا سکتے ہیں

یہاں ٹرمپ کو مارنے والے شوٹر کو سنائپر ہی نے قتل کیا جو کہ خود سی آئی اے ایم کے الٹرا مائنڈ پروگرامنگ کے تحت تیار کیا گیا تھا (آپ نیٹ فلیکس کی سیریز سٹرینجر تھنگز میں مائنڈ پروگرامنگ کی پوری ریہرسل دیکھ سکتے ہیں)

دوسرا کارڈ گن کنٹرول کے متعلق ہے

امریکہ میں جتنے بھی دہشت گردی کے واقعات ہوتے ہیں سب جعلی سٹیجڈ ہوتے ہیں ان پر میں اپنے چیٹ گروپ میں ویڈیو بھیج چکا ہوں باقی دنیا میں بھی اکثر ایسا ہی ہوتا ہے پچھلے دنوں روس تھیٹر کے واقع پر میں نے دو مضامین لکھنے تھے ان کیساتھ درجن بھر ثبوت چسپاں کیئے تھے کہ کس طرح یہ سب ڈرامہ تھا اور حقیقت میں کوئی بھی نہیں مرا

اس سب کا مقصد عام لوگوں سے ہتھیار چھیننا ہے تاکہ کل کو جب مکمل طور پر نیو ورلڈ آرڈر کا نفاذ ہو جائے تو کوئی شخص حکومت کے خلاف کھڑا نا ہو سکے۔

https://www.facebook.com/share/p/T2mtANNWq4ggQHCW/?mibextid=oFDknk

تصویر کا حلال کر لینا

علما کی وہ پوری جماعت جنہوں نے دجال سے اتحاد کر کے اللہ کی حرام کردہ تصویر کو حلال کر لیا
ان کو لعن طعن کرنا آپ کے فرائض میں شامل نہیں وہ جماعت جن کا پورے مسلم معاشرے پر ان کے اخلاق و کردار پر اثر ہے ان کا کوئی قصور نہیں اور میں جو اس ساری جماعت اور ابلیس کا اتحاد واضح کر رہا ہوں اور تصویر کو برا کہہ رہا ہوں آپ مجھے کہہ رہے ہیں تم نے یہ چھوٹی سی تصویر کیوں شئیر کر دی آگے چل کر آپ کہیں گے تمہارے ہاتھ میں جو موبائل ہے اس پر تصویریں آتی ہیں تم موبائل پھینک دو پھر آپ کہیں گے پورے معاشرے میں تصویریں بکھری پڑی ہیں
تم ایسا کرو ں مر جاؤں کیونکہ تم تصویر کو حرام سمجھتے ہو
اور اس سب سے ہٹ کر یہ نہیں دیکھنا کہ اللہ کی خرام کردہ چیز کو حلال کیوں کر لیا گیا آخر ایسی کونسی آفت آپڑی کونسا امت تاریکی کے غار میں چلی جاتی جو تصویر کو خلال کر لیا جاتا اور اگر سانسوں کا چلنا تصویر کیساتھ ہی موقوف تھا تو اب کیا ہوا ہے اب کونسا امت پوری دنیا کی قیادت کر رہی ہے
خدارا سوچیں تو سہی تصویر خلال کر لینے کے بعد دجالیت بڑھی ہے یاں پہلے دجالیت زیادہ تھی چلیں اگر آپ دجال کو کہانی ہی مانیں تو کیا کسی خدا کے دشمن منکر حدیث نے تصویر خلال کی تھی یاں ان اللہ کے دشمن قرآن وسنت دونوں کو دین کا سورس ماننے والوں نے تصویر خلال کی تھی _
اگر منکر حدیث رہ کر بھی آپ حدیث کو ماننے والوں کا تصویر خلال کر لینا احسن قدم مانتے ہیں تو مجھے بتائیں تصویر حلال کر لینے سے پہلے معاشرے میں شرم وحیا کا عنصر زیادہ تھا یاں بعد میں تصویر حلال کر لینے کے بعد مسلمانوں کی اجتماعیت خلافت گری یاں پہلے تصویر خلال کر لینے اور دجالی مولیوں کے ٹی وی چینل کھول لینے کے بعد لوگ دین زیادہ سیکھے یاں پہلے زیادہ دین جانتے تھے
مجھے بتائیں تصویر خلال کر لینے سے پہلے مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام دنیا میں موجود تھا یاں بعد میں
ساری دجالیت تصویر میں نہیں ہے مگر یہ دجالیت کا جز ہے وہ آپ اندھوں بہروں کے سامنے ایک ایک خرام کردہ چیز کو خلال کرتے گئے اس کے پر تاویلات کے پھندے چڑھاتے گئے آپ ریت میں سر دیکر علما کو دین کا پہریدار سمجھتے رہے
اور ان اللہ کے دشمنوں نے آپ کے دین ناپڑھنے کے سبب آہستہ آہستہ اللہ کی خرام کردہ تمام چیزوں کو حلال کر لیا جمہوریت خلال ہو گئی کاغذی کرنسی ،بینکنگ، ٹی وی، نامحرموں کو دیکھنا، مخلوط تعلیم سب کچھ خلال ہو گیا
مجھے بتائیں مین سٹریم علما کی جماعت میں سے کون اللہ کا دشمن ہے جو نامحرموں سے پردہ کرتا ہے کہاں ہے آج کے دجالی دینی ورژن میں نامحرم سے پردہ کا تصور آپ مجھے بتائیں گے مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے
اگر مدرسوں میں پڑھایا جاتا ہے تو ان مدرسوں کو آگ لگا دیں جن میں پڑھایا جانے والا دین معاشرے میں نافذ العمل نہیں ہے
اگر آپ کہیں ہمارے نہیں سنی جاتی تو میں پوچھوں گا کیوں علما اس دجالی جمہوری نظام کا حصہ بنے اگر حصہ بن کر بھی نہیں سنی جارہی تو نا بنے حصہ اگر مولوی کے ٹی وی چینل کھول لینے سے بھی لوگ دین دار نہیں بنے تو نا کھولتے چینل کیا دیکھا جارہا ہے
دیکھ لیں سوشل میڈیا کس قسم کی ویڈیوز پر زیادہ ویوز ہیں اگر تمہارے دجالی مولویوں کی ویڈیوز پر زیادہ ویوز ہیں تو ان کی دجالی تعلیم کا معاشرے میں اثر کیوں ہے کیوں اب تک مخلوط تعلیم چل رہی ہے _

اگر یہ دجال کذاب مولوی شروع دن تصویر کو خلال نا کرتے تو آج ڈراموں پر کروڑوں ویوز نا آتے آج نام نہاد اسلامی ڈراموں میں نا محرم مرد و عورت کے بغیر کسی شرم و حیا کے سامنے آنے، بوسے لینے، ہنسنے کھیلنے کو تاریخ کا اسلامی ورژن نا سمجھ لیا جاتا دیکھیں جا کر ترکی کی نام نہاد اسلامی دجالی ڈرامہ صنعت پر کتنے ویوز ہیں اور قرآن و سنت کو پڑھنے والے کتنے ہیں کس کو معلوم ہے تاریخ کن کن کتابوں میں لکھی گئی ہے کس نے صلیبی جنگیں پڑھی ہیں کس نے البدایہ والنہایہ پڑھی ہے_

جب دینی اور دنیاوی نظام تعلیم کو علیحدہ کیا گیا اس کے بعد لوگ دین سے دور ہوئے یاں پہلے دین سے دور تھے

وہ تصویر جو اسلام میں تیرہ سو سال تک خرام رہی جب میں اسے خرام کہتا ہوں تو نام نہاد دجالی علما کی حمایت میں مجھے گالیاں حالانکہ میں اللہ کی خرام کردہ چیز کو خرام کہہ رہا ہوں مگر ان علما کو نہیں دیکھنا انہوں نے تصویر کو کیوں خلال کیا

مجھے کوئی ایک فائدہ بتادیں جو اس تصویر کے خلال کر لینے سے دین کو ہوا یاں کسی بھی طرح سے اسلام موجود ہوا ہمارا معاشرہ چودہ سو سال پرانے اسلام سے قریب ہوا کوئی ایک چیز بتادیں_

https://www.facebook.com/share/p/YJLy6bbZinyzn8Nq/?mibextid=oFDknk

کس کے ہاتھ میں انگارے ہیں

آپ فلسطینیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں؟
آپ کا امیر کون ہے؟ کرنے کا پہلا کام کیا ہے؟
آپ کا امیر کوئی نہیں ہے، کرنے کا پہلا کام یہ ہے اپنا امیر تلاش کریں، پھر جماعت تشکیل دیں، تب امیر حکم دے گا اور جہاد ہو گا ورنہ سارا جہاد دجالی ہو گا
یہ میرے سامنے مشکوۃ المصابیح کھلی پڑی ہے، مترجم ہے، کتاب الفتن ہے، صفحہ 234 ہے
حذیفہ بیان کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(طویل حدیث ہے)
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امیر کے ساتھ لگ جانا_ میں نے عرض کیا اگر ان کی جماعت نا ہو اور نا ان کا امام؟
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان تمام فرقوں (جماعتوں، گرہوں) سے الگ ہو جانا خواہ تمہیں درخت کی جڑیں چبانی پڑیں حتی کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے (5382 متفقہ علیہ)
سورہ کہف غار والوں کو یاد کریں
صحیح مسلم، باب الفتن
فرمایا پناہ لینے والا کعبہ کی پناہ لے گا_
یہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے اوپر حذیفہ والی روایت سے مشکوۃ کا ایک صفحہ پیچھے الٹیں، پانچ ادوار والی روایت ہے
ابھی ہم چوتھے دور میں ہیں یہ جبر والی حکومت ہے (کاش کوئی مجھے وہ روایت ڈھونڈ دے جس میں بطور کرنسی صرف پانچ اشیا کے استعمال کا حکم ہے اور وہ روایت جس میں کرنسی اس چیز کو کہا گیا ہے جس کی قیمت اس کے اپنے اندر موجود ہو_
پھر میں بہتر حل تجویز کر سکتا ہوں)
قبلہ اول پناہ لینے والا آزاد کرائے گا
تمام دھرنے، سارے احتجاج اور نعرے فلسطینوں کی حمایت کا دجالی ورژن ہیں، ان کی حمایت کا اسلامی ورژن اس وقت تک باقی تھا جب تک امیر اور جماعت تھی_
امام جب واپس آئیں گے تب جماعت مکمل ہو گی تب اصلی جہاد ہو گا تب قبلہ اول آزاد ہو گا اور امام کی بیعت کو وہ درختوں کی جڑیں چبانے والا جائے گا جس نے ہاتھ میں آگ کے انگارے پکڑے ہیں_
اب جماعت منتشر ہے، ہاتھ میں انگارے پکڑے بہت سے درختوں کی جڑیں چبانے والے پوری دنیا میں پھیلے ہیں_ اللہ کی جماعت کسی نام یاں علاقے کی قید میں نہیں ہے اس جماعت کا نام مسلمان ہے مگر اس کا امیر کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے، کوئی نہیں ہے
یہ اسلامی تاریخ میں پہلا موقع ہے جب ہم امام کے بغیر ہیں_ اور اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ جماعت سے جڑا ہے اور اسکا کوئی امیر ہے تو وہ دجالیت سے جڑا ہے اس کو چاہیے وہ دین پڑھے کچھ نہیں تو پورا قرآن درجنوں بار سمجھ کر اور کتب احادیث سے ابواب الفتن ہی پڑھ لے_

مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے ہو؟؟؟؟؟

تم مصنوعات خریدتے کس چیز سے ہو؟؟ تمہاری اس خرام کاغذی کرنسی کی ویلیو کون طے کرتا ہے؟؟؟ اصل زر ان کے پاس ہے جن کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرتے ہو_

وہ تمہیں اصل زر سے بے زرر کاغذ پر اور اس سے نا نظر آنے والی کرنسی کی جانب لے جائیں گے، یہ دجالیت کا نکتہ انتہا ہوگا مگر تمہاری مذہبی و سیاسی اشرافیہ اس کرنسی کو بھی دجالیت سے اسلام کا لبادہ اوڑھا دے گی

دنیا میں اسلام نہیں ہے، اور تم مسلمان ہو؟؟؟

نہیں نہیں اسلام کے بغیر تم جھاگ ہو، جن پر دنیا کی اقوام ٹوٹ پڑی ہیں اگر تم فولاد بننا چاہتے ہو تو پہلے اسلام لاؤ تم جماعت بنو اپنا امیر تلاش کروں جب امیر کی بیعت ہو گی تب اسلام آئے گا تب اسلام آئے گا اسلام کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام سے

اسلامی نظاموں کے بغیر اللہ کو تمہاری عبادات کی کوئی حرج نہیں اسکی عبادت کو فرشتے نہیں تھکتے نا ہی کم ہوتے ہیں_

اور تو کیسے صبر کرے گا اس بات پر جو تیری سمجھ میں نا آئے گی (کہف،68)

https://www.facebook.com/share/p/f2huxYQAqB6zT9zt/?mibextid=oFDknk

اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے

جب تک ہم نے مکمل طور پر قرآن وسنت کو نا سمجھا ہو تب تک طویل گفتگو بھی بے اثر رہتی ہے

اس دور میں شخصیات کو پوری منصوبہ بندی سے ہمارے سامنے رول ماڈل اور ہیرو بنایا گیا ہے

جب پی ٹی وی (یعنی پاکستان میں میڈیا آیا) تو وہ غیر ملکی کمپنیوں کے اشتراک سے آیا تھا اس کا مقصد تھا بار بار دہرائی جانے والی بات کے ذریعے لوگوں کے اذہان میں حقیقت کا الٹ غیر فطری تصور بٹھانا میں اسے دجالی تصور کہتا ہوں

اسی میڈیا کے ذریعے انہوں نے ہر اس شخصیت کی پہچان کرائی جس کو اسلام کا دجالی تصور پینٹ کرنے کیلئے استعمال کرنا تھا

پوری اسلامی تاریخ میں اس سے قبل ایسا نہیں ہوا کہ کوئی دین کا عالم طوائف کے کوٹھے میں بیٹھ کر یاں شراب خانے میں بیٹھ کر درس دینے کو اپنا معمول بنالے (مگر ایک بات جو یادرکھنی چاہیے بالخصوص جس طرح ساحل عدیم کے نام پر راتوں رات ٹرینڈ بنے) ہمیشہ میڈیا ہی ہمارے ذہن میں تصورات و خیالات بٹھاتا ہے

ہمیشہ ہمیشہ میڈیا ہی سچ کا اصل تصور پیش کرتا ہے (ہم اس سچ کو دین یاں کلچر کے ضمن میں لیں یاں اپنے کسی بھی عقیدہ کے ضمن میں چاہے وہ سیکولرازم ہی کیوں نا ہو)

ہر چیز کو میڈیا ہی مقبول بناتا ہے

یہ کہتے ہیں لبیک اور جماعت اسلامی کو میڈیا کور نہیں کرتا مجھے بتائیں کونسا ایسا ٹی وی چینل ہے جس پر جماعت اسلامی کے لوگ نا آتے ہوں خبروں میں جماعت اسلامی کے متعلق نا بتایا جاتا ہوں یاں کسی چینل نے خادم رضوی کا انٹرویو نا کیا ہو

سیدنا ابو بکر کیا تھے خلیفہ تھے نا

کس کے

رسول اللہ کے

تو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے خلیفہ تھے ان کو اللہ نے چنا تب یہ کیسے ممکن ہے کہ سیدنا ابو بکر کو لوگ چنیں

پھر یاد رکھیں ہر دینی تصور و تحریک کو میڈیا مقبول بنا رہا ہے (اور یہ سوشل میڈیا بھی اسی کی صنف ہے اگر یوٹیوب پر کسی کے فالور ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئے ہیں اور وہ شخص لوگوں کی نظریہ سازی کر رہا ہے تو یہ نا سمجھیں وہ اندھیرے کی قوتوں کی پشت پناہی کے بغیر ایسا کر رہا ہے)

آپ ڈاکٹر اسرار کے چینل کے متعلق سوچ رہے ہوں گے میں اس پر آتا ہوں

میڈیا دجال لایا اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں وہ پس پردہ ہمارے تصور حقیقت کی تشکیل کیلئے لشکر روانہ کرتا ہے (مذہبی وسیاسی اشرافیہ) منصوبے بناتا اور یہ کارندے ان منصوبوں کو عملی شکل دیتے ہیں

ابن صیاد پر صحیح مسلم باب الفتن میں پورا باب ہے

ہم کبھی بھی شیطان اور اس کے اختیار کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے وہ دنیا میں شروع دن سے کیسے آپریٹ کر رہا ہے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے_

جس نے فری میسن ان کے نفسیاتی خربوں کو سمجھ لیا وہ شیطان کے کام کرنے کے طریقہ کو سمجھ جائے گا

قرآن و سنت اور تاریخ کے مطالعہ کے بغیر اور موجودہ معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کے ارتقا کو سمجھے بغیر آپ کسی بھی خبر کے پراپوگنڈا اور اصل پہلو کو نہیں پرکھ سکتے_

جب تک آپ صحاح ستہ کی چھ کتب اور نعیم بن حماد کی صحیح روایات کو حفظ نہیں کر لیتے تب تک میر اروز قیامت تک واعظ بھی آپ کو حقیقت کے اصل تصور سے روشناس نہیں کر سکتا، جب تک آپ اپنے ذہن کو ابواب الفتن پڑھ کر خود سے فتن کی ٹائم لائن کے حوالے سے پروگرام نہیں کر لیتے تب تک میں کچھ بھی نہیں کر سکتا

بعض لوگ تھوڑا بہت اسلام پڑھ کر اسلام کے سیاسی نظام کا درست تصور جان لیں گے اس لئیے فری میسن ابلیس کے گروہ نے پہلے سے بندوست کیا تھا اور یہ بات آپ کو تب تک سمجھ نہیں آئے گی جب تک آپ میڈیا کی آمد کا اصل مقصد نہیں جان لیتے

پی ٹی وی کے قیام کے بعد یہاں جو پہلے پروگرام چلے وہ انگلش فلمیں تھی (کچھ اور بتانے کی ضرورت نہیں ان کا مقصد کیا تھا)

دجالیت (بے حیائی + جھوٹ + دھوکہ) ان چیزوں کے فروغ کیلئے میڈیا لایا گیا تھا

اور اسی میڈیا کے ذریعے ڈاکٹر اسرار کی شحصیت کو مقبول بنایا گیا کیونکہ اگر اس کو ٹی وی پر نالایا جاتا تو وہ مقبول نا بنتا اور ناہی لوگوں کو اسلام کے سیاسی نظام کے دجالی تصور پر قائل کر پاتا (جب تک کوئی شیطان ملاں وطنی قومی ریاستوں کے اسلامی بانیوں کی تکذیب نا کرے تب تک اس کے منہ سے خلافت کا نام اس تصور کو دجالی تصور ہی پر موٹ کرے گا)

وہ پی ٹی وی جو دجالیت کیلئے قیام کیلئے لایا گیا تھا، آپ مجھے کہتے ہیں اس پی ٹی وی سے ڈاکٹر اسرار اللہ کا کلمہ بلند کرتا رہا، میرے بھائی میں اس بات کو قبول نہیں کرتا کیونکہ میں نے دین پڑھا ہے دین سنا نہیں ہے اور اگر آپ کہتے ہیں اس دجال نے بیعت کا سلسلہ شروع کر دیا تو سنیں

مشکوتہ کھولیں، باب الفتن ہے حذیفہ بن یمان ہیں کہتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام اور جماعت نا ہو تو تمام جماعتوں سے کٹ جانا، شاید ہی ڈاکٹر اسرار اللہ کے دشمن کو جاننا والا کوئی شخص امام اور جماعت کے تصور سے آگاہ نا ہو کہ وہ کیا ہو تا ہے

امام اور جماعت سے مراد ہے مسلمانوں کی اجتماعیت جہاں مغل اور صفوی سلطنت دونوں عثمانیوں سے بیعت تھی چاہے سلطنت کا تصور امامت ہو یاں تصور خلافت دونوں صورتوں میں ان کے نزدیک یہ منصب عثمانیوں کو ہی حاصل تھا (مگر ہم نا تاریخ سے واقف ہی نا قرآن و سنت سے)

ہم صرف بتوں سے واقف ہیں پہلا بت (بقول اقبال، اور میں کچھ نہیں کہتا لوگ بھڑک جاتے ہیں) وطن ہے

اس کے بعد تمام وہ بت آج کی مسلم دنیا میں مقبول ہیں جنہوں نے وطن بنانے والے کو دجال نا کہہ کر ہی یہ مقبولیت پائی ہے اور یہ سارے بت اخبارات و ٹی وی و میڈیا کی بدولت ہی مقبول ہیں_

مودودی سے اسرار اور اس سے خادم رضوی تک کوئی اللہ کا دشمن نظام کی بات نہیں کر رہا، 1923 میں نظام بھی مٹ گیا اور امام بھی ختم ہو گیا اس کے بعد اسلامی جماعت یعنی مسلمانوں کی جماعت منتشر ہے اس کا کوئی امام نہیں ہے اگر آپ کہتے ہیں میں بیعت کر رہا ہوں تو وہ دجال کی بیعت ہے اگر آپ کہتے ہیں میرا لیڈر ہے تو وہ دجال کا نمائندہ ہے

جب جماعت بنے گی، یعنی پوری دنیا کے مسلمان ایک شخص کو اپنا امام مانیں گے تب وہ امام تصور ہو گا اور وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا لیڈر ہو گا, اس کے ہاتھ پر بیعت اسلامی بیعت ہو گی

میرے رب کے حکم سے ایسا ہو گا، مگر آپ کا تصور حقیقت اور اسلامی نظام کا تصور کیا ہے اسکی لازماً پوچھ ہو گی اللہ پوچھے گا تم نے ڈاکٹر اسرار کو مانا، مودودی کو مانا، خادم رضوی کو مانا تم نے ان کی باتوں کی تصدیق کتنا قرآن اور کتنی حدیث پڑھ کر کی

کیا یہ دونوں سورس پہنچ سے دور ہیں چند سیکنڈ میں آپ انٹرنیٹ اس موبائل کی بدولت حدیث کی موجود پچاس کتب تک پہنچ سکتے ہیں مگر کس کو پرواہ ہے مطالعہ خرام ہے

لوگ شحصیت پرستی کے بت کیساتھ جلیں گے _

لوگ کہتے ہیں ہم علماء سے پڑھتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے اور میں کہتا ہوں میں نے ان علما سے پوچھا ہے جو علم کی قید شدہ ڈگریوں کو لیئے معاشرے میں عالم کہلائے جاتے ہیں ان کو خود نہیں معلوم کہ اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے

اسلام کے سیاسی نظام میں اللہ حکمران منتخب کرتا ہے اور یہاں ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منتخب کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر صدیق کو نا کہ ابو بکر صدیق کو عوام نے منتخب کیا سمجھنے والوں کیلئے صرف اتنا ہے کہ سقیقہ بنی ساعدہ کا مقصد عام لوگوں کو اطمینان دلانا تھا ورنہ کبار صحابہ کو اس بات کا علم تھا کہ ابو بکر صدیق کو رسول رحمت اپنی زندگی میں ہی منتخب کر چکے تھے اور ان کے بعد تو سب واضح ہے سیدنا عمر کو انہوں نے خود منتخب کیا انہوں نے آگے چھ لوگوں کی مجلس بنائی اور سیدنا عثمان کے بعد اس مجلس کے واحد آدمی سیدنا علی بچے تھے سیدنا علی نے حضرت حسن کو چنا اور حضرت حسن نے امیر معاویہ کو اس دور سے لیکر 1923 تک ہر حکمران اگلا حکمران خود چنتا رہا ہے چاہے خلافت جس بھی خطے میں رہی ہو یاں مسلمانوں میں کہیں اسماعیلیوں یاں شیعوں کی حکومت رہی ہو نظام سیاست ہمیشہ شخصی ہی رہا ہے جب تکہ کہ ابلیس نظام جمہوریت نہیں لے آیا اور ابلیسی علما نے اس نظام جمہوریت کے حق میں اپنا وزن نہیں ڈال دیا۔

https://www.facebook.com/share/p/5osoGWtna47DZ7qr/?mibextid=oFDknk

غم حسین ٹرینڈ میں ہے

میڈیا کی آمد کے بعد سے لیکر ابتک ٹرینڈ وہیں بنتا ہے جو میڈیا سیٹ کرتا ہے، ساحل عدیم کا سٹیج پلے ہوا ہر کسی نے اپنے اپنے علم و عقل کے مطابق دو چار دن خوب تبصرے کیئے مگر کون حق سے زیادہ قریب تھا اس کا فیصلہ تو خود حق تعالیٰ ہی روز حشر کرے گا مگر ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہم کسی بھی چیز کو قرآن و سنت کی نظر سے کتنا دیکھتے ہیں اور نصاب تعلیم، میڈیا، مذہبی و سیاسی اشرافیہ کیطرف سے کردہ مائنڈ پروگرامنگ کے تناظر میں کس قدر دیکھتے ہیں

جب نام کے علاوہ مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کہیں وجود نا رکھتا ہو تب ہمیں کسی بھی بات یاں اقدام پر رائے دینے کیلئے اپنی رائے سازی کی اہلیت ضرور پرکھ لینی چاہیے_ میں نے کم و بیش افراد ہی دیکھے ہیں جو تہذیب سے بات کرتے ہوں_ میرے سامنے اگر کوئی اللہ کا انکار بھی کر دے تو مجھے کیا کرنا چاہیے کیا دوسرا پر گالیوں، الزام تراشیوں اور لعنتوں کی مشین گن کھول دینی چاہیے یاں عمدہ اخلاقیات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے سمجھانا چاہیے۔ دونوں صورتوں میں سے خیر کے قریب ایک ہی صورت ہے

ہماری مجموعی معاشرتی طرز عمل یہ ہے کہ اللہ کے انکار پر تو شاید ہی کوئی آگ بگولا ہو مگر اپنے مذہبی وسیاسی لیڈر کے انکار پر ضرور آگ بگولا ہو گا میں نے علامہ اقبال و قائد اعظم پر تنقید کی مجھے گالیوں کی صورت اتنا اچھا ردعمل نہیں ملا جتنا بھاری بھرکم جواب فضل الرحمان، عمران ش زرداری، نواز، سعد رضوی، بلاول، حافظ نعیم، اسرار احمد، ذاکر نائیک، مرزا، ساحل عدیم، مفتی طارق مسعود، تبلیغی جماعت، طارق جمیل، پروفیسر احمد رفیق اختر، غامدی، مودودی، مولانا اسحاق وغیرہ کی تکذیب پر ملتا ہے_

حسینیت کیا ہے اور اس کے تقاضے کیا ہیں ان باتوں کو ہم سن سنا کر جانتے ہیں کسی نے بھی مسعودی، یعقوبی، طبری، الکامل، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن خلدون وغیرہ سے اور احادیث کی امہات کتب سے فیض یاب ہو کر اس چیز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی_

کیا موجودہ معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام حسینیت والا ہے صرف آپ معاشرے کو لے لیں عورت کی حکمرانی صنم جاوید ہمارے دلوں کی دھڑکن سے شروع کریں کیونکہ پی ٹی آئی ٹرینڈ میں ہے آپ فوزیہ وہاب، شازیہ مری، شیریں مزاری، وہ پتہ نہیں اسکا کیا نام ہے جس نے سپیکر سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی، مریم نواز، بے نظیر سے ہوتے ہوئے فاطمہ جناح تک جائیں

اسلام میں پردہ کا حکم اور حسین علیہ السلام کے خاندان کی عورتوں کے پردے کی مثالوں کو ذہن میں رکھیں_

مگر اس سب سے ہٹ کر جو اہم چیز ہے وہ میڈیا ہے وہ نصاب تعلیم ہے ہمارا دین یہ دو چیزیں ہیں جو کچھ قرآن و سنت میں بیان ہوا ہے چونکہ ابلیس کے ساتھی علما اس کو بیان نہیں کرتے اس لیئے ہمیں بھی اس دین کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ہم اس صدی کے علما کیساتھ اٹھایا جانا پسند کرتے ہیں

حسینیت پر بات تو ٹرینڈ کے پیش نظر کی جاتی ہے_ دینی حوالے سے تھوڑا ہی کی جاتی ہے ورنہ ہمارے معاشرے میں حسنیت ایک فیصد بھی نہیں ہے ان پلید کرداروں کو حسینیت کا چوغا پہنایا جاتا ہے جو ابلیس کے لشکر اور اس کے نظریات والے تھے_

وطنی قومی ریاستوں، قومیت اسلام کی بجائے قومیت پاکستان، اور موجودہ سیاسی و سماجی و معاشرتی و معاشی نظاموں کو اسلام کو چوغا پہنانے والے ہم سب حسینی نہیں یزیدی ہیں

پوسٹ کا لنک: https://www.facebook.com/share/p/j7A3jn95tApSFe35/?mibextid=oFDknk

جنگ ختم ہو چکی ہے

اندھیرے کی قوتیں راج کر رہی ہیں، انھی کے نمائندے ہمارے مذہبی وسیاسی رہنما ہیں شخصیت پرستی آج کا دین ہے اور میڈیا پیغمبر_
ہرگز، ہرگز یہ اسلام کی شکست نہیں ہے_ اللہ بندوں سے مدد مانگتا ہے، تم نے مدد نا کی تو کیا ہوا وہ کسی اور قوم سے اپنے دین کی شمع روشن کرالے گا_
مگر شرمندگی روز حشر تمہارا مقدر ٹھہرے گی_

حقیقت کا جو تصور شاعری، ناول، افسانوں، پریس، اخبارات ورسائل اور پھر ٹی وی، ڈرامہ، فلم، مذہبی اور سیاسی اشرافیہ نے دیا ہے اصل اس سے بالکل مختلف ہے اگر آپ اپنے ہیرو آج سے دو سو سال پہلے تلاش کرنے شروع کریں تو اس سے اوپر اسلام کی بارہ سو سالہ تاریخ میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اسلاف کو پڑھے بغیر آج کے دور میں آپ کسی نام نہاد اجتہاد کو تلاش کرنے کے قابل نہیں ہوتے_

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن کا مصنف لکھتا ہے

دساتیر میں شامل عوام کے بنیادی حقوق محض فرضی ہیں، ان نام نہاد حقوق کا اصل حقوق سے کوئی تعلق نہیں_ (پروٹوکول،3)

اگر آپ سمجھتے ہیں احتجاج کا حق دیا گیا ہے تو سمجھ لیں احتجاج سے دجالیت پر مکھی کے سر جتنی بھی ضرب نہیں پڑے گی یہ سب مظلومین پر شدید طنز ہے_

بائیکاٹ فلسطینوں کی حمایت کا وہ دجالی تصور ہے جو تمہیں مذہبی وسیاسی اشرافیہ نے دیا ہے (وہ جو ابلیس کو اپنی روح بیچ چکے ہیں)

اور اگر تم سمجھتے ہو پی ٹی آئی، جمعیت علمائے اسلام، جماعت اسلامی اور تحریک لبیک جمہوری کہلا کر اسلام لے آئیں گے تو سنیں

غریب آدمی کیلئے جمہوریت اور جمہوری حقوق کی حقیقت شدید طنز کے سوا کچھ نہیں (پروٹوکول،3)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک امیر کے مقابل دوسرا امیر کھڑا ہو جائے تو اس کو قتل کر ڈالوں_

مسلمانوں کے اجتماعی نظام میں ہمیشہ ایک امیر رہے گا

اور اب جماعت اور امیر دونوں نہیں رہے (متفقہ علیہ)

بخدا اب جنگ کے اوزار سینکڑوں ہزاروں جماعتیں نہیں ہیں، تم درختوں کی جڑیں چبانے والے بنو ان جماعتوں سے کٹ کر موجودہ معاشی ومعاشرتی و سیاسی نظاموں کے ارتقا کا مطالعہ کرو اس کام کیلئے تمہیں کتب کی طرف رجوع کرنا پڑے گا قرآن وسنت دونوں کو پڑھنا پڑے گا_

تم کس جماعت کی بات کرتے ہو اللہ کے بندوں دین پڑھوں تو سہی سناسنایا دین جھوٹ ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کردے (مسلم)

ابن عباس سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی کا ہاتھ جماعت کیساتھ ہے (جامع ترمذی جلد دوم باب فتنوں کا بیان 2166)

اس باب کو امام ترمذی نے عنوان دیا ہے

لزوم جماعت کے بیان میں

اللہ کے بندوں غور کروں یہاں کس جماعت کی بات ہو رہی ہے

روایت ہے ابن عمر سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یاں فرمایا امت محمد کو ضلالت پر اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں (پہلی والی حدیث سے نیچے یہ حدیث ہے اسی باب میں)

ہم امت کو ٹکرے ٹکرے کرنے میں جٹے ہیں کیونکہ تمہاری اشرافیہ تمہارے حواص تمہارے ہیرو تمہارے نام نہاد لیڈر ابلیس کی ہدایت پر ایسا کر رہے ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، میرے نزدیک مذہبی و سیاسی اشرافیہ کے علاوہ سبھی مسلمان ہیں_ اور ان سب کو میری زبان کے شر سے محفوظ رہنا چاہیے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حکومت اور امارت فساق کی ہو گی (ترمذی)

ہم اسی دور میں ہیں

جب امیر اور جماعت تھی تب نا جمہوریت تھی نا وطنی قومی ریاستیں (پاکستان تھا)

تم سے آزادیوں کے نام پر صرف دھوکہ کیا گیا ہے_

دھوکے کی فہرست آسمان کے ستاروں سے سے طویل ہے وہ نام نہاد فلکیات دان کہتے ہیں انسان اس کائنات کا کوئی اہم جز نہیں ہے ہم تو کروڑوں کائناتوں میں سے ایک کائنات کی کہکشاں کے ایک ملکی وے میں ہونے پر پڑے ہیں اور وہ مشہور نام نہاد اللہ کے دشمن کہتے ہیں اگر انسان سپیشل ہے تو میں کہوں گا اللہ نے غلطی کی_ یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں اگر چاہیں تو میں آپ کو سنا دوں گا

عقیدہ کی کتب میں آسمانوں کو اجسام تسلیم کیا جاتا تھا حتیٰ کے اللہ کا دشمن سرسید آیا جس کو علامہ اقبال سمیت سبھی نے صاف نیت کا قرار دیا_

غیر یہود نے غور و فکر اور سوچ و بچار کی عادت ترک کر دی ہے ان کے اذہان میں اگر کوئی تجویز ابھرتی بھی ہے تو وہ ہمارے ماہرین کے اشاروں کی مرہون منت ہوتی ہے ۔ وہ مزید لکھتا ہے زر سب کا سب ہمارے ہاتھوں میں ہے (پروٹوکول،3)

یہ جو بائیکاٹ کی بات کرتے ہیں یہ بھی ان کے ہاتھوں میں ہیں_ ان اللہ کے دشمنوں کو سب معلوم ہے یہ ابلیس ہے سکرپٹ پر چل رہے ہیں عوام کو جان لینا چاہیے بائیکاٹ کا چیز کا کرنا ہے

آپ اس دجالی جمہوری نظام کا بائیکاٹ کریں، فرقہ واریت، ن اور پی ٹی آئی، وطنی قومی ریاستوں، قومیت وطن، کاغذی کرنسی، سرمایہ داریت، بینکاری، سود، اقوام متحدہ، آئی ایم ایف، مذہبی و سیاسی اشرافیہ (جو آپ کا خون نچوڑ رہی ہے آپ کو منقسم رکھے ہوئے ہے) ان سب کا بائیکاٹ کریں_

آپ اشیا کا بائیکاٹ کرتے ہیں میڈیا آپ کو بتاتا ہے اسرائیل گھٹنوں پر ہے_ حالانکہ میڈیا کو یہ کہنے کو خود اسرائیل کہتا ہے آپ کو نہیں معلوم پی ٹی وی اور مشرف کے دور میں میڈیا کس کے پیسے سے وجود میں آیا تھا آپ سمجھتے ہیں یہ تیل اور شیمپو کے اشتہارات سے میڈیا چینلز کے ہزاروں کارکنوں، گاڑیوں، مشینوں، سٹیشنزی، بلڈنگوں وغیرہ کے اخراجات پورے ہوتے ہیں اگر آپ ایسا سمجھتے ہیں تو آپ دھوکے کا شکار ہیں_

نا کوئی رائیٹ ونگ ہے نا لیفٹ ونگ یہ سب ایک کی پرندے کی شاخیں ہیں جس کو شیطان کہا جاتا ہے_

آپ divide and rule کی قربان گاہ پر دم دے چکے ہیں_

https://www.facebook.com/share/p/F6bc5w6Y26vs7jsC/?mibextid=oFDknk

پتھر کا زمانہ

اس لفظ کو ہمارے ہاں بطور گالی استعمال کیا جاتا ہے،
کیا ہم جانتے ہیں یہ لفظ آیا کہاں سے
اس لفظ کا موجد چارلس ڈارون ہے جو ہمارا تعلق بندروں سے جوڑتا ہے جس کا کہنا ہے ہم انسان بندر کی ترقی یافتہ شکل ہیں
اگر آپ کو مسلمان ہونے پر شرمندگی نہیں ہے اور آپ قرآن کو اللہ کا کلام مانتے ہیں تو قرآن میں اللہ کہتا ہے میں نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور وہ پہلے انسان تھے
اگر آپ نے واقع ہی دین پڑھا ہے اور آپ دینی تعلیمات کو اپنانے اور مسلمان ہونے پر شرمندہ نہیں ہیں تو جان لیں پتھر کا زمانہ ہم سے کئی درجے بہتر تھا
اس دور میں اللہ کا دین پورے قد کیساتھ کھڑا تھا شرک کا وجود نہیں تھا نا ہی باطل ادیان کا وجود تھا اللہ کے دین میں ہزاروں فرقے اور جماعتیں نا تھی اور نا ہی شیطان کے ہاتھ پر بیعت مذہبی و سیاسی اشرافیہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا رہی تھی نا ہی امریکہ و چین و روس کی نام نہاد دشمنی کا کوئی دھوکہ تھا
پتھر کے زمانہ میں شرم و حیا اور پاک دامنی کا معاشرہ اپنی پہلی اور آخری انتہا پر تھا اس کے بعد مسلسل تنزل آیا ہے کبھی کسی دور میں بھی پوری انسانیت نے انبیاء کی تعلیمات کو نہیں اپنایا ہر دور میں ابلیس اپنا کام کر تا رہا ہے_
ہم اسلام میں لکھی گئی تاریخ کی پہلی کتاب تاریخ یعقوبی کو دیکھتے ہیں اس کی جلد اول صفحہ 18 پر ہے سب سے پہلے جانور آدم علیہ السلام کے بیٹوں نے پالے۔
جس سائنس کے عبادت گزار بندے پتھر کے دور کو گالیاں دیتے ہیں ان سے عرض ہے سائنس کیا کہتی ہے_
سائنس کہتی ہے انسان بندر کی اولاد ہے اور جانوروں کو پالنے کا سلسلہ تو نا معلوم ہزاروں سال بعد جا کر شروع ہوا_ اگر آپ پورا ذخیرہ حدیث اور یہیں تاریخ یعقوبی پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا انسانوں کی پیدائش چھ یاں سات ہزار سال سے قدیم نہیں ہے اور پہلی آسمانی کتب تورات، زبور اور انجیل میں یہ بات واضح لکھی ہے
اسلام کے بعد لکھی جانے والی پہلی تاریخ یعنی تاریخ یعقوبی میں لکھا ہے نوح علیہ السلام کی عمر 344 سال ہونے پر دنیا کا دوسرا ہزارہ مکمل ہوا اور اس کے بعد سے لیکر ابراہیم علیہ السلام تک جو جو لوگ امت کے امیر بنے تمام کے متعلق لکھا ہے
ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آپ کے نصاب تعلیم میں لکھا ہے کہ وہ آج سے چار ہزار سال قبل تھے۔
امام یعقوبی نے جو لکھا وہ اس وقت کی مسلمان امت کا اجتماعی عقیدہ تھا کہ انسان کی پیدائش چھ ہزار سال سے زیادہ قدیم نہیں ہے_ اور اس بات پر درجنوں کتب لکھی گئی ہیں ہمارے ہاں نہیں مغرب میں۔
مگر مین سٹریم میڈیا پر ان کتب کا کبھی بھی تذکرہ نہیں آئے گا_
آخر میں مجھے وہ دلیل دیں جس سے ثابت ہو کہ دنیا کی عمر 4.3 ارب سال ہے

اللہ قرآن میں کہتا ہے جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (مسلم) یعنی اس پر یقین کر لے

مجھے بتائیں آپ کے ذہن اور آپ کے شعور ولاشعور میں حقیقت کا جتنا بھی تصور ہے وہ سنی سنائی باتوں پر استوار ہے یاں تحقیق پر_ میڈیا پر بیان کردہ تاریخ وسائنس وٹیکنالوجی کے نظریات کی آپ نے کتنی تحقیق کی ہے

https://www.facebook.com/share/p/511qsWjSL3JsZFPY/?mibextid=oFDknk

جاہل کون ہے

میں سب سے بڑا جاہل ہوں
اسلام کے معاشی و معاشرتی وسیاسی و سماجی نظام کی ایک رمک بھی نا ہوتے ہوئے سمجھنا کہ آج کے پاکستانی سیاسی سٹیج میں کوئی مقبول ترین لیڈر اسلام اور پاکستان کا سچا خیر خواہ سے اس سے بڑھ کر جاہلیت کوئی نہیں ہے
ہماری پوری تاریخ موجود تو ہے مگر کتابوں میں اور اس تاریخ کا جھوٹا ورژن نصاب تعلیم و میڈیا پروان چڑھاتا ہے ہر جاہل اور دین و دنیا کے علم سے کوسوں دور شخص کو میڈیا راتوں رات ہیرو بنا دیتا اور کچھ کو سالوں کی ذہن سازی کے بعد ہیرو بناتا ہے_ ہمارے لیئے دینی و سیاسی دونوں میدانوں میں مسیحا و ہیرو میڈیا ہی پیدا کرتا ہے
میڈیا کی پہلی اینٹ ابلیس نے بے حیائی، بے پردگی، نامحرم مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط، فحاشی و عریانی سے رکھی تھی اور وہیں میڈیا آج لوگوں کے کان ، آنکھ اور ناک ہے
یہ اہم نہیں ہے اس وقت پاکستان کے سیاسی سٹیج شو میں آپ کے نزدیک عمران، نواز، زرداری، فضل الرحمان، حافظ نعیم یاں سعد رضوی جیسے اللہ کے دشمنوں میں سے کون میسحا ہے_ اہم یہ ہے ان سب شیطانوں میں سے پورے اسلام کی بات کون کر رہا ہے وہ اسلام جو زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے_ 1947 سے ابتک جو شخص بھی سیاسی سٹیج شو میں ہیرو رہا ہے اس کو فری میسن ابلیس کی جماعت نے ہیرو بنایا ہے وہ پوری دنیا میں ایسا کرتے ہیں کیونکہ یہ جمہوریت استحصال اور ظلم کا نظام ہے اس نظام میں موجود اللہ کے دشمنوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس کے پیٹ پر دو پتھر ہوں_
آخری عثمانی خلیفہ پر تو اس کے اعمال کے باعث اللہ کی پکڑ آگئی مگر ان سب کی رسی اللہ نے دراز کر رکھی ہے اب پکڑ ان میسحاؤں پر نہیں جن کو شحصیت پرستی کا شکار عوام پوج رہی ہے یاد رہے ہمیشہ سیاست کے مندر میں ایک ہی بت ہوتا ہے جس کو مقبول بنایا جاتا ہے لوگ سمجھتے ہیں ہمارا بت وقت کے فرعونوں کیساتھ کھڑا ہے مگر لوگ یہ نہیں جانتے اس بت کو وقت کے فرعونوں سے معاہدے کے بعد مقبول بنایا گیا ہے
آخر کس طرح تم سوچ سکتے ہو اسلام کا معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام نا ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص سیاسی میدان میں مقبول بن سکتا ہے، لوگوں کو تعلیم کی ضرورت ہے ان کو بتانے کی ضرورت ہے کہ اسلام کیا ہے اور آج اسکا حلیہ کس طرح بگاڑا گیا ہے_ لوگوں کو بتانا چاہیے اسلامی سیاست 1922 میں ختم ہو گئی تھی اس کے بعد صرف دجالیت ہے اور چھپن اسلامی ممالک کی وہ تمام عوام جو ووٹ سے اپنی قسمت بدلنا چاہتے ہیں ان کو بتا دیں وہ اپنی قسمت پر نہیں اپنی تباہی پر ٹھپہ لگاتے ہیں
اس دجالی جمہوری نظام میں فرشتے بھی تبدیلی نہیں لاسکتے اور تمہارے تمام میسحا ابلیس کے کارندے ہیں اس نے اپنے نمک حواریوں میڈیا کے ذریعے ان کو میسحا بنایا ہے وقت کے فرعون اور تمہارے مسیحا کا آپس میں اتحاد ہے مگر وہ روز ٹی وی سکرین کی ہر خبر کے ذریعے یہیں دکھاتے ہیں کہ مسیحا زیر عتاب ہے میسحا کی جماعت زیر عتاب ہے
اللہ کے بندوں جماعت کا اسلام نے کیا تصور دیا ہے تمہارے ہاں تو 1947 میں بھی کوئی جماعت نہیں تھی_ مشکوتہ المصابیح، باب الفتن حذیفہ بن یمان کی روایت ہے ان کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی جب مسلمانوں کا امام اور جماعت نا ہو تو تمام جماعتوں سے کٹ جانا_

مسلمانوں کے امام سے مراد ہے پوری امت کا ایک ہی خلیفہ یاں بادشاہ یاں حکمران وہ شخصی نظام حکومت جس میں تمام اختیارات کا مالک فرد واحد ہو اور یہ نظام ابتدائے کائنات سے لیکر 1922 تک دنیا میں موجود رہا ہے_

اب جب مسلمانوں کی جماعت ختم ہوئی اور امام جاتا رہا تو اس کے بعد کے دور کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متفقہ علیہ حدیث میں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والوں کا دور کہا ہے یہ سب تمام میڈیا چینل، مذہبی وسیاسی اشرافیہ یہ جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں تم دنیاوی جہنم میں تو گرفتار ہو ہی اگر اخروی جہنم سے بچنا چاہتے ہو تو وہ سب جو ٹی وی پر بیان کیا جاتا ہے دجال کا سکرپٹ ہے اور اس سکرپٹ کی سمجھ صرف حالص قرآن وسنت کے مطالعہ سے آئے گی_

ہم تاریخ کے اس دور میں ہیں جس میں مسلمان منتشر ہیں ان کی کوئی جماعت نہیں ہے اور نا ہی ان کا امیر ہے جماعت بنتی ہے اجتماعی نظام حکومت و ریاست سے جس میں چھپن نہیں صرف ایک ہی امیر ہو اور اس پر اقوام متحدہ کے 528 قوانین کی بجائے صرف اللہ کے نازل کردہ قوانین نافذ ہوں، کسی ایک ملک میں بھی اللہ کے قوانین نافذ نہیں ہیں اقوام متحدہ جس نے اسرائیل کی بنیاد رکھی اس کے سارے قوانین نافذ ہیں اور تم سمجھتے ہو ہم آزاد ہیں اور دنیا اپنی بہترین حالت میں ہے

دنیا دھوکہ دہی کے بہترین مقام پر ہے_

معاشی ومعاشرتی وسیاسی وسائنسی وفلکیاتی وطبی تمام تر نظام دھوکے پر مبنی ہیں میرے نظریات وحیالات پر دھوکے کی چھاپ ہے جس شخص کو میں مسیحا سمجھتا ہوں وہ دجال کا پیروکار اور اس سے ہدایات لیتا ہے_

میرے لیئے ہدایت صرف قرآن وسنت میں موجود ہے_

https://www.facebook.com/share/p/1ja7vN4y3qgA16CM/?mibextid=oFDknk

ابلیس ہم سے راضی ہے

ابلیس ہم سے راضی ہے
آپ کو ہر کسی پر اعتراض ہے اگر آپ سنی ہیں تو آپ کو شیعہ پر اعتراض ہے شیعہ کو وہابیوں پر اعتراض ہے اور وہابیوں کو دیوبندیوں پر اعتراض ہے مگر مجھے یہ بتائیں آپ شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، بریلوی کیوں ہیں؟؟؟؟؟
آپ آج 2024 عیسوی یاں گریگورین کیلنڈر میں موجود ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات 632 عیسوی میں ہوئی اور کو کیسے معلوم ہو گیا آپ کا مسلک اور عقیدہ درست ہے؟؟؟؟؟
اپنے ذاتی معاملات میں ہم خد درجہِ منافقت کا شکار ہیں مزدوریاں ملازم ہے تو وہ اپنے کام میں ہڈ حرام اور اگر مالک ہے تو وہ اپنے ملازموں پر ظالم ان کے حقوق کا حیال نا رکھنے والا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے پیٹ میں خرام کا ایک لقمہ چلا جائے اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی، کیا ہم ماں باپ کے اطاعت گزار ہیں، کیا بیوی اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے شوہر کی اطاعت گزار ہے کیا حاوند اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے بیوی کے حقوق ادا کر رہا ہے؟؟؟؟.
جس کے پاس گاڑی ہے وہ بائیک والے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اور جس کے پاس بائیک ہے وہ سائیکل والے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے اونچے مکان والا نیچے مکان والے کو اپنے سے کم تر سمجھتا ہے_
کیا آپ نے کبھی تمام انسانوں کو اپنے برابر سمجھا ہے؟؟؟؟
کیا کبھی آپ کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا ہوا ہے؟؟؟؟
اوپر میں نے جتنی باتیں عرض کی 99 فیصد لوگ ان سے عاری ہیں_
کیوں ہم ان حصوصیات سے تہی دامن ہیں، وجہ اس دجالی مذہبی اشرافیہ کی منصوبہ بندی ہے جنہوں نے آپ کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت بغض، عداوت و کینہ و فساد کا مارا پیدا کیا ہے اللہ کی قسم مین سٹریم مذہبی اشرافیہ و سیاسی اشرافیہ ایرانی ملاؤں و سعودی ملاؤں کی آپس میں قطعا کوئی دشمنی نہیں ہے حکومتی سطح پر بھی سعودی عرب و ایران ایک ہیں اور اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت پڑے اس شحص پر جو بغیر تحقیق و تصدیق کے کسی فرقے کے کسی عمل کو غلط رنگ دے_
محرم کے ابتدائی ایام ختم ہو چکے، مگر اس شیطان کی ساتھی مذہبی اشرافیہ نے ہمارے دلوں میں جو نفرت کی آگ سلگائی ہے وہ ابھی تک نہیں بجھی_
اللہ قرآن کریم اپنی پاک کتاب میں کہتا ہے کسی کے جھوٹے خدا کو بھی برا نا کہو اور تم کلمہ گو مسلمانوں کو لعنت ملامت کرنے سے بھی نہیں چوکتے، سوشل میڈیا پر اخلاقیات کی جہنم میں بیٹھے ہیں، ذرا سے اختلاف پر دوسرے کی تضحیک و توہین عام سی بات ہے اور گالی و بہتان یہ اخلاقیات ہمیں ہمارے لیڈر جو خود ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہے اس نے سکھائی ہیں مجال ہے جو کسی ایک کی بھی زبان پاک ہو
اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے اے نبی اگر آپ سحت دل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے ارد گرد سے چھٹ جاتے_
اخلاق پہلی دلیل ہوا کرتی ہے ٹھیک ہے آپ سمجھتے ہیں آپ سو فیصد چودہ سو سال پہلے والے دین پر ہیں اور سنے ہوئے دین کی بنیاد پر بھی آپ کے دل میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے_ مگر اللہ کی خدود کو تو پامال نا کریں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی حرمت کعبہ سے بھی زیادہ ہے اور مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

چلیں مجھے صرف اتنا بتائیں آپ ہر رکعت میں ایک رکوع کرتے ہیں، آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر رکعت میں ایک ہی رکوع کیا کرتے تھے اگر آپ کہیں گے سنا ہے تو میں صحیح مسلم کی روایت پیش کر دوں گا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے

تو ثابت ہوا آپ جھوٹے ہیں،

مقرر عرض ہے آپ کو نماز کے تمام فرائض وواجبات کے متعلق کیسے معلوم ہوا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسے ہی ان کو ادا کرتے تھے چلیں مجھے تکبیر تحریمہ کا ثبوت دیں آپ کیسے جانتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرتے تھے

آپ کو تو یہ تک معلوم نہیں 1947 میں کیا ہوا تھا آپ نے سنا ہے یاں نصاب تعلیم کا دجالی ورژن رٹا ہوا ہے تحقیق وتصدیق صفر ہے_

تاریخ کے ہزاروں واقعات کے متعلق ہماری تحقیق صفر ہے ہم جاننا چاہتے ہی نہیں اور جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ مذہبی وسیاسی اشرافیہ کیطرف سے ہمارے دماغوں میں فیڈ کیا گیا ہے وہ سچ ہے یاں جھوٹ جانیں ہمارے فرشتے مگر اس نظریہ وعقیدہ کی بنیاد پر دوسرے فرقے سے نفرت کرنا ہم اپنا فرض تصور کرتے ہیں_

کسی کے دل میں حوف کی رمق تک نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز حشر بندے کو اس وقت تک اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے گا جب تک وہ بتا نا دے زندگی کا ایک ایک لمحہ کہاں، کیسے، کیا کرتے ہوئے گزارا_

کیا آپ جواب دے پائیں گے ؟؟؟

یہ اللہ کے دشمن ابلیس کے دوست مذہبی اشرافیہ ٹی وی پر تمام مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کا درس دیتے ہیں مگر ان کے نیچے والے شتونگرے نفرت و بغض وعناد کی آگ بھڑکا کر عوام کی جڑیں کاٹتے ہیں جس کسی کا جو بھی مسلک وعقیدہ ہے کیا تم سے کسی اور کے مسلک وعقیدہ کے متعلق سوال ہو گا اگر دنیا کا سب سے بڑا مذہب عیسائیت ہے تو کیا تم سے اس بارے میں سوال ہو گا کہ تم نے ان سب کو مسلمان کیوں نا کیا_

اللہ کی قسم ہمارے دلوں میں عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں اور سکھوں کے متعلق اتنی نفرت نہیں ہے جتنی اپنے مسلمان بھائیوں سے ہے ہم ایک دوسرے کی بوٹیاں نوچ لینا چاہتے ہیں کس بنیاد پر سنے سنائے مسلک وعقیدہ کی بنیاد پر_

آپ دس سال تک بھی کسی کے ساتھ رہیں تب تک بھی آپ اس شخص کی صداقت وامانت کے متعلق سو فیصد یقین حاصل نہیں کر پاتے آپ کو کس طرح معلوم ہو گیا عمران خان، زرداری، نواز شریف، سعد رضوی، حافظ نعیم، فصل الرحمان سو فیصد اللہ کے دین اور پاکستان وعوام کے حیر حواہ ہیں میڈیا پر دیکھ کر؟؟؟؟؟

میں کہتا ہوں میڈیا کی تاسیس ابلیس نے کی اور سیاستدانوں کا یہ سارا گروہ نا صرف ابلیس کے ہاتھ بیعت ہے بلکہ انسانی تاریخ کے سب سے بڑے ایکٹر ہیں، ابلیس نے ان کو لوگوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کا مشن سونپا ہے کبھی پڑھیں ان کے متعلق ان سب کی آپس میں رشتہ دارایاں ہیں ان کے پورے پورے حاندان بیس گریڈ سے اوپر کے آفیسر ہیں اعلی مراتب پر ہیں

ان میں سے کون ہے جس کے پیٹ پر دو پتھر ہیں؟؟؟؟

یہ تاریخ انسانی کا ایسا بدترین دور ہے جس میں بھوکا فرد پیٹ بھرے عالی شان مکانات میں رہتے چمکتے دمکتے چہرے والے، اچھا لباس اچھا کھانا کھانے والے شخص کو اپنا مذہبی و سیاسی رہنما سمجھتا ہے

یہ علم کی نہیں جہل کی صدی ہے سائنس و ٹیکنالوجی کیلیئے انسان عظمت کی بلندیاں نہیں جہل کے جہنم کے مدارج طے کر رہا ہے_ سوشل میڈیا کے ذریعے انسانی اخوت و بھائی چارے کے رشتوں کی جڑیں کٹ رہی ہیں وہ اس کو لائے ہی اسی لیئے تھے، میرے چیٹ گروپ میں ہر قسم کے ہر مسلک و عقیدہ کے لوگ ہیں میسنجر پر کبھی بھی کسی قسم کی نفرت کا پرچار نہیں ہے اور کسی ایک شخص کو معلوم نہیں ہے کہ میرا مسلک و عقیدہ کیا ہے میں علامات قیامت کا پہلا حصہ یعنی علامات صغری پوری ہو جانے کے بعد صرف دجالیت پر بات کرتا ہوں اور یہ ساری فرقہ پرستی دجال کی کامیابی ہے_

دو چار کتابیں پڑھ کریاں محض سن کر ہی ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اصل دین کیا ہے اور وہ جو چودہ سو صدیوں میں ہر صدی میں مسلمان ہزاروں کتب لکھتے رہے کیا وہ جھک مارتے رہے ان کو کون پڑھے گا آپ کو اس صدی یاں پچھلی صدی کے لوگوں کو پڑھ کر ہی حق معلوم ہو گیا؟؟؟؟

اللہ ہم سے راضی ہو نا ہو ابلیس ہم سے راضی ہے_

https://www.facebook.com/share/p/sULGkf39s7y2rPda/?mibextid=oFDknk

الٰہی نظام حکومت

قرآن میں اللہ کہتا ہے
اور داؤد کے سلیمان وارث ہوئے۔انہوں نے کہالوگو!ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز بھی دی گئی ہے۔بلاشبہ یہ اللہ کا نمایاں فضل ہے۔(سورہ نمل آیت16)

اللہ کی شریعت اور فطری والٰہی نظام حکومت میں دنیا کی چھ ہزار سالہ تاریخ میں آدم علیہ السلام سے لیکر1922تک باپ کا وارث اس کا بیٹا یاں بھائی بنتا رہا یعنی شخصی حکومت رہی جس میں فرد واحد جو اللہ کے بعد مسلمانوں کے معاملات میں تن تنہا فیصلہ ساز تھا وہ حکومت اپنے سے بعد فرد واحد کو منتقل کرتا رہا آپ قرآن پڑھیں تاریخ کی کتب مسعودی، یعقوبی، طبری، البدایہ والنہایہ، ابن خلدون، الکامل ابن اثیر، تاریخ بغداد و دمشق پڑھیں، تاریخ ابن ہشام پڑھیں آپ کو سبھی جگہ یہیں بات ملے گی_

اہل سنت کی طرح اہل تشیعہ یعنی امت کے دونوں بڑے فرقوں میں خلافت اور امامت کا تصور موجود ہے یعنی ہر صورت میں اختیارات کا مالک فرد واحد ہو گا اور اختیار فرد واحد کی صوابدید پر اس سے نیچے والے کو منتقل ہو گا، وہ مشورہ لے سکتا ہے مگر مرضی اپنی کرے گا_

اسلام کا سیاسی نظام کیا ہے اس پر میرا مفصل مضمون موجود ہے براہ کرم اس کو پڑھیں وہ بندہ خاکی والے اکاؤنٹ پر پن پوسٹ میں ہے

اگر آپ باقی دنیا مثلاً سب سے بڑے مذہب عیسائیت کی بات کریں تو وہ بھی بادشاہ کو خدا کا نائب مانتے تھے یہ عقیدہ ان میں صدیوں سے چلتا آرہا تھا_ جب تک کہ ابلیس کے گروہ نے یورپ کاٹیک اوور نہیں کر لیا فری میسن اور الیومیناٹی پوری طرح مضبوط نہیں ہوگئے_ میں جو بیان کررہاہوں یہ تاریخ کا فیس بک، یوٹیوب، نصابی اور میڈیائی ورژن نہیں ہے یہ تاریخ کا تحقیقی اور کتابی ورژن ہے اور میں نے تاریخ اور کتب پڑھی ہیں کوئی ایک بات بھی سنی سنائی بیان نہیں کر رہا_

بادشاہتوں پر اعتماد اٹھانے کیلئے انہوں نے فری میسن نے صلیبی جنگوں کی آگ بھڑکائی، اگرچہ اس سے قبل بھی یورپی بادشاہتوں میں قبضے کی جنگ ہوتی تھی مگر ہزاروں، لاکھوں لوگ نہیں مرتے تھے سالوں تک ماؤں کے بیٹے اور بہنوں کے بھائی ان سے دور نہیں رہتے تھے وہ جلد لوٹ آتے تھے مگر صلیبی جنگوں میں صورتحال بدل گئی_ اگر آپ سمجھتے ہیں عیسائیت اور اسکی تعلیمات میں تحریف انسانی کارنامہ ہے اور اس کا ابلیس سے کوئی تعلق نہیں ہے تو قرآن وسنت سے ابلیس کا درست کردار سمجھنے کی کوشش کریں یہ ابلیس اور اس کی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ انجیل مقدس کو غیر مقدس بنایا گیا اس میں تثلیت کا عقیدہ شامل کیا گیا اور اسی دن سے پوپ، پادری اور چرچ یعنی چرچ کی بنیادی اتھارٹی بڑا پوپ فری میسن کے قبضے میں تھا

انہوں نے صلیبی جنگوں کی آگ بھڑکانے کیلئے اسی مذہبی اشرافیہ کو استعمال کیا انہوں نے بادشاہوں کو مسلمانوں کے وسیع خزانوں ان کی زمینوں کا لالچ دے کر جنگ پر اکسایا اور پورے یورپ کو اٹھا کر یروشلم کیطرف چل پڑے، یروشلم پر تھوڑی مدت کا قبضہ خون کے دریا سے گزر کر حاصل کیا گیا اور وہ بھی بے سود_

یہیں سے عوام کا بادشاہتوں پر اعتماد اٹھ گیا اس کے بات نشاتہ ثانیہ کی تحریک فری میسن کے بل بوتے پر پھیلنی شروع ہوئی کیونکہ لاکھوں فرزندوں کی قربانی کے بعد عوام کا مذہبی و سیاسی اشرافیہ دونوں سے اعتماد اٹھ چکا تھا تب انہوں نے مذہب کے خلاف آزادی اور نام نہاد انسانیت پرستی کی آگ بھڑکائی_

عوام کو جھوٹے حقوق کالالچ دے کر اور مکمل ذہن سازی کے بعد 1689 میں برطانیہ سے بادشاہت کا خاتمہ کر دیا گیا_
ابھی میری دسترس میں یورپ کی تاریخ پر وہ پاکستانی مصنف کی کتاب نہیں ہے جس میں اس نے لکھا ہے بادشاہت جیسی بھی تھی رحمت تھی_ مگر ناس ہو اس ذہن سازی کا جس نے جمہوریت کو اسلام سے بر آمد کر لیا_
آزادیوں کا تصور کیا ہے
پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن جو 1897 میں لکھے گئے پہلے پروٹوکول میں لکھا ہے
سیاسی آزادی محض ایک تصور کا نام ہے اس کی کوئی ٹھوس حقیقت نہیں ہے_ ہمیں (یہودی، فری میسن) اس تصور کو بوقت اشد ضرورت استعمال کرنے کا طریقہ معلوم ہونا چاہیے_ ہمیں اس تصور کو بطور چارہ استعمال کر کے عوام کو اپنے گرد جمع کر لینا چاہیے_ تاکہ صاحبان اقتدار کو ان کی مدد سے گرایا اور گرا کر تباہ کر دیا جائے_
اس ذہن سازی اور نفسیاتی حربوں کے ذریعے انہوں نے اپنے شاعروں، ڈرامہ نگاروں اور فلسفیوں کے ذریعے عوام میں آزادی کا جھوٹا تصور بٹھایا اور لوگوں کو اس کا گرویدہ بنالیا
آج جو ہم سمجھتے ہیں یورپ میں خوشحالی ہے یہ زندگی گزارنے کا اور سہولیات کا دجالی اور ملحدانہ تصور ہے انہوں نے خوشحالی نمائشی حوش حالی پیدا کر کے ان سے کیا چھینا؟
اصل آزادی کا تصور چھینا جس میں انسان آزاد تھا پوری دنیا میں وہ جہاں چاہے بغیر وزیرا اور پاسپورٹ کے جا سکتے تھا بادشاہتوں میں محدود ٹیکس تھے بادشاہ بغاوت سے ڈرتے تھے اب ہر چیز پر جس کا آپ ذہن میں تصور لا سکتے ہیں ٹیکس نافذ ہے اب کس کو ڈر ہے لاکھوں کی تعداد لوگوں پر پہریدار ہیں جدید اسلحہ کے باعث ہر لحاظ سے حکومتیں عوام سے طاقتور ہیں اور شناختی کارڈ و کیمرے کی ایجاد سے کہیں کوئی پتہ بھی نہیں ہل سکتا اوپر سے اقوام متحدہ کے قوانین تمام لوگوں پر نافذ ہیں ادوایات تک بچوں کو بندوق کی نوک پر پلائی جاتی ہیں یہ ہے جدید دجالی ریاست کا نقشہ اور بھوک دن بدن بڑھتی ہی جارہی ہے تاریخ و مذہب و صحیح معیشت کے تصور سے نابلد عوام اور ٹی وی کو علوم کا ماخذ سمجھنے والے لوگ نہیں جانتے کہ مہنگائی کیوں بڑھ رہی ہے
یورپ میں عیسائیت جیسی بھی تھی شرم و حیا معاشروں کا زیور تھا آپ نے ول ڈیورانٹ کی کتاب نشاتہ ثانیہ پڑھی ہوتی تو آپ کو معلوم ہوتا یہ سفر کیسے شروع ہوا طرح سے لوگوں کے ذہنوں میں مذہب سے نفرت کا عقیدہ بٹھایا گیا اس شخص نے جس اصول کے تحت بھی ایک ہزار صفحات لکھے ہیں مگر ایمانداری سے لکھے ہیں ہماری طرح تاریخ کے بیان میں کذب سے کام نہیں لیا_ میں نے ایک ہی وقت میں تاریخ انقلاب یورپ پر چار کتب پڑھی تھی مگر جتنی بے ہنگم اور گنجلک کتاب پاکستانی نام نہاد مئورخ کی تھی اس سے کہیں بہتر یورپیئن مصنفین کی تھی_ انہوں نے اپنی عام کے ذہنی تصورات کے مطابق تاریخ لکھی ہے مگر اسلامی تصورات کے تحت پلنے والا ان کتب میں سچ تلاش کر لیتا ہے
انہوں نے لوگوں سے اخلاقیات چھین لی_
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے تو جو چاہے کروں
آزادیوں کے تصور کیا کیا نتیجہ ہوا، عورت کو گھر سے نکال کر ہر معاشرتی میدان میں شامل کر دینے کے نتائج کیا نکلے
یہ برطانیہ کا اخبار ڈیلی میل ہے چاہیں تو آپ کو تراشا بھیج دوں گا ایک سترہ سالہ لڑکی نے ریپ کرنے والے پر پیپر سپرے پھینک کر بچنے کی کوشش کی عدالت میں مقدمہ چلا اور لڑکی پر الزام لگایا گیا تم نے لڑکے پر ہتھیار استعمال کیا اس لیئے تم مجرم ہو_

گویا وہاں پر ریپ عورت کی عصمت دری کے کیسسز سے ایسے نبٹا جاتا ہے ادنی سے شک کا فایدہ دے کر مجرموں کو رہا کر دیا جاتا ہے اس موضوع پر پوری پوری کتب ہیں یہ یورپ کی اخلاقی حالت ہے وہاں عورت جانور سے بدتر ہے_

انقلاب انگلستان کے بعد یورپ پھیلنا شروع ہوا انہوں نے پوری دنیا پر قبضہ جمانا شروع کیا تاکہ دنیا پر اپنی دجالی تہذیب وثقافت کا سکہ بٹھا سکیں_ نام نہاد صنعتی انقلاب کو انہوں نے ساتھ رکھا تاکہ دنیا کو دھوکہ دیں سکیں کہ زندگی آسان بنارہے ہیں سہولیات پیدا کر رہے ہیں میرے پاس ویڈیو ہے پیٹرول ڈلواتے ہوئے شخص نے جوں ہی موبائل نکالا آگ بھڑک اٹھی، آپ کو معلوم ہے موبائل کے سگنل انسانی صحت کیلئے کتنے خطرناک ہیں اس پر مین سٹریم میڈیا اخباروں اور رسائل میں تحقیقاتی رپورٹس چھپتی ہیں کیونکہ ان گنت اور ناقابل تردید ثبوتوں کو جھٹلایا نہیں جاسکتا_

مجھے بتائیں جب شرم وحیا کا تصور اٹھ گیا تب زندگی آسان ہوگئی یاں بدتر، اور اللہ آپ کو کیسی زندگی دینا چاہتا ہے، خدا قرآن وسنت پڑھیں اور آج کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی وسماجی نظاموں کا جائزہ لیں اور سمجھیں جس چیز کو میڈیا نعمت گنوا رہا ہے وہ آپ کی ذہن سازی کر رہے ہیں وہ زحمت ہے_

اپنا نظام تعلیم اور ہر قسم کے نظریات پھیلانے کے بعد انہوں نے جھوٹی آزادیوں کا دھوکہ دیا تمام ممالک کو اقوام متحدہ سے نتھی کر دیا یہ دجال کا ون ورلڈ گورنمنٹ کا منصوبہ تھا اس کا آزادیوں سے کوئی تعلق نا تھا مگر نصاب تعلیم کے ذریعے دھوکے کی آزادیوں کو اصلی آزادیاں ساب‍ت کیا جاتا ہے آزادی کے لیڈروں کی شحصیت کو چمکدار بنایا جاتا ہے تاکہ لوگوں کو اصلی آزادی کا تصور ملے_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/uRR6QAUcY6DVFBME/?mibextid=oFDknk

چین حماس دوستی، چین اسرائیل دشمنی (حصہ اول)

یہ تاریخ اور حالات حاضرہ کا وکی پیڈیا یعنی آن لائن انسائکلوپیڈیا کا تازہ ورژن ہے اور میڈیائی ورژن ہے_

کارل مارکس یہودی کو کون نہیں جانتا جس نے کہا تھا مذہب افیون ہے یعنی ہر طرح سے انسانیت کیلئے خطرناک ہے_ گویا اس نے اللہ کے رسول اللہ اور تمام مذاہب کا انکار کر دیا چاہے وہ یہودیت ہو اسلام ہو یاں ہندومت_ اس وقت چین کارل مارکس کے نظریات کی سب سے بڑی آماجگاہ ہے_ بعض لوگ اسرائیل کو یہودی ریاست سمجھتے ہیں اور جو ایسا سمجھتے ہیں وہ تاریخ کے یوٹیوب وفیس اور نصابی و میڈیائی ورژن سے واقف ہیں_

اسرائیل کی بنیاد فری میسن نے رکھی تھی جو ابلیس کے پجاری ہیں انہی نے امریکہ کی بنیاد بھی رکھی تھی آج بھی واشنگٹن میموریل کے سامنے امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا مجسمہ ایستادہ ہے اور ساتھ جلی حروف میں کندہ ہے کہ جارج واشنگٹن 33 ڈگری فری میسن میرے پاس تصاویر اور ویڈیوز موجود ہیں_

چین میں مذہب پر پابندی ہے وہاں مذہب پر ایسی پابندی ہے جو چین کی سرحدوں سے باہر دنیا کے کسی خطہ میں نہیں ہے اور چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم انسانی آزادیوں کو دبانے والا ابتک کا انسانی تاریخ کا بدترین نظام ہے_ حماس اور الفتح والے واقع کے بعد وکی پیڈیا کا مضمون بدل دیا گیا ہے اس میں ترمیم کر دی گئی ہے

چین اسرائیل کا تیسرا بڑا تجارتی پارٹنر ہے اسی طرح اس کی امریکہ اور بھارت سے تجارت بھی پہلے نمبروں پر ہے_ تجارت کا تعلق بنیادی طور پر کمپنیوں سے ہوتا ہے اس سے مذہب کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا تاریخ کا یوٹیوب ورژن رکھنے والا شخص یہیں سمجھتا ہے_

مگر کا تحقیقی اور مطالعاتی ورژن کچھ اور ہے_ اگر ہم بطور مسلمان تاریخ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا جائزہ لیں ان کی سچی اور کھری سیرت پر نظر دوڑائیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ دشمنوں سے تجارت نہیں کی جاتی بلکہ ان کے تجارتی قافلے لوٹ لیئے جاتے ہیں تاکہ باطل بھوک سے کمزور ہو جائے_ یہ تو ہوا اسلامی ورژن جو کسی سکول کالج یونیورسٹی میں نہیں پڑھایا جاتا جس کی تعلیم ٹی وی نہیں دیتا ہے جو baby YouTubers نہیں پڑھاتے_

اصل آزادی کیا ہوتی ہے؟؟؟؟

آزادی کی اصل جنگ وہ ہوتی ہے جس میں لاکھوں انگریز مارے جائیں نا کی لاکھوں مسلمان اور ہندو آپس میں غلام کٹ مریں اور بعد میں ہمیں تاریخ کا دجالی ورژن پڑھا کر ذہن سازی کی جائے کہ تمہارے بزرگ آزادی کیلئے کٹ مرے_

کیا آزادی کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے؟؟؟؟

صرف یہیں آزادی ہے اسی کو آزادی کہا جاتا ہے

اور معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام جو برطانیہ میں ہے وہیں بھارت اور پاکستان میں ہے فرق کیا پڑا، صرف یہ فرق پڑا کہ اب حکمرانوں کے نام اردو یاں ہندی میں ہیں اور یہ خود کو مسلمان اور ہندو کہتے ہیں_

کیا ان کے کہنے اور کرنے میں کچھ فرق ہے کیا آپ تاریخ کا اصل ورژن جاننے کی کوشش کریں گے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں جس جہاد کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ قیامت تک جاری رہے گا وہ جہاد اب کے دور میں منسوخ نہیں ہے بلکہ حماس اس جہاد کو زندہ رکھے ہوئے ہے_ میں تاریخ اور دین کا ادنیٰ ساطالب علم اور جاہل آدمی ہوں مجھے بتائیں کیا اس سے پہلے تاریخ میں سینکڑوں مثالیں نہیں ہیں جب مسلمانوں کے قلیل ترین لشکر نے بغیر جدید اسلحہ اور ذرائع کے اپنے سے دوگنے چگنے لشکروں کو دھول چٹائی ہے اور مجھ جاہل کو بتائیں اگر حماس واقع ہی جہاد کر رہی ہے تو وہ ابتک تک اسرائیل سے زمین کا ایک چپہ تک آزاد کیوں نہیں کرا پائی بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے اسرائیل ہر گزرتے دن کیساتھ مسلمانوں کی زمین پر پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہے

کیا یہ اصلی جہاد ہے یاں پوری دنیا کے مسلمانوں کو مطمئن رکھنے والا نقلی جہاد ہے 38 ہزار فلسطینی مرے ہیں یاں یہودی مرے ہیں اگر حماس رسول اللہ کی بشارت پوری کر رہی ہے تو کیا فرشتے ان کی مدد کو نہیں اترتے_

یہ مولوی تمہیں سبق دیتے ہیں کہ برگر اور مشروبات کا بائیکاٹ کر کے اسرائیل کو قدموں پر لے آئیں گے ان مولویوں سے پوچھیں اسرائیل کا تیسرا بڑا تجارتی پارٹنر چین تمہیں ایسا کرنے دے گا_ اور ان مولویوں سے پوچھوں آئی ایم ایف کا کاہے کیا تمہارے ملک میں چھپنے والی کرنسی کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے وہ چاہیں تو بیٹھے بٹھائے تمہاری کرنسی کی قیمت کو پتوں اور کنکروں کے برابر کر دیں اور تم کہتے ہو بائیکاٹ کرتے ہیں_

آخر یہ کس طرح ممکن ہے دنیا میں مذہب کی سب سے بڑی دشمن قوت چین، تمہارے گمان میں پوری امت کیطرف سے نام نہاد جہاد کا فریضہ ادا کرنے والی قوت حماس اور الفتح کی حامی اور مددگار بن جائے_

مسلمان کیسے باطل گمانوں کے پیچھے چلتے ہیں_ پہلے جب گوگل پر اسرائیل اور چین سرچ کیا جاتا تھا تو ہمیشہ آگے ٹریڈ لکھا آتا تھا اب کل کی خبر کے بعد وار لکھا آتا ہے اور حقیقت کو یہ رنگ مسلمانوں کے گمان نے دیا ہے_ وہ تمہاری خواہش پوری کریں گے فری میسن کا تین سو سالہ منصوبہ روبہ عمل آئے گا آخری صلیبی جنگ ہو گی

مگر جنگ کے دونوں فریقین باطل کے غلبہ کیلئے لڑیں گے_

اسرائیل و حماس جنگ کا آنکھوں دیکھا حال صیہونی جیو اور اے آر وائی میڈیا اور صیہونی یوٹیوب اور فیس بک ورژن دیکھنے والوں قرآن و سنت بھی پڑھ لو تاکہ تمہیں فتنہ کا علم ہو_

https://www.facebook.com/share/p/CdkKFWhkvg7GGmrm/?mibextid=oFDknk

چین حماس دوستی، چین اسرائیل دشمنی (حصہ دوم)

چین کی دوستی و دشمنی کے معیار اور انسانی تاریخ

ہمارا ایمان و عقیدہ، معاشی و معاشرتی و سیاسی و سماجی نظریہ و بیانیہ سب کچھ میڈیا کی ذہن سازی کی بدولت ہے، میڈیا پر خبر چل گئی کہ چین نے فلسطینی گروہوں میں مفاہمت کرادی اور ہم نے ریت میں سر دے کر خبر پر تنقید نگاہ ڈالے بغیر، تاریخ کو ایک طرف رکھتے ہیں، قوموں اور ملکوں کے مفادات سے آنکھ چراتے ہوئے میڈیا کی خبر کو وحی مان کر اس بات کو قبول کرلیا_

میں جب پوچھتا ہوں دشمنی تو وہ ہوتی ہے جس میں دشمنوں کے قافلے پر حملہ کر دیا جاتا ہے میں سیرت رسول کی مثال دیتا ہوں جو قیامت تک کیلئے ہمارے لیئے وہ آئینہ ہے جس میں سے ہم حقیقت کا اصل رخ دیکھ سکتے ہیں تب لوگ کہتے ہیں تم عقل سے پیدل ہو آج کی دنیا ویسی نہیں ہے آج دشمنی بھی ہوتی ہے اور امریکہ و چین سب سے بڑے تجارتی پارٹنر بھی ہوتے ہیں یعنی دشمنی ان جاہلوں کو دکھانے کیلئے ہوتی ہے جن کو علم نہیں ہے کہ پوری دنیا کی حکومتیں ایک ہی ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں اور ان کی دشمنی کمیونزم و جمہوریت، سرد اور گرم جنگ سب دھوکہ ہے وہ ایک ساتھ دنیا کے نظاموں کو معاشرت اور معیشت کو بدلتے جارہے ہیں اب چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیل رہا ہے ایران اور برطانیہ میں اس کا نفاذ ہو رہا ہے باقی دنیا میں بھی پھیلے گا اور تم سمجھتے ہو دنیا میں دو بلاک ہیں_

چلیں امریکہ سے تو چین کے تجارتی مفادات ہیں مگر حماس اور الفتح سے کونسے تجارتی مفادات ہیں اور کیا چین اسرائیل کا دشمن ہے؟؟؟

اگر ایسا ہے تو کوئی ادنٰی سی مثال دیں؟؟؟

اللہ کے بندوں لازمی نہیں جو کچھ میڈیا بتارہا ہو وہ سب کچھ درست ہو_

مجھے بتائیں چین حماس سے اس معاہدے کے بدلے کیا لے رہا آپ ہی کہتے ہیں چین صرف اپنے مفادات دیکھتا ہے اسی لیئے وہ دشمنی کے باوجود امریکہ سے تجارت کرتا ہے_

ورلڈ اکنامک فورم کی بنیاد کس نے رکھی اور اس ادارے کے پیچھے کون ہیں جو ساری دنیا کیلئے پالیسیاں وضع کرتا ہے جس ادارے کا فکری محاذ اسرائیلی مصنف یول نوح ہراری نے سنبھال رکھا ہے اس ورلڈ اکنامک فورم کا اجلاس اب چین میں کیوں ہوا ہے یعنی وہ ادارہ جس کو واضح طور پر صیہونی کنٹرول کر رہے ہیں 2024 میں اس کا اجلاس چین میں ہو رہا ہے اور آپ مجھے کہتے ہیں چین اور اسرائیل کی دشمنی ہے اللہ کے بندوں وہ دنیا کو ون ورلڈ گورنمنٹ کی جانب ون ورلڈ سسٹم اور ون ورلڈ کرنسی کی جانب لے کر جارہے ہیں اور اس ڈیجیٹل کرنسی کا سارا انتظام ایک ہی جگہ سے کیا جائے گا_

مجھے بتائیں ان متحدہ نظاموں اور دجال کی حکومت کا آپس میں کوئی میل ہے_

میڈیا کی تاروں کو اپنے دماغ سے کاٹ کر جواب دو! کیا دنیا میں مذہب کی سب سے بڑی چین چینی ریاست مسلمانوں کی دوست ہو سکتی ہے یاں پھر یہ ہے کہ مسلمان نام کے مسلمان ہیں انہیں ہم میں کسی قسم کی مسلمانی نہیں دکھی اس لیئے وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ میں تمہارا ہر مسیحا پس پردہ چین کی ہدایت پر یہاں مادہ پرستی اور الحاد کو فروغ دے رہا ہے یونیورسٹیوں میں جاکر دیکھوں اسرائیل، چین اور امریکہ کی معاشرت میں اور پاکستان کی معاشرت میں کتنا فرق رہ گیا ہے_

فری میسن کے دنیا پر قبضے سے پہلے اور دھوکے کی دشمنیوں کے دور سے پہلے آج سے دو سو سال پیچھے چلے جائیں اور مجھے بتائیں کون سے دو دشمن ہیں جن میں تجارت بھی چل رہی ہو اور امریکہ چین کا سب سے بڑا دشمن بھی ہو اور چین کا سب سے بڑا مقروض بھی ہو اور مجھے یہ بھی بتائیں کیا چین کی ترقی کے پیچھے صیہونیوں کا پیسہ نہیں ہے کیا چین کا بینکاری نظام صیہونی بینکاری سے نہیں جڑا ہو تا تمہیں میڈیا کی سکرین سے جو خبر بھی بتائی جاتی ہے تم کیوں آنکھیں بند کر کے اس کا اعتبار کر لیتے ہیں

مجھے بتائیں ابلیس کو سب سے زیادہ کس چیز کی چاہ ہے کیا اسرائیل، امریکہ اور چین کی حکومتیں مذہب کے خاتمے اور مادہ پرستی والحاد کے فروغ کیلئے ایک پیج پر نہیں ہیں یاں چین خلیفہ تالمسلمین ہے اور حماس والفتح کی مدد پر تلا بیٹھا ہے مجھے بتائیں چین کو اسرائیل کو تباہ کر کے کیا ملے گا_ کیا چین میں اسرائیلی کمپنیاں کام نہیں کر رہی اور مجھے بتائیں آج سے دو تین سو سال پہلے سے بینکاری پر کس کی اجارہ داری ہے اصل زر یعنی سونا کس کے پاس ہے کیا تم نے پروٹوکولز پڑھے ہیں تمہارا پورا منہ سونے سے بھر بھی دیا جائے اور تمہارے دماغ سے خدا کا تصور نکال دیا جائے تو تمہارے گھر تک سونے سے بھر دینے سے تم فایدہ میں رہو گے یاں نقصان میں مگر مسئلہ یہ ہے خواہشات نفسانی ہمارا دین ہے اور اللہ کی کتاب کی بجائے میڈیا ہمارے لئیے نئی وحی الہی ہے_

مجھے قرآن وسنت کی ہدایات میں سے کوئی ادنی سی بات بتائیں جس پر میڈیا چل رہا ہو جس میڈیا کی ہر ہر خبر کو تم بلا چوں چرا اں مان لیتے ہو_

ہمیں بتایا گیا ہے کہ امریکہ مسلمانوں کا دشمن ہے اور چین مسلمانوں کا دوست ہے چلیں ٹھیک ہے اس بیانیہ کو لیکر تجزیہ کرتے ہیں آپ نے صرف عقل کا استعمال کرنا ہے اپنے دماغ سے ٹی وی کی تاریں کاٹ دیں اور صرف خالص دماغ کا استعمال کر کے میری بات پر غور کریں اور اسکا جواب دیں

فرض کریں اس وقت جس قدر امریکہ کا دنیا پر اختیار ہے اتنا ہی اختیار چین کو حاصل ہو جاتا ہے تو وہ کیا کرے گا_ کیا آپ نے تاریخ پڑھی ہے کیا آپ جانتے ہیں ہمیشہ حکمران طاقتیں اور برتر قوت محکوم قوموں پر اپنا مذہب اور ثقافت نافذ کرتی ہے آپ کو تو بھولنا نہیں چاہیے نصاب تعلیم میں آپ سلطنت برطانیہ کا احوال پڑھتے ہیں جب وہ یہاں تھے

اگر چین کو اتنا ہی اختیار مل گیا تو کیا وہ آپ کے مذہب، عقائد اور نظریات سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرے گا اور کیا وہ دنیا پر اپنا الحادی نظریہ نافذ نہیں کرے گا یاں آپ کے مولویوں میں اتنا دم خم ہے کہ وہ امت کو تو اسلام سے نکال رہے ہیں ایک دوسرے کے ک ف ر کے فتوئے دے رہے ہیں اور سارے چین کو مشرف با اسلام کر لیں گے_

ابلیس کا مقصد الحاد کا فروغ ہے یہ کام وہ امریکہ اور یورپ سے لے یاں چین سے لے اس نے اپنا مقصد نکالنا ہے_ مگر چونکہ میڈیا یاں مذہبی وسیاسی اشرافیہ یہ بات نہیں بتا رہی اس لئیے آپ نے میری بات نہیں ماننی_

چلیں میری بات نا مانیں صرف اتنا بتا دیں کیا چین اسلام کا دوست ہے اور اگر دوست ہے تو چین کی دوستی سے اسلام کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی وسماجی نظاموں کو کتنی قوت ملی ہے ان کی پرانی شکل وصورت کس طرح واپس عود آئی ہے

کیا چین میں فری میسن لاجز نہیں ہیں کیا چین میں پورن انڈسٹری نہیں ہے وہاں کی خواتین تو پاکستان میں آکر اپنا جسم بیچتی ہیں اگر نہیں یقین تو پنڈی اسلام آباد میں کام کرنے والے کسی دوست سے پوچھیں_ یاں گلگت شہر کے کسی دوست سے پوچھیں_

اگر آپ تھوڑے سے بھی مسلمان ہیں یاں اللہ کا ڈر ہے تو مجھے بتائیں آپ کو معیشت عزیز ہے یاں تصور خدا؟؟؟؟

دجال لوگوں کو کیسے اپنی بیعت پر مجبور کرے گا وہ یہیں روٹی کا لالچ دے گا_ اور یہ روٹی کھانے پینے کی اشیا سمیت ہر چیز مہنگی کیوں ہوتی جارہی ہے کیا اس میں عوام کی کوتاہی ہے یاں عالمی اشرافیہ کی نظام سرمایہ داری کی یاں مجھے یہ بتائیں امریکہ میں تو سرمایہ داری ہے اور چین میں اسلام کا معاشی نظام سود سے پاک نظام کام کررہاہے_

اگر کوئی شخص آپ کو ایک کروڑ ڈالر دے تو کیا آپ اپنا مذہب چھوڑ دیں گے ؟؟؟؟

حقیقت یہیں ہے آپ مذہب چھوڑ دیں گے_

https://www.facebook.com/share/p/bsH9cVMKadB1QaG7/?mibextid=oFDknk

چین حماس دوستی، چین اسرائیل دشمنی (حصہ سوم)

ہم 1948 کی بات کرتے ہیں
بات صرف بیت المقدس چھننے کی نہیں ہے بات آپ کی پہچان چھن جانے کی ہے اسلام چھن جانے کی ہے اور بات دین کے نام پر دھوکے کی ہے نصاب تعلیم اور میڈیا کے نام پر جھوٹ کی ہے بات یہ ہے کہ جو کچھ بتایا جارہا ہے وہ جھوٹ ہے بات یہ ہے کہ بتانے والے یاں لکھنے والے کے سچا ہونے کی آپ نے کس قدر تصدیق کی ہے_
قرآن وسنت کا بیان سازش نہیں ہے سازش تب ہوتی ہے جب قرآن وسنت کو اپنے معنی پہنائے جائیں آپ اپنی عقل استعمال کر کے اصل و نقل میں پہچان کر سکتے ہیں_
ہم مسند احمد بن حنبل کی حدیث نمبر 18596 کی بات کرتے ہیں اس روایت میں پانچ ادوار کا ذکر ہے اور اب ہم جبر کی حکومت کے دور میں ہیں سب سے زیادہ جبر کا نظام چین میں رائج ہے جس کو انہوں نے پوری دنیا میں رائج کرنا ہے اب جو کچھ حماس اور الفتح کے معاملے پر سٹیج شور چایا گیا ہے میرے خیال میں سب سے پہلے چین کا ملحدانہ کمیونسٹ خدا کا دشمن نظام اسلامی ممالک میں رائج ہو گا اور ہم اس نظام کو نسحہ کیمیا جان کر قبول کریں گے جیسے باطل کی معیشت و معاشرت وسیاست وسماج کو قبول کر لیا_
کسی اللہ کے دشمن نے آپ کو ٹی وی سکرین سے بتا دیا ہے اس پر نا جائیں مجھے اپنی عقل استعمال کر کے بتائیں یہ کیسے ممکن ہے چین اور امریکہ آپس میں دشمن بھی ہوں اور باہمی تجارت کے ذریعے ایک دوسرے کو فایدہ بھی پہنچائیں_ سینکڑوں کتب موجود ہیں مجھے کسی ایک کتاب سے ایک سطر نکال کر دکھائیں مسلمانوں اور یورپ میں ہونے والی سو سال کی صلیبی جنگوں کے دوران کسی ایک مرچ یاں اس کے چھلکے کی بھی تجارت ہوئی ہو؟؟؟؟
دجال، دجالیت اور دھوکہ کیا
وہ یہ ٹی وی ہے، تصویر کا حلال کرنا ہے وہ اقوام متحدہ ہے اور اس سے منسلک پوری دنیا، وہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ہے جس کی سربراہی کمیونسٹ ملحد خدا کی ذات کا انکاری شخص ہے اور اس ادارے کے حکم پر دنیا بند کر دی جاتی ہے لاکھوں لوگ بے روزگار ہو جاتے ہیں ملینز خط غربت سے نیچے چلے جاتے ہیں اور پھر جو کچھ انہوں نے ویکسین سے کیا اس کیلئے میرے پاس پانچ سو ویڈیو ثبوت ہیں_
چلیں آپ امریکہ و چین کی دشمنی کو حقیقت کا رنگ دینے پر باضد ہیں تو میں مان لیتا ہوں کیا آپ میری بات مانیں گے، چین اور اسرائیل کے درمیان دشمنی کا سراغ آپ تاریخ میں کتنی دور جا کر پاتے ہیں آپ کو معلوم ہے چین کو پہلے اسرائیل نے تسلیم کیا یاں پاکستان نے حالانکہ اس سے کچھ نہیں ہوتا سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوتا ہے_
کیا آخری مسلم خلیفہ نے چین کی سرزمین پر دم دیا تھا؟؟
چین فلسطینی مزاحمتی گروہوں (اگرچہ وہ ہیں نہیں) میں صلح کیوں کرا رہا ہے
مشرق سے لیکر مغرب تک دنیا کے ہر نیوز پیپر نے یہ خبر چھاپی ہے ہر ٹی وی چینل نے یہ خبر دی ہے_ ہم ذہنی جنگ کے دور میں ہیں جنگ میڈیا کی سکرین سے لڑی جارہی ہے جس کی ہر خبر ہم پر وحی بن کر اترتی ہے چاہے ہم سالوں قرآن نا کھولیں مگر میڈیا کی وحی کو ہم روز پڑھتے، سنتے اور اس پر

قرآن سے زیادہ ایمان لاتے ہیں اب چین نے فلسطینی مزاحمتی گروہوں کی صلح کرادی ہے اس خبر کا درجہ ہمارے نزدیک وحی الٰہی کا ہے اور اس خبر کی بنیاد پر ہم اپنا نظریہ وعقیدہ تشکیل دیں گے

جب پوری دنیا کا میڈیا کسی خبر کو مشرق سے مغرب تک بغیر کسی خرف کے نشر کرتا ہے تو اس کا مقصد ذہن سازی ہوتا ہے، احادیث رسول سے ہدایت لینا تو ہم نے اپنے اوپر حرام کرر کھا ہے جب میڈیا بے حیائی کو فروغ دے رہا ہوتا ہے کیا اس وقت وہ بے حیائی بھی ہم وحی کیطرح قبول کرتے ہیں؟

سچ ہے ہم قبول کرتے ہیں اپنے کالج اور یونیورسٹیاں دیکھیں بڑے شہروں میں گلیاں اور بازار دیکھیں، سوشل میڈیا دیکھیں یہ اسلامی معاشرہ ہے

صحابیِ رسول کی بیوی بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہان کے آقا سے پردے کے پیچھے سے سوال کرتی تھی یہ بات میڈیا کی وحی کے ذریعے مجھے تک نہیں پہنچی آسمانوں سے نازل اللہ کی وحی کے ذریعے متصل سند کیساتھ مجھ تک پہنچی ہے میں اس خبر کا پورا تاریخی ثبوت رکھتا ہوں_ اور جو فاسق میڈیا آپ کو ملحد خدا کی ادیان کی دشمنی چینی حکومت اور حماس والفتح کی محبت کے قصے سنا رہا ہے اس میڈیا کے کسی ایک نیوز اینکر کی امانت ودیانت کا کوئی ادنی سا ثبوت نا میرے پاس ہے ناہی آپ کے پاس_

فلسطینی جنگ کا سٹیج شو میڈیا نے دن رات کے پراپوگنڈا سے آپ کے دماغ میں اتار دیا ہے اب یہ جنگ دماغوں کی جنگ ہے جس میں خطوں سے زیادہ دماغوں پر قبضہ جمانا اہم ہے دماغی جنگ کا سب سے بڑا ہتھیار میڈیا ہے جس کو دجال لایا ہے

قرآن کس طرح سے خبر کی تحقیق کا حکم دیا کرتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کیسے خبر کی تحقیق کیا کرتے تھے پانچ لاکھ راویان حدیث کی امانت وصداقت کیسے تسلیم کی گئی یاں رد کی گئی ہے

چینی حکومت اور اسرائیلی حکومت کے مذہبی حیالات میں رتی برابر بھی فرق ہے؟؟؟؟؟

آپ نے کتنا جاننے کی کوشش کی ہے

کیا اسرائیل میں موسوی شریعت نافذ ہے؟؟؟؟ کبھی آرتھوڈوکس یہودیوں کو سنیں جنھوں نے پہلے دن سے اسرائیل کی ملحد حکومت کی مخالفت کی تھی _ کیا یہودیوں کو کسی مسیحا کی ضرورت ہے زر پر ان کا کنٹرول آج سے آٹھ سو سال پہلے کا ہے پہلے اس زر سے انہوں نے یورپی بادشاہتوں کو مقروض کیا پھر عثمانی سلطنت کو اور اب ان کے بینکوں کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک انہی ملحد یہودیوں کا ہے جو اسرائیل کے حکمران ہے ناصرف آپ بلکہ ساری دنیا کی پالیسیاں آئی ایم ایف بناتا ہے اور چین آئی ایم ایف کا دوسرا سب سے بڑا مالی سپورٹر ہے_

اسرائیلی ریاست کے قیام کا مقصد یہودیوں کیلئے زمین کا حصول نہیں تھا زمین پر ان کا پہلے سے ہی قبضہ تھا دنیا کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی نظاموں کی تشکیل انہی کے ہاتھوں ہوئی ہے چین میں جو نظام حکومت رائج ہے اس کا موجد بھی یہودی کارل مارکس ہے _ جیسی موسوی شریعت ہے اس شریعت پر عمل کرنے والا کوئی بھی یہودی موجودہ اسرائیلی حکومت کا حامی نہیں ہے جس طرح چین کی حکومت ملحد ہے ویسے ہی اسرائیل کی حکومت بھی ملحد ہے اور آپ کہتے ہیں چین کی حکومت نام نہاد اسلام کے ترجمان حماس والفتح سے اتحاد کر رہی ہے

اللہ کے دشمن اور اللہ کے دوست کا اتحاد کیسا_

چین، اسرائیل، یورپ اور امریکہ میں سے وہ کونسی حکومت ہے جو الحاد وبے دینی کے فروغ کیلئے کوشاں نہیں ہے کیا چین کی ایپ ٹک ٹاک سے دین پھیل رہا ہے میڈیا کی بدولت آپ اس بات پر ایمان لاچکے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی ملحد حکومت نے دنیا کے سب سے بڑے نام نہاد جہادی گروہوں سے صلح کرلی ہے اور ان میں صلح کرادی ہے جیسے چین ملحد ریاست ناہو مسلمان خلافت کا پایہ تحت ہو_

اللہ کے بندوں سے جیسے پہلے دن سے یہودی امریکہ و یورپ کو کنٹرول کر رہے ہیں ویسے ہیں وہ چین کو بھی کنٹرول کر رہے ہیں مسیحا کی آمد سے قبل وہ ایک بڑی جنگ چاہتے ہیں جس کے بعد وہ ایک بار پھر سے 1944 کیطرح عالمی نظام بدل سکیں اور اس جنگ میں انہوں نے خود دونوں فریق چننے ہیں ایک طرف امریکہ و یورپ ہو گا دوسری طرف اسلامی ممالک، چین اور روس ہونگے_ یہ قبلہ وال کی جنگ نہیں ہو گی بلکہ دجالی عالمی نظام کے قیام کی جنگ ہو گی کیونکہ بڑی تباہی کے بغیر لوگ ایک دم سے بڑی تبدیلیوں کو قبول نہیں کریں گے نیا نظام وہ یہ کہہ کر لائیں گے کہ اس سے ہم جنگیں روکیں گے امن و امان قائم کریں گے مجھے بتائیں کیا اقوام متحدہ کے قیام کے بعد جنگیں رک چکی ہیں_ اگر امریکہ کی بجائے چین دنیا کا حاکم بن جائے تو کیا وہ شرعی قانون نافذ کر دے گا اللہ کے بندوں وہ انسانی تاریخ کا سخت ترین نظام اپنا سوشل کریڈٹ سسٹم نافذ کرے گا اور کمیونسٹ کا بانی ابلیس ہے جیسے وہ جمہوریت کو لایا_

اس نظام کی خصوصیات بظاہر حقوق دینا جان لیں بظاہر اور لوگوں سے عقیدہ خدا کے وجود کا تصور چھین لینا ہے_

چین سپر پاور نہیں بن رہا امریکہ اور یہودی اسے سپر پاور بنا رہے ہیں تا کہ چین کا نظام حکومت پوری دنیا پر رائج کیا جا سکے_ وہ نظام حکومت جس میں مذہب پر پابندی ہے امریکہ اور یورپ میں جیسے بھی ہے بچی کھچی عیسائیت کے آثار باقی ہے وہ خود سے ملحدانہ نظام حکومت رائج نہیں کر سکتے اس لیئے چین اور امریکہ کی دشمنی ظاہر کی جارہی ہے اسی لیئے چین کو افغان حکومت کا مدد گار دکھایا جاتا ہے اور اب یہ فلسطینی گروہوں کا معاملہ_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکوں سے مدد مانگنے سے منع کیا ہے چین کی حکومت کا سرے سے کوئی دین ہی نہیں ہے کیا آپ فرامین رسول سے ہدایت لینا پسند کریں گے_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے_

یہ دھوکہ میڈیا دے رہا ہے مشرق سے مغرب تک بغیر کسی خرف کی تبدیلی کے گردش کرنے والی خبر اسی دھوکے کے دور کا خاصہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے_

خدارا میڈیا کی سکرین کے بجائے اللہ کے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ہدایت لیں!

فتنہ کی بات کرتے ہوئے عبد اللہ ابن مسعود نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کیا جب انسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نا ہو میڈیا نفرتوں کا نقیب ہے اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ خالص قرآن و سنت کا مطالعہ تو آپ کو محبت سکھاتا ہے چیزوں پر تنقیدی نگاہ ڈالنا اور حق کی تلاش کیلئے تحقیق کرنا سکھاتا ہے

https://www.facebook.com/share/p/cnXJzPk23nkbmKAA/?mibextid=oFDknk

اسماعیل ہانیہ کا قتل

میڈیا حماس اسرائیل جنگ کا فاتح ہے
سب سے پہلے تو جان لیں کے میڈیا نام نہاد مذہبی جماعتوں کو کم کوریج کیوں دیتا ہے ؟؟؟؟
اس کو ہم سوال مان لیتے ہیں شاید کچھ مسائل کا حل نکل آئے
پہلا اور حتمی جواب: میڈیا خلاف اسلام ہے
چلیں مان لیا اور یہ بھی مان لیا کہ پاکستان کا میڈیا تو خلاف اسلام ہے ہی مگر اسرائیل کا میڈیا زیادہ خلاف اسلام ہے_
دو باتیں واضح ہو جانے کے بعد ہم تیسری بات کی جانب بڑھتے ہیں ایک اور سوال
کیا دنیا بھر کا میڈیا فلسطینیوں کا غم گسار ہے یاں اسرائیل کا حمایتی ؟؟؟
اس سوال کا جواب ہم پہلے بھی تلاش کر چکے ہیں مگر کچھ مزید کھودتے ہیں، ہم یہاں پاکستانی و مسلم و غیر مسلم میڈیا میں تقسیم کرتے ہیں اور جانتے ہیں کیا یہ تقسیم واقع ہی میں ہے بھی یاں پوری دنیا کا میڈیا ایک ہی مقصد کیلئے کام کرتا ہے
اسماعیل ہانیہ کی موت ہوئی ؟؟؟
سارا پاکستانی سوشل میڈیائی طبقہ اس بات کو سچ مان کر آنسو بہا رہا ہے_ ہم کبھی بھی اسلام کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کی موت پر آنسو نہیں بہاتے جس کے سبب ہزاروں اسماعیل ہانیہ مرتے ہیں، مکہ میں عثمان رضی اللہ عنہ جاتے یاں کوئی ادنٰی صحابی بیعت رضوان ہر دو کیل ہے ہوتی یہ سنت کا سبق ہے مگر میڈیائی وحی پر ایمان رکھنے والوں کو سنت کا سبق کم ہی یاد رہتا ہے۔
میڈیا کو کسی بھی کیٹاگری میں تقسیم کیئے بغیر غور فرمائیں کہ اسماعیل ہانیہ کی موت کی اطلاع مشرق سے مغرب تک پوری دنیا کے میڈیا نے دی_ کیا ہم فرض کرسکتے ہیں کہ میڈیا کے دو طبقات میں سے کسی ایک طبقہ کو یہ خبر چھپانی چاہیے تھی یاں اسے مبینہ کہنا چاہیے تھا_ یہاں پوری دنیا میں لہر کیطرح یہ خبر چلی اور چار سو پھیل گئی دنیا بھر کے مسلمان
میڈیا کی وحی پر ایمان لے آئے جیسے وہ پہلے کرتے آئے ہیں_
کیا ساری دنیا کے میڈیا نے بقیہ خبروں کی طرح اس خبر کو بھی سکرپٹ کے مطابق چلایا، اسرائیل کا میڈیا بھی اس میں شامل ہے_
سکرپٹ رائٹر کون ہے ؟؟؟؟
میرے حیال میں ان سوالات پر غور کرنے کیلئے ہم اپنے دماغ کو کام میں لگانے کی کوفت نہیں اٹھانا چاہتے چلیں آگے بڑھتے ہیں_
اس خبر سے فایدہ کس کو ہوا ؟؟؟؟؟؟؟
یہ بڑا سوال ہے مگر تھوڑا دین جان لینا چاہیے_
کچھ لوگ فرقہ ورانہ فتنوں کو زندہ رکھنے کیلیئے کتوں کی طرح لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اسلام سے باہر نکالنے پر تلے ہیں ان سے سوال ہے تم مانتے ہو نا اسماعیل ہانیہ ایران میں مرا ہے ؟؟؟؟

اگر چہ میں اس بات کو نہیں مانتا، اور اگر وہ ایران میں مرا ہے تو ایران حماس کا دشمن تو نا ہوا، میڈیا کی وحی پر ایمان لانے کا مطلب ہے آپ سب باتوں کو مانیں_

اگر میں کہوں اسرائیل سے نفرت کو خود اسرائیلی میڈیا فروغ دیتا ہے آپ برا تو نا مانیں گے (آپ کو اسرائیلی اخبارات دیکھنے چاہیے) اسماعیل ہانیہ کی موت پوری دنیا کے میڈیا پر چلنے سے اسرائیل کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے مگر وہ یہ نفرت کیوں بڑھانا چاہتے ہیں کیا وہ عالمی جنگ چاہتے ہیں جس میں ایک طرف عیسائی ہوں اور دوسری طرف مسلمان ہر بڑی جنگ کے بعد عالمی نظام بدلتا ہے اور اس جنگ کے سکرپٹ رائٹر عالمی اشرافیہ (فری میسن + ابلیس) اس جنگ سے اپنے ہی مقاصد حاصل کرتے ہیں کرائے کے سپاہی یعنی کیڑے مکوڑوں کا کام صرف مرنا ہوتا ہے_ کل شائد آپ نے کمالا ہیرس کے خاوند کے متعلق نہیں پڑھا وہ یہودی اور نازی نظریات کا حامل ہے جو شخص تاریخ کے درست تصور سے واقف ہے اس کیلئے یہ خبر معمہ نہیں ہے میں نے اس خبر پر اپنے چیٹ گروپ میں وضاحتی نوٹ لکھا ہے_

جو مسلم حکمران پچھتر سالوں سے فلسطینوں کا خون بہتا دیکھ رہے ہیں ایک دم سے ان کی غیرت جاگ جائے اور وہ میدان جنگ میں کود پڑیں تو کیا آپ اسے غیرت کا جاگنا کہیں گے یا اں سکرپٹ پر عمل درآمد_

سننے میں آیا ہے اسماعیل ہانیہ کو قطر میں دفنایا جائے گا مگر صحابہ تو دشمن کے علاقہ میں تدفین کو پسند کرتے تھے؟؟؟

کیا اس معمہ کا کوئی حل ہے_

میڈیائی وحی کے مطابق ایران بظاہر اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اب تہران میں ہانیہ کی موت کے بعد ثابت ہو گیا کہ حماس کی پیٹھ پر ایران کا ہاتھ ہے گویا میڈیا جو کچھ دکھارہا اور ظاہر کر رہا ہے وہ درست ہی ہے_ (بعض احباب سمجھتے ہیں جو کچھ ٹوئٹر سے ملے وہ میڈیا سے بڑی وحی ہے اور اسے بغیر تصدیق کے قبول کر لینا چاہیے)

چودہ سو سال بعد ایران اور سعودی عرب کی صلح جنگ کے تھیٹر کو عالمی بنانے کیلئے رچائی گئی ہے اور اس صلح میں بھی عالمی اشرافیہ کا پورا پورا ہاتھ ہے ہم اب بھی فرقوں کی کچھار میں نفرتوں کے بیج بو رہے ہیں اور ہمارے بڑے صلح کے ترانے گا رہے ہیں

بڑے تضادات ہیں اقوام متحدہ کے پانچ سو سے اوپر قوانین پاکستان، ایران و سعودی عرب و اسرائیل پر یکساں نافذ ہیں اور اسرائیل کے قیام کا پروانہ بھی اقوام متحدہ سے جاری ہوا تھا کیا ہم ہانیہ کی موت کا ماتم اقوام متحدہ کے بائیکاٹ کا ٹرینڈ بنا کر نا کریں_

مگر میڈیا کی وحی ایسی ہدایت سے حالی ہے_

جس ٹی وی پر ہر دس منٹ کے بعد نیم عریاں خاتون کسی ایڈ میں ناچتی دکھتی ہے ہم سمجھتے ہیں وہ میڈیا اسماعیل ہانیہ کی موت کے متعلق درست خبر دے رہا ہے (اس کا فایدہ یقینا اسرائیل کے خلاف غم و غصہ سے اضافہ کی شکل میں نکلے گا) ہم سمجھتے ہیں وہ میڈیا پرو اسلام یا ں پرو حماس ہے_

کیا ہم جانتے ہیں بے حیائی کا فروغ کندہ کون ہے اور تاریخ کے کس دور میں کس انداز سے بے حیائی نے کوہ ہمالیہ سر کیا_ یہ میڈیا کی آمد کا دور تھا یہ وہ دور ہے جس میں مجرا پیش کیئے جانے کے بعد ڈاکٹر اسرار اسلام کا سیاسی نظام بیان کرتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں میڈیا ایک ساتھ پرو اسلام بھی ہے اور پرو شیطانیت بھی کیا کبھی ایسا ممکن تھا کعبہ میں 360 بت بھی پڑے رہتے اور مسلمان طواف بھی جاری رکھتے_

اگر ہم پچھلے دو سو سال کو چھوڑ کر اس سے بھی پیچھے نکل جائیں تو عثمانی سلطنت سے لیکر سپین، بنو امیہ، بنو عباس، مغل اور باقی مسلم سلطنتوں میں مختصر لشکروں نے کم ساز و سامان اور کم تجربہ کیساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے لشکروں کو شکست دی ہے مگر حماس ابتک اسرائیل سے ایک انچ بھی نہیں چھڑا پائی

بلکہ اسرائیل آگے ہی بڑھتا جارہا ہے کیا اللہ حماس کا مددگار نہیں یاں پھر حماس بھی اسرائیل کی ہی جنگ لڑ رہی ہے اور میڈیا دھوکے کے بڑے جنگ سٹیج شو کو ٹیلی کاسٹ کرتا ہے تاکہ دنیا کو حق و باطل کے معرکہ کا دھوکہ دیا جاسکے اسلاموفوبیا کو ثابت کیا جاسکے اور مسلمانوں پر ظاہر نا ہونے پائے کہ اسلام کا وجود اس کے سیاسی و سماجی و معاشی و معاشرتی نظام کیساتھ باقی ہوتا ہے نا کہ مساجد میں اللہ ہو کہنے سے _

https://www.facebook.com/share/p/Lnm7Rm1Mzr9hQiu3/?mibextid=oFDknk

ختم نبوت کا فاتح

آج کے دن اس دور میں تمام آسمانی کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں اور صرف ایک وحی کے پیروکار پائے جاتے ہیں اس وحی کا نام ہے میڈیا، ٹی وی سکرین ہزاروں نیوز چینلز کے واسطے سے ایک خبر پوری دنیا میں مشرق سے مغرب کا سفر کرتی ہے اور وحی قرار پاتی ہے عقل انسانی اس خبر کی سچائی کے متعلق کسی قسم کے شک و شبہ کا شکار نہیں ہوتی فلسطین و حماس جنگ کا جو منظر نامہ میڈیا دکھارہا ہے وہ ہمارے لیئے وحی ہے ہانیہ حماس لیڈر کی موت کی خبر ہمارے لیئے وحی ہے لبیک لیڈر کی گرفتاری وحی ہے اور ٹی وی جماعت کے احتجاج کے متعلق ہر خبر وحی ہے_

اگر قدیم وحی کی بات کریں جس پر آج سے دوسو سال پہلے کے مسلمان عمل پیرا تھے تو اس میں بچے کی تعلیم کی بنیاد حفظ قرآن سے رکھی جاتی تھی باقی علوم کی تحصیل بعد میں ہوتی تھی_ اور آج کا بچہ ٹک ٹاک دیکھتا ہے اس کے سامنے اردگرد بے حیائی پھیلانے والے سارے اوزار موجود ہیں ہر گھر میں تصویر ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے_ ہم سرے سے تصویر کو حرام ماننے کو ہی تیار نہیں تو اس دجالی معاشرت کی بیخ کنی کی کوششیں کیسے ہونگی_

آج کی دنیا میں ختم نبوت کا فاتح کوئی نہیں ہے_ کیونکہ ہم نے نبوت کے ایک حکم کو بھی مان کر موجودہ معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کی بنیاد نہیں رکھی اور مزے کی بات یہ ہے کروڑوں مسلمانوں کو اس بات کا علم تک نہیں کہ ہمارے نظام غیر اسلامی ہیں ہاں میڈیا کی وحی کی بدولت انہیں اس بات کا ضرور علم ہے کہ عدالت عالیہ سے کسی قسم کی ختم نبوت پر حملہ ہوا، ان جاہلوں کو کوئی بتائے جب اس عدالت میں کفر کا قانون نافذ ہو رہا تھا تب تمہیں ختم نبوت پر حملہ نظر نہیں آیا، ان ججوں کی تعلیم میں اسلام کے شرعی علوم کو کتنا دخل ہے کیا یہ بات جان کر تمہیں ختم نبوت خطرے میں محسوس نہیں ہوئی ان ججوں کے پروٹوکول اور فرعون وہامان کے پروٹوکول میں کتنا فرق ہے کیا اس فرق کو دیکھ کر تمہیں ختم نبوت پر حملہ ہوتا ہوا محسوس نہیں ہوا اگر کیا کریں تمہارے اپنے نام نہاد سیاسی و مذہبی لیڈروں کا پروٹوکول ایسا ہی ہے وہ تو عمر بن خطاب تھے جن کو بھرے بازار میں قتل کی دھمکی ملی تب بھی انہوں نے ایک پہریدار تک مقرر نہیں کیا اس شخص کی جاسوسی تک نہیں کرائی اور ان کو موت کا خوف ہے یہ لوگ عمر نہیں شیطان کے پیروکار ہیں

ہم فلحال دو خبروں کو لیتے ہیں

میڈیا نامی وحی کے ذریعے تمہیں معلوم ہو چکا کہ ختم نبوت کا فاتح لبیک کا لیڈر فتوی دینے پر گرفتار ہو چکا اور اسی وحی کے سبب آپ کو یہ بھی معلوم ہو چکا کہ اسماعیل ہانیہ مر چکا_

اگر میں پوچھوں آپ قرآن کو وحی مانتے ہیں؟؟؟؟

یقیناً آپ پورے سینے کے زور کیساتھ کہیں گے ہاں

میں پھر دست سوال دراز کروں گا کیا اللہ قرآن میں نہیں فرماتا جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لیکر آئے تو تحقیق کر لیا کروں؟؟؟

قرآن میں یہ حکم موجود ہے نا؟؟؟

اگلا سوال کیا میڈیا فسق کی تعریف پر پورا نہیں اترتا؟؟؟؟

آپ نے ان دو خبروں کی کتنی تحقیق کی ہے؟؟؟؟

دوسری بات قرآن نے کس کو فاسق کہا ہے، کیا وہ صحابی رسول واقع ہی فاسق تھے_ ایسا تو نا تھا، پھر اتنا سخت انداز کیوں؟؟؟

وجہ زور تحقیق پر دینا مقصود تھا اور اسی تحقیق کے سبب آج اسلام راویان حدیث کے سبب ہمارے پاس محفوظ ترین حالت میں پہنچا ہے مگر میڈیا نامی وحی کے نزول کے بعد سے اسلام مسلسل تنزل کا شکار ہے_

اگلی باتوں کی تصدیق کیلئے قرآن وسنت کی جانب رجوع کیجیے یاں اگر اللہ کا ڈر ہے تو مولویوں سے ان چیزوں کے متعلق پوچھیں

جس سرزمین پر آپ تشریف فرما ہیں اس کی پہلی اینٹ ختم نبوت پر حملہ تھی، نبوت کوئی عہدہ نہیں ہے ختم نبوت پر ایمان کا مطلب ہے ان کے احکامات پر عمل پیرا ہونا، اول مجھے ختم نبوت کی تعلیمات سے جمہوریت دکھائیں، پھر وطنی قومی ریاستوں کا وجود دکھائیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہ فرمایا کہ جب ایک امیر کے مقابل دوسرا کھڑا ہو جائے تو اس کو قتل کر دوں مگر یہاں چھپن امیر ہیں، اکثر لوگوں کو ان باتوں کی سمجھ نہیں آرہی ہو گی کیونکہ میں قرآن وسنت کے احکام بیان کر رہا ہوں یہ مولوی کے اسلام کا دجالی ورژن نہیں ہے_ پھر مجھے بتائیں 1948 میں قائد اعظم نے قرآن وسنت کے کس حکم کے تحت سودی بینکاری کی بنیاد رکھی ؟؟؟؟؟

پہلے ان معاملات کو نبٹالیں پھر 2024 میں ختم نبوت پر حملے کی بات کریں گے

مسلمانوں کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی نظاموں کے نا ہوتے ہیں اور پریس کی صورت میں پراپوگنڈا مشینری کی موجودگی میں ق ادی ان ی ت کا ڈرامہ اسی وجہ سے رچایا گیا کہ امام مہدی کے آکر دھوکے کی مولویت کو طشت از بام کرتے تک مولوی ق ادای ان ی ت کو کیش کراتے رہے جیسے یہ توہین رسالت کے واقعات کو کیش کراتے ہیں حیر اس معاملہ میں تو وہ بھی بازی لے گئے جن کی زبان پر کلمہ توحید کا درست تلفظ بھی نہیں چڑھتا یہیں دجالیت ہے اسی دور کو دجال کی آمد سے پہلے کے دھوکے کے چند سال کہا گیا ہے اور اسی دور کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ آدمی صبح کو مومن شام کو کافر ہو گا

https://www.facebook.com/share/p/EQHP3jYmp76HDiAU/?mibextid=oFDknk

اسلام کا تصور جہاد

جس طرح اسلام میں اسلامی ریاست کا قیام فرض ہے ایسے ہی جہاد بھی فرض ہے اور اسلام کے معاشی و معاشرتی نظام کا قیام بھی فرض ہے_
مسلم و بخاری کی متفق علیہ حدیث ہے حذیفہ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جب مسلمانوں کی جماعت اور انکا امیر نا ہو تو تب میرے لئیے کیا حکم ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمام جماعتوں (فرقوں، گرہوں) سے علیحدہ ہو جانا، حتیٰ کہ تمہیں درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں_
پورے ذخیرہ حدیث پر نظر نا ہونے کے سبب مذہبی و سیاسی اشرافیہ اور میڈیا ہمیں گمراہ کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور حقیقت کا دجالی تصور پروان چڑھاتا ہے_
حدیث میں جس جماعت اور امیر کا ذکر ہوا ہے وہ کون سی جماعت ہے، اس حدیث کو سمجھ کر ہم اسلام کا تصور جماعت بھی سمجھ سکتے ہیں، کتب احادیث میں جہاں امارت کے ابواب ہیں وہاں آپ کو اس مضمون کی روایات ملیں گی جن میں ہے کہ جو جماعت سے بالشت برابر الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر ایک امیر کے مقابل دوسرا امیر کھڑا ہو جائے تو اسے قتل کر ڈالوں_ ان تمام اور ابواب الفتن اور ابواب امارت وسیاست کی تمام احادیث کا مطالعہ کر کے ہمارا جو بھی تصور حقیقت پروان چڑھے گا وہ موجودہ اکثریت کے تصور حقیقت سے الگ تھلگ ہو گا، فتنہ کے دور میں جب قیامت کی علاماتِ صغریٰ کا پہلا حصہ تقریباً مکمل ہو چکا ہو ہمیں ہر چیز کو اس کے ظاہری پہلو کی بنیاد پر نہیں دیکھنا چاہیے مثلاً آج کا تصور جہاد_
آپ کتب حدیث پڑھیں اور ان کی شروخ کا مطالعہ کریں اس حدیث کا جہاں بھی تذکرہ ہوا ہے اس میں جماعت اور امیر سے مراد مسلمانوں کی اجتماعی حکومت اور خلیفہ ہے اور ہم جانتے ہیں اس جماعت کا وجود 1922 میں خلافت عثمانیہ کے انہدام کیساتھ ختم ہو گیا تھا تب مسلمانوں کا امیر بھی نہیں رہا اور بیعت کا سلسلہ منقطع ہو گیا اس کے بعد سے مسلمان امیر اور جماعت کے بغیر ہیں_
اس نکتہ پر اگر کسی شخص کو اعتراض ہے تو وہ قرآن وسنت کی روشنی میں مجھ سے بحث کر سکتا ہے کیونکہ بنیادی چیز ہی یہ ہے جس کو سمجھے بغیر آج کے تصور جہاد جس کی تشکیل میں میڈیا کا بنیادی کردار ہے ہم اسے سمجھ نہیں سکتے_
ایلون مسک اور مارک زکربرگ مجدد وقت نہیں ہیں جو وہ سوشل میڈیا کو درست تصور جہاد کیلئے استعمال کرنے دیں گے دوسرا آپ کے مین سٹریم میڈیا میڈیا میں ایسے نام نہاد اسلامی دانشور پائے جاتے ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ دنیا کا 97 فیصد میڈیا صیہونی کنٹرول کرتے ہیں_ اس بات کو جان کر ہمیں سمجھ لینا چاہیے میڈیا پر جو کچھ بھی بیان کیا جاتا ہے اس مقصد حق واضح کرنا نہیں گمراہی پھیلانا ہوتا ہے_
مجھے بتائیں جب مسلمانوں کی جماعت اور امیر ہی نہیں ہے پھر جہاد کیسا؟؟
کیا امیر کے بغیر بھی کبھی جہاد ہوا ہے_
انسانیت کی ساڑھے پانچ ہزار سالہ تاریخ میں ہمیشہ شخصی حکومت رہی ہے آپ تاریخ یعقوبی و مسعودی، تاریخ طبری، البدایہ والنہایہ، الکامل ابن اثیر، تاریخ ابن خلدون وغیرہ کا مطالعہ کریں آدم علیہ السلام سے لیکر بنی اسرائیل کے تمام انبیا تک حکومت واقتدار ہمیشہ شخصی سطح پر ہی نیچے منتقل ہوتا رہا ہے اور اسلام کی آمد کے بعد قیام پاکستان اور دوسری وطنی قومی ریاستوں کی تشکیل سے پہلے تک قائم ہونے والی 47 مسلم ریاستوں میں ہمیشہ شخصی

حکومت ہی رہی ہے جمہوریت کا کہیں نام ونشان تک ناتھا، سیاسی نظام کا یہ تصور دجال لایا ہے اور ابلیس لایا ہے انہوں نے آج سے تین سو سال پہلے پوری دنیا کے معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام بدلنے شروع کیئے اور اسی وقت وہ پراپوگنڈا کیلئے میڈیا کو لائے جب پوری دنیا کا میڈیا مشرق سے مغرب تک ایک نکتہ کے اختلاف سے اسماعیل ہانیہ کی موت کی خبر دیتا ہے اور اس سے مسلمانوں میں غم وغصہ پھیلتا ہے تو آپ کو سمجھنا چاہیے صیہونیوں کا کنٹرول کردہ میڈیا کیوں مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہا ہے یاں دنیا کی سب سے بڑی ملحد حکومت چین اسلامی گروہوں میں کیوں صلح کرا رہی ہے کیا یہ اسلامی گروہ ہیں بھی یاں نہیں اور کیا یہ اصل جہاد ہے یاں صرف مسلمانوں کو مطمئن رکھنے کیلئے کہ کوئی قوت دنیا میں جہاد کر رہی ہے اس دھوکے کے جہاد کو معروف بنایا گیا ہے اللہ کے بندوں اسلامی تاریخ میں ایسا کب ہوا ہے کہ چار دہائیوں سے بر سرپیکار کوئی قوت جس کے پیچھے ساری امت مسلمہ کی دعائیں ہوں وہ دشمن کا ایک انچ علاقہ بھی فتح نا کر سکی ہو ظلم و ستم کا خاتمہ نا کر سکی ہو_

آپ کو المعجم الکبیر للطبرانی کی وہ حدیث سمجھنی چاہیے جس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا، امانت دار کو بد دیانت اور بد دیانت کو امانت دار کہا جائے گا اور رویبضہ لوگوں کے عام معاملات میں بات کریں گے_

اگر آپ اس حدیث کو سمجھنے کی کوشش کریں تو پوری دنیا کو دھوکہ میں مبتلاء کرنے والی قوت صرف میڈیا ہے کیونکہ اس سے قبل کوئی بھی قوت یوں پوری دنیا میں ایک جیسا بیانیہ تشکیل دینے میں کامیاب نہیں ہوئی یہ میڈیا ہی ہے نا جس کی دولت ہم سمجھتے ہیں کہ روس اور یوکرائن میدان جنگ میں ہیں حالانکہ عیسائیت میں اسلام کے قریب ترین فرقہ آرتھوڈوکس عیسائی ان کا سب سے بڑا طبقہ یوکرائن اور روس میں آباد ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے یہ دونوں ممالک آپس میں بر سرپیکار ہو جائیں یہ وہ واحد فرقہ ہے جو اب بھی یہودیوں کو عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے اور یوکرائن کا صدر ایک یہودی ہے پوٹن خود دیوار گریہ پر ماتھا ٹیک کر آیا ہے وہ یہودیوں کا وفادار ہے اس بات کے میرے پاس ویڈیو ثبوت موجود ہیں جنہیں میں اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہتا ہوں، وہاں پر میں نے اس حدیث کی شرح بھی بیان کی ہے_

یہ میڈیا ہی ہے جس کی بدولت ہم سمجھتے ہیں کہ چین اور امریکہ دشمن ہیں_ حالانکہ اگر آپ کرونا کو سمجھیں تو بعض لوگ جانتے ہیں یہ سازش تھی اور اسی سازش کی بدولت سخت ترین کرفیوں اور لاک ڈاؤن چین نے نافذ کیا جتنی سختی سے وہاں لوگوں کو ویکسین لگائی گئی ہے اتنی سختی شاید اور کہیں نہیں برتی گئی کرونا لاک ڈاؤن اور ویکسین کے خلاف احتجاج میں یورپ کے آدھے درجن ملکوں کے دارالحکومت بند کر دیئے گئے تھے اور کینیڈا میں جسٹن ٹروڈو ملک تک چھوڑ کر بھاگ گیا تھا دوماہ تک وہاں احتجاج کرنے والوں نے امریکہ جانے والا راستہ بند کیئے رکھا یہ تمام باتیں عالمی میڈیا بھی رپورٹ کرنے سے رک نہیں سکا مغربی ممالک کی عوام جانتی ہے یہ دھوکہ تھا مگر ہم نہیں جانتے ہمیں صرف جہاد کے دجالی تصور میں الجھا کر رام کیا گیا ہے اس دھوکے کو واضح کرنے کیلئے میں اپنے چیٹ گروپ میں سینکڑوں ویڈیوز ارسال کر چکا ہوں اور روز نئی ویڈیوز بھیجتا ہوں جن کا تعلق دنیا کے ہزاروں ڈاکٹروں سے ہے مین سٹریم میڈیا کی رپورٹس ہیں کتب ہیں_ آپ میں سے کسی کو بھی اس کے متعلق اور 11/9 کے دھوکے کے متعلق ویڈیوز ارسال کر سکتا ہوں_

بعض لوگوں کے لاشعور میں یہ بات موجود ہے میڈیا دھوکہ دیتا ہے مگر پھر بھی وہ میڈیا کی ہر بات پر کیوں ایمان لے آتے ہیں

اب آتے ہیں جہاد قیامت تک جاری رہنے والی روایات کیطرف

جہاد قیامت تک جاری رہنے سے مراد ہے امام مہدی اور عیسیٰ علیہ السلام آخری جہاد کریں گے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب مسلمانوں کی جماعت اور انکا امیر بھی نہیں رہے گا تب بھی جہاد جاری رہے گا، اس درمیان والی مدت کو دھوکے سے تعبیر کیا گیا ہے اوپر میں نے جس حدیث کا تذکرہ کیا وہ اسی دور کے بیان کے متعلق ہے

ایک اور حدیث ہے جس کے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن میں مجھے آٹھ نو کے قریب طریق ملے ہیں اس حدیث میں پانچ ادوار کا ذکر ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دور سے لیکر قیامت تک پانچ ادوار گنوائے مختلف اسناد سے اور راویوں سے مختلف الفاظ مروی ہیں یعنی متون کا فرق ہے_ اس روایت کے حساب سے اب ہم کاٹ کھانے والی غلامی کے دور میں ہیں اور اوپر بیان کردہ حدیث سے واضح ہو گیا کہ اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امیر دونوں نہیں جب حالات یہ ہیں تو تمام تر جہاد بھی دھوکے کا جہاد ہے مگر میڈیا پر ایمان کی بدولت ہم اس جہاد کو اصلی سمجھتے ہیں 1947 اس سے پہلے اور بعد میں عالمی صیہونی اشرافیہ نے پوری دنیا اور مسلمانوں کو وطنی قومی ریاستوں کی حدود میں قید کر دیا اور ہمارے لیئے اقوام متحدہ کے قوانین کی صورت میں ایک قانون ترتیب دیا اس قانون میں کوئی ایک بھی اسلامی شق نہیں ہے اور یہ پانچ سو سے اوپر قوانین پوری دنیا پر یکساں نافذ ہیں جیسے وہ قانون اسرائیل پر نافذ ہیں اور وہ ان کی پاسداری کرتا ہے ویسے ہی ایران، پاکستان، ترکی اور سعودی عرب پر نافذ ہیں_

جب مسلمانوں کا امیر اور جماعت نہیں ہے تب جہاد بھی نہیں ہے اور ناہی کوئی اسلامی حکومت ہے اگر دنیا میں کوئی اسلامی حکومت ہوتی اور مسلمانوں کا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام ہوتا تو پوری امت کی دعاؤں کے باوجود فلسطین مقبوضہ ناہوتا، اقوام متحدہ کی قراردادوں سے ان مسائل کا حل وہ دجالی دھوکہ ہے جس پر پوری امت کا ایمان ہے مجھے بتائیں اقوام متحدہ کی بنیاد کس نے رکھی کیا آپ نے تاریخ پڑھی ہے کمیونسٹوں نے اس ادارے کی بنیاد رکھی وہ کمیونسٹ جن کو صیہونیوں نے بڑے فخر سے اپنایا ہے صیہونی مسودہ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں بڑے فخر سے کارل مارکس اور ڈارون کی کامیابیوں کا بیان کیا گیا ہے سوڈیڑھ سو صفحے سے اوپر کی کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے اگر کسی کے پاس نہیں ہے تو میں پی ڈی ایف ارسال کر دیتا ہے خدارا آپ اس کو پڑھیں تا کہ آپ کو اس دھوکے کی سائنس، معاشی و معاشرتی و سیاسی و تعلیمی نظاموں کا علم ہو اور آپ جان پائیں یہ سب کچھ پوری دنیا کو غلام بنانے کیلئے ترتیب دیا گیا ہے میں نے اپنی وال پر سینکڑوں مضامین اور ویڈیوز میں ان باتوں کی وضاحت کی ہے_

خدارا قرآن وسنت کا ذاتی مطالعہ کریں کریں تا کہ آپ فتنہ، دجالیت اور دھوکے کا اصل تصور جان پائیں دنیا کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کا مطالعہ کریں اس موجودہ اولمپکس کی ٹارچ آخر میں ایک ٹرانس جینڈر کو دی گئی ہے یہ ابلیس کا وہ ہزاروں سال پرانا منصوبہ ہے جس کے تحت وہ انسانی فطرت کو بدلنا چاہتا ہے فری میسن کا خدا بیفومٹ ٹرانس جینڈر ہے اور وہ پوری دنیا کو اسی پر لگانا چاہتے ہیں اولمپکس کی افتتاحی تقریب میں عیسائیت کی توہین کرنے پر انہوں نے یوٹیوب سے اس تقریب کی ویڈیو ہٹادی ہے یہیں میڈیا اولمپکس کی پوری قوت سے کوریج کر رہا ہے اور یہیں میڈیا آپ کو حماس و اسرائیل جنگ کی خبریں دے رہا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں وہ آپ کو سچ بتائیں گے_

جب امام مہدی آئیں گے وہ پھر سے جہاد کو جاری کریں گے اسلامی ریاست کا قیام عمل میں لائیں گے تب امیر ہوگا، جماعت ہوگی مسلمان اقوام متحدہ کی بجائے قرآن وسنت کے قوانین کے پابند ہونگے اسلام کی معیشت و معاشرت و سیاست ہوگی

https://www.facebook.com/share/p/sjjcwsHH1jZTb89X/?mibextid=oFDknk

آسمانوں کی بناوٹ اور قرآن کا بیان

اللہ تعالیٰ قرآن میں واضح طور پر کہتا ہے کہ ہم نے آسمان کو چھت اور زمین کو فرش بنایا!
قرآن میں چونکہ ہر چیز کا بیان ہے اس لیئے یہ ایک آیت ہی سب کچھ واضح کرتی ہے_
کیا ہم جانتے ہیں چھت کس مقصد کیلیئے ڈالی جاتی ہے ؟
پہلا مقصد ہوتا ہے دھوپ، گرمی اور موسم کی شدتوں سے بچاؤں کیلیئے سادہ زبان میں حفاظت کیلیئے یعنی اللہ تعالیٰ نے آسمان کو چھت کی صورت میں ہم پر تان کے ہماری حفاظت کا سامان کیا ہے_
عموما مسلمان نہیں جانتے کہ سائنس سرے سے آسمانوں کے وجود کا انکار کرتی ہے اور آسمانوں کو چند گیسوں کا مجموعہ یاں لامحدود خلا کہتی ہے_ اب مسلمان چونکہ سائنس کے اس عقیدہ سے گمراہ ہیں اور اپنے گمان میں سائنس کو قرآن پر چسپاں کرنے کیلیئے عذر تراشتے ہیں کہ سائنس تو ابتک آسمانوں کے قریب بھی نہیں پھٹکی، اس لیئے ہم نے دوسرے دلائل سے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے
امام ابن حزیمہ نے کتاب التوحید میں عبد اللہ ابن مسعود کا حسن سند کیساتھ اثر نقل کیا ہے جس میں وہ کہتے ہیں زمین سے آسمان تک فاصلہ پانچ سو سال کا ہے
ہم اس حدیث کی شرح بیان کرتے ہیں_ اللہ نے قرآن میں کہا ہے ہم نے اس کتاب میں ہر چیز کا بیان کر دیا ہے اور قرآن میں ہی فرمایا ہے کہ رسول کی اطاعت کروں یعنی جس بات کا ذکر قرآن میں رہ گیا ہے وہ رسول سے ملے گی_ اب اس روایت کی جانب آتے ہیں جو یقیناً عبد اللہ ابن مسعود نے رسول رحمت سے سنی تھی اور وہ روایت میں بہت زیادہ احتیاط کرنے والے تھے آپ اندازہ لگائیں اس وقت کی سواریوں کے حساب سے اونٹ یاں گھوڑا پانچ سو سال میں کتنا فاصلہ طے کرلے گا_
ہمارے پاؤں کے نیچے بچھی ہوئی پوری زمین فرش ہی ہے اور اگر ہم عقل استعمال کریں تو کوئی بھی فرش گول نہیں ہوا کرتا ہمیشہ بچھا ہوا فلیٹ ہی ہوتا ہے، قرآن ہدایت کی کتاب ہے سائنس کی کتاب نہیں ہے قرآن کی ایک ایک آیت ہدایت ہے اگر قرآن کی تمام آیات ہمارے ذہنوں میں سما جائیں تو خارج میں زمین و آسمان کی بناوٹ کے متعلق جو بھی تھیوریز یاں حقایق بیان کیئے جارہے ہیں ہم ان پر لازما تحقیق کریں اب چونکہ اللہ کے احکامات زمین و آسمان کی بناوٹ کے متعلق معلوم نہیں ہیں اس لیئے ہم جدید سائنسی نظریات سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور جب پوری مذہبی اشرافیہ بھی اس دھوکے میں شریک ہو تب عام انسان کا اس دھوکے سے بچ پانا بہت مشکل ہو جاتا ہے مذہبی اشرافیہ ہر سائنسی تحقیق کی تائید کیوں کرتی ہے ؟ اس بات کی حقیقت تب سمجھ آتی ہے جب ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ علم اٹھالیا گیا ہے اور علم اٹھایا گیا ہے علما کو اٹھانے سے اب دنیا علماء حق کے وجود سے حالی ہے اس لیئے لازما ان جہلا نے سائنسی نظریات کی تائید کرنی ہی ہے
اگر آسمان چھت ہے تو لازماً است ٹھوس ہونا چاہیے جس سے کوئی چیز آر پار نا جاسکے_ اس بات کی وضاحت بھی قرآن مجید میں آگئی ہے معراج والی احادیث کے ضمن میں بھی ہم جانتے ہیں کہ جب جبریل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے آسمان پر لے کر پہنچے تو پہلے آسمان کا دروازہ کھولا گیا کیونکہ ٹھوس آسمان میں دروازہ ہے اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم بغیر طاقت کے زمین و آسمان کے کناروں سے نہیں نکل سکتے_
اللہ قرآن میں فرماتا ہے

اگر ہم ان کیلئے آسمان میں کوئی دروازہ کھول دیں کہ دن کو اس میں چڑھتے (الحجر،14)
یہاں واضح طور پر اللہ نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ آسمان میں دروازے ہیں
پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وہ جنہوں نے ہماری آیات جھٹلائی اور ان کے مقابل تکبر کیا ان کیلئے آسمان کے دروازے نا کھولے جائیں گے (الاعراف 40)
جنت چونکہ اوپر ہے اس لیئے جنت میں جانے کیلئے ہمیں اوپر جانا ہو گا اس لیئے لازم ہے ٹھوس آسمان کے دروازے کھلنے چاہیے یہاں اللہ ان لوگوں کا ذکر کر رہا ہے جن کیلئے آسمان کے دروازے نا کھولے جائیں گے
اور اللہ جس نے آسمانوں کو بلند کیا بے ستونوں کے (الرعد،2)
بار بار قرآن کو پڑھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ آسمانوں کا حقیقی وجود ہے نا کہ کوئی لامتناہی خلا جس طرح شیطانی سائنس نے روحانی تعلیمات کے خلاف لوگوں کو نظریات دیئے ہیں_
جس نے زمین کو پھیلایا (الرعد،3)
اس آیت کو سمجھنے کیلئے کامن سینس اور اپنی آنکھوں پر اعتبار کی ضرورت ہے نا سائنس کی ضرورت ہے اور نا ہی مذہبی و سائنسی اشرافیہ کے پراپوگنڈا کی ضرورت ہے اپنی عقل استعمال کریں پھیلنے سے کوئی چیز کس شکل میں بدل جاتے ہے وہیں جو شکل زمین کی ہمارے پیروں کے نیچے ہے یہ پوری زمین اسی طرح لیٹی ہوئی ہے اور کسی جگہ سے گول نہیں ہوتی_ اگر دجال کے قریب کے زمانہ میں معاشی، معاشرتی و سیاسی نظاموں سمیت ہر چیز میں دھوکے کے نظریات پروان چڑھائے گئے ہیں تو اسکا مطلب یہ نہیں ہم سرے سے قرآن پر غور ہی نا کریں کیونکہ اکثریت اب بھی قرآن کے کم از کم اللہ کا کلام ہونے پر یقین رکھتی ہے_
اس نے زمین میں لنگر ڈالے کہ کہیں تمہیں لے کر نا کانپے اور ندیاں اور رستے کہ تم راہ پاؤ (النحل،15)
اور سائنس کہتی ہے پتہ نہیں زمین کتنے ہزار میل کی رفتار سے اپنے مدار میں گردش کر رہی ہے مجھے بتائیں زمین کی حرکت اور کانپنے میں کیا فرق ہے حرکت تو دور اللہ کہہ رہا ہے زمین کانپتی تک نہیں کیونکہ یہ پانی پر ہے جب جہاز سے لنگر پھینکا جاتا ہے ممکن ہے جہاز پھر بھی کانپے مگر اللہ نے زمین کا ایسا بندوبست کیا ہے کہ یہ کانپتی تک نہیں_ اور سائنس کہتی ہے زمین کی حرکت تین قسم کی ہے_ اب بتائیں اللہ کی ماننی ہے یاں سائنس کی ماننی ہے یاد رکھیں حق و باطل واضح ہیں جب آپ کو حق معلوم ہو جائے پھر باطل پر ڈٹ جانا اللہ سے بغاوت کا اعلان ہے_
اب اس آیت کو دیکھیں
قریب تھا کہ آسمان اس پر پھٹ پڑیں (مریم،90)
کونسی لامتناہی خلا ہے جو پھٹ پڑے گی پھٹنے گا وہیں آسمان کو ٹھوس ہے جس کو اللہ نے زمین پر تانا ہے بغیر ستونوں کے بلند کیا ہے_
اور زمین میں ہم نے لنگر ڈالے کہ انہیں لے کر نا کانپے (الانبیاء 31)
بار بار اللہ یاد دلا رہا ہے کہ زمین ساکن ہے
وہ روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نا گر پڑے مگر اس کے حکم سے (الحج 65)
کس چیز کا حوف ہے گر پڑے کی کیا لامتناہی خلا؟

خلا کے گرنے سے کیا ہو گا اللہ کے بندوں یہ ٹھوس آسمان ہے جس کے متعلق اللہ کہہ رہا ہم نے اسے روک رکھا ہے تھام رکھا ہے اور آسمان ٹوٹ کر گرے گا جب قیامت برپا ہو گی۔

اور بے شک ہم نے تمہارے اوپر سات راہیں بنائیں (المؤمنون 17)

کیا یہ سات راہیں ٹھوس ہیں یاں گیس یہ اللہ مالک زمیں و آسمان کا بیان ہے سائنس نہیں ہے کیا اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش ہے

اور اسی نے آسمانوں کو جیسا کہ تم دیکھتے ہو بغیر ستونوں کے پیدا کیا ہے اور زمین میں پہاڑ ڈال دیئے کہ وہ تم پر ہلتی نا رہے (لقمان 10)

ہم کیا دیکھتے ہیں آسمان دیکھتے ہیں یاں کھلی خلا دیکھتے اگر خلا دیکھتے ہیں تو اللہ کو بار بار کہتے کی کیا ضرورت ہے بغیر ستونوں کے پیدا کیا بھلا خلا کیلئے ستونوں کی کیا ضرورت ہے کیا اللہ کے متعلق گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ اتنی غیر منطقی بات کر سکتا ہے اللہ کہتا ہے تم دیکھتے اب ہمیں دیکھے پر اعتبار نہیں سائنس نے جو بیان کیا ہے اسکے سنے پر زیادہ اعتبار ہے وجہ ہم قرآن پڑھتے نہیں اور پراپوگنڈا میں آجاتے ہیں جھوٹ ایک شخص بولے یاں کروڑوں جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ اور یہاں آیت میں آگے بالکل واضح آگیا کہ زمین ساکت ہے۔

بے شک اللہ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو جنبش نا کرے اور اگر وہ ہٹ جائیں تو کون انہیں روکے اللہ کے سوا (فاطر 40)

جنبش کا کیا معنی ہے اردو لغت میں دیکھ لیں اور جب ان کو ہٹنا ہے ہٹیں گے روز قیامت کے دن

بے شک ہم نے نیچے کے آسمان کو تاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا ہے (الصفت 6)

بالکل واضح آیت ہے جیسے اوپر کے آسمان حقیقت میں وجود رکھتے ہیں کوئی گیس یاں خلا نہیں ایسے ہی نیچے کا آسمان ٹھوس ہے اور آگے اللہ فرماتا ہے نیچے کے آسمان میں ستاروں کو ٹانکا ہے۔ ٹھوس آسمان میں ٹانکا ہے اس سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ تاروں کی حیثیت کیا ہے اور سائنس کیا بیان کرتی ہے۔ تاروں کے متعلق میں علیحدہ سے مضمون لکھوں گا کہ اللہ نے تاروں کا کیا مصرف بیان کیا ہے اور سورج و چاند کیا ہیں۔

اور فرعون بولا اے ہامان میرے لیئے اونچا محل بنا شاید میں پہنچ جاؤں راستوں تک کاہے کے راستے آسمانوں کے تو موسی کے خدا کو جھانک کر دیکھوں (المومن 37)

وہ کافر بھی جانتا تھا ٹھوس آسمان تک جانے کیلئے محل اونچا محل بنانے کی ضرورت ہے اگر محض کھلی خلا ہے تو اسکے لیئے کونسے محل کی ضرورت ہو گی بھلا پچھلے لوگ یہ باتیں جانتے تھے کہ زمین و آسمان کی بناوٹ کیسی ہے مگر جب فری میسن ابلیس کے گروہ نے ٹیک اوور کیا تو سارے عقائد و نظریات بدل ڈالے گئے فطرت انسانی بدل ڈالی گئی لوگ یہ تک نہیں دیکھتے یہ تمام نظریات اس وقت میں رواج پا رہے ہیں جب قیامت کی تمام علاماتِ صغری پوری ہو چکی ہیں زمانہ اپنی بدتر حالت پر جا پہنچا ہے ہر طرف افراتفری ہے۔

اس میں اس کے اوپر لنگر ڈالے (حم السجدہ 10)

نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا

تو ہم نے آسمان کے دروازے کھول دیئے زور کے بہتے پانی سے (القمر 11)

یہاں تیسری بار آسمان میں دروازوں کا ذکر آیا ہے

پھر جب آسمان پھٹ جائے گا (الرحمن 37)

کونسا آسمان پھٹے گا کیا آپ نے کبھی گیس پھٹتی دیکھی ہے یاں لامحدود خلا ظاہر ہے ٹھوس شے ہی پھٹے گی جس کو اللہ آسمان کہتا ہے جو ہم پر تنا ہوا ہے اونچا بغیر ستونوں کے_

زمین کانپتی نہیں اور جب یہ ہو گا تب کیا ہو گا اللہ کا فرمان سنیں

پھر جب زمین کانپے گی تھر تھرا کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے (الواقعہ 4ء5)

یہ پہاڑ ہیں جنہوں نے زمین کو کانپنے، حرکت سے روک رکھا ہے مگر جب اللہ قیامت میں چاہے گا زمین و آسمان ٹوٹ جائیں گے تباہی آئے گی پھر اللہ تعالیٰ نئے زمین و آسمان بنائے گا_

اور جب آسمان میں رخنیں پڑیں (المرسلت 9)

اب بتائیں اگر خلایاں گیسوں میں رخنیں پڑیں تو وہ آپ کو نظر آئیں گے ظاہر ہے ٹھوس آسمان میں رخنیں پڑیں گے تب وہ ٹوٹے گا_

اور ہم نے اس میں اونچے اونچے لنگر ڈالے (المرسلت 27)

یہ اللہ کا قرآن ہے جس کی آیتیں روشن اور واضح ہیں اگر کوئی ان سے ہدایت لینا چاہتا ہے تو وہ موجود ہے اور اگر آپ اس دھوکے کی دنیا اور موجودہ دور کی ہر چیز کے دھوکہ کو سمجھنا چاہتے ہیں جو فری میسن پوری دنیا کی حکومتوں سے مل کر دے رہے ہیں تو کتب احادیث سے رجوع کریں جن میں ان تمام دھوکوں کی خبر دی گئی ہے جب اللہ قرآن میں بار بار کہتا ہے کہ زمین و آسمان میں غور کروں تو اسکا مقصد یہیں ہے کہ آپ آخری دور میں ناسا کے دھوکے سے بچ سکیں لفظ ناسا کا مطلب ہی عبرانی زبان میں دھوکہ دینا ہے جب اس لفظ کو حاص عبرانی لہجے میں ادا کیا جائے_ یہ ملحد لادین سائنس خدا کے قرآن کے مقابل تب آئی اور انہوں نے دھوکے کے نظریات تب منوائے جب لوگوں کو قرآن سے دور لے جایا گیا علوم دین سے دور لے جایا گیا یہ سب تب ہوا جب دینی اور دنیاوی نظام تعلیم میں تفریق پیدا کی گئی مدرسوں میں صرف فرقہ واریت اور سکولوں میں صرف لادینیت پڑھائی جاتی ہے یعنی دونوں اطراف سے ہمیں جکڑا گیا ہے مسلمانوں کو تقسیم کرنے کا بندوبست بھی ہے اور علوم کے نام پر جاہل بنانے کا بندوبست بھی ہے

سارا فساد ذاکر نائیک فری میسن کیوجہ سے پھیلا ہوا ہے جو زمین کو متحرک مانتا ہے اور قرآن کی ایک آیت کا حوالہ دیتا ہے اس کے مطابق زمین شتر مرغ کے انڈے کی طرح ہے کیس معصوم مسلمان کو عربی لغت دیکھنے کی حاجت نہیں ہوئی وہ جس لفظ کو شتر مرغ سے تعبیر دیتا ہے یعنی لفظ دھاھا اس کا مطلب ہے وہ جگہ جہاں شتر مرغ انڈا دیتا ہے اور وہ جگہ بچھی ہوئی فلیٹ ہی ہوتی ہے_

https://www.facebook.com/share/p/KXMiw22gTXQq7VEM/?mibextid=oFDknk

برطانیہ کا احتجاج اور سٹیج شو

یہ برطانیہ میں حالیہ احتجاجی سٹیج شو ہے سٹیج شو ہے جس کی کچھ اصلیت نہیں
تین سو سال قبل فری میسن نے پوری دنیا کی سیاست کو سٹیج شو میں بدل دیا تھا اور وہ میڈیا کو لائے تو سٹیج ڈرامے کو حقیقت کا لباس پہنا تا ہے
اس ویڈیو پر غور فرمائیں اور زیادہ غور فرمائیں
نا پولیس والے مظاہرین کی طرف بڑھ رہے ہیں اور نا ہی مظاہرین پولیس والوں کی طرف بڑھ رہے ہیں کیونکہ دونوں فریق Paid actors ہیں اور آخر میں پولیس آفیسر کے زخمی ہونے کا گرینڈ ڈرامہ کیا آپ کو لگتا ہے یہ زخمی ہوا ہے

https://www.facebook.com/share/v/WdPJssFm7QNNStFh/?mibextid=oFDknk

آخری جنگوں کی ٹائم لائن (حصہ اول)

اقوام متحدہ (دجال کے ہیڈ کوارٹر) کے پانچ سو سے اوپر قوانین کے تابع پوری دنیا کے ممالک دجالی نظام کے قیام کیلئے ہی کوشاں ہیں اور ان کی آپسی جنگیں اور اختلافات وہ بڑا اسٹیج شو ہے جس سے آپ کو دھوکہ دیا جاتا ہے تاکہ آپ یہ سمجھیں کہ ممالک میں آپس میں دشمنیاں ہیں اور دنیا میں دو بلاک موجود ہیں حالانکہ کہیں دو بلاکوں کا وجود نہیں ہے دنیا کا مالیاتی و بینکاری نظام ایک ہے
آپ صرف لفظ اقوام متحدہ پر غور کریں، اقوام متحدہ یعنی اکھٹی اقوام جو آپس میں متحد ہیں، متحد کون ہے ان کی اشرافیہ متحد ہے اور کس کام کیلئے متحد ہیں دجالی ریاست کے قیام کیلئے۔ یہ قیامت کی علاماتِ صغریٰ کے پورے ہونے کے آغاز کا دور تھا جب اقوام متحدہ کا وجود عمل میں آیا اس سے پہلے تو پوری تاریخ میں کبھی دنیا کی اقوام متحدہ نہیں ہوئی اور اگر آپ کہتے ہیں کہ کبھی متحد ہوئی تو مجھے اس بات کا ثبوت دیں۔ یہ اقوام کسی شرعی اصول کے تحت متحد نہیں ہوئی نا ہی عیسوی نا ہی یہودی شریعت کے تحت متحد ہوئی ان کے اتحاد کی وجہ سیکولر اور لادین قانون بنا۔ اور لادینیت کا خدا ابلیس ہے اب اگر آپ کہیں گے اقوام متحدہ کے بانیوں میں جو ہم جیسے انسان تھے ابلیس نے پہلی میٹنگ کی قیادت نہیں کی تو میں عرض کروں گا پھر یہ سب کیسے ممکن ہوا۔ پہلے کیا ہوتا تھا خود مسلمانوں کے فرقے باقاعدہ ریاستوں کی شکل میں ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے صفوی اور عثمانی سلطنت کی مثال بالکل حالیہ ہے اور اب سعودی عرب و ایران اقوام متحدہ کے کسی ایک قانون سے بھی انحراف نہیں کرتے۔ عیسائیوں کے دو بڑے فرقوں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک میں صدیوں تک لڑائیاں چلی اور اب پوری عیسائیت اقوام متحدہ کے قوانین کی پابند ہے
کیا اب ہی انسانیت کی چھ ہزار سالہ تاریخ کے بعد یہ مثالی اتحاد وجود میں آنا تھا، اگر کوئی شخص احادیث کی اسنادی حیثیت کا انکاری بھی ہے تب بھی وہ اتنا بینا تو ہے کہ جس قدر اخلاقی زوال کا شکار آج کی دنیا ہے ایسا قحط تاریخ کے کسی سابقہ دور میں نہیں پڑھا دین بھی زوال پذیر ہے ہر گزرتے دن کیساتھ صرف ایک چیز ترقی پا رہی ہے اور وہ الحاد و بے دینی ہے۔
اقوام متحدہ یاد رہے اقوام متحدہ یعنی متحد قوموں کے ہوتے ہوئے بھی لڑائیوں کا مقصد (جو سکرپٹ کے مطابق لڑی جاتی ہیں) یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اقوام اس طرح متحد نہیں ہیں جس طرح میرے جیسے بعض خبطی اس کو پوری دنیا کا دجال کے ہاتھ پر بیعت ہو جانا تصور کرتے ہیں۔ غیر انسانی قوانین کی موجودگی یعنی اقوام متحدہ کے قوانین، ان جنگوں سے ان قوانین میں کوئی فرق نہیں آتا اور اقوام متحدہ کے کسی قانون سے مذہب کا تعلق نہیں ہے۔ یہ انسانی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ پوری انسانیت خدا کے نازل کردہ قوانین کے برعکس انسانی قوانین کے سہارے جی رہی ہے اور اس عمل کو اقوام متحدہ کا نام دیا جاتا ہے۔
مگر لوگوں کو ان باتوں کا علم نہیں ہے کیونکہ ان کو نصاب تعلیم میں یہ باتیں نہیں پڑھائی جاتی مذہبی و سیاسی اشرافیہ میں لوگوں کے ہیرو یہ باتیں نہیں بتاتے میڈیا ان باتوں پر روشنی نہیں ڈالتا۔ جب آپ اخبارات میں اقوام متحدہ کے صدر کے فلسطینیوں کی شہادت پر تعزیتی بیان پڑھتے ہیں تو آپ سمجھتے ہیں اقوام متحدہ فلسطینیوں کے حق میں ہے مگر وہ ایسے بیانات دھوکہ دینے کو جاری کرتے، عوام سادہ لوح ہوتے ہیں وہ آسانی سے دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں۔
ورلڈ اکنامک فورم جن کا بنیادی نعرہ ہے آپ کی کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہوگی اور آپ خوش ہونگے، ورلڈ اکنامک فورم کی ویب سائٹ پر اب بھی اس کے سربراہ کلاس شواب کا یہ ویڈیو بیان موجود ہے۔ یہاں بات کو سمجھیں اٹھارہویں صدی عیسوی سے دنیا پر آہستہ آہستہ کارپوریشنوں نے قبضہ کرنا شروع

کیا انہوں نے وسائل ہتھیانے شروع کیئے اور ساتھ ہی وہ سرمایہ دارانہ نظام لائے دولت آہستہ آہستہ تمام انسانوں میں سے نکل کر چند ہاتھوں میں سمٹنے لگی اگر آپ نے احادیث میں سے دجال کے متعلق پڑھا ہو تو یہ سارا وہیں منصوبہ ہے مگر وہ اس منصوبے کو اس انداز میں انجام دے رہے ہیں کہ عام فرد جس کا اعتماد میڈیا کی خبر پر ہے اسے بھنک تک نا پڑے لوگو کا دھیان ہٹانے کیلئے فلمیں، ڈرامے اور سپورٹس ایونٹس کافی ہیں ویسے بھی سوشل میڈیا نے لوگوں کو کتاب سے دور کر دیا ہے ابھی اولمپکس کی افتتاحی تقریب میں عیسی علیہ السلام کی جو توہین کی گئی ہے اور اس کے بعد انہوں نے افتتاحی تقریب کی ویڈیو یوٹیوب سے ہٹائی اس سے آپ کو بہت کچھ سمجھ جانا چاہیے_

دولت کو ہتھیانے کیلئے سب سے بڑا ہتھیار کاغذی کرنسی تھا، آج سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممالک کے پاس دنیا کا سب سے زیادہ سونا ہے اور اس سونے کی ملکیت حکومتیں ہیں، یہ لوگوں کی بھول ہے کہ ن یاں پی ٹی آئی میں کوئی فرق ہے پالیساں وہیں رہتی ہیں بس میڈیا پراپوگنڈا کے ذریعے اپنے ادوار میں بھٹو، بے نظیر، نواز شریف اور عمران خان کو ہیرو بناتا ہے جب کہ یہ سارے فری میسن کے مہرے ہوتے ہیں ساری دنیا میں یہیں کھیل جاری ہے اور میڈیا تقسیم کی اس سیاست کو بڑی کامیابی سے پرڈیوس کر رہا ہے_

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں فری میسن نے لکھا ہے مارکس ہمارا بندا تھا اقوام متحدہ کی بنیاد کمیونسٹوں نے رکھی اور کمیونزم کا پہلا سبق ہے مذہب افیون ہے آج دنیا کی سب سے بڑی کمیونسٹ ریاست چین میں مذہب پر پابندی ہے اب اسی چینی کمیونسٹ نظام کو وہ دنیا میں پھیلا رہے ہیں جو انسانی تاریخ کا سحت ترین غلامی میں جکڑنے والا نظام ہے میڈیا تو دوسری قسم کا پراپوگنڈا کرتا ہے فری میسن انسانی تاریخ کے سب سے بڑے نفسیات دان ہیں اور میڈیا کی سکرینیں ان کے پراپوگنڈا کے ہتھیار، چینی عوام اس نظام سے کتنے حوش ہیں اس حوالے سے میں ویڈیوز اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہتا ہوں، آخری جنگ دجال کو مسیحا ثابت کرنے کی جنگ ہے_

اس سے پہلے وہ آخری صلیبی جنگ کرائیں گے برطانیہ میں موجودہ مظاہرے اسی سکرپٹ کا حصہ ہے_ مذہب کے نام پر دنیا کو لڑا کر وہ مذہبی پر پختہ وار کریں گے اور اس کے بعد مذہبی شکل میں آحری دھوکہ دجال ہوگا جو عیسی علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کرے گا اصلی عیسیٰ علیہ السلام کو وہ جو کچھ دکھائیں گے میڈیا پر ایمان لانے والے اس تصور سے واقف نہیں ہیں وہ جس طرح دکھائیں گے لوگ اسی طرح مانیں گے جیسے اس وقت عالمی اسلامی جہاد کی اصلیت لوگ میڈیائی پراپوگنڈا کی بنیاد پر تسلیم کرتے ہیں_

آپ صرف دولت عثمانیہ کی تاریخ پڑھنے کی زحمت اٹھالیں آپ کو معلوم ہو جائے گا یورپی سلطنتوں نے کیسے عثمانیوں کی تجارت اور عثمانیوں نے کیسے یورپیوں کی تجارت تباہ کرنے کی کوشش کی یہ محاسبت صدیوں تک جاری رہی مگر اس وقت میڈیا نہیں تھا جو بتاتا کہ چین اور امریکہ سب سے بڑے تجارتی پارٹنر ہونے کے باوجود بھی دشمن ہیں اللہ کے بندوں یہ صرف دجالی حکومت کے قیام کیلئے کوشش کر رہے ہیں_ پوری انسانی تاریخ میں حقیقی دشمنوں کے درمیان کبھی تجارت نہیں رہی جبتک کہ فری میسن نے دنیا پر قبضہ جما کر وطنی قومی ریاستوں کو وجود نہیں بخش دیا اور ان کو اقوام متحدہ کی لڑی میں نہیں پرو دیا_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/CLrr2jR22q7gDsnw/?mibextid=oFDknk

آخری جنگوں کی ٹائم لائن (حصہ دوم)

اگر کوئی آپ کو کہے فری میسن تمام تر ذاتی ملکیت کا خاتمہ کرنا چاہتے ہیں اور اس وقت وہ اقوام متحدہ کے پانچ سو سے اوپر قوانین کے ذریعے پوری دنیا پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں تو یقیناً آپ نہیں مانیں گے کیونکہ نصاب تعلیم، میڈیا، مذہبی و سیاسی اشرافیہ میں جس شخص کو آپ ہیرو مانتے ہیں اس نے یہ بات آپ کو نہیں بتائی ہو گی_

لیکن کیا بغیر تحقیق کے آپ یہ بات رد کر دیں گے ؟؟؟

بغیر تحقیق کے تو اللہ اور رسول کو بھی قبول نہیں کیا جا سکتا جو شخص اللہ کی ذات پر ایمان رکھتا ہے وہ بھی دلیل کیساتھ رکھتا ہے_ ورلڈ اکنامک فورم اقوام متحدہ کو پالیسیاں بنا کر دیتا ہے اور اقوام متحدہ ان پالیسیوں کو دنیا بھر میں نافذ کرتی ہے_ ورلڈ اکنامک فورم کا 2030 تک دنیا سے ذاتی جائیداد کے خاتمے کا منصوبہ ہے آپ اس بات کو ورلڈ اکنامک فورم کی ویب سائٹ پر دیکھ سکتے ہیں (مگر آپ ایسا کریں گے نہیں کیوں کہ آپ کے مذہبی و سیاسی ہیرو نے آپ کو نہیں بتایا اور اس کا بتایا ہوا ہی آپ کے نزدیک واحد سچائی ہے)

میڈیا کو لانے میں ابلیس براہ راست ملوث ہے لوگوں نے قرآن سنا ہوا ہے قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسے بیس سے تیس بار کم از کم سمجھ کر پڑھیں تب کہیں جا کر قرآن کے مضامین آپ کے ذہن کی دنیا میں خون بن کر دوڑیں گے اور زندگی کے تمام راستوں کی آپ کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیں گے، اگر آپ نے قرآن سمجھا ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ پورے تاریخ میں اور اب ابلیس نے کیسے انسانوں میں اپنا لشکر مضبوط کرنے کی کوشش کی اور اگر آپ فری میسن اور ان کے کام کرنے سے طریقے ان کی علامات، اشاروں اور اعداد سے واقف ہیں تب آپ مزید گہرائی سے جان جائیں گے کہ دنیا کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں میں ان کا کیا عمل دخل ہے اس حوالے سے مشرق و مغرب کی دنیا سے سینکڑوں ویڈیو میں اب تک اپنے چیٹ گروپس میں ارسال کر چکا ہوں اور سینکڑوں لوگ ان کو سمجھ بھی رہے ہیں الحمدللہ_

جب میڈیا پر مذہبی اشرافیہ نے چینل کھول کر ڈیرے جمائے تب سمجھ لیں مذہبی اشرافیہ بھی ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہو گئی، بچپن میں، میں جب اپنی والدہ سے ٹی وی کی فرمائش کرتا تھا تو وہ بڑی عمدہ مثال دیتی تھی کہتی تھی اگر تمہیں گوشت اور انسانی فضلہ اکٹھا ملا کر دیا جائے تو کیا تم لکھا لو گے تب میں کہتا نہیں یوں وہ بڑی آسانی سے ایک معصوم کی وہ دلیل رد کر دیتی جس میں وہ کہتا ٹی وی پر آذان اور تلاوت بھی تو ہوتی ہے_ بنیادی چیز یہ ہے اچھائی اور برائی کبھی بھی اکھٹے نہیں رہ سکتے_

آپ کو فری میسن کے کام کرنے کے طریقہ کار کو سمجھنا چاہیے اب کی جنگیں ذہن سازی کی جنگیں ہیں جن کا مقصد لوگوں کے اذہان پر قبضہ کرنا ہے اور اسرائیل کا قیام یہودیوں کا مذہبی عقیدہ نہیں تھا بلکہ اصل یہودی تو پہلے دن سے قیام اسرائیل کے خلاف ہیں یہ وہ نام نہاد یہودی ہیں جن کو حضری یہودی کہا جاتا ہے جنھوں نے نویں صدی عیسوی میں یہودیت قبول کی انہی لوگوں نے بینکاری کی بنیاد رکھی صلیبی جنگوں کے فساد اور نام نہاد نشاتہ ثانیہ کے پیچھے بھی یہیں لوگ تھے اسرائیل کی حکومت کے خلاف آج بھی پوری دنیا کے اصل یہودی سراپہ احتجاج ہیں اس ضمن میں ویڈیوز میں اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہتا ہوں_

اصل میں سارے سکرپٹ رائٹر ابلیس ہے یہودیوں کا صرف نام استعمال کیا جاتا ہے جس طرح مسلمانوں کی فری میسن مذہبی اشرافیہ اس گروہ کا نام استعمال کر کے مذہبی ٹھیکیداری کا ثبوت دیتے ہے جس کے ایک لعنتی فرد کو برٹش راج نے مسلط کیا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ سب بھی سکرپٹ تھا

تاکہ آنے والے وقت میں وہ مذہبی اشرافیہ جو دین کی دشمن ہے اس بات کو لے کر ختم نبوت کی سرکس سجائے اور مسلمانوں کے نزدیک اسلام کی محافظ ٹھہرے

ہمارے عقائد نصاب تعلیم، میڈیا اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ کی ایڈورٹائزمنٹ کا نتیجہ ہیں دینی نہیں ہیں، ہم نے جو سنا ہے اسی کو دین مان لیا ہے اور دین چودہ سو سال کا سفر کر کے ہم تک کیسے پہنچا ہر صدی میں اس کو کیسے کن لوگوں نے سینچا ہے ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے ہم نے جس معاشرے میں آنکھ کھولی ہے ہمارے ارد گرد جو کچھ ہوتا ہے اور ہم وہ سنتے، دیکھتے اور محسوس کرتے ہیں اسی کو دین و تاریخ سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں یوٹیوب اور فیس بک کے دور میں کون مطالعہ کی زحمت اٹھائے المعجم الکبیر للطبرانی و مسند احمد بن حنبل جیسی طویل ترین کتب احادیث کون پڑھے ہم تو موطا امام مالک جیسی حدیث کی مختصر کتاب پڑھنے سے قاصر ہیں ہم سے قرآن کی چھ ہزار آیات نہیں پڑھی جاتی ہمارا دین سنا سنایا ہے کیونکہ مذہبی و سیاسی اشرافیہ کو میڈیا کی تشہیر کے ذریعے مقبول بنایا گیا ہے ایک وقت تھا جب امام احمد بن حنبل درست اسلامی عقیدہ رکھنے والے مسلم امہ میں واحد شخص بچے تھے مگر اس وقت اسلام کا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام قائم تھا لوگ کا نصاب تعلیم دینی تھا جب ظالم حلفا کا دور ختم ہوا تو مسلمانوں نے دوبارہ سے دین کا درست عقیدہ اپنا لیا مگر پچھلے ڈیڑھ سو سال میں امت میں کوئی احمد بن حنبل نہیں گزرا اب امت کے پاس قرآن و سنت ہی بچے ہیں جنہیں پڑھنے کی زحمت فیس بک، یوٹیوب اور میڈیا کے ہوتے ہوئے نہیں اٹھائی جاتی_

پوری دنیا کے میڈیا میں سے تمام چینل اسلام، عیسائیت، یہودیت یاں ہندو ازم کو سچا نہیں کہتے اس معاملہ میں یہ سب اکھٹے نہیں ہیں مگر اسماعیل ہانیہ کی موت کی خبر دینے میں اسرائیل سے امریکہ اور چین سے مسلم ممالک تک تمام دنیا کے میڈیا کی ایک آواز تھی اللہ کے بندوں سوچوں جس بات پر پوری دنیا کا اتفاق ہو جائے وہ سچ نہیں بن جاتی، میڈیا آپ کو سچ کیطرف نہیں لا رہا وہ دجالی جھوٹ پر لوگوں کی سوچ کو مرتکز کر رہا ہے_ سچ بہت کم لوگ جانتے ہیں جبکہ میڈیا کی پروگرامنگ کا پوری دنیا شکار ہے

پوری دنیا کا میڈیا کرووونا کے دھوکہ میں ہم آواز تھا میں اس دھوکہ کو ثابت کرنے کیلئے آپ کو دو سو ویڈیو ثبوت دے سکتا ہوں مگر کیا ہزاروں میڈیا چینلز کے مقابل آپ میری بات کا اعتبار کریں گے

نہیں کریں گے

کیونکہ مجھے کسی میڈیا چینل نے مقبول نہیں بنایا اور یا مقبول جان اور مرزا انجینئر و غامدی کیطرح میرے یوٹیوب چینل پر ایک ملین فالور نہیں ہیں میں فیس بک کو پیسے دیکر اپنی پوسٹ کی ریچ نہیں بڑھا سکتا، ہم ایک روحانی جنگ میں جو اجتماعی سطح پر اس جسمانی ڈھانچے میں تیزی سے ظاہر ہو رہی ہے_ جنگ کے بہت سے میدان ہیں سب سے پہلا میدان ابلیس و حوا کا تھا اس وقت وہ کامیاب رہا، ہابیل و قابیل، فرعون و نمرود سے ابو جہل تک ابلیس اپنے مہروں کو کام میں لاتا رہا مگر اب حکومتوں و اشرافیہ (مذہبی و سیاسی) میں سے کوئی بھی آپ (عوام) کیطرف نہیں ہے وہ متحد ہیں اور آپ منتشر (مذہبی و سیاسی اشرافیہ نے دھوکے کی سیاست اور فرقوں کے ذریعے آپ کو منتشر کیا ہے، وطنی قومی ریاستوں نے آپ کو منتشر کیا ہے)

وہ اقوام متحدہ کا ڈھونگ رچا کر دجالیت نافذ کر رہے ہیں اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ کے ذریعے منتشر کر رہے ہیں اقوام تو متحدہ ہیں مگر اصلا ابلیس کا گروہ اشرافیہ متحد ہے عوام منقسم ہے_

قلم تلوار سے زیادہ طاقت ور ہے (اگر اس میں سیاہی قرآن و سنت کی استعمال کی جائے میڈیا نہیں قرآن و سنت کو آئیڈیل بنائیں)

میڈیا سر تاپا دھوکہ ہے دجال دجل سے ہے جس کا معنی دھوکہ ہے اور ساری دنیا کا میڈیا دجال کی پروڈکشن ہے چونکہ مذہبی وسیاسی اشرافیہ نے میڈیا کی طرح ہزاروں دفع لوگوں کو یہ بات نہیں بتائی اس لیئے بیک وقت بعض مذہبی لوگ میڈیائی کو دجالی بھی سمجھتے ہیں اور اس پر ایمان بھی لے آتے ہیں کیونکہ وہ اپنی محبوب شخصیات کو میڈیا پر دیکھتے ہیں

تیسری جنگ عظیم لڑی جارہی ہے، میں اس کو میڈیا وار کہتا ہوں، اس جنگ کا میدان لوگوں کا ذہن ہے وہ اس جنگ میں ہمارے اذہان پر فتح پا چکے ہیں وہ حقیقت کے دجالی تصور پر ہمارا ایمان مضبوط کر چکے ہیں_

میڈیا کے دھوکے کی تازہ مثال برطانیہ کے نسلی فسادات ہیں جن میں بالخصوص تارکین وطن مسلمانوں کے خلاف احتجاج کیا جارہا بظاہر حکومت تو احتجاج کو کچلنے کا دعویٰ کر رہی ہے مگر اصلا حکومت کے سکرپٹ کے مطابق ہی یہ احتجاجی تحریک برپا کی گئی ہے دنیا میں سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوتا ہے پچھلے چار سو سال میں عوام کی بھلائی کیلیئے کوئی انقلاب نہیں آیا (بشمول بنگلہ دیش کا نام نہاد انقلاب) جو لوگ خبروں پر تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں وہ سچ جان لیتے ہیں، جہاں مطالعہ زیادہ ہے وہاں فلٹر بھی بڑا ہے اور اس بات کا بہت کم امکان ہوتا ہے کہ اس فلٹر سے جھوٹ گزر کا عقیدہ وبیانیہ کا درجہ پالے خود برطانوی لوگوں نے اس میڈیائی وحکومتی جھوٹ کو طشت ازبام کیا ہے جس کی مثالیں میں اپنی وال پر اس مضمون کے نیچے پوسٹ کروں گا ویڈیوز اور ٹویٹس کی صورت میں_

فری میسن نے اپنے مقبول ترین ڈاکومنٹ میں (چوروں کی طرح جس کو اپنانے سے وہ انکار کرتے ہیں اور مین سٹریم میڈیا سے اسے کانسپریسی قرار دیتے ہیں) پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ ہمارا مقصد عوام میں نفرتیں وعداوتیں پیدا کرنا ہے برطانوی احتجاج سے یہیں ہوا اور سینکڑوں وہزاروں جمہوری ومذہبی پارٹیوں کو اپنا قبلہ قرار دینے سے بھی یہیں نتائج نکل رہے ہیں_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/qyoAfKSzqaA24hLj/?mibextid=oFDknk

ہمارے ہاں کا تصور توہین رسالت

ہمارے سارے نظام بشمول تعلیمی و سیاسی و سماجی و معاشی توہین رسالت کی اعلی ترین مثال ہیں یہیں اصل توہین ہے معاشرے کو ہر لحاظ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے منافی ڈھال دینا۔ آج کے امت میں توہین رسالت کے دو مختلف واقعات کا ذکر ہے ہر تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا کیا کہیں نا کہیں سے ابھر آتا ہے اور ان توہین رسالت کے مرتکبین کا کیا بنتا ہے ہماری جانے بلا۔ آج کی خبر کے مطابق بھی ایک مجرم کو سزائے موت سنائی گئی ہے مگر اس پر کتنا عمل ہوا اس بات کی تحقیق کرنا ہمارا کام ہے نا کسی مذہبی تنظیم کا کیونکہ میڈیا اور حکومت فرشتے ہیں جن کی بات پر آنکھیں بند کر کے ایمان لے آنا فرض عین ہے۔

جس طرح سیاست، کھیل اور جنگ فری میسن کے سکرپٹ کے مطابق ہوتی ہے ایسے ہی توہین رسالت کے واقعات بھی سکریٹ کے مطابق کرائے جاتے ہیں اور ان واقعات میں سے اکثر و بیشتر ہم بغیر تحقیق کے میڈیائی وحی پر ایمان لے آتے ہیں کروڑوں لوگوں میں سے شاید کوئی ایک بھی ذاتی تحقیق نا کرے وہ تحقیق نا کرے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے

ایسے واقعات کرانے کا مقصد کیا ہوتا ہے

جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا توہین رسالت کے صرف وہیں مظاہر نہیں ہیں جن کا ذکر میڈیا و مذہبی اشرافیہ کرتی ہے توہین رسالت کے اور بھی بہت سے مظاہر ہیں۔ غامدی جیسے لوگ یاں سیکولر لوگ جب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو بڑے رحم دل اور شفیق تھے اور وہ اپنی ذات یاں گستاخی کیلیئے بدلا کیوں لیں گے تو اس طبقہ کا یہ کہنا بھی سکرپٹ کے مطابق ہوتا ہے تاکہ عام عوام کو یقین دلایا جاسکے کہ توہین کے مرتکبین کے خلاف جہاد کرنے والے علماء ہی علماحق ہیں دین کے حرکت گزار ہیں اور وہ دین کے خادم و پہریدار ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ یعنی ایک بناوٹی چیز سے سکرپٹ پر عمل درآمد سے علماء کو وہ دکھایا جاتا ہے جو وہ ہیں نہیں۔

ان واقعات کا کھلا ہوا اور واضح مقصد یہ ہوتا ہے کہ چند افراد پر گستاخی رسول کا لیبل لگا کر (سکرپٹ کے مطابق، ان کو کسی قسم کی کوئی سزا نہیں ہوتی اور گستاخی کا ڈرامہ بھی ایکٹنگ ہی ہوتی ہے) باقی پوری امت جو دجالیت میں سر سے پاؤں تک ڈوبی ہے اس کو محب اسلام ظاہر کر دیا جائے اور پھر ابلیس کے دوست علما لوگوں کے مذہبی جذبات کو ابھار کر جھوٹا موٹا دین سے وابستگی کا تعلق بھی پیدا کر لیتے ہیں وہ لوگوں کو باور کراتے ہیں صرف سفیر کی ملک بدری ہی یاں اقوام متحدہ میں تقریر ہی اسلام کی سب سے بڑی حدمت ہے اس کے علاوہ معاشرے میں جو کچھ چاہے ہو سب جائز ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کی ناقدری ہی ان کی گستاخی ہے یعنی جب وہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر آئے اسے جھٹلا دیا جائے اور اپنی من مانی کو دین تسلیم کر لیا جائے تب اس سے بڑھ کر اور گستاخی کیا ہو گی، جاہل، گمراہ اور غیر مسلم تو رسول اللہ کی تعلیمات نا جانتے ہوئے گستاخی کر رہا ہے مگر جو ان تعلیمات کو جانتا ہے اس کا ان پر عمل پیرا نا ہونا ایک غیر مسلم سے بڑی گستاخی ہے۔

ابھی میں ایک مذہبی چینل دیکھ رہا تھا اس میں اینکر خاتون ہے اس کا چہرہ کھلا ہے اور وہ فون پر ایک عالم سے بات کر رہے ہیں جس کی تصویر بھی سکرین پر گردش کر رہی ہے یعنی دونوں مرد و عورت کی تصویر۔

یہاں ایک چھوٹا سا سوال ہے جو دجالی مذہبی اشرافیہ کے زیر اثر ہونے کے سبب کسی کے ذہن میں نہیں ابھرتا مگر مجھ پر لعنت ملامت بھیجنے سے قبل براہ کرم اس سوال کا جواب ضرور دیجئے گا

مذہبی چینل کا معاملہ ہے کیانامحرم مرد وعورت کا چہرہ دیکھنا جائز ہے ??????

اگر نہیں توسیدھی بات ہے ٹی وی پر تبلیغ دین دجالیت ہے اور اگر کوئی کہے کہ تم اندھے بن کر صرف ٹی وی سنو اور دیکھونا تو میں اس سے پوچھوں گا کیا آپ صرف ٹی وی سنتے ہیں-اور اگر آپ کہیں کہ مردوں کو مرد ہی دیکھیں تو مجھے بتائیں اکثر ٹی وی چینلز پر خواتین کال کیوں کر رہی ہوتی ہے اور مذہبی چینلوں پر عورتیں کیوں براجمان ہوتی ہیں-یاں مجھے یہ بتائیں کہ ٹی وی پر تبلیغ دین کے آغاز سے بعد میں دین نئی بلندیوں کو چھو رہا ہے اگر تنزلی کا ہی شکار ہے تو ٹی وی کا بوجھ لادنے کی کیا ضرورت تھی-

سب سے اہم بات مذہبی اشرافیہ میں سے کس دجال نے کہا ہے کہ ٹی وی پر کسی مرد وعورت کو چہرہ دیکھنا حرام ہے کسی ایک شیطان کا نام بتائیں اگر نہیں تو براہ کرم بد تہذیبی نا کریں، عقل استعمال کریں اور دین پڑھیں ضروری نہیں دین کے جس ورژن پر آپ ایمان لا چکے ہیں وہ ہی درست ہو-ہم آخری دور میں ہیں اور آپ کی پوری مذہبی اشرافیہ کرپٹ ہو چکی ہے خیر صرف اور صرف خود سے دین پڑھنے میں ہے

https://www.facebook.com/share/p/Mp2kuz72FcPUsnRv/?mibextid=oFDknk

ٹرمپ اور نائن الیون کو اندرونی سازش کہنا

سارے کھیل پرانے ہیں: ٹرمپ امریکہ کا عمران خان ہے جیسے یہاں فری میسن نے یہاں عمران خان کو مسیحا بنایا ہے اور وہ مذہب کا نام لیتا ہے ویسے ٹرمپ بھی اپنے لوگوں کو مذہب کے نام پر دھوکہ دیتا ہے اور جن چیزوں کو وہاں کے مذہبی عوام مانتے ہیں ٹرمپ بھی انہی چیزوں پر یقین کا اظہار کرتا ہے تاکہ مذہبی طبقہ کی حمایت حاصل کی جاسکے، عوام آسانی سے دھوکے میں آجاتے ہیں کیونکہ حواص نے انہیں اس دھوکے کا شکار بنا رکھا ہے لوگ اب بھی سمجھتے ہیں ایک مکروہ گروہ سے خارج اسلام کرنا بھٹو کی سب سے بڑی دینی خدمت ہے جاہلوں کو یہ تک معلوم نہیں کہ وہ گروہ تو پہلے دن سے ہی اسلام سے باہر تھا-

ہمارے ہاں ڈگری یافتہ جاہل میڈیائی پراپوگنڈا کی بدولت جن چیزوں کو کانسپریسی مانتے ہیں امریکہ کی اکثریتی آبادی ان چیزوں کو حقائق کے طور پر قبول کرتی ہے یہ خبر اس بات کی سب سے بڑی مثال ہے

خبر

نائن الیون کو امریکی سازش سمجھنے والی خاتون ٹرمپ کے قریب(روزنامہ امت،9/18/24)

آپ کے سو سے اوپر نیوز میڈیا چینلز نے اپنی پوری تاریخ میں اور شیطان نواز وزرداری وعمران وفضل الرحمان وحافظ نعیم وسعد رضوی نے اپنے پورے سیاسی کیریئر میں نائین الیون کو امریکی سازش نہیں کہا اور دوسری طرف امریکہ کی آبادی کا اکثریتی حصہ اسے امریکی سازش سمجھتا ہے میرے پاس اس بات کے کم از کم سو کے قریب ویڈیوز ثبوت موجود ہیں جنہیں میں اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کر چکا ہوں-

مغربی معاشرے اور ہمارے معاشرے میں بنیادی فرق تعلیم کا ہے مذہبی طبقہ سب سے بڑھ کر منہ پھٹ اور بد اخلاق ہے یہ لوگ اپنے لیڈر کے دفاع میں گالیاں دینا ثواب دارین سمجھتے ہیں اور سیکولر طبقہ میڈیائی طلسم کا شکار ہے ہمارے ہاں نظریات کا جو بھی ورژن ہے سنا سنایا ہے چاہے دین ہو یاں کوئی اور علم مگر مغربی دنیا میں لوگ مطالعہ کرتے ہیں وہ پیچ پر چڑی بنیان میں بھی مطالعہ کرنا نہیں بھولتے یہ چیز ان کی عادت ثانیہ ہے اور یہاں جن کتب کا ترجمہ ہوا ہے وہ علم کے نام پر سکریپ ہے

دنیا بھر کے فری میسن سیاستدانوں کا ایک ہی طریقہ ہے یہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ٹرمپ نے آغاز میں ہی کرو ونا کو دھوکہ بھی کہا اور ساری امریکی عوام کو ویکسین مخالف کا خطاب پاکر ویکسین لگا بھی دی، کہنا کچھ اور کرنا کچھ اس کی سب سے بڑی مثال یہ شعر ہے

دور حاضر کے بتوں میں بڑا سب سے وطن ہے   جو پیراہن ہے اس کا مذہب کا کفن ہے

امریکی مسیحا پر جو حالیہ قاتلانہ حملے کا ڈرامہ رچایا گیا ہے اس پر میرے تین مضمون پن پوسٹ میں موجود ہیں-اور عمران خان کے قتل کے ڈرامے پر میں پچھلے دو سال سے علم الاعداد یعنی گماٹریا کی زبان میں جو فری میسن کی زبان ہے لکھ رہا ہوں-

میڈیا جو پچھلے دو سو سال کا مقبول مذہب ہے وہ زیادہ تر سیاسی خبروں کو کور کرتا ہے وہ سیاست جس کے سارے حصہ دار پوری دنیا میں آپس میں متحد ہیں ابلیس پوٹن اور جوئے بائیڈن کو ایک ہی محفل میں ہدایات دیتا ہے-

https://www.facebook.com/share/p/34cgKRRXnZtmkzo7/?mibextid=oFDknk

اسلام میں قوم پرستی حرام ہے

دین اسلام (وہ دین جو دجالی مذہبی اشرافیہ نے لوگوں سے چھپایا ہے) اس میں قوم پرستی حرام ہے نیچے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کی حدیث ہے-دین اسلام کا مطلب یہ ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیں وہ لے لینا اور جس سے روکیں اس سے رک جانا-میں نے آپ کے سامنے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم رکھ دیا ہے آپ کو چھپن وطنی قومی ریاستیں قبول ہیں یاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم قبول ہے روز حشر کا تصور کریں ساری مخلوق میدان حشر میں کھڑی ہے اور اللہ ایک ایک فرد سے پوچھ رہا ہے تم نے زندگی کہاں کن کاموں میں گزاری ایسے میں پورے مخلوق کے سامنے شرمندگی سے بچنے کیلئے آپ کے پاس کیا عذر ہو گا جب آپ نے نا دین پڑھا نا سمجھا اور نا اس پر عمل کیا-

دین صرف عبادات کا نام نہیں ہے بلکہ ہر اس چیز سے رک جانے کا نام ہے جس سے اللہ اور اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہے-

خلافت یاں بادشاہت یہ اسلامی نظام بھی تھا اور فطری نظام بھی تھا 1689 میں فری میسن کی کوششوں سے پہلے جب وہ برطانیہ میں جمہوری انقلاب لے کر آئے (پہلا برطانوی وزیر اعظم فری میسن تھا اس کا کتابی ثبوت میرے پاس موجود ہے) اس قبل کی ساڑھے پانچ ہزار سالہ تاریخ میں پوری دنیا میں بادشاہی فطری نظام ہی رائج رہا ہے قیام پاکستان سے پہلے اور مسلمانوں کی تمام وطنی قومی ریاستوں کے قیام سے پہلے تیرہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں قائم ہونے والی سنتالیس اسلامی ریاستوں میں بادشاہی نظام ہی رائج تھا (اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو مجھ پر تہمت اور لعنت بھیج کر اپنی قبر گندی نا کریں، اگر مذہبی نے آپ کو دین نہیں بتایا تو ان کا گلہ پکڑیں اور ان سے پوچھیں انہوں نے آپ کو دین کیوں نہیں بتایا)

جب فری میسن برطانیہ اور فرانس میں جمہوری انقلاب لے آئے بادشاہی فطری نظاموں کو گرا دیا (جس کو تمام مذاہب کے لوگ فطری نظام مانتے تھے مگر پراپوگنڈا اور ذہن سازی نے تمام نظریات بدل دیئے، مذہبی اشرافیہ کو بھی خرید لیا گیا یاں میڈیا و پریس کی آمد کے بعد حق کی آوازیں غیر مئوثر ہو کر رہ گئی) اس کے بعد استعماری طاقتوں نے پوری دنیا پر قبضہ کرنا شروع کیا تا کہ وہاں اپنی ثقافت کا سقہ جما سکیں آج جو ڈریس تل ابیب کی یونیورسٹی کی لڑکیاں پہنتی ہیں وہیں ڈریس پاکستان کی لڑکیاں پہنتی ہیں جو نظام اسرائیل میں رائج ہے وہیں ہمارے ہاں رائج ہے وہاں کے لوگوں کو وہاں کی مذہبی اشرافیہ یہودی ہونے کا دھوکہ دیتی ہے اور یہاں کے لوگوں کو یہاں کی مذہبی اشرافیہ مسلمان ہونے کا دھوکہ دیتی ہے عملی طور پر تمام نظام استحصال کے نظام ہیں جن میں لوگوں کے مصائب دن بدن بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور آخر میں دجال آکر ان مصائب کو حل کرے کا اور مسیحا قرار پائے گا میڈیا جس پر لوگوں کا اعتماد دین کی مانند مضبوط کیا گیا ہے وہ اس ضمن میں اہم کردار ادا کرے گا-

جب انہوں نے یعنی فری میسن نے پوری دنیا میں ساڑھے پانچ ہزار سال سے چلے آنے والے تمام نظاموں کو بدل دیا تب انہوں نے ہر علاقے اور ہر مذہب کے لوگوں میں قومیت کا جذبہ پیدا کیا اس کام کیلئے انہوں نے خود فلاسفر اور شاعر اور لیڈر پیدا کیئے جنہوں نے بظاہر آزادی کی تحریکیں چلائی مگر ان کے پس پردہ استعماری طاقتیں تھی جو ابلیس کے چھ ہزار سالہ منصوبہ کو عملی جامہ پہنا رہی تھی، لوگو اور زمینوں پر پورا کنٹرول حاصل کرنے کیلئے صرف انہیں آزادیوں کا دھوکہ دینا ہی کافی تھا-

پہلے انہوں نے جسموں پر قبضہ کیا پھر اپنے نظام تعلیم کے ذریعے روحوں پر قبضہ کیا، تم کیوں نہیں سمجھتے آپ کے بڑے بڑے مشاہیر لندن اور پیرس میں کیوں پڑھنے جاتے تھے (اگر آپ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن پڑھیں تو آپ کو اندازہ ہو جہاں انہوں نے لکھا ہے وہ پوری دنیا کی سیاسی

اشرافیہ کی تربیت کیسے کریں گے) آپ کو دین پڑھنا چاہیے اصحاب صفہ کیوں مکہ پڑھنے نہیں گئے کیوں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پر پڑے رہے ان کو کیسری و کسریٰ کی یونیورسٹیوں کا حیال کیونکر نہیں آیا۔

جسموں پر قبضہ کر چکنے کے بعد انہوں نے روحوں پر قبضہ کیا یعنی پوری انسانیت کو فکری طور پر غلام بنایا اور بعد میں آزادیوں کے دھوکے کے نام پر بظاہر جسمانی اور ذہنی غلامی دونوں کا خاتمہ کر دیا اب تک ہمیں نصاب تعلیم اور میڈیا پر یہیں پڑھایا جاتا ہے کہ ہم آزاد ہوئے تھے مگر یہ باطل نظریہ ہے جمہوریت اور کمیونزم دونوں نظام وہیں لائے تا کہ لوگوں کو یقین دلایا جاسکے کہ دنیا میں کوئی ایک سپر پاور نہیں ہے (اگر تھوڑی سی زحمت کر کے اسلام کی آمد سے پہلے کی سپر پاورز فارس اور روم کی تاریخ پڑھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اصل دشمن سب سے بڑے تجارتی پارٹنر نہیں ہوتے بلکہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہوتے ہیں اور اگر ارتغل دیکھنے کی بجائے سلطنت عثمانیہ کی تاریخ ہی پڑھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ یورپی طاقتیں اور عثمانی سلطنت ہمیشہ ایک دوسرے کی تجارت اور معیشت تباہ کرنے پر تلے رہتے تھے نا کہ سب سے بڑے تجارتی پارٹنر تھے جیسے آج کہا جاتا ہے تم تو جاہل ہو آج کی دنیا میں چین اور امریکہ سب سے بڑے تجارتی پارٹنر ہیں)

سنا ہو ادین سب سے بڑا فتنہ ہے اگر آپ کم از کم کتب احادیث میں سے ابواب الفتن ہی پڑھ لیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے چودہ سو سال گزرنے کے بعد دنیا بہتر سے بہترین کیطرف نہیں بلکہ بد سے بدترین کی طرف گئی ہے اور اب ہمیں بتایا جاتا ہے انسانی تاریخ میں پہلی بار پوری دنیا کی سلطنتیں اقوام متحدہ کے قوانین کی پاسدار ہیں اللہ بندوں سوچوں تو سہی کیا یہ دنیا پر کسی ایک قوت کے غلبہ کی علامت نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ ایک دم سے دنیا کے سٹیج پر تمام نظام بدلنے شروع ہو گئیے اور پوری دنیا کو ایک ہی ادارے کے ماتحت لے آیا گیا۔

حالانکہ موجودہ معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام انسانیت کیلئے زہر قاتل ہے یہ تعلیم زہر ہے یہ میڈیکل سائنس زہر ہے (اس پر میں آپ کو مغربی دنیا میں لکھی درجنوں کتب، ویڈیو، ڈاکومینٹری فراہم کر سکتا ہوں اور اپنے چیٹ گروپ میں اس حوالے سے ہزاروں ثبوت بھیج چکا ہوں)

یہ دھوکے کے سال ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے سال آئیں گے۔یعنی وہ دھوکہ صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ یہودیوں، عیسائیوں، ہندوؤں، بدھ مت کے پیروکاروں، ملحدین سب کو دیا جائے گا یہ دھوکہ اقوام متحدہ، عالمی ادارہ صحت، آئی ایم ایف، کاغذی کرنسی، سودی بینکاری، جمہوریت، کمیونزم، فلکیات، ارضیات، ناسا، سرن ہر ہر چیز کے متعلق دھوکہ دیا گیا کھیل، جنگ اور سیاست ہر میدان میں ہر ملک میں دھوکہ دیا جارہا ہے نصاب تعلیم اور چھپی ہوئی کتب کے ذریعے پورے تصور مذہب اور تصور تاریخ میں دھوکہ دیا گیا سیاسی و مذہبی اشرافیہ دھوکہ دے رہی ہے اور ان سب دھوکوں پر میرے سینکڑوں مضمون ہیں ہر وہ چیز جس کو میڈیا ٹرینڈ بناتا ہے میں قرآن و سنت اور تاریخ کی روشنی میں اس ٹرینڈ کا ابطال کرتا ہوں اور درست تصور پیش کرتا ہوں۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کے قریب نا جانا ورنہ وہ تمہیں گمراہ کر دے گا

ایک اور حدیث ہے جس نے فتنہ کے اندر جھانک کر دیکھنے کی کوشش بھی کی فتنہ اسے اچک لے گا

یہ میڈیا سترہویں اٹھارویں صدی عیسوی میں ایسے ہی نہیں ابھر آیا وہ اس کو پراپوگنڈا ٹول کے طور پر لائے ہیں اور پوری دنیا میں اس میڈیا کو ترقی دینے والے وہ خود ہی ہیں آپ کے مین سٹریم میڈیا کا ایک دجال اوریا مقبول جان میڈیا پر بیٹھ کر ہی کہتا ہے کہ 97 فیصد میڈیا صیہونی کنٹرول کرتے ہیں حقیقت میں وہ 100 فیصد کنٹرول کرتے ہیں مگر اوریا مقبول جان دجال تین فیصد اس لئیے چھوڑ دیتا ہے کہ جاہل لوگ اس تین فیصد میں سے اوریا مقبول

جان کو بھی فرض کر لیں۔اس وقت سارے ذرائع ابلاغ دجال کے کنٹرول میں ہیں اور جو شخص میڈیا پر اعتبار کرتا ہے فتنہ اسے اچک لیتا ہے ایسے اشخاص کو میڈیا امام مہدی کا دہشت گرد ہونا اور دجال کا مسیحا ہونا منوالے گا

آپ کے پاس فتنہ سے بچنے کی صرف ایک راہ ہے اگرچہ وہ راہ مشکل ہے مگر ہمیشہ کی زندگی میں ابدی جنت کے مزے اڑانے کیلئے وہ راہ اپنائی ضروری ہے اس راہ پر چلنے کے بعد آپ دین اور تاریخ کا جو تصور پائیں گے اس کے بعد آپ کو گالیاں ضرور پڑیں گی مگر یہ گالیاں اس قید کا ہی حصہ ہیں موت کے بعد ملنے والی آزادی اور جنت کی راحتیں ان گالیوں کی یاد کو مٹادیں گی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے اور اصحاب صفہ جو تعلیم حاصل کرتے تھے وہ قرآن وسنت کی تعلیم تھی، اسلام میں عوام اور خواص کیلئے کسی قسم کے علیحدہ علوم نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے جاننے والے اور نا جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے

آپ جاننے والے بنیں اور آج سے اپنی اس تعلیم کا آغاز کریں جو سکول کالج، یونیورسٹی اور مدرسہ میں نہیں دی گئی دس بارہ بار مکمل قرآن سمجھ کر پڑھیں اس کے کتب احادیث کا مطالعہ شروع کر دیں، فیس بک بند کر دیں آپ کا تعلق جس بھی مسلک سے ہے صحیح الاسناد احادیث و روایات جن کی متصل سند آج 1446 ہجری تک کتاب کی سند کیساتھ چلی آتی ہے وہ پڑھیں اور ان تدائے اسلام کی تواریخ کا درست سند کیساتھ مطالعہ کریں آپ کو اصل اسلام، اصل تاریخ، اصل عقیدہ اور اسلام کے اصل پہریدار (ہیں یاں نہیں) سب معلوم ہو جائے گا

ممکن ہے یہ دین پڑھ کر علم حاصل کر کے آپ کو خود اللہ کے دین کے مددگار بنتے ہوئے دین کے پہریدار کا فریضہ سرانجام دینا پڑے

یاد رہے حود کو اسلام کی خدمت کیلئے وقف کر کے میدان میں اترنے کا بدلا ابدی جنت ہے آپ میڈیائی دین کے مقابل دین اسلام کیساتھ کھڑے ہو نگے

https://www.facebook.com/share/p/45rhDo4MWwDWcEdP/?mibextid=oFDknk

مبارک ثانی کیس اور ختم نبوت کا دجالی تصور

سقوط دہلی سے قبل برصغیر کے مسلمان دین اسلام کے پیروکار تھے ہمارے ہاں ایک ہی نظام تعلیم تھا جس میں بنیادی حصہ مذہبی علوم کا تھا اس وقت عصری علوم کی اصطلاح بھی شاید ایجاد نا ہوئی تھی اور زمانہ ومادی زندگی کی اس وقت کے معاشرہ میں کوئی حیثیت نہیں تھی جس طرح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اتنا کھاؤ کہ تمہاری کمر سیدھی رہ سکے مسلمان دنیا سے اتنا ہی حصہ لیتے تھے اس وقت کے مسلمانوں کا تصور ریاست بھی واضح تھا یعنی وطنیت کی کوئی حیثیت نا تھی (وطنی قومی ریاست پاکستان کا تصور دینے والے اقبال نے ہی انتہائی منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خود وطنیت کا تصور پیش کیا اور مغرب کی مخالفت کا ڈھونگ رچا کر خود زمانہ کو ہی سب کچھ قرار دیا مگر فیس بک اور یوٹیوب سے سنے سنائے دین کو اصل قرار دینے والے مسلمان بجائے ان علمی نکات کو سمجھنے کے الٹا مغلفات بہانے پر ہی تقیہ رکھتے ہیں)۔

کیا مبارک ثانی کیس پر فیصلہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ مٹھایاں تقسیم کی جائیں اور حقیقت میں ختم نبوت کا مطلب کیا ہے۔

ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے جن نظاموں کیساتھ معبوث فرمایا ان نظاموں کا نافذ کرنا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کو منافقانہ طور پر ماننا اور ان کی تعلیمات سے اعراض برتنا ختم نبوت کا دفاع نہیں شیطانیت ہے وہ سارے اللہ کے دشمن جو سپریم کورٹ سے فتح مندی کی علامتیں بناتے باہر آرہے تھے اسی گروہ کا حصہ ہیں جس کے خلاف فیصلہ آیا اس گروہ کی اسلام دشمنی تو واضح ہو چکی مگر یہ ابلیس کے پیروکار ان کی ظاہری اسلام دوستی کو دیکھ کر ہم ان کی ذات پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی مخفی اسلام دشمنی ہمیں نظر نہیں آتی۔

فرقہ واریت کے مبلغ اس اخبار امت نے اس شیطانی لشکر علما کی نام نہاد فتح کو بڑے مئوثر انداز میں پیش کیا ہے ویسے تو باقی اخبارات کی بھی یہیں حالت ہو گی۔

مبارک ثانی کیس کو اس طرح پیش کیا جارہا ہے جیسے دجالی مذہبی اشرافیہ نے فتح قسطنطنیہ جیسا معرکہ سرانجام دے دیا ہو، میرا ختمی عقیدہ ہے وہ گروہ جس کا نام لکھنا بھی فیس بک پسند نہیں کرتی (تاکہ اسے اسلام کا حقیقی دشمن سمجھا جائے اور اس پردہ کے پیچھے وہ اصل اور بڑے دشمن مذہبی اشرافیہ جنھوں نے مکمل طور پر دین کا دجالی ورژن مقبول بنا دیا ہے ان کا چہرہ چھپا رہے) جس شیطان کے پیروکار ملاں کو دین اسلام سے وابستگی کا ڈھونگ رچانا ہوتا ہے وہ اس گروہ کے خلاف ختم نبوت کا نعرہ لگا کر میدان میں نکل آتا ہے وہ گروہ جس کی علامہ اقبال اس سے پہلے کے علما سمیت آج تک تمام مذمت کرتے چلے آرہے ہیں اور انکی اسلام دشمنی واضح ہے، اب جن کی اسلام دشمنی کے متعلق بالخصوص مذہبی طبقہ کو کسی قسم کا شک وشبہ نہیں اسی گروہ کی اسلام دشمنی کو واضح کرتی مذہبی اشرافیہ حقیقتاً اپنی اسلام دشمنی چھپا جاتی ہے اور لوگوں کی نظروں سے ان کی اصلیت پوشیدہ رہتی ہے وہ لوگ جو اصل دین کی بجائے سنے سنائے دین کے پیروکار ہیں ہیں ابتدائے اسلام میں مسلمانوں کے کیا عقائد تھا کیا تمہیں ان دجالی علما کو سن کر ان عقائد کا علم ہو جائے گا کیا چودہ سو سال کی تاریخ میں ان دجالی علما کی حق گوئی اور پاک دامنی اور محدثین کیطرف سے انکی تعدیل چلی آرہی ہے جو تم آنکھیں بند کر کے ان کے فہم دین پر اعتبار کر لیتے ہو۔اس دجالی مذہبی اشرافیہ کو مذہب کا ٹھیکیدار اور پہریدار ثابت کرنے کیلئے جس چیز کا سب سے بڑھ کر سہارا لیا جاتا ہے وہ ختم نبوت کا دجالی تصور ہے۔ حقیقی ختم نبوت کیا ہے؟؟؟؟

کیا علما کی شیطانی جماعت کے پیروکار مجھے اس بات کا جواب خالص قرآن وسنت سے دیں گے، نہیں دے سکتے کیونکہ ہم قرآن وسنت نہیں میڈیائی اور علما کے دین کے پیروکار ہیں ہم سنے سنائے دین کے پیروکار ہیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تصویر بنانا حرام ہے اس دجالی اشرافیہ نے تصویر کو حلال کر لیا، کیا اگر تیرہ سو سال بعد تصویر حلال نا کیجاتی تو اسلام مٹ جاتا یاں علماء کے پجاری مجھے بتائیں تصویر حلال کر لینے کے بعد اسلام کو کونسی ترقی حاصل ہوئی ہے کیا تصویر حلال کر لینے ٹی وی اور ویڈیو کے آجانے کے بعد بے حیائی میں اضافہ ہوا ہے یاں دین زیادہ پھیلا ہے ؟؟؟؟

اس دجالی مذہبی اشرافیہ نے جمہوریت کو حلال کر لیا اور قیام پاکستان سے پہلے قائم ہونے والی تمام جی ہاں تمام کی تمام سنتالیس اسلامی ریاستوں میں بسنے والے اربوں مسلمان جاہل تھے جو ان پر جمہوریت کے عین اسلام ہونے کا تصور واضح نا ہوا

تنظیم اسلامی والے جس میڈیا کو دجالی کہتے ہیں اسی میڈیا پی ٹی وی جس کے پہلے پروگرام انگریزی فلمیں تھی اس میڈیا نے تمہارے دجالی امام ڈاکٹر اسرار کو مقبول بنایا وہ شیطان جس نے بیعت کا سلسلہ جاری کیا حالانکہ اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخ میں ہمشیہ بیعت کا تعلق امام، خلیفہ امیر یعنی حکمران ملت سے رہا ہے وہ شخص جو پوری ملت اسلامیہ کا خلیفہ ہو بادشاہ ہو، اب اس شخص نے کونسی بیعت نکال لی۔

مجھے بتائیں پاکستان میں سودی بینکاری کی بنیاد رکھنے والے شخص کے متعلق آپ علما کے پجاریوں اور ان علماء کا کیا عقیدہ ہے کیا سودی نظام کی آمد سے پہلے انسانیت کی کوئی تاریخ نہیں ہے کیا اس سے قبل کسی قسم کا لین دین نہیں ہوتا تھا یاں وہ یہودی انسانیت کے سب سے بڑے مربی و محسن ہیں جو سودی بینکاری لے کر آئے اور انہوں نے اسے پوری دنیا میں رواج دیا۔

مجھے بتائیں حرام کاغذی کرنسی کو حلال کر لینا ختم نبوت پر حملہ نہیں ہے وہ کاغذی کرنسی جس کی پشت پر کسی قسم کا سونا نہیں ہے (حامل ھذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا یہ عبارت ہر بینک نوٹ پر لکھنا دجالی دھوکہ ہے جس کا مطلب ہے اگر آپ نوٹ بینک میں لے جائیں تو وہ آپ کو اتنا سونا دینے کا مجاز ہے مگر بینکوں کے پاس تو سونا ہے ہی نہیں یہ تو حکمران اشرافیہ کی عیاشیوں کیلئے جتنے چاہے نوٹ چھاپتے ہیں اور کسی کو کچھ معلوم نہیں نوٹ چھاپنے کا عمل کون کنٹرول کرتا ہے کیا سٹیٹ بینک کا سارا عملہ صادق اور امین ہے)

کل خبر چھپی تھی ڈیجیٹل کرنسی پر کام جاری ہے جب ڈیجیٹل کرنسی آئی گی اور دجالی مذہبی اشرافیہ اسے حلال قرار دے گی تب آپ کی معاشی مشکلات میں اضافہ اور گھر بیٹھے ہیکنگ کے ذریعے ساری دولت اڑا لے جانے کے بعد جب آپ کو اس فتنہ کا علم ہو گا تب سینہ کوبی کا کوئی فایدہ نہیں ہو گا، کیا اب ڈاکے اور چوریاں رک گئی ہیں کاغذی کرنسی کے ہوتے ہوئے تو آپ باہر جائیں یاں خور گھر آئے تب ہی اس کا چھننا ممکن ہے مگر ڈیجیٹل کرنسی کی صورت میں تو کمپیوٹر اور ہیکنگ کی مہارت ہی سارا کام کر دے گی۔

پیرا گراف حدف ہونے پر مٹھایاں بانٹی جارہی ہے اللہ کے بندوں تمہیں دکھ نہیں رہا صفحہ ہستی سے اسلام کا معاشی و معاشرتی و سیاسی و سماجی و ملکی نظام سب کچھ ہدف کر دیا گیا ہے یہ مٹھائیاں پیرا گراف ہدف ہونے پر نہیں مسلمانوں کو دین کے اور ختم نبوت کے دجالی تصور پر قائل کر لینے کی خوشی میں بانٹی جارہی ہیں۔ ٹھیک ہے ختم نبوت کے پہریدار تمہاری آنکھوں کے تارے ہیں مگر اللہ کا نظام جب زمین کے ایک چپہ پر بھی نافذ نہیں ہے تو توحید کہاں ہے توحید کے پہریدار کہاں ہیں کیا اللہ تم سے نہیں پوچھے گا۔

https://www.facebook.com/share/p/5cjUyNWPw2ZC6DBV/?mibextid=oFDknk

قومی ترانہ اور اسلام

کچھ دن پہلے ایران اور پاکستان دونوں جگھوں پر افغانستان کے مندوب قومی ترانے کے احترام میں کھڑے نہیں ہوئے اس عمل کو سفارتی آداب کے منافی قرار دیا گیا اور دونوں ممالک کی حکومتوں نے علیحدہ علیحدہ احتجاج ریکارڈ کرایا۔

مگر وہ لوگ جنہیں افغانستان کی امریکہ کے خلاف سکرپٹڈ جیت اور حق کی باطل پر فتح کا یقین دلایا گیا ہے وہ نام نہاد مذہبی طبقہ جن میں مذہبیت، جاہلیت اور بد اخلاقی تینوں کا ایک جتنا امتزاج پایا جاتا وہ طبقہ جو افغانستان میں بزرگ حراسان کو دیکھ رہا ہے (کیونکہ ابلیس ایسا دکھانا چاہتا ہے) اس طبقے کیلئے یہ خبر سینے کی ٹھنڈک کا باعث بنی ہوگی کیونکہ ان میں سے کچھ تو ڈاکٹر اسرار احمد دجال کے پیروکار ہونگے ان سب لوگوں کے دلوں کو بڑا سکون پہنچا ہوگا اور انہوں نے سوچا ہوگا دیکھوں یہ ہیں اللہ کے بندے۔

اب میں مضمون اس طرف لے کر جارہا ہوں جہاں سبھی مجھ سے ناراض ہوں گے تو معاملہ یہ ہے افغان مندوبین کذابین کا یہ کہنا کہ موسیقی تھی کافی نہیں ہے اول وہ تقریبات اسراف پر مبنی تھی دوم ان کذاب مندوبین کے لباس اسراف کی اعلی مثال تھے سوم قومی ترانے کا ہونا موسیقی سے بھی برا ہے اور وہ کذاب مندوبین یہ باتیں چھوڑ گئے انہوں نے اتنا ہی جملہ بولا جس سے یہاں کے مذہبیوں کے سینے ٹھنڈے ہو جائیں۔

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی چھپن وطنی قومی ریاستیں ہیں اور سبھی کے قومی ترانے ہیں ہم دور نہیں جاتے اپنے ملک سے ہی اس ملک کا حواب دیکھنے والے علامہ اقبال سے پوچھتے ہیں اسلام میں قومیت سے کیا مراد ہے (حالانکہ اس نے حود اپنے قول کے خلاف عمل کیا)

اس نے اپنی نظم وطنیت میں کہا

قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے تو اسی سے

یعنی جب آپ باقی دنیا کے مسلمانوں سے کٹ کر علیحدہ وطن بنالیتے ہیں تو پھر قومیت اسلام کا تصور ختم ہو جاتا ہے، یہ ساری نظم ہی وطنیت اور آج کل جیسی قومیت کے خلاف ہے اس نظم کا تعویذ بنا کر ہر کسی کے گلے میں ڈال دینا چاہیے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو ہمارے بڑے کہتے کیا تھے اور کرتے کیا تھے نیز دھوکے کا آغاز کب سے ہوا نیز قومیت کیا چیز ہے۔اور باقی رہ گیا قومی ترانہ تو اس کا تو کہیں ذکر ہی نہیں جب تک کہ پلید مذہبی تہذیب اسے ٹرینڈ میں نالے کر آئی اور مقبول بنایا اور حود سے بنائے سارے وطنی قومی ریاستوں کیلئے جائز قرار دیا۔پچھلے دو سو سال یاں ڈیڑھ سو سال ہمارا مذہب وعقیدہ وہ ہے جو مغرب سے آرہا ہے ان کو یاں ابلیس کو آپ کی نمازوں سے کوئی خطرہ نہیں ان کو اصل خطرہ نظام سے ہے اور جو لوگ کہتے ہیں نظام سے خطرہ ہے وہ بھی ابلیس کے چیلے ہیں جس دن لوگ یہ بات سمجھ جائیں گے وہ قیامت کا دن ہوگا کیونکہ اس سے قبل انہوں نے اندھی تقلید سے نکل کر مطالعہ اور تحقیق کی جانب نہیں جانا۔

کیسی گھٹیا ترین بات ہے دنیا میں مسلمان کٹ رہے ہیں ان کیلئے چھپن اسلامی ممالک میں سے کوئی کھڑا نہیں ہوا سوائے دجالی احتجاج کے اور کہتے ہیں قومی ترانے پر نا کھڑا ہونے سے توہین ہوگئی - اب افغان حکومت کی بات کرلیں اس دجال کی حکومت نے اگر واقع ہی امریکہ کو شکست دے دی ہے تو ابتک وہ عالمی بینکاری نظام سے کیوں نہیں کٹے حالانکہ پوری دنیا کو جکڑنے والی بنیادی چیز ہی بینکاری نظام ہے یہ تو اکثر لوگوں کو معلوم ہی ہوگا کہ طالبان معجزات سے جیتے ہیں اگر ایسا ہے تو پھر ان کے پاس بینکاری کا کوئی نعم البدل نہیں۔ضرور ہوتا اگر وہ حق کیلئے کھڑے ہوتے مگر وہ بھی باطل کے پروردہ

ہیں بیس سالہ جنگ سب دھوکہ تھی نیچے والے امریکی فوجی اور مجاہدین مرتے رہے مگر اوپر سے سب ایک ہیں پوری دنیا میں ایک ایک عمل میں دھوکہ دیا جارہا ہے مذہبی اشرافیہ کی دم چھوڑ کر آپ جتنی جلدی قرآن وسنت کا مطالعہ شروع کر دیں گے اس بات کو سمجھ جائیں گے

میڈیائی پراپوگنڈا کے ذریعے لوگوں کے دماغ اتنے بند کر دیئے گئے ہیں کہ وہ سمجھ ہی نہیں پاتے دوسرا انہیں دجالی نصاب تعلیم کی لوریاں دی گئی ہیں چھپن اسلام ریاستیں بغیر خدائی قوانین کے نفاذ کے کھڑی ہیں اور نام نہاد قومی ترانے کے احترام میں کھڑا نا ہونا توہین بن گیا اللہ کس چیز کا حساب لے گا اپنے قوانین کی توہین اور ان کو نافذ نا کرنے کا حساب لے گا یاں قومی ترانے کا جس کا اسلام میں تصور ہی نہیں یہاں توامت ہے

سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے جو مسلمان میڈیا کو دیکھ کر جوان ہوئے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ جیسی آج کی دنیا ہے ویسی ہی ہمیشہ تھی یاں آج کی دنیا سب سے پرفیکٹ دنیا ہے یاں دین پڑھے بغیر وہ یہ سمجھتے ہیں جیسا دین ٹی وی سے پیش کیا جارہا ہے یہیں دین کا درست ترین تصور ہے اور اس نسل یاں آپ کہہ لیں ابلیس اور اس کی جماعت فری میسن کی کوششوں کا ثمر ہے کہ ٹی ٹی، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا آیا جس سے لوگ مطالعہ سے دور چلے گئے

اب تصور حقیقت کو لینے کا لوگوں کے سامنے ایک ہی مقبول طریقہ بچا ہے اور وہ ہے سن کر لینا ہم نے ہر کذاب کو سنا ہی ہوا ہے چاہے وہ جو بھی کذاب ہو کسی نے بھی اس کی باتوں کی تصدیق نہیں کی ہوتی اب اگر یہاں میں کسی کذاب کا نام لوں تو لوگ بھڑک اٹھیں گے مگر وہ یہ جانتے ہیں ہم نے قرآن وسنت کو پڑھ کر تصدیق نہیں کی اور یہ بھی جانتے ہیں تصدیق ضروری ہے مگر وہ میری بات نہیں مانیں گے کیوں اس طرح شاید وہ شکست کھا جائیں گے ان کو شکست کھانا منظور ہے مگر میرے خالص قرآن وسنت سے دھلے خیالات و نظریات سننا منظور نہیں اور اپنے محبوب دجالوں کے جن پر ان کا ایمان ہے ان کی تعلیمات پر میرے درجنوں اعتراضات کا جواب دینا بھی منظور نہیں بس وہ جس چیز کو مانتے ہیں اسی کو مانتے رہ کر مرنا چاہتے ہیں جیسے صرف اسی کام کیلئے دنیا میں آئے ہوں

قیام پاکستان سے پہلے کلمہ کے نام پر (جی ہاں پہلے والی ریاستیں بھی کلمہ کے نام پر ہی قائم ہوئی تھی) سنتالیس اسلامی ریاستوں میں سے کسی میں بھی قومی ترانہ نامی کسی چیز کا وجود نہیں تھا۔ مگر اب قومی ترانہ، قومی پرچم، قومی پھول، قومی سبزی غرض ہر چیز قومی اس سب کا مقصد ایک ملک کے عوام کو دوسرے ملک کے عوام سے علیحدگی کا احساس دلانا ہے تاکہ ان کو تقسیم رکھا جاسکے دنیا میں قومیت اور وطنی قومی ریاستوں کا تصور ابلیس لایا ہے یہ دجال کی آمد سے پہلے دجالیت کا دور ہے۔ پوری دنیا کی سیاسی اشرافیہ پہلے دن سے یعنی وطنی قومی ریاستوں کے قیام سے آپس میں متحد ہے جب سے استعماری ریاستوں نے دنیا پر قبضہ کیا ہے تب سے دنیا پر انہی کا قبضہ ہے دنیا کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی نظام کی اصلیت کے متعلق ویڈیوز میں اپنے چیٹ گروپ میں بھیجتا رہتا ہوں

https://www.facebook.com/share/p/MMdRKzdQmgaUL23g/?mibextid=oFDknk

ذاکر نائیک کا قضیہ (حصہ اول)

اس وقت پورے پاکستانی میڈیا پر ذاکر نائیک ٹاپ ٹرینڈ ہے، اور لوگوں کا دین چونکہ میڈیا ہے لوگ اکیسویں صدی میں میڈیائی دین پر ایمان لا چکے ہیں اس لیئے ڈاکٹر ذاکر نائیک کو بطور اسلامی اسکالر کے قبولیت کا رجحان بھی بڑھا ہے کیونکہ وہ میڈیا پر ٹرینڈ میں ہے اور لوگوں کا دین میڈیا ہے باقی جو دین اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا تھا اس کا کون فالور ہے یہ تو اسے معلوم ہو گا جس نے وہ دین پڑھا ہے دس بیس سال لگا کر دس بیس لاکھ صفحات پڑھے ہیں اس کو معلوم ہو گا وہ دین کیسا ہے۔آج کی دنیا میں مشکل سے ہی کوئی اس دین کا پیروکار ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا۔

اب اس بات کی طرف آتے ہیں جس کو لوگ مانتے بھی ہیں اور نہیں بھی مانتے ایک طرف لوگ سمجھتے ہیں ڈاکٹر اسرار دجالی میڈیا کے خلاف شعلہ بیان رہا دوسری طرف جب میں ان سے پوچھتا ہوں ڈاکٹر اسرار کو اسی دجالی میڈیا نے مقبول بنایا تو لوگ کہتے ہیں تم کذاب ہو اسی طرح جب میں کہتا ہوں کیا تحریک لبیک کا میڈیا پر تذکرہ نہیں آتا کیا تحریک لبیک الیکشن کمیشن آف پاکستان میں رجسٹرڈ نہیں کی گئی تاکہ اسلام کے نام پر دھوکہ دے سکے تو لوگ کہتے ہیں تم کذاب ہو ایسے ہی جب میں پوچھتا ہوں عمران خان، زرداری، نواز شریف سمیت آج تک کی پوری سیاسی اشرافیہ کو میڈیا نے مقبول نہیں بنایا تو لوگ کہتے ہیں تم کسی ہیرو کو نہیں مانتے اس لیئے تم کذاب ہو۔

جب میں کہتا ہوں بھٹو خود اسی گروہ کا حصہ تھا اس گروہ کے عزائم اور بھٹو کے عزائم میں کوئی فرق نا تھا تو لوگ کہتے ہیں تم کذاب ہو یہیں تو بھٹو کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔

لوگوں کا دین اسلام نہیں میڈیا ہے لوگ دن رات میڈیا کو سننے ماننے کے باوجود مجھے میرے ہیں تم کذاب ہو ہمارا دین میڈیا نہیں ہے۔

اب ڈاکٹر ذاکر نائیک 33 سال کی ہاں 33 سال بعد پاکستان آیا ہے اور ٹرینڈ میں ہے بہت سے لوگ اسے ہیرو سمجھتے ہیں مگر وہ میڈیا پر ٹرینڈ بنا ہوا ہے اب جو لوگ اسے ہیرو سمجھتے ہیں ان کا 95 فیصد میڈیا کو دجالی بھی سمجھتا ہے مگر اس کے باوجود وہ ٹرینڈ کو فالو کرتے ہیں میڈیا کے دجالی ہونے کے سبب ڈاکٹر ذاکر نائیک کو دجالیت کا نمائندہ نہیں سمجھتے، عقل مند آدمی تو میری بات سمجھے گا مگر وہ بھی اعتراف نہیں کرے گا کہ میں سچ بیان کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کی پٹاری عقیدے سے خالی ہو جاتی ہے اور دوبارہ سے نئے عقیدے کی تعمیر کی زحمت کون اٹھائے پڑھنا ویسے بھی موت ہے اور میری بات کون مانے مجھے جانتا کون ہے ڈاکٹر ذاکر نائیک کو تو ایک عالم جانتا ہے (میڈیا کی بدولت) رہا معاملا جاہل لوگوں کو تو وہ مجھے گالیاں دیں گے جیسے پہلے دیتے ہیں مگر عقل مندوں والا کام کبھی نہیں کریں گے کہ بھائی ہماری نظر میں تم نے یہ نئی بات کی ہے ہمیں فلاں فلاں بات کی سمجھ نہیں آئی اس بات کو سمجھا دو ہم تو ایسے ایسے ڈاکٹر ذاکر نائیک یاں فلاں فلاں شخص کو درست سمجھتے ہیں کیا تم ہمیں فلاں بات کی وضاحت دو گے

اب لوگو کا ایک تیسرا طبقہ ہے جو مجھ سے کسی قسم کی وضاحت بھی نہیں مانگے گا یہ انتہائی ضدی اور ہٹ دھرم قسم کے لوگ ہوتے ہیں یہ اپنے مذہبی یاں سیاسی پیشوا کو خدا کا نائب سمجھتے ہیں اور مطالعہ حرام سمجھتے ہیں یہ اپنے لیڈر کو غلط سمجھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

ذاکر نائیک کے ذکر کے ساتھ میں نے پہلی پوسٹ میں نعیم بن حماد کی الفتن سے ایک روایت نقل کی ہے کہ دین آخر میں اجنبی ہو جائے گا اور اجنبیوں کیلئے مبارک ہے، میں نے صرف ایک حدیث پیش کی ہے باقی جس طرح سکرپٹ کے ذریعے اس کی انڈیا سے بے دخلی پر اسے مزید ہیرو بنایا گیا اور باقی سارے کام یہ فری میسن کے وہ نفسیاتی حربے ہیں جو عام لوگوں کو نہیں دکھتے کیونکہ ذہن سازی کا عمل بتدریج ہوتا ہے اور اگر حدیث کو دیکھا جائے تو ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ڈنکے چار دانگ عالم میں بج رہے ہیں اور کوئی وجہ نہیں میڈیا کی بدولت بج رہے ہیں جبکہ بہت سے اسلامسٹوں کے نزدیک میڈیا تو

دجالی ہے اور بہت سے جدید ذہن رکھنے والوں کے نزدیک ڈاکٹر ذاکر نائیک بنیاد پرست ہے اگر وہ بنیاد پرست ہے تو سیکولر میڈیا نے اسے دلہا کیوں بنا رکھا رہے یوں اسلامسٹ اور سیکولر دونوں کا دعویٰ بے اثر ہو جاتا ہے اور پیچھے صرف ایک چیز بچتی ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک دوسری تمام اسلامی مذہبی اشرافیہ کیطرح فری میسن ہے جس کے ذریعے فری میسن دین کا دجالی ورژن پیش کرتے ہیں مگر وہ ڈاکٹر ذاکر نائیک جیسے لوگوں کو باقائدہ سکرپٹ کے مطابق پوچھے جانے والے سوال وجواب کے ذریعے اتنا مقبول بنادیتے ہیں کہ لوگ سمجھتے ہیں یہیں اسلام کا اصل نمائندہ ہے۔

ذاکر نائیک کا موضوع چونکہ میڈیا میں ٹرینڈ میں تھا اس وجہ سے مجھے تھوڑی سی تفصیل عرض کرنی پڑی کیونکہ میں پوری دنیا کے دجالی میڈیا کے خلاف کھڑا ہوں۔اس کے علاوہ ڈاکٹر ذاکر نائیک نے زمین کے متحرک ہونے کے موضوع پر باقی مذہبی اشرافیہ کیطرح اپنی شیطانیت بالکل واضح کر رکھی ہے اس پر میں نے اپنے مضمون آسمانوں کی پیدائش اور قرآن کا بیان میں تفصیل بیان کر رکھی ہے

لوگ اندھے نہیں ہیں ان کا دین میڈیا ہے تو جو کچھ میڈیا پر ٹرینڈ بنے گا وہ اس کو مانیں گے تو ضرور مگر لوگوں کو یہ نہیں دکھتا آخر بے حیائی کا پیغامبر میڈیا ڈاکٹر ذاکر نائیک کو مقبول کیوں بنا رہا ہے وہ خبروں میں ان کیوں ہے حالانکہ وہ تو عورتوں سے نامحرم عورتوں سے جسم مس نا کرنے کی بات کرتا ہے جبکہ ساری ٹی وی ڈرامہ اور فلم انڈسٹری اس کے برعکس کھڑی ہے اس لحاظ سے بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ میڈیا پر ڈاکٹر ذاکر نائیک کا ذکر تک نا آئے مگر جس طرح میڈیا بے حیائی کا پیغامبر ہے ایسے ہی ان دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سالوں میں انہوں نے دین کا دجالی ورژن بھی پیش کرنا ہے اسی وجہ سے وہ ذاکر نائیک کو ٹی وی پر پیش کرتے ہیں

خدارا میری لکھی گئی باتوں کو دو چار بار غور سے پڑھیں اور سمجھیں اپنے ذہن کو پرانی ذہن سازی پر نا چلاتے جائیں جو کچھ میڈیا کی سکرین سے یاں مذہبی اشرافیہ پیش کر رہے ہیں اس پر اپنے دماغ سے بھی غور کریں یہ فتنہ کا دور ہے لازمی نہیں جو مقبول ہو وہ درست دین بھی پیش کر رہا ہو

https://www.facebook.com/share/p/CJ9ShKZD9p3Mia5q/

ذاکر نائیک کا قضیہ (حصہ دوم)

ایسا تقریبا ہمیشہ ہوتا ہے کہ میڈیا جس بھی موضوع کو ٹرینڈ بناتا ہے مجھے اس موضوع پر ایک سے زیادہ مضامین لکھنے پڑتے ہیں شاید ہر ایک مضمون سے ایک آدھ شخص راہ راست پر آتا ہو ارشد ندیم پر مجھے چھ مضمون لکھنا پڑے ایسے ہی جب ساحل عدیم کو میڈیا نے ٹرینڈ بنایا تو اس پر میں نے چار مضامین لکھے-میڈیا کے ٹرینڈز پر لکھنا آسان بھی ہوتا ہے اور کارآمد بھی کیونکہ وہ موضوع لوگو کے اذہان میں تازہ ہوتا ہے اس لیئے فتنہ کو اجاگر کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے

ذاکر نائیک کے ٹرینڈ کے حوالے سے پہلے مضمون میں، میں نے اس بات پر زور دے کر ذکر کیا کہ مذہبی اشرافیہ میں سے ایک طبقہ میڈیا کو دجالی سمجھتا ہے اور اب وہیں طبقہ میڈیا کے ذریعے ٹرینڈ میں لائے گئے ذاکر نائیک کو مبلغ اسلام بھی سمجھتا ہے یعنی ایک ہی وقت میں لوگ میڈیا کے متعلق دو قسم کی آرا رکھ لیتے ہیں اسی سبب جب میں کہتا ہوں اکیسویں صدی عیسوی اور پندرہویں صدی ہجری میں لوگو کا دین میڈیا ہے تو لوگ غصہ کرتے ہیں وہ سمجھتے ہیں ہمارا دین تو اسلام ہے مگر یہ شخص بکو اس کیوں کرتا ہے کہ تمہارا دین میڈیا ہے مگر آج تک ایک بھی ایسا شخص نہیں ملا جس نے مجھ سے پوچھا ہو کہ یہ میڈیا کیونکہ دین ہو گیا

اصلا لوگ اپنے نظریات کی شکست اور ان کو جھوٹا قرار دیئے جانے کو پسند نہیں کرتے اس لیئے ذاکر نائیک اور میڈیا کے موضوع پر لوگو نے بالکل دوسری قسم کی آرا اپنالی اس لیئے ہم اس دوسرے حصہ میں میڈیا پر بات کر لیتے ہیں-

اول تو اگر آپ نے میڈیا کو فالو کرنا ہے تو سب سے پہلے آپ کیلئے آسمانوں سے چودہ سو سال قبل اترنے والی خبروں کو جاننا بھی ضروری ہے تو سوال پوچھنا میرا حق بنتا ہے کہ آپ میں سے کتنوں نے مکمل قرآن کو سمجھ کر یعنی ترجمہ کیساتھ مکمل شروع سے آخر تک پڑھا ہے اور کتنی بار پڑھا ہے کیونکہ قرآن تو بار بار پڑھی جانے والی کتاب ہے یہ تھوڑا ہی ہے کہ ایک بار حج کر لیا اور جان چھوٹی قرآن کو تو بار بار پڑھنا چاہیے

اور آسمانی خبروں کا دوسرا ذریعہ یعنی حدیث، آپ نے حدیث کی کتنی کتب پڑھی ہیں ان دو سوالوں کے بعد میں آپ سے پوچھوں گا اب آسمانی خبروں کو جاننے کے بعد آپ جدید خبروں کے ذرائع میڈیا کو کیسے دیکھتے ہیں یعنی قرآن وسنت کے تناظر میں آپ میڈیا کو کس طرح سے دیکھتے ہیں بالخصوص بے حیائی کے تناظر میں کیونکہ آسمانی خبروں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کروں

اور میں اس حدیث کی یہ شرح کرتا ہوں (مزید آپ شروحات دیکھ لیں، یقین جانیں آپ کو فایدہ ہی ملے گا نقصان نہیں ہو گا کم از کم کسی مولوی کو سننے سے بہتر ہے) کہ جب آدمی کی نظروں سے حیا کا پردہ اٹھ جائے تو اس کیلئے گناہوں کے سارے بند کھل جاتے ہیں یعنی اس کے بعد اس کے سامنے کوئی روک ٹوک نہیں رہتی اور اگر آپ میڈیا کی بات کریں تو میڈیا کا پہلا مقصد ہی بے حیائی کا فروغ ہے یہ نیوز چینل جن پر ٹائٹ لباس میں نامحرم نیوز اینکرز کیساتھ اٹھکیلیاں کرتی اور ذاکر نائیک کی مصروفیات کی خبر دیتی نیوز اینکرز جن کا پورا جسم بے حیائی کی مجسم تصویر ہوتا ہے ان کا اور نیوز چینل کا ظہور تو بڑے تھوڑے عرصہ کی بات ہے پہلے پہل جو ٹی وی چینل آئے ان کا کل وقتی کام بے حیائی تھا

اب ہم سمجھتے ہیں کہ خبروں کیلئے مخصوص چینل آ گئے ہیں مگر ان چینلز کا کام خبریں دینا نہیں بلکہ دجالی معاشرے کے قیام کیلئے ذہن سازی کرنا ہے وہ تو ہمیں جو بتایا گیا ہے کہ میڈیا ان ان مقاصد کیلئے لایا گیا اور اسے دین کی تبلیغ کیلئے بھی استعمال میں لایا جا سکتا ہے ہمارا اس جھوٹ پر اندھا اعتماد ہے جس کے

سبب ہم میڈیا کا اصل چہرہ نہیں دیکھ پاتے اور یہ تک نہیں سمجھ پاتے آخر میڈیا چینلز اپنے ہزاروں ملازمین انفراسٹرکچر، گاڑیوں اور باقی معاملات کے اخراجات کیا تیل اور شیمپو کی مشہوری سے پورے کرتے ہونگے ؟؟؟؟؟

ایسا تو ممکن نہیں ہے پھر ان سب سینکڑوں نیوز چینلز کو پیسہ کہاں سے آتا ہے اور خبر کیلئے تو ایک ہی چینل کافی ہے سینکڑوں نیوز چینلز کی کیا ضرورت ہے کہیں ان چینلز کا مقصد بجائے خبر کے بار بار ایک جھوٹ کو دہرا کر اس کو سچ ثابت کرنا تو نہیں ہے کیونکہ عام عقل تو یہیں تاثر لے گی کہ آخر کس طرح ممکن ہے کہ سو نیوز چینل جھوٹ پر جمع ہو جائیں مگر عام آدمی کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ دجال کی آمد سے پہلے کے دھوکے کے سالوں میں دھوکہ دینے کیلئے ابلیس کے گروہ فری میسن نے بڑی لمبی چوڑی منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔

زمین ہوا، پانی، انسان اور کائنات کی پیدائش کے متعلق تو پوری دنیا کا میڈیا جو دھوکہ مل کر انسانیت کو دے رہا ہے اس حوالے سے سینکڑوں ویڈیوز اور کتب کے تراجم میں ابتک اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں پیش کر چکا ہوں مگر میڈیا جس چیز کو ٹرینڈ بناتا ہے اس پر میں اپنی وال پر لکھتا ہوں اور میرا بنیادی عنوان میڈیا کو دجال کا ہتھیار ثابت کرنا ہے۔یہ سب کچھ میں فیس بک کے الگورتھم سے بچتے ہوئے کرنے کی کوشش کرتا ہوں اس کے باوجود میرے متعدد اکاؤنٹس فیس بک بلاک کر چکی ہے

ایک بنیادی جو لوگ بھول جاتے ہیں دیکھیں جب آپ کے سامنے کوئی نئی بات آتی ہے تو بجائے یہ کہ اس کو بالکل جھٹلا دیں آپ کا کام ہے اسکی تحقیق کریں اسے سمجھنے کی کوشش کریں، میں چھ سات بار مکمل قرآن ترجمہ کیساتھ اور اس کی تین تفاسیر صحاح ستہ میں حدیث کی چھ کتب سمیت بہت سارا دینی سرمایہ پڑھ چکا تھا مگر مجھے قرآن کی بنیادی تعلیم کا علم نہیں تھا کہ زمین ساکن ہے جیسا قدما سمجھتے تھے اور اس ضمن میں جدید سائنس دھوکہ دے رہی ہے جب پہلی بار یہ بات میرے علم میں آئی تو عام لوگوں کیطرح فورا میرے دماغ نے اس کا رد کیا مگر چونکہ قرآن وسنت کے مطالعہ سے میں اسلام میں تحقیق کا طریقہ سمجھ چکا تھا یعنی ہر چیز کی تہہ تک جانا ہے اس لیئے میں نے بالخصوص زمین کے ساکن ہونے کے موضوع پر قرآن سے غور و فکر شروع کیا اور میرے سامنے سارے راز کھلتے چلے گئے کیونکہ قرآنی آیات تو پہلے سے ذہن میں پیوست تھی مگر پہلے وہ آیات زمین کے متحرک ہونے کے تصور کیساتھ پیوست تھی کیونکہ دجالی معاشرے کی بدولت میں معاشرت کے اثرات سے خالی نا تھا جب دوسرے انداز میں غور و فکر شروع کیا تو حق کو پالیا، اس لیئے ہر نئی چیز کو فورا جھٹلا نہیں دینا چاہیے اس پر مسلسل غور و فکر ضروری ہے قائد اعظم اور علامہ اقبال کی حقیقت کے متعلق میں مسلسل چھ ماہ تک غور و فکر کرتا رہا ایسے کی ڈاکٹر اسرار احمد اور اس سلسلے میں میری رہنمائی صرف قرآن وسنت نے کی۔

آخری بات میرے نزدیک صرف ذاکر نائیک دجال کا نمائندہ نہیں ہے اور نا ہی میرا اس کے مخالف فرقہ سے کسی قسم کا تعلق ہے بلکہ میرے نزدیک پچھلے ڈیڑھ سو سال کی تمام تر مذہبی اشرافیہ دجال ابلیس ہے ہاتھ پر بیعت ہے اس ڈیڑھ جو سال میں جو بھی آیا ہے آپ جس جس کو بھی جانتے ہیں میرے نزدیک جب سے انہوں نے وطنی قومی ریاستوں کو حلال کیا ہے تب سے یہ ساری مذہبی اشرافیہ دجال کے ہاتھ پر بیعت ہے اور میڈیا تو خالص دجال کا ہتھیار ہے اس سوشل میڈیا کو بھی وہ اسی مقصد کیلئے لائے ہیں کہ عوام مین سٹریم میڈیا کے لایعنی مباحث کو اٹھا کر سوشل میڈیا پر دست و گریباں رہیں اور آپس میں منقسم رہیں یعنی ابلیس کا Divide and rule کا پروگرام کامیاب سے جاری رہے اسی مقصد کیلئے انہوں نے فرقے بنائے ،جمہوریت ٹی وی اور سوشل میڈیا لائے،لوگ جس چیز کو نعمت سمجھتے ہیں وہ زحمت ہوتی ہے لوگوں کا مسئلا صرف یہ ہے وہ قرآن وسنت پڑھتے نہیں اور آسمانی خبروں کے تناظر میں ان چیزوں کو دیکھتے نہیں۔

لوگ کہتے ہیں ذاکر نائیک نے لاکھوں لوگوں کو مسلمان کیا، میں کہتا ہوں کسی ایک آدمی کے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں یعنی وہ گواہ پیش کریں جو گواہی دیں کہ ہاں میں گواہی دیتا ہوں میری آنکھوں کے سامنے جو شخص مسلمان ہوا میں نے اس کو لانچ دس سال ہوتے ہیں دیکھ رہا ہوں وہ مسلمان ہی ہے اور وہ گواہ صادق وامین بھی ہوں، جو لوگ کہتے ہیں لاکھوں لوگوں کو مسلمان کیا ان کے پاس کسی ایک شخص کے مسلمان ہونے کا ثبوت نہیں ہے مسئلا سارا یہ ہے کہ لوگوں کا دین میڈیا ہے میڈیا پر جو کچھ پیش کیا جاتا ہے لوگ آنکھیں بند کر کے اس کو درست مان لیتے ہیں چاہے وہ ملکی سیاست ہو، کھیل ہو یاں جنگیں ہوں۔

سب سے بڑا مسئلا یہ ہے کہ عقلی اعتراضات کا جواب تو دینا دور لوگ ان پر غور تک کرنا گناہ سمجھتے ہیں ایسے لگتا ہے جیسے دین اسلام کا عقل سے کچھ لینا دینا ہی نہیں ہے میں لوگو سے سادہ سا سوال پوچھتا ہوں بھارتی حکومت کیا چاہتی تھی ذاکر نائیک مسلمان بڑھائے یاں مسلمان کم ہوں تو لوگ کہتے ہیں مسلمان کم ہوں یہ چاہتی تھی بھارتی حکومت پھر میں عرض کرتا ہوں جب دس سال تک ذاکر نائیک پورے بھارت میں دندناتا رہا اور آپ کے بقول لاکھوں لوگوں کو مسلمان کرتا رہا کیا اس وقت بھارتی حکومت ستو پی کر مست ہو کر سوئی رہی اور اسے نظر نہیں آیا ذاکر نائیک کیا کر رہا ہے یاں ذاکر نائیک نے بھارتی حکومت پر دم کرر کھا تھا تو آگے سے لوگ گالیاں دیتے ہیں پھر میں لوگو سے پوچھتا ہوں آخری عمر میں اسے مزید مقبول کرنے کیلئے اس کی بے دخلی کا ڈرامہ رچایا گیا اور جس ملائشیا میں وہ گیا وہاں کے متعلق کبھی آپ نے کچھ جاننے کی کوشش کی ہے وہاں کون کون سے قانون خلاف اسلام بن رہے ہیں تو لوگ پھر گالیاں دیتے ہیں اور تحقیق کو اپنے اوپر حرام سمجھتے ہیں یعنی جاننا چاہیے ملائشیا میں اسلام سے متعلق آخر ایسی کون سی حصوصیات تھی جو اس نے ذاکر نائیک کو قبول کیا-یاں اس کے حکمرانوں کی اسلام سے ایسی کون سی وابستگی ہے کوئی ایک بات تو دکھائی جائے سوائے اس بات کے کہ آخری عمر میں اس کو مزید مقبول بنانے کیلئے سارا ڈرامہ رچایا گیا جس طرح سکرپٹ کے مطابق اس سے سوال وجواب ہوتے ہیں

ذاکر نائیک نے یوٹیوب کی کمائی کو حرام قرار دیا ہے، پھر ذاکر نائیک کی یوٹیوب کی بدولت شہرت کیسے حلال ہے یعنی ایک ایسا پلیٹ فارم جس پر ایسا گند پیش کیا جاتا ہے کہ اس کی کمائی حرام ہے وہ پلیٹ فارم ڈاکٹر ذاکر نائیک جیسے سکالر کو کیوں مقبول بنا رہا ہے ؟؟؟؟؟

کیا ہم اس بات پر سوچنا گوارا کریں گے

ایک بات تو یہ ہے کہ وہ اصل میں ڈھونگ ہے اسی وجہ سے یوٹیوب جیسا پلیٹ فارم جس کا بنیادی مقصد بے حیائی کا فروغ ہے وہ اس ڈھونگ کو پرموٹ کر رہا ہے اور اس کی بطور اسلام سکالر کے شہرت میں اضافہ کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کے پاس ذاکر نائیک کو یوٹیوب کی جانب سے شہرت دینے کا کوئی سبب ہو تو ضرور بیان کیجئے گا آپ کہہ سکتے ہیں یوٹیوب تو باقی مذہبی اشرافیہ کو بھی پرموٹ کرتا ہے تو میں کہوں گا یہ ساری مذہبی اشرافیہ ڈھونگ ہے لوگو نے کہا تم نے یہ معیار کیسے مقرر کر لیا چونکہ ذاکر نائیک کو میڈیا مشہور بنا رہا ہے اس لئیے وہ غلط ہے

یہ فتنہ کا دور ہے نا؟؟؟؟؟

سب کہیں گے ہے

اب حدیث سنیں یہ نعیم بن حماد کی الفتن میں ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے زمانہ میں وہ شخص سب سے نیک بخت ہو گا جو غیر مشہور ہو گا اگر باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا اگر گھر موجود رہتا ہے تو کوئی شخص اسے غیر موجود نہیں سمجھتا

https://www.facebook.com/share/p/2WF6tKEHHJRgR1Kv/

ذاکر نائیک کا قضیہ (حصہ سوم)

ایسا ہمیشہ ہوتا ہے جب بھی میڈیا کسی چیز کو ٹرینڈ بناتا ہے تو اگلا ٹرینڈ آنے تک مجھے مسلسل مضامین لکھنے پڑتے ہیں، میڈیا نے مذہبی اشرافیہ کو چاہے وہ جو بھی ہو ڈاکٹر اسرار ہو، ذاکر نائیک ہو، یوٹیوب پر مرزا ہو، غامدی ہو، طارق جمیل ہو یاں کوئی اور میڈیا نے ان سب کو اتنی مقبولیت دی ہے اور اتنا مشہور بنایا ہے کہ ایک عام آدمی کسی صورت میں بھی خود کو ان سے بہتر نہیں سمجھتا اور ان کو سب سے بڑا مسلمان سمجھتا ہے حالانکہ وہ عام شخص ان تمام تر شخصیات مذہبی اشرافیہ کی ذاتی زندگی کے متعلق الف ب بھی نہیں جانتا اس نے ان کو صرف ویڈیوز میں سنا ہے یاں بے حیائی کے پیغامبر میڈیا کی سکرین پر جیسے کہ اول اسرار احمد پی ٹی وی پر آیا اور مقبول ہوا ایسا ہی ذاکر نائیک پیس ٹی وی پر مقبول ہوا حالانکہ میڈیا کنٹرولڈ ہے حکومتوں کی اجازت سے چینل کھلتے ہیں

مگر میڈیا نے لوگوں کی جو کچھ ذہن سازی کر دی ہے لوگ اس ذہن سازی سے باہر نہیں نکلنا چاہتے اور یہاں تک کہ بداخلاقی و بدتمیزی گالیاں تک پر اتر آتے ہیں ذاکر نائیک پر پہلے دو مضامین پر غور کرنے ان کا علمی و منطقی انداز میں جواب دینے یاں رد لکھنے کی بجائے پچاس فیصد لوگوں نے گروپس میں مجھ سے بداخلاقی برتی حالانکہ ان کو معلوم ہے اللہ روز حشر اس بداخلاقی کا حساب لے کر اس شخص کو دے گا مگر لوگوں کی ذہن سازی ایسی ہو چکی ہے کہ ان کی محبوب شخصیت کے خلاف بات کرنے والے شخص سے بداخلاقی وہ فرض عین سمجھتے ہیں یہ سب دینی تعلیمات سے ناواقفیت اور دل میں اللہ کا ڈر نا ہونے کا نتیجہ ہے

عموماً ایک بات جو ہر بار دیکھنے کو ملتی ہے وہ لوگوں کا یہ اعتراض کے تمہارے علاوہ کوئی مسلمان نہیں تو میرا جواب عموماً یہ ہوتا ہے کہ بھائی آپ سمیت ہر عام مسلمان مجھ سے بہتر مسلمان ہے مگر وہ لوگ جو آپ کی عقیدہ سازی کر رہے ہیں یعنی مذہبی اشرافیہ وہ سب ابلیس کی پیروکار ہے مگر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ معاشرے میں سب سے بڑا مسلمان مذہبی سکالر ہے بالخصوص وہ سکالر جو ٹی وی پر آتا ہے

سوشل میڈیا پر ہمیشہ وہیں باتیں ٹرینڈ میں آتی ہیں جس بات کو مین سٹریم میڈیا ٹرینڈ بناتا ہے لوگ اس بات پر کسی بھی پہلو سے غور کرنے کو تیار ہی نہیں کہ دجالی اور بے حیائی کا پیغامبر میڈیا آخر ذاکر نائیک کو ٹرینڈ کیوں بنا رہا ہے یعنی ایک طرف ذاکر نائیک سٹیج پر نامحرم خواتین کیساتھ کھڑا ہونے کا روادار نہیں (اسکاڈھونگ) اور دوسری طرف بے حیاقسم کی طوائف کیطرح کی نیوز اینکر چہک چہک کر ذاکر نائیک کی مصروفیات کی خبریں دیتی ہے آخر وہ نیوز اینکر ایسا کیوں کرتی ہے کیا اس کو پیسے ملتے ہیں اور جو پیسے دے رہا ہے اس نے ذاکر نائیک اسلامی سکالر کی خبر دینے کیلئے بے حیا نیوز اینکر کیوں رکھی ہے اگر ذاکر نائیک اسلام کا اتنا بڑا مبلغ ہے تو میڈیا اس کو کوریج ہی نا دے مجھے بتائیں انڈین میڈیا بھی ذاکر نائیک کو کوریج دیتا تھا اور مجھے یہ بتائیں بے حیائی کے فروغ کے ضمن میں کیا پاکستانی میڈیا انڈین میڈیا سے پیچھے ہے

بے حیائی کا فروغ پوری دنیا کے میڈیا کا مشترکہ مقصد ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کرو اس کے باوجود میڈیا ذاکر نائیک کو ٹرینڈ بنا رہا ہے اور میں اس پر لکھتا ہوں تو بجائے لوگ اس ضمن میں سوچنے کے مجھے ہی گالیاں دیتے ہیں، مجھے ذاکر نائیک سمیت ساری مذہبی اشرافیہ کی حقیقت پہلے سے معلوم ہے مگر میں ہر شخص کے متعلق وقت پر لکھنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ لوگ کم بھڑکیں اور معاملہ کو حالات و میڈیائی پراپوگنڈا کے تناظر میں سمجھیں مگر لوگ پرانی ذہن سازی کو چھوڑنے کو تیار ہی نہیں۔

اللہ کے بندوں تم مذہبی اشرافیہ کو پارسائی کا منصب تو تب دو جب تم ان کی ذاتی زندگی کے متعلق تحقیق کر لو جیسے محدثین راویوں کے متعلق تحقیق کرتے تھے کیونکہ انہوں نے ان سے دین لینا تھا تم بھی مذہبی اشرافیہ سے دین لیتے ہو مگر تمہاری ان کے متعلق تحقیق کیا ہے -

https://www.facebook.com/share/p/R3837X1C25WhJSBP/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں ہے (حصہ اول)

جو چیز ٹرینڈ میں ہے اس پر بات تو ہونی چاہیے کیونکہ ٹرینڈ میڈیا سیٹ کرتا ہے اور انسانی تاریخ میں ابلیس کے کامیاب ترین ہتھیار کے خلاف میدان جنگ سجانے کا حکم اللہ تعالیٰ دیتا ہے_

اولمپک کی ابتدا سے پہلے اولمپک ٹارچ آخر میں ایک ٹرانس جینڈر کو دی گئی جس سے انہوں نے ظاہر کیا کہ اس عالمی سٹیج شو سے (جس کے تمام مقابلے سکرپٹڈ اور پرڈکٹ ایبل ہوتے ہیں) ہم لوگوں کی اخلاقیات کو کس جانب موڑیں گے_ یعنی انہوں نے انسانی فطرت سے ہٹ کر تیسری جنس کو نمائندہ بنایا_ اس میں کوئی برائی نہیں ہے مگر ایک جرم ہے جس کو آشکارا کرنا ضروری ہے اصلاوہ پوری انسانیت کو تیسری نسل بنانا چاہتے ہیں اور اس کی زندہ مثال فری میسن کا خدا بیفومٹ ہے جو مرد بھی ہے اور عورت بھی_

آغاز کیساتھ ہی اولمپک کی افتتاحی تقریب میں عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی گئی جس پر عیسائی دنیا سے سخت تنقید کے بعد افتتاحی تقریب کی ویڈیو یوٹیوب سے ہٹادی گئی_ یعنی انہوں نے ظاہر کیا کہ ناصرف ہم اخلاقیات اور مذہب کا خاتمہ چاہتے ہیں بلکہ ہم لوگوں کو تیسری جنس میں تبدیل کر کے نسل انسانی کی افزائش بھی روکنا چاہتے ہیں، ویکسین سے تو (جیسا کہ 2015 ٹیڈ ٹاک میں بل گیٹس نے کہا تھا ہم ویکسین سے آبادی گھٹائیں گے ویڈیو میں نے اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کی تھی) یہ بیل منڈے ناچڑھ سکی اور ترغیب و تحریص سے یہ کام نکالا جائے گا_

انڈیا میں لاکھوں کروڑوں مسلمانوں پر ٹوٹنے والے مصائب اور مظالم کا بدلا شاید ارشد ندیم نے لے لیا ہے ؟؟؟؟

کیا شریعت میں قصاص ایسے ہی لیا جاتا ہے کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا تھا پوری امت ایک جسم کی مانند ہے جب جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم اس درد کو محسوس کرتا ہے، میڈیائی وحی پر ایمان لانے کی بدولت ہمیں بھارتی مسلمانوں کا غم کم اور ارشد ندیم کے جیتنے کی خوشی زیادہ ہے (خوشی صرف ان معنوں میں کہ میڈیا کی سکرین پر بیٹھے ابلیس کے ہاتھ بیعت دانشور اسے خوشی کا نام دیتے ہیں) ہم نے خود دین و تاریخ و اخلاقیات و انسانی حقوق کے مطالعہ سے خوشی و افسردگی کی کوئی تعریف متعین نہیں کی بلکہ میڈیا ہمارے کان، آنکھیں اور زبان سب کچھ ہے میڈیا کی خبر وحی کا درجہ رکھتی ہے اور میڈیا کا جہنم ہمارے لیئے جنت نظیر ہے_

آدم و نوح و ابروہیم و موسیٰ و سلیمان و ہارون و عیسیٰ سے لیکر پیغمبر آخر الزمان تک کس نبی نے اتھلیٹکس منعقد کرائے جس میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اچھلتے کودتے ہیں نیم عریاں جسم تمغے اٹھائے لوگوں کی خوشی کا باعث بنتے ہیں یہ تہزیب و ثقافت اور خوشی و غمی کے ان مناظر سے اسلام اور مسلمان کا کیس تعلق ہے_ حققیت میں ہم چودہ سو سال پہلے کے اسلام کی بجائے میڈیائی دین پر ایمان لا چکے ہیں اور ابلیس ہمارا رہبر و رہنما ہے_

استعماری طاقتوں کے دنیا پر قبضے اس کے بعد دھوکے کی جعلی آزادیوں، وطنی قومی ریاستوں اور ان کو اقوام متحدہ (دجال کے ہیڈ کوارٹر) کے ماتحت کر دینے سے پہلے ساڑھے پانچ ہزار سالہ انسانی تاریخ میں کب ایسا ہوا ہے کہ ملک آپس میں جنگیں بھی لڑتے ہوں اور تجارت بھی کرتے ہوں، اس سے بڑھ کر تاریخ سے ناواقفیت کے سبب سے بڑی جہالت ہے وہ یہ کہ ایسا کب ہوا تھا جب ریاستیں یعنی بادشاہتی جنگوں کے معرکوں میں نوجوان کے دھڑ بھی کٹوار ہی ہوں اور دوسری طرف انہیں بادشاہتوں کے نوجوان بجائے جنگ کے میدان میں قوم کا سر فحر سے بلند کرنے کی نام نہاد کھیل کے میدان میں سر بلند کر کے لاکھوں کروڑوں کے انعامات پاتے ہوں جو عوام کی ٹیکس سے لوٹ کے پیسوں سے دیئے جائیں_

یہ کیسے ممکن ہے کہ کشمیر، فلسطین اور شامی جنگ کے سٹیج شو کیساتھ ساتھ آپ اولمپکس مقابلوں کے گرینڈ سٹیج شو سے بھی لطف اٹھائیں_

ارشد ندیم نے بڑی محنت کی، ٹھیک ہے مگر ہم ابھی تک تو اللہ اور رسول کو مانتے ہیں میڈیا کی خبر کے علاوہ آپ کے پاس اسکی محنت کا کیا ثبوت ہے ؟؟؟ یقیناً کچھ بھی نہیں_ مگر مسئلہ سارا یہ ہے کہ میڈیا نے پراپوگنڈا کیا اور ہم ایمان لے آئے کیونکہ ہر طرف سے جو آواز پڑتی ہے وہ میڈیائی سحر کا ہی نتیجہ ہوتا ہے ابھی تو چھوٹی بات ہے کہ کوجب یہ میڈیا دجال کی مسیحائی کا اعلان کرے گا تب تو سوشل میڈیا پر میرے جیسے نکمے بھی ناہوں گے جو قرآن وسنت سے معاملے کی اصل واضح کر سکیں، تب وہ سوشل میڈیا بند کر دیں گے_

جس شہر میں ارشد ندیم کے تمغہ جیتنے کی میڈیا نے مبینہ اطلاع دی ہے اسی شہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے چھپے تھے میڈیا نے مثالی منافقت کا سامنا کرنے کیلئے خبر تو دی (تاکہ مذہبی اشرافیہ اس عمل سے اپنی سیاست چمکا سکے) مگر اس جرم کا مداوا کہاں ہوا_ اور اب آپ کے نزدیک وہیں شہر ارشد ندیم کو عزت دے رہاہے اور اس نام نہاد میڈل سے پاکستان کا نام اونچا ہوا ہے جھنڈے کی عزت بڑھی ہے

اولمپکس کی مخلوط تقریبات سے ابلیس خوش ہوتا ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیانا رہے تب جو چاہے کرو مگر کیا کیا جائے میڈیا یہ بات تو نہیں بتاتا کہ اسلام میں نامحرم مرد وعورت کا ایک دوسرا کا چہرہ دیکھنا حرام ہے آج کی دنیا میں شاید ہی کوئی عورت کسی مشہور عالم دین کو اس کے چہرے کی شناخت سے ناپہچانتی ہو (کیونکہ یہ دجالی معاشرت ہے) اور شاید ہی کوئی ایک بھی ایسا مرد ہو جس نے مریم نوازیاں شیریں مزاری کا چہرہ نادیکھ رکھا ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ قوم تباہ ہوگئی جس نے عورت کو حکمران بنایا مگر اس دجالی ریاست ودجالی سیاسی نظام میں ہر جماعت کیلئے عورتوں کو پانچ فیصد کوٹا دینا لازم ہے ان ابلیس کے بندوں کو معلوم ہے جمہوریت شیطانیت ہے مگر یہ ذہن سازی کرتے ہیں کہ بالآخر اس شیطانیت سے ہم رحمانیت کا پرچم لہرادیں گے سو سال کا انتظار تو ہو چکا اور کتنی مدت درکار ہے کچھ معلوم نہیں۔

فیس بک پر بظاہر دین دار دکھنے والے چنگے بھلے افراد بھی میڈیائی وحی پر ایمان لا کر اس بات کا اظہار فرمارہے ہیں کہ ارشد ندیم کا عمل (اگرچہ جبکہ تک تحقیق ناکرلیں مبینہ ہے کیونکہ سنی سنائی بات کی دین میں کوئی اہمیت نہیں، صحیح مسلم

مگر ہمارا تو دیں کا صرف دعویٰ ہی ہے) ملک و قوم کے فخر کا سبب بنا_ محترم بھائیوں ابلیس کی پراپوگنڈا فوج میڈیا کی آمد سے قبل ملک وملت کی سرخروئی کن لوگوں کے ہاتھوں ہوتی تھی ؟؟ کیا سید احمد شہید، ٹیپو سلطان اور سراج الدولہ آپ کیلئے باعث فخر وافتخار نا تھے ؟؟ نسل کو نوع کو کون تاریخ بتائے گا اور کون اس بات کی تعلیم دے گا کہ ملک و قوم کے معنی کیا ہیں اور اصل سرمایہ وافتخار والی چیزیں کونسی ہوا کرتی ہیں_

وہ تماش بین جس کوملت کی لاکھوں مائیں بہنیں ٹی وی پر دیکھتی ہیں (جس کی شکل دیکھنا ان کیلئے شریعت میں حرام ہے) اس تماش بین ارشد ندیم کی تنخواہ ، مراعات وسفری سہولیات وہوٹلوں کے حرچے وحکومتی انعامات یہ سب پیسہ عوام کی حون پسینے کی کمائی سے دیئے جانے والوں ٹیکسوں سے آتا ہے مگر غارت ہو میڈیائی پراپوگنڈا جس کے باعث ہم اپنے پیسے کے ضیا کو بھی سرمایہ فحر وامتیاز سمجھتے ہیں_

ارشد ندیم کے مبینہ تمغہ سے صرف ایک فرق پڑا ہے اشرافیہ میں ایک فرد کا اضافہ ہوا ہے اور نقلی ہیرو کی قطار میں ایک اور بت کھڑا کر دیا گیا ہے_ امت مسلمہ کا آخری ہیرو خلافت کے تحت برطانوی فوجوں سے لڑنے والا بہادر سپاہی تھا مگر کون ان نوحیز ذہنوں کو جماعت اور امیر کا تصور دے (مسلم وبحاری کی متفق علیہ حدیث کے مطابق اب جماعت اور امیر دونوں نہیں ہیں)

دیں ناپڑھنے کے سبب اور جدید دجالی نصاب تعلیم ومیڈیائی وحی پر ایمان لانے کے سبب ہمارا تصور حقیقت وتصور ہیرو وتصور فحر وامتیاز وتصور ملک ملت وپرچم وتصور اولمپکس سب دجالی ہے، سلطنت روما میں جب رعایا حکمران کے مظالم سے تنگ آکر بغاوت پر آمادہ ہو جاتی تب حکمران لوگوں کا دھیان اصل مسائل سے ہٹانے کیلئے کھیل تماشے کراتے، انسان طبعی طور پر تماش بینوں کو پسند کرتا ہے، لغو چیزیں رجحانات کو موڑنے کا بہترین ذریعہ

ہے اس سب لوگ کچھ وقت کیلئے مسائل بھول جاتے آج کے دور میں بھی فلموں، ڈراموں وکھیلوں کے ذریعے سے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹائی جاتی ہے اقوام متحدہ (دجال کے ہیڈ کوارٹر) کے ماتحت تمام ممالک صرف اقوام متحدہ کے پانچ سو سے اوپر قوانین کے تابع ہیں اور ان قوانین میں جدت دجالی معاشرت کے قیام کیلئے ہے ذہنی وجسمانی طور پر بیمار قوم بھی صلاح دیتی ہے کہ کھیل صحت کیلئے ٹھیک ہیں چلیں ارشد ندیم کو کھیل کے سبب تو فٹنس، دولت، عزت وشہرت تمام ملی آپ نے اس سے متاثر ہو کر کتنے ڈنڈ پیلے _

سارے کھیل اشرافیہ کے چونچلے اور غریب کے منہ پر تماچہ ہیں جب تک کسی کو ہیرو بننے کیلئے پہلے سے منتخب نا کر لیا جائے اور تمغے نہیں جتائے جاتے، سارے عالمی کھیل سکرپٹڈ ہوتے ہیں، آپ کے معاشی و معاشرتی وسیاسی وسماجی نظاموں میں ظلم واستحصال کی روکار فرما ہے مگر اس چیز سے توجہ ہٹانے کیلئے وہ کہتے ہیں ارشد ندیم کے تمغہ سے قوم کو خوشی ملی، یہ جذبہ اور یہ خیالات ہمارے اپنے نہیں ہیں انہیں میڈیا پراپوگنڈا سے ہمارے اذہان میں ٹرانسپلانٹ کرتا ہے ہم جو کچھ سوچتے، بولتے اور محسوس کرتے ہیں وہ ہم نہیں کرتے سب کچھ میڈیا کراتا ہے اس نے ارشد ندیم کو ٹرینڈ بنایا ہے _

ہم کتنے صحابیوں کے نام جانتے ہیں؟؟؟؟

اس کے برعکس کھیلوں کے تماش بین اور فلموں اور ڈراموں کے دجالوں میں سے ہم کتنوں کے نام جانتے ہیں کتنے سیاستدانوں کے نام ازبر ہیں _

صرف اسی ایک بات سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ہماری ترجیحات کیا ہیں اور ہم مسلمان کتنے ہیں _

ہماری معلومات کا بیشتر سورس میڈیا ہے (سوشل بھی اسی کا جز ہے) یہ معلومات ہیں یاں جہل اور ضمن میں ہماری کچھ تحقیق نہیں، کونسی معلومات ہماری دین و دنیا کیلئے مفید ہیں اور کونسی مضر ہمیں اس کا بھی اندازہ نہیں ہے کیونکہ بنیادی طور پر جاننے کا عمل اللہ کی نازل کردہ وحی و تاریخ اور معاشی و معاشرتی وسیاسی ووطنی نظاموں کے ارتقا کو جاننے سے شروع ہوتا ہے مگر نسل نو جاننے کے عمل کو میڈیا سے شروع کرتی ہے اور وہ اسی میڈیا کی بدولت یہ بات بھی جانتی ہے کہ میڈیا معلومات مہیا کرنے کا ذریعہ ہے حالانکہ اصولی طور پر اس بات کی تصدیق خارج سے کرنی چاہیے، تیز ترین معلومات کا حصول مطالعہ سے ہوتا ہے ناکہ سننے سے اور جو شخص اس ضمن میں کم وقت میں زیادہ معلومات حاصل کرتا ہے وہیں سچ کے زیادہ قریب ہوتا ہے _

ہم اولمپکس اور اس کے کھیلوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں دیکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتے کیونکہ اس طرف ہماری توجہ نہیں دلائی گئی اس بار انہوں نے ایسے عمل سے ان تقریبات کا آغاز کیا ہے جن سے اصلا مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں مگر اولمپکس کی افتتاحی تقریب میں اس توہین کا کسی میڈیا چینل نے واویلا نہیں مچایا ہمارے نزدیک خدا اور رسول کی توہین سے ملک وملت کے عزت واحترام سے کوئی فرق نہیں پڑا (کیونکہ ہم نام کے مسلمان ہیں، میڈیا اکیسویں صدی کا دین ہے) مگر ارشد ندیم کے تمغے سے ملک وملت کا نام ضرور بلند ہوا ہے اگر یہ پاکستان (کسی نام نہاد اسلامی لاحقے کیساتھ) وجود میں آیا بھی ہے تو نصاب میں پڑھی گئی تاریخ کی ہی لاج رکھ لیں اور سوچیں آخر اس اولمپکس کے سٹیج شو میں عیسی علیہ السلام کی توہین کیوں کی گئی اور اس خدتک کی گئی اتنا شور بلند ہوا کہ فری میسن کے کنٹرولڈ میڈیا کو بھی اس بات کی خبر دینی پڑی _

قرآن وسنت کی بجائے ایسے قومی ہیروز کا وجود جو قوم کی ذہن سازی کر سکیں ہر حوالے سے عالمی اشرافیہ کے حق میں ہے کیونکہ انسانیت کی پانچ ہزار سالہ انسانی تاریخ میں پہلی بار آج سے تین سو سال قبل ایک دم سے تمام نظاموں میں بنیادی تبدیلیاں رونما ہوئی (مگر حقیقتاً یہ سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوا) فطری عمل میں سب کچھ ایک ساتھ سو فیصدی ارتقا نہیں پاجاتا کچھ چیزیں ارتقاپاتی ہیں یہ ضروری نہیں چند ماہ میں درجنوں کتب کے مطالعہ سے میں اپنی سوچ میں جو ارتقالاتا ہوں میرے ہی جیسے ذہن اور زبان کا کوئی دوسرا آدمی بھی ایسا ہی کرلیں یاں میں سالوں تک کسی غیر نصابی کتاب کا ایک صفحہ بھی ناپڑھوں اور میرے برعکس جو شخص ہر ہفتے میں دوچار کتب کا مطالعہ کرتا ہے میں علمی میدان میں اسکی برابری کا دعویٰ کروں _

ہمارے لئیے کیا بہتر ہے اور کیا بدتر اس چیز کی معلومات میڈیا فراہم نہیں کرتا میڈیا کی سکرین سے حاصل کردہ معلومات یقینی نہیں ہیں جبتک آپ ان کی تصدیق نا کرلیں آپ میڈیائی خبروں کے باعث جانتے ہیں ارشد نے محنت سے تمغہ کمایا (مسلمان کے نزدیک اصل کامیابی کیا ہے، قرآن وسنت کے مطالعہ کے بغیر وہ ناجانتے ہوئے) اس بات کا علم یعنی نہیں ہے مگر جو بات یقینی ہے وہ یہ ہے کہ طبقہ اشرافیہ میں ایک اور ہیرو کا اضافہ ہوا ہے_

باب خیبر اکھاڑ پھینکنے والے علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ بھی ہمارے ہیرو ہیں (کم از کم میرے تو ہیں) ان کو اس کارکردگی پر کونسا تمغہ دیا گیا یا مین سٹریم میڈیا کی کس سکرین سے بے پردہ و بے حیا نیوز اینکر نے فتح حیں رکے ترانے گائے، ہمارے مبارک اسلاف نے ان واقعات کو بالاسناد اپنی کتب میں لکھا ہے جن کی چودہ سو سال بعد بھی ہم تحقیق وتصدیق کر سکتے ہیں_ سیدنا علی پر کونسے انعامات کی بارش کی گئی یا ان کو کونسی تنخواہ دی جاتی تھی_

قیام پاکستان (جس کو علامہ اقبال نے کہا تھا

دور حاضر کے بتوں میں بڑا سب سے وطن ہے	جو پیراہن ہے اس کا مذہب کا کفن ہے
نظارہ دیرینہ زمانے کو دکھا دے	اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے

سے پہلے کرہ ارضی پر قائم ہونے والی سنتالیس مسلم ریاستوں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک دور، خلافت راشدہ، بنوامیہ، بنوعباس، سلطنت سپین، صفوی سلطنت، خلجی بادشاہت، سلطنت عثمانیہ، غوری و تغلق و مغل سلطنت) ان میں سے کس ایک سلطنت میں نام نہاد اولمپکس کے نام پر سرکس (بے حیا سپورٹس انٹرٹینمنٹ) کا وجود نہیں تھا_

اسلام کے بارہ سو سالہ دور میں قومی نہیں اسلامی ہیروز ہوا کرتے تھے اور وہ ہیرو جنگ کے میدان میں ابھرتے تھے ٹی وی سے دکھائی جانے والی کسی سرکس کے نتیجے میں نہیں_ ان ہیروز کو میدان جنگ میں داد دینے کیلئے ارد گرد ہزاروں نامحرم مرد وعورت کا ہجوم نہیں ہوتا تھا، اللہ آسمانوں سے ان کو داد دیتا تھا_ اس وقت ہیرو بنانے کیلئے سو نیوز چینلز کے پراپوگنڈا کی ضرورت ناپڑتی تھی اسلامی گھرانوں کی پاکباز خواتین نے ان ہیروز کے چہرے تک نادیکھے ہوتے تھے کیونکہ ان کے چہرے دیکھنا ان کیلئے حرام ہوتا تھا مگر وہ ان کے ناموں سے واقف ہوتی تھی اس وقت بابر اعظم اور ارشد ندیم کی کامیابی کیلئے بلکہ باطل کا سرنیچا کرنے کیلئے دعائیں ہوتی تھی_

اللہ کے ہاں قومیت اسلام ہے (قومیت پاکستان کا کوئی تصور نہیں یہ تصور اور اس کو بطور عقیدہ و نظریہ آپ نے نصاب تعلیم و میڈیائی وحی پر ایمان لانے کے سبب اپنایا ہے) اور اللہ کے ہاں قابل فخر وامتیاز وہ شخص ہے جو اسکے احکامات کا تابع ہے_ میں تاریخوں سے جنگ قادسیہ اور فتح قسطنطنیہ و فتح سپین کی مثالیں دینے سے قاصر ہوں کیونکہ مضمون طوالت پا جائے گا_ وطنی قومی ریاستوں (ریاست کا دجالی تصور) میں ہیروز پیدا کیئے جاتے ہیں اور ہیرو پر فخر کرنا (میڈیا سکھاتا ہے) کیا میں اس بچے پر فخر نہیں کر سکتے جو کوڑے کرکٹ سے اپنی روزی تلاش کرتا ہے اور کیا حکومت ارشد ندیم کو دی جانے والی کروڑوں کی مراعات کی بجائے اس بچے کی بھوک نہیں مٹا سکتی_ مگر کیا، کیا جائے دجالی میڈیا ان عوامل کی جانب توجہ مرکوز کرائے تو تب یہ چیزیں ٹرینڈ میں آئیں۔ کیا پیرس اولمپکس میں خواتین اتھلیٹس کے اچھل کود کرنے سے اللہ راضی ہوگا؟؟؟؟ خدارا اگر آپ نے تھوڑا بہت دین بھی پڑھا ہے تو مجھے بتائیں۔ جو دین میں نے پڑھا ہے اس کے مطابق تو اس عمل سے اللہ کا غصب نازل ہوگا (جو ہم پر نازل ہو رہا ہے)

اگر آپ چودہ سو سالہ دینی سرمایہ کی بات کریں تو ہمارے آخری قومی ہیرو آخری عثمانی خلیفہ تھے اور اسلامی تاریخ میں سب سے آخری قومی ہیرو عیسی علیہ السلام ہونگے (جن کو یہیں میڈیا جس پر ہم ایمان کے آئے ہیں دہشت گرد ثابت کردے گا کیونکہ وہ اصل عالمی جہاد کو تازہ کریں گے)

https://www.facebook.com/share/p/3Yzs6wm9YpcBsMXg/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں ہے (حصہ دوم)

نیا ٹرینڈ بننے سے پیشتر ہمارے ہاں بد اخلاقی مستقل ٹرینڈ میں ہے میڈیا (بشمول سوشل میڈیا) کی بدولت نفرتوں، کدورتوں اور تقسیم کے وسیع سونامی کے باعث ہم اپنے نظریات سے آدھا انچ بھی مخالفت رکھنے والے کیلئے گالی، توہین و تضحیک و بہتان والزام تراشی اور سب سے بڑھ کر بد اخلاقی روا سمجھتے ہیں، اس کے ساتھ ہی اللہ اور اسکے رسول پر ایمان کا دعویٰ بھی رکھتے ہیں۔

دنیا پر دجالی میڈیا کے ٹیک اوور کے بعد کسی کو شرم یاں غیرت دلانا، ایسے عمل کا وجود مٹ چکا ہے_ اب سارے معاملات میڈیا طے کرتا ہے اور مشرق سے لیکر مغرب تک پوری دنیا میں میڈیائی وحی پر ایمان میں کوئی فرق نہیں ہے میڈیائی مذہب تمام قدیم مزاہب کے خلاف نیا مذہب ہے اس مذہب کی سب سے اہم خصوصیت بعض دین دار (مغالطہ) اس مذہب کو اپنانے کے باوجود اس سے بے خبر ہیں_

میں آپ کے سامنے آسان سوال رکھتا ہوں مسلمان آج سے چودہ سو سال قبل کیسری و کسریٰ سے بر سر پیکار ہیں شاہ قیصر اولمپکس کا انعقاد کراتا ہے، کیا اسلامی سلطنت اپنے کھلاڑیوں (جو یقیناً صحابہ ہوتے) ان کو شیطانی اولمپکس کی حرافات میں کھیلنے بھیجتی_ ہم اصل دشمنوں اور باطل کے اصل تصور کے ارد گرد بات کر رہے ہیں وہ دنیا چودہ سو سال بعد کی دھوکے کی دنیا نہیں ہے جس میں لوگوں کا دین میڈیا ہے اس دنیا میں دین ایک ہی تھا یعنی دین اسلام_

ہم 14 سو سال بعد آجاتے ہیں یاں پندرہ سو سال، قیامت کی علاماتِ صغریٰ کے پورے ہونے کا آغاز ہو چکا ہے شیطانی اولمپکس منعقد ہوتے ہیں امام مہدی عالم کفر سے بر سر پیکار ہیں، کیا اس دوران اسلامی خلافت یاں امامت کے سربراہ مہدی اپنا دستہ اولمپکس کی حرافات میں روانہ کریں گے۔

ہم اس سوال کو مزید آسان کرتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز حشر آدمی کو اس وقت تک اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے گا جب تک وہ بتا نا دے کہ زندگی کہاں، کن کاموں میں گزاری (جب ہم دین کا مجموعی اور تاریخ کا اجمالی مطالعہ کرتے ہیں اور پھر آج کی دنیا اس کے شیطانی نظاموں کو دیکھتے ہیں تو رسول اللہ کے فرامین کی حقیقی قدر سے دل منور ہوتا ہے اور ارد گرد پھیلی معاشرتی تاریکی صاف دکھتی ہے مگر یہاں معاملہ دوسرا ہے اس دجالی معاشرت کو ہمارے نزدیک بطور جنت پینٹ کیا گیا ہے اسی معاشرت میں اولمپکس کے نام پر سپورٹس انٹرٹینمنٹ ہماری ساری توانائیاں چھین رہا ہے اور ہم اس کو باعث فخر و امتیاز سمجھتے ہیں) اگر میدان حشر میں (جس کا نقشہ میڈیائی وحی پر ایمان کے سبب کبھی بھی ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں دوڑے گا، ناہی ہمیں یہ معلوم ہو گا کہ خوف خدا ہی حکمت کی ابتدا ہے) اللہ نے پوچھ لیا کہ زندگی دی تھی میری عبادت کیلئے، اور حق گوئی کیلئے تم کھیلوں کو دیکھ کر قومی ہیروز کے نشے میں مست رہے میری دی گئی نعمت کی ناقدری کی اس وقت ہمارے پاس کیا جواب ہو گا اللہ مرد و خواتین دونوں سے پوچھے گا کیا میں نے تمہارے لیئے نامحرم کا چہرہ دیکھنا خرام نہیں کیا تھا تب ہم کیا جواب دیں گے

کاش ہم مسند احمد بن حنبل سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی وہ چھ سات مرویات پڑھتے جن میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچازاد کا چہرہ بار بار دوسری طرف موڑتے رہے کہ وہ نامحرم عورت کو نا دیکھے بعد میں فرمایا مجھے فتنے کا حدشہ پیدا ہوا، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی ذات، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کا انسانی تاریخ کا سب سے مبارک دور، ساتھ علم کا دروازہ علی، مکہ کا شہر، حج کا موقع، کیا اس وقت فتنہ کا حدشہ تھا؟؟؟؟

مگر کیوں

وجہ صرف امت کو تعلیم دینی تھی

اللہ پوچھے گا اولمپکس میں جو پاکستانی خواتین اچھلتی کودتی رہی ہیں تو اس اچھل کود سے غضبناک ہوا کیونکہ یہ انسانی فطرت سے ابلیسی بغاوت پر بیعت کا نتیجہ تھا، تمہاری غیرت کو کیوں جوش نہیں آیا_ تم نے اس عمل کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے کیوں نا نکالا۔ تم فیس بک پر لکھتے تھے دنیا تمہیں پڑھتی تھی میرا فرمان تمہاری نظروں کے سامنے تھا۔ تم وہ امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلئے کھڑی کی گئی ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو کیا تم کو برائی نظر نہیں آئی، تم کیوں میڈیا کو خدا بنا بیٹھے کیا میری کتاب اور حدیث کی پچاس کتب مٹ گئی تھی جو تم نے ان کو پڑھ کر ہدایت حاصل نا کی _ اللہ پوچھے گا تم نے میری دی گئی نعمت وقت کو کھیلوں کی فضولیات دیکھنے میں کیوں برباد کیا، اللہ پوچھے گا کیا تمہارے پاس کھیل دیکھنے کا وقت تو تھا جبکہ معلوم تھا زندگی ختم ہونے والی ہے اور آگے ہمیشہ کی زندگی ہے، اللہ پوچھے گا تمہیں انٹرٹینمنٹ تو عزیز تھی قرآن و سنت کا مطالعہ اور حق و باطل و فتنہ کی پہچان کیوں عزیز نا تھی_

ہمارا معاشرہ شدت پسندی کا شکار ہے اور اس عمل کی تخم ریزی ابلیس نے کی ہے، اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں_ انسانوں میں ابلیس کے دوست (میڈیا) نے اکیسویں صدی میں دوستی کا حق ادا کیا ہے اللہ ان دوستوں کو تو جہنم میں پھینکے گا ہی مگر ہمیں یہ دیکھنا چاہیے ہم اپنا دین, نظریہ، غلط و صحیح کا تصور کہاں سے لے رہے ہیں

اگر آپ نے جاننا ہے کہ جس دنیا میں آپ نے آنکھ کھولی ہے وہ پرفیکٹ ہے تو آپ کو ماضی کا مطالعہ کرنا ہو گا اور دیکھنا ہو گا ماضی کی دنیا کیسی تھی_ اگر آپ گھر سے ہی شروع کریں اور اپنے بڑے بوڑھوں سے پوچھیں کہ باباجی آپ کا زمانہ اچھا تھا یاں یہ زمانہ اچھا ہے تو قسم کھا کر کہیں گے کہ ہمارا زمانہ اچھا تھا، ان لوگوں کو آپ کے زمانے سے کوئی بیر نہیں ہے بلکہ وہ دونوں زمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا ان کے سامنے بدلتی جا رہی ہے جس میں احساس مٹتا جا رہا ہے جس میں اچھائی و برائی کا تصور میڈیا، فلمیں اور ڈرامے دیتے ہیں جس میں صاحب الرائے کا سرے سے وجود ہی نہیں ہے اب میڈیا کے بھانڈوں کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے وہ ہمیں دین و دنیا ہر چیز کے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں

میڈیا آپ کی دنیا کا بہترین عنصر نہیں ہے، مکمل علم کتاب میں پایا جاتا ہے، درجنوں لوگوں نے مجھے کہا تم اتنے جاہل ہو اتنا بڑا مضمون لکھ دیا کون پڑھے، گویا ہم پڑھے بغیر ہی عالم اور جاننے والے (قرآن کی اصطلاح جاننے والے اور نا جاننے والے برابر نہیں ہو سکتے) بن چکے ہیں اور تم مطالعہ کر کے بھی جاہل ہو_ اصلا ہمارا مطالعہ نہیں ہے ہمارا ذہن، عقائد و نظریات میڈیا کی سکرین سے سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر تشکیل پائے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے(مسلم) گویا اس کو درست مان لے_

میڈیائی وحی پر ایمان لانے والوں کی اکثریت کہتی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کھیلوں کے مقابلے کرائے میں عرض کرتا ہوں وہ صحیح روایت لائیں جس سے یہ بات ثابت ہو، لوگوں کے دلوں میں اللہ کا خوف نہیں ہے کیونکہ میڈیا نے صرف باطل نظریات کی تعلیم دی ہے اللہ کا خوف پیدا نہیں کیا، دیدہ دلیری سے لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے, کبار صحابہ روایات بیان کرنے سے ڈرتے تھے مبادا کہیں بھول کر زبان سے جھوٹ کا نکل جائے اور جہنم کے سزاوار نا ٹھہریں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے مگر نا ہی لوگوں کو ان فرامین کا علم ہے نا ہی جنت کی چاہت اور دوزخ کا ڈر کس نے جنت اور قبر دیکھی ہے، ہمارے سامنے تو آج کی رنگین دنیا ہے ہم اس زندگی کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں، معاشرے ڈیجیٹلائزیشن اچھا عمل ہو گا مگر معاشرتی زندگی میں کتب بینی کا رجحان کتنا ہے تا کہ ہم عقل مند بن کر گرد و پیش پر درست نگاہ ڈال سکیں_

میڈیا کی ذہن سازی چھوٹا عمل ہے وہ (فری میسن) بڑی ذہن سازی کی صلاحتیں رکھتے ہیں ابھی میں مائنڈ پروگرامنگ کے متعلق دو کتب کا بیک وقت ترجمہ کر رہا ہوں (اور اس ترجمہ کو اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کر رہا ہوں) اگر آپ وہ کتب (اور باقی سینکڑوں کتب) پڑھ لیں تو یقیناً آپ کا تصور حقیقت بدل جائے، مختلف تکنیکوں سے انسانی پرسنالٹی کو بالکل بدل دیا جاتا ہے سب سے پہلے بچوں کی قبل از وقت پیدائش کرائی جاتی ہے اس مقصد کیلئے الیومیناٹی حاصل حواتین کا استعمال کرتی ہے جو لوگ اپنے بچوں کو بیچ دیتے ہیں ان سے بچے لیئے جاتے ہیں، اغوا کیئے جاتے، ہسپتالوں سے چوری کیئے جاتے ہیں مثلاً والدین کو بتایا جاتا ہے آپ کا بچہ مردہ پیدا ہوا_

نیٹ فلیکس کی ایک سیرز میں مائنڈ پروگرامنگ کے سارے عمل کو عمدگی سے فلمایا گیا ہے کیونکہ ابلیس کرما کے عقیدے پر یقین رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے روز حشر میں اللہ کے حضور یہ عذر رکھوں گا کہ میں نے ان کو پہلے سے اپنے منصوبوں کے متعلق آگاہ کر دیا تھا یوں میں نے ان کیساتھ بھلائی کی اب تو میرے ساتھ بھلائی کر_

اب ان دو کتب کا تذکرہ میڈیا پر نہیں آیا اس لیئے کوئی ایک فرد بھی مجھ سے ان کتب کا پتہ دریافت نا کرے گا کیونکہ ہم میڈیا کی بدولت جو کچھ جانتے ہیں اس کو ہی علم کی معراج سمجھتے ہیں اس ذہن سازی کے مقابل کوئی بھی شخص قرآن و سنت اور تاریخ سے جو مرضی حقائق بیان کرتا رہے ہم سننے پر ہی راضی نہیں ہوتے ہم سچ کے فالور نہیں ضد کے فالور ہیں اپنا نظریہ (جو میڈیا نے تشکیل دیا ہے) اس کو بدلنے پر تیار نہیں ہوتے چاہے وہ غلط بھی ہو_ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے_ بہت ساری چیزیں ہمارے دل میں کھٹکتی تو ہیں مگر چونکہ میڈیا نے ان کو برائی کی کیٹگری میں شامل نہیں کیا اس لیئے وہ ہمارے نزدیک یونیورسل سچ ہیں حالانکہ قرآن کی رو سے کسی یونیورسل سچ کا وجود ہی نہیں ہے اگر یونیورسل سچ ہوتا تو تمام دنیا کا ایک ہی مذہب ہوتا (اللہ قرآن میں کہتا ہے اکثریت ہمیشہ گمراہ ہوتی ہے) آج اکثریت چھوڑیں آٹھ بلین کی ذہن سازی کرنے والا میڈیا ہے اور اس چیز کی خبر چودہ سو سال قبل دی گئی ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا امانت دار کو بد دیانت اور بد دیانت کو امانت دار کہا جائے گا اور رویبضہ لوگوں کے عام معاملات میں بات کریں گے (رائے دیں گے، نظریہ سازی کریں گے، تبصرہ و تجزیہ کریں گے اور مائنڈ پروگرامنگ کریں گے) صحابہ نے پوچھا یارسول رویبضہ کون تو فرمایا وہ کمینہ شخص جس کو اپنی حقیقت کا بھی علم نا ہو_

آج دنیا انہی دھوکے کے سالوں کا شکار ہے جس میں فاسد نظریات پروان چڑھائے گئے ہیں ہر چیز کی تعریف بدل دی گئی ہے معاشرہ فطرت سے ہٹ چکا ہے اور میڈیا کی بدولت ہم اس معاشرے کو پرفیکٹ سمجھتے ہیں میڈیا ن لیگی یا انصافی نہیں ہے وہ صرف دجالی ہے جیسے ہماری سیاست دجالی ہے مگر چونکہ میڈیا نے اسلامی سیاست کے متعلق بتایا نہیں اور ہم نے مغرب کے ملحدین کی اس باطل جمہوری نظام پر کتب پڑھی نہیں اس لیئے ذہن سازی کے زیر اثر ہمارے لیئے سب پرفیکٹ ہے بہت سارے لوگ یوٹیوب اور فیس بک کے دین کے پیروکار ہیں (بشمول مین سٹریم میڈیا)

لوگ کسی بھی ضمن میں مخالفت برداشت نہیں کر سکتے وہ اپنے پروفائل میں ایسے لوگوں کو ہی رکھنا پسند کرتے ہیں جو ان کے ہم حیال ہوں ان کے حیالات کی تعریف و توصیف کریں حالانکہ اللہ کہتا ہے تم وہ امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلئے کھڑی کی گئی ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو_ لازمی نہیں جس نظریہ و عقیدہ کے آپ پیروکار ہیں وہ درست ہی ہو_ درست اور نادرست کا فیصلہ کرنے والی پہلی چیز اس عقیدہ و نظریہ کو قرآن و سنت

(وحی کے دو یقینی سورس) پر پیش کرنا ہے مگر ہم نے ان دو سورسز سے استفادہ نہیں کیا اس لیئے ہم ان تجربات سے گزر نہیں سکتے۔ ایک شخص سو پی ایچ ڈی بھی کر جائے اور قرآن کا زندگی میں ایک بار بھی مکمل مطالعہ نا کرے تو کیا وہ شخص اللہ سے قریب جائے گا یاں دور۔

اصل علم کیا ہے ؟؟؟

قرآن وسنت

کیونکہ اس کو اللہ نے نازل کیا ہے وہ رب جو ہمارا خالق ہے اس کو معلوم ہے ہمارے لیئے کیا بہتر ہے اور کیا مضر، اصل علم جانے بغیر ہم کسی طرح حق کو پا سکتے ہیں۔

میڈیا کی پیدائش، قرآن وسنت کی ذہن سازی کے خلاف نئے مذہب کا ظہور تھا اور ابلیس ہزاروں سالوں کی کوششوں کے بعد اپنے مذہب کو مقبول بنانے میں کامیاب ہوا، ابلیس کے مذہب میں صرف پراپوگنڈا کی بدولت حقائق کو منوایا جاتا ہے اس پراپوگنڈا کے زیر اثر کوئی بھی شخص نا چیزوں (خبروں) کی تحقیق کرتا ہے اور نا ہی میڈیا کی سکرین سے بننے والے ٹرینڈز کی قرآن وسنت سے تصدیق کرتا ہے۔

یہ کوئی نرالی بات نہیں ہے کہ دنیا کا 99 فیصد باطل عقائد کر جمع ہو جائے کہنے کو تو سبھی کا دین عیسائیت، اسلام، یہودیت یاں ہندومت ہو مگر حقیقت میں وہ سب میڈیائی دین کے پیروکار ہوں۔ دجال کی آمد سے قبل ایسے ہی حالات کی خبر دی گئی ہے۔ میں احادیث پیش کرتا ہوں اور لوگ بے دھڑک اپنی بات پر ڈٹے رہتے ہیں پہلے حصہ کی اشاعت کے بعد اکثریت نے ایسے ہی رد عمل کا مظاہر کیا جبکہ صحابہ کا یہ طرز عمل نہیں تھا

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے ہمسائے سے اس کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اس کو نا روکے۔ جب ابوہریرہ اپنی حدیث بیان کر چکے تو لوگوں نے اپنے سر جھکا لیئے تب انہوں نے کہا کیا وجہ ہے میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم اعراض کر رہے ہو اللہ کی قسم میں اس لکڑی کو تمہارے کندھوں میں ٹھونس دوں گا

اللہ کے دین میں تو مشرکوں سے مدد طلب کرنا بھی روا نہیں ہے (حدیث) مگر ہمارا میڈیا باور کراتا ہے ارشد ندیم مشرکوں کے ملک سے تمغہ جیت لایا، ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی انہوں نے اس کو کیسے جیتنے دیا، کیونکہ وہ اپنی نافذ کردہ دجالی معاشرت میں ہر ملک میں ہیرو پیدا کرنا چاہتے ایسے ہیرو جو دین کا دکھاوا کریں اور لوگ ان کو پوجیں بعد میں وہ ان ہیروز سے ان کی مقبولیت کے سبب کام لیں گے

حدیث کے مطابق یہ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والوں کا دور ہے (کتاب الفتن نعیم بن حماد و صحیح مسلم و بخاری) مگر ہم میڈیائی وحی پر ایمان لانے کی بدولت اس دور کو سب سے بہتر خیال کرتے ہیں۔

وطنی قومی ریاستوں کے بت ہمارے نزدیک اسلامی ریاست کی جدید شکل ہے اللہ آپ کو سمجھ دے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری قوم ہرگز تباہ نہیں ہو گی حتی کہ ان میں تمایز ظاہر ہو جائے صحابہ نے پوچھا تمایز کیا فرمایا قوم پرستی جو میرے بعد لوگ اسلام میں پیدا کریں گے۔ (کتاب الفتن، ص29 مترجم)

معاذ بن جبل نے فرمایا بے شک تم دنیا میں فتنے اور مصیبتیں ہی دیکھوں گے اور معاملہ سختی کا ہی ہو گا تم ہرگز کسی ہولناک اور سخت مصیبت کو نہیں دیکھوں گے مگر یہ کہ جو مصیبت اس کے بعد آئے گی اس کے بعد تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی (نعیم بن حماد)

میڈیائی دین پر ایمان لانے کی بدولت ہمارے نزدیک آج کی دنیا بالکل پرفیکٹ دنیا ہے مگر جو لوگ اس دنیا کو قرآن وسنت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کیلئے معاملہ مصیبتوں سے بھرا ہوا ہے۔

صیہونی فری میسن کا مقبول ترین ڈاکومنٹ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں لکھا ہے

آج کے دور میں سب سے بڑی طاقت پریس (میڈیا) ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہے پریس کی بدولت ہم خود پس پردہ رہ کر غیر یہود عوام کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتے ہیں

جاری ہے جب تک میڈیا نیا ٹرینڈ میدان میں نہیں لے آتا!

https://www.facebook.com/share/p/wzdkEhSY4fPaLUP2/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں ہے (حصہ سوم)

آج کے دور میں سب سے بڑا راز قرآن و سنت کے علوم ہیں (کیونکہ انکو کوئی پڑھتا نہیں) جب تک دنیا میں اسلامی نظام تعلیم رہا تب تک بچے کی پہلی تعلیم قرآن کا حفظ کرنا ہوتا تھا (وہ عربی بھی جانتے تھے) ان ادوار میں میڈیائی وحی کا کوئی وجود نا تھا لوگ وحی الٰہی سے ہی ہدایت لیتے تھے، معاشرے میں واحد ٹرینڈ قرآن و سنت کے علوم تھے اگر شخصیات میں سے کوئی ٹرینڈ بنتا تو وہ میدان جنگ کے سپاہی، اچھے حکمران، وزرا اور امراء بنتے تھے۔
میڈیائی وحی پر ایمان لانے والوں کو چودہ سو سال پیچھے لے جانا بہت مشکل ہے کیونکہ ان کے مذہب (میڈیا چودہ سو سال پرانا دین بیان نہیں کرتا) میں اس چیز کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ دجال کی آمد سے عین پہلے کا دور ہے اگر آپ انٹرٹینمنٹ کی نیت توڑ کر اولمپکس کی افتتاحی تقریب کا مشاہدہ کرتے تو آپ کو بہت کچھ عجیب نظر آتا جیسے 2012 کے اولمپکس کی افتتاحی تقریب میں انہوں نے اپنی زبان میں علامات واشاروں کے ذریعے کرونا کی پیشن گوئی کی تھی، ارشد شریف کی جیت بھی ان کو زبان ہے، اعداد کی زبان (جس کا سمجھنا موجودہ تاریخ کا سب سے بڑا راز ہو سکتا ہے)
گلوبل ویلج کی اصطلاح آپ کے دماغوں کا حصہ ہے جب وہ گلوبل ویلج کہتے ہیں تو وہ بتاتے ہیں ایک گاؤں پر قبضہ کرنا اور وہاں اپنی مرضی کے قوانین نافذ کرنا ہمارے لیئے کچھ مشکل نہیں ہے، نشاۃ ثانیہ، صنعتی انقلاب، برٹش، فرنچ، سویت انقلابات، سائنس و ٹیکنالوجی اور آرٹیفیشل انٹیلیجنس کے ذریعے انہوں نے اسے گلوبل ویلج بنایا ہے انہوں نے اسے وطنی قومی ریاستوں کی صورت میں گلوبل ویلج بنایا ہے۔
اللہ قرآن میں کہتا ہے دنیا قید خانہ ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کا عملی نمونہ یہیں ہے (جو بیان نہیں کی جاتی) انہوں نے ایک مسافر کیطرح زندگی بسر کی سہولیات اور تعیشات میں سے بہت تھوڑا لیا، حالانکہ فتوحات ہو چکی تھی مال و دولت کی کثرت تھی اس کے باوجود جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو ان کے تہبند پر پیوند لگے ہوئے تھے، مومن کی ترقی تھری پیس سوٹ نہیں ہے اس کی ترقی کی انتہا وقت وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس ہے مومن کی ترقی دین میں اعلی مدارج طے کرنا ہے تقوی کا لباس زیب تن کرنا ہے حواہشات نفس کی تکمیل سے رک جانا ہے

بندا خدا کی انٹرٹینمنٹ کیا ہے؟؟؟

اگر میں اپنی بات کروں تو چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں لکھی گئی ہزاروں کتب (جن سے میں اسلام کے حقیقی ہونے کا سراغ پاتا ہوں) ان کتب کا مطالعہ میری انٹرٹینمنٹ ہے، اللہ کے دین کو سمجھنا (قرآن و سنت) میری انٹرٹینمنٹ ہے، جانے والوں (جو قرآن کہتا ہے) میں سے بننا میری انٹرٹینمنٹ ہے، ناول، افسانہ، ڈرامے، شاعری کی بجائے قرآن، سنت، فقہ اور تفسیر کا مطالعہ میری انٹرٹینمنٹ ہے، کسی بھی کتاب کے مطالعہ کے دوران ہر اس کتاب کی تلاش میری انٹرٹینمنٹ ہے جس کا زیر مطالعہ کتاب میں تذکرہ ہو، میں نے انسانی تاریخ میں لکھی گئی پہلی تاریخی کتاب (ہیروڈوٹس 440 قبل مسیح) پڑھ لی ہے اب اس سے پیچھے ہومر کی کتب اور ان کے اردو تراجم تک رسائی میری انٹرٹینمنٹ ہے۔
اس ساری انٹرٹینمنٹ کے حصول کے بعد بھی میرا پیمانہ ہنوز حالی ہے اگر مجھے ایک ہزار سال زندگی بھی ملے تو میں اسے مطالعہ میں گزار دوں۔
اتنی ساری انٹرٹینمنٹ سے لطف اٹھانے کے بعد میرے نزدیک سپورٹس انٹرٹینمنٹ وطنیت کے فروغ کا دجالی نظریہ ہے (اسلام میں سرے سے قوم پرستی حرام ہے جیسا کہ میں نے پہلے نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کا حوالہ دیا) ابلیس کی پہلی کامیابی مزاہب کی تقسیم تھی اور اگر اسلام کی بات کریں تو اس کا دوسرا ہدف فرقوں کا فروغ تھا فتح یابی کا تیسرا بڑا نشان وطنی قومی ریاستیں تھی (جن کے بعد قومیت اسلام کا تصور مسلمانوں کے اذہان سے منہا ہو گیا)

اس کے بعد وہ جمہوریت لایا جمہوریت کے تحت سینکڑوں پارٹیاں اور تقسیم ان کے لیڈران کی پرستش اور محبت میں لوگ دوسرے مسلمان (جو اسی کی طرح سیاسی اشرافیہ کو ہیرو مانتا ہے) کی عزت و آبرو کو روندتے ہیں ان نفرتوں کو پروان چڑھانے کیلئے پہلے مین سٹریم میڈیا لایا گیا تاکہ لوگوں کی ذہن سازی ہو سکے، ٹی وی سکرین سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ ن، پی ٹی آئی، تحریک لبیک، پی پی، جماعت اسلامی، جمیعت علمائے اسلام علیحدہ علیحدہ سیاسی جماعتیں ہیں ان کے مقاصد و ایجنڈا الگ ہے ان کے لیڈران الگ ہیں (انہی لیڈران میں سے میڈیا ایک کے بعد دوسرا مسیحا پینٹ کرتا ہے زبان کو ذائقہ بدلنے کو ورنہ سارا جمہوری طعام زہرناک ہے) مگر درحقیقت یہ ساری سیاسی اشرافیہ 1947 سے متحد ہے ان لوگوں کا مقصد (جس کو مین سٹریم میڈیا کے ٹاک شوز، تقریروں، بیانات، خبروں نے ممکن بنایا) لوگوں کو تقسیم کرنا، ان کے درمیان بغض، حسد، کینہ، نفرت، الزام طراشی، بہتان زنی جیسی خرافات پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ لوگوں ہمیشہ منقسم رہیں اور سیاسی اشرافیہ کا اصل چہرہ نا پہچان سکیں_

مین سٹریم میڈیا سے اچھی خاصی ذہن سازی کر لینے کے بعد (1928 میں پہلے میڈیا چینل کے مقاصد میں لکھا ہے اس کا مقصد لوگوں کی نظریہ سازی ہے یعنی اس سے قبل مذہب نظریہ سازی کا کام کرتا تھا) وہ سوشل میڈیا لائے تاکہ جمہوری سیاست کے ذریعے جس طرح سے لوگوں کو آپس میں پھاڑا گیا تقسیم کیا گیا ہے اور یہ لاوا پک کر تیار ہو چکا ہے اب سوشل میڈیا پر عوامی بحث و مباحثہ سے (جن کی رہنمائی میڈیا کر رہا ہے نا کہ قرآن و حدیث) وہ آتش فشاں پھٹ پڑے_ اور لوگ ٹی وی سے پھیلائی گئی نفرتوں کو اس مقام تک لے جائیں جہاں سے طبقہ اشرافیہ کے خلاف کوئی بھی لشکر ترتیب نا پاسکے (یہ عوامی احتجاج موجودہ لبیک اور جماعت اسلامی کا دھرنا اسی دھوکے کا حصہ ہے تاکہ لوگوں کو باور کرایا جاسکے کہ وہ احتجاج سے اپنا حق لے سکتے ہیں حالانکہ جو تعلیم دی جاتی ہے اس کی بدولت لوگوں کو معلوم تک نہیں ان کا حق ہے کیا بس حقوق کی جو تعریف میڈیا کرتا ہے سب اسی پر قانع ہیں بنگلہ دیش کا نام نہاد انقلاب بھی اسی دھوکے کی قسم ہے) آپ دیکھ لیں کیا سوشل میڈیا کی آمد سے قبل بھی ایک ہی خطے، شہر اور گاؤں کے افراد میں اتنی نفرتیں تھی جتنی اب ہیں_ ہم خانون میں منقسم ہیں ہر مسلمان ایک ہی وقت میں پاکستانی، دیوبندی اور جماعتیا یاں انصافی یاں پٹواری وغیرہ بھی ہے _ معاشرے کی نچلی ترین سطح تک اس تقسیم کو پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے

اب ٹی وی سکرین سے بہت جلد وہ ایسا تماشا لگانے والے ہیں جو پاکستان کی تاریخ میں نہیں لگایا گیا اس کے بعد مسیحا نمودار ہو گا اور پوری دنیا کی طرح پاکستان میں بھی عالمی کمیونزم نظام حکومت رائج

یہ لوگ صدیوں سے حکمران ہیں، ان کی آپس میں رشتہ داریاں ہیں (اب میڈیا تو یہ خیز بتانے سے رہا، سب سے بنیادی بات باب الفتن کا مطالعہ ہے یہ دھوکے کے سال ہیں) عمران خان اور نواز شریف میں سے کسی کے خاندان میں کوئی کمتر نہیں ہے تمام افراد پاکستان کے تمام محکموں میں اعلی پوسٹوں پر براجمان ہیں، ان لوگوں کی دولت ظاہری اسباب کارخانے، فیکٹریاں اور ملیں نہیں ہیں یہ کرنسی کی وہ خفیہ طاقت ہے جس سے پورا عالم بے خبر ہے ہمیں نہیں معلوم ناشروع دن سے ہی ہمیں کس طرح کرنسی اور اس کی اصل کے متعلق دھوکہ دیا گیا اور یہ جعلی، دھوکے کی کاغذی کرنسی کس طرح سے ہمارے مسائل میں اضافہ کا سبب بن رہی ہے (مجھے ٹھکرادیں مین سٹریم انسائیکلوپیڈیا یعنی وکی پیڈیا کا کرنسی کے متعلق اردو مضمون پڑھ لیں، مگر پڑھیں تو) انہیں آپ کے وسائل سے کوئی سروکار نہیں (مگر ورلڈ اکنامک فورم کا 2030 تک کا منصوبہ You own nothing and you will be happy نا انہیں آپ کی کرنسی درکار ہے وہ جب چاہے جتنی چاہے کرنسی چھاپ سکتے ہیں، اشرافیہ کھلاڑی، سیاستدان، اداکار، موسیقار، مذہبی اشرافیہ، بیوروکریسی یہ ایک طبقہ ہے اور دوسری طرف دیہاڑی دار مزدور ہے جو تاریخ کے لاکھوں صفحات پڑھ کر نظاموں میں ارتقا اور دھوکے و اصلیت کا فرق جاننے سے قاصر ہے (یونیورسٹیاں انسانی تاریخ میں تصور حقیقت کے برعکس جعلی حقیقت کی ذہن سازی کا سب سے بڑا مرکز ہیں)

سپورٹس انٹرٹینمنٹ

یہ ہمارا شوق نہیں ہے بلکہ میڈیائی مذہب (جس کا خدا ابلیس ہے) پر ایمان لانے کے سبب یہ ہمارا شوق بن گیا ہے، جب طارق بن زیاد ہسپانیہ کے ساحل پر اترا تو وہ اسکی انٹرٹینمنٹ تھی جب شاہ اسماعیل شہید و سید احمد شہید اور ٹیپو سلطان و سراج الدولہ استعمار سے لڑ رہے تھے تو وہ ان کی انٹرٹینمنٹ تھی، پوری دنیا میں نقلی جہاد کے ہوتے جہاد بالقلم میری انٹرٹینمنٹ ہے_

عوام کے متعلق جو کچھ صیہونی مصنف نے پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں لکھا ہے بالکل درست لکھا ہے کیونکہ فری میسن انسانی تاریخ کے سب سے بڑے نفسیات دان ہیں وہ ابلیسی علم سے روشنی پاتے ہیں اور ابلیس کی پیدائش انسانوں سے پہلے کی ہے وہ فری میسن کو چھ ہزار سالہ انسانی تاریخ پر نظر ہونے کے سبب مشورے دیتا ہے اور یہ لوگ ان پالیسیوں کو ورلڈ اکنامک فورم اور اقوام متحدہ کے ذریعے پوری دنیا پر نافذ کرتے ہیں

https://www.facebook.com/share/p/7Qqng1zHaAwAUNMu/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں (حصہ چہارم)

اگر آپ میرے پچھلے تین مضامین پڑھیں تو ان میں بنیادی طور پر دو چیزوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے اول میڈیا کی اصلیت کیا ہے (جس نے جیت کی خبر دی) دوم اسلام میں ہیرو کا تصور کیا ہے میں نے قرآن و سنت اور تاریخ سے حوالے دیئے ہیں_ ایک جزوی سوال یہ پوچھا گیا کہ اس کہ ٹیلنٹ کی قدر کروں_

میرا آپ سے مختصر سوال ہے اللہ کے نزدیک ٹیلنٹ کیا ہے صرف قرآن وسنت سے جواب دیں؟؟؟؟

مزید لوگوں نے کہا اس نے محنت کی

ہم اس بات کو قرآن و سنت کے تناظر میں لیتے ہیں_ اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کروں_ خبر کی تحقیق کے اسلامی اصول کیا ہیں (اگر آپ ادنی ترین درجہ میں بھی اسلام کو مانتے ہیں) ان پر بعد میں آئیں گے پہلے ایک اور بات کو لے لیتے ہیں_ یہ ساری باتیں اس نے محنت کی، اس اقدام سے ملک و قوم کا سر فخر سے بلند ہوا، ہمیں خوشی ملی، پاکستان کا امیج بہتر ہوا یہ تمام باتیں ہمیں میڈیا کی بدولت جاننے کو ملی ہیں_ میڈیا کیا ہے کیوں کب، کیسے کن مقاصد کیلئے لایا گیا اور اس نے فطرت کو انسانی تصور حقیقت کو مذہب، تاریخ و سائنس کے متعلق باطل نظریات کو کیسے پروان چڑھایا ہے ان باتوں کی تفصیل پچھلے تین مضامین میں آچکی اگر آپ فتنہ کی پہچان کرنے کیلئے اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہوئے حق کو سمجھنا چاہتے ہیں تو پچھلے تین مضامین کو پچھلی تمام ذہن سازی کو جھٹک کر خالی الذہن ہو کر پڑھیں_

جب ہر خبر کا سورس میڈیا ہے تو ہم جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام میں خبر کی تحقیق کا کیا ذریعہ ہے_ ہمارے ہاں مصدقہ راویوں کی بات پر ہی اعتبار کیا جاتا ہے اور اگر ان میں کسی بھی حوالے سے کسی قسم کا عیب پایا جائے تو ان کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے ایسی حدیث ضعیف، منکر، موضوع وغیرہ کے ضمرے میں آتی ہے اسما الرجال و علم جرح و تعدیل کی مدد سے ہمارے اسلاف یعنی محدثین نے پانچ لاکھ راویان حدیث کا ڈیٹا جمع کیا ہے اور حدیث ہمارے پاس وحی کی خبر کا مستند ترین ذریعہ ہیں

صرف ایک حدیث کو جان لینے سے میڈیائی تقلید کی ساری عمارت زمین بوس ہو سکتی ہے (بشرط یہ ہے آپ مسلمان ہونے پر شرمندہ نہیں ہیں اب بھی آپ اللہ اس کے رسول اور اسلام کے دین حق ہونے پر ایمان مضبوط ہے) صحیح مسلم کی روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (گویا اس کو سچا جان لے)

اس حدیث کے تناظر میں میڈیا کی خبر کو دیکھیں آپ نے صرف خبر کو سنا ہے، ایسا ہی ہے نا آپ نے صرف خبر کو سنا ہے اب اوپر حدیث کو دوبارہ پڑھیں اور سوچیں سنی سنائی بات کا دین میں کیا درجہ ہے_ میں صرف اور صرف دین بیان کر رہا ہوں وہ دین جو قیامت کی علاماتِ صغریٰ پورے ہونے کے عمل کے دوران بیان نہیں کیا جارہا_

ارشد ندیم کی جیت کے متعلق اس نے محنت کی وغیرہ وغیرہ ان سب چیزوں کے متعلق ہمارے پاس صرف خبر ہے اور ہم نے اس کو سنا ہے ابھی ہم نے اس کی تحقیق نہیں کی ہے_ تحقیق کا طریقہ کار کیا ہے؟؟؟

اس کیلئے ہمیں تاریخ میں تیرہ سو سال پیچھے کا سفر کرنا ہو گا_

مکہ، مدینہ، بصرہ، شام، کوفہ یمن وغیرہ میں احادیث یعنی فرامین رسول لکھے جارہے ہیں کچھ لوگوں نے اپنے پاس سے احادیث گھڑ کر بیان کرنی شروع کر دی ایسے میں اللہ نے اپنے چند بندوں محدثین اسماالرجال و علم جرح و تعدیل کے اماموں کو کھڑا کیا اور انہوں نے خبر کی تحقیق راویوں کی چھان پھٹک کیلئے دو عظیم الشان علوم ترتیب دیئے_ جنہیں اسماالرجال اور علم جرح و تعدیل کہتے ہیں_

اب ہمیں دیکھنا ہوگا کونسا راوی ہمیں خبر دے رہا ہے یہاں تو پوری دنیا کا میڈیائی لشکر ارشد ندیم کی جیت کی خبر دے رہا ہے مگر ہیرو تو وہ ہمارا ہے پھر پوری دنیا کا میڈیا کیوں خبر دے رہا ہے کیا پوری دنیا کا میڈیا چاہتا ہے کہ پاکستانی ارشد ندیم کو ہیرو مانیں یاں پھر پوری دنیا کا میڈیا مل کر حقیقت کا غلط تصور پینٹ کر رہا ہے_

اب جبکہ راویوں کا معاملہ وسعت اختیار کر گیا ہے تو آپ کو ہر راوی کی صداقت و امانت جانچنی ہوگی_ یقیناً سب سے پہلے راوی تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے ارشد ندیم کی تھرو جاکر دیکھی اور فاصلہ نوٹ کیا، سب سے پہلے ہمیں ان راویوں کے نام معلوم کرنے ہونگے پھر ان کے پتے معلوم کرنے ہونگے پھر ان کے گھریاں ان کے محلے میں جاکر ارد گرد کے لوگوں سے ان کی امانت و صداقت کے متعلق دریافت کرنا ہوگا کہ کہیں یہ شخص جھوٹ تو نہیں بولتا، دھوکہ تو نہیں دیتا، امانت میں خیانت تو نہیں کرتا، اس کا کردار کیسا ہے مذہب میں کیسا ہے محدثین نے راویوں کی چھان پھٹک کیلئے بہت سے اصول وضع کیئے ہیں ہمیں ان سب اصولوں کی روشنی میں راویوں کی چھان پھٹک کرنی ہوگی تب ہی ہم اللہ کی شریعت میں طے کردہ اصولوں کے مطابق ارشد ندیم کی جیت کی خبر پر تحقیق کرسکتے ہیں

اب دوسرے قسم کے راویوں پر آجائیں یعنی میڈیائی نیوز اینکر تو ان میں پہلی برائی تو یہ ہے کہ وہ بے حیا ہیں اس برائی کے ہوتے ہوئے ان راویوں کی تصدیق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم سے حیا چلی جائے پھر جو چاہے کرو_ یعنی جب آدمی بے حیا ہو جائے تب اس سے سو فیصد جھوٹ کا صدور ممکن ہے اور جن ریفریوں نے اس کے تھرو کا فاصلہ ماپا وہ یقیناً غیر مسلم ہونگے وہ تو آپ کے دین کے شرم و حیا کے کلچر کو نہیں مانتے_ اب آپ کے پاس رایوں کی امانت و دیانت کا کونسا پیمانہ بچا ہے

یہ اللہ کا نازل کردہ صاف صاف دین ہے اور اسکے احکام ہیں ان کے بیان میں، میں نے نا کوئی کمی کی ہے نا بیشی_

میڈیا کی ہر خبر کی تصدیق و تائید کا یہیں اسلامی طریقہ ہے اور اگر آپ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے طابع ہیں تو میں اس ضمن میں بھی گذارشات پیش کردیتا ہوں کہ آپ نے میڈیا کی خبر کی کیسے تحقیق کرنی ہے

آج تمام اخبارات نے جلی حروف میں خبر لگائی ہے کہ ارشد ندیم پر انعامات کی بارش اس خبر پر ہم اگلے مضمون میں بحث کریں گے

https://www.facebook.com/share/p/jezMkMWdDy367mMW/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں (حصہ پنجم)

دو سو سال سے قرآن و سنت اور تمام مذاہب کی تعلیمات کے برعکس پوری دنیا کے میڈیا نے ایک جٹ ہو کر لوگوں کی ذہنی تربیت اور نظریہ سازی کی ہے کھیلوں کو جو مقام اور جس طرح کی پہچان میڈیا نے دی ہے حقیقت سے اس کا کچھ لینا دینا نہیں ہے مگر چونکہ کتب بنی کے عنصر کو فلموں، ڈراموں و میڈیا (بشمول سوشل میڈیا) کے ذریعے ختم کیا گیا ہے اس لیئے لوگ اس فتنہ (میڈیائی) مذہب کی حقیقت جاننے سے قاصر ہیں_

میں نے پہلے مضمون میں عرض کیا تھا کہ اولمپکس کی افتتاحی تقریب میں سیدنا عیسیٰ علیہ کی بدترین توہین کی گئی اور اس بات کے ثبوت میں پاکستان کی مین سٹریم اخبار کا حوالہ بھی دیا تھا کیونکہ اس توہین کے رد عمل میں مغربی عیسائی دنیا میں شدید رد عمل پیدا ہوا تھا جس کے سبب انہوں نے افتتاحی تقریب کی ویڈیو یوٹیوب سے ہٹا دی_ جو لوگ کہتے ہیں یہ محض کھیل ہے تم اتنے جذباتی کیوں ہو رہے ہیں ان لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے وہ تقریب جس کی ابتدا اللہ کے رسول کی توہین سے ہوئی ہے اس تقریب میں آپ کیلئے ہیرو کیسے پیدا ہو گیا اگر پاکستانی نام نہاد مسلمان اتھلیٹس میں ذرا سی بھی مسلمانی ہوتی تو یہ غیرت ایمانی کا مظاہرہ کرتے اور اسی وقت وطن واپس لوٹ آتے_ مگر جو باتیں میں بیان کر رہا ہوں یہ باتیں ناہی دجالی میڈیا نے بیان کی ہیں نا انہوں نے چوبیس گھنٹے کی خبروں میں ان باتوں کا پراپوگنڈا کیا ہے (تاکہ لوگوں کو ان کے سچ ہونے کا یقین ہو) اور ناہی ابلیس کے ہاتھ پر بیعت مذہبی و سیاسی اشرافیہ کے کسی فرد نے بتائی ہیں_

یہ آج کی وہ پر فتن دنیا ہے جس میں اللہ کے رسول کی بدترین توہین کی جا رہی ہے اور جاہلوں کو لگتا ہے انہی اولمپکس میں اسلام کے شاہ سوار ارشد ندیم جیسے آدمی نیزا پھینک باطل کا سر بھی توڑ رہے ہیں ان کو لگتا ہے اولمپکس میں اچھلتی کودتی مسلمان لڑکیوں کو آسمانوں پر موجود رب دیکھ کر راضی ہو رہا ہے اگر وہ اللہ چاہتا تو افتتاحی تقریب میں اپنے نبی کی توہین پر عذاب کے فرشتوں کو بھیج کر پورے پیرس کو بھسم کر دیتا پھر نا یہ شیطانی کھیل ہوتے نا تمہارا ارشد ندیم ہوتا اور ناہی میڈیا ہوتا نا کوئی نام نہاد ہیرو پیدا ہوتا_

جب میں نے آج سے پندرہ برس قبل کتب احادیث سے ابواب الفتن پڑھے تو سوچا کرتا تھا دجالیت کیسی ہو گی کیونکہ دجال پوری دنیا کو دھوکے میں گرفتار کر لے گا مگر آج کی دنیا کو دیکھ کر سب کو اظہر من الشمس ہو گیا ہے کوئی پردہ نہیں رہا مگر وہ لوگ جو میڈیائی وحی پر ایمان لاتے ہیں ان کی نظروں سے یہ منظر نامہ اوجھل ہے

جس طرح سے تمہاری پوری سیاسی تاریخ کی کرپٹ، ظالم اور کینہ پرور سیاسی اشرافیہ ارشد ندیم پر کروڑوں کے انعامات کی بارش کر رہی ہے جو تمہاری ٹیکس کے پیسوں سے جائیں گے کیا آپ کو لگتا ہے وہ قومی ہیرو ہے اگر وہ قومی ہیرو ہوتا تو قوم کا سرمایہ لوٹنے والے غاصب اس کو اس طرح سے نانوازتے

_

خدارا ایک لمحہ کیلئے سوچیں اگر اللہ نے روز حشر پوچھ لیا کہ جب تمہارے حکمران ایک تماش بین پر وہ تماش بین جو اس تقریب میں شریک رہا جس میں میرے نبی کی توہین کی گئی تھی جب تمہارے عیاش حکمران اس پر پیسہ لٹا رہے تھے تو تم کیوں خاموش رہے جب اللہ پوچھے گا قوم کے پیسے پر پہلا حق ضرورت مند کا ہوتا ہے اور یہاں بغیر ضرورت کے پیسہ لٹایا جاتا رہا اور تم اس پر خوش تھے تو آپ کیا جواب دیں گے

یہ دجال کا دین دجال کا میڈیا اور دجالی معاشرت ہے قومیت اسلام کے وقت قوم کا ہیرو حالد بن ولید تھا وہ حالد بن ولید جو میدان جنگ میں جہاں ہر طرف موت رقص کرتی تھی وہاں نیزہ پھینکتا تھا اور وہ کافر کے دل کو چیر کر نکلتا تھا اس خالد بن ولید سے آسمانوں کا رب راضی تھا وہ امت کا ہیرو تھا

اصل مسلمانوں کا ہیرو ہے اور رہے گا اگر آپ انعامات کی بات کریں تو خالد بن ولید نے کسی شخص کو اپنی جیب سے انعام دیا صرف اتنی سی بات پر خلیفہ تالمسلمین نے ان کو عہدہ سے معزول کر دیا اور کس طرح معزول کیا وہ بھی آپ کو پڑھنا چاہیے

یہاں کیا معاملہ ہے بھوکی ننگی قوم کی جیبوں پر ڈاکہ ڈال کر ایک ایک پائی جمع کی جاتی ہے اور اسے کروڑوں اربوں کی صورت میں ارشد ندیم پر لٹایا جارہا ہے اور اس عمل سے نام نہاد قوم کو نام نہاد دجالی خوشی مل رہی ہے اللہ کی قسم یہ آپ کی خوشی نہیں ہے یہ وہ خوشی ہے جس کا دجالی تصور میڈیا نے دیا ہے میڈیا کہتا ہے سر فخر سے بلند کر دیا تو آپ مان لیتے ہیں کیونکہ آپ رسول اللہ کے دین کے پیروکار تو ہیں آپ کو میڈیا کے دین پر ایمان لا چکے ہیں جہاں تک معاملے کی تحقیقات کا مسئلہ ہے تو وہ صفر ہیں میں پچھلے حصہ میں ارضداشتیں پیش کر چکا_

دنیا میں وہ کونسا سچا مسلمان ہے جس کا سینا سیدنا عیسی علیہ السلام کی توہین سے چھلنی ہوا ہے؟؟؟؟؟

ہے کوئی؟؟؟

کوئی بھی نہیں ہے کیونکہ جس دین کو آپ مانتے ہیں اس دجالی میڈیا نے اس عمل کا پراپوگنڈا نہیں کیا بے حیا نیوز اینکروں نے چیخ چیخ کر کہہ بتایا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں بیدار رہو تمہارے محبوب رسول کی توہین ہوئی ہے اور اب ان اولمپکس کا شیطانی ہونا واضح ہو چکا وہ سب باتیں ظاہر ہو گئی جن سے معلوم تھا کہ ایک یونانی دیوتا کے نام پر اولمپکس شروع ہوئے دنیا کو پھر سے شرک پر ابھارا جارہا ہے

اگر یہ سب کچھ میڈیا بتاتا تو یقینا آج ارشد ندیم ہیرو نہیں معتوب علیہ ہوتا_

مگر اولمپکس میں افتتاحی تقریب جس میں ارشد ندیم ایک نامحرم پاکستانی خاتون کے کندھے سے کندھا ملا کر چلا اسی تقریب میں عیسی علیہ السلام کی توہین ہوئی، ہم کس نبی کو مانتے ہیں قرآن جس کو ہم اللہ کا کلام مانتے ہیں اس میں عیسی علیہ السلام کا تذکرہ کتنی بار آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کونسے صاحب کتاب پیغمبر دنیا میں آئے، اللہ کی قسم اگر ہم میں ذرا سی بھی مسلمانی ہوتی تو اس اولمپکس کا شیطانی ہونا ہم پر عیاں ہو جاتا مگر ہم مسلمان نہیں میڈیائی دین کے پیروکار ہیں جس کا خدا ابلیس ہے

ارشد ندیم کی ستائش پر اللہ تم سے راضی ہو نا ہو ابلیس ضرور راضی ہو گا_

اس اللہ کے دشمن نے محنت نہیں کی (اللہ کا دشمن میڈیا بتارہا ہے اس نے محنت کی) انہوں نے بھیک میں آپ کی جھولی میں تمغہ سکرپٹ کے مطابق ڈالا ہے تاکہ اس شیطانی تمغہ کا میڈیا پراپوگنڈا کرے اور آپ کی توجہ اولمپکس کی طرف منعکس ہو، جو طوفان آگے آرہا ہے اس کی آپ کو خبر ہی نہیں میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت وہ جو کچھ بھی خبر دے گا آپ اس خبر کو وحی کے فرجہ میں لوگے دجال لعین کو بھی یہیں میڈیا مسیحا قرار دے گا اور تہجد گزار بڑی بڑی داڑھیوں والے دجال کے پیچھے قطاریں باندھ کر جائیں گے کیونکہ انہوں نے فتنہ سے بچنے کیلئے علم حاصل نا کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو اور علم کا حصول مرد وعورت پر فرض ہے دجالی میڈیا آپ کو بتاتا ہے وہ والا علم نامحرم لڑکوں کی صحبت میں لڑکیاں تنگ پاجامے، جینز اور ٹی شرٹ پہن کر یونیورسٹیوں میں حاصل کر رہی ہے، تمہاری اور ان کی معاشرت میں کیا فرق ہے کیا یہ سب کچھ عین ریاست کی آنکھ کے نیچے نہیں ہو رہا

مگر تم اس خد کو پھلانگ چکے ہو جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح کی تھی

جب تم میں حیا نا رہے پھر جو چاہے کرو

ہم ہم جو من میں آتا ہے حقیقت کا جو تصور میڈیا دیتا ہے وہیں کرتے ہیں ہمارے حیالات و نظریات پر مذہب کا ایک دھبہ بھی نہیں ہے ہم دجال کے لائے ہوئے میڈیائی مذہب و جسم کے ایک ایک ریشہ میں سما چکے ہیں اب اصل دین کی طرف واپس لوٹنا ممکن نہیں رہا کیونکہ دین کے نام نہاد پہریدار بھی دجال کے ہاتھ بیعت ہو چکے ہیں

جس شہر میں پہلے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے چھاپے گئے اسی شہر میں اب اللہ کے دوسرے رسول کی توہین کی گئی ہے اور دجالی میڈیا بتاتا ہے کہ اس شہر میں امت کا ہیرو ارشد ندیم پیدا ہو گیا ہے

سائنس موت پر قابو نہیں ہو سکی، واللہ وہ ایسا کر بھی نا سکے گی جب آپ مریں گے تو آپ کو معلوم ہو گا میڈیائی خبر کو بغیر تصدیق قبول کر لینے کا کیا انجام ہوتا ہے

https://www.facebook.com/share/p/BEiSRtjA89BaFCr9/

ارشد ندیم ٹرینڈ میں (حصہ ششم)

لوگ کہتے ہیں تمہیں اسکی محنت نظر نہیں آرہی تم غریب جلتے ہو تم کیسے بے حس آدمی ہو جو قومی ہیرو سے نفرت کرتے ہو میں عرض کرتا ہوں آپ کے قومی ناخدا قوم کے ساتھ کتنے وفادار ہیں اور قومی ہیرو کیساتھ کتنے وفادار ہیں صرف اسی فرق کو جان قومی ہیرو کی اصلیت کا اندازہ لگالیں قومی ہیرو پر تاریخ کے کرپٹ ترین سیاستدان کروڑوں لٹارہے ہے اور دوسری طرف غریب بھوک سے خودکشیاں کررہے ہیں وہ کچھ چھپاتے بھی نہیں سب اخبارات میں چھپتا ہے مگر جن کی آنکھوں پر دجالی میڈیا پر ایمان کی پٹی بندھی ہے ان کا وجود احساس سے خالی ہو چکا ہے ان کو نام نہاد ہیرو کی پرستش تو عزیز ہے مگر غریب کا دکھ نظر نہیں آرہا

آج میڈیائی مذہب کے عروج کے دور میں اسلامیان پاکستان قوم اور مذہب کو الگ الگ شمار کرتے ہیں (یہ آپ کے میڈیائی دانشوروں کا وطیرہ ہے عام آدمی کو کیا معلوم قوم کیا ہوتا ہے اور مذہب کس بلا کا نام ہے اس کے سامنے جو ورژن قبول کیا جاتا ہے وہ مان لیتا ہے) قادر الکلامی علم اور سچائی کی علامت نہیں ہے ورنہ دور جاہلیت کے شعرا اقبال سے کہیں بڑھ کر قادر الکلام تھے_

اگر کھیلوں کا مقصد ذہنی وجسمانی فٹنس ہی ہے اور اولمپکس کی محفل انسانیت پر اسی احسان کو چڑھانے کیلئے سجائی گئی ہے تو اسی اولمپکس کے افتتاح پر سیدنا مسیح علیہ السلام کی توہین کیوں کی گئی کیا انبیا فٹنس کے دشمن تھے اور میڈیائی مذہب لوگو کا حیر حواہ ہے جو اخبارات نام نہاد ہیرو کی تعریف میں رطب اللسان ہیں انہی اخبارات میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی توہین کی خبر بھی چھپی ہے کیونکہ اس توہین پر مغرب کی عیسائی دنیا میں اتنی تنقید ہوئی کہ انہوں نے اولمپکس کی شیطانی مہمات کا بائیکاٹ کرر کھاہے مگر ہم کنویں کے مینڈکوں نے صرف وہیں دیکھنا ہے جو میڈیا دکھاتا ہے

یہ دو الگ دنیائیں ہیں پاکستان کے ایک نام نہاد اسلامی اخبار نے یہ خبر تو لگا دی مگر اس خبر کے رد عمل میں عوام میں جو اثر پیدا ہونا چاہیے اس ضمن میں کوئی کوشش نہیں کی حرام ہے جو کسی احبار میں اس توہین پر آرٹیکل لکھا گیا ہو کیونکہ ٹی وی سکرینوں سے اس ضمن میں ایک نکتہ بھی بیان نہیں کیا گیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کے (سکرپٹ کے مطابق)واقعات کو چونکہ مذہبی اشرافیہ نے اپنے سیاسی مقاصد اور یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ ہم دین کے پہریدار ہیں استعمال کرنا ہوتا ہے اس لئیے نام نہاد قومی میڈیا ایسے واقعات کو قدرے کوریج دیتا ہے_ جس شہر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے چھپے تھے (میڈیا کی مسلسل رپورٹنگ ناہونے کے سبب لوگ ان واقعات کو بھلا چکے ہیں) اسی شہر میں اللہ کے رسول عیسی علیہ السلام کی دوبارہ توہین کی گئی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین تو ایک رسالے کا انفرادی معاملہ تھا مگر اس بار کی توہین ناصرف اولمپک کمیٹی کا اجتماعی منصوبہ تھا بلکہ اس توہین کیلئے سینکڑوں بار ریہرسل بھی کی گئی اور چونکہ دنیا بھر کی حکومتوں کی طرف سے اس توہین کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکلا تو مان لینا چاہیے پوری دنیا کی حکومتیں اور سیاستدان اس توہین کے مرتکب ہوئے ہیں اگر آپ کے ہاں نام نہاد امت اخبار میں یہ خبر چھپی ہے تو اللہ کے دشمنوں سعد رضوی ، فضل الرحمان ، حافظ نعیم ، تبلیغی جماعت ، تنظیم اسلامی ، دعوت اسلامی ، جماعت الدعوۃ ، اہل تشیعہ کی جماعتوں کی قیادت ، ساحل عدیم ، مرزا جہلمی ، غامدی ، مفتی طارق مسعود غرض پوری مذہبی وسیاسی اشرافیہ دنیا بھر کے مسلمان ممالک میں موجود مذہبی و سیاسی اشرافیہ کو اس بات کا علم ہو گا_

کیا عیسی علیہ السلام اللہ کے رسول نہیں ہیں کیا ان کی توہین توہین نہیں ہے کیا اللہ قرآن پاک میں عیسی علیہ السلام کو اپنا بندہ اور رسول قرار نہیں دیتا اگر تو یہ ساری باتیں نہیں ہیں پھر تو توہین روا ہو گئی اور اولمپک کے شیطانی کھیل واقع ہی جسمانی وذہنی صحت کیلئے ضروری ہیں_

اگر آپ میڈیا کے سحر سے اور ارشد ندیم کے ہیرو کے تصور سے تھوڑا باہر نکل کر اس توہین کو توہین محسوس کریں اور اولمپکس، ارشد ندیم، پاکستان ان سب سے پہلے اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور ان سے پہلے عیسی علیہ السلام کی ذات پر ایمان تھوڑا مضبوط کریں تو آپ کو سمجھ آجا ئے گا کہ اس توہین پر ارشد ندیم پاکستان کے اولمپک سکواڈ، پاکستانی حکومت اور اسلامی حکومتوں کا ردعمل کیا ہونا چاہیے تھا اگر اسلامی حکومتیں بے حس ہو ہی چکی ہیں تو ارشد ندیم انفرادی طور پر ان اولمپکس کا بائیکاٹ کر کے ہیرو بن سکتا تھا مگر سارا مسئلہ یہ ہے کہ میڈیا نے آپ کے سامنے ہیرو کا دجالی تصور پیش کیا ہے نا کہ اسلامی تصور_ آپ کیلئے ارشد ندیم بطور ہیرو زیادہ ضروری نہیں ہے ایمان زیادہ ضروری ہے فرشتوں، کتابوں، انبیاء، اللہ اور اسکے رسول اور یوم آخرت پر ایمان_ اللہ نے یہ ہرگز نہیں پوچھنا جب ایک شخص ارشد ندیم کی مخالفت کر رہا تھا تو تمہارے لیئے اس کے ہیرو ہونے کا تصور کتنا ضروری تھا ارشد ندیم کو ہیرو ماننا مسلمان یاں پاکستانی ہونے کیلئے ضروری نہیں ہے مگر عیسی علیہ السلام کی توہین پر آپ سے جو بن پڑے وہ کرنا اسلام اور پاکستان (اگر یہ واقع ہی اسلام کے نام پر بنا ہے) دونوں کا تقاضا ہے_

اور اگر آپ کسی بھی دین کو نا مانتے ہوئے ارشد ندیم کے ہیرو کے تصور کیساتھ جڑ کر اولمپکس کو ذوق شوق سے دیکھنے کے نظریہ کے قائل ہیں تو بنیادی اخلاقیات کا تقاضہ ہے کہ کسی کے مذہبی نظریات کی توہین نا کی جائے اس ضمن میں اگر آپ مجھ سے تہذیب کے دائرہ میں رہ کر احتلاف کرتے ہیں تو میں بات کرنے کو تیار ہوں_

اللہ تعالیٰ کی ذات ہمیشہ سے ہے انبیا اور ادیان اس کے بعد آئے آج آپ تاریخ کا چھ ہزار سالہ سفر کر کے بطور انسانیت 2024 گریگورین کیلنڈر میں موجود ہیں اس سے قبل آپ کی پیدائش بھلے آج سے بیس سال قبل ہوئی ہو یاں تیس سال قبل بھلے میڈیا آج سے دو سو سال قبل پریس کی شکل میں آیا ہو اور سو سال قبل ٹی وی کی شکل میں بھلے سوشل میڈیا کو بیس سال ہوئے ہوں مگر پوری انسانی تاریخ کو جانے بغیر آپ میڈیا اور اس کے مقاصد کو نہیں سمجھ سکتے اگر اس بات سے آپ میرے ساتھ احتلاف کرتے ہیں تو میں (آپ کا ہر احتلاف) آپ کا احتلاف سننے، قبول کرنے اور رد کرنے کو تیار ہوں تہذیب و شائستگی کے پیمانوں کے اندر رہتے ہوئے_ مگر خدارا آپ کو بھی میری باتوں پر غور کرنا چاہیے_ احتلاف آپ کا حق ہے اور اس حق کو اخلاقیات کو روندتے ہوئے استعمال نا کریں کوشش کریں دوسروں کے دل میں اپنی عزت پیدا کریں ان کی توہین و تضحیک سے آپ یہ مقام نہیں پا سکتے_ انسان چیزوں کو اپنے علم و عقل کی بنیاد پر قبول و رد کرتا ہے کسی کا علم زیادہ ہوتا ہے کسی کا کم ضروری نہیں میڈیا سے حاصل کردہ معلومات کی بنیاد پر جس علم کا دعویٰ آپ کرتے ہیں دین و تاریخ پڑھنے والا بھی اسی علم کا حامل ہو کسی کی بھی بات کو رد و قبول کرنے کا پیمانہ دلائل ہوتے ہیں اور ان میں بنیادی چیز تحقیق ہوتی ہے_

https://www.facebook.com/share/p/8tDnzfHZUd5ipiDs/

جمہوری حقوق کا تصور

احتجاج آپ کا حق ہے مگر اس سے آپ کو حق نہیں ملے گا_ وطنی قومی ریاستوں میں (ریاست کا دجالی تصور) اقوام متحدہ (دجال کا پہلا ہیڈ کوارٹر) کے قوانین کے ماتحت، جمہوری نظام (نظام کا ابلیسی تصور) کے اندر نا کوئی آپ کو حق دے گا، نا کسی کو حق مانگنے کا طریقہ آتا ہے، نا ہی کسی کو یہ معلوم ہے کہ میرے اصول حقوق ہیں کیا، بس سیاسی اشرافیہ جن حقوق کا نعرہ لگاتی ہے جاہل عوام ان کو اپنے حقوق مان کر بھیڑوں کیطرح سیاسی اشرافیہ کے پیچھے چل پڑتے ہیں_

جمہوریت کائنات کی چھ ہزار سالہ تاریخ میں غریب کیلئے سب سے بڑی گالی ہے، مگر وہ اس گالی کو (میڈیائی وحی پر ایمان کے سبب) عطیہ خداوندی سمجھتا ہے، بعض یہ سمجھتے ہیں کفر کے طریق سے ہم اسلام لے آئیں گے_ لوگ سچے خدا کی سچی وحی کی بجائے دجالی میڈیائی وحی پر ایمان لے آئے ہیں_ جب میں میڈیائی وحی پر ایمان لے آنے کی بات کرتا ہوں تو واقعتاً یہیں بات کرتا ہوں اس کا کوئی دوسرا مطلب نہیں ہے_

یہ جملہ میرا گھڑا ہوا نہیں ہے بلکہ دجالی معاشرت کی وہ عریاں حقیقت ہے جس کو دجالی وطنی قومی ریاستوں کے عوام نام نہاد جمہوری حقوق کی ذہن سازی کے شکار نہیں جانتے_ ہم میڈیائی وحی کے نام پر انسانی تاریخ کے سب سے بڑے جادو کے زیر اثر ہیں یہ پراپوگنڈا اور بریکنگ نیوز کا جادو ہے جس میں ایک بات کو سو نیوز چینل دن میں ہزار بار دہراتے ہیں_

ملت عیسائیت کے حقوق 1689، ملت اسلام کے حقوق 1922 میں ضبط کر لیئے گئے_ ابلیس کو معاشرے پر کنٹرول اس پر رحم کھا کر نہیں دیا گیا بلکہ انسانوں پر جو مصیبت آتی ہے ان کے اپنے ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے_

ریاست یہود کا قیام ملت یہود کے حقوق کی ادائیگی نا تھی بلکہ یہ ملت ابلیس کا تین سو سالہ پرانا منصوبہ تھا جس کے تحت انہوں نے مسجد اقصی گرا کر تیسری عالمی جنگ اور آخری صلیبی جنگ کا سٹیج سجانا ہے اور اس سٹیج کے تمام فریق دجالیت کے فروغ کیلئے یہ جنگ لڑیں گے_ اصل یہودی جن کا تورات پر ایمان ہے آج بھی اسرائیل میں درماندہ و پریشان حال ہیں_

ناجائز اسرائیلی ریاست یہ جملہ دھوکہ دینے والوں کی اختراع ہے_ ورنہ آج کے دور میں ہر حکومت صرف اقوام متحدہ کے پرچم تلے جائز ہے اور اسرائیل کا قیام اقوام متحدہ کے ذریعے عمل میں لایا گیا بلکہ یوں کہنا چاہیے خود اقوام متحدہ کو اسرائیل کے بانیوں نے وجود بخشا_ مسلمان دنیا کے قلب میں یہودی ریاست کا قیام یہودی عقیدہ نہیں ہے بلکہ ابلیس کا چھ ہزار سالہ سکرپٹ ہے_

تینوں ابراہیم مذاہب کے ماننے والوں کو ان کی مذہبی و سیاسی اشرافیہ نے (جو ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہے) گمراہی میں مبتلا کر رکھا ہے ابلیس کی معیت میں یہ آپس میں متحد ہیں جبکہ انسانیت کو منتشر کر رکھا ہے مکہ، یروشلم اور ویٹیکن میں ایک ہی قوت قابض ہے_

ان وطنی قومی ریاستوں + جمہوریت کے دھوکے میں اگر فرشتے بھی آپ کے احتجاج میں شریک ہو جائیں تو آپ کو حقوق نہیں ملیں گے_ نئے دجالی معاشی و معاشرتی و سیاسی و ریاستی نظام کی آمد سے قبل اسلام کے تیرہ سو سالہ دور میں حقوق کے حصول کی خاطر کب احتجاج کیا گیا ہے؟

مطالعہ کی کوفت حقوق کے حصول کی جانب پہلا قدم ہو گا_ آپ کے ہاں دجالیت کا جو بھی تصور ہو مگر تاریخ کو جانے بغیر موجودہ جمہوری حقوق کی اصلیت اور دھوکے میں فرق کرنا بہت مشکل ہے_ جو آسان ترین چیز ہے وہ دھوکہ کھا جانا ہے_ اگر خطہ ارضی کے چپے چپے پر اقوام متحدہ (دجال کا

ہیڈ کوارٹر) کے قوانین نافذ ہوں اور اسکا انسانی حقوق کا چیپٹر وحی کہلاتا ہو تو یہ کیسے ممکن نہیں کہ تمام حکومتیں اور سیاسی جماعتیں حقوق کے حصول کے نام پر سیاسی سرکس میں دھوکہ دے رہی ہوں _

میرے اور آپ کے تصور حقیقت میں تصادم دو چیزوں کے باعث وقوع پذیر ہو سکتا ہے اول مطالعاتی رجحان کو فرق، دوم سنے سنائے اور تحقیقی تصور حقیقت کا فرق _ ڈگری علم کے نام پر انسانی تاریخ کے بڑے دھوکوں میں سے ایک ہے _ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر پیچھے آدم علیہ السلام تک کوئی بھی نبی پی ایچ ڈی نا تھا مگر وہ باخبر بھی تھے اور انسانوں میں عالم بھی تھے، اگرچہ حقیقی عالم اللہ کی ذات ہے _

نصاب تعلیم آپ کو عالم نہیں بناتا بلکہ تھوڑی معلومات مہیا کرتا ہے جس کو خاص انداز میں ڈیزائن کیا گیا ہے مدرسے اور یونیورسٹی کے نصاب میں ادنی سا بھی فرق نہیں ہے دونوں جگہ نظام کے غلام اور ذہن سازی کا شکار مہرے پیدا ہو رہے ہیں جن کو مذہبی و سیاسی اشرافیہ ساری زندگی اپنی انگلیوں پر نچاتی ہے اور انہوں نے سوشل میڈیا پر بد اخلاقی و گالیوں سے مخلوق خدا کا جینا حرام کر رکھا ہے _

ڈگری کی قید جاہلیت کی سند ہے جبتک لائبریریاں آپ کے ذہن میں نہیں اتر جاتی تب تک آپ حقوق کے صحیح تصور سے آگاہ نہیں ہو سکتے _ لازمی نہیں جس عالم یاں دانشور کو لاکھوں لوگ جانتے ہوں حق اسی کی زبان سے ادا ہو اگر آپ قرآن و سنت کا مطالعہ کر لیتے ہیں تو ممکن ہے آپ ان سے بڑھ کر جاننے والے بن جائیں جن کے لاکھوں پجاری ہیں مگر آپ جاننے والوں میں سے ہونے کی بجائے پجاری بننا زیادہ سہولت تصور کرتے ہیں _

حالیہ احتجاجی سرکس کی بات کریں تو وہ کونسا ٹی وی چینل اور اخبار ہے جس پر سعد رضوی اور حافظ نعیم کا نام نا آیا ہو (پھر کہتے ہیں کوریج نہیں ملتی، اس کوریج نا دینے سے وہ آپ پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ دجالی میڈیا حق پرستوں کو کوریج نہیں دیتا تاکہ ان دجالی مذہبی جماعتوں پر آپ کا ایمان اور مضبوط ہو جائے، اور قیامت تک آپ یہ سوچنے کی زحمت ہی نا کریں کہ نام نہاد اسلامی سیاست ناکام کیوں ہے کیوں اسلام کا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام نافذ نہیں ہو پا رہا _

میڈیا میں موجودہ سیاسی سرکس میں قائد شخصیات کی تشہیر ان لوگوں کی جان پہچان بڑھانے اور ان کو عوامی حقوق کیلئے لڑنے والا ہیرو ثابت کرنے کیلئے کی جاتی ہے _ تاکہ عوام ان شخصیات پر ایمان لا کر اسلام میں پیش کردہ انسانی حقوق کے تصور، نظام سیاست و معیشت و معاشرت و ریاست سے بیگانہ رہیں _

اسلامی سیاست کا خاتمہ 1922 میں ہو گیا تھا مگر آپ نے نا تاریخ پڑھی ہے ناہی دین، آپ نے صرف سنا ہے اور سنانے والا کتنا صادق و امین ہے اس بات پر ایمان لانے کیلئے آپ پراپوگنڈا کی وحی پر چلتے ہیں ناکہ اسلام کے اصول تحقیق پر _ سنی ہوئی بات درست نہیں ہوتی (صحیح مسلم) مجھ پر آپ کیسے اعتبار کریں گے مجھے ڈاکٹر اسرار کی طرح پی ٹی وی کی سکرین سے مشہور نہیں کیا گیا، میں اجتماعی شعور کے خلاف ٹمٹماتا ہوا چراغ ہوں جسے لاپرواہی سے بجھانے کی کوششیں تو ہیں مگر خالص قرآن و سنت پڑھنے کو کوئی تیار نہیں _ میری آواز کا جادو جگانے کیلئے فیس بک پر پیسوں کی ادائیگی سے لاکھوں ویوز لینے کا کوئی بندوبست نہیں ہے جس طرح دجالی دھوکے کی سیاست میں نام نہاد لیڈران کیلئے بندوبست ہے _

جس دور میں آپ نے آنکھ کھولی ہے یہ بہترین دور ہے یاں بدترین اس کا اندازہ آپ کو تاریخ پڑھ کر ہو گا نصاب تعلیم کے محدود تاریخی اسباق مکمل تاریخ نہیں ہیں وہ صرف ذہن سازی ہے، چند لقمے لینے سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا آپ کو تاریخ کے مکمل مطالعہ سے سیر ہونے کی ضرورت ہے _ تاکہ آپ جان پائیں کہ رسول اللہ، چاروں خلفا راشدین اور ان کے بعد قائم ہونے والی سنتالیس اسلامی ریاستوں میں کسی حکمران کا انتخاب ووٹوں سے نہیں ہوا تھا اور وہ زمانے ہم سے اچھے تھے _ 1689 میں برطانیہ میں بادشاہت کا خاتمہ اور جمہوریت کا قیام وحی کی تعلیم نا تھی بلکہ فری میسن کا منصوبہ تھا اس

سے قبل وہ معاشروں میں کامیابی سے الحاد کا وائرس پھیلا چکے تھے جیسے آج وہ مختلف بیماریاں پھیلاتے ہیں_ آج جس ووٹ کی بنیاد پر آپ حقوق کی توقع لگاتے ہیں اس ووٹ کو اسلام سے بیگانہ یاں ذہن سے معذور لوگوں نے حرام نہیں کہا یاد رکھیں اللہ تعالیٰ روز حشر بندے کو اس وقت تک اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے گا جب تک وہ بتا نا دے گا کہ زندگی کیسے کن کاموں میں گزاری_

اسلام کا نام لیوا آپ کو بائیبل یاں گیتا سے گمراہ نہیں کرے گا بلکہ وہ قرآن وسنت کو ہی تختہ مشق بنائے گا بہتر فرقے اسی قرآن سنت سے بنے ہیں انکے پاس کوئی نئی کتاب نا تھی_ مفتی محمود، مودودی اور خادم رضوی کی شخصیت پر پراپوگنڈا کی بدولت ایمان نالائیں بلکہ ان کی تعلیمات کو قرآن وسنت پڑھ کر اس پر پیش کریں_ آپ کو ارد گرد کے ماحول اور میڈیا و نصاب تعلیم سے متاثر ہونے کی بجائے قرآن وسنت سے متاثر ہونا چاہیے_

حافظ نعیم آپ کو بجلی سستی کرانے کے حقوق کی ضمانت تو دے گا کیونکہ آپ ٹنوں کے حساب سے واجب الادا حقوق میں سے چند اونس پر ہی راضی ہو جاتے ہیں مگر وہ آپ کو یہ نہیں بتائے گا کہ بجلی کے موجد نکولا ٹیسلا نے فری انرجی کا تصور دیا تھا، آپ بھی کیا کریں دجالی نصاب تعلیم میں تھامس ایڈیسن کو بجلی کا موجد بتایا گیا ہے_

نصاب تعلیم پر ایمان لانا آپ کو ڈگری ہولڈر تو بناتا ہے جاننے والا نہیں بناتا_

سعد رضوی بائیکاٹ کی بات تو کرے گا مگر یہ نہیں بتائے گا کہ جس کرنسی سے اشیاء خریدی جاتی ہیں یہ ناصرف دھوکے کی کرنسی ہے (صرف وکی پیڈیا اردو سے کرنسی کے متعلق مضمون پڑھ لیں) بلکہ اس کرنسی کو چھاپنے کا اختیار بھی انہی لوگوں کے پاس ہے جن کی چیزوں کے بائیکاٹ کو حقوق سے تعبیر کیا جارہا ہے وہ جب چاہے جتنی چاہے کرنسی چھاپ سکتے ہیں اور جب چاہیں دنیا کا معاشی نظام گرا سکتے ہیں_ یہ معیشت مکمل طور پر پرڈکٹ ایبل ہے کنٹرولڈ ہے_

تمام سیاسی اشرافیہ عمران خان کے متعلق واحد سیاسی مسیحا کا تصور تو بیدار کرے گی مگر یہ نہیں بتائے گی کہ باطل جمہوری نظام میں کوئی مسیحا پیدا نہیں ہوا کرتا ان تمام مسائل کے بڑھنے کی وجہ اصل مسیحا دجال کی مقبولیت پیدا کرنا ہے تا کہ وہ آکر دنیا کے مسائل حل کرنے اور روٹی کے لقمے کو ترسنے والے عوام اس پر ایمان لے آئیں_

https://www.facebook.com/share/p/fPwP3NySzV8W2dvX/

میڈیا حماس و اسرائیل جنگ کا فاتح ہے

سب سے پہلے تو جان لیں کے میڈیا نام نہاد مذہبی جماعتوں کو کم کوریج کیوں دیتا ہے ؟؟؟؟
اس کو ہم سوال مان لیتے ہیں شاید کچھ مسائل کا حل نکل آئے
پہلا اور حتمی جواب: میڈیا خلاف اسلام ہے
چلیں مان لیا اور یہ بھی مان لیا کہ پاکستان کا میڈیا تو خلاف اسلام ہے ہی مگر اسرائیل کا میڈیا زیادہ خلاف اسلام ہے_
دو باتیں واضح ہو جانے کے بعد ہم تیسری بات کی جانب بڑھتے ہیں ایک اور سوال
کیا دنیا بھر کا میڈیا فلسطینیوں کا غم گسار ہے یاں اسرائیل کا حمایتی ؟؟؟
اس سوال کا جواب ہم پہلے بھی تلاش کر چکے ہیں مگر کچھ مزید کھودتے ہیں، ہم یہاں پاکستانی و مسلم و غیر مسلم میڈیا میں تقسیم کرتے ہیں اور جانتے ہیں کیا یہ تقسیم واقع ہی میں ہے بھی یاں پوری دنیا کا میڈیا ایک ہی مقصد کیلئے کام کرتا ہے
اسماعیل ہانیہ کی موت ہوئی ؟؟؟
سارا پاکستانی سوشل میڈیائی طبقہ اس بات کو سچ مان کر آنسو بہا رہا ہے_ ہم کبھی بھی اسلام کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کی موت پر آنسو نہیں بہاتے جس کے سبب ہزاروں اسماعیل ہانیہ مرتے ہیں، مکہ میں عثمان رضی اللہ عنہ جاتے یاں کوئی ادنٰی صحابی بیعت رضوان ہر دو کیلئے ہوتی یہ سنت کا سبق ہے مگر میڈیائی وحی پر ایمان رکھنے والوں کو سنت کا سبق کم ہی یاد رہتا ہے۔
میڈیا کو کسی بھی کیٹاگری میں تقسیم کئیے بغیر غور فرمائیں کہ اسماعیل ہانیہ کی موت کی اطلاع مشرق سے مغرب تک پوری دنیا کے میڈیا نے دی_ کیا ہم فرض کر سکتے ہیں کہ میڈیا کے دو طبقات میں سے کسی ایک طبقہ کو یہ خبر چھپانی چاہیے تھی یاں اسے مبینہ کہنا چاہیے تھا_ یہاں پوری دنیا میں لہر کیطرح یہ خبر چلی اور چار سو پھیل گئی دنیا بھر کے مسلمان میڈیا کی وحی پر ایمان لے آئے جیسے وہ پہلے کرتے آئے ہیں_
کیا ساری دنیا کے میڈیا نے بقیہ خبروں کی طرح اس خبر کو بھی سکرپٹ کے مطابق چلایا، اسرائیل کا میڈیا بھی اس میں شامل ہے_
سکرپٹ رائٹر کون ہے ؟؟؟؟
میرے حیال میں ان سوالات پر غور کرنے کیلئے ہم اپنے دماغ کو کام میں لگانے کی کوفت نہیں اٹھانا چاہتے چلیں آگے بڑھتے ہیں_
اس خبر سے فایدہ کس کو ہوا ؟؟؟؟؟؟
یہ بڑا سوال ہے مگر تھوڑا دین جان لینا چاہیے۔ کچھ لوگ فرقہ ورانہ فتنوں کو زندہ رکھنے کیلئے کتوں کی طرح لڑ رہے ہیں اور ایک دوسرے کو اسلام سے باہر نکالنے پر تلے ہیں ان سے سوال ہے تم مانتے ہونا اسماعیل ہانیہ ایران میں مرا ہے ؟؟؟؟
اگرچہ میں اس بات کو نہیں مانتا، اور اگر وہ ایران میں مرا ہے تو ایران حماس کا دشمن تو نا ہوا، میڈیا کی وحی پر ایمان لانے کا مطلب ہے آپ سب باتوں کو مانیں_
اگر میں کہوں اسرائیل سے نفرت کو خود اسرائیلی میڈیا فروغ دیتا ہے آپ برا تو نا مانیں گے (آپ کو اسرائیلی اخبارات دیکھنے چاہیے) اسماعیل ہانیہ کی موت پوری دنیا کے میڈیا پر چلنے سے اسرائیل کے خلاف نفرت میں اضافہ ہوا ہے مگر وہ یہ نفرت کیوں بڑھانا چاہتے ہیں کیا وہ عالمی جنگ چاہتے ہیں جس

میں ایک طرف عیسائی ہوں اور دوسری طرف مسلمان ہر بڑی جنگ کے بعد عالمی نظام بدلتا ہے اور اس جنگ کے سکرپٹ رائٹر عالمی اشرافیہ (فری میسن + ابلیس) اس جنگ سے اپنے ہی مقاصد حاصل کرتے ہیں کرائے کے سپاہی یعنی کیڑے مکوڑوں کا کام صرف مرنا ہوتا ہے۔ کل شائد آپ نے کمالا ہیرس کے حاوند کے متعلق نہیں پڑھا وہ یہودی اور نازی نظریات کا حامل ہے جو شخص تاریخ کے درست تصور سے واقف ہے اس کیلئے یہ خبر معمہ نہیں ہے میں نے اس خبر پر اپنے چیٹ گروپ میں وضاحتی نوٹ لکھا ہے_

جو مسلم حکمران پچھتر سالوں سے فلسطینوں کا خون بہتا دیکھ رہے ہیں ایک دم سے ان کی غیرت جاگ جائے اور وہ میدان جنگ میں کود پڑیں تو کیا آپ اسے غیرت کا جاگنا کہیں گے یاں سکرپٹ پر عمل درآمد_

سننے میں آیا ہے اسماعیل ہانیہ کو قطر میں دفنایا جائے گا مگر صحابہ تو دشمن کے علاقہ میں تدفین کو پسند کرتے تھے؟؟؟

کیا اس معمہ کا کوئی حل ہے_

میڈیائی وحی کے مطابق ایران بظاہر اسرائیل کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اب تہران میں ہانیہ کی موت کے بعد ثابت ہو گیا کہ حماس کی پیٹھ پر ایران کا ہاتھ ہے گویا میڈیا جو کچھ دکھارہا اور ظاہر کر رہا ہے وہ درست ہی ہے_ (بعض احباب سمجھتے ہیں جو کچھ ٹوئٹر سے ملے وہ میڈیا سے بڑی وحی ہے اور اسے بغیر تصدیق کے قبول کر لینا چاہیے)

چودہ سو سال بعد ایران اور سعودی عرب کی صلح جنگ کے تھیٹر کو عالمی بنانے کیلئے رچائی گئی ہے اور اس صلح میں بھی عالمی اشرافیہ کا پورا پورا ہاتھ ہے ہم اب بھی فرقوں کی کچھار میں نفرتوں کے بیج بو رہے ہیں اور ہمارے بڑے صلح کے ترانے گا رہے ہیں

بڑے تضادات ہیں اقوام متحدہ کے پانچ سو سے اوپر قوانین پاکستان، ایران و سعودی عرب و اسرائیل پر یکساں نافذ ہیں اور اسرائیل کے قیام کا پروانہ بھی اقوام متحدہ سے جاری ہوا تھا کیا ہم ہانیہ کی موت کا ماتم اقوام متحدہ کے بائیکاٹ کا ٹرینڈ بنا کر نا کریں_

مگر میڈیا کی وحی ایسی ہدایت سے حالی ہے_

جس ٹی وی پر ہر دس منٹ کے بعد نیم عریاں حاتون کسی ایڈ میں ناچتی دکھتی ہے ہم سمجھتے ہیں وہ میڈیا اسماعیل ہانیہ کی موت کے متعلق درست خبر دے رہا ہے (اس کا فایدہ یقینا اسرائیل کے خلاف غم وغصہ سے اضافہ کی شکل میں نکلے گا) ہم سمجھتے ہیں وہ میڈیا پرو اسلام یاں پرو حماس ہے_

کیا ہم جانتے ہیں بے حیائی کا فروغ کندہ کون ہے اور تاریخ کے کس دور میں کس انداز سے بے حیائی نے کوہ ہمالیہ سر کیا_ یہ میڈیا کی آمد کا دور تھا یہ وہ دور ہے جس میں مجرا پیش کیئے جانے کے بعد ڈاکٹر اسرار اسلام کا سیاسی نظام بیان کرتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں میڈیا ایک ساتھ پرو اسلام بھی ہے اور پرو شیطانیت بھی کیا کبھی ایسا ممکن تھا کعبہ میں 360 بت بھی پڑے رہتے اور مسلمان طواف بھی جاری رکھتے_

اگر ہم پچھلے دو سو سال کو چھوڑ کر اس سے بھی پیچھے نکل جائیں تو عثمانی سلطنت سے لیکر سپین، بنو امیہ، بنو عباس، مغل اور باقی مسلم سلطنتوں میں مختصر لشکروں نے کم ساز وسامان اور کم تجربہ کیساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے لشکروں کو شکست دی ہے مگر حماس ابتک اسرائیل سے ایک انچ بھی نہیں چھڑا پائی بلکہ اسرائیل آگے ہی بڑھتا جارہا ہے کیا اللہ حماس کا مددگار نہیں یاں پھر حماس بھی اسرائیل کی ہی جنگ لڑ رہی ہے اور میڈیا دھوکے کے بڑے جنگ سٹیج شو کو ٹیلی کاسٹ کرتا ہے تاکہ دنیا کو حق وباطل کے معرکہ کا دھوکہ دیا جاسکے اسلاموفوبیا کو ثابت کیا جاسکے اور مسلمانوں پر ظاہر نا ہونے پائے کہ اسلام کا وجود اس کے سیاسی وسماجی ومعاشی ومعاشرتی نظام کیساتھ باقی ہوتا ہے نا کہ مساجد میں اللہ ہو کہنے سے_

https://www.facebook.com/share/p/ujxqCX2aDTqYZikU/

ہم 1948 کی بات کرتے ہیں

بات صرف بیت المقدس چھننے کی نہیں ہے بات آپ کی پہچان چھن جانے کی ہے اسلام چھن جانے کی ہے اور بات دین کے نام پر دھوکے کی ہے نصاب تعلیم اور میڈیا کے نام پر جھوٹ کی ہے بات یہ ہے کہ جو کچھ بتایا جارہا ہے وہ جھوٹ ہے بات یہ ہے کہ بتانے والے یاں لکھنے والے کے سچا ہونے کی آپ نے کس قدر تصدیق کی ہے_

قرآن وسنت کا بیان سازش نہیں ہے سازش تب ہوتی ہے جب قرآن وسنت کو اپنے معنی پہنائے جائیں آپ اپنی عقل استعمال کر کے اصل و نقل میں پہچان کر سکتے ہیں_

ہم مسند احمد بن حنبل کی حدیث نمبر 18596 کی بات کرتے ہیں اس روایت میں پانچ ادوار کا ذکر ہے اور اب ہم جبر کی حکومت کے دور میں ہیں سب سے زیادہ جب کا نظام چین میں رائج ہے جس کو انہوں نے پوری دنیا میں رائج کرنا ہے اب جو کچھ حماس اور الفتح کے معاملے پر سٹیج شور چایا گیا ہے میرے خیال میں سب سے پہلے چین کا ملحدانہ کمیونسٹ خدا کا دشمن نظام اسلامی ممالک میں رائج ہو گا اور ہم اس نظام کو نسخہ کیمیا جان کر قبول کریں گے جیسے باطل کی معیشت و معاشرت وسیاست وسماج کو قبول کر لیا_

کسی اللہ کے دشمن نے آپ کو ٹی وی سکرین سے بتادیا ہے اس پر نا جائیں مجھے اپنی عقل استعمال کر کے بتائیں یہ کیسے ممکن ہے چین اور امریکہ آپس میں دشمن بھی ہوں اور باہمی تجارت کے ذریعے ایک دوسرے کو فایدہ بھی پہنچائیں_ سینکڑوں کتب موجود ہیں مجھے کسی ایک کتاب سے ایک سطر نکال کر دکھائیں مسلمانوں اور یورپ میں ہونے والی سو سال کی صلیبی جنگوں کے دوران کسی ایک مرچ یاں اس کے چھلکے کی بھی تجارت ہوئی ہو؟؟؟؟

دجال، دجالیت اور دھوکہ کیا

وہ یہ ٹی وی ہے، تصویر کا حلال کرنا ہے وہ اقوام متحدہ ہے اور اس سے منسلک پوری دنیا، وہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن ہے جس کی سربراہی کمیونسٹ ملحد خدا کی ذات کا انکاری شخص ہے اور اس ادارے کے حکم پر دنیا بند کر دی جاتی ہے لاکھوں لوگ بے روزگار ہو جاتے ہیں ملینز خط غربت سے نیچے چلے جاتے ہیں اور پھر جو کچھ انہوں نے ویکسین سے کیا اس کیلئے میرے پاس پانچ سو ویڈیو ثبوت ہیں_

چلیں آپ امریکہ وچین کی دشمنی کو حقیقت کا رنگ دینے پر باضد ہیں تو میں مان لیتا ہوں کیا آپ میری بات مانیں گے، چین اور اسرائیل کے درمیان دشمنی کا سراغ آپ تاریخ میں کتنی دور جا کر پاتے ہیں آپ کو معلوم ہے چین کو پہلے اسرائیل نے تسلم کیا یاں پاکستان نے حالانکہ اس سے کچھ نہیں ہوتا سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوتا ہے_

کیا آخری مسلم خلیفہ نے چین کی سرزمین پر دم دیا تھا؟؟

چین فلسطینی مزاحمتی گروہوں (اگرچہ وہ ہیں نہیں) میں صلح کیوں کرا رہا ہے

مشرق سے لیکر مغرب تک دنیا کے ہر نیوز پیپر نے یہ خبر چھاپی ہے ہر ٹی وی چینل نے یہ خبر دی ہے_ ہم ذہنی جنگ کے دور میں ہیں جنگ میڈیا کی سکرین سے لڑی جارہی ہے جس کی ہر خبر ہم پر وحی بن کر اترتی ہے چاہے ہم سالوں قرآن نا کھولیں مگر میڈیا کی وحی کو ہم روز پڑھتے، سنتے اور اس پر قرآن سے زیادہ ایمان لاتے ہیں اب چین نے فلسطینی مزاحمتی گروہوں کی صلح کرا دی ہے اس خبر کا درجہ ہمارے نزدیک وحی الہٰی کا ہے اور اس خبر کی بنیاد پر ہم اپنا نظریہ وعقیدہ تشکیل دیں گے

جب پوری دنیا کا میڈیا کسی خبر کو مشرق سے مغرب تک بغیر کسی خرف کے نشر کرتا ہے تو اس کا مقصد ذہن سازی ہوتا ہے، احادیث رسول سے ہدایت لینا تو ہم نے اپنے اوپر خرام کر رکھا ہے جب میڈیا بے حیائی کو فروغ دے رہا ہوتا ہے کیا اس وقت وہ بے حیائی بھی ہم وحی کیطرح قبول کرتے ہیں؟
سچ ہے ہم قبول کرتے ہیں اپنے کالج اور یونیورسٹیاں دیکھیں بڑے شہروں میں گلیاں اور بازار دیکھیں، سوشل میڈیا دیکھیں یہ اسلامی معاشرہ ہے
صحابی رسول کی بیوی بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں جہان کے آقا سے پردے کے پیچھے سے سوال کرتی تھی یہ بات میڈیا کی وحی کے ذریعے مجھے تک نہیں پہنچی آسمانوں سے نازل اللہ کی وحی کے ذریعے متصل سند کیساتھ مجھ تک پہنچی ہے میں اس خبر کا پورا تاریخی ثبوت رکھتا ہوں_ اور جو فاسق میڈیا آپ کو ملحد خدا کی ادیان کی دشمنی چینی حکومت اور حماس والفتح کی محبت کے قصے سنا رہا ہے اس میڈیا کے کسی ایک نیوز اینکر کی امانت و دیانت کا کوئی ادنی سا ثبوت نا میرے پاس ہے نا ہی آپ کے پاس_
فلسطینی جنگ کا سٹیج شو میڈیا نے دن رات کے پراپوگنڈا سے آپ کے دماغ میں اتار دیا ہے اب یہ جنگ دماغوں کی جنگ ہے جس میں خطوں سے زیادہ دماغوں پر قبضہ جمانا اہم ہے دماغی جنگ کا سب سے بڑا ہتھیار میڈیا ہے جس کو دجال لایا ہے
قرآن کس طرح سے خبر کی تحقیق کا حکم دیا کرتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کیسے خبر کی تحقیق کیا کرتے تھے پانچ لاکھ راویان حدیث کی امانت وصداقت کیسے تسلیم کی گئی یاں رد کی گئی ہے
چینی حکومت اور اسرائیلی حکومت کے مذہبی حیالات میں رتی برابر بھی فرق ہے ؟؟؟؟؟
آپ نے کتنا جاننے کی کوشش کی ہے
کیا اسرائیل میں موسوی شریعت نافذ ہے ؟؟؟؟ کبھی آرتھوڈوکس یہودیوں کو سنیں جنہوں نے پہلے دن سے اسرائیل کی ملحد حکومت کی مخالفت کی تھی _کیا یہودیوں کو کسی مسیحا کی ضرورت ہے زر پر ان کا کنٹرول آج سے آٹھ سو سال پہلے کا ہے پہلے اس زر سے انہوں نے یورپی بادشاہتوں کو مقروض کیا پھر عثمانی سلطنت کو اور اب ان کے بینکوں کا جال پوری دنیا میں پھیلا ہے آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک انہی ملحد یہودیوں کا ہے جو اسرائیل کے حکمران ہے نا صرف آپ بلکہ ساری دنیا کی پالیسیاں آئی ایم ایف بناتا ہے اور چین آئی ایم ایف کا دوسرا سب سے بڑا امالی سپورٹر ہے_
اسرائیلی ریاست کے قیام کا مقصد یہودیوں کیلئے زمین کا حصول نہیں تھا زمین پر ان کا پہلے سے ہی قبضہ تھا دنیا کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کی تشکیل انہی کے ہاتھوں ہوئی ہے چین میں جو نظام حکومت رائج ہے اس کا موجد بھی یہودی کارل مارکس ہے_ جیسی موسوی شریعت ہے اس شریعت پر عمل کرنے والا کوئی بھی یہودی موجودہ اسرائیلی حکومت کا حامی نہیں ہے جس طرح چین کی حکومت ملحد ہے ویسے ہی اسرائیل کی حکومت بھی ملحد ہے اور آپ کہتے ہیں چین کی حکومت نام نہاد اسلام کے ترجمان حماس والفتح سے اتحاد کر رہی ہے
اللہ کے دشمن اور اللہ کے دوست کا اتحاد کیسا_
چین، اسرائیل، یورپ اور امریکہ میں سے وہ کونسی حکومت ہے جو الحاد و بے دینی کے فروغ کیلئے کوشاں نہیں ہے کیا چین کی ایپ ٹک ٹاک سے دین پھیل رہا ہے میڈیا کی بدولت آپ اس بات پر ایمان لا چکے ہیں کہ دنیا کی سب سے بڑی ملحد حکومت نے دنیا کے سب سے بڑے نام نہاد جہادی گروہوں سے صلح کر لی ہے اور ان میں صلح کرادی ہے جیسے چین ملحد ریاست نا ہو مسلمان خلافت کا پایہ تحت ہو_
اللہ کے بندوں سے جیسے پہلے دن سے یہودی امریکہ و یورپ کو کنٹرول کر رہے ہیں ویسے ہیں وہ چین کو بھی کنٹرول کر رہے ہیں مسیحا کی آمد سے قبل وہ ایک بڑی جنگ چاہتے ہیں جس کے بعد وہ ایک بار پھر سے 1944 کیطرح عالمی نظام بدل سکیں اور اس جنگ میں انہوں نے خود دونوں فریق چننے ہیں

ایک طرف امریکہ ویورپ ہو گا دوسری طرف اسلامی ممالک، چین اور روس ہونگے _ یہ قبلہ وال کی جنگ نہیں ہو گی بلکہ دجالی عالمی نظام کے قیام کی جنگ ہو گی کیونکہ بڑی تباہی کے بغیر لوگ ایک دم سے بڑی تبدیلیوں کو قبول نہیں کریں گے نیا نظام وہ یہ کہہ کر لائیں گے کہ اس سے ہم جنگیں روکیں گے امن و امان قائم کریں گے مجھے بتائیں کیا اقوام متحدہ کے قیام کے بعد جنگیں رک چکی ہیں _ اگر امریکہ کی بجائے چین دنیا کا حاکم بن جائے تو کیا وہ شرعی قانون نافذ کر دے گا اللہ کے بندوں وہ انسانی تاریخ کا سخت ترین نظام اپنا سوشل کریڈٹ سسٹم نافذ کرے گا اور کمیونسٹ کا بانی ابلیس ہے جیسے وہ جمہوریت کو لایا _

اس نظام کی خصوصیات بظاہر حقوق دیناجان لیں بظاہر اور لوگوں سے عقیدہ خدا کے وجود کا تصور چھین لینا ہے _

چین سپر پاور نہیں بن رہا امریکہ اور یہودی اسے سپر پاور بنا رہے ہیں تا کہ چین کا نظام حکومت پوری دنیا پر رائج کیا جاسکے _ وہ نظام حکومت جس میں مذہب پر پابندی ہے امریکہ اور یورپ میں جیسے بھی ہے بچی کھچی عیسائیت کے آثار باقی ہے وہ خود سے ملحدانہ نظام حکومت رائج نہیں کر سکتے اس لیئے چین اور امریکہ کی دشمنی ظاہر کی جارہی ہے اسی لیئے چین کو افغان حکومت کا مددگار دکھایا جاتا ہے اور اب یہ فلسطینی گروہوں کا معاملہ _

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکوں سے مدد مانگنے سے منع کیا ہے چین کی حکومت کا سرے سے کوئی دین ہی نہیں ہے کیا آپ فرامین رسول سے ہدایت لینا پسند کریں گے _

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے _

یہ دھوکہ میڈیا دے رہا ہے مشرق سے مغرب تک بغیر کسی خرف کی تبدیلی کے گردش کرنے والی خبر اسی دھوکے کے دور کا خاصہ ہے جس کی خبر حدیث میں دی گئی ہے _

خدارا میڈیا کی سکرین کے بجائے اللہ کے قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے ہدایت لیں !

فتنہ کی بات کرتے ہوئے عبد اللہ ابن مسعود نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نقل کیا جب انسان اپنے ہم مجلس سے محفوظ نا ہو

میڈیا نفرتوں کا نقیب ہے اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ خالص قرآن و سنت کا مطالعہ تو آپ کو محبت سکھاتا ہے چیزوں پر تنقیدی نگاہ ڈالنا اور حق کی تلاش کیلئے تحقیق کرنا سکھاتا ہے

https://www.facebook.com/share/p/2HeK5Wc8jnaZTZZf/

فتنہ کیا ہے؟

میڈیا کی آنکھ سے تصور حقیقت کی بنیاد رکھنا
صحیح البخاری باب العلم میں ہے
صحابی رسول صرف ایک حدیث کی تصدیق کیلئے مدینہ سے بصرہ کا دوماہ کا سفر کر کے گئے اس سفر میں سوائے اس حدیث کو لینے سے انہیں اور کوئی کام نا تھا_
عمر بن خطاب کے متعلق میں نے کہیں پڑھا تھا حوالا یاد نہیں ہے ان کے سامنے ایک شخص نے آکر نماز شروع کی تو مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا دیکھوں کیسا ایماندار شخص ہے کیسے خشوع و خضوع سے نماز ادا کر رہا ہے!
عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا! تم اس شخص کو جانتے ہو؟
اس نے کہا نہیں میں نے تو اسے آج ہی دیکھا ہے
فرمایا: تم نے صرف اس کی ایک نماز دیکھ کر اس کی امانت و صداقت کی گواہی دے دی_ اور پوچھا تم نے اس کے ساتھ زندگی کے دس بیس سال گزارے ہیں یاں سفر کیئے ہیں یاں جنگیں لڑی ہوں یاں اکٹھے کھانے کھائے ہوں
گویا کسی طرح سے اسے بار بار پرکھا ہو_
نئی نسل میں سے جب اکثریت نے آنکھ کھلی تو ان کے سامنے فیس بک اور یوٹیوب کا دینی ورژن تھا یاں میڈیا کا دجالی ورژن_ اس نسل نے سمجھا ان کے پاس اور کوئی چوائس نہیں ہے_ فیس بک کا بانی اعلانیہ یہودی ہے ایسے ہی ایلون مسک کی یہود دوستی بھی ڈھکی چھپی نہیں کل اسکی ویڈیو میں نے چیٹ گروپ میں ارسال کی ہے دیکھا جا سکتا ہے اس کو نیتن یاہو سے ملنے کی کتنی جلدی تھی_
یہ دنیا ویسی نہیں ہے دوستوں جیسی دکھتی ہے
فیس بک پر جن پیجز کے چالیس پچاس ہزار سے زیادہ فالور ہیں وہ پیسے دے کر مقبول بنائے گئے ہیں میرے پاس ایک دھیلا نہیں ہے جس سے میں اپنے اکاؤنٹ کی پرموشن کر سکوں_
الغرض مین سٹریم میڈیا سے لیکر سوشل میڈیا تک ہر چیز کنٹرولڈ ہے فری میسن کی مرضی کے بغیر آپ کچھ عرصہ تک تو سوشل میڈیا پر مرضی چلا سکتے ہیں مگر الگورتھم میں فیڈ ہزاروں الفاظ کے سبب وہ آپ کی پہچان کر لیتے ہیں آپ کی ریچ کر کر دیتے ہیں یاں اکاؤنٹ ختم کر دیتے ہیں انتہائی بھونڈے اعتراضات لگا کر ان حالات کے باوجود جو لوگ مقبول ہیں ان سے دین لیتے ہوئے آپ کو سوچنا چاہیے اور اوپر بیان کردہ دو اصولی واقعات کو یاد رکھنا چاہیے_
مشہور محدث اور اسماالرجال کے عالم امام مزی نے فرمایا تھا سند آدھا دین ہے مگر آج تو لوگوں کو یہ تک معلوم نہیں سند ہوتی کیا ہے اور متن کسے کہتے ہیں اسماالرجال اور جرح والتعدیل کیا چیز ہیں یہ دور اسناد پر نظر رکھنے والے دور سے ہزار سال بعد کا دور ہے_ اب لوگو کے حیالات و نظریات کی تشکیل میں مذہب کا کوئی کردار نہیں ہے (میں مجموعی دنیا کی بات کر رہا ہوں) اب پوری دنیا میں نظریہ سازی کا کام میڈیا کرتا ہے دنیا کے ایک کونے سے جو خبر نکلتی ہے وہ بغیر کسی لفظ اور نکتہ کی تبدیلی کیساتھ پوری دنیا میں گردش کرتی ہے اور نظریہ تشکیل دیتی ہے_ جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا یاں روس نے

یوکرائن کر اور حماس نے اسرائیل پر تو دنیا کے کسی میڈیا نے نہیں بتایا کہ حملہ نہیں ہوا اور اگر ہوا بھی ہے تو اس کے وہ مقاصد نہیں ہیں جو آپ کی مذہبی وسیاسی اشرافیہ بیان کر رہی ہے_

دنیا کے گلوبل ویلج ہونے کا مقصد یہ نہیں ہے کہ فاصلے سمٹ گئے ہیں بلکہ فاصلے بڑھ گئے ہیں اب ہر دو شخصیات کے نظریات میں وہ خلیج ہے جو پوری انسانی تاریخ میں نہیں دیکھی گئی بالخصوص سوشل میڈیا کی بدولت ہر شخص تاریخ ومذہب وسیاسی سیاست کا علحدہ علیحدہ تصور لیئے پھرتا ہے_ وہ ہر گز کوشش نہیں کرتا کہ میں تاریخ یاں مذہب پڑھ بھی لوں وہ ہر گز کوشش نہیں کرتا کہ میں موجودہ سیاسی وسماجی ومعاشرتی ومعاشی نظاموں کا قرآن وسنت سے جائزہ لوں یاں ان پورا تاریخی ارتقاجان لینے کے بعد ان کے اچھے یاں برا ہونے کا فیصلہ صادر کروں آپ کی پسندیدہ مذہبی یاں سیاسی شخصیت سوشل میڈیا یاں مین سٹریم میڈیا جس بھی ذریعے سے مقبول ہے جیسے بھی اس کے لاکھوں چاہنے والے ہیں جان لیں اس کو مقبول بنایا گیا ہے_

33ڈگری فری میسن البرٹ پائیک نے کہا تھا جب لوگوں کو ہیرو کی ضرورت ہوتی ہے ہم انہیں ہیرو فراہم کر دیتے ہیں

اللہ کہتا ہے جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو!

کیا میڈیا فسق کی تعریف پر پورا اترتا ہے ؟؟؟؟

کیا صحابی رسول کی طرف طرح میرے قدم کسی حدیث کی تصدیق کیلئے بڑھے ہیں کیا مجھے کسی حدیث کی تصدیق کیلئے ایپ استعمال کرنا چاہیے یاں شروع سے لیکر آخر تک کتب حدیث پڑھنی چاہیے کیا دنیا اور تاریخ کے متعلق میرا علم پڑھ کر بڑھ رہا ہے یاں سن کر_

سنی سنائی بات کی دین میں کیا اہمیت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کیا ہیں_

ممکن ہے ٹی وی یاں سوشل میڈیا پر چلنے والی کسی عالم کی ویڈیو جس پر ہزاروں لاکھوں ویوز ہوں اس کا مقصد آپ کو گمراہ کرنا ہو_ میں نے میسی کی ایک ویڈیو اپ لوڈ کی تھی جس سے اس سٹار فٹبالر کی اصلیت دکھانا مقصود تھا چار سیکنڈ میں فیس بک نے میرا اکاؤنٹ بلاک کر دیا_

آپ جس عالم کو حق کا ترجمان سمجھتے ہیں فیس بک کیسے برداشت کرتا ہے کہ اس کی ویڈیو پر لاکھوں ویوز ہوں ؟؟؟؟

ذہن سازی کا کمال یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے نام لیوا حق پرستوں کی جان کے دشمن بن جاتے ہیں آپ نے کتب احادیث میں ابواب الفتن میں سے دجال کا تذکرہ نہیں پڑھا_

کیا آپ عاصم عمر اور ابولبابہ کو پڑھ کر دجالیت سیکھ رہے ہیں ؟؟

آپ کو پیچھے جانا ہوگا اپنے تصورات کی تصدیق قرآن وسنت سے کرنی ہوگی_

دین کا سنا سنایا ورثہ فتنہ ہے اور جب اس سنے سنائے کو آپ عقیدہ بنالیتے ہیں پھر آپ دجال کے ہتھیار بن جاتے ہیں آپ ہر حق پرست سے لڑتے ہیں بابوں کا دین برا تو ہے مگر کیا آپ نے کتابیں پڑھ کر کتابوں کا دین جانا ہے یاں کسی نئے بابے کے ہاتھ پر بیعت یافتہ ہیں_

اگر حدیث محفوظ نہیں ہے تو قرآن کیسے محفوظ ہے پورا دین مشکوک بنانے کا آسان طریقہ ہے آدھا دین مشکوک بنا دیا جائے اگلی نسل خود پورے دین کی انکاری ہو جائے گی

اگر میڈیا باطل نظریات کے فروغ کیلئے لایا گیا ہے تو ڈاکٹر اسرار کو اس کے ذریعے سے کیوں مقبول بنایا گیا

کیا ابلیس جمہوریت نہیں لایا اسلامی حکومت اور امام کا خاتمہ تو1922 کا ہو چکا اب تم کس جماعت سے منسلق ہوں، ہمیں حذیفہ بن یمان کی بحاری ومسلم کی متفق علیہ حدیث پڑھنی چاہیے جس میں حیر اور شر کے زمانوں کا ذکر ہے

کیا آپ حدیث میں بیان کردہ پانچ ادوار سے واقف ہیں اب ہم کس دور میں ہیں_
کیا آپ 1947 سے پہلے کے سو سالوں کی تاریخ سے واقف ہیں پاکستان سے پہلے دنیا میں قائم ہونے والی 47 اسلامی ریاستوں میں کونسا معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام نافذ رہا

اگر آپ ان باتوں کو نہیں جانتے تو آپ کو پوچھ لینا چاہیے_ جہل نا جاننے کو کہتے ہیں اور جتنا آپ جانتے ہیں کیا اتنا کافی ہے اس کا فیصلہ کیسے ہو گا سب سے اہم بات یہ ہے آپ جان کیسے رہے ہیں سن کر یاں پڑھ کر_

کیا دولت عثمانیہ کی تاریخ جاننے کیلئے ایک کتاب کا مطالعہ کافی ہو گا یاں دو، تین، چار، پانچ بھی ناکافی ہو گی اور کیا کروڑوں مسلمان نام نہاد ارتغل تاریخ کا دجالی ورژن دیکھ کر ہی ممکن نہیں ہیں

ایک حاتون کس طرح سے ٹی وی پر نامحرم مولوی کو دیکھ سکتی ہے؟؟؟؟

آپ کے سامنے کوئی خدا کا انکار کر دے آپ کو تب زیادہ غصہ آتا ہے یاں مذہبی و سیاسی لیڈر کے انکار پر؟؟؟

قائد اعظم کے ضمن میں قیام پاکستان بڑا کارنامہ ہے یا سودی معیشت کا فروغ؟؟؟ کیا سرے سے قیام پاکستان کوئی کارنامہ ہے بھی یاں نہیں_

آپ تاریخ کی کڑیاں کیسے ملاتے ہیں قیام پاکستان سے پہلے اور بعد میں نظام کتنا بدلا

الحاد کیوں بڑھ رہا ہے

بھٹو اور مولوی ق ا دی ان ی ت کو کیسے کیش کرتے ہیں سیاستدان دین کے نام پر کیسے دھوکہ دیتے علامہ اقبال نے وطنیت اور جمہوریت پر لعنت بھیج کر وطن کا تصور دے دیا اور 1946 میں جمہوریت تلے الیکشن لڑا اس بات کی توجیہ کیسے کی جا سکتی ہے

کیا آپ نے چودہ سو سال پہلے والا اسلام پڑھا ہے یاں سنا ہے

https://www.facebook.com/share/p/nYvy39DaTRHHbKnX/

چین کی دوستی و دشمنی کے معیار اور انسانی تاریخ

ہمارا ایمان وعقیدہ، معاشی و معاشرتی وسیاسی و سماجی نظریہ و بیانیہ سب کچھ میڈیا کی ذہن سازی کی بدولت ہے، میڈیا پر خبر چل گئی کہ چین نے فلسطینی گروہوں میں مفاہمت کرادی اور ہم نے ریت میں سر دے کر خبر پر تنقید نگاہ ڈالے بغیر، تاریخ کو ایک طرف رکھتے ہیں، قوموں اور ملکوں کے مفادات سے آنکھ چراتے ہوئے میڈیا کی خبر کو وحی مان کر اس بات کو قبول کر لیا_

میں جب پوچھتا ہوں دشمنی تو وہ ہوتی ہے جس میں دشمنوں کے قافلے پر حملہ کر دیا جاتا ہے میں سیرت رسول کی مثال دیتا ہوں جو قیامت تک کیلئے ہمارے لیئے وہ آئینہ ہے جس میں سے ہم حقیقت کا اصل رخ دیکھ سکتے ہیں تب لوگ کہتے ہیں تم عقل سے پیدل ہو آج کی دنیا ویسی نہیں ہے آج دشمنی بھی ہوتی ہے اور امریکہ و چین سب سے بڑے تجارتی پارٹنر بھی ہوتے ہیں یعنی دشمنی ان جاہلوں کو دکھانے کیلئے ہوتی ہے جن کو علم نہیں ہے کہ پوری دنیا کی حکومتیں ایک ہی ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں اور ان کی دشمنی کمیونزم و جمہوریت، سرد اور گرم جنگ سب دھوکہ ہے وہ ایک ساتھ دنیا کے نظاموں کو معاشرت اور معیشت کو بدلتے جارہے ہیں اب چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم آہستہ آہستہ پوری دنیا میں پھیل رہا ہے ایران اور برطانیہ میں اس کا نفاذ ہو رہا ہے باقی دنیا میں بھی پھیلے گا اور تم سمجھتے ہو دنیا میں دو بلاک ہیں_

چلیں امریکہ سے تو چین کے تجارتی مفادات ہیں مگر حماس اور الفتح سے کونسے تجارتی مفادات ہیں اور کیا چین اسرائیل کا دشمن ہے ؟؟؟

اگر ایسا ہے تو کوئی ادنٰی سی مثال دیں ؟؟؟

اللہ کے بندوں لازمی نہیں جو کچھ میڈیا بتا رہا ہو وہ سب کچھ درست ہو۔ مجھے بتائیں چین حماس سے اس معاہدے کے بدلے کیا لے رہا آپ ہی کہتے ہیں چین صرف اپنے مفادات دیکھتا ہے اسی لیئے وہ دشمنی کے باوجود امریکہ سے تجارت کرتا ہے_

ورلڈ اکنامک فورم کی بنیاد کس نے رکھی اور اس ادارے کے پیچھے کون ہیں جو ساری دنیا کیلئے پالیسیاں وضع کرتا ہے جس ادارے کا فکری محاذ اسرائیلی مصنف یول نوح ہراری نے سنبھال رکھا ہے اس ورلڈ اکنامک فورم کا اجلاس اب چین میں کیوں ہوا ہے یعنی وہ ادارہ جس کو واضح طور پر صیہونی کنٹرول کر رہے ہیں 2024 میں اس کا اجلاس چین میں ہو رہا ہے اور آپ مجھے کہتے ہیں چین اور اسرائیل کی دشمنی ہے اللہ کے بندوں وہ دنیا کو ون ورلڈ گورنمنٹ کی جانب ون ورلڈ سسٹم اور ون ورلڈ کرنسی کی جانب لے کر جارہے ہیں اور اس ڈیجیٹل کرنسی کا سارا انتظام ایک ہی جگہ سے کیا جائے گا_

مجھے بتائیں ان متحدہ نظاموں اور دجال کی حکومت کا آپس میں کوئی میل ہے_

میڈیا کی تاروں کو اپنے دماغ سے کاٹ کر جواب دو! کیا دنیا میں مذہب کی سب سے بڑی چین چینی ریاست مسلمانوں کی دوست ہو سکتی ہے یاں پھر یہ ہے کہ مسلمان نام کے مسلمان ہیں انہیں ہم میں کسی قسم کی مسلمانی نہیں دکھی اس لیئے وہ ہماری مدد کر رہے ہیں اور مذہبی و سیاسی اشرافیہ میں تمہارا اہر مسیحا پس پردہ چین کی ہدایت پر یہاں مادہ پرستی اور الحاد کو فروغ دے رہا ہے یونیورسٹیوں میں جاکر دیکھوں اسرائیل، چین اور امریکہ کی معاشرت میں اور پاکستان کی معاشرت میں کتنا فرق رہ گیا ہے_

فری میسن کے دنیا پر قبضے سے پہلے اور دھوکے کی دشمنیوں کے دور سے پہلے آج سے دو سو سال پیچھے چلے جائیں اور مجھے بتائیں کون سے دو دشمن ہیں جن میں تجارت بھی چل رہی ہو اور امریکہ چین کا سب سے بڑا دشمن بھی ہو اور چین کا سب سے بڑا مقروض بھی ہو اور مجھے یہ بھی بتائیں کیا چین کی ترقی کے

پیچھے صیہونیوں کا پیسہ نہیں ہے کیا چین کا بینکاری نظام صیہونی بینکاری سے نہیں جڑا ہو تا تمہیں میڈیا کی سکرین سے جو خبر بھی بتائی جاتی ہے تم کیوں آنکھیں بند کر کے اس کا اعتبار کر لیتے ہیں

مجھے بتائیں ابلیس کو سب سے زیادہ کس چیز کی چاہ ہے کیا اسرائیل، امریکہ اور چین کی حکومتیں مذہب کے حاتمے اور مادہ پرستی والحاد کے فروغ کیلئے ایک پیج پر نہیں ہیں یاں چین حلیفہ تالمسلمین ہے اور حماس والفتح کی مدد پر تلا بیٹھا ہے مجھے بتائیں چین کو اسرائیل کو تباہ کر کے کیا ملے گا_ کیا چین میں اسرائیلی کمپنیاں کام نہیں کر رہی اور مجھے بتائیں آج سے دو تین سو سال پہلے سے بینکاری پر کس کی اجارہ داری ہے اصل زر یعنی سونا کس کے پاس ہے کیا تم نے پروٹو کو لز پڑھے ہیں تمہارا پورا منہ سونے سے بھر بھی دیا جائے اور تمہارے دماغ سے خدا کا تصور نکال دیا جائے تو تمہارے گھر تک سونے سے بھر دینے سے تم فایدہ میں رہو گے یاں نقصان میں مگر مسئلہ یہ ہے حواہشات نفسانی ہمارا دین ہے اور اللہ کی کتاب کی بجائے میڈیا ہمارے لیئے نئ وحی الٰہی ہے_

مجھے قرآن وسنت کی ہدایات میں سے کوئی ادنی سی بات بتائیں جس پر میڈیا چل رہا ہو جس میڈیا کی ہر ہر خبر کو تم بلا چوں چرا ان مان لیتے ہو_

ہمیں بتایا گیا ہے کہ امریکہ مسلمانوں کا دشمن ہے اور چین مسلمانوں کا دوست ہے چلیں ٹھیک ہے اس بیانیہ کو لیکر تجزیہ کرتے ہیں آپ نے صرف عقل کا استعمال کرنا ہے اپنے دماغ سے ٹی وی کی تاریں کاٹ دیں اور صرف حالص دماغ کا استعمال کر کے میری بات پر غور کریں اور اسکا جواب دیں

فرض کریں اس وقت جس قدر امریکہ کا دنیا پر اختیار ہے اتنا ہی اختیار چین کو حاصل ہو جاتا ہے تو وہ کیا کرے گا_ کیا آپ نے تاریخ پڑھی ہے کیا آپ جانتے ہیں ہمیشہ حکمران طاقتیں اور برتر قوت محکوم قوموں پر اپنا مذہب اور ثقافت نافذ کرتی ہے آپ کو تو بھولنا نہیں چاہیے نصاب تعلیم میں آپ سلطنت برطانیہ کا احوال پڑھتے ہیں جب وہ یہاں تھے

اگر چین کو اتنا ہی اختیار مل گیا تو کیا وہ آپ کے مذہب، عقائد اور نظریات سے کسی قسم کا تعرض نہیں کرے گا اور کیا وہ دنیا پر اپنا الحادی نظریہ نافذ نہیں کرے گا یاں آپ کے مولویوں میں اتنا دم حم ہے کہ وہ امت کو تو اسلام سے نکال رہے ہیں ایک دوسرے کے ک ف ر کے فتوئے دے رہے ہیں اور سارے چین کو مشرف با اسلام کر لیں گے۔ ابلیس کا مقصد الحاد کا فروغ ہے یہ کام وہ امریکہ اور یورپ سے لے یاں چین سے لے اس نے اپنا مقصد نکالنا ہے_ مگر چونکہ میڈیا یاں مذہبی وسیاسی اشرافیہ یہ بات نہیں بتا رہی اس لیئے آپ نے میری بات نہیں ماننی_

چلیں میری بات نا مانیں صرف اتنا بتا دیں کیا چین اسلام کا دوست ہے اور اگر دوست ہے تو چین کی دوستی سے اسلام کے معاشی ومعاشرتی وسیاسی وسماجی نظاموں کو کتنی قوت ملی ہے ان کی پرانی شکل وصورت کس طرح واپس عود آئی ہے

کیا چین میں فری میسن لاجز نہیں ہیں کیا چین میں پورن انڈسٹری نہیں ہے وہاں کی حواتین تو پاکستان میں آکر اپنا جسم بیچتی ہیں اگر نہیں یقین تو پنڈی اسلام آباد میں کام کرنے والے کسی دوست سے پوچھیں_ یاں گلگت شہر کے کسی دوست سے پوچھیں_

اگر آپ تھوڑے سے بھی مسلمان ہیں یاں اللہ کا ڈر ہے تو مجھے بتائیں آپ کو معیشت عزیز ہے یاں تصور خدا؟؟؟؟

دجال لوگوں کو کیسے اپنی بیعت پر مجبور کرے گا وہ یہیں روٹی کا لالچ دے گا_ اور یہ روٹی کھانے پینے کی اشیا سمیت ہر چیز مہنگی کیوں ہوتی جار ہی ہے کیا اس میں عوام کی کوتاہی ہے یاں عالمی اشرافیہ کی نظام سرمایہ داری کی یاں مجھے یہ بتائیں امریکہ میں تو سرمایہ داری ہے اور چین میں اسلام کا معاشی نظام سود سے پاک نظام کام کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص آپ کو ایک کروڑ ڈالر دے تو کیا آپ اپنا مذہب چھوڑ دیں گے ؟؟؟؟

حقیقت یہیں ہے آپ مذہب چھوڑ دیں گے۔

https://www.facebook.com/share/p/ZYJjbypfqqddPuCA/

چین حماس دوستی، چین اسرائیل دشمنی

یہ تاریخ اور حالات حاضرہ کا وکی پیڈیا یعنی آن لائن انسائکلوپیڈیا کا تازہ ورژن ہے اور میڈیائی ورژن ہے_

کارل مارکس یہودی کو کون نہیں جانتا جس نے کہا تھا مذہب افیون ہے یعنی ہر طرح سے انسانیت کیلئے خطرناک ہے_ گویا اس نے اللہ کے رسول اللہ اور تمام مذاہب کا انکار کر دیا چاہے وہ یہودیت ہو اسلام ہو یاں ہندومت_ اس وقت چین کارل مارکس کے نظریات کی سب سے بڑی آماجگاہ ہے_ بعض لوگ اسرائیل کو یہودی ریاست سمجھتے ہیں اور جو ایسا سمجھتے ہیں وہ تاریخ کے یوٹیوب و فیس اور نصابی و میڈیائی ورژن سے واقف ہیں_

اسرائیل کی بنیاد فری میسن نے رکھی تھی جو ابلیس کے پجاری ہیں انہی نے امریکہ کی بنیاد بھی رکھی تھی آج بھی واشنگٹن میموریل کے سامنے امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کا مجسمہ ایستادہ ہے اور ساتھ جلی حروف میں کندہ ہے کہ جارج واشنگٹن 33 ڈگری فری میسن میرے پاس تصاویر اور ویڈیوز موجود ہیں_

چین میں مذہب پر پابندی ہے وہاں مذہب پر ایسی پابندی ہے جو چین کی سرحدوں سے باہر دنیا کے کسی خطہ میں نہیں ہے اور چین کا سوشل کریڈٹ سسٹم انسانی آزادیوں کو دبانے والا ابتک کا انسانی تاریخ کا بدترین نظام ہے_ حماس اور الفتح والے واقع کے بعد وکی پیڈیا کا مضمون بدل دیا گیا ہے اس میں ترمیم کر دی گئی ہے

چین اسرائیل کا تیسرا بڑا تجارتی پارٹنر ہے اسی طرح اس کی امریکہ اور بھارت سے تجارت بھی پہلے نمبروں پر ہے_ تجارت کا تعلق بنیادی طور پر کمپنیوں سے ہوتا ہے اس سے مذہب کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا تاریخ کا یوٹیوب ورژن رکھنے والا شخص یہیں سمجھتا ہے_

مگر کا تحقیقی اور مطالعاتی ورژن کچھ اور ہے_ اگر ہم بطور مسلمان تاریخ سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا جائزہ لیں ان کی سچی اور کھری سیرت پر نظر دوڑائیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ دشمنوں سے تجارت نہیں کی جاتی بلکہ ان کے تجارتی قافلے لوٹ لیئے جاتے ہیں تاکہ باطل بھوک سے کمزور ہو جائے_ یہ تو ہوا اسلامی ورژن جو کسی سکول کالج یونیورسٹی میں نہیں پڑھایا جاتا جس کی تعلیم ٹی وی نہیں دیتا ہے جو baby YouTubers نہیں پڑھاتے_

اصل آزادی کیا ہوتی ہے ؟؟؟؟

آزادی کی اصل جنگ وہ ہوتی ہے جس میں لاکھوں انگریز مارے جائیں نا کی لاکھوں مسلمان اور ہندو آپس میں غلام کٹ مریں اور بعد میں ہمیں تاریخ کا دجالی ورژن پڑھا کر ذہن سازی کی جائے کہ تمہارے بزرگ آزادی کیلئے کٹ مرے_

کیا آزادی کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے ؟؟؟؟

صرف یہیں آزادی ہے اسی کو آزادی کہا جاتا ہے

اور معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام جو برطانیہ میں ہے وہیں بھارت اور پاکستان میں ہے فرق کیا پڑا، صرف یہ فرق پڑا کہ اب حکمرانوں کے نام اردو یاں ہندی میں ہیں اور یہ خود کو مسلمان اور ہندو کہتے ہیں_

کیا ان کے کہنے اور کرنے میں کچھ فرق ہے کیا آپ تاریخ کا اصل ورژن جاننے کی کوشش کریں گے

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں جس جہاد کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ وہ قیامت تک جاری رہے گا وہ جہاد اب کے دور میں منسوخ نہیں ہے بلکہ حماس اس جہاد کو زندہ رکھے ہوئے ہے_ میں تاریخ اور دین کا ادنیٰ سا طالب علم اور جاہل آدمی ہوں مجھے بتائیں کیا اس سے پہلے تاریخ میں سینکڑوں مثالیں نہیں ہیں جب مسلمانوں کے قلیل ترین لشکر نے بغیر جدید اسلحہ اور ذرائع کے اپنے سے دوگنے چگنے لشکروں کو دھول چٹائی ہے اور مجھ جاہل کو بتائیں اگر حماس واقع ہی جہاد کر رہی ہے تو وہ ابتک تک اسرائیل سے زمین کا ایک چپہ تک آزاد کیوں نہیں کرا پائی بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے اسرائیل ہر گزرتے دن کیساتھ مسلمانوں کی زمین پر پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہے

کیا یہ اصلی جہاد ہے یاں پوری دنیا کے مسلمانوں کو مطمئن رکھنے والا نقلی جہاد ہے 38 ہزار فلسطینی مرے ہیں یاں یہودی مرے ہیں اگر حماس رسول اللہ کی بشارت پوری کر رہی ہے تو کیا فرشتے ان کی مدد کو نہیں اترتے_

یہ مولوی تمہیں سبق دیتے ہیں کہ برگر اور مشروبات کا بائیکاٹ کر کے اسرائیل کو قدموں پر لے آئیں گے ان مولویوں سے پوچھیں اسرائیل کا تیسرا بڑا تجارتی پارٹنر چین تمہیں ایسا کرنے دے گا_ اور ان مولویوں سے پوچھوں آئی ایم ایف کا کاہے کیا تمہارے ملک میں چھپنے والی کرنسی کا اختیار ان کے پاس نہیں ہے وہ چاہیں تو بیٹھے بٹھائے تمہاری کرنسی کی قیمت کو پتوں اور کنکروں کے برابر کر دیں اور تم کہتے ہو بائیکاٹ کرتے ہیں_

آخر یہ کس طرح ممکن ہے دنیا میں مذہب کی سب سے بڑی دشمن قوت چین، تمہارے گمان میں پوری امت کیطرف سے نام نہاد جہاد کا فریضہ ادا کرنے والی قوت حماس اور الفتح کی حامی اور مددگار بن جائے_

مسلمان کیسے باطل گمانوں کے پیچھے چلتے ہیں_ پہلے جب گوگل پر اسرائیل اور چین سرچ کیا جاتا تھا تو ہمیشہ آگے ٹریڈ لکھا آتا تھا اب کل کی خبر کے بعد وار لکھا آتا ہے اور حقیقت کو یہ رنگ مسلمانوں کے گمان نے دیا ہے_ وہ تمہاری خواہش پوری کریں گے فری میسن کا تین سو سالہ منصوبہ روبہ عمل آئے گا آخری صلیبی جنگ ہو گی

مگر جنگ کے دونوں فریقین باطل کے غلبہ کیلئے لڑیں گے_

اسرائیل و حماس جنگ کا آنکھوں دیکھا حال صیہونی جیو اور اے آر وائی میڈیا اور صیہونی یوٹیوب اور فیس بک ورژن دیکھنے والوں قرآن وسنت بھی پڑھ لو تاکہ تمہیں فتنہ کا علم ہو_

https://www.facebook.com/share/p/ZvzAq9caPGaCsDrV/

ایکشن کیمرہ پلے یہ ٹرمپ کو شوٹ کرنے کا سٹیج پلے ہے (حصہ اول)

ایکشن، کیمرہ، پلے یہ ٹرمپ کو شوٹ کرنے کا سٹیج شو ہے

سو ملین لوگوں کے مسیحا کو دو سو ملین کیلئے مسیحا بنانے کا اس سے بہتر طریقہ نہیں ہے

گولیاں چلتی رہی اور پیچھے بیٹھا کراوڈ کہیں بھاگا نہیں وہ بیٹھے رہے شو کا مزا لیتے رہے، ٹرمپ نیچے جھکا، اسی دوران سارا رنگ ڈالا گیا جب وہ اٹھا تو اس کے کان اور چہرے پر خون تھا عین گولیاں چلنے کے وقت ٹرمپ کے کے پیچھے کھڑے سپورٹر نے کارڈ اٹھار کھا تھا جس پر لکھا تھا You're Fired

مطلب صاف تھا سبھی کو جو کچھ ہونے والا تھا سب معلوم تھا_

آپ اطمینان سے زخمی ٹرمپ کی تصاویر کو زوم کر کے دیکھیں اور زخم کا نشان تلاش کرنے کی کوشش کریں وہ کہیں نا دکھے گا صرف خون (نقلی) نظر آئے گا یہ پرانے ریسلنگ مقابلوں کی ٹرک ہے جو ہزار بار استعمال کی گئی ہے اور دنیا جانتی ہے ٹرمپ ریسلنگ کا بھی ماسٹر ہے_

جس جگہ سے شوٹر نے گولیاں چلائی وہاں پر عموماً سیکیورٹی اہلکار تعینات ہوتے ہیں مگر اب ایسا کیوں نا ہوا؟؟؟

ویڈیوز اور تمام دوسرے ثبوت میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ پر اس پوسٹ کے کمنٹس میں پوسٹ کر دوں

جہاں سے شوٹر نے گولیاں چلائی اسکے بالکل سامنے سیکیورٹی اہلکار نشانہ لیئے بیٹھے تھے انکی شوٹر پر صاف نظر تھی مگر انہوں نے اسے شوٹ نہیں کیا جوں ہی اس نے گولیاں فائر کی اوپر سے سیکیورٹی اہلکاروں نے فوراً فائز کھول دیا اور مبینہ شوٹر مارا گیا_

حملے کے بعد انٹرویوز میں عینی شاہدین نے بی بی سی کو بتایا ہم نے شوٹر کو اوپر حملے والی جگہ رائفل کیساتھ رینگتے ہوئے جاتے دیکھا ہم نے پولیس کو بتایا مگر پولیس نے ہماری بات نہیں سنی_

تین ماہ پہلے کی ویڈیو ہے جس میں ایک عیسائی مبلغ بتا رہا ہے کہ میں نے دیکھا ہے ٹرمپ کے کان کو گولی چھو کر گزر گئی اس کا سر بچ گیا اور وہ خدا کی طرح اٹھ کھڑا ہوا_ یہ ویڈیو میرے پاس موجود ہے اور ٹوئٹر کے جس اکاؤنٹ سے تین ماہ قبل پوسٹ کی گئی تھی اس کا لنک بھی میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ سے اس پوسٹ کے نیچے دے دوں گا

عیسائی دنیا میں جو اشخاص پیشن گوئی کرتے ہیں انہیں پیغمبر کہا جاتا ہے پوری تاریخ میں ایسا ہی ہوا ہے ناسٹر آڈیمس ہو یاں کوئی دوسرا جیسے مدر شپ ہو سبھی کو پرافٹ کہا گیا ہے اب عیسائی دنیا کو یقین دلانے کیلئے تو یہ پیشن گوئی کام آسکتی ہے کہ ٹرمپ ہی مسیحا ہے (اس پر میرے آخر الزماں والے اکاؤنٹ پر علم الاعداد کی روشنی میں ٹرمپ پر پورا مضمون پن ہے) مگر اگر ہم اسلام کی بات کریں تو ہمارا عقیدہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی شخص تین ماہ قبل بالکل ٹھیک ٹھیک پیشن گوئی کر دے کے ٹرمپ کے کان میں گولی لگے گی ہمیں تو یہیں سمجھنا چاہیے اس شخص کو تین ماہ قبل سے اس سکرپٹ کا علم تھا اور اس سے یہ پیشن گوئی اسی لیئے کروائی گئی کہ عیسائیوں کے نزدیک ٹرمپ کو مسیحا ثابت کیا جا سکے_

1995 کی الیومیناٹی کارڈ گیم میں Enough is enough کے عنوان والے کارڈ کی ابتدائی لائنز تھی ہمارے سنائپر تمہیں کبھی بھی کسی بھی وقت گرا سکتے ہیں_

ٹرمپ کو امریکہ میں الیومیناٹی، فری میسن اور ڈیپ سٹیٹ سے لڑنے والا مشہور کیا گیا ہے، اب ٹرمپ کو لوگوں کا پیغمبر بنا دیا گیا ہے بالکل صلیبی جنگوں کے پادریوں کیطرح یہ امریکہ اور یورپی عیسائیوں کی آخری صلیبی جنگ میں قیادت کرے گا جو مسلمانوں کے خلاف لڑی جائے گی اور پوری مسلم دنیا کی

قیادت، روس وچین کی قیادت اس فری میسن منصوبے کا حصہ ہے میں نے آج سے پورا ایک سال قبل اپنے آخر الزماں والے اکاؤنٹ نے بائیو میں فری میسن کے اس تین سو سال منصوبے کے متعلق لکھ دیا تھا_

انڈیپینڈنٹ اخبار میں خبر دی گئی تھی ٹرمپ کی Q مومنٹ کے سپورٹر کا کیوں حیال ہے کہ جان ایف کینڈی کا بھائی زندہ ہے اور اس خبر کیساتھ جس شخص کی تصویر دی گئی تھی وہ شخص موجودہ حملے کے دوران عین ٹرمپ کے پیچھے بیٹھا تھا_ یہ شخص اور اسکے ساتھ والے لوگ عین گولیاں چلنے کے دوران اپنی جگہ پر ساکت بیٹھے رہے ان کے چہروں سے کسی قسم کے حوف کے آثار نہیں دکھ رہے تھے حالانکہ کچھ لوگ چیخ چلا بھی رہے تھے جن لوگوں کو سکرپٹ کا علم ہے انہوں نے ایکٹنگ کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی_ ویڈیو پوسٹ کر دوں گا

سالوں پہلے کی ویڈیو ہے جس میں اینکر نے ٹرمپ کو کہا تھا مجھے معلوم ہے تم صدر بنوں گے

مگر میں قاتلانہ حملے.............

اس جملے کو اس نے ادھورا چھوڑ کر کہا میرا مطلب ہے حلف برداری کا انتظار نہیں کر سکتا_

یہ مائنڈ پروگرامنگ کی تکنیکس ہوتی ہیں جن کے ذریعے لوگوں کو پہلے سے ذہنی طور پر تیار کیا جاتا ہے حالانکہ ان لوگوں کو سارے سکرپٹ کا پہلا سے علم ہوتا ہے ویڈیو میں پوسٹ کے نیچے پوسٹ کر دوں گا_

اس فلم کے سینکڑوں پہلوں ہیں یہ دنیا ایک سٹیج ہے جس پر سارے سیاستدان نا صرف اصل ایکٹر ہیں بلکہ بہترین ایکٹرز ہیں اس موضوع کو میں ایک مضمون میں مکمل نہیں کر سکتا اس کیلئے درجنوں مضمون درکار ہوں گے کیونکہ عمران خان کا ایونٹ قریب ہے جس کی پیشن گوئی میں دو سال سے کر رہا ہوں میرے علم الاعداد کے فیس بک گروپ میں سینکڑوں مضامین کا انبار ہے جن میں اعداد کی بہترین الائنمنٹ دکھائی گئی ہے

ٹرمپ پر حملے کا وقت 6:13 تھا مگر سیکرٹ سروس نے یہ وقت 6:15 بتایا اس کی کیا وجہ تھی

2016 میں ٹرمپ کی سپورٹر Q مومنٹ کے پیج پر 6:15 منٹ پر پوسٹ ہوئی تھی جس میں false flag اور assassination جیسے درجنوں الفاظ استعمال کیئے گئے تھے یعنی انہوں نے اسی وقت سکرپٹ ظاہر کر دیا تھا تاکہ اس سکرپٹ پر عمل درآمد کے بعد جو اندھا بہرا اور گونگا نہیں ہے میڈیا کے پراپوگنڈا کا شکار نہیں ہے وہ جان لے دنیا میں سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہو رہا ہے ساری دنیا سارے ممالک میں ہیرو اور ولن سکرپٹ کے مطابق بنائے جاتے ہیں تمام نیوز میڈیا سکرپٹ کے مطابق ہی کام کرتا ہے_

اس چیز کا ثبوت ویڈیو بھی میں پوسٹ کے نیچے کمنٹ کر دوں گا

یہ ویڈیو بھی پوسٹ کر دوں گا عین جب ٹرمپ پر حملہ ہوا اس کے پیچھے ایک عورت بیٹھی تھی وہ ذرا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلی نا ہی اس نے دائیں بائیں دیکھا اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور ٹرمپ کی ویڈیو بنانی شروع کر دی، حالانکہ دائیں بائیں کچھ لوگ بھاگے دوڑتے بھی مگر اس سے ظاہر ہوتا ہے سٹیج پر موجود اکثر لوگوں کو سٹیج پلے کا علم تھا اور یہ بھی علم تھا کہ ٹرمپ کو کچھ نہیں ہوگا یہ سارا ڈرامہ اس کی مقبولیت میں مزید اضافے اور مسیحا کے تصور کو مضبوط کرنے کیلئے رچایا گیا ہے

2022 میں بالکل اسی طرح سابقہ جاپانی وزیر اعظم پر بھی گولیاں چلی اور بتایا گیا وہ مارا گیا جبکہ وہ بھی مکمل سٹیج پلے تھا تین دن کی تحقیق کے بعد تمام ویڈیو ثبوتوں کیساتھ میں نے شاید اس وقت تین مضامین لکھے تھے جو میرے آخر الزمان والے اکاؤنٹ پر موجود ہیں کوشش کرتا ہوں ان کے بھی لنک دے دوں جب 2022 میں عمران خان پر حملہ ہوا تھا وہ بھی ایسا ہی سٹیج پلے تھا اس سے قبل بے نظیر والا معاملہ تو صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ اسے کوئی گولی

نہیں لگی تھی یہ سب فری میسن کی ٹیکٹکس ہیں تا کہ اس استحصالی جمہوری نظام میں سیاستدانوں کو ہیرو بنایا جائے اور ظاہر کیا جائے کہ سیاستدان عوام کے حقوق کیلیئے لڑتے لڑتے اپنی جان تک دے دیتے ہیں

اور عوام جاہل کسی بھی خبر پر تنقیدی نگاہ رکھنے کی صلاحیت کھو چکی ہے کیونکہ انہوں نے سینکڑوں قسم کی ادوایات اور طریقوں سے ہمارے دماغ کو سکیٹر دیا ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت محدود کر دی ہے یہ موبائل بھی خود یہیں کام کر رہا ہے کچھ ہی دن قبل بی بی سی نے آرٹیکل شائع کیا تھا جس میں بتایا گیا تھا موبائل کے استعمال سے یاداشت کمزور پڑ رہی ہے ٹیسلا نے بھی کہا تھا جوں جوں معاشرے میں بجلی سے چلنے والے ذرات زیادہ ہوتے جائیں گے توں توں لوگوں کے سوچنے کی صلاحیت کم ہوتی جائے گی_

ٹرمپ کو امریکی کٹر عیسائیوں اور اسرائیل دونوں کیلیئے میسحا بنایا گیا ہے کیونکہ ٹرمپ تاریخ میں وہ پہلا امریکی صدر ہے جس نے سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا ہے_یہودیوں کیلیئے نا یروشلم کی کوئی اہمیت ہے اور نا ہی ہیکل کی وہ صرف ابلیس کیساتھ مل کر اصل مسیحا کو لانا چاہتے ہیں جو دنیا کے مسائل حل کرے اور سیدنا مہدی و عیسی علیہ السلام کو اس میڈیا کے ذریعے جس کے حوالے سے خدا جیسا تصور مضبوط کیا گیا ہے دہشت گرد ظاہر کیا جائے گا کیونکہ لوگ میڈیا کی ہر خبر کو درست سمجھتے ہیں سب ٹرمپ پر حملے کے متعلق جو کچھ میڈیا بتائے گا مجال ہے جو اس سے ہٹ کر کوئی شخص کچھ اور سوچنا بھی گوارا کرے_

https://www.facebook.com/share/p/g1SMKgbEu6M2GdEo/

ایکشن کیمرہ پلے یہ ٹرمپ کو شوٹ کرنے کا سٹیج پلے ہے (حصہ دوم)

ہیرو کا کردار دونوں صورتوں میں نکھرتا ہے

پہلے مضمون سے بعض بھائیوں کو شبہ ہوا کہ میں کوئی پٹواری ہوں تو دست بدستہ عرض ہے نواز شریف نے عمران خان سے کہیں پہلے ابلیس کی بیعت کی تھی اور یہ سبھی ایک ہیں اگر آپ کو معلوم ہو جائے کہ فضل الرحمان، عمران، نواز، بلاول، سعد رضوی، حافظ نعیم سبھی دجال کی بیعت ہیں تو آپ ان کے کپڑے نوچ ڈالیں اس لیئے سکرپٹ کے مطابق یہ ہمیشہ ہیرو اور ولن کے کردار میں رہ کر لوگوں کو تقسیم رکھتے ہیں

قاتل نے بلڈنگ پر چڑھنے کیلیئے سیڑھی لگائی اس کو سیڑھی لے کر جاتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا، عینی شاہدین نے بتایا ہم نے قاتل کو رائفل کیساتھ رینگتے دیکھا پولیس کو بتایا مگر پولیس نے کوئی حرکت نہیں کی، چاک و چوبند سنائپر 42 سیکنڈ تک شوٹر کو دیکھتے رہے مگر انہوں نے کوئی حرکت نہیں کی عین جب اس نے گولیاں چلا دی تب انہوں نے اس کو شوٹ کیا_

آپ نے فلموں نے دیکھا ہو گا جس شوٹر کو کسی کو قتل کرنے کیلیئے ہائر کیا جاتا ہے قتل کر چکنے کے بعد اسکو بھی قتل کر دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ عین موقع پر قتل نا بھی کرے تب بھی دوسرا، تیسرا آپشن موجود ہوتا ہے

اب زیادہ تر لوگوں کے تصور حقیقت کے مطابق تو ٹرمپ والا واقعہ حقیقت ہی تھی فلم نا تھی جبر معاملہ تو اس کے برعکس ہے مگر تجزیہ جاری رکھتے ہیں_

فلموں میں اکثر ہیرو عین موقع پر تمام سینکڑوں دشمنوں پر بھاری پڑتے ہوئے اہم شخصیت کو بھی بچا لیتا ہے اور تمام دشمنوں کا بھی صفایا کر دیتا ہے مگر یہ تو بہر حال فلم نا تھی_

ہم اس واقعہ کو میڈیا کی نظر سے دیکھ رہے ہیں امریکی لوگوں کی نظر سے نہیں دیکھ رہے، سکرپٹ ساری دنیا میں ایک ہی انداز میں فلمایا جاتا ہے_

حکومت اپوزیشن، میڈیا سبھی سکرپٹ کا حصہ ہوتے ہیں مگر سیاسی میدان میں لوگوں کی امیدیں نظام سے وابستہ رکھنے کیلیئے بعض لوگوں کو ہیرو اور بعض کو ولن کے روپ میں دکھایا جاتا ہے_

امریکہ میں جن لوگوں کے سامنے انہوں نے بائیڈن کا چہرہ بطور ولن پیش کیا ہے وہ اس ساری سیکورٹی کی حامیوں کو بائیڈن کے پلڑے میں ڈال رہے ہیں یوں جس قدر سیکورٹی کی حامیوں کو اجاگر کیا جائے گا اسی قدر ٹرمپ کی مسیحائی میں اضافہ ہو گا، یہیں اصل سکرپٹ ہے_

اصل سکرپٹ ایک ہی ہے مگر امریکی عوام کے نزدیک (جیسے ان کی میڈیا کے ذریعے ذہن سازی کی گئی ہے)

ایک سکرپٹ وہ ہے جس کے مطابق ٹرمپ تن تنہا ڈیپ سٹیٹ (فری میسن وغیرہ) کے خلاف کھڑا ہے، آپ امریکہ کے ٹوئٹر پر ٹاپ ٹرینڈ دیکھ لیں آپ کو بار بار ڈیپ سٹیٹ کا تذکرہ ملے گا اور وہ ڈیپ سٹیٹ کے زمہ کن کن چیزوں کو ڈالتے ہیں وہ بچوں کو اغوا کرتے ہیں وہ ویکسین اور مین میڈ وباؤں سے لوگوں کو قتل کرتے ہیں وہ امریکہ کے فیڈرل ریزرو اور ان کا تمام دنیا کی کرنسی پر بینکوں کے ذریعے کنٹرول ہے وہ ون ورلڈ گورنمنٹ لانا چاہتے ہیں وہ ابلیس کے کارندے ہیں وہ سی آئی اے ہے وغیرہ وغیرہ یہ تمام چیزیں آپ کو امریکی سوشل میڈیا پر دیکھنے کو ملیں گی

اب ہمارے اور ان کے مذہبی تصورات میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور اس فرق کی روشنی میں، میں آپ کو پوری دنیا کی سیاست میں فری میسن کا ہاتھ دکھانا چاہتا ہوں شاید آپ کے پلے کچھ بات پڑے_

آج سے تین ماہ قبل ایک عیسائی پرافٹ نے پیشن گوئی کی تھی کہ ٹرمپ کے کان کے پاس گولی ماری جائے گی اس کا سر محفوظ رہے گا وہ گرے گا اور پھر جب اٹھ کر کھڑا ہو گا تو وہ خدا ہو گا ۔ یہ موضوع اتنا گہرا ہے اگر اس پر کتب بھی لکھی جائیں تو وہ بھی سمجھانے کیلئے کم ہو نگی بالخصوص پاکستانی قارئین کیلئے

_

اب اس عیسائی پادری کی پیشن گوئی حرف با حرف پوری ہوئی گویا وہ دنیا کا سب سے بڑا رازدان ہے، مسلمانوں کیلئے سوال یہ ہے اس عیسائی کو اس سارے وقوعہ کا تین ماہ قبل علم کیسے ہوا (ایک ماہ قبل ٹوئٹر پر پوسٹ کی گئی اسکی ویڈیو کا لنک میں فراہم کر سکتا ہوں)

گویا ہم کہہ سکتے ہیں عیسائیت میں ضرور کچھ نا کچھ سچائی ہے ۔

اب اسکا دوسرا رخ دیکھئیے اس شخص کو پورے سکرپٹ کا تین ماہ قبل علم تھا اور انہوں نے اس سے یہ پیشن گوئی صرف کرائی اسی لئیے تھی تا کہ اگر کوئی سر پھرا اس قاتلانہ حملے کو سکرپٹ یاں پہلے سے طے شدہ ثابت کرنے کی کوشش کرے تو جاہل امریکی عیسائیوں کے سامنے یہ ویڈیو رکھ دی جائے ایک طرف وہ سارا پراپوگنڈا جس میں ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی بلکہ وہ کامیاب ہیں کہ ٹرمپ کے قتل میں سی آئی اے کا ہاتھ ہے دوسری طرف یہ پیشن گوئی ان کڑیوں کو ملا کر وہ عام ذہن کو قابوں کرتے ہیں اور کسی کو دھیان دوسری طرف کی آراء کو جانے نہیں پاتا

تیسرا رخ دیکھیں

امریکی تاریخ میں ٹرمپ پہلا صدر ہے جس نے سفارتخانہ تل ابیب سے یروشلم منتقل کیا ہے جو یہودی چاہتے تھے اسی وجہ سے یہودیوں نے سائرس کیساتھ ٹرمپ کی تصویر نئے سکے پر چھاپی ہے سائرس نے بھی ہیکل کی تعمیر کی تھی ۔

اگر چرچ نے باقاعدہ طور پر یہودیوں کو عیسی علیہ السلام کا خون معاف کر دیا ہے مگر پھر بھی کٹر عیسائی یہودیوں سے نفرت کرتے ہیں اس کا بہترین اظہار آپ کو وہاں فلسطین کے حق میں ریلیوں کی صورت دیکھنے کو ملے گا ۔

چوتھا رخ

جس طرح ٹرمپ وہاں مقبول ہے عمران خان یہاں مقبول ہے

دونوں کی مقبولیت کیلئے ایک جیسا سکرپٹ استعمال کیا گیا ہے وہاں جاننے والے امریکی پیٹ پیٹ کر مر گئے ہیں اللہ کے بندوں آج تک امریکہ کرسی صدارت پر کوئی بھی شخص ڈیپ سٹیٹ کی مرضی کے بغیر نہیں آیا ٹرمپ جیسے ارب پتی کو تم کیوں استثنا دیتے ہوں اور وہ بتاتے ہیں ٹرمپ بھی انہی میں سے ایک ہے مگر فری میسن کے نفسیاتی حربے جادو کیطرح کام کرتے ہیں لوگوں کو سمجھانا مشکل ہے کہ تمام سیاسی اشرافیہ ایک ہے

اب آپ عمران خان کے ٹوئٹر اکاؤنٹ سے ٹرمپ پر حملے کی مزمت والی ٹویٹ کے کمنٹ سیکشن میں آجائیں وہاں پر پاکستانیوں کے جوش سے بھرے تبصرے دیکھیں

ٹرمپ اور عمران دونوں ہیرو ہیں

دونوں باطل کے سامنے ڈٹے رہے

دونوں مشکات پر قابوں پا کر مزید طاقتور ہوئے

دونوں بہادر لیڈر رہیں

میں عرض کرتا ہوں آپ کے قبلہ اول کی جگہ ہیکل تعمیر کرنے کیلئے تاریخ میں سب سے بڑا کردار ٹرمپ کا ہے

اللہ قرآن میں کہتا ہے تحقیق کر لیا کرو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے
دوستوں یہ دنیا ویسی ہر گز نہیں ہے جیسی میڈیا دکھاتا ہے
آپ مانیں یاں نا مانیں آپ کے ذہن میں ہیر و اور ولن دونوں کا تصور میڈیا نے بٹھایا ہے
تاریخ میں قتل کی تمام کوششیں یاں تمام قتل دیکھ لیں ہزاروں لاکھوں کے مجمعہ میں یہ سکرپٹ فلمایا جاتا ہے ہزاروں لوگوں کے سامنے دھوکہ دینا سب سے آسان ہوتا ہے اسی کو جادو کی اعلی ترین صنف کہتے ہیں
اس حوالے سے مزید ثبوت میں اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہوں گا

https://www.facebook.com/share/p/Fqsp415YaeEoA6AW/

اسلاموفوبیا

اصل چیز یہ ہے کہ سب سے زیادہ مسلمان اسلاموفوبیا کا شکار ہیں اگر ہم اسلام پر عامل ہوتے اس کو اپنی زندگیوں میں شامل کرتے تو کوئی وجہ نا تھی کہ اسلام کے اثرات ہماری زندگیوں میں نادکھتے اور دوسری اقوام اللہ کی اس رحمت کے اثرات کو قبول نا کرتی_ ہم خود اسلام سے دور ہوتے چلے گئے پہلے ہمارے سامنے اسلام کا جاہلی تصور پیش کیا گیا اپنی عیاشیوں کے باعث ہم نے وہ بھی قبول کر لیا میڈیا کی آمد کے بعد اسلام کا دجالی ورژن ہی ہمارے لیئے اصلی اسلام ہے_

یعنی ہر طرح سے اسلام کے تن آور درخت پر آرا چلا کر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اسلاموفوبیا پھیل رہا ہے_ لوگوں کو جاہل بنانے کیلیئے کسی لمبے چوڑے کورس کی ضرورت نہیں ہے یاں کسی جادو منتر کی بھی ضرورت نہیں ہے صرف پراپوگنڈا کی ضرورت ہے_ آدھی دنیا کو تو اسلاموفوبیا کا لفظی معنی بھی معلوم نہیں ہو گا اور لوگ سمجھتے میں کافر ہمارے اسلام سے ڈرتے ہیں_

آپ کے اسلام کا سیاسی نظام یعنی خلافت 1923

میں ختم ہو چکی تھی 47 میں آپ کو دھوکہ دیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بجائے یہ کیا قومیت اسلام کے تصور کو زندہ کیا جاتا آپ نے قومیت پاکستان کو لفظ کو زندہ کیا جبکہ اسلام میں قومیت ہے ہی نہیں_

اگر آپ سمجھتے ہیں باہر سے کہیں اسلاموفوبیا نام نہاد ہے اس بچوں کو دیکھیں معمولی سے سیاسی اختلاف پر یہ ایسے ایسے گھٹیا جملے منہ سے نکالتے ہیں کہ شرعی سزا کے طور پر زبان کھینچ لی جاتی، اسلام میں سب سے اہم چیز اخلاقیات ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کو جو سب سے بہترین چیز دی گئی ہے وہ عمدہ اخلاق ہیں، آپ باطل نظریہ یاں باطل عقیدہ کا صرف ایک پیمانہ مقرر کر لیں جو شخص اخلاقیات میں برا ہے لازما اس کا نظریہ بھی غلط ہو گا کیونکہ اس کے لیڈر اور رہنما نے اس کو اخلاقیات کی تعلیم ہی نہیں دی_

ٹی وی سکرین سے مسلسل اسلاموفوبیا کا پراپوگنڈا کیا جاتی ہے، میرے عزیزوں کون سے اسلام سے بھلا کفر کو خطرہ ہے ہم سب تاریخ اسلام کے بدترین مسلمان ہیں جن کا اسلام کے عملی پہلو پر عمل نا ہونے کے برابر ہے، اللہ کی قسم ان کو آپ کی نمازوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے، وہاں خطرے کی گھنٹیاں تب بجیں گے جب دنیا میں اسلام کا معاشی ومعاشرتی وسیاسی نظام لوٹ آئے گا_

آپ کو بتایا جاتا ہے افغانوں نے نام نہاد جنگ جیت لی اور اب امریکہ وروس کو ان سے خطرہ پیدا ہو جانا چاہیے اور ایسے ہی ملحد چین بھی تو آپ خاطر جمع رکھیے_ ایک طرف ملحد کمیونسٹ چین پوری طرح سے افغانوں کی مدد کر رہا ہے اور دوسری طرف ورلڈ بینک، امریکی حکومت اور آئی ایم ایف بھی طالبان کو قرضہ دے رہا ہے_ اگر کسی نے کمیونزم پڑھا ہے یاں وہ کمیونسٹ نظام حکومت کو جانتا ہے تو مذہب کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت وہ ہیں سویت یونین میں کمیونسٹ انقلاب کے بعد وہاں انہوں نے جو پہلا کام کیا وہ مذہب پر پابندی لگائی تھی_ چین میں بھی مذہب پر پابندی ہے کھلے عام آپ کسی بھی مذہبی عقیدے کا یاں کسی قسم کی عبادت سرانجام نہیں دے سکتے کھلے عام آپ صرف وہیں اعمال کریں گے جو صرف کفر کو راضی کرنے والے ہیں_

اب یہیں ملحد چین اگر افغانوں کی فوج تعمیر کر رہا ہے تو مطلب صاف ہے ان کو اسلام کے طالبان ورژن سے کوئی خطرہ نہیں ہے اور ناہی طالبان نے وقت کی کسی سپر پاور کو شکست دی ہے۔ یہ سب اسی دجالی دھوکہ کا حصہ ہے جو دنیا کو پچھلے تین سو سال سے دیا جارہا ہے اور اسلاموفوبیا کا تصور بھی اسی دھوکے کا تسلسل ہے۔

یہ دنیا عظیم ترین منصوبے کے مطابق اصل سے نقل کی جانب بڑھ رہی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے، اس حدیث کی شرح کوئی مشکل نہیں ہے جمہوریت، کاغذی کرنسی، بینکاری، بینکنگ ان تمام چیزوں کو پوری دنیا مانتی ہے اقوام متحدہ کو ساری دنیا مانتی ہے۔

آپ کے کھانے، آپ کے مشروبات مصنوعی اور بے دائدہ بلکہ اکثر اوقات مضر صحت، آپ کا سیاسی نظام مصنوعی، بینکاری نظام مصنوعی جس کو فری میسن کبھی بھی گر آسکتے ہیں اور لوگوں کا سرمایہ ڈبو سکتے ہیں۔ پھر انہوں نے مصنوعی کرنسی کی اگلی شکل یعنی ڈیجیٹل کرنسی لانی ہے۔

فرد واحد یعنی میں یاں کوئی اور پراپوگنڈا کی مدد سے آپ کے نظریات بدلنے پر قادر نہیں ہے مگر میڈیا اس بات کی پوری قوت رکھتا ہے۔ وہ اس کام میں ناصرف طاق ہے اس کو اسی کام کیلئے بنایا گیا ہے اور وہ نظریہ سازی میں کامیاب ہو چکا ہے۔

اگر میں کہوں ہم دجال کے لائے ہوئے معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام میں جی رہے ہیں تو شاید آپ یہ بات نامانیں مگر ان نظاموں کے تھپیڑے ناصرف آہستہ آہستہ آپ کو معاشی و معاشرتی طور پر کمزور بناتے جارہے ہیں بلکہ ایک وقت میں بالکل کمزور کر دیں گے اور یہ ان کا منصوبہ ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک شخص قبر کے پاس سے گزرے گا اور تمنا کرے گا کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا۔

میرے کہنے سے آپ ان نظاموں کا مصنوعی پن برداشت نہیں کریں گے کیونکہ میں فیس بک پر بیٹھ کر گمنامی کی حالت میں یہ بات عرض کر رہا ہوں ہاں اگر میں حامد میر یاں اور یا مقبول جان ہوتا تو تب میری بات ضرور سنی جاتی مگر جب میں کہتا ہوں ان دونوں دانشوروں کی طرح ان کی پوری ٹولی فری میسن ہے تو لوگ پتا نہیں بھڑک کیوں جاتے ہیں۔ خیر جب ایک بینک دیوالیہ ہو جاتا ہے تو سارے لوگوں کا روپیہ ڈوب جاتا ہے، سیاستدان جتنے مرضی واعدے وعید کرے جب وہ اقتدار میں آتا ہے تو اپنے وعدہ سے پھر جاتا ہے اور کہتا ہے میں مجبور ہوں ہاں مجھے کام نہیں کرنے دیا جارہا یاں وعدے قرآن وسنت نہیں ہوتے وغیرہ۔

اسلاموفوبیا کا شور مچا کر آپ کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اسلام ناصرف ابتک موجود ہے بلکہ ابلیس اس اسلام سے خطرہ بھی محسوس کرتا ہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ابلیسیت کو اب آپ والے اسلام سے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ اس نے مکمل طور پر آپ کو اسلام سے ہٹا دیا ہے اور یہ کام اس نے آپ کی مذہبی اشرافیہ سے لیا ہے جنہوں نے اصل اسلام کی جگہ دجالی اسلام کو آپ کی زندگیوں میں داخل کر دیا ہے۔ اور جس بڑے خطرے کا اسے سامنا کرنا پڑ سکتا ہے یعنی امام مہدی تو ان کے سدباب کیلئے اس نے سینکڑوں مذہبی وسیاسی جماعتوں پر لوگوں کا یقین مضبوط کرایا ہے

یعنی جب ایک ساتھ عمران، نواز، فضل الرحمان، ساحل عدیم، طارق جمیل، مرزا، غامدی، مفتی طارق مسعود، سعد رضوی وغیرہ سب میڈیا کیساتھ مل کر امام مہدی کو دہشت گرد کہہ دیں گے تو کون ان کو مہدی مانے گا۔ گویا اب ابلیس اس طرف سے بھی مطمئن نہیں ہے۔

اسلاموفوبیا کا چورن انہوں نے صرف سیاست چمکانے کیلئے رکھا ہوا ہے اور اس کے علاؤہ انہوں نے سیاست چمکانے کیلئے کون کونسے ڈرامے کیئے ہیں اگر ان سب کا ذکر کروں تو آپ میرے کپڑے نوچ ڈالیں کیونکہ ان باتوں کی آپ کو سمجھ نہیں آئے گی اور آپ صبر نا کر سکیں گے۔

دجالیت کی پچھلے تین سو سال کی تاریخ اور ایک ایک عمل پر میں یورپی و امریکی ماہرین کی آراوہاں کی ڈاکومینٹری ان اپنے چیٹ گروپ میں ارسال کرتا رہتاہوں میرے چیٹ گروپ میں آپ کو حقیقت کا دوسرا رخ دیکھنے کو ملے گا_ آئیں میرا گروپ جوائن کریں_

https://www.facebook.com/share/p/pwYF3DxkryDNM8ys/

حدود کا نفاد(2)

سیدنا ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک خد جس کو زمین کر نافذ کیا جائے وہ لوگوں پر تیس دن کی بارش سے بہتر ہے (المنتقی، صفحہ 597)
اس وقت دنیا کے ایک انچ پر بھی اسلام کا شرعی نظام نہیں ہے اور یہ اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے، اس کے باوجود اگر آپ سمجھتے ہیں دین کے نام نہاد پہریدار علما اب بھی موجود ہیں اور علماء کے اٹھائے جانے سے علم اٹھا نہیں لیا گیا_
آپ مسلمان ہیں آپ کے نزدیک اسلام کے شرعی نظام سے بڑھ کر دنیا میں جرائم کے خاتمے اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے دوسری کوئی چیز نہیں ہے_ دوسری طرف آپ جانتے ہیں کہ سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کے باعث انسانیت اپنی معراج پر پہنچ چکی ہے_
ہم دھوکے کے سالوں میں زندہ ہیں_
مسلمانوں کی اکثریت کے نزدیک سائنس ص ٹیکنالوجی نے انسانیت کی بھلائی کیلئے بہتر خدمات سر انجام دی ہیں اور اگر پوری دنیا پر اسلام کا شرعی نظام نافذ ہوتا تو کیا اسلام کا شرعی قانون لوگوں پر احسان کا ضامن ہوتا_ جب استعمار نے پوری اسلامی دنیا پر قبضہ کیا تو انہوں نے سب سے پہلے اسلام کا تعلیمی نظام اور شرعی نظام ختم کیا، اب اگر آپ مجھے کہیں استعمار کی پشت پر ابلیس موجود نہیں تھا تو آپ کو مجھے اس بات کی دلیل دینی ہوگی_
ایک طرف وہ پوری انسانیت کی بھلائی کیلئے صنعتی انقلاب برپا کر رہے تھے دوسری طرف بادشاہتوں کا خاتمہ کر رہے تھے اور ان کو اتنا معلوم نا ہو سکا کہ اسلام کے شرعی نظام کو نافذ کر کے لوگوں کی زندگیوں میں جس قدر سکون لایا جا سکتا ہے اتنا سکون صنعتی انقلاب یاں سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی سے نہیں لایا جا سکتا_
سائنس و ٹیکنالوجی زندگی میں آسانیاں پیدا کر رہی ہے ایسا ہی ہے ؟؟؟؟
اگر آپ چادر کو چہری کر کے نیچے ڈالیں اور سو جائیں تو کیا وہ بہتر طور پر آرام و سکون کا ذریعہ ہے یاں چادر کو دہری کر کے ڈالیں تو وہ بہتر ہے، زندگی کو کیسے آسان اور پر سکون بنایا جائے سب کو معلوم ہے یہ کیسے ممکن ہے اگر آپ فوم کے ایک گدے کو سونے کیلئے استعمال کرتے ہیں تو وہ نیند کو اور زیادہ پر سکون بنا دے گا_ اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ ننگی زمین پر سونے سے انسان کا جسم مضبوط ہوتا ہے جس سے آپ کفر کے مقابلہ میں لڑنے کیلئے طاقت حاصل کرتے ہیں_
امہات المومنین میں سے کسی نے ایک دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے چادر دہری کی بجائے چہری کر کے بچھا دی تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تہجد کیلئے آنکھ نا کھلی صبح اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا چادر کو پرانی حالت میں بچھایا جائے، اللہ کے رسول لوگوں کو اتنا دیتے کہ دو وادیوں کے دوران چرنے والی ساری بکریاں عطا کر دیتے یہ کام دین میں آنے والے نئے لوگوں کی تالیف قلب کیلئے ہوتا تھا_
مگر اپنی کیا حالت تھی
راوی کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو وہ کھجور کے پتوں والی چٹائی پر لیٹے تھے جس کے سبب ان کی کمر پر نشان بن گئے تھے حضرت عمر یہ دیکھ کر رو دیئے اور عرض کی یا رسول اللہ کفار کیلئے روم و فارس کے بادشاہوں کیلئے تو نرم و گداز تکئیے اور آپ دونوں جہانوں کے سردار آپ نے زندگی کو اس قدر کٹھن بنا رکھا ہے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمر ان کیلئے دنیا ہے ہمارے لیئے آخرت ہے (اور پرویز، سرسید وغیرہ نے اسی آخرت کا انکار کر دیا)

راوی کہتے ہیں میں سیدنا عمر کے دور میں ان کے پاس حاضر ہوا تو وہ بھی کھجور کے پتوں والی چٹائی پر لیٹے تھے اور ان کی کمر پر بھی ایسے ہی نشان بنے تھے وہ کہتے ہیں یہ دیکھ کر میں رو دیا اور زندگی کو آسان بنانے کی گزارش کی، خلیفہ دوم نے فرمایا دیکھو میں اپنے دو ساتھیوں کیطرح ہی زندگی بسر کر کے جانا چاہتا ہوں_

حدیث کو دیکھیں، جب زمین پر ایک حد بھی جاری نہیں کی جارہی تو کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں پر سائنس و ٹیکنالوجی کی صورت میں رحم نازل فرمائے؟؟؟؟

جہاں اللہ کے نازل کردہ قوانین کا نفاذ ہی نہیں وہاں رحمت کا دجالی تصور تو میڈیائی پراپوگنڈا کے ذریعے پروان چڑھایا جاسکتا ہے مگر اصل رحمت کچھ اور ہی ہوا کرتی ہے_

پاکستان اپنے قیام سے لیکر ابتک اقوام متحدہ کے تمام قوانین کا پابند ہے، اگر قائداعظم ایک بھی شرعی سزا نافذ کر دیتا اور پہلے چور کا ہاتھ اپنے دست مبارک سے کاٹتا جس طرح اس نے سٹیٹ بینک کی بنیاد رکھ کر اللہ اور رسول سے جنگ کا اعلان کیا تو کیا اس سے اللہ ناراض ہوتا یاں مستقل طور پر پاکستان پر رحمتوں کا نزول شروع ہو جاتا_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، انتہائی عالی اسناد سے یہ متصل روایات حدیث کی تمام کتب میں موجود ہیں_ کیا ان احادیث کا انکار کر کے ہر گھر میں تصویر کے موجود ہوتے ہم اللہ کی رحمت کی امید رکھ سکتے ہیں_

جب آپ گھر میں بیٹھ کر موبائل کی سکرین پر ڈاکٹر اسرار، ذاکر نائیک، غامدی، مرزا جہلمی، مفتی طارق مسعود، ساحل عدیم، مولانا طارق جمیل، صاحب زادہ ثاقب رضا مصطفائی، خادم حسین رضوی، عمران، نواز اور زرداری کو سن رہے ہوتے ہیں تب آپ تصویر کو دیکھ رہے ہوتے ہیں یاں کسی اور چیز کو_

کیا یہ سب کر کے بھی آپ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں کہ ہمارے مسائل حل کیوں نہیں ہو رہے اور اللہ ہم پر رحم کیوں نہیں کرتا؟؟؟؟

حل سب کو معلوم ہے مگر خواہش نفس کے غلام بندے پراپوگنڈا کی مدد سے جس کو ہیرو مان لیں پورا دینی علم اس ہیرو کے سامنے ہیچ ہے_ اگر قرآن و سنت میں حرام کردہ چیزوں کو حلال کر کے کوئی شخص آپ کے سامنے دین کو بیان کر رہا ہے تو کیا آپ بھی قرآن و سنت کا انکار کر کے اس کی پیروی شروع کر دیں گے_ اگر اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو اپنا کر دین کا غلبہ حاصل کرنا مقصود ہے تو دین غالب کیوں نہیں ہو رہا_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی قومیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ حدود کو چھوڑنے کیوجہ سے ہلاک ہو گئی_

کیا ہم ہلاک ہو چکے ہیں یاں علماء اب بھی انبیا کے وارث ہیں؟؟؟

معاملہ بالکل صاف ہے ہم نے حدود کا نفاذ نہیں کیا بلکہ ہم نے اپنے ہاں رائج کفریہ قانون کا بھی نفاذ نہیں کیا_

اور اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مغرب کا نظام لوگوں کو نتائج دے رہا ہے تو آپ غلط ہیں اگر ایسا ہی ہوتا تو حالیہ برطانیہ اور فرانس کے الیکشن میں حزب اقتدار پارٹیاں ہارنا جاتی_ اور امریکہ میں تو باقاعدہ جوئے بائیڈن کا کلون اس کا کردار ادا کر رہا ہے_

یہ دنیا کسی طور پر بھی پرفیکٹ نہیں ہے ہر لحاظ سے دجالیت اپنے پنجے گاڑھ چکی ہے_

https://www.facebook.com/share/p/owxgLWzPoBauc3ZP/

امریکہ کا ڈینور ائیر پورٹ اور مستقبل کا نقشہ

اس ائیر پورٹ کی بنیاد فری میسن نے 1994 میں رکھی اور اس باہر آویزاں تختی پر فری میسن کی مشہور علامت کمپس اور سکوئیر کندہ ہے، ائیر پورٹ کے باہر ایک سیاہ گھوڑے کا مجسمہ ہے جس کی آنکھوں سے آگ برس رہی ہے بائیبل میں اس گھوڑے کو ان چار گھوڑوں میں سے علامتی طور پر بیان کیا جاتا ہے جو قیامت کی چار علامات ہونگی_

وہاں ایک شیطان نما مجسمہ بھی آویزاں کیا گیا ہے_ اس کے علاوہ چار عظیم الشان پینٹنگز ائیر پورٹ کی دیواروں پر آویزاں ہیں_ ان میں سے پہلی میں ایک نازی فوجی گیس ماسک پہنے تلوار سے کبوتر کو قتل کر رہا ہے جو امن کے خاتمے کی علامات ہے اس کے ساتھ ایک مجبور عورت اپنے بچے کی لاش لیکر کھڑی ہے اور ساتھ ہی مردہ بچوں کی لمبی قطاریں ہیں_

اس نازی فوجی کی تلوار فری میسن کے اندر کے طبقہ شرائنز کو ظاہر کرتی ہے جن کی ٹوپی پر بھی بالکل ایسی ہی تلوار بنی ہوئی ہے_

اگلے پورٹریٹ میں جنگل اور شہر دکھایا گیا ہے جو شعلوں میں جل رہا ہے دنیا خطرے میں ہے اور جانور و پودے ناپید ہو رہے ہیں_ اس میں تمام مذاہب کے خاتمے کو تمثیلی انداز میں دکھایا گیا ہے_ ایک لڑکی کے ہاتھ میں مایا کیلنڈر دکھایا گیا ہے جو دنیا کے خاتمے کو ظاہر کرتا ہے_

اگلے پورٹریٹ میں دکھایا گیا ہے جنگ ختم ہو چکی ہے اور بچوں کو دکھایا گیا ہے کہ وہ تمام اپنی قوموں کی آزادی نیلے بالوں والے جرمن لڑکے کو سونپ رہے ہیں وہ تمام اپنے ہتھیار اور قومی پرچم جرمن لڑکے کو سونپ رہے ہیں لڑکا بورین جیکٹ زیب تن کیئے ہوئے ہے جو جرمنی کا ایک قصبہ ہے جہاں الیومیناٹی کا قیام عمل میں آیا تھا_ جرمن لڑکا ہتھوڑا تھامے ہے جو کیمونزم کی علامت ہے (گویا فری میسن نے پہلے دن سے آخری نظام کے طور پر کیمونزم کو لانے کا طے کر لیا تھا) آگے نازی جنرل کو مردہ دکھایا گیا ہے اور اس پر امن کی فاختائیں بیٹھی ہیں_

جرمن لڑکے کو دنیا کا مسیحا دکھایا گیا ہے جو کیمونزم کے ذریعے تباہ شدہ دنیا میں امن لائے گا (یہ سارا تمثیلی انداز فری میسن کے مسیحا دجال کو ظاہر کرتا ہے) یہ لڑکا پرنس ولیم کو ظاہر کرتا ہے جو برطانیہ کا شہزادہ ہے اور اس کے بال بھی ایسے ہیں بالکل لڑکے جیسی اس کی تصویر پاپوانیو گنی کے ایک ڈاک ٹکٹ پر ہے اس شہزادے کے والد اور والدہ کا سرنیم ان کی جرمن شناخت کو چھپانے کیلیئے بدلا گیا_

ولیم کی ماہ ڈیانا مبینہ طور پر جرمن یہودی جیمز گولڈ سمتھ کی بیٹی ہے_

چوتھے پورٹریٹ میں سارے یتیم بچے دکھائے گئے ہیں یہاں سکاٹش لڑکا دکھایا گیا ہے جو سکاٹش رائٹ فری میسنری کو ظاہر کرتا ہے اس کے ساتھ ایک افریقن خاتون کے ہاتھ میں سانپ ہے سارے بچے نیو ورلڈ ریلیجن کے گرد اکھٹے ہیں اور لوسیفر کے پودے کے اوپر کھڑے ہیں جو جینٹیکلی طور پر اگایا گیا پودا ہے اور اس کے رنگ فیمنزم کی تحریک کو ظاہر کرتے ہیں جو ہمارے ہاں عورت مارچ ہے_

ڈینور ورلڈ ائیر پورٹ کا بنیادی تھیم تباہی ہے ڈی پاپولیشن، ون ورلڈ ریلیجن، ون ورلڈ گورنمنٹ، مذاہب کا خاتمہ اور اس کے واحد مسیحا (دجال) کا عروج ہے_

یہ مضمون میں نے ایک مختصر انگلش ڈاکومینٹری کے ترجمہ کے طور پر لکھا ہے جس کو میں اپنے چیٹ گروپ میں بھیج دوں گا

https://www.facebook.com/share/p/EpEKnAybEbhBB41u/

پینے کے پانی میں فلورائیڈ کا استعمال اور ابلیس کی فتح

امریکہ 2017 میں کیلی فورنیا کی عدالت میں دائر ہونے والے ایک مقدمہ کا سات سال کی سماعتوں کے بعد فیصلہ کر دیا گیا ہے یہ مقدمہ پانی میں فلورائیڈ کے استعمال اور اس سے بچوں کی یاداشت یعنی IQ لیول میں کمی کے متعلق تھا امریکہ میں یہ پہلی بار ہوا ہے کہ اس قسم کے مقدمہ میں حکومت کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے اور فلورائیڈ کے نقصانات کے متعلق آگاہی پیدا کرنے والے گروہوں کو فتح یابی ملی ہے یہ پوری دنیا میں اپنی نوعیت کا پہلا مقدمہ ہے عدالت نے سرکاری اداروں کو اس بات کا پابند کیا ہے کہ پانی میں سے فلورائیڈ کے استعمال کا خاتمہ کیا جائے اس عمل سے دو سو ملین امریکی متاثر ہوئے ہیں-امریکہ میں 1945 سے پانی میں فلورائیڈ کا استعمال کیا جارہا ہے اور اب عدالتی حکم کے بعد اگلی کاروائی کا انتظار ہے کہ حکومتی ادارے اس ضمن میں کیا اقدامات اٹھاتے ہیں اگر وہ اس حکم پر عمل درآمد نہیں کرتے تو عدالت نے کیس دہندگان کو حکم دیا ہے کہ وہ دوبارہ اپیل کریں-

کیس دائر کرنے والوں نے وہ تمام ریسرچ پیپرز عدالت میں جمع کرائے جن میں فلورائیڈ کے انسانی صحت کیلئے انتہائی مضر ہونے کے متعلق تحقیقات شامل تھی-اور عدالت نے ان ثبوتوں کو قبول کرتے ہوئے فیصلہ دیا ہے جس کو امریکہ میں تاریخی اقدام قرار دیا جارہا ہے اور اسے عوام کی فتح سے تعبیر کیا گیا ہے-

میں اپنے بندہ خاکی والے اکاؤنٹ پر ان تمام مین سٹریم میڈیا کے نیوز پیپرز کی ویب سائٹ کے سکرین شارٹ لگاؤں گا جنھوں نے اس خبر کو نشر کیا ہے نیز فلورائیڈ کے متعلق آگاہی پیدا کرنے والی ویب سائٹ پر سے اس فیصلے کا گوگل لینز سے کیا گیا ترجمہ اس کے سکرین شارٹ بھی دوں گا-اگر کسی کو ویب سائٹ کا لنک درکار ہے تو وہ بھی فراہم کر دوں گا اس ویب سائٹ سے آپ فلورائیڈ کے نقصانات کے متعلق تمام ماہرین کے مضامین اور میڈیکل جنرلز میں چھپنے والے پیپرز پڑھ سکتے ہیں نیز ویب پر اس سے متعلقہ دوسرا تمام تحقیقی مواد بھی موجود ہے

اب اس سوال پر بات کرتے ہیں کہ 78 سال سے امریکیوں کو یہ زہر کیوں دیا جاتا رہا، کیا ان سائنسدانوں کو اس بات کا علم تھا جنھوں نے یہ زہر پانی اور ٹوتھ پیسٹ دونوں میں شامل کیا، جی بالکل ان کو علم تھا-اگر ان کو علم تھا تو انہوں نے ایسا کیوں کیا؟؟؟؟؟

کیا سائنس دان اور حکومت اپنے ہی شہریوں کی دشمن ہے؟؟؟؟

عدالتی فیصلے کو دیکھتے ہوئے تو ان سب باتوں کے جواب ہاں میں ہی آتے ہیں-لیکن اہم سوال یہ ہے کہ حکومت اپنے ہی شہریوں کی دشمن کیوں ہے ہمارے ہاں تو امریکہ سمیت یورپی حکومتوں کے متعلق فلاحی ریاست ہونے کا تصور عام ہے اور بتایا جاتا ہے وہاں تو کیڑوں مکوڑوں، پرندوں اور جانوروں تک کے حقوق ہیں مگر ہمارے ہاں اور دنیا کے میڈیا میں اس سازش کا ذکر کیوں نہیں ہوا جو اب سامنے آئی ہے-

امریکہ کے علاوہ دنیا بھر کے ممالک میں اب بھی سائنس کے نام پر پانی کو صاف کرنے یاں کہہ لیں دھوکہ دینے کیلئے فلورائیڈ استعمال کیا جارہا ہے اور باقی دنیا سمیت پاکستان میں کسی کو اس بات کا اندازہ تک نہیں کہ یہ مادہ انسانی صحت کیلئے کس قدر خطرناک ہے میڈیا تو ویسے ہی اس سازش کا حصہ ہے مگر ہمارے ہاں بڑے بڑے مذہبی پنڈتوں جن کے لاکھوں فالور ہیں انہوں نے بھی عوام کو اس سازش سے آگاہ نہیں کیا-

کل ہی میں نے اپنے مسینجر چیٹ گروپ میں یول نوح ہراری کی ویڈیو پیش کی تھی جس میں اس کیطرف سے انسانی آبادی کے خاتمے اور سازش کا ذکر ہے وہاں میں نے تفصیل پیش کی تھی اور کرونا کے متعلق میں اب تک سینکڑوں ویڈیوز، کتب ز ریسرچ پیپرز اپنے چیٹ گروپس میں ارسال کر چکا ہوں جن سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پوری دنیا کے میڈیا نے مل کر انسانیت کے خلاف یہ سازش رچی-

سوال یہ ہے پوری دنیا کے میڈیا کو کون کنٹرول کر رہا ہے اور یہ سب انسانی صحت کے پیچھے کیوں پڑے ہیں، جس طرح کرووونا ویکسین کے ذریعے لوگوں کو بیماریوں لگ رہی ہیں لوگ مر رہے ہیں اور باقی نقصانات ہیں ان سب چیزوں کے سینکڑوں ویڈیوز ثبوت میں اپنے چیٹ گروپس میں ارسال کر چکا ہوں۔

میڈیا پوری دنیا کا میڈیا آپ کا اے آر وائی اور جیو نیوز، بی بی سی اور سی این این سب کو کون کنٹرول کر رہا ہے اور انسانی جان کا دشمن کون ہے۔
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کیساتھ دو حفاظتی فرشتے مقرر نا کر رکھے ہوں تو ابلیس انسان کو قتل کر ڈالے۔
کیا ابلیس کا گروہ فری میسن پوری دنیا کے میڈیا کی پشت پر ہے کیا وہ یہ سب سازشیں رچ رہے ہیں اگر آپ سوچیں تو ان سب سوالوں کے جواب مثبت ہیں۔ثبوتوں کی کمی نہیں ہے بس اس چیز کی کمی ہے کہ آپ دنیا کو کس نظر سے دیکھتے ہیں کیا میڈیا کی عینک سے دیکھتے ہیں یاں حقائق اور دلائل و براہین کی روشنی میں دیکھتے ہیں کیا آپ اپنی عقل استعمال کرتے ہیں یاں جس طرح میڈیا پراپوگنڈا کرتا ہے اس کا شکار بن جاتے ہیں اگر میڈیا ایک جھوٹ کو ہزار بار دہراتا ہے تو وہ سچ تو نہیں بن جاتا، میں آپ کے سامنے پورے ثبوتوں کیساتھ تحقیق شدہ بات رکھ رہا ہوں اور مزید ہزاروں ثبوت آپ کون میرے چیٹ گروپس میں ملیں اگر آپ ان سب چیزوں پر غور کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کو دجالیت کو سمجھنے میں مشکل پیش آئے اور اس بات کو سمجھنے میں کے ناصرف پوری دنیا کا میڈیا بلکہ کرووونا کے ضمن میں پوری دنیا کی حکومتوں کو بھی فری میسن کنٹرول کر رہے ہیں اور یہ سب دھوکہ ہے
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔
ہم انہی دھوکے کے سالوں میں زندہ ہیں۔براہ کرم اپنے اعزا و اقارب اور دوستوں تمام جاننے والوں کو اس سازش سے آگاہ کریں۔

https://www.facebook.com/share/p/z4vyECjk8uSVeqmx/

برائی کے قریب بھی نا جاؤ

1929 میں ہمارے مستقبل کے پاکستان میں پہلی فلم بنی اس کے بعد قائد اعظم کی تمام تحریک پاکستان کے دوران فلمیں بنتی رہی ان میں بے ہودہ ڈانس بھی تھا اور گانے بھی نا محرم مرد وعورت کو بر پردگی میں بے حیائی کی تمام حدیں پھلانگ جانا بھی تھا_ مگر جب ریاست کے ساتھ اسلامی نام لگا دیا گیا تو بڑے دھوکے کے نیچے اس سے بھی بڑی برائیاں چھپ گئی_

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں دوسرے پروٹوکول میں وہ لکھتا ہے

آج کے دور میں ریاستوں کے پاس ایک ایسی قوت ہے جو لوگوں کے ذہنوں میں حیالات پیدا کرتی ہے اور اسے آگے بڑھاتی ہے (میڈیا نے ہی ساحل عدیم والے سکرپٹڈ ڈرامے کا حیال پیدا کیا اور اب وہ سکرپٹ کے مطابق آگے بڑھ رہا ہے مذہبی وغیر مذہبی طبقات کی گفتگو وہیں رنگ لیئے ہوئے ہے جو رنگ میڈیا نے ڈیڑھ سو سالہ ذہن سازی سے ان پر چڑھایا ہے) یہ پریس کی قوت ہے_ پریس کا اصل کردار یہ ہے کہ یہ ناگزیز ضروریات کی نشاندھی کرتا ہے عوام کی شکایات اور تکالیف کو سامنے لاتا ہے (یعنی جو ظاہر کیا گیا ہے مگر ہوتا اس کے الٹ ہے) یہ بے اطمینانی اور بے چینی کی فضا بھی پیدا کرتا ہے اور اس کی تشہیر بھی کرتا ہے (جیسے ساحل والے ڈرامے کے ذریعے کیا گیا سما کی مذکورہ پروڈکشن جس میں حاتون، ساحل اور حلیل الرحمن نامی تین ایکٹرز نے اپنے اپنے کردار باخوبی نھائے یہ ڈرامہ دجالیت کے فروغ کیلئے بہترین کردار ادا کر رہا ہے)_

یہ پریس ہی تو ہے جس کے ذریعے آزادی تقریر کا عملی اظہار ہوتا ہے (صرف وہ جو فری میسن چاہیں) غیر یہودی ریاستیں چونکہ اس طاقتور حربے سے نا آشنا اور بے بہرہ ہیں (روس اور اسلامی سلطنت عثمانیہ) لہذا یہ طاقت کلی طور پر ہمارے ہاتھ آچکی ہے_ پریس کے سبب ہم خود پس پردہ رہ کر غیر یہود عوام پر اثر انداز ہوتے ہیں_ اسی کے ذریعے ہم سونے جیسی قیمتی دھات پر قابض ہوئے ہیں (یعنی دنیا کو کاغذی کرنسی کے دھوکے میں مبتلا کر کے اصل زر پر قبضہ کر لیا)_

ہر شخص پیش آیند چیز کو اپنے علم اور عقل کے مطابق دیکھتا ہے پوری اسلامی دنیا پر استعمار کے غلبے سے پہلے مسلمانوں کے پاس وہ علم تھا جس کی مدد سے وہ حالات کے صحیح رخ کا اندازہ لگا سکتے تھے اور فتنے کی پہچان کر سکتے تھے اس نظام تعلیم میں سب سے پہلے بچے کو قرآن حفظ کرایا جاتا تھا پھر عربی سکھائی جاتی تھی، شاہ ولی اللہ نے یہاں جو تعلیمی طریقہ جاری کیا اس میں بنیادی حیثیت حدیث کو حاصل تھی_

مگر آج سکول, کالج اور یونیورسٹی میں پڑھے نوجوانوں کی اکثریت کے پاس وہ علم نہیں ہے جس کی بنیاد پر وہ فتنہ کو جان سکیں اور حالات کے صحیح رخ کا اندازہ لگا سکیں_ علما کی جماعت اس دن سے فری میسن کے ہاتھ میں ہے جس دن سے انہوں نے جمہوریت، کاغذی کرنسی، تصویر، وطنی قومی ریاستیں اور بینکنگ کو حلال کیا_ ٹی وی کی آمد پر انہوں نے سکرپٹ کے مطابق شور مچایا تاکہ عوام یہ نا سمجھیں کہ علما کی جماعت بالکل ہی ختم ہو گئی جیسے صحیح بخاری سمیت حدیث کی تمام کتب میں روایات ہیں کہ علما کے اٹھانے سے علم اٹھالیا جائے گا پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی جاہل ہونگے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گمراہ کریں گے_ (ایسے دور میں فتنہ کی پہچان کیلئے قرآن وسنت کا ذاتی مطالعہ اہم ہے)

بعد میں سکرپٹ کے مطابق علما نے ٹی وی کو حلال قرار دے دیا مگر اس دوران پریس کو شروع دن سے فری میسن کے کنٹرول میں تھا اخبارات، جرائد و رسائل سے لوگوں کی ذہن سازی کی گئی میڈیا اور ٹی وی نئی چیز تھی اس لیئے لوگوں کو بھاتی تھی جب لوگ ذہن سازی کا شکار ہو چکے تب علما نے نا صرف ٹی وی کو حلال کر دیا بلکہ خود بھی ٹی وی پر براجمان ہو گئے_ سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہو رہا ہے_ اللہ قرآن میں کہتا ہے جو لوگ ہمارے احکامات پر

چلتے ہیں ہم ان کو زمین پر اقتدار دیتے ہیں ہمارا پہلے دن سے ہی اس زمین پر اقتدار نہیں ہے کیونکہ ہم نے احکام پر عمل نہیں کیا آزادی کے وقت جن لوگوں نے اسلام کا نام بھی لیا وہ بھی دھوکہ دہی کیلئے تھا_ اللہ قرآن میں کہتا ہے جو کہتے ہو وہ کرتے کیوں نہیں_

اسلام کے قیام کیلئے سارے اقدامات دکھاوے کو کیئے جاتے ہیں_

ساحل عدیم وہ سٹیج شو بڑے دورث اثرات مرتب کرے گا

نام نہاد دینی طبقہ اس دجال کے حق میں رطب اللسان ہے مگر یہ نہیں جانتے سب کچھ سکرپٹ کے مطابق ہوا ہے (نا جاننے کی بنیادی وجہ میڈیا کے اصل کردار سے ناواقفیت ہے) اس سے آگے وہ کس قسم کی ذہن سازی کریں گے صرف اس جملے کو لیں جو اس نے 95 فیصد عورتوں کو جاہل کہا_

ملحدین پہلے ہی اسلام پر عورتوں کے حقوق کے حوالے سے تنقید کرتے ہیں ساحل عدیم کے سٹیج شو نے اس تنقید کو دوچند کرنے کیلئے سکرپٹ کے مطابق مذکورہ جملے ادا کیئے_

اس عورت اور ساحل نے جتنے جملے ادا کیئے وہ سب لکھے ہوئے سکرپٹ کو پڑھنے یاد کرنے کے بعد ہوا، جس دن لوگوں کو اس بات کی سمجھ آجائے گی کہ ٹی وی سے پیش کی جانے والی ہر چیز سکرپٹ کے مطابق ہوتی ہے اس دن لوگوں کو دجالیت کی اصل صورت نظر آجائے گی_

لوگ جس قدر ساحل عدیم کا دفاع کرتے جائیں گے ملحدین کو اس قدر اپنا پیغام پھیلانے کا موقع ملے گا اور وہ عام مسلمان جن پر مذہبی اشرافیہ نے قرآن وحدیث کا ذاتی مطالعہ حرام کر رکھا ہے وہ ملحدین کے جال میں پھنسے جائیں گے وہ ایسے ایسے اعتراض لاتے ہیں جن کا قرآن وسنت کے گہرے مطالعے والے کو تو علم ہوتا ہے جواب بھی معلوم ہوتا ہے مگر یہاں سوشل میڈیا پر ملحدین کے پیجز اور آکاؤنٹ بے بہا پرموشن کے بعد لاکھوں فالور رکھتے ہیں ان کی آواز ہر عام مسلمان تک جاتی ہے

وہ اس انداز میں بات نہیں کرتے کہ ہم ابلیس کی طرف سے متعین کیئے گئے ہیں بلکہ وہ بعض اوقات اسلام کی آڑ میں بات کرتے ہیں، سرسید کے بعد کے تمام ملاؤں نے اس کے عقائد کو جاہلیت پر معمور کیا کسی نے بھی کھل کر نہیں لکھا کہ وہ فری میسن ہے حالانکہ سرسید کی زندگی پر الطاف حسین حالی کی کتاب شاید مین سٹریم کی پہلی اہم ترین کتاب ہے جس میں فری میسن کا ذکر آیا ہے_ اتنے بڑے عالم کی زبان سے جاہلیت کا اقرار نہیں ہوتا بلکہ وہ جاہلیت اور ان عقائد کے پیچھے خود ابلیس ہوتا ہے_ اقبال کیطرف سے سرسید کے قصیدے کسی احترام کے باعث نہیں بلکہ سکرپٹ کے مطابق تھے اور یہ سکرپٹ خلق کثیر کی ذہن سازی کر چکا ہے جنگے بھلے صاحب مطالعہ افراد اس سکرپٹ کے سامنے ڈھیر ہو چکے ہیں_

جس دن سے دنیا میں احبار آیا ہے اسی دن سے فری میسن تمام مذاہب کی مذہبی اشرافیہ کو کنٹرول کر رہے ہیں وہ اشرافیہ جن کی شہرت احبار و ٹی وی کی بدولت ہے، لوگ سمجھتے ہیں فلاں بڑا عالم ہے مگر لوگ یہ نہیں جانتے اس کو مشہور کیا گیا ہے لوگوں کا پسندیدہ بنایا گیا ہے_ جب آپ نے دین نہیں پڑھنا اور درجنوں لوگوں کو اس نیت سے سننا ہے کہ یہ واقع ہی عالم ہے اور ٹی وی و یوٹیوب پر اسلام کا درست رخ پیش کر رہا ہے تو اس بات کا امکان ہی نہیں ہے کہ ان میں سے آپ کو کوئی ایک یاں متعدد لوگ پسند آجائیں اس لحاظ سے آپ دین کا ٹی وی و سوشل میڈیا ورژن قبول کرتے ہیں اوپر میں فری میسن دستاویز کا حوالہ پیش کر چکا_

جب آپ کسی سکالر کو پسند کرنا شروع کر دیتے ہیں تب آپ کے ذہن میں یہ حیال تک نہیں گزرتا کہ میں خود سے دین پڑھ لوں اور نا ہی تعلیمی نصاب میں دین پڑھایا گیا ہوتا ہے وہ ابتدائی عمر ہوتی ہے جس میں آدمی چیزیں سیکھتا ہے جب وہ حصہ گزر گیا تب کون دین پڑھے گا ٹی وی و سوشل میڈیا سے کوئی بھی اس بات پر زور نہیں دیتا کہ حالص قرآن وسنت کا مطالعہ کریں میں کتب کے حوالے سے درجنوں گروپس میں ایڈ ہوں حرام ہے جو کسی ایک

گروپ میں بھی قرآن پر ریو لکھا گیا ہو کسی نے بتایا ہو الحمد للہ آج میں نے مکمل قرآن سمجھ کر پڑھ لیا اور میں نے اللہ کے احکامات کو ایسے ایسے پایاں ہے اس سے پہلے میں فلاں گمراہی میں مبتلا تھا اب وہ دور ہو گئی ہے _ میں حدیث کی تیرہ کتب کے مطالعہ کے بعد ابھی چودھویں کتاب پڑھ رہا ہوں اس پر ریو و لکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تمام کتب میں عموما ایک جیسے متن کی احادیث ہوتی ہیں صرف سند کا فرق ہوتا ہے یاں محدث نے دوسروں سے ہٹ کر کسی ترتیب پر کتاب لکھی ہوتی ہے مگر حرام ہے جو میں نے کسی گروپ میں حدیث کی کسی کتاب پر آج تک ریو دیکھا ہو _

مسلسل دن رات میں ہزاروں دفع دہرانے کے بعد لوگ قرآن کا ترجمہ پڑھنا اور کتب حدیث پڑھنا شروع کریں گے _ دجال ہمارے سر پر کھڑا ہے معاشرہ میڈیا اور انٹرنیٹ کی بدولت سر تا پا دجالیت میں غرق ہے اور اب بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو فرقوں کی پڑی ہے خدا کے بندوں دین خطرے میں ہے اور آپ فرقوں کو بچانا چاہتے ہوں ٹھیک ہے تمہاری مذہبی اشرافیہ نے دین پر منڈلاتے الحاد کے بادلوں کا اتنا تذکرہ نہیں کیا مگر تم خود دیکھ سکتے ہو معاشرتی زندگی کو دیکھوں اس فیس بک کو دیکھو _

دجال معاملات کنٹرول کر رہا ہے انہوں نے ہمارا ہوا، پانی، غذا، ادویات، حیالات و نظریات سب کو زہر آلود کر دیا ہے اور اپنے اس دعوے کے ثبوت میں، میں دنیا بھر کے سائنسدانوں، ڈاکٹروں اور مصلحین کے ویڈیو ثبوت فراہم کر سکتا ہوں آپ اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں، میں نے ان ثبوتوں کا انبار جمع کر دیا ہے _ آپ وہاں آئیں حقیقت کی بالکل الٹ تصویر دیکھنے کو ملے گی وہ حقیقت جس کو میڈیا و مذہبی و سیاسی اشرافیہ بیان نہیں کرتی _

ساحل عدیم کے ڈرامے پر میرے بقیہ تین مضمون میرے اکاؤنٹ آحر الزماں پر موجود ہیں

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے

کیا میڈیا آپ کے دل میں کھٹکتا ہے اگر ایسا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے وہاں سے دین کی تشہیر ہوں بھائیوں وہاں سے صرف دین کو بدنام کیا جائے گا اور نام نہاد علما کی جماعت دین کا غلط رخ پیش کرے گی

https://www.facebook.com/share/p/vQmYpE9k4DJgBsrr/

وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے

وہ میرے حکم سے جانوروں کے کان پھاڑیں گے
وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے (سورہ نسا119)
جس قدر قرآن میں فری میسن یعنی ابلیس کے گروہ کا تذکرہ ہے اس قدر دنیا کی کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں ہے_
دو دن سے ساحل عدیم کے ڈرامے پر چل رہی بحث کامیاب ہوتے سکرپٹ کا حصہ ہے_ میں پہلے بھی دو مفصل مضمون لکھ چکا ہوں_ آپ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن نامی کتاب پڑھیں اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے ہم پریس کو لائے ہیں اور ہم ہی اسے کنٹرول کرتے ہیں 1928 میں پہلے ٹی وی چینل کے قیام سے لیکر آج تک میڈیا کا بنیادی مقصد بے حیائی کا فروغ رہا ہے_ دوسرا اہم مقصد لوگوں کو تقسیم کرنا_ جب لوگوں کی تفریح کیلئے چمکتی دمکتی چیز آ گئی اور اس کی پرموشن بھی ہے تو دنیاو تاریخ کو سمجھنے کیلئے کون کتاب کا مطالعہ کرے_
اس پروگرام میں ساحل عدیم اور اس عورت کی کاسٹ نے اپنا کردار خوب نبھایا، جن لوگوں نے قرآن وحدیث کو ذاتی طور پر نہیں پڑھا ان کے نزدیک ساحل عدیم مفکر اسلام ہے_ مگر اسلام ہے کیا انہوں نے کبھی بھی قرآن وسنت کے مطالعہ سے جاننے کی کوشش ہی نہیں کی_
سما کی سکرین سے جاری اس سٹیج پلے کا بنیادی مقصد عورت کے کردار کو سربلند کرنا تھا، عورت کو اوپر لانا تھا_ اوپر والی قرآنی آیت میں بھی یہیں اشارہ ہے جس کو میں نے بطور عنوان لیا ہے_ ابلیس اللہ سے کہہ رہا ہے وہ میرے حکم سے خدائی ساخت میں ردوبدل کریں گے_ اب ہمیں ابلیس دکھ تو نہیں رہا مگر اس شیطانی مذہبی اشرافیہ کے تصویر حلال کر لینے کی بدولت ٹی وی اور میڈیا ہماری زندگیوں میں قرآن وسنت کے نعم والبدل کے طور پر رواج پا چکا ہے اور ہم اس ابلیس (میڈیا) کے حکم سے ہی جانوروں کے کان چیز رہے ہیں_
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک وقت آئے گا اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لیا جائے گا، یہ تصویر بھی انہی میں سے ایک ہے اس تصویر کو صرف اور صرف دجالیت کے فروغ کیلئے حلال کیا گیا ہے کیونکہ اگر تصویر نا ہوتی تو ٹی وی کا حیال کہاں سے آتا_ پچھلے تین سے سال سے یورپ سے لیکر افریقہ تک عورت کو نمایاں کرنے کی تحریک جاری ہے_ آپ نے پاکستان میں پچھلے چند ماہ میں دیکھا ہو گا عورتیں کلیدی عہدوں پر براجمان کی جارہی ہیں_
اس سارے ڈرامے میں بنیادی بات کا ذکر ہی نہیں ہے کہ کسی محفل میں یوں نامحرم مرد وعورت کا آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا کونسے اسلام کا حکم ہے_ اللہ کے نازل کردہ اسلام میں تو ایسا کوئی حکم نہیں ہے ہاں آج کے دجالی مولوی اور سکالر اسلام میں اس کا ضرور حکم ہے بلکہ ضرورت اور مستحب ہے_
اس ٹی وی نے اچھے بھلے حدیث کو جاننے والے لوگوں کی مت مار دی ہے کیونکہ جب وقت کے نام نہاد مشہور عالم ذاکر نائیک، اسرار احمد، غامدی، مرزا، ثاقب رضا، مفتی طارق مسعود وغیرہ ٹی وی سکرین سے نمودار ہونگے تو کون ٹی وی کو برا کہے_
مودودی دجال نے عورت کی حکمرانی کی مخالفت کی مگر قائد اعظم کی شخصیت کو اس طرح چھکایا گیا کہ اس کی بہن سارے دور میں اس کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر چلتی رہی مجال سے جو کسی کو یہ بات خلاف اسلام نظر آئی ہو_

بعد میں اسی دجال مودودی نے فاطمہ جناح کی الیکشن میں حمایت کر دی۔ تا کہ جماعت اسلامی کے اندھوں کے ذہن میں اسلام میں عورتوں کی حکمرانی کے تصور کی بیخ کنی کر دے۔ مولوی پرستی کا نقصان ہی یہیں ہے آدمی دین پڑھنے جوا نہیں رہتا اور اسکی مت ماری جاتی ہے آدمی کا دین صرف اپنے لیڈر کا دفاع بن جاتا ہے۔

ہماری اسمبلیوں میں عورتیں کس قرآنی حکم کے تحت چیختی چنگھاڑتی ہیں، عورتوں کے معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ میں چھا جانے سے مسلمانوں یاں پاکستان نے قومی کی فہرست میں کونسا اونچا مقام پالیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی تخلیق عورت سے کوئی بیر نہیں ہے جو قرآن میں نبی کی بیویوں کو حکم دیتا ہے کہ گھروں میں ٹھہری رہو۔ اللہ کے رسول کو عورتوں سے کوئی بیر نہیں ہے جو کہا عورت کی گھر کی نماز مسجد کی نماز سے بہتر۔ قرآن میں محرم و نامحرم رشتوں کا ذکر دل بہلانے کو نہیں کیا گیا۔ مگر یہ دجالی علما ان آیات و روایات کا پراپوگنڈا کریں تب لوگوں کے ذہنوں میں اسلامی تعلیمات کا درست نقش ثبت ہو۔

اللہ نے عورتوں کی حفاظت کیلئے سارے احکام نازل کئیے ہیں۔

عورت کا مقام گھر ہے اس پر تعلیم کا حصول فرض ہے مگر کونسی تعلیم وہ تعلیم جس میں ہمیں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بچیاں ڈانس کرتی نظر آتی ہیں یاں وہ تعلیم جو صحابہ پردے کی اوٹ سے امہات المومنین سے پایا کرتے تھے یاں وہ تعلیم اور وہ مسائل جن کا احادیث میں ذکر ہے صحابیات پردے کے پیچھے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کرتی تھی۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے۔

مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر الگ کر لو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔ (سورہ نسا34)

مرد عورتوں پر اپنا مال حرچ کرتے ہیں یہ فطرت ہے جس کے تحت انسان ہزاروں سال سے جیتے چلے آرہے ہیں مگر ابلیس نے اللہ کو چیلنج دیا تھا میں فطرت کو بدل دوں گا آج اس بدلاؤ کے تحت عورت زندگی کے ہر میدان میں موجود ہے اور غیر محفوظ ہے۔ ریپ کے سب سے زیادہ کیسسز دنیا کے ان ممالک میں ہوتے ہیں جہاں عورتوں کو سب سے زیادہ آزادیاں دی گئی ہیں۔

ہمارا اسلام نصاب تعلیم اور میڈیا کا اسلام ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پوری دنیا پر دجال کی آمد سے پہلے دھوکے کے چند سال آئیں گے (المعجم الکبیر للطبرانی)

مجھے بتائیں کونسی قوت ہے جس نے پوری دنیا کو دھوکے میں مبتلا کر رکھا ہے کس قوت نے حقیقت کا الٹ تصور دماغ میں بٹھا دیا ہے کیا وہ قوت میڈیا نہیں ہے۔

یہ اصول دین میں ہے اللہ کی اطاعت کا تقاضا ہے

سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ہم نے سنا اور مانا۔

مگر آج یہ اصول پورے طور پر میڈیا پر صادق آتا ہے ہم سنتے اور مانتے ہیں تحقیق نہیں کرتے_ ایسے لوگ ہیں میری بحث چلی کہتے ہیں وہ عورت پروگرام میں گئی کیوں میں نے عرض کیا جس شخص کو آپ سکالر کہتے ہیں وہ ایسے پروگرام میں بیٹھا کیوں جس میں نامحرم عورتیں ہوں ایک نامحرم بے پردہ اینکر سے دوفٹ کے فاصلے پر ہنس کر مسکر کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے شخص کو آپ اسکالر کہتے ہمارا یہ دین میڈیا کے متعلق قرآنی حکم سمعنا و اطعنا کا مظہر نہیں تو اور کیا ہے_

جب مذکورہ پروگرام شرعی تقاضوں کے مطابق ہی نہیں تو پھر یہ کیوں نا مانا جائے کہ ساحل عدیم سکرپٹ کے مطابق وہاں گیا تھا تاکہ عورتوں کو پورے پاکستان میں دام فریب میں لایا جائے ثابت کیا جائے کہ ان کو کیسا سمجھا جاتا ہے آج مجھ سے ایک بہن نے عجیب سوال کیا میرا دل پھٹ گیا یا اللہ ہمارا معاشرہ کس تیزی سے بے دینی کی دلدل میں گھستا چلا جارہا ہے اور یہ سب مولوی کے ٹی وی پر بیان کردہ دجالی دین کی بدولت ہوا ہے اگر یہ مولوی اسلام کے سچے خادم ہوتے تو پہلے دن سے میڈیا کو دجال کے فروغ کا ذریعہ کہتے کیا یہ ممکن تھا جس مولوی کے پاس ممبر کی قوت ہے اس کی نیت صاف ہونے کے باوجود بھی دجالی میڈیا اتنی ترقی کر جاتا_

دھوکے کے سالوں کے تحت صرف یہ میڈیا نہیں بلکہ ہزاروں چیزیں ہیں جن کے متعلق میں اپنے چیٹ گروپ میں ویڈیو ثبوت دیتا ہوں اور بتاتا ہوں ہماری فضا، پانی، غذا، ادوایات و حیالات کو فری میسن نے کس خدتک زہر آلود کیا ہے جدید میڈیسن شفا نہیں بیماری دیتی ہے_ ٹی وی پر دین نہیں بے دینی کا درس دیا جاتا ہے سائنس انسانیت کی بھلائی کیلئے نہیں تباہی کیلئے کام کر رہی ہے_

میں ایک عام مسلمان جس نے قرآن و سنت اور تاریخ سے کل اور آج کی دنیا کو جانا ہے میں دوسری طرف کی آراء لایا ہوں دجالیت کا اصل چہرہ بیان کرتا ہوں مگر کیا آپ اپنے محبوب سیاسی و مذہبی پیشوا کے علاوہ دلیل کی بنیاد پر کسی اور کی بات سننے کو تیار ہیں_ اگر تیار ہیں تو میرے چیٹ گروپ میں ثبوتوں کا انبار موجود ہے_ علامات صغری کے بعد والے دور میں جو شخصیت مقبول ترین ہے جس کے چاہنے والے مخالفین کی بوٹیاں نوچ کھانے کو تیار ہیں اس کے پیچھے چلنے سے بہتر ہے آپ قرآن و سنت کا مطالعہ کریں جب ہزاروں سیاسی و مذہبی جماعت حق پرستی کا دعویٰ کریں تو شخصیات کی سحر بیانی کے پھندے میں آنے سے پہلے قرآن و سنت کا مطالعہ کرلیں اگر اللہ نے عقل دی ہے تو صرف ایک بات پر دھیان دیں میڈیا پر جو کچھ بھی پیش کیا جارہا ہے اس سے مقبول کون ہو رہا ہے اور غیر مقبول کون ہو رہا ہے_

کیا ہو رہا ہے وہ اہم نہیں ہے اس کے نتائج کیا مرتب ہو رہے ہیں وہ اہم ہے_ ہم چودہ سو سال پرانے اسلام کے قریب جارہے ہیں یاں دور جارہے ہیں یہ جاننا اہم ترین ہے اور اس کا علم آپ کو خود قرآن و سنت کے مطالعہ سے ہو گا_

https://www.facebook.com/share/p/qA9fFjU9sKo1JtqG/

دین کا ٹی وی اور سوشل میڈیا ورژن

صحیح البخاری کے باب العلم میں روایت ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک انصاری کیساتھ باری مقرر کر رکھی تھی کہ ایک دن تم سارا دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہو گے دوسرے دن تمام میں یہ کام کروں گا اور شام واپسی پر ہم دونوں ایک دوسرے کو سارا دن جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ بیان کر دیں گے۔

اس کا مقصد یہ تھا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی دین وعلم) کی کوئی بات بھی ہم سے پوشیدہ نا رہے۔

محدثین نے پوری پوری عمریں سفر میں گزار کر حدیثیں جمع کی اور پھر انہیں ایک جگہ بیٹھ کر ترتیب دیا اس دوران انہوں نے راویوں کے مکمل حالات بھی جمع کیئے۔ یہ باتیں نا صرف محدثین سے منقول ہیں بلکہ اس دور میں جتنی بھی ہزاروں کتب لکھی گئی ہیں ان تمام میں منقول ہیں۔ ان کو ایک ایک حدیث کے حصول کیلئے دو دو ماہ کا سفر کرنا پڑتا تھا اور اس تلاش حدیث میں وہ اپنا ذاتی سرمایہ صرف کرتے تھے۔ کیا اس کام سے ان کو کسی قسم کا ذاتی فاہدہ مقصود تھا یا ان کے ذہن میں کتاب کی رائلٹی کا تصور تھا۔ ایسا کچھ نہیں ہے، ان لوگوں کو صرف اللہ کی رضامندی مطلوب تھی۔

کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تروتازہ رکھے اس شخص کو جو مجھ سے کوئی بات سنے اور اسے آگے پہنچادے۔

آج وہ تمام کتب حدیث ہمارے پاس موجود ہیں بلکہ یہ کہہ لیں ان کا آدھا حصہ موجود ہے آدھا ضائع ہو چکا ہے۔ میں نے تیرہ کتب حدیث پڑھی ہیں آج جب اس مضمون کو لکھنے کا آغاز کیا تو میں نے سوچا اس وقت دنیا میں موجود تمام پچاس کتب حدیث کے نام تلاش کروں تو اس دوران مجھے خزانہ مل گیا۔ امام بخآری کی کتاب الادب المفرد مل گئی۔

ایک محدث نے اپنے ذوق وجذبے اور وارفتگی کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے

"میں حدیث کی تحصیل وطلب میں کسی شہرت ونام کمانے کی غرض سے نہیں لگا اور ناہی قدیم جدید کے اکٹھا ہونے سے
بات دراصل یہ ہے کہ جب کسی چاہنے والے کیلئے محبوب کی ملاقات ممکن نا ہو تو وہ اس کی باتیں سن کر دل بہلا لیتا ہے"

جان جانیں کو لطف کتب حدیث کی پڑھ کر آتا ہے محبوب کی معیت کا مزہ اس سے بڑھ کر نہیں۔ جب آپ کوئی بھی کتاب حدیث کھولتے ہیں تو آپ 14 سو سال پیچھے چلے جاتے ہیں۔ یہ دنیا اس کی رنگینیوں سے کٹ جاتے ہیں، محبوب کا شہر مدینہ ومکہ مسجد نبوی، صحابہ کا ہجوم یہ سب باتیں پڑھ کر اسی کے دل کو سرور ملتا ہے جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی محبت ہے جو صرف اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا۔

جو مشہور کتب حدیث ہیں ان کے علاوہ غیر مشہور کتب میں سے میں نے پانچ، چھ کو میں نے نیٹ پر دیکھا ہے ان کے ابتک ترجم نہیں ہوئے۔ مگر میرے علم میں جو کتب آئی ہیں یاں جن کو میں نے مختلف لائبریریوں میں دیکھا ہے وہ ان میں پچیس تک کا ترجمہ ہو چکا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب آج سے سولہ سال قبل میں نے حدیث کی تیرہ کتب پڑھی تھی البتہ ایک کتاب علی بن جارود نیساپوری کی المنتقی کے نام سے انٹرنیٹ سے اردو ترجمہ میں مل گئی ہے یہ آٹھ سو صفحات پر مشتمل ایک ہی جلد میں ہے۔

اگر آپ نے حدیث کی مشہور کتب کے متعلق جاننا ہے اور یہ جاننا ہے کہ دین کس طرح ہم تک صحیح حالت میں پہنچا ہے آپ المسترفہ کا مطالعہ کر لیں جو 1857 میں مصر میں پیدا ہوئے یہ کتاب حدیث اور اصول حدیث کی کتب کے تعارف میں انسائیکلوپیڈیا کا درجہ رکھتی ہے جس طرح باقی علوم میں ابن

ندیم کی الفہرست کا درجہ ہے اس کے علاوہ بر صغیر میں شاہ ولی اللہ کی کتاب بھی محدثین کے حوالے سے مشہور ہے ایک وقت میں، میں نے وہ بھی پڑھی تھی_

زیادہ تفصیل میں جانے سے بہتر ہے میں فری میسن کی تحریک کے نفسیاتی عوام کا تذکرہ کر دوں کہ کس طرح وہ لوگوں کو اصل علوم سے دور لے گئے ہیں _ بعض لوگ جانتے ہیں علماء نے شروع میں ٹی وی کی مخالفت کی اور بعد میں خود ہی ٹی وی چینل کھول لیئے_ انہی علمانے پہلے تصویر کی مخالفت کی بعد میں اس کو حلال کر لیا_ اگر آپ کے دل میں اللہ کا حوف ہے تو یہ نا دیکھیں علما کیا کر رہے ہیں بلکہ یہ دیکھیں اللہ کے احکامات کیا ہیں_ وہ جو مشکوتہ میں علما کو انبیا کے وارث قرار دینے والی روایت ہے وہ ترمذی میں ہے اگر چہ امام ترمذی نے اس کا ایک ہی طریق نقل کیا ہے مگر اس کی متابعت اور روایات سے بھی ہوتی ہے_

اگر آپ کو دیکھنا ہے کوئی سچا عالم ہے بھی یاں نہیں تو اس کا طریقہ سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ آپ اس کی باتوں کی تحقیق و تصدیق کریں وہ جو باتیں بیان کرتا ہے اسے قرآن و سنت سے تلاش کریں_ علم کے بارے میں جو فضیلتیں قرآن و سنت میں آئی ہیں خود قرآن و سنت پڑھ کر ان فضیلتوں کو پا لینے سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے اس طرح آپ ٹی وی و سوشل میڈیا کے دینی ورژن کو قبول کرنے سے بچ جائیں گے_ اور اگر آپ نے تصدیق نہیں کرنی تو سہولت پسندی سے نا دین ہاتھ آتا ہے نا ہی ہدایت ملتی ہے_

جب علمانے ٹی وی کی مخالفت کی اور جو قبول کیا یہ سب سکرپٹ کے مطابق تھا_ اس سے دو کام ہوئے اول علما کی حیثیت مجروح ہوئی دوم لوگوں کے دلوں میں یہ حیال پیدا ہوا کے سائنس و ٹیکنالوجی کے نام پر ہر چیز قبول کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے_

میں اکثر لوگوں سے کہتا ہوں ہمارا دین سنا سنایا ہے یاں ہمارا دین ٹی وی کا دین ہے تو لوگ غصہ کرتے ہیں مگر کل جو ساحل عدیم کا معاملہ ہوا اس سے ثابت ہو گیا کہ ہمارا دین ٹی وی کا ہی دین ہے ٹی وی سے جو کچھ بھی بیان ہو گا اسی کو بطور دین کے کر بحث و مباحثہ کا موضوع بنایا جائے گا ہم جو سوچتے، بولتے اور نظریہ اپناتے ہیں وہ ہمارا اپنا نہیں ہوتا بلکہ ٹی وی کے پراپوگنڈا اور ذہن سازی کا نتیجہ ہوتا ہے ٹی وی اور سوشل میڈیا سے ہماری جس قسم کی ذہن سازی ہوتی ہے اس ذہن سازی کو ہم اسلام کا نام دے لیتے ہیں_

اللہ کے بندوں مانا مطالعہ مشکل چیز ہے مگر فتنوں کے دور میں دین کو اس کے اولین سورسز سے حاصل کرنا ہی نجات کا باعث ہے خود بھی دین پڑھیں اور دوسروں کو بھی اس کی تلقین کریں جب آپ دین پڑھیں گے تبھی آپ اللہ کا وہ حکم پورا کر پائیں گے

تم وہ امت ہو جسے لوگوں کی بھلائی کیلئے کھڑا کیا گیا ہے نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو_

ٹی وی بذات خود برائی ہے اور آپ کہتے ہیں ہم اس برائی سے نیکی کشید کر رہے ہیں یہ کس طرح ممکن ہے بھلا_ آپ کے ہاں فلم پہلے آئی اور ٹی وی بعد میں آیا_ اس بات پر سرے سے بحث ہی نہیں کہ نا محرم عورتوں کے حصار میں بیٹھ کر کونسا دین پیش کیا جاتا ہے اگر اسے دین بیان کرنا تھا تو عورتوں کو پردے میں ہونا چاہیے تھا مگر ٹی وی نے دین کا وہ ورژن متعارف کرایا ہے جس میں پردہ کو دین سے خارج کر دیا گیا ہے_

آپ فری میسن البرٹ پائیک یاں السٹر کراؤلی کی کتب پڑھیں وہ پہلی بار اس بات کو لائے کہ اچھائی اور برائی ایک ہی ہیں اور اسی اصول کے تحت فری میسن میڈیا لائے جس میں ناچ گانا، مجرا بھی ہے اور مولوی کا واعظ بھی اب یاں تو ناچ گانا بھی مولوی کے حکم میں داخل ہے یاں پھر مولوی بھی ناچ گانے کے حکم میں داحل ہے اچھائی اور برائی کبھی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یہ نہیں ہو سکتا کہ کعبہ میں بت بھی پڑیں رہیں اور مسلمان کعبہ کا طواف بھی کرتے رہیں_ یہ نہیں ہو سکتا کہ بے حیائی کی ترغیب دینے والا ڈرامہ ختم ہو اور مولوی دین بیان کرنے آجائے_ ٹی وی پر مولوی رکھنے کی وجہ اس فتنہ کو

قبولیت دلوانا ہے مگر جب مولویوں نے ٹی وی کو اپنالیا تو وہ بھی فتنہ کے حکم میں داحل ہو گئے اسی لیئے بخاری سمیت حدیث کی تمام کتب میں روایات شامل ہیں کہ علما کے اٹھانے سے علم اٹھالیا جائے گا اور اس نشانی کو علامات صغری کے ذیل میں بیان کیا گیا ہے یعنی قیامت کی چھوٹی علامات_

اللہ نے انسان کو عقل دی ہے اسکا استعمال کیا کریں ماضی کے ٹرینڈ اسرار احمد کا چینل یوٹیوب ڈلیٹ کرتی ہے جبکہ مرزا کا چینل دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہا ہے اور یا مقبول جان دس لاکھ سبسکرائبر والا یوٹیوب کی طرف سے دیا گیا تمغہ سینے پر سجا کر کھڑا تھا_ باقی لوگوں کے چینل دھوم دھام سے چل رہے ہیں_ ڈاکٹر اسرار کے چینل کے ڈلیٹ ہونے سے اس کی مقبولیت کم نہیں ہوئی بڑھی ہے اور دوسرے سینکڑوں چینلز پر اس کی تمام ویڈیوز موجود ہیں یہ نا دیکھا کریں کیا ہو رہا ہے بلکہ یہ دیکھا کریں جو ہو رہا ہے اس کے اثرات کیا پیدا ہو رہے ہیں اور جو اثرات پیدا ہو رہے ہیں کیا وہیں اثرات پیدا کرنے کیلیئے ایسا کیا گیا ہے اگر یوٹیوب والوں نے ڈاکٹر اسرار کی مقبولیت بڑھانے کیلیئے اس کا چینل ڈلیٹ کیا ہے تو وہ مرزا، غامدی یاں اوریا کا چینل کیوں ڈلیٹ نہیں کرتے ممکن ہے کسی وقت ان کی مقبولیت بڑھانے کیلیئے بھی ایسا ہی کام کیا جائے_

علامات قیامت کا پہلا حصہ پورا ہو جانے کے بعد والے دور میں ایسا ہر گز نہیں ہے کہ آپ کو کوئی مولوی پسند آگیا تو وہ ہی اصل دین بن گیا اگر آپ کہتے ہیں وہ صحیح دین بیان کر رہا ہے تو میں پوچھوں گا آپ نے اس بات کی تصدیق کیسے کی ہے_ اگر آپ اس پر مجھے گالی دیں یاں تعصب برتیں تو اس سے اپنا ہی نقصان کریں گے اور اگر خود سے چودہ سو سال پرانا دین پڑھنا شروع کر دیں تو کسی کا نہیں اپنا ہی فایدہ کریں گے_

دین کا جو حصہ مولوی نہیں بتاتے اور دجالیت کی جو اصل شکل مولوی نہیں دکھاتے وہ میں اپنے چیٹ گروپ میں بیان کرتا ہوں ویڈیوز کی صورت میں جو سائنس ص ٹیکنالوجی سے لیکر بیماریوں، حادثات، تاریخ، اور قدرتی آفات کے متعلق ہوتی ہیں ان میں بیان کیا جاتا ہے کہ فری میسن کس طرح سے ہماری ہوا، پانی، کھانے اور ادویات کو زہر آلو کر رہے ہیں بیماریاں کیوں بڑھ رہی ہیں، غربت اور بے روزگاری کا سبب کیا ہے_

اس وقت پوری دنیا کے مسائل ایک جیسے ہیں جتنی نفرتیں پاکستان میں سیاستدانوں نے پیدا کی ہیں اس سے زیادہ نفرتیں امریکہ کے سیاستدانوں نے پیدا کی ہیں دنیا آخری صلیبی جنگ کی جانب بڑھ رہی ہے جس کے دونوں فریق باطل کے غلبہ کیلیئے لڑیں گے_ یہ کیسے ہو گا سب میں اپنے چیٹ گروپ میں بیان کرتا ہوں اگر آپ شمولیت چاہتے ہیں تو خوش آمدید جو کچھ نصاب تعلیم اور میڈیا پر نہیں بتایا جاتا جو کچھ آپ کا محبوب مذہبی وسیاسی رہنما نہیں بتاتا میں وہ کچھ وہاں بتاتا ہوں_ میں عام آدمی ہوں قرآن وسنت کا طالب ہوں اور قرآن وسنت کو پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں_

https://www.facebook.com/share/p/1x5rFzuKkd3f8Nyg/

اگر انٹر ٹینمنٹ نا ہو

اگر آپ پیچھے جائیں تو آپ کو انٹر ٹینمنٹ کا پہلا سراغ مادی تہذیب میں ہی ملے گا، یونان سے ان کاموں کا آغاز ہوا بنیادی طور پر کھیلوں کے مقابلوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی ڈرامے بھی لکھے جاتے تھے بعد میں ان کو سٹیج بھی کیا جانے لگا_ مگر رومیوں نے اس عمل کو بہت زیادہ ترقی دی_

جب لوگ بادشاہ کی پالیسیوں سے ناراض ہو جاتے تب بادشاہ کھیلوں کے مقابلے منعقد کراتا جن میں زندہ انسانوں کو جانوروں کے سامنے پھینکا جاتا جانور انہیں نوچتے، گھسیٹتے ان انسانوں کی چیخیں اور رونا دھو کہ لوگوں کیلیئے انٹر ٹینمنٹ کا عمل بن جاتا_ اس سے قبل ہی یونان میں تمام تر اخلاقی قوانین مرتب ہو چکے تھے_ انٹر ٹینمنٹ کے میدان میں کسی اخلاقی قانون کی پابندی نہیں کی جاتی اولین مقصد تو بے حیائی کا فروغ ہوتا ہے اس کے بعد لوگوں کی کسی حاص مقصد کیلیئے ذہن سازی کی جاتی ہے اس لحاظ سے انٹر ٹینمنٹ محض انٹر ٹینمنٹ نہیں رہتی بلکہ کوئی اعلی ترین مقصد بن جاتا ہے جس سے لوگ واقف نہیں ہوتے لوگ اسے محض انٹر ٹینمنٹ ہی سمجھتے ہیں_

انٹر ٹینمنٹ کسی بھی معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے وہاں کا رہن سہن، بول چال، پہناوے سب کچھ فلم، سینما اور ٹی وی انڈسٹری کی بدولت نیئے رنگ میں ڈھلتا جاتا ہے_

وکی پیڈیا پر cinema of Pakistan نامی مضمون کے آغاز میں انہوں نے بغیر کوئی لگی لپٹی رکھے اعتراف کیا ہے کہ سینما نے پاکستان کے معاشرے اور کلچر پر بہت زیادہ اثر ڈالا ہے_ ابھی اسلام کے نام پر ملک بننا تھا اس سے پہلے ہی یہاں 1929 میں پہلی فلم بنی جس کا نام تھا حسن کا ڈاکو_ اس نام سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں فلم سے کس قسم کی ذہن سازی مقصود تھی_

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں حیا نا رہے وہ جو چاہے کرے_

یعنی وہ واحد چیز جو آدمی کو اسلام پر قائم و دائم رکھتی ہے وہ حیا ہے جب حیا اٹھ جاتی ہے تو آدمی آہستہ آہستہ اسلام سے دور ہٹتا جاتا ہے_

یہاں پہلی فلم کا نام حسن کا ڈاکو تھا وہ اس فلم کا نام خدا کا منکر بھی رکھ سکتے تھے مگر اس سے واضح ہو جاتا کہ اس نام نہاد انٹر ٹینمنٹ کا مقصد تو کچھ اور ہے مگر ابلیس اتنا بے عقل نہیں ہے اگر آپ کہیں یہ فلمیں اور ڈرامہ محض انسانی کاوش ہیں اور ان سے ابلیس کا قطعی کوئی تعلق نہیں ہے وہ تو محض وسوسہ ڈال سکتا ہے تو میرے پاس اس بات کے جواب میں کافی ثبوت ہیں_

لوگوں کو شرم دلانے کیلیئے دین میں بہت کچھ ہے مگر جب مولویوں نے ٹی وی چینلز کھول لیئے تب مجھ جاہل کی بات کو سنے گا جس کو دس آدمی بھی نہیں جانتے_

حج سے واپسی پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ سیدنا علی چل رہے تھے وہیں اس حدیث کے راوی ہیں جو بہت ساری اسناد سے حدیث کی مختلف کتابوں میں آئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے عباس بن عبد المطلب کے کوئی فرزند بیٹھے تھے تب ایک حاتون مسئلہ پوچھنے آئی اہم بات یہ ہے شاید پیچھے بیٹھے نوجوان عبداللہ تھے یاں کوئی اور وہ خاتون بھی نوجوان تھی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے تھے

یہ روایت سیدنا علی بیان کر رہے ہیں اللہ کے رسول بار بار پیچھے بیٹھے نوجوان کا چہرہ موڑ دیتے جب وہ حاتون گئی تو سیدنا علی نے دریافت کیا یا رسول آج میں نے عجیب بات دیکھی

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو علی میں نے گمان کیا شاید ابلیس ان کے درمیان فتنہ ڈال دے_ سوچیں حج کا موقع ہو شہر مکہ رسول اللہ کی ذات ہو ساتھ سیدنا علی ہو اس دوران ابلیس کو فتنہ پیدا کرنے کی جراءت ہو سکتی ہے

مگر یہ سب امت کی رہنمائی کیلئے بیان کیا گیا_ ہماری انٹرٹینمنٹ جہاد ہے چاہے وہ جہاد بالقلم ہو یاں جہاد بالسیف_ جس قدر معاشرے میں برائیاں پھیلی ہیں ایک مسلمان کے پاس اتنا وقت ہی نہیں کہ وہ کسی قسم کی انٹرٹینمنٹ کی طرف متوجہ ہو وہ ہر وقت ان برائیوں کے تدارک میں جٹا رہتا ہے نئی نئی تدابیر سوچتا رہتا ہے_

آج میں نے مہوش حیات مشہور پاکستانی اداکارہ کا بیان دیکھا ہے وہ کہہ رہی تھی اللہ کا شکر ہے_ جب عام مسلمان یہ بات سنتا ہے تو یہیں سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کو مانتے ہیں مگر ایسا نہیں ہے

بہتر معاشرے کیلئے انٹرٹینمنٹ سے بڑھ کر اچھا روزگار، تعلیم، صحت، امن و امان، صفائی جیسی چیزیں درکار ہیں مگر ان سب حصوصیات کو انٹرٹینمنٹ کے انبار میں دبا دیا گیا ہے، ہمارے ہاں کرکٹ بھی انہی چیزوں میں سے ہے کرکٹرز کی ذات کو اتنا نمایاں کیا جاتا ہے کہ لوگ ان کو اوتار کا درجہ دے دیتے ہیں بھائی وہ اپنی ذات کیلئے کھیل رہا ہے اپنی ذات کیلئے کما رہا ہے آپ کو کیا دے رہا ہے آپ کے دکھوں اور پریشانیوں کا کونسا مداوا کر رہا ہے_ مگر مین سٹریم میڈیا کی ذہن سازی کا تعلق کسی اور دنیا سے ہے وہ لوگوں کی بھلائی کیلئے کبھی نا سوچیں گے وہ معاشرے کو ایک حاص ڈھنگ پر لے جانا چاہتے ہیں سب سے اہم چیز ہے احساس کی دولت چھین لینا_

انٹرٹینمنٹ کا تعلق صرف ذاتی لذت سے ہے اگر آپ صرف پاکستان کی ہی بات کریں تو یہاں ہر سال سو سے اوپر فلمیں بنتی ہیں اور ڈراموں کی تعداد کا کوئی اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا اگر آپ کہتے ہیں میں ان چیزوں سے سیکھ رہا ہوں تو مجھے بتائیں یہ لوگ خدا سے بڑے ہیں یاں فلم اور ڈرامے کا سکرپٹ وحی سے آتا ہے_ آپ نے قرآن و سنت سے کتنا سیکھا ہے کتنی بار قرآن زندگی میں مکمل ترجمہ کیساتھ پڑھا ہے کل میں نے ایک انگریز کی ویڈیو دیکھی ہے اس نے مسلسل اٹھارہ گھنٹے میں پورا قرآن انگلش ٹرانسلیشن میں پڑھا ہے اور اسکی ویڈیو یوٹیوب پر لائیو چلتی رہی_ کیا ہم مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا ہے یاں ذاتی طور پر آپ کسی ایک ایسے شخص کو جانتے ہیں جس نے پورا قرآن سمجھ کر اس انداز میں پڑھا ہو_

دو دن پہلے میں نے جاوید اقبال کی یادشاہتوں پر مشتمل کتاب ختم کی ہے فیس بک پڑھنے نہیں دیتی اب میں ایک نیم ملحد پاکستانی کی کتاب پڑھ رہا ہوں جس کا نام ہے یورپ امیر کیسے ہوا_ کیا یہ ممکن ہے میں ان کتب سے کچھ نا سیکھو نہیں میں بہت کچھ سیکھ رہا ہوں جس کتاب کے دو اڑھائی سو صفحات ہوں اس کتاب میں مصنف لاکھوں الفاظ جھوٹ نہیں لکھ سکتا اگر آپ کا مطالعہ بہت زیادہ وسیع ہے بالخصوص قرآن و سنت کو پڑھا ہے حدیث کی دس بارہ کتب پڑھی ہیں تو آپ کڑیاں ملانے کے قابل ہو جاتے ہیں اور کسی بھی کتاب کے مطالعہ سے بہت کچھ ثابت کر سکتے ہیں جس کا تعلق آج کی دھوکے کی دنیا اور دجالیت سے ہو_

مجھے اب تک ملحدین کی ماہیت کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا کہ یہ کون لوگ ہیں غیر مسلم ہیں فری میسن ہیں یاں صرف پیسہ لے کر ایسا کر رہے ہیں یاں واقع ہی یہ لوگ اپنے عقیدہ کو درست سمجھ کر اس کا پرچار کر رہے ہیں مگر کل میری ایک ملحد سے گفتگو ہوئی کرونا کے متعلق میں نے اس کو دس کے قریب ویڈیوز بھیجی اس نے کہاں نہیں مجھے کوئی اتھینٹنک پروف دین میڈیا کی کوئی رپورٹ میں نے امریکی نیوز چینلز کی دو رپورٹ دے دی وہ پھر بات سے مکر گیا نہیں مجھے اس پر کوئی تحقیق دیں_ اب تحقیقی رپورٹوں کی تو میرے پاس کمی نا تھی میں نے وہ بھیجی پھر اس نے کہا میں نے تو ویکسین لگوائی تھی مجھے کچھ

ناہوا (انہوں نے صرف تیس فیصد آبادی پر تجربہ کیا ہے) پھر اس نے مختلف سوال کیئے میں نے سب کے جواب دیئے اور وہ خاموش ہو گیا مجھے کہا اب مزید کوئی ویڈیو نا بھیجئے گا_

میرے اندازے میں کرونا کے متعلق مین سٹریم میڈیا نظریہ سے حوالے سے میں اس کے دل میں شک کا بیج بونے میں کامیاب ہو گیا کیونکہ میرے پاس اس کے ہر سوال کا جواب موجود تھا صرف عقلی دلائل نہیں بلکہ ویڈیو ثبوت تھے اسی کے سوالوں کے بعد میں نے کل کرونا پر بڑا مضمون لکھا تھا_

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے تم وہ امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلیئے کھڑی کی گئی ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو

ہمارا مقصد یہ ہے اور یہ مقصد انٹرٹینمنٹ سے پورا نا ہو گا_ مجھے آخر انٹرٹینمنٹ کی کیا ضرورت ہے میں چاہتا ہوں مجھے ایڈرووڈ گن کی پوری تاریخ ترجمہ میں ملے مجھے انسائیکلوپیڈیا آف برناٹیکا کی تمام جلدیں مترجم ملیں میرے لیئے ان کا مطالعہ ہی انٹرٹینمنٹ ہو گا اور ان کے مطالعہ سے میں اس بات کے ثبوت تلاش کروں گا کہ کس طرح سے فری میسن پوری دنیا کو کنٹرول کر رہے ہیں_ ہر ملک کی پالیسیاں ان کے فرامین کی روشنی میں ترتیب پاتی ہیں_

جاری ہے

https://www.facebook.com/share/p/UdUfUvKU2U12zptc/

تقسیم کے تین مراحل

ابلیس ہر نبی کی تحریک کے خلاف رہا ہے جنگ بدر میں وہ مشرکین کے لشکر کیطرف سے لڑ رہا تھا اللہ نے اس بات کا ذکر قرآن میں کیا ہے اور جب اس نے فرشتوں کو دیکھا تو بھاگا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا اب اس لشکر کی شکست یقینی ہے جب اللہ کے لشکر اتر آئیں تب باطل چاہے کتنا ہی مضبوط کیوں نا ہو اس کی شکست لازمی امر ٹھہرتی ہے_

ابلیس نے تین طرح سے امت کو تقسیم کیا ہے پہلی تقسیم فرقہ وارانہ دوسری وطنی قومی ریاستوں میں بانٹنا اور تیسری تقسیم ان وطنی قومی ریاستوں کے اندر جمہوری نظام کے تحت سیاسی تقسیم_ سوشل میڈیا پر آپ کو یہ تقسیم اور زیادہ نظر آتی ہے_

ہم مسلمان اتنی نفرت اسلام کے دشمنوں سے نہیں کرتے جتنی اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے کرتے ہیں اور اس نفرت پر ہمیں ان لوگوں نے ابھارا ہے جن کو ہم دین یاں اپنی دنیا کا ہیرو سمجھتے ہیں جن کی بات پر بغیر تحقیق کے یقین کرتے ہیں_ جن لوگوں سے ہم نے زندگی میں ایک بار مصافحہ بھی نہیں کیا ہوتا صرف ان کو ٹی وی پر یاں کسی ویڈیو میں دیکھا ہوتا ہے یہ اوپر والا طبقہ اشرافیہ کہلاتے ہیں ان میں مذہبی اور سیاسی اشرافیہ دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں_

اگر ہمیں معلوم ہو جائے مفتی طارق مسعود اور مرزا جہلمی، غامدی اور ڈاکٹر اسرار، عمران اور نواز یہ سب ایک ہی ٹیم کا حصہ ہیں تو ہم کبھی بھی آپس میں نفرت کا اظہار نا کریں_

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نا پڑو_

یہ آیت ہماری نزدیک صرف اتنی اہمیت رکھتی ہے کہ ہم اسے قرآن کا جز مانتے ہیں_ عمل کرنا نا کرنا اس حوالے سے ہمیں آخرت کی باز پرس کا کوئی احساس نہیں ہے_ اہل سنت اور اہل تشیع کا تیرہ سو سال پرانا نزاع آپ اب ختم نہیں کر سکتے_ آپ کے ذمہ جو کام ہے صرف وہ کریں_

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے تم وہ امت ہو جو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو

ہمیں اپنا کردار اس آیت کی روشنی میں ڈھالنا چاہیے_ مذہبی یاں سیاسی اشرافیہ کی آرا کی روشنی میں ہمیں نیکی اور بدی کا معیار طے نہیں کرنا چاہیے بلکہ اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہنا چاہیے_ اگر سوشل میڈیا نا ہوتا تو نفرتوں کا طوفان لازماً تھمار ہتا مگر ہم اس بات پر غور کرنے کو تیار ہی نہیں ہیں کہ سوشل میڈیا کب اور کیوں وجود میں لایا گیا اور جو کہا جاتا ہے ان مقاصد کیلئے وجود میں لایا گیا کیا یہ واقع ہی وہ مقاصد پورے کر رہا ہے یاں تقسیم کو ہوا دے رہا ہے_

https://www.facebook.com/share/p/xTfEvmHcFfyu76Hm/

تاریخ کا موڑ (حصہ دوم)

ہم بتایا جاتا ہے کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں واقع ہی یورپی اقوام آپس میں لڑ مری۔ اور ان جنگوں سے سو سال پہلے ہی یورپی اقوام نے علم کی دنیا میں اپنا سکہ جماتے ہوئے انسانیت پر کرم نوازیوں کے دریا بہا دیئے تھے۔

یعنی انسانیت کو نوازنے کے بعد یورپ خود انسانی معیار سے نیچے گر گیا۔ تاریخ میں کچھ تضاد تو نہیں خیر آگے بڑھتے ہیں۔

ہمیں بتایا جاتا ہے پہلا صنعتی انقلاب انسانی معراج کے حقیقی سفر کا آغاز تھا مگر بہت کم لوگ جانتے ہیں اس سفر میں دنیا بھر کی ناخواندہ اور جاہل اقوام کو بطور چارہ استعمال کیا گیا جہازوں میں بھر بھر کر غلاموں کو یورپ لایا جاتا پھر انہیں یورپ کی فیکٹریوں میں اس طرح جھونکا جاتا جیسے کوئلا بھٹی میں جلایا جاتا ہے اور اس سفر کے دوران ہی ہزاروں رستے میں مر کھپ جاتے۔

تضاد ہے

واضح کرتے ہیں۔ یعنی انسانیت لاشوں کے میناروں پر انسانیت کی معراج کا برج تعمیر کیا گیا۔ جب یورپ انسانیت پر احسانات کے معرکے سر کر رہا تھا تب دوسری طرف پوری دنیا کو غلام بنایا جا رہا تھا یہ جدید دور کی غلامی تھی جس میں ہمارے آقا آج کی تعلیمات کے مطابق انسانی تاریخ کے مہذب ترین لوگ تھے اور انہی لوگوں سے سائنس کے چشمے جاری ہونے جس کے بار تلے دب کر کچھ لوگوں کی کمر دہری ہوتی جا رہی ہے۔

دو جنگوں کے بعد یورپ نے ایک بار پھر سے انسانیت پر کرم کا دریا بہانا شروع کیا اور اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جس میں امریکہ پیش پیش تھا۔ جس ادارے کی بنیاد امریکہ نے جنگوں کو روکنے کیلئے رکھی وہیں امریکہ اس ادارے کی بنیاد رکھنے کے بعد ابتک سب سے زیادہ جنگوں میں شریک رہا ہے اور اسی امریکہ کا ادارہ ناسا فلکیات علم میں انسانیت کی رہنمائی بھی کر رہا ہے یعنی امریکی حکومت ایک ساتھ لوگوں کو قتل کرنے کیلئے بھی پیسے دیتی ہے اور سائنس کے نام پر لوگوں پر یعنی پوری انسانیت پر احسان کرنے کیلئے بھی پیسے دیتی ہے۔

تضاد تو ہے

مگر ٹھہریں یہ زیادہ گہرا تضاد ہے۔

کیا تاریخ میں پہلی بار ایسا نہیں ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی قوم بیک وقت ظالم بھی ہو اور محسن بھی۔ یعنی ایسا نہیں ہے کہ ایک صدر آیا اور امریکی ظالم بن گئے اور دوسرے صدر کے دور میں انسانیت کے محسن بن گئے۔ ہر دور میں یہ دونوں کام تسلسل سے جاری رہتے ہیں۔

ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ تو جنگیں روکنے میں ناکام رہا ہے مگر اقوام متحدہ کا ذیلی ادارہ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن بیماریاں روکنے میں کامیابی سے اپنا حصہ ڈال رہا ہے (یاں بیماریاں پھیلانے میں)

امریکہ جنگیں کیوں کرتا ہے ؟؟

کمیونزم کے خاتمے کیلئے۔ شاید ایسا ہی سمجھا جاتا تھا یاں بش کا صلیبی جنگوں کا نعرہ کچھ اور تھا یاں تاریخ کے بدترین مجرم بش اور ٹونی بلئیر اب تک کھلے گھوم رہے ہیں ٹونی بلئیر اس دھرتی کا ثبوت ہے جہاں رائل سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی تھی، ہم یہاں فری میسن کا ذکر کر کے تحریر کا مزہ کرکرا نہیں کرنا چاہتے۔ بھلا سائنس کو فری میسن سے کیا لینا اور اب میں کیا کتب تجویز کروں۔

کمیونزم کا باوا آدم کون ہے ؟؟؟

کارل مارکس!

ایسا ہی ہے شاید۔ اچھا کیمونسٹ مینو فیسٹو کہاں لکھا گیا تھا۔ یورپ میں۔ ہاں شاید ایسا ہی ہے۔ کیا یورپ اور امریکہ ایک قالب دو جان ہیں۔ ختمی طور پر ایسا ہی ہے۔

جب کارل مارکس کھلے سانڈ کیطرح کبھی جرمنی، کبھی انگلینڈ اور کبھی فرانس اپنی تعلیمات پھیلا رہا تھا تب اس کا خاتمہ کیوں نا کر دیا گیا۔ انھوں نے اس کے خیالات کی تشہیر سے قبل ہی اس کو روکا کیوں نہیں۔ کیمونسٹ مینو فیسٹو تو لندن میں بڑی دھوم دھام سے چھپا جبکہ برطانیہ اس وقت بھی جمہوریت کا نام لیوا تھا۔ ہم بعد میں اس پر آئیں گے کہ کس طرح سے کیمونسٹ گروہ نے ہی اقوام متحدہ کی بنیاد رکھی جبکہ مین سٹریم تاریخ میں ہمیں بتایا جاتا ہے کہ امریکہ شروع سے ہی جمہوریت اور سرمایہ داری کا حامی تھا۔

ویسے تضادات میں ایک اور بات شامل کرتے ہیں اگر جاگیرداری نظام کا خاتمہ کر کے جمہوریت کی بنیاد رکھی گئی تو پھر سرمایہ دارانہ نظام کیا چیز ہے۔ دنیا میں بھوک یقیناً امیروں کی وجہ سے ہے مگر پھر بھی ایلون مسک دنیا کے امیر ترین انسان کو میڈیا پر مسیحا کے طور پر کیوں پیش کیا جاتا ہے جو ویکسین کے مبلغ بل گیٹس کا دوست ہے۔

اگر بادشاہت بری تھی اور اس کے تحت جاگیری نظام بھی چلتا تھا تو جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام میں کونسی خوبیاں ہیں۔

مارکس نے ذاتی ملکیت کے خاتمہ پر زور دیا تھا تو اقوام متحدہ کا بھی تو 2030 تک یہیں منصوبہ ہے پھر کیمونزم اور امریکہ میں جنگیں کیوں ہوئی کیا یہ سب دھوکہ تھا کیا واقع ہی امریکہ اور روس آپس میں دشمن ہیں۔ ل بڑی غلطی ہوئی جو میں وہ ویڈیو نہیں سنبھال سکا جس میں پوٹن دیوار گریہ کے سامنے تورات پڑھ رہا ہے۔

ورلڈ اکنامک فورم بھی تو اقوام متحدہ کا حصہ ہے ایک طرف امریکہ اور روس دشمن ہیں دوسری طرف ورلڈ اکنامک فورم میں دونوں شامل ہیں یہ کیسے ممکن ہے دو دشمن ایک ہی تنظیم کا حصہ بھی ہوں براہ کرم مسلمانوں کی 47 سلطنتوں اور دنیا کی باقی سلطنتوں میں سے مجھے کوئی ایک ایسی مثال لا کر دیں۔

دھوکے کی دنیا اور اصل دنیا میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ اصل دنیا میں تضاد نہیں ہوا کرتے۔ اصل دنیا میں مسلمان اور عیسائی سو سال تک صلیبی جنگیں لڑتے ہیں اور بعد میں بھی جمہوریت کی آمد تک سلطنت عثمانیہ اور عیسائی ریاستوں میں دشمنی ہی رہی ہے اب جبکہ دھوکے کا عروج ہے فتنوں نے پوری طرح سر اٹھالیا ہے اور تیسری عالمی جنگ میں عیسائی اور مسلمان مد مقابل ہونگے اس جنگ سے پچاس سال پہلے کی تاریخ کے متعلق ہمیں بتایا جاتا ہے کہ اقوام متحدہ کی جھنڈی تلے عیسائیوں اور مسلمانوں میں مثالی اتحاد پیدا ہو گیا ہے اور عیسائی و ملحدین مل کر سائنس کو ترقی دے رہے ہیں۔

ویسے حالیہ تاریخ کا سب سے بڑا مئورخ اور فلسفی برینڈر سل اپنی کتابوں میں بار بار عالمی حکومت کی بات کرتا ہے اگر میں کہوں دجال بھی عالمی حکومت کیلئے ہی کام کر رہا ہے تو کہیں میں کانسپریسی تھیورسٹ تو نا کہلاؤں گا۔ کل ایلون مسک کی ٹویٹ نظر سے گزری جس میں اس نے رقم کیا ایک اور کانسپریسی تھیوری سچ ثابت ہو گئی۔

وہ ایسا کیوں کہتا ہے ؟؟؟؟

ویسے اگر بات کتب کے حوالے تک گئی پھر تو ہزاروں حصے لکھنے کریں گے

https://www.facebook.com/share/p/gE8JziUmaZkKPiJv/

دین بد اخلاقی (حصہ اول)

بیان کیا جاتا ہے سیدا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اخلاق دریافت کیئے گئے تو آپ نے جواب دیا تم قرآن نہیں پڑھتے۔اب مسلمانوں کے ہاں دو گرہ ہیں روایت پرست (اہل سنت و اہل تشیع) اور قرآن پرست (یہ اصطلاحات سمجھانے کیلئے ہیں) ویسے تو یہ دونوں اصطلاحیں غلط ہیں مگر چونکہ ہر کوئی صاحب الرائے ہونے کے زعم میں گرفتار ہے اس لئیے پہچان واضح کرنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔اگر قرآن پرستوں کی بات کی جائے تو چھوٹی مچھلی بڑی والی کو کھا رہی ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے تن تنہا ابلیس نے ساڑھے پانچ ہزار بعد چلنے والے فطری نظاموں کو ایک ہی جھٹکے میں اکھاڑ پھینکا اور اب اسکی پورے تالاب پر حکومت ہے یہ چھوٹی مچھلیاں بھی ابلیسیت کا پر تو ہیں جو فطرت کے آگے سر نہیں جھکاتی جو من میں آتا ہے اس کے آگے سجدہ ریز رہتی ہیں مگر مسلمانوں سے اللہ ضرور حساب لے گا کہ جب میرا دین اجڑ رہا تھا تب تم کیا کر رہے تھے۔

لوگ پوچھتے ہیں جب ابلیس ہی سب کچھ کنٹرول کر رہا ہے تو اللہ کہاں ہے، تو ٹی وی پر ایمان لانے والے دانشوروں ابلیس کو بھی اللہ نے ہی بنایا ہے وہ خود اپنا خالق نہیں ہے اس نے اللہ کی جانب سے دیئیے اختیارات اور اپنے وقت کا درست استعمال کر کے اپنے گروہ کو مضبوط کیا اور دنیا پر قبضہ جمالیا۔تمہیں بھی صاحب اختیار بنایا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اللہ ایک ایک لمحے کا حساب لے گا مگر تم نے بجائے کتب خانوں کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ہی درس گاہیں سمجھ لیا تمہیں شخصیات میں سے قرآن وسنت بولتا تو نظر آتا ہے مگر تم قرآن وسنت کو پڑھنے سے عاجز ہو۔

رسول اللہ پر ایمان لانے کا سبب ان کے یوٹیوب پر ملین سبسکرائبزیاں مشہور ہونا نہیں تھا بلکہ انکی امانت و دیانت تھی ابو بکر و عمر حالت کفر میں بھی ان کو دہائیوں سے جانتے تھے ان سمیت اہل مکہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت و دیانت کو سینکڑوں بار جانچا اور پرکھا تھا اس لئیے وہ آنکھیں بند کر جو فرمایا گیا اس کو خدا خالق کا کلام جان کر ایمان لے آئے۔اور تم جن شخصیات پر ایمان لائے بیٹھے ہو ان کو جاننا پہچاننا، سینکڑوں بار ان کی امانت و دیانت کو پرکھنا تو دور کی بات تم نے ان کی خوشبو تک نہیں سونگھی ہوتی تم نے دین کو کھیل اور مذاق سمجھ رکھا ہے بس جس کی ویڈیو میں مجھے دم نظر آئے (بھئی دم کس کو نظر آتا ہے کیا قرآن وسنت نا پڑھنے والے جاہل کو بھی نظر آتا ہے) یاں جس پر ویوز زیادہ ہوں میں اس پر ایمان لے آؤں اور ہر ایرے غیرے کو دین کا ترجمان سمجھ لوں۔

بھائی اگر احادیث عجمی سازش ہیں تو جنہوں نے اس سازش کو بے نقاب کیا ہے وہ بھی تو عجمی سازش ہو سکتے ہیں مگر کیا تم سازش کو سونگھنے کا ملکہ رکھتے ہو نہیں تم بھی مکھی پر مکھی مارتے ہو جدھر ہوا اڑائے جاتی ہے ادھر کو اڑے چلے جاتے ہو مگر بد اخلاقی ایسی چیز ہے جس کا دامن کوئی بھی نہیں چھوڑ تا ایسے لگتا ہے دین کے نام پر سب سے بڑے بد اخلاق کو سب سے پہلے حوض کوثر کا پانی نصیب ہو گا۔

تصویر انسانی تاریخ کا سب سے بڑا دھوکہ ہے اس کے حلال ہونے کے بعد گویا ابلیس کو اپنی محنت کنارے لگتی آئی تمہارے علما کی ابلیس کے ہاتھ پر بیعت سے پہلے اور تصویر کو حلال کرنے سے پہلے ابلیس نے عیسائی علما سے بیعت لی ان سے تصویر حلال کرائی ورنہ وہاں بھی تصویر حرام ہی تھی کبھی تواریخ یورپ پڑھیں۔

یہاں بنیادی طور پر بد اخلاقی اور اس کے نتائج پر بات کرنی ہے اور اس صفت میں اوپر شروع میں بیان کردہ مسلمانوں کے دونوں طبقات میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہے۔ویسے تو مغربی تہذیب نے دنیا کو اخلاق باختگی کی اصل روح سے متعارف کرایا ہے مگر وہاں کی عوام اب بھی جب سوشل میڈیا پر کسی

دوسری قوم یاں ان کے حالات پر بحث کرتے دکھتے ہیں تو کچھ بہتر معلوم ہوتے ہیں خواص کی بات علیحدہ ہے مگر ان میں بھی کئی ہمارے مسیحا ہیں، میڈیا مسیحائی کا پرچم اونچا رکھتا ہے نا۔

ان باتوں کا شدت سے مجھے اس وقت احساس ہوا جب مغربی نیوز چینلز کے پیجز پر میں نے وہاں کی عوام اور مسلمانوں کے کمنٹ پڑھے مذہب جہاں بھی ہے یہ ابلیس کا کمال ہے مذہبی طبقہ وہیں وہیں جاہلیت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا کیونکہ وہ مذہبی کلام کو پڑھتے نہیں نام نہاد مذہبی شخصیات کو پوجتے ہیں اور ان کے منہ سے مذہب کے نام پر جو سنتے ہیں اسی کو دین سمجھ لیتے ہیں

ٹرمپ نے الیکشن مہم میں سب سے بڑا کونسا وعدہ کیا تھا آپ کو کیا لگتا ہے یہ اچانک یورپ کے سمندروں میں تارکین وطن کی کشتیاں کیوں ڈوب رہی ہیں۔عزیزان گرامی یہ سارا آخری صلیبی جنگ کا تھیم ہے تیسری عالمگیر جنگ کا تھیم ہے اور جیسے پہلی دو جنگوں میں لڑنے والے دونوں فریقین کو ابلیس ہی شہ دے رہا تھا اس بار بھی ہینڈلر وہیں ہے بس مذہب کے نام پر عیسائیوں اور مسلمانوں کا کٹ مرنا ابلیس کیلئے اور ابلیسی میڈیا کیلئے مذہب پر آخری کاری وار ہوگا اس کے بعد وہ تعلیم دیں گے کہ دیکھوں مذہب تو صرف نفرت کا درس دیتا ہے اب تو سوشل میڈیا پر اس نفرت کا اظہار الفاظ تک محدود ہے مگر عنقریب اس نفرت کو خون سے لکھا جائے گا۔

ایسے جاہل ہیں نا ہی فلسطینی جنگ کے خبروں پر تحقیق کرسکتے ہیں نا ان کو روٹی کا سو کھا نوالہ دے سکتے ہیں(کہتے ہیں حکومت بھجوا رہی ہے تم جس حکومت کو دن رات گالیاں دیتے ہو وہ کہتی ہے بھجوا دیا اور تم مان لیتے ہو تم کیسی بھونڈی دلیل لاتے ہو اپنی بد اخلاقی پر پردہ ڈالنے کیلئے)ہم امریکیوں کے پالتوں بلے کی ناک کا بال اکھیڑنے کی بھی سکت نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ ان پر اللہ عذاب لے آیا، بھلا تم نے اللہ کے دین کی کونسی مدد کی ہے جو وہ تمہارے دشمنوں پر عذاب لائے گا اور حقیقت میں تو وہ تمہارے دشمن ہیں ہی نہیں انہی کی سائنس و ٹیکنالوجی انہی کے میڈیا پر تم خدا کی ذات سے زیادہ ایمان لاتے ہو انہی کا میڈیا تمہیں حماس کے لیڈروں کی موت کی خبریں اور فلسطین کی ساری خبریں دیتا ہے اور تم ان پر ایمان لاتے ہو اور جب اپنے دین کی نمائندگی کرتے ہوئے کچھ دکھانا مقصود ہوتا ہے تو خالص بد اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہو۔

یہ مضامین مسلمانوں کے اخلاقی زوال پر ہیں علیحدہ مضامین میں، میں اس بات کو ثابت کروں گا کہ آگ اللہ نے نہیں امریکی حکومت نے لگائی تھی وہیں امریکی حکومت جس سے فضل الرحمان نے وزارت عظمی اور عمران خان رحم مانگ رہا ہے اور حقیقت میں نا ہی عمران خان جیل میں ہے اور نا ہی فضل الرحمان عالم دین ہے اب سب رازی رہیں شریف برادران، عمران خان، زرداری، فضل الرحمان، اے این پی، ایم کیو ایم، تحریک لبیک اور جماعت اسلامی سمیت ساری مذہبی جماعتوں کی قیادت ابلیس کے ہاتھ پر بیعت ہے

https://www.facebook.com/share/p/1B2Ry4YS46/

دین بد اخلاقی (حصہ دوم)

ہمارے معاشرے میں الحاد تو موجود ہے اور سر چڑھ کر موجود ہے مگر یہ ابلیس کے تنخواہ دار مذہبی طبقے کا کمال ہے کہ انہوں نے ابھی تک ہمیں مسلمان ہونے کا یقین دلا رکھا ہے جبکہ مغربی معاشرے میں الحاد کا طوطی بولتا ہے اسکے باوجود وہاں کا مذہبی طبقہ مطالعاتی لحاظ سے ہم سے کہیں اوپر ہے اور جہاں تک دجالیت کی بات ہے تو عوام رہی ایک طرف خواص یعنی وہ لوگ جو مدرسوں سے پڑھے ہیں ان کو بھی فتن کا علم نہیں ہے اور جب کبھی اس موضوع پر ذاتی مطالعہ کرتے ہیں تو مدرسے سے دیئے گئے نظام فکر اور تنگ سوچ کے اندر رہ کر کرتے ہیں سب سے بری چیز محصوص فرقہ وارانہ سوچ ہے جو ان کو امت کا مفاد سوچنے نہیں دیتی وہ فرقوں کو بچانے کی فکر میں ہیں اور دین ہاتھ سے دے رہے ہیں اسی لیئے میں لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں دینی اور دنیاوی دونوں تعلیمی نظاموں سے اپنے بچوں کو نکال لیں اور اگر روزی روٹی کیلئے آپ نے اپنے بچوں کو عصری تعلیمی اداروں میں بھیجنا بھی ہے تو انہیں یہ کبھی نا بتائیں کہ وہاں علم پڑھایا جاتا ہے جبکہ مدرسہ میں بھیجنے کا تو سیدھا مطلب ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کے عوض روٹی کمائے۔

میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت ہم دنیا کے حالات سے سب سے زیادہ بے خبر ہیں۔بہت سے طبقات کو میڈیا کے دجالی کردار (یاں آپ جو اصطلاح مناسب گردانیں) کا ادراک بھی ہے اس کے باوجود ہم میڈیا پر ایمان بھی لاتے ہیں، یہ ہر چمکتی ہوئی چیز کو سونا سمجھ لینے جیسا ہے، بہرحال امریکی جنگلات میں لگنے والی آگ اللہ کا عذاب تھایاں کچھ اور اس پر میں دوسرے مضامین میں اٹل ثبوتوں کیساتھ بات کروں گا یہاں مسلمانوں کی اخلاقیات (جو کہیں سے مسلمان نہیں دکھتے)اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی اخلاقیات میں زمین و آسمان کا بعد دکھانا مقصود ہے۔

سوشل میڈیا پر لوگوں کی اخلاقیات دیکھ کر محسوس ہوتا ہے جیسے آج کے دور کے مسلمانوں پر سے دین کی اہم ترین صفت پر چلنے کی زمہ داری اٹھالی گئی ہے اس میں علما کی بے توجہی کا کتنا عمل دخل ہے اور اخلاق کے نام پر کچھ اور بتانے کا کس قدر دھوکہ ہے یہ باتیں تو میں اکثر بیاں کر چکا مگر اس سب کے باوجود ہمیں مسلمان ہونے کے دھوکے نے سراب میں مبتلا کر رکھا ہے۔اسلام دنیا پر طاقت سے نہیں بلکہ زیریں اصولوں کی بدولت غالب آیا۔آج کے مسلمانوں کا صرف ایک اصول ہے ہر سنی سنائی بات کو قبول کر لینا گویا خدا بول رہا ہے اور غلط نہیں بول رہا خدا کے اپنے کلام کی تحقیق میں ہم جان توڑتے ہیں مگر بندوں کا کلام ہمارے واسطے خدا سے بڑھ کر ہے منکرین حدیث کو شاید گلیلو یاں سقراط کے کلام میں کسی سند کی تلاش نا ہو مگر احادیث کو سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر عجمی سازش قرار دینے میں انہیں کوئی عار نہیں ہے فری میسن صرف دور بیٹھ کر تماشا دیکھتے ہیں کہ ہمارے آقا ابلیس کے بچھائے جال میں گرفتار ہو کر خود مسلمان کس قدر تندہی سے ہمارا کام کر رہے ہیں۔

میڈیا پر ہمارا ایمان اللہ کی ذات سے بھی زیادہ ہے اور اسی ایمان کو دین، دنیا تاریخ اور سائنس کے متعلق ہمارے ہر عقیدے میں دحل ہے۔چاہے معاملہ فلسطین کا ہو یاں امریکہ کا خبر رسانی میں میڈیا ہی ہمارا واحد بھروسا ہوتا ہے کبھی وسیع مطالعہ کی روشنی میں ہم نے میڈیائی خبروں کی چھان بین کا سوچا ہی نہیں۔کوئی ایک ثقہ فرد بھی ایسا نہیں ہے جو ہمیں غزہ یاں لاس اینجلس کی خبریں دیتا ہوں اور ملاؤں کی ذہن سازی میں بھی اس بات کو دحل نہیں ہے کہ دینی اصولوں کی روشنی میں خبر کو کیسے قبول کرنا ہے۔

قرآن اور روایات بھی ہم تک صادق لوگوں کے ذریعے ہی پہنچے ہیں۔اس بات کو مدرسوں میں پڑھنے والے جانتے تو ہیں مگر وہاں پر جو دین پڑھایا جاتا ہے وہ اصل دین نہیں ہے وہاں دجالیت کر پر تو پڑھایا جاتا ہے (یہ بات میں اندازاًیاں بطور اتہام نہیں کر رہا بلکہ درجنوں لوگوں سے مکالمہ و مباحثہ کے بعد کر رہا ہوں) ہر دور کے اپنے تقاضے ہوتے ہیں اور اس دور کا سب سے بڑا تقاضہ ہے کہ لوگوں کو علامات قیامت کی پہچان کرائی جائے ان کو فتن

پڑھایاجائے انکو دجال کے پینٹروں سے روشناس کرایاجائے اللہ کی قسم تمہارے ہاں دجالیت سے روشناس کرانے کیلئے جتنی بھی مشہور کتب اور مشہور آوازیں موجود ہیں انہوں نے دجالی نظام کی پائیداری کیلئے لکھا ہے۔

اگر آپ عام آدمی کی بات کریں تو ان کیلئے دین بھی سنی سنائی بات جیسا ہے کیونکہ اس نے دین پڑھا جو نہیں پھر چاہے وہ مسلمان ہوں یاں غیر مسلم ہر کوئی تحقیق سے عاری ہے مغربی طبقہ مطالعہ کے لحاظ سے بہت آگے ہے مگر ان کو اس بات کا احساس تک نہیں دلایا گیا کہ تاریخ بھی سند کی محتاج ہے اور یہ ہم پر اللہ کا فضل ہے اللہ نے مسلمانوں کو سند کے اہتمام کی توفیق دی۔اب چونکہ بتایا گیا ہے یاد رہے صرف بتایا گیا ہے (اصل کیا ہے اسکی تحقیق ہم قیامت تک نہیں کریں گے) کہ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز آزادی اظہار کا موقع دیتے ہیں

اس لیئے ہم نے اس بات کو تسلیم کر کے بازاری اخلاق اپنا لیئے ہیں یہاں کونسا کوئی سامنے کھڑا ہے جو ہمارا گریبان پکڑ لے گا یہاں اسی بات کی تو آزادی ہے بلاخوف بداخلاقی کے جھنڈے گاڑتے جایئے اور معاشرے کو نفرتوں سے بھرتے جایئے پھر یہ بھی یقین دلایا گیا ہے (شیطانی مذہبی اشرافیہ کیطرف سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم حوض کوثر پر تمہارے ہی منتظر ہونگے اور حقیقت میں ہم رسول اللہ کا تاریخی وجود تک ثابت نہیں کر سکتے یہ جو الحاد کامیاب ہے اس کا صرف ایک سبب ہے ہماری جاہلیت اور ہمارا دین ناپڑھنا۔لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں مجھے کہتے ہیں ان کا توڑ کروں ہمیں کچھ بتاؤں میرا ایک ہی جواب ہوتا ہے بھائی دین پڑھوں اللہ کے کلام میں وہ حکمت اور تاثیر ہے جس سے تم بڑے بڑوں کو دلیل کے سامنے بے بس کر سکتے ہو وہ خود کو دلیل کے سامنے بے بس ہوتا دیکھیں گے آگے وہ مانیں یاں نامانیں تمہارا کام پورا ہو جائے گا مگر تم نے کوشش جاری رکھنی ہے مگر ہمارے پاس نا وہ علم ہے اور ناہی وہ اخلاق ہیں جس سے ہم کسی کا دل فتح کر سکیں ہم علیت کا مقابلہ بھی ہٹ دھرمی سے کرتے ہیں اور بے دینی کا مقابلہ بھی ہٹ دھرمی اور بداخلاقی سے کرتے ہیں، مسلمانوں میں جو عیب ہیں ان کو تسلیم کریں مگر دین پر اعتراض کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے مگر یہاں الٹ حساب ہے مجھے میری ذات کو دلائل کے میدان میں شکست یافتہ دیکھنا تو سخت ناگوار گزرتا ہے دین کو جو جتنا چاہے رگید تا رہے کیونکہ دیں تو اللہ کا ہے اور مجھے جیسے اللہ کے پاس جانا ہی نہیں۔

ہم ان اخلاقی اصولوں کے پابند ہیں جن میں ہر مخالف نکتہ نظر رکھنے والے سے بداخلاقی سے پیش آنا جیسے دلیل اول بن جاتا ہے اور ایسے اخلاق انسانی تاریخ کے کسی بدترین گروہ نے بھی نہیں اپنائے ہونگے۔

کیا واقع ہی سوشل میڈیا کا مقصد وہی ہے جو بتایا جاتا ہے اگر آپ ایک لمحہ کیلئے اس بات پر غور کی زحمت کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ابلیس کیسے دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے اور دجال کیسے ہزاروں سال بعد نہیں بلکہ اب بھی دنیا کو کنٹرول کر رہا ہے آپ ایمانداری سے اس بات پر تحقیق کریں کہ سوشل میڈیا کی آمد کے بعد بداخلاقی اور نفرتوں میں اضافہ ہوا ہے یاں اس سے پہلے ایسا تھا یعنی آپ اس طرح سے دیکھیں جس قدر لوگوں کو فیس بک پر بداخلاقی کے مواقع میسر آتے ہیں کیا حقیقی زندگی میں بھی اتنے ہی مواقع ہوتے ہیں۔

کیا ہمیں سوشل میڈیا کی حقیقت کے متعلق مقبول نظریہ کی تحقیق نہیں کرنی چاہیے، ٹھیک ہے اکثریت جاہل ہوتی ہے وہ فکری معاملات میں حصہ نہیں لیتی اور سمجھتی ہے کہ حق صرف مقبول ہستیوں کی زبان سے ہی جاری ہوتا ہے اور جسے فیس بک پر دس لوگ جانتے ہوں چونکہ اس کی نئی بات پہلے ہمارے کانوں میں نہیں پڑی اس لیئے لعنت و ملامت یاں توہین و تضحیک ہی اس کا انعام ہونا چاہیے مگر وہ لوگ جنہیں اللہ نے دین یاں تاریخ پڑھنے کی توفیق دی ہے انہیں تو اخلاقی گراوٹ کا احساس ہونا چاہیے اور انہیں ہر حالت میں سب سے بڑی بیماری کے متعلق سوچ کر اس کا علاج معاشرے پر اپلائی کرنا چاہیے مگر ہوتا کیا ہے جو میں جانتا ہوں اس سے اختلاف کرنے والا یاں میری بات مانے یاں بداخلاقی سہنے کیلئے تیار رہے گویا ایسے ہیں جیسے دو

مسلمان میدان جنگ میں ہیں اور بد اخلاقی ہی واحد کارگر ہتھیار ہے اللہ کے بندوں خدا کے واسطے یہ طرز عمل نا صرف اسلام بلکہ پوری انسانیت کا دشمن ہے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/share/p/15gjAtvmny/

دین بد اخلاقی (حصہ سوم)

یہ بات تسلیم کے اہل مغرب کا حکمران طبقہ فلسطینیوں کا قصوروار ہے (میرے اس تاثر کا واحد سورس مین سٹریم میڈیا ہے جس کی خبر کی کوئی تحقیق نہیں مگر آپ کے تاثرات کے آئینے میں، میں بھی ذرا دیر کو اسی رائے کا سہارا لیتا ہوں) مگر اس میں ان کی عوام کا کوئی قصور نہیں ہے وہ بھی اپنے حکمرانوں سے اتنی ہی تنگ ہیں جتنے ہم جتنے لوگ بائیڈن سے تنگ دکھائی دیئے اتنے ہی ٹرمپ سے بھی تنگ ہونگے-فرانس میں پچھلے تین ماہ میں تیسرا وزیراعظم بدلا ہے باقی ممالک میں بھی یہیں حال ہے آپ بی بی سی پر کبھی برطانوی حکومت کی کارکردگی کے متعلق عوام کی رائے پڑھیے گا پوری دنیا کو دیکھ لیں ہر ہر جگہ عوام اپنی حکومتوں سے تنگ ہے یہ نظام کس طرح سے ظلم کے نظام ہیں ان پر میں پھر کبھی لکھوں گا (کافی کچھ گزشتہ مضامین میں لکھ چکا ہوں) سردست موضوع پر رہتے ہیں

اپنے حاکموں کو دیکھ لیں کیا یہ اہل مغرب سے کم ظالم ہیں کرووونا کے دوران برطانوی وزیراعظم نے بوڑھوں کو مارنے کی بات کی اس بات پر اتنا ادھم مچا کہ اس کی کرسی چلی گئی آپ کے ہاں بھی منظر نامہ وہیں ہے، کیا آپ کے حکمران ظلم کو ہاتھ سے روکنے کی سکت نہیں رکھتے، اگر رکھتے ہیں اور نہیں روک رہے تو یاد رکھیں پی ٹی آئی، ن لیگ، پی پی، جماعت اسلامی، فضل الرحمان، تحریک لبیک، اے این پی، ایم کیو ایم سب کو ماننے والوں سے اللہ روز حشر ضرور پوچھے گا اور جو بات آپ کو نہیں معلوم وہ یہ کہ جمہوریت دجال کا نظام ہے اور آپ کے سیاسی ہیرو دجال کی فوج-

جتنا مسلمانوں کا بد اخلاق ہونا حقیقت ہے اس سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ الحاد پھیل رہا ہے اور مسلمان خود کو مسلمان سمجھ کر الحاد کے داعیوں والے فرائض سر انجام دے رہے ہیں جو سکالرز دین کا جتنا بڑا دشمن ہے اس کو الحاد کا اتنا بڑا ناقد سمجھا جاتا ہے یہ آج کی دجال زدہ پرفیکٹ دنیا ہے جس میں ہر جگہ دھوکہ ہے- آپ کی مذہبی اشرافیہ نے نا صرف الحاد کے سدباب کیلئے شیطانی منافقت کا ثبوت دیا ہے بلکہ اس حوالے سے کارآمد فکری دلائل بھی نہیں جتائے اسی لیئے جب آپ ان کے جملوں کی جگالی کرتے ہیں تو ملحدین پر کوئی اثر نہیں پڑتا پھر چاہے وہ منکر حدیث ہوں یاں مکمل ملحد-دلائل پیدا کرنا ہر اس شخص کا فرض ہے جو اللہ کے دین کی مدد کرنا چاہتا ہے کیونکہ خود اللہ تعالیٰ آپ نے اپنے دین کی مدد کا تقاضا کرتا ہے اللہ نے آپ کو عقل دی ہے آنکھیں دی ہیں آپ دین، تاریخ، حالات حاضرہ اور معاشرت کا مطالعہ کریں اور ذاتی دلائل کی بیاض مرتب کریں اپنا فہم دین پیدا کریں کسی اور سے لیا ہوا فہم دین کے دجالیت ہونے کے امکان زیادہ ہیں-

مگر سب سے پہلے آپ کو اپنے اخلاق درست کرنے ہونگے میں جب خصوصاً اخلاقیات پر مضمون لکھتا ہوں تو اکثر تبصرہ نگار جواب بد اخلاقی سے ہی دیتے ہیں یہ معیار ہے ہماری گراوٹ کا اگر کوئی منکر حدیث یاں ملحد بد اخلاقی کرے تو اتنی تکلیف نہیں ہوتی مگر مسلمان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے پھر چاہے اسکا تعلق کسی بھی مسلک، گروہ یاں جماعت سے ہو (ویسے دین کے مطابق تو اس دور میں جماعت بنانا یاں کسی جماعت کیساتھ جڑنا بھی خلاف دین ہے)

اللہ نا صرف آپ سے دین کی مدد طلب کرتا ہے بلکہ اس نے آپ کیلئے چودہ سو سال قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو جن حالات سے سابقہ تھا اس سے کہیں بہتر حالات پیدا کر رکھے ہیں، کسی کی تضحیک سے بڑا کوئی جرم نہیں ہے اور لاس اینجلس میں لگنے والی آگ پر آپ نے ان لوگوں کے زخموں پر نمک پاشی کی ہے یہ مسلمانیت نہیں شیطانیت اور دجالیت کا کلچر ہے جو میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت آپ کی طبیعت کا حصہ بن گیا ہے-میں نے اہل مغرب میں سے ایک بھی عام آدمی نہیں دیکھا جس نے فلسطینیوں پر ظلم کے (میڈیائی تھیم) پر رقص کیا ہو یاں حوشی منائی ہو-یہاں سے آکر

بطور انسانیت فری میسن اور ملحدین کا ایمان مضبوط ہوتا ہے وہ مذاہبِ سے نفرت کرتے ہیں اور متشدد مذہبی طبقات کا حال ہر کہیں ایک جیسا ہے چاہے پھر وہ اسلام ہو یاں عیسائیت۔

میں نے پوسٹ کی کیا آپ نے تحقیق کی کہ امریکہ میں آگ کیسے لگی تو پہلا تبصرہ یہ تھا کہ مجھے تم مسلمان نہیں لگتے۔یہ معیار ہے ہمارے بات کرنے کا اب مجھے بتائیں کیا کسی کا چاچا ماما لاس اینجلس میں رہتا ہے جس نے اسے آگ کی خبر دی ظاہر ہے اسی میڈیا نے دی جسے میں اور آپ دجالی کہتے ہیں پھر میڈیا پر اتنا ایمان کیوں۔اللہ قرآن میں حکم دیتا ہے وہ آپ نے درحواست نہیں کرتا کہ تحقیق کر لیا کرو دین اللہ کا ہے اور میں نے اللہ ہی کی بات کی تھی۔ جب میں نے تحقیق کی بات کی تو مجھے اللہ کے دین سے ہی خارج کر دیا گیا گویا اب بھی آپ کی زندگیوں میں اللہ موجود ہے یاں صرف آپ کا ایمان اس چیز پر ہے جسے میڈیا پیش کر رہا ہے۔عام آدمی کی میڈیا نے کسی تیسی ذہن سازی کی ہے وہ ویسا ہی رد عمل دے رہا ہے مگر اہل فکر کو فکر کرنی چاہیے، کوئی عام فرد درست بات کر رہا ہے یاں غلط اس کا اندازہ لگانا زیادہ آسان ہے بانسبت میڈیا کی خبر کے بھائی اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آپ کے دوست، والد، بھائی یاں رستہ دار سے بڑھ کر میڈیا زیادہ باکردار، باعمل اور قابل بھروسہ ہے آپ اپنے علم کی بنیاد پر میڈیا کی خبروں پر رائے قائم کرتے ہیں ممکن ہے آپ کے دوست کا علم آپ سے زیادہ ہو وہ بہتر تجزیہ پیش کر سکتا ہو اس لیئے آپ کو بجائے میڈیا کے دانشوروں کے اپنے دوست کی رائے پر زیادہ اعتماد کرنا چاہیے بالخصوص تب جب وہ قرآن و سنت کے حوالوں سے اپنی بات کی تائید کرے اللہ کے بندوں پر مشہور شخصیت قابل اعتبار نہیں ہوتی قابل اعتبار وہ ہے جس کی سند قرآن و سنت سے لائی جائے۔

آپ اپنی عقل کا استعمال کرتے ہوئے بڑی آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فرد واحد کسی ایجنڈے پر ہے یاں اس کے دل میں دین، مسلمانوں اور انسانیت کا درد ہے اور میڈیا کے کسی ایجنڈے پر ہونے کا انکار تو کسی صورت نہیں کیا جا سکتا ہر ملک میں رائٹ اور لیفٹ ونگ میڈیا اپنی پہچان رکھتا ہے آپ برطانیہ اور امریکہ میں کسی سے بھی بی بی سی اور سی این این کے متعلق پوچھیں یاں فاکس اور سکائی نیوز کے متعلق پوچھیں وہ آپ کو حقیقت بتا دیں گے مگر بڑی حقیقت یہ ہے کہ سارا میڈیا ایک ہی ایجنڈے پر کاربند ہے اور وہ ہے رائٹ اور لیفٹ تفریق پیدا کرنا یاں اسلامی ممالک میں شیعہ سنی تفریق پیدا کرنا۔

ہمارا اپنے ساتھ والے مسلمان کیساتھ جو سلوک ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آگ یہاں لگے یاں وہاں ہمارے سلوک میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔ الحاد اس وقت مسلم معاشرے کی سب سے بڑی حقیقت ہے اور اسلاموفوبیا کی اصطلاح اس حقیقت کو چھپانے کیلئے گھڑی گئی ہے ورنہ جو چیز ہے ہی نہیں آس کا فوبیا کیسا اس وقت دنیا میں صرف ایک چیز کا فوبیا ہے وہ ہے انسانیت فوبیا اور اس کا روح رواں ابلیس ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اگر اللہ نے ہر انسان کیساتھ دو حفاظتی فرشتے مقرر نا کر رکھے ہوں تو ابلیس انسان کو قتل کر ڈالے اور وہ حفاظتی فرشتے ایک یہودی کیساتھ بھی ہیں، ہندو اور سکھ کیساتھ بھی ہیں اور آپ کیساتھ بھی ہیں مگر فرق ڈالنے والی چیز یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے اس فرمان پر ایمان کون لاتا ہے، ہمارا ایمان میڈیا پر ہے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/share/p/1HkDQknPf4/

دین بد اخلاقی (حصہ چہارم)

آپ کو یہ سوچنا چاہیے کہ ایک ملحد کیونکر، کیسے خدا کی ذات پر ایمان لائے گا، اگر ملحدین کو راہ راست پر لانے کیلئے ملاؤں کے فکری سرمایہ کے علاوہ ذاتی مطالعہ سے فکری سرمایہ اکٹھا کیا جائے تو اس میں حرج کیا ہے آپ کے ہاں بڑے بڑے اہل فکر ہیں مگر الحاد پھر بھی بڑھتا جا رہا ہے ایسے جیسے کوئی بند ٹوٹ پڑا ہو تو سوچنا چاہیے حامی کہاں ہے کیا آپ کی معاشرت خراب ہے، آپ کی دلیل کمزور ہے یاں وہ طبقہ اس کا ذمہ دار ہیں جن کو آپ دلائل فراہم کرنے والا سمجھتے ہیں۔

فری میسن تحریک کو سمجھے بغیر آپ کبھی بھی الحاد کو سمجھ ہی نہیں سکتے اور فری میسن کو سمجھنا گویا موجودہ معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کی حقیقت کو سمجھنا ہے جب تک آپ موجودہ دنیا کا ڈھانچہ ہر لحاظ سے سمجھ نا لیں تب تک نا الحاد کی سمجھ آئے گی نا اسکے علاج کی، اگر کوئی مقبول آدمی آپ کو الحاد کا علاج فراہم کر رہا ہے تو خدارا یہ نا دیکھیں کہ وہ کیا فراہم کر رہا ہے سب سے پہلے یہ دیکھیں وہ مقبول کیسے ہوا کیا اس کے علم نے اسے مقبول بنایا یاں کسی ایجنڈے کے تحت اسے مقبول بنایا گیا ہے۔

ابلیس نے یعنی فری میسن نے مغربی مفکرین کو پہلے پہل یقین دلایا، یہ بارہویں گیارہویں صدی عیسوی کی بات ہے آپ ول ڈیورانٹ کی کتاب نشاستہ ثانیہ پڑھیں مغربی مفکرین، فلاسفہ، دانشور ان سب کو یقین دلایا کہ خدا نہیں ہے اور خدا نے نہیں بلکہ انسانوں نے خدا کا وجود گھڑا اور مذاہبِ سارے انسانوں کی تخلیق ہیں اب وہ سارے مفکرین اس فکر کی وجہ سے مفکر نہیں کہلائے بلکہ فری میسن نے انہیں ہی مفکر مشہور کیا، انہوں نے مذہب کیساتھ رہتے ہوئے غیر مذہبیت کو فروغ دیا ہے سب سے بڑا خسارہ یہ ہے کہ ہم تاریخ نہیں پڑھتے ہمیں یہ معلوم نہیں الحاد کا ارتقا کیا چیز ہے اس کا آغاز کہاں سے کیسے اور کس نے کیا جب تک آپ اسباب سے واقف نا ہوں تب تک آپ حل دریافت نہیں کر سکتے۔وہیں فکر جس کو گیارہویں صدی عیسوی میں مغربی مفکرین نے فروغ دیا اب وہ اسلامی معاشروں میں در آئی ہے اور اس عمل کو چھپانے کیلئے اسلاموفوبیا کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے جیسے اب بھی کوئی چیز ہے اور اس سے خطرہ ہے ان کو اسلام سے رتی بھر خطرہ نہیں ہے اور جس چیز سے انکو حقیقی خطرہ ہے وہ آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔

یہاں بد اخلاقی سے بھی الحاد کو فروغ دیا جا رہا ہے ضروری نہیں مذہبی پیشوا آپ کو ہر بات بتائیں تب وہ درست ہو اللہ کے بندوں جب کسی نے آپ کو گمراہ کرنا ہے تو وہ بھگوت گیتا کا نام تو نہیں لے گا وہ قرآن و سنت کا نام لیکر ہی گمراہ کرے گا اور جب آپ نے خود سے قرآن و سنت پڑھا ہی نا ہو تب کوئی جیسے چاہے آپ کو گمراہ کر تا رہے آپ کو کیسے معلوم ہو گا، آپ کو اپنی عقل کو استعمال میں لانا چاہیے۔لاس اینجلس کی آگ پر جب میں نے تحقیق کا بولا تو تو جواب آیا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔

جب میں کہتا ہوں ہم میڈیا پر ایسے ہی ایمان لا چکے ہیں جیسے اللہ پر ایمان لایا جاتا ہے تو لوگ بھڑک جاتے ہیں بھائی جس کو فرق نہیں پڑتا وہیں تو میڈیا پر ایمان لایا ہے کیونکہ یہ تو صرف اللہ ہے جس کو ماننے کیوجہ سے ہم اہل ایمان ہیں صرف اللہ کی بات کی تحقیق نہیں کی جاتی لیکن میڈیا تو اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔اللہ نے میڈیا کی کوئی سند نازل نہیں کی اور نا ہی نیوز اینکر آسمان سے اترا فرشتہ ہے اللہ نے جو چیز نازل کی ہے وہ یہ ہے کہ خبر کی تحقیق کر لیا کرو جب کوئی فاسق تمہارے پاس خبر لے کر آئے، آپ اپنے من چاہے علما سے فاسق کی تعریف پوچھیں اور پھر نیوز اینکر کے متعلق فیصلہ کریں کیا یہ فاسق ہیں یاں نہیں گویا اللہ ان نیوز اینکرز کی خبر کی تحقیق کا حکم دے رہا ہے اور اگر آپ تحقیق نہیں کرتے تو گویا آپ اللہ کی نافرمانی کر رہے ہیں جب ایسی نا

فرمانی کرنی ہے تو کیا نمازیں آپ کو بچا لیں گی، اللہ کہتا ہے پورے کے پورے دین میں داخل ہو جاؤ۔مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی آخر کیا وجہ ہے جو میڈیا کی خبروں کو آسمانی نوشتہ سمجھا جاتا ہے اور تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔

اللہ کا ڈر رکھنے والوں کو سب سے پہلے لوگوں کو دین پڑھنے کی جانب متوجہ کرنا چاہیے - ہمارے اخلاق سے تو پڑوسی بھی تنگ ہے اور ہم فیس بک پر پوری دنیا میں اپنے بد اخلاقی کے جھنڈے گاڑھ رہے ہیں اور اوپر سے لوگ کہتے ہیں جی میں تو فیس بک سے سیکھ رہا ہوں۔اخلاق کا حکم اللہ دیتا ہے جب آپ اس حکم کو پیروں تلے روندتے ہیں تب ملحد یہ سمجھتا ہے کہ واقعتاً اللہ کا کوئی وجود نہیں اور نا کوئی دین ہے سب سنے سنائے قصے ہیں ایسے ہی انہوں نے بھی سن لیا ہے کیونکہ ایمان تو ایسی چیز ہے جو سینے میں راسخ ہوتی ہے کیونکہ اگر اللہ ہوتا تو یہ بدبحت اسکی بات کو مانتا۔جب آپ فیس بک پر مسلمان کی شناحت سے دنیا کو مخاطب کرتے ہیں تو آپ اسلام کا چہرہ بن جاتے ہیں دیکھیں کہیں آپ اسلام کی عمارت کو منہدم تو نہیں کر رہے۔دلائل کا درجہ بعد کا ہے پہلے تو آپ ہم کلام ہوتے ہیں اور ہم کلامی میں ہی بد اخلاقی کی آمیزش کیا آپ کو اللہ کی ذات پر دلائل دینے کے قابل چھوڑے گی، کونسا ایسا خدا ہے جو چاہتا ہوں کہ میرا مقدمہ بد اخلاق لڑے۔وہ سنی خدا تو ہو سکتا ہے جیسے ملحد سمجھتے ہیں مگر حقیقی خدا ہرگز نہیں۔

میں جس قدر بد اخلاقی کی وجوہات پر غور کرتا ہوں اتنا ہی دماغ ماؤف ہوتا جاتا ہے اور جو وجہ ذہن میں آتی ہے اس پر کوئی یقین کرنے کو تیار نہیں، جاہل کی تو سمجھ آتی ہے وہ لوگ جنہوں نے درس نظامی کیا ہے وہ بھی ان لوگوں کے مکانات جلنے پر قہقہے لگا رہے ہیں جو خود اپنی حکومتوں سے تنگ ہیں۔ہم جو کچھ بھی سوچتے صحیح یاں غلط جانتے ہیں وہ سب تعلیم کا اثر ہوتا ہے تعلیم آپ کو انسان کے درجہ سے گرا کر جانور بھی بنا سکتی ہے اسی لئیے مغربی مفکرین انسان کو جانور کہتے ہیں اسی وجہ سے ڈارون ازم آیا کیونکہ انہوں نے تعلیم سے انسان کو جانور بنا دیا ہے تعلیم ہی آپ کو اس عقیدہ پر مائل کرتی ہے کہ انسان جانور کے ارتقا کا نتیجہ ہے یہ پہلا مرحلہ ہے جب آپ ارتقا کا قبول کر لیتے ہیں پھر اگلے مرحلے میں وہ غور کرنا سکھاتے ہیں توجہ دلاتے ہیں اور آپ غور کرتے ہیں کہ انسان کی سوچ میں بھی ارتقا آیا ہوگا اور کہیں کسی وقت انسان نے خدا کا وجود گھڑ لیا پھر آگے چل کر مذاہبِ وجود میں آگئیے یہاں سب سے بڑی چیز آر کیالوجی ہے آپ کیسے کتبوں کے کتابوں کے قدیم ہونے کا یقین کریں گے۔

ایسے ہی تعلیمی نظام کو فروغ دیکر فری میسن نے شاعر، فلسفی اور ڈرامہ نگاروں کی فوج کی مدد سے عیسائی یورپ کو ملحد یورپ میں بدل دیا پھر لوگوں کو یقین دلایا کہ امریکہ تو برطانیہ سے آزاد ہوا جیسے پاکستان آزاد ہوا ہے مگر جاننے والے لوگ اب بھی موجود ہیں جو جانتے ہیں یہ سب آزادیاں ڈرامہ ہیں۔اس تعلیم میں اور ہمارے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور مدرسوں میں دی جانے والی تعلیم میں کوئی فرق نہیں ہے یہ تعلیم پوری دنیا میں ایک جیسا طبقہ پیدا کر رہی ہے لکیر کا فقیر طبقہ، آزاد سوچ سے عاری، جامد فکر والا، ایسا طبقہ جو جذباتی تو ہے مگر احساسات اور عقل سے عاری جب تعلیم میں جذبات کا عنصر شامل ہو جائے تب تعلیم عقائد کی بازیافت کا کام نہیں دیتی بلکہ خود عقیدہ بن جاتی ہے اور اگر ملحدین یعنی فری میسن کی بات کریں جو اوپری ڈگریوں میں ہیں تو ان کو یقین دلایا گیا ہے کہ احساس محض ایک تصور کا نام ہے جس کی حقیقی دنیا میں کوئی وقعت نہیں ہے یعنی سادہ چیز یہ ہے جب ارتقا کو ن مان لیا تو پھر احساس کی اضافی صفت کو کیونکر ضروری حیال کیا جائے گا۔

آپ جیسے بھی تیس مار ہیں، مطالعہ کرنے والی، جذباتی مذہبی آدمی، جیالے، انصافین، پٹواری، جماعتیے یاں کوئی اور جب ہم فیس بک پر یاں کسی دوسرے سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ہوتے ہیں تو ہم کیا کریں گے یہ الگورتھم طے کرے گا جیسے کہ میرا یہ مضمون ہے اگر یہ کچھ لوگوں کو پسند نا آئے اور وہ اسے رپورٹ کر دیں تو الگورتھم فیس بک پر میری پوسٹوں کی ریچ صفر کر دے گا گویا اب ابلیس کو مجھ پر نظر رکھنے کی ضرورت نہیں اس کے فروغ

دیئے کے تعلیمی نظاموں سے نکلے افراد ہی اس کے خلاف کیا جانے والا پراپوگنڈا روکنے کو کافی ہیں اور وہ یہ کام اکثر بغیر حقیقت جن حق سمجھتے ہوئے سر انجام دیتے ہیں۔

ایسا کوئی الگور تھم نہیں ہے جو ٹی وی سکرین سے مذہبی شخصیات کی ریچ محدود کر دے یاں وہ الگور تھم میڈیا سکرین سے پی ٹی آئی کے متعلق ہر چھوٹی بڑی خبر کے نشر ہونے کو روک دے جیسا کہ یول نوح ہراری نے کہا تھا الگور تھم خدا ہے اور الگور تھم ہی طے کرے گا کہ لوگ کسے خدا مانتے ہیں اور جسے خدا کے منصوبوں کی ی تکمیل کرنے والا مانتے ہیں۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/share/p/19R8g69Tz4/

دین بد اخلاقی (حصہ پنجم)

پچھلے حصہ میں ہم نے الگورتھم کی بات کی اور یہیں الگورتھم آزادی اظہار رائے کے دھوکے کو واضح کرنے والا سب سے بڑا ٹول ہے-آپ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارم سے دوسروں کی تضحیک کریں ان کا کردار اچھالیں دلیل کے جواب میں ہنسنے والا ایموجی دیں الگورتھم آپ کو اس سے نہیں روکے گا کیونکہ اسکو ایسے ڈیزائن ہی نہیں کیا گیا اس کو ڈیزائن کیا گیا ہے انسانوں کے درمیان فاصلے ، نفرتیں اور عصبیت بڑھانے کیلئے جہاں کوئی چیز انسانوں کو جوڑے ان پر حقیقت یعنی فری میسن کے گہرے راز منکشف کرے وہاں الگورتھم فوراحرکت میں آتا ہے-

یول نوح ہراری موجودہ دور کے سب سے بڑے فلسفی نے ایسے ہی نہیں کہا تھا Algorithm is new god کیونکہ انہوں نے اسے خدا بنایا ہے-

بلاشبہ آپ یہ سمجھتے رہیں کہ آپ سوشل میڈیا پر اپنے نظریہ یاں کسی بھی اخلاقی اصول کی خوب تبلیغ کر رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ الگورتھم کا خدا جس سچ کو مانتا ہے آپ سوشل میڈیا پر اسی کی تبلیغ کریں گے کیونکہ سوشل میڈیا نے جس جھوٹ کو (انکا سچ) پھیلنے دیا اس جھوٹ کو آپ نے علم سمجھ کر قبول کیا ہے کیونکہ ہم میں سے بہت سو کا سورس آف نالج صرف مین سٹریم میڈیا یاں سوشل میڈیا ہوتا ہے کتب نہیں- جھوٹ کو سچ بنا کر پیش کرنا دجال کی خصوصیت بیان کی گئی ہے-

سب سے بڑے سوشل میڈیا پلیٹ فارم یوٹیوب پر جس شخص کے سب سے زیادہ سبسکرائبر ہیں یعنی مسٹر بیسٹ وہ کون ہے بیسٹ beast کا معنی ہوتا ہے دجال-مگر میڈیا پر ایمان لانے والا شخص اس کو محض انٹرٹینمنٹ سمجھے گا اس کے ذہن میں یہ بات نہیں آئے گی کہ الگورتھم نے مسٹر دجال کو ہی یوٹیوب کی سب سے مقبول شخصیت کیوں بنایا اس شخص کا اصل نام اور ہے مگر یوٹیوب پر وہ مسٹر دجال مسٹر بیسٹ کے نام سے مشہور ہے یہ فری میسن کا علامتی اظہار ہے کہ چیزیں کون کنٹرول کر رہا ہے-وہ آپ کی فکر آپ کے نظریات آپ کیا سوچتے ہیں ان سب چیزوں کو کنٹرول کرتے ہیں اور اگر آپ اس میٹرکس سے باہر نکلنا چاہتے ہیں تو قرآن وسنت کے ذاتی مطالعہ کا سہارا لیں لوگ پوچھتے ہیں حل کیا ہے تو حل ہے آگاہی پیدا کرنا کیونکہ ہم اس وقت انفارمیشن وار فیئر کا شکار ہیں جس میں ابلیس کا لشکر کامیابی کے جھنڈے گاڑ چکا ہے آپ شکست یافتہ زمین سے لگے پڑے ہیں فرسودہ، جاہلانہ نظریات کے مالک ہماری نئی اٹھان علم کے ہتھیاروں سے ہوگی آگاہی پیدا کرنے سے ہوگی امام مہدی کا ساتھ وہیں لوگ دیں گے جو دنیا کے سب سے بڑے عالم ہونگے (یہاں عالم سے مراد درس نظامی کیا ہوا مدرسہ سے پڑھا ہوا نہیں ہے)

ہماری تعلیم مسٹر بیسٹ کو یوٹیوب کی مقبول ترین شخصیت ہونا اتفاقیہ ظاہر کرتی ہے-ہر چیز کا ایک اخلاقی پہلو ہوتا ہو تا ہے اور ہر عمل کے رد عمل میں اس اخلاقی پہلو کو پیش نظر رکھنا چاہیے جب ہم لاس اینجلس کی آگ پر ہماری اخلاقی ذمہ داریوں کی بات کرتے ہیں تو ایسے لگتا ہے جیسے ابلیس کی تخلیق آگ سے ہوئی ایسے ہی اس آگ کے جواب میں ہم اپنی بد اخلاقی سے نئے ابلیسی تباہی تیار کر رہے ہیں اب مغربی حکمرانوں کو اپنے عوام کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمان کتنے بدتر ہیں ان کو خود معلوم ہو گیا ہے اور اگر وہ اپنے لاؤلشکر سمیت تم پر بل پڑیں تو تم کیا سمجھتے ہو تمہارے حکمران تمہیں بچا لیں گے نہیں یہ انکے پالتو کتے ہیں تمہاری لاشوں کی کوے نوچیں گے اور بعد میں لاس اینجلس میں لگنے والی آگ پر کوئی پھبتیاں کسنے والا نہیں ہوگا-

صلیبی جنگوں یعنی مذہبی جنگوں کے بعد یورپ الحاد کی گود میں چلا گیا کیونکہ مذہبی جنگیں انہوں نے یعنی فری میسن نے خود ہی بھڑکائی پھر خود ہی انہوں نے اپنے نام نہاد انسانیت پسند دانشوروں کے ذریعے معاشروں میں یہ تعلیم پھیلائی کہ مذہب تو تشدد کی دعوت دیتا ہے اور بادشاہ جس کے پاس سارا اختیار ہے یہ پاگل ہو جاتے ہیں اور بل پڑتے ہیں اس لیئے ہم انسانی حقوق کی بات کرتے ہیں عوام کو حقوق دینے کی بات کرتے ہیں اب تم اپنے حکمران

خود چنو گے اس کے بعد وہ انقلابات لائے اور یورپ و روس دنیا پر ٹوٹ پڑے انہوں نے باقی آزاد اقوام کو غلام بنایا ان کی ذہن سازی کی اور پھر اپنے پالتو غلاموں کو یہاں باقی وطنی قومی ریاستوں کے حکمران بنا کر دھوکے کی آزادیوں کا نام دیکر چلے گئے سیاسی و معاشی و معاشرتی نظام انکے اور ہم سمجھتے ہیں آج بھی ان نظاموں میں ہمارے لیئے مسیحا موجود ہیں۔

جو لوگ الحاد کے خلاف کام کر رہے ہیں ان کے ہتھیار فری میسن کی ٹکسالوں کے ڈھلے ہوئے ہیں ان پر دھوکے کا رنگ چڑھا ہوا ہے جب ہر کوئی اس کام میں کود پڑے گا تو تعلیمی اثرات کے مارے عام افراد کو ملحدین جیتے نظر آئیں گے بڑے ٹھاٹھ سے بعض لوگ کہتے ہیں ہم حم ٹھونک کر ملحدین کے خلاف کام کر رہے ہیں میں پوچھتا ہوں پھر الحاد بڑھ کیوں رہا ہے کیا یہ سارے ملحدین اے آئی ٹول ہیں اگر ایسا ہے بھی تو تمہاری عقل میں یہ بات کون ڈالے گا اور تم لوگوں کو سمجھاؤ گے کیسے تم تو اتنے جاہل ہو قرآن کو سائنس سے ثابت کرتے ہو حالانکہ ساری سائنس قرآن اور خدا کے خلاف ہے سائنس ابلیس کا دین ہے۔

میں نے اس آگ کے دوران ملحدین کے پیچھر ان کے گروپس دیکھے وہ جان بوجھ کر ایسا طرز عمل ظاہر کر رہے تھے جس سے مسلمانوں کے اس آگ پر اپنے تاثرات درست معلوم ہوں وہ مسلمانوں کو اشتعال دلاتے جذبات ابھارتے اور یہ جاہلوں کیطرح ہر جگہ اللہ اکبر کے نعرے لگاتے دھاڑتے پھرتے ہیں۔تمہاری تعلیم تو عقل کی مت مارنے والی ہے تنقیدی نگاہ کو زمین میں گاڑھنے والی ہے انکو فری میسن کے صدیوں سے قائم اسکولوں میں نفسیاتی حربے سکھائے جاتے ہیں۔

ملحدین آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ امریکی تو عیش میں ہیں انکا عام فرد مزے کر رہا ہے حالانکہ ایسا بالکل نہیں ہے آپ کو معلوم ہو گا آپ کے ہاں کے لوگ وہاں کیسے کم درجے کے کام کرتے ہیں ان کو وہ وہیں کام دیتے ہیں جو گھٹیا درجے کے ہوں اور اب جب وہ ان کو باہر نکال رہے ہیں تو اسکا مطلب صاف ہے ان کی معیشت کمزور ہو چکی ہے اب یہ گھٹیا کام انکو خود کرنے پڑیں گے اور اس نہج پر انکو انکا حکمران طبقہ لایا ہے جس نے شہروں کو آگ میں جھونکا ہے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/share/p/15jiro9zsz/

خبر کا سورس کیا ہے

سب سے بڑا جاہل وہ ہے جو بغیر دلیل طلب کئیے کسی کی بات کا انکار کر دے

قابل اعتبار وہ چیز ہے جسے آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں یاں جسے آپ کو وہ شخص بتائے جو بیک وقت آپ اور دنیا کے نزدیک صدق و امین ہو دنیا سے مراد ٹی وی کی دنیا نہیں حقیقی دنیا میں وہ لوگ جن کو آپ جانتے ہیں جن کے درمیان رہتے تعلقات قائم کرتے تجارت کرتے ان کیساتھ وقت گزارتے ہیں-یہ وہ پیمانہ ہے جو دین فراہم کرتا ہے وہ دین جو مذہبی اشرافیہ آپ سے چھپاتی ہے چونکہ آپ نے دین پڑھا نہیں ہے اس لئیے آپ اندازہ نہیں لگا سکتے کہ مذہبی اشرافیہ آپ سے درست دین بیان کر رہی ہے یاں مدرسوں میں درست دین پڑھایا جارہا ہے عقلی و منطقی بندیں جاہل جذباتی مذہبی نابنیں جن کو غیر مذہبی آدمی صرف اس وجہ سے جھٹلا دے کہ یہ تو جاہلانہ، متعصبانہ اور جذباتی مذہبی سوچ والا آدمی ہے دلیل کو کوئی شخص رد نہیں کر سکتا سوائے ابلیس کے کیونکہ اس نے انکار کیا تھا اور دوسرے انسانوں کو اپنے انکار کے مذہب پر لانے کیلئے مہلت طلب کی تھی جب آپ بغیر تحقیق کے کسی کی بات قبول کرتے ہیں تب آپ ابلیس کے مذہب میں شامل ہو جاتے ہیں-

جب ہم صادق و امین کی بات کرتے ہیں ہیں تو دین کے تناظر میں اس سے کیا مراد ہے یعنی ایسا کونسا شخص ہے جو صادق و امین کی خوبیوں کا حامل ہو سکتا ہے دین کی نظر میں دینی تعلیمات کے تناظر میں ٹی وی (مین سٹریم میڈیا، سوشل میڈیا) یہاں سے قبول کیا گیا صادق و امین کا یقین قابل قبول نہیں ہے یہ دھوکہ ہے-

کسی کے صادق و امین ہونے کا یقین کیسے کیا جائے ؟؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے لوگوں کو جمع کیا اور کہا اگر میں تمہیں آگاہ کروں کہ اس پہاڑی کی دوسری جانب دشمن کا لشکر ہے جو تم پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو تم کیا کہو گے، لوگوں نے کہا (یاد رہے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی نظروں میں پیغمبرانہ حیثیت میں بات نہیں کر رہے تھے اگر پیغمبرانہ حیثیت ہوتی پھر تقدس کا جذبہ جڑ جاتا اور تقدس کے ساتھ کسی کے صادق و امین ہونے کا یقین نہیں کیا جاسکتا) ہم آپ کا اعتبار کریں گے کیونکہ ہمارے درمیان چالیس سالہ زندگی میں آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا-

یہ ہے صادق اور امین ہونے کا معیار

اب میں وضاحت کرتا ہوں اگر یہ وضاحت آپ کی عقل میں نہیں آتی تو آپ مزید وضاحت طلب کر سکتے ہیں-اگر ٹی وی پر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں اللہ سے بات کرتا ہوں تو آپ اس بات کو تسلیم نہیں کریں گے کیونکہ آپ کے عقیدہ کے مطابق اللہ سے صرف انبیاء ہم کلام ہوتے ہیں جن کو وہ اجازت دے لیکن اگر ٹی وی پر کوئی شخص کہے کہ میں اللہ کی بات کرتا ہوں تب آپ اس کی بات مان لیں گے مگر آپ کو اس کے صادق و امین ہونے کا ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے آپ صرف گمان کی بنیاد پر اس کی بات مانیں گے اور گمان گمراہی ہے آپ کو تب اس شخص کا یقین کرنا چاہیے جب آپ نے اس شخص کیساتھ زندگی کے چالیس سال بسر کئیے ہوں جیسے مشرکین مکہ نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ بسر کئیے تھے-

سب سے بڑی دلیل وہ ہے جس کو آپ کا دماغ دلیل سمجھ کر قبول کرتا ہے دماغ کو چلائیں اور کڑیاں ملانا سیکھیں ورلڈ سٹیج پر کیا ہو رہا ہے ان کے مہرے کون ہیں وہ ان کو کیسے کب چلاتے ہیں اور چلائیں گے مختلف اقوام اور مذاہب کے درمیان نفرتیں پیدا کر کے کیسے آخری صلیبی جنگ کو ہوا دی جائے گی

جسے آپ فہم دین کہتے ہیں یاں دجالیت کہتے ہیں اس کی پوری تصویر ہزاروں ٹکڑوں سے بن کر مکمل ہوتی ہے ان ہزاروں ٹکڑوں میں لاکھوں صفحات پر پھیلا دینی لٹریچر اور تاریخ ایک لازمی ٹکرا ہے سب سے لازمی ٹکرا اس مواد کی روشنی میں آپ آج کی دنیا کے عالمی حالات کو بطور ٹکرے جوڑیں اور قابل اعتبار وہ چیز ہے جس کو آپ کا دماغ قبول کرے جو کوئی مشہور میڈیم پیش نا کرے (جیسے مین سٹریم میڈیا) جو افراد پیش کریں وہ قابل اعتبار ہو سکتا ہے مگر یہاں ایک شرط ہے

وہ بیان آپ کے لاشعور میں موجود باقی ٹکروں سے میل کھاتا ہو

میڈیا پوری دنیا میں ایک جیسی خبریں دیتا ہے ساری دنیا کے میڈیا نے بتایا کروووناجان لیوا بیماری ہے اور قدرتی وائرس ہے، 911 کا حملہ اسامہ بن لادن نے کیا اور ٹون ٹاورز سے جہاز ٹکرائے ساری دنیا کے میڈیا نے ٹی وی سکرینوں پر یہ منظر دکھایا (مگر حقیقت میں جہاز نہیں ٹکرائے تھے اس وقت 2001 میں جن لوگوں نے ویڈیوز بنائی ان میں جہاز نہیں تھے دھماکے بلڈنگوں کے اندر ہوئے، مگر میڈیا کی سکرین سے جہاز دکھائے گئے وہ ہولوگرام تھے دونوں قسم کی ویڈیوز میرے پاس موجود ہیں) پوری دنیا کے میڈیا نے حماس کے لیڈر کے قتل کی خبر دی۔ پوری دنیا کا میڈیا بتاتا ہے کہ فلسطین اور یوکرائن میں جنگ ہو رہی ہے پوری دنیا کا میڈیا چین اور امریکہ کو دشمن بتاتا ہے (اصل دشمنی کیسی ہوتی ہے یہ آپ کو سنی ہوئی تاریخ سے نہیں بلکہ پڑھی ہوئی تاریخ سے معلوم ہو گی)

گویا پوری دنیا کا میڈیا بطور جماعت بطور ایک قوت کے کام کرتا ہے اس میں جیو نیوز اور اے آر وائی، سی این این آور فاکس نیوز، سکائی اور بی بی سی کی تفریق نہیں ہے اس میں کوئی جیوش میڈیا یاں اسلامی میڈیا نہیں ہے ناہی کافر میڈیا اور مسلمان میڈیا بلکہ میڈیا ایک جماعت ایک قوت کا نام ہے جو پوری دنیا کے انسانوں کی اجتماعی ذہن سازی کر رہا ہے اور دنیا کے پہلے میڈیا چینل کے مقاصد میں یہیں لکھا ہوا ہے لوگوں کی نظریہ سازی کرنا، میڈیا کی آمد سے پہلے مذہب لوگو کی ذہن سازی کرتا تھا اور جب میڈیا آیا اس سے پہلے ہی مذہب اور سیکولر تعلیم کو علیحدہ کر دیا گیا

قرآن وسنت چودہ سو سال پہلے کی خبریں ہیں بائیبل دو ہزار یاں تین ہزار سال پہلے کی خبریں ہیں اور میڈیا اب بھی خبریں دے رہا ہے جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں پوری دنیا میں ایک ہی وقت میں ہزاروں نیوز چینلز بغیر رکے خبریں دیتے رہتے ہیں اب سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ ان خبروں کی تصدیق کیسے کی جائے اگر آپ کہیں تصدیق کی ضرورت نہیں میڈیا پر اعتبار کرنا چاہیے اتنے سارے لوگ جھوٹ نہیں بول سکتے تو میں کہوں گا اس لحاظ سے ان ساڑھے چھ ارب کافروں کا دین درست ہے جو تعداد میں مسلمانوں سے زیادہ ہیں گویا خبر کا اعتبار اسے سنانے والی کی تعداد پر نہیں بلکہ انکی صداقت وامانت پر ہے

چودہ سو سال پہلے کی خبروں پر یقین کا سبب انکی سند ہے جبکہ میڈیا کی خبریں ہوا کی لہروں کے ذریعے آپ تک پہنچ رہی ہیں اور اللہ نے قرآن وسنت میں ہوا کو نا بطور سند ذکر کیا ہے اور نا قابل اعتبار قرار دیا ہے قابل اعتبار وہ فرد ہے جو آپ کو خبر دیتا ہے آپ اسے جانتے ہیں اور اس کے صادق وامین ہونے کا نا صرف آپ یقین کرتے ہیں بلکہ دوسرے انسان بھی یقین کرتے ہیں اگر آپ کہیں سب میڈیا کا یقین کرتے ہیں تو میں کہوں گا سبھی بغیر تحقیق کے یقین کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں میری یہ بات غلط نہیں ہے

مذہب کی سند راویان حدیث کے ذریعے پانچ لاکھ افراد پر قائم ہے اور ہمارے پاس نا صرف ان کا ڈیٹا ہے بلکہ وہ تمام کتب جن میں احادیث بیان کی گئی ہیں ان کتب کی سند ان کے مصنفین سے ہزاروں سندوں کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے۔

اگر آپ میڈیا کی خبر کو بغیر تحقیق قبول کریں بغیر سند مانیں اور وہ خبر غلط ہوں اس غلط خبر کی بنیاد پر آپ اپنے مسلمانوں بھائیوں یاں غیر مسلموں کو غلط سمجھیں اور ان کیساتھ زبان یاں ہاتھ سے زیادتی کریں تو اللہ روز حشر آپ سے حساب لے گا اس بات کا زیادہ امکان ہے بلکہ قوی امکان ہے کہ پوری دنیا کا میڈیا کسی ایجنڈا پر کام کر رہا ہوں اگر آپ قرآن پڑھیں اور کتب احادیث میں سے صرف ابواب الفتن پڑھ لیں یاں بائیبل کی آخری کتاب پڑھ لیں تو آپ کو یہ بات جاننے میں آسانی ہو گی کہ میڈیا کسی ایجنڈے پر کام کر رہا ہے یاں نہیں، جبکہ میڈیا کے مقابلہ میں وہ فرد جسے آپ جانتے ہیں جس نے قرآن و سنت اور تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور وہ میڈیا کی خبروں سے بھی آپ سے زیادہ باخبر ہے تو بجائے میڈیا کے اس شخص پر اعتبار کرنا مذہبی اعتبار سے بھی اور عقلی اعتبار سے بھی زیادہ بہتر ہے۔

درجن بھر مذاہبِ کے لوگوں کو سینکڑوں فرقوں میں تقسیم کیا ہے اور میڈیا کا بیانیہ یک نکتی ہے یعنی 911، کروووونا اور اسماعیل ہانیہ کا قتل یاں فلسطین جنگ ان سب کے متعلق ساری دنیا کا میڈیا ایک جیسی حقیقت بیان کرتا ہے گویا میڈیا ایک ہی مذہب کی تلقین کرتا ہے میڈیا کا واحد مذہب ہے جو کسی آسمانی مذہب سے میل نہیں کھاتا اور یہ دنیا کا پہلا مذہب ہے جو بغیر تحقیق و تصدیق کے سہارے کھڑا ہے بغیر سند بغیر ثقہ راوی کے سہارے کھڑا ہے صرف اس بنیاد پر قائم ہے کہ بہت سارے لوگ، چینلز اور نیوز اینکر ایک ہی وقت میں ایک ہی خبر کی گواہی دیتے ہیں۔وہ تمام نیوز اینکر اس خبر کی ترسیل کیلیئے لاکھوں کروڑوں تنخواہ لیتے ہیں مراعات لیتے ہیں اس بات کا قطعی امکان ہے کہ وہ سب کسی ایجنڈا پر ہوں۔

میڈیا انسانی تاریخ میں مذہبی خبروں کے مقابل خبر کا سب سے بڑا سورس بن چکا ہے اللہ نے میڈیا کی سند نازل نہیں کی میڈیا کی تشکیل کے پیچھے افراد کا ہاتھ ہے وہ افراد جن کے صادق و امین ہونے کے حوالے سے آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے چونکہ میڈیا پوری دنیا کی ذہن سازی کر رہا ہے اس لیئے کہا جارہا ہے پوری دنیا جو کچھ سوچتی ہے ان کی سوچ کے پیچھے پراپوگنڈا ہے بار بار دہرائی جانے والی خبریں ہیں اور تحقیق نہیں ہے

کیا اس منظر نامے کی مذہبی لٹریچر میں پیشن گوئی کی گئی ہے جی ہاں ہر قسم کے مذہبی لٹریچر میں پیشن گوئی کی گئی ہے اور اس کو دجال سب سے بڑے دھوکہ باز سے جوڑا گیا ہے

https://www.facebook.com/share/p/1529smiajv/

آگے بڑھو اور دنیا کو آگ لگادو

یہ پہلے جیسوٹ پوپ St ignatius کا مشہور قول ہے جو اس نے سولہویں صدی عیسوی میں کہا تھا

Go forth and set the world on fire

مجھے ایک فری میسن نے کہا تھا ہم گوگل رحمتہ اللہ علیہ پر ایمان لاتے ہیں مگر حقیقت میں ساری انسانیت ہی گوگل پر ایمان لاتی ہے قرآن وسنت اور خدا کی ذات یہ تو محض سنی سنائی باتیں ہیں آپ جائیں گوگل پر اور اس قول کی تحقیق کریں۔
اس جملے کی بھی تحقیق کریں

is inside job911

لوگوں کو اس بات کی سمجھ نہیں آتی امریکی حکومت اپنے لوگوں کو کیسے قتل کرے گی تو میرا ایک مضمون ہے پانی کو کیسے زہر آلود کیا جاتا ہے اس کے خلاف امریکی عدالتوں میں چلنے والا مقدمہ اور عوام کی جیت پہلے اس مضمون کو پڑھ لیں لنک مانگنے پر دے دوں گا۔
ہم لاس اینجلس میں لگنے والی آگ پر بات کریں گے کہ کس نے کیوں لگائی۔
جو حکومت دوسروں کیلئے بری ہو وہ اپنوں کیلئے کیسی اچھی ہو سکتی ہے یہ کیسے ممکن ہے یہودی اپنے سکے پر سائرس اعظم کیساتھ ٹرمپ کی تصویر بھی چھاپیں اور ٹرمپ دنیا کیلئے بھی مسیحا کہلائے آپ سائرس اعظم کو بھی جانیں اور تالمود کو بھی پڑھیں کیونکہ حالات کی مناسبت سے ناکوئی یوٹیوبی مئورخ آپ کو یہ بتائے گا نا آپ کو محبوب سیاستدان نامذہبی نمائندہ۔
عیسائیت میں The Jesuit order سب سے پرانی حفیہ تنظیم ہے جس کی علامات میں جدید تنظیم فری میسن کی علامات جھلکتی ہیں اور اگر آپ حشاشین کو جانتے ہیں تو نائٹ ٹیمپلرز سے بھی انکا تعلق تلاش کریں تاریخ میں ہر جگہ ہر مذہب میں حفیہ تحریکوں کا وجود ملتا ہے اور اس سب کا محرک اول ابلیس ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا اگر اللہ نے ہر شخص کیساتھ دو حفاظتی فرشتے مقرر نا کر رکھے ہوں تو ابلیس ہر انسان کو قتل کر ڈالے اس ہر شخص میں لاس اینجلس کا وہ غریب بھی شامل ہے جس نے ساری عمر مارگیج گھر کی قسطیں حکومت کو ادا کرنی ہیں اور وہ فلسطینی بھی (مقبول بیانیہ کے مطابق) جس کا گھر ہی نہیں رہا۔یہ دونوں ظالم کے ستائے ہوئے۔اگر وہ امریکی ایک پر آگ برساتے ہیں تو آپ دوسرے کے زخموں کو آگ سے نا جلائیں۔ستیاناس ہو اس نظام تعلیم کا جس میں تعلیم ہے نا مذہب نا تاریخ۔آپ نے اگر تاریخ پڑھی ہو تو کوئی دور ایسا نہیں گزرا جس میں مجاہدین اٹھے ہوں ستر سال لڑے ہوں اور مظلوم کو ظالم سے نجات نا دلا سکے ہوں یہ انہونی تبھی ممکن ہوئی جب تصویر حلال ہوئی میڈیا آیا وہ آپ کو خبر دیتا ہے اور آپ اس پر ایمان لاتے ہو جبکہ اللہ تو خبر کی تحقیق کا حکم دیتا ہے
وہ لوگ یعنی فری میسن پہلے دن سے دنیا کو آگ میں جھونکنے کے مشن پر کاربند ہیں ان سیاسی و معاشی و معاشرتی نظاموں کے ذریعے انہوں نے دنیا کا امن و چین تباہ کیا ہے مگر انسانی جان کا قتل ابلیس کا سب سے بڑا منصوبہ ہے۔
مگر اللہ کی قسم ہم اللہ کو ایسے ہی مانتے ہیں جیسے ملحد اللہ کا انکار کرتے ہیں سب ٹرینڈ کے پیچھے چلتے ہیں اور میں عرض کر دوں آخری مذہبی جنگ کے بعد مذہب کا ٹرینڈ ختم ہونے والا ہے امام مہدی کیساتھ وہ ہو گا جو اللہ کو ایسے مانتا ہے جیسے صحابہ مانتے تھے۔

ہر شخص پر صرف وہیں چیز گراں گزرتی ہے جو اسکے علم میں نہیں ہے، میڈیا خبر نہیں دے رہا بلکہ آپ کو بے خبر رکھ رہا ہے، آسمانی خبروں قرآن اور حدیث کی پچاس کتب تمام کو پڑھنے والا اگر ایک شخص بھی آپ نے دیکھا ہے مجھے اس کا پتہ دیں میں ساری عمر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اس کے قدموں میں گزار دوں گا مگر ہم آسمانی خبروں سے زیادہ ڈیجیٹل خبروں پر ایمان لاتے ہیں آسمانی خبریں تو مذہب کا پتہ دیتی ہیں اور مذاہب در جنوں ہیں ہم نے کوئی تیر نہیں مارا ہم بھی وہیں مانتے ہیں جو دوسرے مانتے ہیں فرق صرف یہ ہے جیسے ہم اپنے عقیدے کو بغیر تحقیق کے درست خیال کرتے ہیں وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں آپ جو ہیں نہیں ہیں آپ کے علاوہ ساڑھے چھ بلین انسانوں کے پاس بھی اپنے عقیدے کی دلیل ہے مگر دلیل کا تعلق انسان سے ہے ہم بلا مقصد میڈیا اور مذہبی وسیاسی اشرافیہ کی ڈگڈگی پر ناچنے والے کہاں کے انسان۔

میں خود سے کچھ نہیں کہوں گا سارے مین سٹریم میڈیا کے حوالے دوں گا اور تمام خبروں کے سکرین شارٹ اپنی وال پر موجود اس پوسٹ کے نیچے دے دونگا آپ غور سے دیکھ لینا

کل کے روزنامہ امت نے خبر لگائی تھی کہ کیسے انشورنس کمپنیوں نے مہینوں پہلے لاس اینجلس کے مکینوں کے مکانوں کی انشورنس منسوخ کر دی، امریکی تاریخ میں پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا حالانکہ وہاں مقبول بیانیہ کے مطابق پہلے بھی آگ لگتی رہتی ہے اس بار ایسا کیا ہوا تو اگر آپ باخبر ہیں تمام مین سٹریم میڈیا نے اسے تاریخ کی سب سے بڑی آگ اور تاریخ کا سب سے بڑا نقصان بتایا بطور حوالے میں نیوز میڈیا کے سکرین شارٹ دوں گا۔ گویا انشورنس کمپنیوں کو پہلے سے اس آگ کا علم تھا کیا انکو اللہ نے بتایا؟؟؟؟

اللہ اپنے منصوبے کافروں کو کیوں بتائے گا

آپ کے نزدیک میڈیا قابل ایمان ہے مگر میں ان عام افراد کے بیان پر زیادہ اعتبار کرتا ہوں جن کا سو فیصد کوئی ایجنڈا نہیں ہے اس آگ کے دوران مغربی نیوز میڈیا چینلز کے فیس بک پیجز پر میں نے ان ہزاروں امریکیوں کے کومنٹس پڑھے جو وہاں کے مقامی تھے انہوں نے ہزاروں بار لکھا اور دعوؤں کیساتھ لکھا کہ عمارتیں تو جل رہی تھی مگر ان کے ساتھ کھڑے درخت محفوظ تھے گویا آگ لگانے والا مواد عمارت پر تو پھینکا گیا مگر جلدی میں درختوں پر پھینکنا بھول گئے یاں ان کو معلوم تھا اس پر کس کا دھیان جاسکتا ہے اگر دھیان جائے بھی تو مین سٹریم میڈیا تو اپنا ہے

میں نے ایک مقامی فرد کا تبصرہ پڑھا اس نے لکھا میڈیا تیز ہواؤں کا بتا رہا ہے میں وہیں سے آیا ہوں وہاں کوئی تیز ہوا نہیں ہے۔اب یہ آپ پر ہے آپ نے اس میڈیا نیوز اینکر کی ماننی ہے جس کی کروڑوں میں تنخواہ ہے یاں اس عام شخص کی جس کا گھر بھی جل گیا۔اور ہمارے ہاں ایسے جاہل ہیں کہتے رہے ہوائیں اللہ بھیج رہا ہے ارے جاہلوں اس سے آج تک (میڈیائی بیانیہ کے مطابق) اسرائیل فلسطینیوں کو قتل کر رہا ہے اللہ بجائے غریب امریکیوں کے جن کے گھر جلے ظالموں پر اپنا حصہ کیوں نہیں نکالتا۔

کہتے ہیں موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث آگے لگی کل روزنامہ جسارت نے بڑی سی شہ سرخی لگائی کہ سینکڑوں امریکیوں کو گرفتار کیا گیا ہے جنہوں نے آگ لگائی اور آگ کے درمیان پورے امریکی میڈیا پر ایسی خبریں آتی رہی۔اب یہ آپ پر ہے آپ نے میڈیا کی کس خبر پر ایمان لانا ہے موسمیاتی تبدیلیوں کے جھوٹ پر یاں لوگوں کے آگ لگانے کے جھوٹ پر۔حقیقت کیا ہے پہلے بھی آگ لگتی رہی ہے اس وقت کوئی شخص کیوں نا پکڑا گیا اگر تب نہیں تھا تو اب کیسے آگئے اس کی وجہ تھی اب اتنے بڑے پیمانے پر آگ لگی تھی جب دوسری جانب آدھا امریکہ منجمد تھا تو صرف موسمیاتی تبدیلیوں پر الزام دھرنا کچھ بھرپائی نا کرپاتا اس لیئے انہوں نے لوگوں پر بھی الزام دھرا اور محفوظ کون رہا ابلیس کے وہ ساتھی جو لوگوں کو قتل کرنے میں اسکے مدد گار ہیں

مجھے نیرو یاد آتا ہے روم چھ دن تک جلتا رہا شہر کا بیشتر حصہ جل گیا اور اس نے الزام عیسائیوں کو دے دیا ایسے ہی اب عیسائیوں کے گھر جلے ہیں وہ عیسائی حکومت کو الزام دے رہے ہیں اور مسلمان اللہ کو۔ہم بطور مسلمان انسانیت کیساتھ نہیں میڈیا نامی دجال کیساتھ کھڑے ہیں۔

آگ کے وقت وہاں محکمہ جنگلات کا عملہ ہی غائب تھا یہ سینکڑوں امریکیوں کی گواہیاں ہیں جن کے میں نے سکرین شارٹ بنائے ہیں اب مجھے بتائیں اس عملے کو کس نے چھٹیاں دی یاں وہاں سے نکال لیا اور ایک بڑا شاندار تبصرہ بائیں بازوں والوں کے نزدیک ہوائیں موسمیاتی تبدیلیوں کا ثمر تھی۔انہوں نے اس آگ سے پہلے فائر بجھانے والے محکمے کے بجٹ سے 17 ملین ڈالر کم کر دیئے۔

وہاں گھروں کیساتھ پمپ لگے ہوتے ہیں جن سے واٹر سپلائی کا پانی آتا ہے آگ سے پہلے پورے علاقے میں اکثر جگہوں پر وہ نل سوکھ گئے کسی میں پانی ہی نہیں تھا جب پورے امریکہ میں شور اٹھا تو بائیڈن نے کہا بجلی بند کر دی گئی جس سے پانی نہیں گیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کہیں بجلی کی تاریں مزید آگ کا سبب نا بنیں، اب مجھے بتائیں اس بات کو عقل تسلیم کرتی ہے اگر حکومت کو لوگوں کی اتنی ہی فکر تھی تو ان باقی اسباب کو کیوں نا روکا گیا جن کا میں نے ذکر کیا۔وہاں کے دو ارب پتیوں کے پاس پانی کے ذخیروں کا اکثریتی حصہ تھا جو ان کی ملکیت تھا اب اگر اس کو آگ بجھانے کیلئے استعمال کیا جاتا تو ان کے ہاتھ کیا آتا کچھ نہیں۔

آگ لگنے سے تھوڑے دن پہلے وہاں کی حکومت نے ایک قانون پاس کیا اگر آپ کا گھر جلتا ہے اور آپ اسے دو سال میں تعمیر نہیں کرتے (جو وہاں ناممکن ہے) تو آپ اپنے ٹیکسوں کی بنیاد کھو دوگے یعنی وہاں جو گھر حکومت سے قرضے پر لیئے جاتے ہیں ان کی جتنی بھی قسطیں ادا کی ہیں وہ دوبارہ ادا کرنی پڑیں گی۔اب مجھے بتائیں آگ سے پہلے اس قانون اور ظالمانہ قانون کو نافذ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

وہاں نے میڈیا میں تمام خبریں رپورٹ ہوئی کیلیفورنیا کے فائر ڈیپارٹمنٹ کے چیف نے کہا ہم بجٹ کٹ جانے کی وجہ سے آگ بجھانے کی تیاری نا کر سکے۔

وہاں فائر فائٹرز کی کمی کا بھی رونا رویا گیا کیونکہ جنہوں نے کرووونا کے درمیان ویکسین لگوانے سے انکار کر دیا تھا ان کو نوکری سے نکال دیا گیا اور نئے لوگ بھرتی نا ہوئے گویا ایک بار پھر الزام لوگوں پر ڈالا گیا۔

کینیڈا سے آگ بجھانے کیلئے جہاز بلائے گئے گویا امریکہ اتنا غریب ہو گیا کہ دو دن قبل ٹرمپ جس کینیڈا کو اپنا 51 واں صوبہ بنانے کا اعلان کر رہا تھا اب وہاں سے مدد لینی پڑ گئی۔اس سے انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ حکومت آگ بجھانے میں اپنی پوری قوت صرف کر رہی ہے۔امریکہ نے یوکرائن کو لاکھوں بلین دیئے مگر اپنے لیئے آگ بجھانے کیلئے جہاز نا خرید سکا۔

ایک آدمی نے لکھا اگر لیہانا کی پولیس روڈ بند نا کرتی اور لوگوں کو واپس آگ میں نا بھیجتی تو مجھے کبھی بھی پیٹرن نظر نا آتا۔ہر ریاست کے امریکی نے لکھا حکومت لوگوں کو بچانا نہیں چاہتی بلکہ تباہی چاہتی ہے سینکڑوں کومنٹس تھے میں نے سکرین شارٹ بنائے ہوئے ہیں۔

ایک اور شخص نے لکھا میل گبسن کا گھر جل گیا جس نے کینسر کے علاج کی بات کی تھی اور اسکے ساتھ والا گھر بالکل محفوظ رہا، یعنی اس شخص نے کینسر کا علاج دریافت کیا تھا اور وہ امریکہ میں مشہور ہے مگر ملٹی نیشنل فارماسیوٹیکل کمپنیوں کے ہوتے جو علاج کے بجائے بیماری بیچتی ہیں کسی عام آدمی کا طریقہ علاج کیسے چلنے دیا جائے گا جیسے کرووونا کے درمیان لوگ کہتے رہے نیچرل امیونٹی کافی ہے مگر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن مسلسل انکار کرتی رہی بعد میں جب ساری آبادی کو ویکسین لگ چکی تو پہلے برطانوی ادارہ صحت نے نیچرل امیونٹی کے کارگر ہونے بعد میں امریکی محکمہ صحت نے پھر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے اقرار کیا تاکہ لوگوں کو یقین دلایا جاسکے کہ یہ ادارے اصل سائنس کو مانتے ہیں۔

امریکہ کے سب سے مشہور اخبار نیویارک ٹائمز کا کالم نگار نکولس کرسٹوف آپ ٹویٹر پر اسکا اکاؤنٹ دیکھ سکتے ہیں اس نے ٹویٹ کی جب فائر فائٹرز کی گاڑیاں تیزی سے آگ بجھانے کیلئے جارہی تھی تو پولیس نے کاغذات چیک کرنے کے بہانے انہیں روک لیا کالم نگار نے مزید لکھا زندگی اور موت کے ہنگامے میں ایسے تکلفات سمجھ سے باہر ہیں-

ایک پوری کتاب ہے smartLA2028 میں آپ کو اسکا پی ڈی ایف بھی بھیج سکتا ہوں فری ڈاؤن لوڈ کرنے کی کوشش کررہا ہوں اس کتاب میں لاس اینجلس کے 2028 میں بطور سمارٹ سٹی ہونے کا پورا نقشہ موجود ہے اب ہزاروں امریکیوں کے غریب امریکیوں کے جنہیں وہ useless eater's کہتے ہیں ان کے گھر ان نقشہ کو کہاں تکمیل کے مراحل سے گزرنے دیتے وہ لوگ کہنے سے تو نا نکلتے چلیں سو دو سو خاندان ہوں تب تو ٹھیک ہے ہزاروں خاندانوں کو آپ کیسے نکال سکتے ہیں جبتک کہ کوئی نام نہاد قدرتی آفت نا آجائے (مین میڈ، شیطان میڈ) وہاں 2028 میں اولمپکس بھی ہیں جن کیلئے عظیم سٹیڈیمز، ہوٹلوں اور انفراسٹرکچر کی ضرورت تھی اور کھیل تماشے انسانی زندگی سے کہیں ضروری ہیں اگر آپ نے تاریخ پڑھی ہو تو یہ رومن دور سے عوام کا اصل مسائل سے دھیان ہٹانے کیلئے جاری ہیں-

میٹ گبسن ہالی ووڈ کا مشہور اداکار ہے آپ نے فلموں میں دیکھا ہوگا اس نے لائیو انٹرویو میں بتایا کہ کس طرح سے حکومت نے اس آگ کی سازش رچائی اور مقاصد کیا تھے اسکا انٹرویو اب بھی یوٹیوب پر موجود ہے ہر نیوز چینل نے کلپ چلائے اس نے کہا on purpose آگ لگائی گئی وہ شہر کو خالی کرنا چاہتے تھے-اب یہ انٹرویو اس نے دیا نہیں دلوایا گیا ہے وہاں کے فری میسن اور ملحد طبقے کو جو کانسپریسی کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور میڈیا نے اس بیان کو کانسپریسی قرار دیا یعنی دونوں طرف سے انہوں نے پورا انتظام کیا کہ سچ باہر نا آئے-اصل میں گبسن نے بات درست کی ہے مگر جب اس بات کو ایک شخصیت کے منہ سے ادا کرایا گیا پھر یہ کانسپریسی بنی، اس کے دو فائدے ہوئے ہیں ایک تو انہوں نے ملحدین کو گمراہ کیا اور دوسرا مذہبی لوگوں کی نظر میں گبسن کو ہیرو بنا دیا جو حق بات کرتا ہے یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کرووونا کے دوران عالمی نمبر ایک ٹینس کھلاڑی نواک جوکووچ نے ویکسین لگوانے سے انکار کیا اور راتوں رات ہیرو بن گیا حالانکہ ویکسین کسی بھی مشہور شخصیت نے نہیں لگوائی کیونکہ انکو معلوم ہے یہ زہر ہے میرے پاس ٹرمپ کی بیٹی کی ویڈیو ہے جس میں صاف دیکھا جاسکتا ہے کہ اسے انجیکشن نہیں لگایا گیا-

جیو نیوز نے بھی خبر لگائی

متن تھا

لاس اینجلس میں لگنے والی آگ کے بارے میں مہینوں قبل خبردار کرنے والے پوڈکاسٹر کی ویڈیو وائرل

اور یہ پوڈکاسٹر وہیں ہے جس کو ٹرمپ نے الیکشن سے چار دن قبل انٹرویو دیا مشہور جو ئے روگن جس کو بعد میں ایلون مسک نے انٹرویو دیا پھر آیا مارک زکربرگ اور امریکہ میڈیا نے شہ سرخی جمائی کہ مارک بھی میگا مومنٹ میں شامل ہو گیا یعنی پہلے جو لیفٹسٹ تھا اب راتوں رات رائٹسٹ بن گیا اور سارا کس کا کمال تھا ٹرمپ کی کرشماتی شخصیت کا المعروف عالمی مسیحا، اس پر میں ان شاء اللہ علیحدہ مضمون لکھوں گا-

آگ کے اصل سبب پر پردہ ڈالنے کیلئے مغربی اور پوری دنیا کے میڈیا نے کئی قسم کی کہانیاں مشہور کی مگر عوامی ذہن پر چونکہ پہلے سے موسمیاتی تبدیلیوں کا ٹھپہ لگا چکا تھا اس لیئے وہ اپنے عقیدے پر مضبوط رہے اور میڈیا پر ایمان لا کر بھی نالانے کا ثبوت دیتے رہے-

عرب مسلمان مغربی نیوز چینلز پر جہاں ان کے زخموں پر نمک پاشی کرتے رہے وہیں ایسے بھی تھے جو لڑکیاں تلاش کر رہے تھے مسلمانوں کے ہنسنے والے ایموجی کو دیکھ کر کئی لوگوں نے اسے دہشت گردانہ کاروائی قرار دیا میری نظر میں اس آگ سے جو دوسب سے بڑے مقاصد حاصل کیئے گئے وہ یہ تھے

اول مغربی اور امریکی عوام کو مسلمانوں کی بداخلاقی اور بے مروتی کا اصل چہرہ دکھانا، اور مسلمانوں نے فری میسن کو بالکل بھی ناامید نہیں کیا اپنی جاہلیت کے گل بوٹے ہر جگہ کھلائے ہم جن لوگوں کو دجالیت کا ماہر گردانتے ہیں یعنی مذہبی علما اللہ کی قسم انہوں نے ہمیں دجالیت کا اصل چہرہ دکھایا ہی نہیں دجالیت ہے لوگوں میں سے احساس کا مرجانا۔یہ ابلیس کا مشن ہے احساس کو ختم کرنا، اسی مشن کی تکمیل کیلیئے حماس اسرائیل جنگ کا سٹیج شو سجایا گیا اور اسی کیلیئے آگ لگائی گئی

دوسرا جو سب سے بڑا مقصد حاصل ہوا وہ یہ کہ آگ سے دو دن قبل مارک زکربرگ نے اپنی فیس بک پوسٹ میں کمیونٹی سٹینڈرڈ ختم کرنے کا اعلان کیا، لوگوں نے کہا چونکہ اب ٹوئٹر کو ہمارا مسیحا ایلون مسک کنٹرول کر رہا ہے اور وہاں ہماری مذہبی طبقے کی چلتی ہے اس لیئے اب فیس بک بھی ہماری طرف آگیا ہے مارک میگا ہو گیا۔ مگر میں جانتا ہوں سینسر شپ کیا چیز ہے اور آپ میں سے بھی کچھ جانتے ہونگے۔اب مسلمانوں کے تبصرے دیکھ کر بعض لوگوں نے مارک کو کونسا شروع کیا کہ تم نے کمیونٹی سٹینڈرڈ ختم کیئے اور اب یہ مسلمانوں نمک پاشی بھی کر رہے ہیں اور انکو کمیونٹی نوٹس بھی نہیں مل رہے گویا مسلمان ہم جیسے لوگوں کیلیئے فیس بک پر کھل کر دجالیت کو بے نقاب کرنے کے امکانات ختم کرنے کا سبب بنے مگر کسی کو کیا پرواہ ہے ہم تو ڈگڈگی پر ناچنے والے بندر ہیں۔

لوگوں نے دیکھا جن ہالی ووڈ شخصیات کے گھروں کے چھت نیلے تھے وہ نہیں جلے یہاں سے لوگوں نے پیٹرن تلاش کرنے شروع کیئے لاس اینجلس سے پہلے وہاں کی ریاست موائی میں آگ لگی تھی وہاں کے لوگوں کی بھی گواہیاں آئی کہ وہاں بھی نیلی چھتوں والے گھر گاڑیاں اور دوسری چیزیں محفوظ رہی۔پھر جوئے بائیڈن کا بیان بھی آگیا جس میں اس نے کہا کہ تمہیں صحیح چھت رکھنا چاہیے تھا یعنی نیلا چھت اگر وہ ہوتا تو گھر بچ جاتا لوگوں نے اس بیان کو بھی پیٹرن سے ملایا کڑیاں جوڑی اور وجہ تلاش کرنے لگے پھر معلوم پڑا چلی میں لگنے والی آگ کے دوران بھی ایسی ہزاروں چیزیں محفوظ رہیں جو نیلی تھی۔ گوگل پر تو نہیں وہاں پابندیاں ہیں ایک براؤزر ہے yendex آپ وہاں سرچ کریں آپ کو سینکڑوں تحقیقی مضمون مل جائیں گے۔لوگوں نے پتا چلایا یہ سب ڈائریکٹ انرجی ویپن DEW کا کمال ہے جس سے آگ لگائی گئی اور میرے پاس وہ ویڈیوز بھی ہیں جس میں لیزر سے آگ لگا کر ثبوت دیئے گئے ہیں کہ وہ نیلے رنگ پر اثر انداز نہیں ہوتا۔اب جو لوگ میڈیا پر ایمان لاتے ہیں ان کیلیئے انہوں نے نرا یہ کیا کہ اس حقیقت کو کانسپریسی ڈکلئیر کر دیا اور دنیا مان گئی مگر کیا کیا خیز کانسپریسی ہو گی۔

آگ سے کوئی دو تین ماہ قبل پورے امریکہ پر جگہ جگہ ڈرونز کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھے گئے شور پڑا میڈیا رپورٹنگ ہوئی لوگوں نے حکومت سے جواب مانگا اور وہ حکومت جو چاند تک ہو آئی ہے اس نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔لوگوں نے اپنے ڈرون خریدے اور اڑانے شروع کر دیئے اب جب آگ لگی تو کیا ہوا لوگوں نے ان جگہوں پر ڈرون بھیجنے شروع کر دیئے جہاں آگ لگی تھی تاکہ حقیقت کا پتہ چلایا جائے ٹی وی پر حکومتی نمائندوں کے بیان چلے ڈرون ناڑائیں لوگو نے حیرت سے پوچھا کیوں ؟؟؟؟؟؟

جواب نہیں تھا

پھر جواب گھڑا گیا

پورے میڈیا پر بریکنگ نیوز چلی ایک ڈرون آگ بجھانے والے جہاز سے ٹکرا گیا ہے اور وہ جہاز گر گیا ہے اب کیا تھا جاہلوں نے جواب دینا شروع کر دیا یہ وجہ تھی حکومت کے منع کرنے کی حالانکہ ہر اندھے کو بھی معلوم ہے یہ کہانی صرف لوگوں کو وہاں کے حالات سے ناواقف رکھنے اور ڈروان اڑانے سے روکنے کیلئے گھڑی گئی۔

2025 ائیر آف دی سنیک ہے یعنی چینی کیلنڈر میں سانپ کا سال ٹرمپ سانپ کے متعلق مشہور نظم پڑھنے کے حوالے سے مشہور ہے اس نے کافی بار یہ نظم عوامی اجتماعات میں پڑھی اور 2025 میں ہی اس نے حلف اٹھایا آگ سے پہلے اس نے کہا میں مشرق وسطی کو آگ میں جھونک دو گا اور مسلمان جاہلوں نے اس بیان کو اٹھا کر لاس اینجلس کی آگ کو اللہ پر تھونپ دیا حالانکہ ٹرمپ نے جان بوجھ کر یہ بیان دیا تھا جیسے آگ سے دو دن قبل گولڈن گلوب ایوارڈ میں جان بوجھ کر مذہب کی توہین کی گئی اور عیسائیوں نے کہا چونکہ خدا کی توہین ہوئی اس لیئے خدا نے ہالی ووڈ کے مرکز کو جلا دیا، پاکستانی میڈیا میں خبریں اڑی ایک گھر بچ گیا پھر عوامی سطح پر مشہور ہوا وہاں قرآن تھا اور امریکی میڈیا پر خبریں چلی وہاں پر تو مریم علیہ السلام کا بت تھا مذہبی طبقہ، اندھا مذہبی طبقہ یہاں ہو یاں وہاں ہو سب سے زیادہ جاہل ہے۔

جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

https://www.facebook.com/share/p/18fjWrYZ9H/

یہ کہ تم غلام ہو نیو

وطنی قومی ریاستوں، اس سودی مالیاتی نظام اور جب سے کاغذی کرنسی آئی ہے کیا اس سب سے پہلے بھی جب سونے چاندی کے سکے ہوا کرتے تھے جب جمہوریت نہیں تھی جب بادشاہی نظام نافذ تھا کیا تب بھی دنیا پر اتنے ہی ٹیکس نافذ تھے جتنے اب ہیں کیا تب بھی مہنگائی ہمیشہ اوپر ہی جاتی تھی
اللہ کے بندوں پوری دنیا میں اس وقت ظالم ترین معاشی نظام نافذ ہے تمہیں دھوکے میں رکھا گیا ہے پوری انسانی تاریخ میں ساڑھے پانچ ہزار سال تک ایسا نہیں ہوا کہ ضرورت کی ایک ایک چیز پر ٹیکس لگایا گیا ہو اور پھر بھی حکومتوں کے پیٹ نا بھرے گئے ہوں سونے اور چاندی کے سکے ہر سال نہیں ڈھالے جاتے تھے خدارا تم غور تو کروں یہ ظلم کا نظام کس نے اور کیوں بنایا ہے کون ہے پوری انسانیت کا دشمن کیا تم قرآن نہیں پڑھتے کیا مذہبی صحیفے جھوٹ بولتے ہیں تم تاریخ پڑھوں بادشاہتوں کے پاس اتنا سونا نہیں تھا کہ وہ ہر سال سونے اور چاندی کے نئے سکے ڈھالتے رہتے جس سے طلب ورسد کا فطری نظام متاثر ہوتا اور لوگوں کی قوت خرید کا امتحان لیا جاتا۔
میڈیا خدا نہیں ہے یاں انسانی تاریخ کی سب سے ایماندار ی قوت نہیں ہے وہ تمہیں جو بتاتا ہے اس کو بغیر تنقیدی نگاہ ڈالتے قبول کر لینا تمہیں انسانیت کی تمام بہترین صفات سے گرا دے گا تمہیں خود سے غور کرنا چاہیے اپنے دماغ کا ٹیسٹ کرنا چاہیے کیا تمہیں سمجھ آتی ہے انسانی مسائل کا سبب کیا ہے اگر تو تم حارج میں پیش کیئے جانے والے تمام نظریات کو قبول کر لیتے ہو تب تو تمہارا دماغ بے کار ہے اگر تم ایسا کرتے جاؤ گے تو اس دماغ کی صلاحیتوں کو زنگ لگتا جائے گا ایک وقت آئے گا نا تم کوئی دلیل جٹا پاؤ گے نا قبول کر سکوں کو صرف اسے ہی سچ مانوں کے جسے حارجی دنیا پراپوگنڈا کے زور سے تم سے منوائے گی۔
اگر دجال وجال سب مذہبی کہانیاں ہیں تو کچھ تو غور کروں تم بطور انسانی جان کن مشکلات کا شکار ہو ارد گرد دیکھوں کیا دھوکہ کھا کر تم جانور سے برتر بننا چاہتے ہو سارے فلاسفہ نے اعلی اور برتر اخلاقیات کا سبق دیا ہے نا تم غور تو کرو اپنی جیب میں پڑے نوٹ کو غور سے دیکھوں تو سہی اس پر نظر ڈالوں کیا یہ اصل کرنسی ہے کیا یہ تمہیں لین دین کا احتیار دیتی ہے تم دیکھتے کیوں نہیں تمہارا احتیار دن بدن گھٹتا کیوں جارہا ہے تمہاری اور تمہاری بیوی کی سارے دن کی دوردھوپ کے باوجود تمہاری آسائشات پوری کیوں نہیں ہو رہی زندگی خوشیوں سے دور کیوں ہے۔
دجال دجل سے نکلا ہے جس کا معنی دھوکہ ہے کیا اکیلا تمہاری جیب میں پڑا نوٹ اس دھوکے کا ثبوت نہیں ہے۔اسے دیکھوں اور اس پر لکھے سارے الفاظ اور جملے پڑھوں تم خود فیصلہ کر سکتے ہو دھوکہ کیا ہے تمہیں کسی دانشور، کسی غلام احمد پرویز، کسی غامدی، کسی ماسٹر میسن، الیسٹر کراؤلی، البرٹ پائیک یاں خود شیطان کی ضرورت نہیں ہے نا ہی ٹی وی یاں یوٹیوبر پر بیٹھا کوئی ماہر معیشت یاں نام نہاد مئورخ تمہیں بتائے گا تم اس نوٹ پر ایک عبارت پڑھتے ہو حامل ھذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا۔تم حامل ھذا ہو کیا بینک تمہیں وہ ادا کرے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے تم ابھی دس روپے کا نوٹ لیکر سٹیٹ بینک پہنچوں اور انہیں کہوں یہ کرنسی مجھے مطمئن نہیں کر رہی مجھے اس کے بدلے میں وہ اصل زر دیں جس کو بطور ضمانت رکھ کر آپ کاغذی کرنسی کے نوٹ جاری کرتے ہیں تمہیں اسی وقت انسانی تاریخ کے سب سے بڑے دھوکے کا علم ہو جائے گا اور اگر پچیس کروڑ لوگ ایک ساتھ اپنے نوٹ لیکر بینک پہنچ جائیں پھر کیا ہو گا بینکوں کے پاس ان نوٹوں کے بدلے دینے کیلئے .00005 فیصد سونا بھی نہیں ہو گا۔
جب یہ حالات ہیں پھر ہر ملک میں (جو انسانوں کو قید رکھنے کیلئے بیر کیں ہیں) کیونکہ ہم آزاد انسان نہیں ہم غلام ہیں
The matrix کیا ہے

نیو: میں جانتا ہوں میرا میری زندگی پر کنٹرول نہیں ہے

مارفئیس: چلو میں تمہیں بتاتا ہوں تم یہاں کیوں ہوں، تم یہاں ہو کیونکہ تم کچھ جانتے ہو، تم کیا جانتے ہو جو تم بیان نہیں کر سکتے، مگر تم اسے محسوس کرتے ہو، تم اپنی پوری زندگی کو محسوس کر سکتے ہو کہ دنیا کیساتھ کچھ تو غلط ہے، تم نہیں جانتے وہ کیا ہے مگر وہ موجود ہے جیسے تمہارے دماغ میں کوئی پھانس۔ تمہیں پاگل پن کی جانب لے جارہا ہے یہ وہ احساس ہے جو تمہیں میرے پاس لایا ہے۔

کیا تم جانتے ہو میں کس چیز کے متعلق گفتگو کر رہا ہوں

نیو: میٹرکس

مارفئیس: Do you want to know what it is

میٹرکس ہر کہیں ہے یہ ہم سب کے گرد ہے حتی کہ اس کمرے میں بھی تم اسے دیکھ سکتے ہو جب تم اپنی کھڑکی کے باہر دیکھتے ہو یاں جب تم ٹی وی آن کرتے ہو تم اسے محسوس کر سکتے ہو جب تم کام پر جاتے ہو، جب تم چرچ جاتے ہو، جب تم ٹیکس ادا کرتے ہو، یہ وہ دنیا ہے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے پھینک دی گئی ہے تمہیں سچ سے اندھا رکھنے کیلئے۔

نیو: کونسا سچ ؟؟؟؟

مارفئیس: یہ کہ تم غلام ہو نیو (یہ وہ جملہ ہے وہ سچ ہے جسے سمجھنے کیلئے ہمیں میٹرکس دیکھنے کی ضرورت نہیں صرف اپنے گرد و پیش کی دنیا کو اپنی آنکھوں، اپنے دماغ، اپنے حواس سے محسوس کرنے، دیکھنے اور تنقیدی نگاہ ڈالنے کی ضرورت ہے واحد صرف اور صرف واحد دلیل وہ چیز ہے جو کسی چیز کے سچ یاں جھوٹ ہونے کا فیصلہ کرتی ہے کسی چیز کو بار بار دہرایا جائے اور آپ کو اس کا مشاہدہ نا کرایا جائے تو وہ چیز واقع ہی موجود ثابت نہیں ہو جاتی یاں آپ نے علم سے اس چیز کا مشاہدہ کرنا ہے یاں آنکھوں سے یاں حواس سے محض پراپوگنڈا کی بنیاد پر کسی چیز کو حقیقت مان لینا ہی آپ کو سسٹم کا غلام بناتا ہے جب آپ یہ چیز سمجھ جاتے ہیں پھر آپ کو دجال کی حقیقت سمجھنے کیلئے کسی مذہبی تعلیم یاں بیان کی ضرورت نہیں پڑتی)

مارفیئس: تم غلامی میں پیدا ہوئے ہو جس کو نا تم محسوس کر سکتے ہو نا سونگھ سکتے ہو نا چھو سکتے ہو، غلامی تمہارے دماغ کیلئے، بدقسمتی سے کوئی بھی نہیں بتاتا میٹرکس کیا ہے (اس میں ہر وہ شخص شامل ہے جو ٹی وی پر بیٹھا ہے جو آپ کی نظر میں دجالیت کا ماہر ہے جس نے نصاب تعلیم ترتیب دیا ہے یاں جس کی بات آپ کو عقلی معلوم ہوتی ہے) تمہیں اسے اپنی ذات سے دیکھنا ہو گا

اپنے گرد و پیش کی دنیا کے متعلق واجبی سا علم نا صرف آپ کو غلام بناتا ہے بلکہ یہ غلامی ہی آپ کو آزادی معلوم ہوتی ہے، ہر نظام کے متعلق پورا علم حاصل کرنا آپ پر اس دنیا اس کے نظاموں کے متلعق یہ دنیا کیسے کام کرتی ہے اس کی اور انسان کی حقیقت کیا ہے ہر چیز کے راز کھولے گا

موجودہ کرنسی نظام انسانی تاریخ کے بڑے دھوکوں میں سے ایک ہے اور دنیا کا ہر ہر ملک اس کی قیادتیں میٹرکس کا جال بن کر آپ کو اس دھوکے میں مبتلا رکھے ہوئے ہیں آپ اس نظام کے نگرانوں کے خیر خواہ کیوں بنتے آپ کا سچ دلیل سے کیوں محروم ہے آپ دلیل کیوں طلب نہیں کرتے آپ یہ کیوں نہیں جانتے کہ اصل زر کیا ہے آپ اصطلاحات کے معنی معلوم کیوں نہیں کرتے۔ اگر آپ فیس بک پر ہیں تو اس چیز کو ثابت کرنے میں کیوں زندگیاں صرف کر دیتے ہیں جس کو آپ درست مانتے ہیں آپ دوسروں کے نظریات انکے سچ کا تنقیدی جائزہ کیوں نہیں لیتے ان کے دلائل کی میزان میں نا کہ اپنے سچ کی بنیاد پر اگر کوئی سچ آپ کے سچ کے ورژن سے ٹکرا رہا ہے تو یہ ہزیمت یاں شکست کی بات نہیں ہے یہ آپ کو موقع دیتا ہے کہ آپ اپنے سچ کو پرکھ سکیں اس کی خامیاں تلاش کر سکیں اگر آپ کو ہر کوئی مدح سرائی کرنے والا ملے گا تو وہ آپ کا دوست نہیں دشمن ہو گا۔

دنیاکے دھوکے کے سٹیج پر کمیونزم یا اس کی ماڈریٹ شکل سوشلزم کنٹرولڈ اپوزیشن کے طور پر سرمایہ داری کے خلاف لیفٹ ونگ استعمال کرتا ہے۔ پرسوں میں نے مضمون میں مین سٹریم میڈیا کی اس خبر کا حوالہ دیا تھا جس میں مغرب اور چین کو ٹرمپ کے مقابل اتحادی بتایا گیا ہے یہ اتنی سادہ چیز نہیں ہے اصلا یہ سب اتحادی ہیں مگر دنیا میں دو بلاک ظاہر کرنا اس بڑے منصوبے کا حصہ ہے جس میں غلاموں کو آزادی کا احساس دلایا جاتا ہے اور حکومتیں لوگوں پر یہ ظاہر کرتی ہیں کہ بطور قوم یا وطن تمہارا کوئی دشمن ہے اور ہم تمہارے محافظ ہیں اگر وطنی قومی ریاستوں کا کوئی دشمن نا بھی ہو تو دشمن پیدا کیئے جاتے ہیں اس لیئے آپ پوری دنیا پر نظر ڈالیں ہر ملک میں علیحدگی کی تحریکیں رکھی گئی ہیں جن کے لیڈران حکومتی نمائندوں کیساتھ بیٹھ کر منصوبے بناتے ہیں اور اگر آپ عالمی سیاست کو سمجھتے ہیں تو آج تک ایسی کوئی بھی تحریک ہاں گروہ مکمل طور پر نہیں کچلا جاسکا کیونکہ اگر ان کو ختم کر دیا جائے پھر وطن کا اور ریاست کا بطور ماں کے تصور ختم ہو جائے گا اس لیئے بجائے یہ کہ نئے دشمن گھڑے جائیں اور کہیں عوام اس دھوکے کو سمجھ لیں پرانے دشمن اور ان کے متعلق عوامی ذہن کے تشکیلی نظریات کو ہی کام میں لایا جاتا ہے۔

ایسے ہی عالمی سطح پر دو بلاک تشکیل دیئے گئے کمیونسٹ بلاک اور سرمایہ دارانہ بلاک۔ تاکہ انسانوں کو یقین دلایا جاسکے کہ طاقت کا توازن بگڑا نہیں ہے یعنی اگر روس، یوکرائن اور حماس واسرائیل کی فکشنل جنگیں موجود ہیں تو ان کو کاؤنٹر کرنے کیلیئے امریکہ کے مقابل چین اور روس کا کردار بھی موجود ہے ایک ہی قوم کو دو مختلف سپر طاقتوں کا اتحادی دکھانے کا مقصد ابلیس کا وہ عقیدہ ہے جسے وہ کرما سے تعبیر کرتا ہے ورنہ پراپوگنڈا سے پاک دنیا میں کون مانے گا کہ شمالی اور جنوبی کوریا میں دشمنی ہو گی کون مانے گا یہودیت کا سب سے بڑا مخالف سیکٹ یعنی آر تھوڈوکس عیسائی ان کا ملک یوکرائن اسرائیل کا حمایتی ہو گا کون مانے گا کہ KGB کا ایجنٹ پوٹن جس نے افغانستان پر مظالم ڈھائے مسلم دنیا کا سب سے بڑا حمایتی ہو گا، ایسی ہزاروں مثالیں ہیں جو غلاموں کی نظروں سے اوجھل رہتی ہیں کیونکہ ان کو تاریخ کا غلامانہ ورژن پڑھایا جاتا ہے وہ ارسطو کی کہانی کے مطابق صرف سایوں کو ہی کل کائناتی حقیقت مانتے ہیں اور جو باہر سے ہو آیا ہے اس کی مین سٹریم میڈیا پر کوئی جگہ نہیں۔

اگر آپ عالمی حالات سے آگاہ ہیں اور خبریں جیسی بھی ہوں اگر آپ باخبر ہیں تو آپ جانتے ہوں اس وقت جمہوریت پوری دنیا میں شکست زدہ ہے لوگ اس نظام سے نالاں ہیں اور اگر آپ کو سوشلزم کامیاب ہوتا دکھائی دے رہا ہے تو چین کے مقامی سوشل میڈیا ایپس پر کبھی ٹرانسلیٹر کا استعمال کر کے وہاں کے باشندوں سے بات کر کے دیکھئیے گا حالانکہ ہر فکر کنٹرولڈ ہے پھر بھی ٹرمپ نے آتے ہی وہیں سرویلنس کا نظام قائم کیا ہے جو چین میں موجود ہے اور جس پر ساری مغربی میڈیا اور امریکی عوام سراپا احتجاج تھی لیکن اب چونکہ ٹرمپ کو عیسائی میڈیا کے طور پر قبول کیا گیا ہے اس لیئے وہ جو کچھ کرے گا اسے عوامی مفاد کی بہترین ترجمانی سمجھ کر قبول کیا جائے گا

لوگ صرف انہی خبروں پر یقین کرتے ہیں جس پر انکی نظر میں بہترین دانشور، یوٹیوبریاں عالم وغیرہ تبصرہ کرتا ہے اور حقیقت کی تصویر بیان کرتا ہے ورنہ اگر خبروں اور پوری خبروں کا ذاتی طور پر تنقیدی مطالعہ کریں تو آپ کو غلامی کا جال خود سے دکھائی دینے لگے اور معلوم ہو جائے یہ دنیا ویسی ہرگز نہیں ہے جیسی میڈیا دکھاتا ہے۔ کل میں نے حالات حاضرہ پر جو تبصرہ کیا تھا وہ عالمی خبروں اور کڑیاں ملانے کیلیئے کیا گیا تھا۔ کوئی بھی مختصر مضمون حقیقت کا مکمل بیان نہیں ہو سکتا جب تک آپ اس مضمون پر تنقیدی سوالوں کی صورت میں سچ کھرچ کھرچ کر برآمد نہیں کرتے کسی بھی انسان کی معلومات مکمل نہیں ہوتی ناہی وہ مکمل باخبر ہوتا ہے اور تاریخ وہ تو ویسے ہی ہماری نظروں سے اوجھل رہتی ہے

آپ ہر روز کی مقامی اور عالمی خبروں کی پوری معلومات لیں ہر روز کی خبروں سے غلامی کے اس جال کو سمجھا جا سکتا ہے اگر آپ اپنی نظروں سے گرد و پیش کو دیکھیں نا کہ کسی اور کی نگاہ استعمال کریں اپنا فہم دین یاں دنیا یاں آپ فہم الحاد بھی مان لیں مگر ہر چیز میں اپنا ذاتی فہم پیدا کرنا خود داری کا تقاضا ہے بہترین انسانی صفت ہے

https://www.facebook.com/share/p/1YYsVnAgLw/

فوسل فیولز

ٹرمپ 248 سالہ امریکی تاریخ میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے والا دوسرا صدر ہے اور اسکو یہ ووٹ اس وجہ سے ملے کہ امریکی موسمیاتی تبدیلیوں کو دجال کا دھوکہ سمجھتے ہیں وہاں فری میسن کیلئے ایک عام اصطلاح استعمال کی جاتی ہے جسے Deep state کہتے ہیں یہاں پاکستان کے جو لوگ عمران خان کی حمایت کے سبب ٹرمپ کو پسند کرتے ہیں انہیں اس بات کی کانوں کان خبر نہیں کہ امریکی سیاست میں کیا ہو رہا ہے انکا یوٹیوب کے تبصرہ نگاروں اور میڈیا پر ایمان ہے

نیچے دو خبریں ہیں دونوں خبریں فوسل فیولز کے متعلق ہیں پہلی خبر پرسوں الجزیرہ (میں نے الجزیرہ کو اس لیئے چنا ہے کیونکہ مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسلامی نیوز چینل ہے اور نام نہاد اسلامی جہاد کا حامی ہے ورنہ پوری دنیا کے نیوز چینلز تسلسل سے ٹرمپ کے بیانیہ کو نشر کرتے رہتے ہیں) نے اپنی ویب سائٹ پر شائع کی شاید آج بھی موجود ہو میں نے وہاں سے سکرین شارٹ بنایا ہے

دنیا بھر کے سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ فوسل فیولز کے جلنے سے موسمیاتی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جو زمین کیلئے نقصان دہ ہیں اس لیئے انرجی سورسز کیلئے فوسل فیولز کا استعمال کم کرنا چاہیے اور دوسرے سورسز پر منتقل ہونا چاہیے جبکہ یہ سارا دجال کا دھوکہ اور فراڈ ہے سمیت ان چیز کے جو آپ کو باقی شعبوں کے متعلق سائنس اور میڈیا بتاتا ہے آپ مسلمان ہیں یاں عیسائی، فری میسن، ملحد، منکر حدیث یاں کوئی بھی ہیں ٹرمپ امریکی تاریخ میں سب سے زیادہ ووٹ لینے والا دوسرا بڑا صدر ہے (یہ سیاست اور سیاسی نظام فری میسن کا سٹیج شو ہے یہاں سینکڑوں سال پہلے طے کر لیا جاتا ہے کون کب حکمران بنے گا لیکن آپ جس بھی نظریہ کو مانتے ہیں قابل قبول ہے میرا کام آگاہ کرنا ہے ہر حوالے سے) اور اس کو اتنے ووٹ ملنے کا سبب یہ ہے کہ امریکی سائنس کے فوسل فیولز کے متعلق دعوے کو دھوکہ سمجھتے ہیں (اور دھوکے کا تعلق معنوی لحاظ سے دجال سے ہے) آپ کو پی ٹی آئی کے کسی رہنما نے اس دھوکے کی خبر نہیں دی۔

ناہی دجال کے ہاتھ پر بیعت فضل الرحمان، نواز شریف، زرداری، حافظ نعیم اور سعد رضوی نے اس دھوکے کی خبر دی ہے آپ کوئی بھی ہیں آپ کو سوچنا چاہیے امریکیوں کی اکثریت سائنس کے اس دھوکے کو نہیں مانتی کہ موسمیاتی تبدیلیوں کا کوئی وجود ہے مگر اس کے باوجود پوری دنیا کا میڈیا تسلسل سے لوگو کو اس ڈر میں مبتلا رکھے ہوئے ہے کہ موسمیاتی تبدیلیاں اصل ہیں اور قدرتی آفات کا بڑھنا موسمیاتی تبدیلیوں کے سبب ہے جیسے حالیہ لاس اینجلس کے جنگلات کی آگ (اس پر میرا تفصیلی مضمون موجود ہے جس میں، میں نے ثابت کیا ہے کہ یہ آگ ابلیس کے ایجنٹوں امریکی حکومت نے خود لگائی کیونکہ ابلیس لوگو کو قتل کرنا ان کے جان ومال کی تباہی چاہتا ہے ایک یہودی بھی اسکا اتنا ہی دشمن ہے جتنا ایک مسلمان)

اصلا بڑھتی قدرتی آفات کا سبب ٹیکنالوجی ہے جسے ہارپ کہتے ہیں اس کے ذریعے لوگوں کے جان ومال تباہ کرنے کیلئے قدرتی آفات لائی جاتی ہیں (آپ کو کسی بھی قسم کے ماہرین کے ثبوت درکار ہیں ویڈیوزیاں کتب میں فراہم کرنے کا پابند ہوں) اور اس سارے دھوکے کا سبب دجال ہے وہ آزاد ابھی سامنے نہیں آیا اور جیسے آپ کے دجالی مولوی کہتے ہیں ابھی تو وہ ہزاروں سال بعد آئے گا یہ سب دھوکہ ہے

ٹرمپ سائنس کے دعوؤں کے برعکس فوسل فیولز کو اس لیئے کنٹرول کر رہا ہے کہ امریکی عوام اسے مسیحا سمجھیں (جو حقیقت میں نہیں ہے) دوسری تصویر مریم نواز کے بیان کی ہے کہ ہم نے فوسل فیولز کا استعمال ختم کر دیا ہے گویا جھوٹی سائنس کی بات مان کر دجال کا منصوبہ پورا کر دیا ہے اب میں ان پی ٹی آئی کے دوستوں سے پوچھنا چاہتا ہوں جو یہ سمجھتے ہیں کہ نواز اور عمران کی دشمنی ہے اور عمران خان جیل میں ہے (حقیقت میں نہیں ہے ناہی

کوئی دشمنی ہے یہ سب دجال کا دھوکہ ہے) کیا وہ اپنے لیڈران سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ مریم نواز کے اس اقدام کی مخالفت کریں کیونکہ عمران خان کا دوست ٹرمپ تو فوسل فیولز کو اپنا رہا ہے یا ان کے لیڈران میں سے کوئی ایک ہی مریم نواز کے بیان کر اپنے چاہنے والوں کو حقیقت بتا دے۔
کیا مذہبی اشرافیہ کے دجالوں میں سے کوئی آپ کو یہ حقیقت بتاتا ہے

https://www.facebook.com/share/p/193gHGamCD/

سیکولر مسیحا کا کردار (حصہ اول)

یقین کے سفر میں جس زاد راہ کی ضرورت ہے وہ دلیل ہے خبر کی تحقیق ہے، تنقیدی نگاہ کی ضرورت ہے، سچ جاننے کی جستجو کی ضرورت ہے اور اگر آپ مذہبی آدمی ہیں تو میڈیا کی خبروں سے پہلے آسمانی خبروں کو جاننے کی ضرورت ہے خبر کو بغیر تحقیق کے قبول کر لینے کو عمل کو پراپوگنڈا کے ذریعے انجام دیا گیا ہے اور میڈیا انسانی تاریخ میں پراپوگنڈا کا سب سے بڑا ہتھیار ہے میڈیا کی آمد کے بعد لوگوں نے دلیل طلب کرنا، تنقیدی نگاہ، ثبوت مانگنا اور خبر کی تحقیق کرنا چھوڑ دیا ہے یہ روش عالمی ہے یعنی اس میں مذہبی و غیر مذہبی آدمی کی کوئی تفریق نہیں ہے۔

اس مضمون میں ہر قسم کے ذہن کو اپیل کیا گیا ہے یعنی آٹھ بلین لوگوں کے اذہان کو

جب سیمپسن، ٹیرو کارڈ، اکانومسٹ میگزین کی پیشن گوئیاں، فلموں، ڈراموں، گانوں وغیرہ میں پیشن گوئیاں اور سب سے بڑھ کر اعداد میں پیشن گوئیوں کی بات ہوتی ہے تو عام ذہن ایک سوال پوچھتا ہے

اگر فری میسن یہ سب کر رہے ہیں تو وہ خود ہی بتاتے کیوں ہیں۔ یہ سوال اللہ کی ذات، اس کے اختیارات اور اس پر کامل بھروسہ نا ہونے کے سبب کیا جاتا ہے اگر اللہ چاہے تو فرعون کے گھر موسی علیہ السلام کی شہزادوں جیسی پرورش کرا دے اللہ باطل میں سے حق کے غلبے کے اسباب پیدا کرنے پر بھی قادر ہے اور اللہ ہی کی مرضی سے فری میسن ہمیں سچ بھی بتاتے ہیں مگر وہ سچ چیخ چیخ کر نہیں بتاتے جیسے حالیہ حماس کی طرف سے اسرائیل کی چار حواتین کی رہائی کا معاملہ پورے عالمی میڈیا نے رپورٹ کیا وہ ایسے پراپوگنڈا کی زبان میں سچ نہیں بتاتے بلکہ علامات، اشاروں اور اعداد کی صورت میں بتاتے ہیں دوسرا ابلیس نے مہلت تو مانگ لی اور اس سے فایدہ بھی اٹھا رہا ہے مگر وہ کرما کے عقیدے پر یقین رکھتا ہے یعنی جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اس لئیے وہ اپنے زعم میں اپنے منصوبوں کے متعلق پہلے سے ہی آگاہ کر کے (چاہے وہ اشاروں کی زبان میں ہی کیوں نا ہوں) کرما کے عقیدے پر عمل کرتا ہے یعنی وہ سمجھتا ہے چونکہ اس زبان میں، میں سچ بتا کر لوگوں پر کرم کرتا ہوں اس لئیے روز حشر اللہ بھی مجھ پر رحم کرے گا

اب اہم سوال یہ ہے کہ ان علامات، اشاروں اور اعداد کو سمجھنے کون سب سے مشکل چیز اعداد ہیں، یہیں وجہ ہے کہ دور فتن کے حوالے سے حصول علم پر زیادہ زور دیا گیا ہے بجائے عبادات کے اور محدثین نے تو اس پر باب باندھے ہیں کہ علم کا درجہ عمل سے افضل ہے ان ابواب میں ایسی کوئی بات نہیں آئی کہ اگر عمل نہیں ہو گا تو علم بیکار ہے بلکہ وہ دوسرے ابواب کا موضوع ہے یہاں صرف علم کو موضوع بنایا گیا ہے کیونکہ دور فتن میں صرف علم ہی بچائے گا۔

کوئی بھی مذہبی صحیفہ ہو بائیبل میں بھی دور فتن کے متعلق اس کی آخری کتاب مکاشفہ میں حصول علم پر ہی زور دیا گیا ہے اور قرآن و سنت تو سارا بھرا ہی حصول علم کی فضیلت کے متعلق ہے۔ اگر آپ عالم ہیں ویسے تو اللہ کی ذات عالم ہے (یہاں عالم سے مراد پی ایچ ڈی ڈاکٹریاں مدرسہ سے درس نظامی کیا ہوا نہیں ہے ڈگری جاہلیت کی سند ہے دور دجالیت میں) تو آپ ان چیزوں کو اپنے علم کی مدد سے دیکھ سکتے ہیں جو نظر نہیں بھی آتی دوسری طرف بلاشبہ پوری انسانی آبادی اپنی جاہلیت یاں میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت انہیں دیکھنے سے قاصر ہو۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے صحابی رسول کو وصیت کی تم صبح کرتے ہو اور دو رکعت نماز پڑھتے ہو (عبادات) وہ تمہارے دو رکوع قرآن (علم) پڑھنے سے افضل ہے، ایک وقت آئے گا تم صبح کرو گے اور دو رکعت قرآن پڑھو گے وہ تمہارے دو رکعت نماز سے بہتر ہو گا۔

آج ہم اس دور میں ہیں۔

گویا دور فتن اور اس بات کا ان لوگوں کو اندازہ ہے جو مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں وہاں فتن کے متعلق کوئی بھی محصوص کتاب داحل نصاب نہیں ہے گویا مدرسوں کا نصاب تعلیم وقت کے تقاضوں سے میل نہیں کھاتا، کیا مدرسین کو اس بات کا اندازہ نہیں ہے ؟؟؟؟

بالکل ہے پھر کیا وہ ایسا جان بوجھ کر کرتے ہیں ؟؟؟

بالکل کرتے ہیں

کیوں ؟؟؟؟؟

کیونکہ وہ دجال کے ہاتھ پر بیعت ہیں (یہاں یہ آیت میں صرف شرم دلانے کیلیئے درج کر رہا ہوں کچھ تو روز حشر میں اللہ کی پوچھ گچھ کا احساس کرو اور بداخلاقی سے پیش نا آؤ

اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں # القلم)

ٹرمپ مسیحا کا ٹیسٹ کیس ہے وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جس شخص کو ہم نے پوری دنیا کی نظروں میں مسیحا بنایا ہے اس شخص کو دنیا کس حد تک مسیحا سمجھتی ہے اور ٹرمپ کے وجود کے ہر ملک جی ہاں ہر ہر وطنی قومی ریاست کی اس سیاسی پارٹی سے جوڑا گیا ہے جس کو میڈیا کی سکرین سے پچھلے دو تین سال میں مظلوم بنا کر پیش کیا گیا ہے ٹرمپ فری میسن کا پروگرامنگ ہے اور اس سے انسانی ذہن کی پروگرامنگ میں کمی بیشی دور کرنا مقصود ہے یعنی پوری دنیا میں ایک جیسے نصاب تعلیم (یہ انسانی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کیونکہ دجال چیزوں کو کنٹرول کر رہا ہے) اور میڈیا کی ایک جیسی خبروں کے ذریعے انہوں نے انسانی ذہن کی جو پروگرامنگ کی ہے وہ کس خد تک کامیاب ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے

اس حدیث کے متن کو بغور پڑھ کر با آسانی اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان دھوکے کے سالوں میں دیا جانے والا دھوکہ دجال کی ہدایت اس کی طرف سے دیئے گئے سکرپٹ کے مطابق دیا جائے گا آپ دجال کے جس بھی ورژن پر ایمان لاتے ہوں چاہے وہ تمیم داری ورژن ہو یاں ابن صیاد کا دجال آزاد ہو جانے صحابہ کے اس کے متعلق دجال ہونے کی قسمیں کھانے اور حضرت عمر کے دور میں اس کے اچانک غیب ہو جانے والے ورژن پر ایمان لاتے ہوں یاں پھر آپ سرے سے دجال کو وہم حیال کرتے ہوں ان تینوں صورتوں میں اس بات کو کوئی ایک شخص بھی نہیں جھٹلا سکتا (میں اس شخص کی بات کر رہا ہوں جس نے دس بیس بار بغیر کسی حارجی تفہیم کے خود قرآن کو سمجھ کر پڑھا ہے) کہ اس وقت دنیا میں موجود معاشی و معاشرتی و سیاسی و سماجی نظاموں کے ذریعے ان کے فایدہ مند ہونے کا دھوکہ دیا جا رہا ہے آپ کو دھوکے کے لفظ کے گہرے معنی کو سمجھنا چاہیے، ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت صدارت میں کرووونا کو اسی وجہ سے دھوکہ کہا تھا تاکہ مسیحا کا وجود لوگ قبول کر لیں۔

لفظ دجال دجل سے نکلا ہے جس کا معنی ہے دھوکہ، ہمارے کھانے، پینے، آپ و ہوا، میڈیسن، تعلیم، مذہب اور تاریخ ہر ہر چیز کے متعلق ہمیں دھوکہ دیا جا رہا ہے اور یہ انسانی تاریخ میں میڈیا کی آمد سے قبل نہیں ہوا ان تمام موضوعات کے متعلق میں آپ کو عقلی و نقلی ثبوت، کتب اور ویڈیوز فراہم کر سکتا ہوں ہر موضوع کے متعلق دلائل کے علیحدہ علیحدہ دفتر۔اس کے باوجود اگر آپ کہیں کہ اس دھوکے کا تعلق دجال سے نہیں ہے اور وہ محض مذہبی کہانی ہے تو آپ کو اپنی جیب میں پڑا نوٹ نکال کر دیکھنا چاہیے اس پر لکھے عبارت حامل ھذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا اس عبارت کا کسی سے مطلب پوچھنا چاہیے اس دھوکے کو سمجھنے کیلیئے میں آپ کو اور ہزاروں طریقے سمجھا سکتا ہوں سچ دلیل کا محتاج ہوتا ہے دلائل میں دوں گا اور جس چیز کو آپ مانتے ہیں اس کے متعلق اگر آپ دلیل دے دیں تو میں بھی مان لوں گا کیونکہ ہم انسانیت کا کنبہ ہیں اور ابلیس ہمارا مشترکہ دشمن ہے قرآن وسنت ہمارے لیئے

ہدایت ہے اور ہم نے نا صرف خود دھوکے سے بچنا ہے بلکہ پوری انسانیت کو بھی اس دھوکے سے آگاہ کرنا ہے اس کام کی ذمہ داری اللہ نے ہم پر عائد کی ہے۔

مسیحا کی آمد سے پہلے مذاہب کا خاتمہ جس حد تک ہو سکے اس حد تک کیا جاے گا یاں پھر ون ورلڈ ریلیجن لایا جائے گا تا کہ مسیحا کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے کسی قسم کے مذہبی اختلاف کا سامنا نا کرنا پڑے۔

جنگیں مسیحا کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے ضروری ہیں چاہے وہ مسیحا کا ٹیسٹ کیس (ٹرمپ) ہو یاں اصلی مسیحا، مسیحا کے ٹیسٹ کیس کیلئے نقلی جنگیں برپا کی گئی ہیں (حماس و اسرائیل جنگ اور روس و یوکرائن جنگ) یہ دونوں جنگوں انسانی برادری کی ذہن سازی کے حوالے سے (پروگرامنگ) باہم منسلک ہیں اصلی مسیحا کے وجود کو منوانے کیلئے دنیا بھر میں نقلی جہاد اور نقلی جہادی تنظیمیں بھی پلانٹ کی گئی ہیں۔گریٹر اسرائیل تو اسی وقت قائم ہو گیا تھا جب عیسائیت کا آخری مرکز روس فری میسن انقلاب کا شکار ہوا اور اسلام کا آخری مرکز ترکی (سلطنت عثمانیہ، مسلمانوں کے شخصی فطری نظام حکومت کی آخری علامت) تباہی سے دوچار ہوئی۔گریٹر اسرائیل قائم ہو جانے کے بعد یہودیوں کو مسلمانوں کے دل یعنی اس جگہ جہاں چاروں طرف مسلم آبادی ہو وہاں لانے کا مقصد یہودیوں کا کسی قسم کا مذہبی عقیدہ نہیں تھا (اسرائیل قائم کرنے والی قوتیں خالص سیکولر قوتیں ہیں ان کا تورات کے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہیں اور اس بات کی گواہی میں سینکڑوں کتب موجود ہیں عقلی و نقلی شواہد موجود ہیں)

اصلی مسیحا کی آمد سے قبل بڑی اور اصلی جنگ کی ضرورت ہو گی (یہ نقلی جنگیں اسی اصلی جنگ کی ضرورت پیدا کرنے کیلئے ہیں) نقلی جنگوں کا میدان انسانوں کا ذہن ہے اور اصلی جنگ کا میدان کشت و خون سے لال ہو گا وہاں اصلی قتل ہونگے جن کی شہادت کیلئے ٹی وی خبر کی ضرورت نا ہو گی عیسائی اور مسلمان لشکر خود اس کا نظارہ کریں گے یہ آرماگیڈن ہو گی ملحمتہ الکبریٰ ہو گی۔پیشن گوئی کو پورا ہونا ہے چاہے وہ ابلیس کے سکرپٹ کے مطابق ہی کیوں نا ہو

نقلی مسیحا کا کردار سمجھنا آسان تر ہے کیونکہ یہ چھوٹا فتنہ ہے مگر اصلی کا کردار اور حالات اسرار کی طے میں لپٹے ہیں جب تک کہ زحیر اذہان ان اسرار کو قرآن و سنت کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر کھوجنے کی کوشش نا کریں وہ لوگ جو جہنم کیطرف بلانے والے ہیں (علما، حدیث کے مطابق) ان کے فہم دین نے مذہبی پروگرامنگ (جو کارآمد) کو دجالی پروگرامنگ سے بدل دیا ہے ایسے ذہن کیلئے نقلی مسیحا کا کردار بھی اسرار سے پر ہے۔نقلی مسیحا کا کردار ایسا ہے کہ اس کو محض اپنے مطالعہ کی بدولت مغربی دنیا میں بھی بہت سارے اذہان سمجھ چکے ہیں۔فری میسن کے متعلق دجالیت کے ذیل میں معلومات کو وہ کسی بھی عیسائی یاں مسلمان سے زیادہ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ دنیا کو مذہب (یہاں مذہب کو مذہبی کتب سے نہیں بلکہ جن کو مذہبی کتب تعلیمات کا ترجمان سمجھا جاتا ہے ان سے سمجھنے کی بات ہو رہی ہے یعنی مستعار فہم دین) سے نہیں بلکہ حارج میں پھیلے ہر قسم کے علمی ذخیرے سے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔مذہبی لوگوں کی جاہلیت انہیں مسیحا کے کردار کی مذہب میں پیشن گوئی اور اس پیش گوئی کے تناظر میں مذہب کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں کرتی۔

یہاں پھر سے سوال اٹھتا ہے اسرائیل کے بطور مذہبی و نظریاتی ریاست ہونے کا دھوکہ کیوں دیا گیا (اس دھوکے میں دوسری نظریاتی ریاست کا دھوکہ بھی شامل ہے اور اس دھوکے کو پانی کیطرح سمجھنے کیلئے صرف نمبر ز ہی کافی ہیں فری میسن کے راز نمبر ز ہی تو ہیں اور جن کو فری میسن نے عالمی میڈیا کے ذریعے فری میسن کے نا ہونے کا یقین دلایا ہے ان کیلئے صرف ایک چیز راز ہے اور وہ علم ہے فری میسن نے یعنی ابلیس نے اپنی جماعت کے ذریعے دنیا کے اربوں باشندوں کو اپنے نا ہونے کا یقین دلایا ہے آپ محض انٹرٹینمنٹ مقاصد کیلئے ہالی ووڈ کی فلم nafarias دیکھیں لطف آئے گا سسپنس سے بھرپور اور اگر اللہ کا آپ کو ہدایت دینے کا ارادہ ہوا تو سچ سے بھرپور فلم ثابت ہو گی)

اسرائیل کے متعلق مذہبی ریاست ہونے کا دھوکہ دینے کی کیا ضرورت تھی اور اصلی مسیحا کے کردار اور وہ اصلی جنگ کور کو اکر کیسے اصلی مسیحا بنے گا اس پر اگلے مضمون میں بات ہو گی نیز نقلی مسیحا کیلیئے جنگیں کیوں سٹیج کی گئی ہیں اس پر بھی بات ہو گی
اگلے مضمون میں ہم مزید گہرائی میں جا کر معاملات کو سمجھنے کی کوشش کریں گے اسی مضمون کے باقی سات حصے اسی مضمون کے کمنٹ میں موجود ہیں

https://www.facebook.com/share/p/161sVa2VDw/

سیکولر مسیحا کا کردار (حصہ دوم)

اسرائیل کے مذہبی ریاست ہونے کا دھوکہ دینے کی کیا ضرورت تھی اس بات کو سمجھنے سے پہلے ہم مذہبی ٹیکسٹ کو سمجھ لیتے ہیں تا کہ تاریخ کا اصل رخ واضح ہوسکے (جو آپ کے سکول اور مدرسہ میں نہیں پڑھائی جاتی کیونکہ پوری دنیا کا ایک جیسا نصاب تعلیم دجال نے مرتب کیا ہے) 2030 میں عیسائیوں کے متعلق عیسی علیہ السلام کی قربانی کو 2000 سال مکمل ہونگے سمجھا جاتا ہے کہ 2030 میں مسیحا ڈیوڈ کا بیٹا پیدا ہو گا (یہ یہودیوں کا عقیدہ ہے مگر اس عقیدہ سے وہ اپنے اہل مذہب کو دھوکہ دیتے ہیں ہمارے اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق دجال کی پیدائش آدم کے وقت سے ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں وہ آزاد ہو گیا)

تالمود (یہودیوں میں تورات کی شرح جو پوری تاریخ میں ان کے بزرگوں نے کی ہے جسے وہ تورات سے بھی زیادہ مقدس مانتے ہیں) اور کبالا مذہب کے مطابق دنیا کی عمر 6000 سال ہے اس کے بعد مسیحا (دجال) کا دور شروع ہو گا، یہ عقیدہ بھی اپنے اہل مذہب کو گمراہ کرنے کیلئے گھڑا گیا ہے تا کہ اسرائیل کا مذہبی وجود ثابت کیا جا سکے۔اور ان کے مطابق 2000 سالوں کے تین ادوار میں سے تیسرا حصہ یعنی 2000 سال مسیحا کے ہیں۔جو عیسی علیہ السلام کے آسمانوں پر تشریف لے جانے کے بعد شروع ہوئے (اسلامی عقیدہ) مگر ہم تاریخ کے مطالعہ سے اس بات کو درست نہیں گردانتے ہمارے نزدیک ان کا کنٹرول صلیبی جنگوں کے بعد یورپ کے عروج سے شروع ہوا اور اب مکمل ہے (ویسے دجال کے ہاتھ پر بیعت مسلمانوں کی مذہبی اشرافیہ نے ہمیں یقین دلا رکھا ہے کہ اسلام اب بھی موجود ہے کفر کیلئے خطرہ ہے اسی لیئے دجال اور اس کے میڈیا کی مدد سے دنیا بھر میں فیک اسلامی جہاد کا تاثر قائم رکھا گیا ہے)

جو برطانوی ریاست بالفور معاہدے سے اسرائیل کے قیام کی راہ ہموار کرتی ہے وہ بھی کوئی مذہبی ریاست نا تھی 1917 سے بہت پہلے 1689 میں برطانیہ میں فری میسن مذہب اور بادشاہت کے خلاف جمہوری انقلاب لے آئے تھے (اسکا سبب صلیبی جنگوں کے درمیان بینکاری کو فروغ دینے والے نائٹ ٹیمپلرز، فری میسن نے سب سے پہلے برطانوی بادشاہت کو قرضوں کے جال میں پھنسا کر کمزور کیا یہ جو چین سے بینکاری کا آغاز بتایا جاتا ہے اسکا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے سوائے گمراہ کن پراپوگنڈا کے) بعد میں حکومتوں کے مذہبی ہونے کے تاثر کو اس وقت تک قائم رکھا گیا جب تک کہ انہوں نے اپنے فلاسفہ اور دانشوروں کے ذریعے لوگوں کو مذہب سے پھیر نہیں دیا۔

بعض اوقات لوگو کو مذہبی بنانا (جھوٹے مذہب کا پیروکار نا کہ مذہب کی درست تعلیمات) ان کو سیکولر بنانے سے بھی زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے (جیسا اب ہے عیسائیت، یہودیت اور اسلام تینوں میں) مذہبی ذہن جامد ہوتا ہے، مقلد ہوتا ہے کیونکہ وہ خود مذہب کو نہیں پڑھتے اور اس بات کی ضرورت بھی محسوس نہیں کرتے کہ ان کے مذہبی ترجمان درست مذہب پیش کر رہے ہیں یاں نہیں جبکہ سیکولر ذہن تقلید سے آزاد ہوتا ہے وہ ہر قسم کے علوم کا مطالعہ کرتا ہے اب مغربی معاشروں میں یہ روش فری میسن کیلئے درد سر ہے حتیٰ کے وہ ان کے نقلی مسیحا کو لانے والے منصوبے اور مذہبی جنگ کے تین سو سال قدیم منصوبے کو بھی سمجھ چکے ہیں سیکولر ذہن کو رام کرنے کا صرف ایک طریقہ ہے مذہبی ذہن کو (مذہبی اشرافیہ کے) ذریعے اس حد تک کنٹرول کرنا کہ سیکولر آواز (جو مذہب کے موجودہ ورژن کو نہیں مانتی مگر فری میسن کے دنیا پر کنٹرول کو سمجھتی ہے، یاد رہے جب میں سیکولرزم کی بات کرتا ہوں تو یہ مغربی سیکولرزم ہے نا کہ مشرقی یاں ہمارا پاکستانی یہ یاں تو فری میسن ہیں یاں مغربی سیکولرزم کی حقیقت کو جانے بغیر اسکے سحر میں گرفتار، اگر پورے معاشرے پر جاہلیت کا غلبہ ہے تو ظاہر ہے یہاں کا سیکولر ذہن بھی جاہل ہی ہو گا) وہ بالکل دب جائے اور فری میسن کے عالمی منصوبوں کی راہ میں رکاوٹ نا بنے۔

ٹرمپ امریکی ووٹوں سے صدر نہیں بنا، وہ فری میسن کے تین سو سالہ منصوبے کی تکمیل ہے یعنی تین عظیم جنگوں کا منصوبہ اس منصوبے کی تکمیل کیلئے مسلم خطے کے وسط میں اسرائیل قائم ہوا (تاکہ آخری صلیبی جنگ، تیسری بڑی جنگ اور مسیحا کو لانے کیلئے ایک مذہبی جنگ کا جواز پیدا کیا جاسکے اور اس کام کیلئے اسرائیل کو نظریاتی یاں مذہبی ریاست ظاہر کیا گیا جو شخص تھوڑا سا عاقل ہے اسے معلوم ہے اسرائیل کو فری میسن نے وجود بخشا پہلا برطانوی وزیر اعظم ہی فری میسن تھا میرے پاس اس بات کے تحریری ثبوت موجود ہیں تو وہیں اسرائیل کو وجود بخشے گا اور فری میسن کا کوئی مذہب نہیں پہلی ڈگریوں میں مذہب کی شرط دھوکہ ہے) مذہبی جنگ کو بھڑکانے کیلئے ہی عیسائی قومیت کو فروغ دیا جارہا ہے اور ٹرمپ اس مہم کا چہرہ ہے بہت سے امکانات ہیں ٹرمپ کا ایران کے ہاتھوں قتل (سٹیجڈ اصلی نہیں جیسے ہمارے ہاں کا کوئی بھی سیاسی قتل اصلی نہیں تھا نا ہی جان ایف کینڈی، ابراہیم لنکن، صدام، اسامہ، قذافی، اسماعیل ہانیہ، بے نظیر وغیرہ ان کا قتل بھی سٹیجڈ تھا اگر اس سیاسی نظام میں شہید ہیرو پیدا نا کیئے جائیں تو لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے جب لوگوں کو یقین ہو جاتا ہے کہ ان کے لیڈر نے ان کیلئے باطل سے لڑتے جان دے دی تو وہ لیڈران پر جان چھڑکنے لگتے ہیں انہیں مسیحا سمجھنے لگتے ہیں موجودہ مسیحا عمران خان کے مقابل فری میسن ن لیگ کو کیوں لائے ہیں اس کی وجہ صرف یہیں ہے کہ منصوبے کے مطابق ان میں سے کسی کو سیاسی شہید نہیں بنایا گیا تاکہ مسیحا کا کردار چمکے)

لوگوکو دین کے نام پر دھوکہ دینے کیلئے ٹرمپ کا وزیر یہ تک کہہ دیتا ہے کہ خواتین کو فوج میں نہیں ہونا چاہیے (دوسری طرف اسرائیل کی فوج میں خواتین کی بہتات ہے حالیہ رہائی کے سٹیجڈ ڈرامے سے آپ آگاہ ہوں گے) اسلامی عقیدہ کے مطابق اسرائیل کا سیکولر ریاست ہونے کا دھوکہ سمجھنا بانسبت عیسائیت کے زیادہ آسان ہے کیونکہ ہم عیسائیت اور یہودیت دونوں کو مذہب کا ابلیسی ورژن سمجھتے ہیں ہماری مذہبی اشرافیہ نے بڑی جدوجہد سے اس بات کا یقین دلایا ہے (جو حقیقت بھی ہے) مگر اس کا فایدہ ہے یہ مذہبی جنگ کیلئے ضروری ہے کیونکہ عوام کو لڑانا ہے وہ عوام جن کو اس بات کا قطعی اندازہ نہیں کہ دجال چیزوں کو کنٹرول کر رہا ہے۔

مذہبی عقل کو (دجال کے ہاتھ پر بیعت مذہبی اشرافیہ) نے اتنا پسماندہ اور جاہل بنایا ہے کہ وہ بد اخلاقی، تہمت اور گالیاں دیتے ہوئے اللہ سے نہیں ڈرتی اور شکوہ کرتی ہے کہ تم ہمیں شیطان سے ڈرا رہے ہو بھلا جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ شیطان سے کیسے ڈرے گا ہاں وہ شیطان کے دھوکے کے جال میں ضرور پھنسے گا۔

اگر آپ تاریخ کے کتابی ورژن سے واقف ہوں (ناکہ یوٹیوب، میڈیائی اور نصابی ورژن سے گویا تاریخ کا تاریخی ورژن) تو آپ کو معلوم ہو گا صلیبی جنگوں اور نشاتہ ثانیہ سے پہلے دنیا پر صرف مذہبی عقیدہ ہی راج کرتا تھا کیونکہ اس وقت دھوکے کی حکومت نہیں تھی ابلیس مذاہب میں ابلیست کی پیوندکاری تو کرتا تھا مگر لوگ کسی نا کسی انداز میں خدا کے وجود کو مانتے تھے چاہے وہ شرک کیساتھ ہی کیوں نا ہو مگر چونکہ ابلیس کی پیدائش انسانوں سے پہلے کی ہے اس لیئے مشاہدے اور پوری انسانی تاریخ میں انسانوں نے اعمال سے باخبر رہتے انہیں سمجھتے ہوئے اس نے حل دریافت کر لیا۔نشاتہ ثانیہ کیساتھ خدا کے انکار کی تحریک شروع ہوئی (ابلیس کی کوششوں سے) گلیلو نے سچ کی نئی فلسفیانہ تعبیر پیش کی اور مذہب کو عقلا منسوخ کر دیا (اب سائنس کو عقلا نہیں بلکہ محض خبر کی بنیاد پر قبول کیا جاتا ہے گویا یہ سائنس کا پراپوگنڈا ورژن ہے ویسے تو ہر ہر چیز کا پراپوگنڈا ورژن ہی مقبول ہے کیونکہ کتاب کی جگہ فیس بک نے لے لی ہے)

نشاتہ ثانیہ سے چلنے والی خدا کے انکار کی تحریک اب تک ناکامیابی سے دوچار ہے کیونکہ جو دوچار سنے ہوئے دین کی بجائے دین نے پڑھے ہوئے ورژن کے قائل ہیں وہ ابلیس کی راہ میں حائل ہیں مگر ان میں سے بھی بہت سے میڈیا پر ایمان لا چکے ہیں کیونکہ میڈیا نظریہ سازی کی قوت ہے اور لوگوں کو

سوچنا سکھاتی ہے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے ابلیس کو ایک مذہبی جنگ کی ضرورت ہے تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ مذہب تو نفرت کا درس دیتا ہے (911 سے لیکر ابتک سینکڑوں ہزاروں واقعات توہین رسالت کرنے والوں کے قتل کرنے کے سٹیجڈ ڈراموں سے لیکر دہشت گردانہ کارروائیوں تک وہ ہر لحاظ سے مذہبی کو متشدد ثابت کرنے میں کامیاب رہے ہیں مگر سب کچھ سٹیجڈ تھا منصوبہ کے تحت ایکٹرز کے ذریعے کیا گیا) مذہبی جنگ کے ذریعے ابلیس مذہب پر آخری وار کرے گا اور اس جنگ کا ایندھن مذہبی طبقات کی جاہلیت فراہم کرے گی۔

جس قدر عام مسلمانوں کو مذہبی اشرافیہ نے دین سے گمراہ رکھا ہوا ہے ایسی ہی یہودیوں کو ربیوں نے ان کے دینی احکام سے گمراہ رکھا ہوا ہے یہیں سبب ہے وہ دجال کو مسیحا سمجھتے ہیں اور باقی انسانیت کو بدتر مگر فری میسن اسرائیل کے موجد وہ یہودیوں سے بھی اتنی ہی نفرت رکھتے ہیں جتنی باقی انسانوں سے کیونکہ ابلیس پوری انسانیت کا دشمن ہے وہ یہودیوں کو صرف دجال کے منصوبے کیلئے استعمال کر رہے ہیں (اور اس کام کیلئے پوری دنیا کا میڈیا یا پوری انسانی آبادی کی ایک جیسی ذہن سازی کرتا ہے)

اسرائیل کے موجدین حکمرانوں کی تمام نسلوں اور موجودہ نسل کا اصل یہودی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں اس کو ثابت کرنے کیلئے بہت سی چیزیں ہیں مثلاً کرووونا کے درمیان پورے اسرائیل میں زبردستی کی ویکسینیشن اور لاک ڈاؤن کے خلاف یہودیوں نے احتجاج کیا (جیسا کہ تمام مغربی ممالک اور امریکہ میں سیکولر اور مذہبی دونوں قسم کے لوگوں سے تاریخی احتجاج کیئے میرے پاس تمام ثبوت ہیں اخباری تراشے ویڈیوز وغیرہ) تو اسرائیلی حکومت نے ان پر شدید تشدد کیا حتی کہ ترکی کی فری میسن پراڈکٹ ڈرامہ پایہ تخت سلطان عبد الحمید میں بھی یہ چیز دکھائی گئی ہے کہ اسرائیل بنانے والی کا یہودیت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس ڈرامہ میں فری میسن کا بھی تذکرہ ہے حالانکہ ڈرامہ کے سارے ایکٹر پرڈیوسر خود اردگان فری میسن ہیں جیسے باقی دنیا کے تمام حکمران۔

مسلم آبادی کے قلب میں اسرائیل کے قیام کا صرف ایک مقصد تھا اور وہ آخری مذہبی جنگ جس کا سٹیج شویاں جس کیلئے تیاری و ذہن سازی ابھی حماس و اسرائیل جنگ کے سٹیج شو کا حصہ ہے دوسری طرف ٹرمپ عیسائی نیشنلزم کے نعرے کیساتھ اور پوٹن بھی عیسائی نیشنلزم کے نعرے کیساتھ موجود ہیں (امریکی عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ 2016 میں بھی ٹرمپ پوٹن کی مدد سے آیا وہاں کے میڈیا پر پورے چار سے سے یہ موضوع چھایا رہا اور وہ اب بھی پوٹن کا دوست ہے مگر یہ دھوکہ صرف ٹرمپ کو مسیحا ثابت کرنے کیلئے دیا جارہا ہے) اب ایک سوال کا جواب تلاش کرنا ضروری ہے

کیا ٹرمپ ہی عیسائی قومیت کو آگے بڑھاتے ہوئے مذہبی جنگ (مسلم، عیسائی) آگے بڑھائے گا یاں اس کے سٹیجڈ قتل کے بعد کوئی اور اعداد میں بہت کچھ ہے

https://www.facebook.com/share/p/1Ciz7AB5BB/

سیکولر مسیحا کا کردار (حصہ سوم)

ہم پہلے حصے میں چھوڑے گئے کچھ ادھورے مباحث کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں-اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے-میں اس دھوکے کو میڈیا سے تعبیر کرتا ہوں جو آپ کو ہر چیز کے متعلق دھوکہ دے رہا ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے احادیث میں بیان ہوا ہے اس دور میں جب بھی آپ کو کسی چیز کے متعلق عقیدہ یاں نظریہ بنانا ہے تو خوب سوچ سمجھ کر تحقیق کر کے بنانا ہے-اگر ہم دین کی بات کریں اور دین کے پہلے مخاطبین کی حالت کا اندازہ لگائیں تو صحابہ کہتے ہیں جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دجال کا ذکر کرتے تو ہم ڈر جاتے کہیں وہ جھاڑیوں سے نکل آئے مگر آج عالمی جعلی جہاد کی دھول میں دجالیت کے اصلی معنی اس کی فتنہ گری اور دھوکہ دہی کی بھیانک تصویر دب گئی ہے لوگوں کو بالکل بھی اندازہ نہیں ہے کہ دجالیت کس چیز کا نام ہے اور اس کا سب سے بڑا سبب قرآن وسنت کی تعلیمات سے دوری۔

ہم مسیحا کے عنوان پر واپس آتے ہیں-امریکی سیاست کیسی ہے اس کا پاکستانی عوام کو کچھ علم نہیں وہاں دائیں اور بائیں بازو کی سیاست میں کیا رجانات ہیں، سائنس کو وہاں کیسے قبول کیا جاتا ہے ہمیں اس بات کا بھی اندازہ نہیں ٹرمپ کا عروج اس کے خالص عیسائی تشخص کیساتھ تھا اور اس نے دنیا کو امن دینے جنگیں ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا آپ کو یاد ہوگا افغان جنگ کے خاتمے کا معاہدہ بھی قطر میں ٹرمپ کے دور حکومت میں ہوا تھا اس نے شمالی کوریا کیساتھ بھی تعلقات بہتر بنائے ایک چین ایسا ملک تھا جس کیساتھ اسکی دشمنی تھی اور اس کا بڑا سبب وہاں کا اشتراکی نظام ہے-اسی اشتراکی نظام کو جمہوریت اور سرمایہ داری کا دشمن قرار دینے کیلیئے افغانستان اور روس جنگ کا اور سرد جنگ کا ڈرامہ رچایا گیا تاکہ دنیا کو یقین دلایا جاسکے کہ اس وقت دنیا میں دو بلاک ہیں-روس یوکرائن جنگ اور حماس اسرائیل جنگ کا ڈرامہ بھی ٹرمپ کو مسیحا ثابت کرنے کیلیئے رچایا گیا ہے اس لیئے ٹرمپ کے آنے سے دو دن بعد ہی حماس اور اسرائیل میں معاہدہ ہو گیا اور جو کافی دنوں سے باتیں چل رہی تھی آپ میڈیا پر تذکرہ سنتے تھے اس کو پہلے سے شروع کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب میرے جیسا کوئی شخص حقیقت سے آگاہ کرے تو اعتراض کیا جاسکے کہ مذاکرات تو پہلے سے چل رہے تھے-

مسلمانوں سے ان کو کسی قسم کا خطرہ نہیں اور عالمی جہاد کا دھوکہ اسی لیئے دیا جاتا ہے کہ مسلمان یہ سمجھتے رہیں جیسے کفر کو ہم سے کوئی خطرہ ہے اور دوسرا مقصد ان جہادیوں کو امام مہدی کا ساتھی ظاہر کرنا ہے حقیقت تب کھلے گی جب اصلی امام مہدی کے ظہور پر یہ تمام جہادی ان کے خلاف چڑھائی کریں گے جس کا احادیث میں بالکل واضح ذکر موجود ہے اب چونکہ ہمیں یہ احادیث پڑھائی نہیں گئی اس لیئے علم نہیں ہے حالانکہ احادیث پڑھنے سے عالمی جہاد اور موجودہ عالمی حالات کی سمجھ بالکل آسانی سے آجاتی ہے-یہ میڈیائی سکرین کے ڈمی جہادی امام مہدی کا لشکر نہیں بلکہ ان کے خلاف جائیں گے جن کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا صحابہ نے پوچھا اگر ہمیں مجبور کیا گیا تو فرمایا تم روز حشر اپنی اپنی نیت کے حساب سے اٹھائے جاؤ گے-گویا دھوکے سے مسلمانوں کو اس لشکر کا حصہ بنایا جائے گا اور امام مہدی کا حقیقی لشکر وہ ہونگے جو اس عالمی دجالی جہاد کی حقیقت سے واقف ہیں اور انکی طرف سے امام مہدی کی دشمنی پر آمادگی دیکھ کر امام مہدی کی پہچان کر لیں گے-جیسے عالمی جہاد پر ہمارا یقین میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت ہے ویسے ہی ایک طرف سے میڈیا امام مہدی کے دہشت گرد ہونے کا اعلان کرے گا دوسری طرف سے نام نہاد جہادی ان کی طرف مارچ کریں گے میڈیا جس کو عام فرد جہادیوں کا دشمن گردانتا ہے جب وہ ان جہادیوں کے عمل کی توثیق کرے گا تب عقلیں اس بات کو سمجھنے کی بجائے کہ سبب کیا ہے اور تندہی سے جہادیوں کی پشت پناہی پر آجائیں گی-یہ وہ صورتحال ہے جو ابلیس نے طے کی ہوئی ہے اللہ کا منصوبہ کیا ہے وہ اس کو علم نہیں ہے کیونکہ اللہ نے اپنے بندے بھیجنے کا وعدہ کیا ہے-ابلیس کو اس صورتحال کا اندازہ ہے مجھے لگتا ہے مذہبی جنگ چھیڑنے سے پہلے ہی یہ صورتحال برپا ہو جائے گی کیونکہ قیامت کی قریب تمام

علامات صغری پوری ہو چکی ہیں اور دنیا میں معاشی ظلم و ستم اتنا بڑھ چکا ہے کہ اب اللہ ان کا ہاتھ روکے گا کیونکہ بندے چاہے اس کی تابعداری کریں یاں نا کریں وہ رب ہے اور بندوں سے پیار کرتا ہے۔

دجال کا اقتدار عالمی ہو گا اور حدیث میں بھی یہیں آیا ہے کہ پوری دنیا میں دھوکے کے چند سال آئیں گے میں ان سالوں کو پیچھے تین سو سال تک لے جاتا ہوں جب دینا میں جمہوریت پھلی پھولی اور صنعتی انقلاب آیا جس سے انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ سائنس لوگوں کیلیئے سہولتیں لا رہیں ہے اور یہ انسانی تاریخ کا سب سے سنہری دور ہے اسی سبب وہاں مادہ پرستی بڑھی اور لوگ مذہب سے دور ہوتے چلے گئے۔آہستہ آہستہ سب کچھ عالمی ہو تا گیا اسکی وجہ دجال کا اقتدار عالمی ہو گا اس سے قبل ہر بادشاہت کا اپنا قانون تھا اپنے طریقے تھے کچھ عالمی نا تھا مگر اب چونکہ ہم دور دجالیت میں داخل ہو گئے اس لیئے اب دنیا کا ایک ہی قانون ہے عالمی عدالت انصاف ہے عالمی فوجیں ہیں دنیا کو گلوبل ویلج کہا جاتا ہے اقوام متحدہ ہے صرف اسی ایک لفظ اقوام متحدہ کو سمجھ کر آپ دجال کے اقتدار کا اندازہ لگا سکتے ہیں یعنی دنیا کی ہونے چھ ہزار سالہ تاریخ میں جو کام نہیں ہوا وہ اب ہو گیا قومیں متحد ہو گئ گویا انہوں نے یقین دلایا کہ اس سے قبل تو چونکہ سائنس و ٹیکنالوجی نا تھی، صنعتی ترقی نا تھی جدیدیت نہیں تھی میڈیا نہیں تھا اس لیئے دنیا اجڈ اور جاہل تھی اب ہم انقلاب لائے ہیں اور دنیا اپنے سنہری دور میں داخل ہو چکی ہے۔

استعماری غلبے کا مقصد حقیقی غلبہ نہیں تھا بلکہ دھوکے سے وطنی قومی ریاستوں کا قیام تھا تا کہ لوگ یہ سمجھیں کہ پہلے تو ہم غلام تھے مگر اب آزاد ہیں اور وہ آزادی اقوام متحدہ کے تصور کیساتھ تھی یعنی ایک دم سے استعماری طاقتوں کو توبہ کی توفیق ملی اور انہوں نے بغیر کسی تلوار، نیزا اور بھالے کے بغیر ایک بھی گولی چلے پاکستان کو آزاد کر دیا حالانکہ اگر آپ نے تاریخ پڑھی ہو تو پوری انسانی تاریخ میں آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ کسی قوت نے کوئی علاقہ بغیر جہاد یاں جنگ کے کسی نام نہاد معاہدے کے ذریعے آزاد کر دیا ہو دلیل یہ دی جاتی ہے چونکہ جنگ عظیم نے برطانیہ کی معیشت تباہ کر دی تھی اس لیئے برطانیہ برصغیر کو چھوڑنے پر مجبور ہوا۔آپ عقل کا استعمال کریں جب برطانیہ ہر لحاظ سے مالامال تھا صنعتی ترقی عروج پر تھی تو وہ برصغیر کو لوٹنے یہاں آیا اور جب وہ خود جنگ کے باعث کنگال ہو گیا تو وہ یہاں سے بغیر ایک گولی چلے کوچ کر گیا آپ پھر سے عقل پر زور دیں جب برطانیہ کنگال ہوا اسے یہاں کے وسائل کی تب زیادہ ضرورت تھی یاں جب وہ مال دار تھا تب۔

کہا جاتا ہے آزادی کیلیئے بڑی قربانیاں دی گئی۔عقل کا استعمال کریں قربانی کس نے دی کیا انگریزوں سے جہاد کرتے ہوئے کوئی مرا؟؟؟؟

غلام آپس میں کٹ مرے اور یہ سب اس لیئے کیا گیا تا کہ بعد میں اپنے نصاب تعلیم میں پڑھایا جا سکے کہ آزادی کیلیئے قربانیاں دی گئی۔آپ فرض کریں اگر کسی آقا کے دو غلام ہوں اور وہ آپس میں لڑتے رہیں تو آقا کیلیئے زیادہ بہتر ہے یاں اتحاد کر لیں تو وہ زیادہ بہتر ہے اگر لڑتے رہیں گے تو آقا کو ان سے کسی قسم کا خطرہ نہیں ہو گا کیونکہ وہ خود ایک دوسرے کیلیئے خطرہ بنے ہوئے ہیں اور جب وہ اتحاد کر لیں گے تو وہ آقا کے خلاف اٹھ کھڑے ہونگے۔برطانیہ آقا تھا اور دو قومیں غلام یہ آپس میں لڑتی رہی اور برطانیہ نے ان کو آزاد کر دیا کیا آپ کی عقل اس بات کو مانتی ہے۔

اب لبرلز کا طریقہ کار سمجھیں یہ فری میسن کے نفسیاتی حربے ہیں جو لوگ اخبار و کالم پڑھتے ہیں یاں جو ٹی وی پر تبصرے وغیرہ یاں تاریخ پاکستان پر کتب پڑھ رکھی ہیں ان کو معلوم ہو گا لبرلز دو قومی نظریہ پر تنقید کرتے ہیں اب آپ کو سمجھ آئے گی وہ ایسا کیوں کرتے ہیں وہ ایسا اس لیئے کرتے ہیں کہ یقین لایا جا سکے کہ واقع ہی قیام پاکستان کا فیصلہ درست تھا حالانکہ دونوں قوموں کے لیڈران نے اور خود برطانیہ نے اپنی کوششوں سے اس تفریق کو نفرت دی تا کہ بعد والے دھوکے کی تصویر میں رنگ بھرا جا سکے۔ https://www.facebook.com/share/p/14gJruMTAx/

سیکولر مسیحا کا کردار (حصہ چہارم)

آپ سپانسر کی اصطلاح سے واقف ہونگے، عالمی سطح پر دہشت گردی کا مقصد مسلمانوں کی کسی دوسری قوم سے نفرت نہیں ہے بلکہ اسکو جنگ کا سٹیج سجانے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے- یہاں کچھ باریکیاں ہیں آج ساری دنیا کا میڈیا نا صرف اسماعیل ہانیہ کی موت کی خبر دیتا ہے بلکہ پراپوگنڈا اسے اس کو ثابت بھی کرتا ہے گویا اب میڈیا مختلف خانوں میں نہیں بٹا ہوا اس نے دھوکے کو مجتمع کر دیا ہے-بہت سی اصطلاحات کو حفظ کرایا گیا ہے اور انہی کے گرد ہمارا تصور حقیقت گھومتا ہے-مذہبی لوگ (حقیقت میں ملحد) الحاد کو روتے ہیں کیونکہ مذہبی اشرافیہ (دجال کی جماعت) نے الحاد کو ان کے سامنے بطور دشمن پیش کیا ہے اور دوسری طرف جب ملحدین جہاد، عافیہ صدیقی، اسامہ بن لادن وغیرہ کا مذاق اڑاتے ہیں تو ہماری عقلی گھاس چرنے چلی جاتی ہیں ہمارے دماغ بند ہو جاتے ہیں حالانکہ نا ملحدین اور نا ہی عالمی میڈیا کسی ادنی سے ادنی جہاد کے سٹیج شو کو دکھانے اسکی خبر دینے سے چوکتا ہے-

عافیہ صدیقی کے کردار کو میڈیا نے ایسے ہی تسلیم کرالیا ہے جیسے ابلیس نے عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تسلیم کرایا ہوا ہے جیسے ان کا عقیدہ بغیر تحقیق کے ہے ویسا ہی ہمارا تصور حقیقت-اسکی بنیادی وجہ قرآن وسنت اور تاریخ سے ناواقفیت-ہم یہ نہیں دیکھتے جو بات کہی جارہی ہے کہنے والا کیوں کہہ رہا ہے بلکہ ہم صرف یہ دیکھتے ہیں کہ وہ جو کہہ رہا ہے چونکہ میں اسے نہیں مانتا اس لیئے لازماً غلط کہہ رہا ہو گا-

فرض کریں میڈیا نا ہوتا تو ہمیں فلسطین کے جہاد کی خبر کیسے ملتی-کچھ صورتیں ہیں جو آج کی خبر کے مقابلے میں یقیناً درست ہیں یاں تو فلسطینی مجاہدین کا کوئی قاصد آتا اور یقیناً وہ مدد مانگنے کیلئے آتا، مگر کیا اس قاصد کا پیغام عوام تک پہنچتا، اس وقت (اگر میڈیا نا ہو) کوئی وزارت اطلاعات تو تھی نہیں، اگر آپ تاریخ کا مطالعہ کریں خود مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے وزارت اطلاعات وغیرہ کا شغل غیر ضروری ہے اب تو خیر سے ہر جماعت کے سیکٹری اطلاعات ہوتے ہیں اگر آپ سمجھیں تو یہ جماعتوں کے پراپوگنڈا ونگز ہیں-تو گویا قاصد پیغام دیتا اور لوٹ جاتا، حکمرانوں کی مرضی کے بغیر وہ کسی بھی عام شخص کو پیغام دینے یاں اپنا ساتھی بنانے سے قاصر رہتا اگر آپ تاریخ پڑھیں تو عثمانی سقوط غرناطہ کے وقت انکی مدد کو نہیں آئے اور وہ تاریخ کا اصل دور تھا اگر اس وقت میڈیا ہوتا بھی تب بھی وہ نا جاتے کیونکہ اللہ اسی سے حکومت چھینتا ہے جو اس کا اہل نا رہے عثمانی اس بات کو جانتے تھے دوسری طرف انہوں نے اپنی حکومت کو استحکام بخشا-

اگر آج گلوبل ولیج ہے مین سٹریم میڈیا اور سوشل میڈیا کے ذریعے انہوں نے (فری میسن) پوری دنیا کو باخبر رکھنے کا بندوبست کیا ہے تو وہ بے خبر رکھنے کا بندوبست ہے باخبر دنیا اس وقت تھی جب مذہب نظریہ سازی کرتا تھا-مسلمانوں کے ہاں نرسری میں قرآن حفظ کرایا جاتا تھا-اور آج اسی اسی سال عمر ہو جاتی اسی بار بھی مکمل قرآن پڑھنا نصیب نہیں ہوتا اگر ہم مسلمان ہوں تو ایک ماہ میں تو قرآن مکمل پڑھنا چاہیے مگر یہ مسلمانی کا دجالی ورژن ہے اس سب کے باوجود ہم سمجھتے ہیں اسلاموفوبیا بھی ہے توہین رسالت بھی ہے اور جہاد بھی ہے قادیانیت بھی خطرہ ہے اور ہم خود بھی ایک دوسرے کیلئے خطرہ ہیں اور جو اصل خطرہ ہے یعنی خبر ساز ادارہ میڈیا اس پر ہمارا ایسے ایمان ہے جیسے پوری انسانی تاریخ میں اللہ پر بھی لوگوں کا ایمان نہیں تھا ایمان کی دوسری جہت کا تعلق تصویر اور ویڈیو سے ہے جو اللہ کی نازل کردہ شریعت میں حرام ہے-

دوسری صورت کیا ہوتی کوئی تجارتی قافلہ وہاں سے آتا اور اطلاع دیتا مگر تجارتی قافلے کو جنگ زدہ علاقے میں کیا ضرورت تھی-تیسری صورت تب بنتی جب قاصد کی اطلاع پر آپ کی حکومت وہاں لشکر روانہ کرتی ان تین صورتوں کے علاوہ کوئی چوتھی صورت نا تھی-

مگر اب ابلیس ہوا کی لہروں پر سوار ہو کر آپ کو پورے جہان کی خبریں دے رہا ہے آپ ان خبروں پر ایمان لاتے ہیں یوں میڈیا کا مذہب سارے مذاہب کا نعم البدل بن چکا ہے اور دجال اس مذہب کا پیغمبر بھی ہو گا اور خدا بھی ساری دنیا کو علماء پر اعتماد کرتی ہے میڈیا پر ایمان لاتی ہے دجال پر بھی ایمان لے آئے گی۔

میڈیا وہ اس لیئے نہیں لائے کہ آپ کو باخبر رکھ سکیں تصویر سازی کیلئے کیمرہ کی ایجاد پھر اس سے میڈیا کی ترقی ٹی وی کا آنا یہ سب ابلیس کا منصوبہ تھا ان کا سارا دھو کہ تصویر کے سہارے کھڑا ہے آپ کے سامنے کوئی فوٹو شاپ تصویر یاں ایڈٹ ویڈیو پیش کی جاتی ہے اور آپ اس پر ایمان لے آتے ہیں اور جب یہ کام آپ کا ہم مذہب کر رہا ہوں پھر آپ اور جلدی ایمان لے آتے ہیں۔

میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت جب آپ پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ دنیا کے کسی حصے میں غیر مسلم مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں تو آپ کے دل میں غم و غصہ بڑھتا ہے مگر آپ یہ نہیں سوچتے کیا میڈیا کے فسق کے ہوتے ہوئے وہ ظلم پر آواز اٹھائے گا کوئی بھی شخص جب بات کر رہا ہوں تو یہ نہیں دیکھا جاتا کہ اس کی بات عقلا رد و قبول کے معیارات پر رکھنی چاہیے یاں نہیں بلکہ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ شخص مہتم بالکذاب تو نہیں اور میڈیا کے معاملہ میں تو یہ احتمال ہزار فیصد بڑھ جاتا ہے کہ وہ ایک ہزار فیصد جھوٹ بول سکتا ہے

آپ سات اکتوبر 2023 کی بات کریں جب حماس نے اسرائیل پر حملہ کیا تو پوری دنیا کے میڈیا نے بیک وقت یہ خبر بریک کی اور یہ خبر ایک ہفتے پر پوری دنیا کے ہزاروں نیوز چینلز پر چھائی رہی جس شخص نے قرآن و سنت پڑھا ہے کیا وہ ذرا سا بھی اس بات پر غور کرے گا کہ جو میڈیا وہاں کے ایک ایک لمحے کی خبر دیتا رہا کیا وہ صادق و امین ہے بھی یاں نہیں یاں پھر وہ جھوٹ پر لوگو کا عقیدہ مضبوط کرنا چاہتا ہے آپ ایک اور بات سوچیں میڈیا حق کا ساتھی ہے یاں باطل کا اگر وہ حق کا ساتھی ہے تو اسے اپنی سکرین سے پورا حق دکھانا چاہیے یعنی اسلام دکھانا چاہیے یہ کیسے ممکن ہے ایک گروہ (میڈیا) پوری تندہی سے بے حیائی کا پرچار بھی کرے اور آپ کے زعم میں وہیں گروہ حق کا پرچارک بھی ہو۔

عموماً سمجھا جاتا ہے کہ میڈیا ایڈز سے کمائی کرتا ہے اور ملازمین کو تنخواہیں وغیرہ دوسرے اخراجات پورا کرتا ہے آپ خود سوچیں کیا تیل اور شیمپوں کے اشتہارات سے اربوں کے خرچے نکل سکتے ہیں۔برطانیہ کا ادارہ BBC اسکی دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں نشریات ہیں اور یہ وہ ادارہ ہے جس کے تمام اخراجات وہاں کی حکومت اٹھاتی ہے جیسے وائس آف امریکہ یاں دنیا کے دوسرے سرکاری نیوز نیٹ ورک ہیں۔اور جس نے تاریخ پڑھی ہے وہ جانتا ہے 1917 میں برطانیہ کے وزیر خارجہ بالفور نے یہودیوں کو فلسطین میں بسانے کیلئے پارلیمنٹ میں تحریک پیش کی تھی اور یورپ کا مشہور یہودی خاندان روتھ چائلڈ جنھوں نے بینکاری کی بنیاد رکھی ان کے برطانیہ میں جمہوریت آنے سے پہلے وہاں کے بادشاہوں سے تعلقات تھے وہ کئی انٹرویوز میں اس بات کا برملا اظہار بھی کر چکے ہیں کہ برطانیہ نے ان کے کہنے پر یہودیوں کو فلسطین میں بسایا۔

میں یہاں صرف ایک نیوز چینل کی مثال دوں گا باقیوں کے متعلق آپ خود سمجھ لینا وہ نیوز کس مقصد کیلئے دیتے ہیں۔آپ بی بی کی روز کی خبریں دیکھیں مثلاً کل انہوں نے حماس کے اس ونگ کے متعلق خبر دی جو یرغمالیوں کی حفاظت کرتا ہے یعنی نگہبانی

بی بی سی نے لکھا

اس پر سرار اور خفیہ دستے کے ارکین ءء روشنی سے دور نظروں سے اوجھل رہتے ہیں اور جب وہ گھر جاتے ہیں تو اپنے خاندان کے لوگوں کو کچھ نہیں بتاتے۔'

یہ خفیہ یونٹ ءء وخدۃ الظل،، یاں ءشیڈو یونٹ،، کہلاتا ہے جو یرغمالیوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کا زمہ دار ہے۔

یہ BBC Urdu کی خبر کا متن تھا

اب آپ سمجھیں وہ لوگوں کے ذہن میں کیسا تصور مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور یہ جان لیں برطانیہ ہر حال میں یہودیوں کا اسرائیل کا مددگار ہے اور یہ ادارہ BBC ہر حوالے سے برطانیہ کی حکومت کے اخراجات پر چلتا ہے یعنی اگر تو کوئی غیر سرکاری ٹی وی چینل ہو تو اس کے متعلق آپ گمان کر سکتے ہیں اسکی آزادانہ پالیسی ہے مگر یہ تو سرکاری چینل ہے۔اب آپ یہ سوچیں کہ BBC کو حماس کے متعلق غلط پراپوگنڈا کرنا چاہیے یاں ان کی ایڈورٹائزنگ کر کے انہیں مسلمانوں کی نظروں میں مقبول بنانا چاہتے سچے جہادی ثابت کرنا چاہیے ؟؟؟؟؟؟

ہونا تو یہ چاہیے BBC حماس کو بدنام کرے یہ ظاہر کرے کہ حماس ایک ظالم جماعت ہے مگر وہ تو حماس کو بڑا اچھا بنا کر پیش کر رہا ہے اور یقیناً وہ ایسا اس لئیے کر رہا ہے کہ مسلمان اسے اچھا سمجھیں اور یہ سمجھیں کہ وہ مسلمانوں کے ازلی دشمن اسرائیل سے جنگ لڑ رہی ہے قربانیاں دے رہی ہے

یہ اتنا بڑا سوال ہے اگر آپ اس پر قرآن وسنت کی روشنی اور میڈیا کے مقاصد کی روشنی میں غور کریں تو آپ فتنہ کا دجالیت کا سرا مل سکتا ہے۔میڈیا ایک ایک چیز کے متعلق گمراہ کرتا ہے چاہے وہ مذہب، سیاست، سائنس وٹیکنالوجی، تاریخ یاں کسی بھی چیز کے متعلق نظریات ہوں اور میں نے ان تمام گمراہیوں کے متعلق علیحدہ علیحدہ سینکڑوں مضامین حوالوں اور دلائل کیساتھ لکھے ہیں۔

ہم مسلمانوں میں صرف دو صفات پائی جاتی ہیں اول جذباتی پن اور دوم جاہلیت میڈیا ہمیں ہر وہ شو دکھاتا ہے جس سے ثابت ہو سکے کہ اسلام زندہ بھی ہے اور کفر کو اس سے خطرہ بھی لاحق ہے حالانکہ وہ ہمارے اسلام کو ہمارے سیاسی نظام کیساتھ ڈیڑھ سو سال پہلے ایسے لپیٹ چکے جیسے تاتاریوں نے عباسی خلیفہ کی لاش کو قالین میں لپیٹ کر اوپر گھوڑے دوڑائے تھے

اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں، میں ان تمام دھوکوں کے متعلق جسے دجالیت کہا جاتا تک اب تک ہزاروں ویڈیوز بھیج چکا ہوں۔

https://www.facebook.com/share/p/14eZBkUv5x/

سیکولر مسیحا کا کردار (حصہ پنجم)

ہیگل کا فلسفہ کیا تھا

پرابلم، ری ایکشن، سلوشن انیسویں صدی کے مشہور جرمن فلاسفر ہیگل نے یہ ٹرم ایجاد کی تھی وہ فری میسن تھا اور اس نے اپنے فیلو بھائیوں کیلئے لوگوں کو کنٹرول کرنے کا بہترین طریقہ ایجاد کیا-پہلے مسئلہ کھڑا کرو، پھر لوگوں کا اس مسئلہ پر رد عمل دیکھوں لوگ یقیناً حکومت کیطرف دیکھیں گے اور تیسرے مرحلے میں حل پیش کر دوں-یہ بہترین طریقہ ہے ہر اس چیز کو قبول کرانے کا جو عام حالات میں عوام قبول نا کریں-

ہیگل کے بہت بعد میڈیا کو ترقی دی گئی اور اب یہ کام اور آسان ہو گیا کیونکہ پراپوگنڈا کے ذریعے اس چیز کو بھی مسئلہ بنا دیا گیا جس کا کبھی وجود ہی تھا اور جس شکل میں اسے لوگوں کے سامنے پیش کرنا مقصود تھا وہ میڈیا کے پراپوگنڈا کے ذریعے آسان تر ہو گیا-عام آدمی پیدا ہوتا ہے اور میڈیا کو خبر دینے والے ذریعہ کے طور پر دیکھنا سننا اور سمجھنا شروع کرتا ہے وہ دیکھتا ہے کہ اس کے گرد و پیش والے لوگ بھی میڈیا کے متعلق وہیں رائے رکھتے ہیں جو میں نے احذ کی ہے اسے سکول میں بھی یہیں بتاتا جاتا ہے کہ ٹی وی خبر رسانی کا ادارہ ہے سکول میں دین کا مختصر اور منتخب شدہ نصاب اس لئیے پڑھایا جاتا ہے تا کہ یہ یقین پیدا کیا جاسکے کہ ہم اسلامی ملک میں رہتے ہیں اور وہ لوگ جن کے بچے مدرسوں میں جاتے ہیں وہ بھی اپنے بچے سکولوں میں بھیجتے رہیں مگر یہاں پھر سے ایک حامی ہے سکولوں اور مدرسوں کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہاں الگ الگ قسم کے ذہن تیار ہو رہے ہیں-

سیکولر حضرات مدرسوں کے خلاف زبان طعن دراز کرتے پائے جاتے ہیں یہ سب وہ جان بوجھ کر کرتے ہیں یہ فری میسن کی وہ گرینڈ سکیم ہے جس سے عام ذہن واقف نہیں ہے کیونکہ اس نے سکولوں اور مدرسوں میں جو منتخب مختصر نصاب پڑھا ہے اس نے اس کا استاذہ پر اعتماد مضبوط کرا دیا ہے اور وہ کبھی بھی یہ جان نہیں پاتے کہ ہمارے استاذہ بھی ہمارے کتنے جاہل اس لئیے ہیں کہ وہ بھی اسی نظام تعلیم اور اسی نصاب کے پڑھے ہوئے ہیں اگر ہم گھروں میں بیٹھ کر صرف کتب احادیث کے باب الفتن پڑھیں دجال اور دجالیت کو سمجھیں اور اسکے ساتھ تاریخ پڑھیں اور حالات حاضرہ کا جائزہ لیں تو ان دونوں تعلیمی نظاموں یہاں کے منتخب اور مختصر نصاب تعلیم کی دجالیت بڑی آسانی سے سمجھ آسکتی ہے-فری میسن نفسیاتی حربے استعمال کرتے ہیں وہ دونوں طرف کے گروہوں کو کنٹرول کرتے ہیں وہ طبقہ جو سیکولرازم سے قربت محسوس کرکے مذہبی طبقہ سے نفرت کرتا ہے اور وہ مذہبی طبقہ جو سیکولر طبقہ کو گالیاں دیتا ہے ان دونوں کو نہیں معلوم کہ ہمارے حیالات واحساسات کو کنٹرول کیا جارہا ہے ان کو ہمارے اندر پلانٹ کیا جارہا ہے اور سب سے بڑا انجنئیر یعنی ابلیس یہ چاہتا ہے کہ ان کے درمیان اختلاف رہے کیونکہ اسی تفرقہ کو ہتھیار بنا کر وہ ورلڈ آرڈر کا نفاذ کریں گے-

اگر تو مذہبی طبقہ مدرسوں میں دین پڑھے اور ان کا کوئی ہمدرد ان پر نصاب تعلیم کی خامیاں واضح کر دے تو یہ خطرے کی بات ہے مثلاً میں نے ایک عالم دین سے پوچھا جو مدرسہ کے پڑھے ہوئے تھے کہ اس وقت امت کا بڑا مسئلہ کیا ہے تو انہوں نے کہا دجالیت میں خود بھی دجالیت پر تحقیق کرتا ہوں میں نے اگلا سوال کیا کیا دجالیت پر مدرسوں میں کوئی خاص کتاب پڑھائی جاتی ہے تو وہ سوچ میں پڑ گئے کیونکہ ان کو معلوم تھا اب یہ مدرسوں کو برا بھلا کہے گا -اب یہاں انسانی نفسیات اور خارجی ماحول کی بات کر لیں ایک ایسا شخص جس نے آٹھ دس سال مدرسہ میں پڑھا ہو اور اتنے ہی سال اسے آگے پڑھاتے گزر گئے ہوں وہ بھلا کیسے مان لے گا کہ میں نے جو پڑھا وہ بھی دجالیت تھی دین نا تھا اور جو پڑھا رہا ہوں وہ بھی دین نہیں ہے گویا وہ کیسے مان لے گا کہ میں نے زندگی کے پینتیس چالیس سال تباہ کر دیئے آج کی دنیا میں جہاں ہر طرف مادہ پرستی کا غلبہ ہے درس نظامی کیا ہوا شخص بھی روزی روٹی کے مارا پھرتا ہے اس کے اخراجات پورے نہیں ہوتے کیا اس کی اخلاقیات سے آپ توقع کر سکتے ہیں کہ وہ یہ بات قبول کر لے گا یاں اس کا نفس آڑھے آجائے گا

یہاں ہمارے نصاب تعلیم میں نفس کی تعلیم پر توزیرو توجہ نہیں دی جاتی اور جہاں نفس پر توجہ ہے وہاں علم نہیں ہے جب تک یہ دونوں چیزیں نہیں ملتی تب تک دجالیت کی سمجھ کہاں آئے گی۔

یہاں بنیادی طور پر فری میسن کا طریقہ کار پر بحث مقصود تھی کہ وہ کیسے ایک چیز کو مسئلہ بناتے ہیں اور پھر خود ہی اس کا حل پیش کرتے ہیں اور عالمی حالات و واقعات سے کچھ مثالیں پیش کرنا مقصود تھی مگر بیچ میں علما اور مدرسوں کی بحث آگئی تو اس مضمون میں اسی بحث کو سمیٹتے ہیں۔دجالیت زدہ دنیا وہ دنیا ہے جس میں خود دجالیت کو ہی اینٹی دجالیت تسلیم کیا جائے مختلف حیالات کے لوگ مختلف چیزوں کو گمراہی حیال کرتے ہیں اور خود کو درست سمجھتے ہیں جبکہ یہ فری میسن کا شیطان کے گروہ کا کیا دھرا ہے انہوں نے خود ہزاروں گروہ اور ہزاروں نظریات پیدا کیئے ہیں تاکہ کبھی بھی انسانیت ہمارے منصوبوں کو سمجھ کر ہمارے خلاف مجتمع نا ہو سکے۔علماء پر زبان طعن دراز کرنا دجالیت نہیں ہے بلکہ علما کا دفاع کرنا دجالیت ہے کیونکہ علم کو سینوں سے نہیں بلکہ علما کی روحیں قبض کرنے سے اٹھالیا گیا ہے اور میں نے جو دین میں قرآن اور حدیث کی چودہ کتب اور اگر اسلام کی بات کریں تو تاریخ یعقوبی و مسعودی وطبری والبدایہ والنہایہ والکامل ابن اثیر و تاریخ ابن خلدون پڑھی ہے اس سارے علم کی روشنی اور حالات حاضرہ کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہوں کہ یہ علم اٹھائے جانے والی پیشن گوئی آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے پوری ہو چکی ہے جب کفر کے فتووں کا بازار سجایا گیا دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث کی تفریق پیدا ہوئی اس سے پہلے جبتک مسلمانوں کے ہاں اہل سنت اور اہل تشیع کی تفریق تھی تب تک معاملات ٹھیک چل رہے تھے۔

کوئی بھی آدمی جاہل نہیں ہوتا اسے تعلیم سے جاہل بنایا جاتا ہے اور اگر آپ کو کم محنت اور مطالعہ سے دجالیت کو سمجھنا ہے تو میڈیا کی رپورٹنگ کو سٹڈی کرنا شروع کر دیں اور یہ جاننے کی کوششوں میں لگ جائیں کہ میڈیا کا ایک نکتی ایجنڈا کیا ہے۔اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے جب آپ سمجھ لیں گے کہ میڈیا وہ دھوکہ دے رہا ہے جس کا اس حدیث میں ذکر ہے تو آپ کیلئے باقی معاملات کو سمجھنا آسان ہو جائے گا کیونکہ تمام فرقہ کے نمایندہ علما میڈیا پر تو آتے ہیں اور جہادی ریاست سے نالاں ہیں وہ بھی سمجھ جائیں گے کہ میڈیا کس طرح سے عالمی جہاد کی پرموشن کرتا ہے لوگوں کو یہ یقین دلاتا ہے کہ جہاد ہو رہا ہے۔یعنی علما ہوں یاں جہاد کو درست سمجھنے والے ان دونوں کو اپنے نظریات کی حقیقت کا اندازہ میڈیا کو سمجھنے سے ہو جائے گا۔ہر فرقے کے نمائندہ علما اور جہاد کی پرموشن دونوں کا سبب میڈیا ہے۔اور دوسری طرف یہ دونوں طبقات یعنی جہادی ذہن اور علما دونوں سمجھتے ہیں کہ بے حیائی کے فروغ میں صرف اور صرف میڈیا کا ہاتھ ہے اب یہ کیسے ممکن ہو کہ برائی اور اچھائی ایک جگہ جمع ہو جائیں یعنی میڈیا علما کو بھی بلائے، جہاد کی پرموشن بھی کرے اور بے حیائی کو بھی فروغ دے یاں اگر ہم آسانی سے کسی نتیجے پر پہنچا چاہتے ہیں تو میڈیا یہ یقین دلانا چاہتا ہے کہ بے حیائی کے باوجود اب تک اسلام بھی موجود ہے اور جہاد بھی کسی نا کسی شکل میں موجود ہے اس لیئے دور دجالیت اور دجال دونوں ابھی دور کا قصہ ہیں۔

پوری انسانی تاریخ میں اور اب بھی عالمی سطح پر تمام واقعات ایک پیٹرن کی صورت میں ہوتے ہیں جو شخص اس پیٹرن کو سمجھ لیتا ہے پہلے ادوار میں وہ ابلیسیت کو سمجھ لیا کرتا تھا اور اب دجالیت کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔دجالیت سے بچنے کے دو طریقے ہیں آج کی دنیا میں وہ لوگ جن کے متعلق آپ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے دجالیت کو سب سے زیادہ بیان کیا ہے وہ خود دجالیت کے سب سے بڑے مبلغ ہیں اور دوم نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کی وہ روایت فتنہ کے زمانہ میں وہ شخص سب سے نیک بخت ہو گا جو غیر مشہور ہو گا اگر وہ باہر نکلتا ہے تو پہچانا نہیں جاتا گھر بیٹھا رہتا ہے تو کوئی اسے غیر حاضر نہیں سمجھتا۔اس حدیث کو کلید بنا جب آپ کسی سے دین لے رہے ہوں آج میڈیا کی بدولت ہم دین کے مشہور ورژن اور حقیقت کے مشہور ورژن پر ایمان لانے کے فتنہ میں مبتلا ہیں اب دیکھیں عالمی جہادی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں ہے میں عموماً لوگوں سے میڈیا سکے متعلق رائے طلب کرتا ہوں ہر طبقہ

اور نظریہ کا آدمی منفی رائے دیتا ہے اس کے باوجود میڈیا کیطرف سے عالمی جہاد کی پرموشن کے باوجود اس کو حقیقی مانتا ہے گویا میڈیا کو گالی دے کر اس پر ایمان لانے کا رجحان ہی دجالیت ہے یعنی ایک چیز کا برا ہونا بھی ہمارے لاشعور میں پیوست ہے اور اس کے باوجود وہ بری چیز میڈیا ہی ہر چیز کے متعلق ہماری ذہن سازی بھی کر رہا ہے۔

میڈیا ایک مذہب ہے اور یہ آج کی دنیا کا واحد مذہب ہے کوئی یہودی ہو نصرانی ہو یاں مسلمان ہو اسی مذہب کا پیروکار ہے مگر اس مذہب کی مجبوری ہے کہ یہودی وعیسائی ومسلمان کی پہچان برقرار رکھے کیونکہ آخری مذہبی جنگ کیلئے یہ تفریق ان کی ضرورت ہے جبکہ آخری مذہبی جنگ کے بعد وہ تباہی کا چکیں گے تب دجال کے ون ورلڈ ریلیجن کا اعلان ہو گا یہ ان کا یعنی فری میسن کا منصوبہ ہے اور اس منصوبے کی تکمیل کیلئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان نفرتوں کو فروغ دیا جارہا ہے پہلے ٹرمپ نے اپنی اور قسم کی شناخت بنائی اور اسی بات کو پختہ کرنے کیلئے ٹرمپ کو عمران خان کا دوست ظاہر کیا گیا فری میسن کا یہیں طریقہ کار ہے وہ صدیوں سے ایسا ہی کرتے چلے آرہے ہیں انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے جن کو دشمن بنانا ہو پہلے ان کو دوست ظاہر کرتے ہیں پاکستان اور امریکہ دونوں اگلی صلیبی جنگ میں اہم کردار ادا کریں گے پاکستان میں پی ٹی آئی کی حکومت ہو گی اور امریکہ میں ٹرمپ یاں اس کا نائب 2023 میں اپنے مضمون دجال آرہا کے عنوان سے میں نے ٹرمپ کے دوبارہ صدر منتخب ہونے کی پیشن گوئی کی تھی جو پوری ہوئی۔اب ممکن ہے ٹرمپ کے قتل کا ڈرامہ رچایا جائے اور اسکا الزام ایران پر لگایا جائے۔یہ جو ایران اور طالبان کی سطح پر اور سعودی عرب و ایران کی سطح پر اور جو ایران اور شامی انقلابیوں کے درمیان دشمنی کو ظاہر کیا جارہا ہے اس کا مقصد بھی وہیں ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے جن کو بعد میں انہوں نے اپنے مقاصد کیلئے دوست بنانا ہے انہیں پہلے دشمن ظاہر کیا جاتا ہے۔

جب پارچنار کے مقامی اور شامی انقلاب کے عالمی واقع کے تناظر میں اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان نفرتیں بڑھائی جاتی ہیں اور ہم ایسے لوگوں کو نفرتیں برتنے سے روکتے ہیں اس عمل کو بھی فری میسن اپنے کام میں لائیں گے بعد میں جب شامی مجاہدین اور ایران کا ٹرمپ کے سٹیجڈ قتل پر اتحاد ہو گا تو نفرتوں کے مارے دونوں فرقوں کے افراد سمجھیں گے چلوں ٹھیک ہو گیا پہلے ہی کچھ لوگ کہتے تھے یہ نفرتیں اسلام کیلئے نقصان دہ ہیں بہتر ہے اب اسلام کفر کے خلاف جمع ہو رہا ہے۔گویا پہلا ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے اور اب خود تو مسلمان ہیں مگر کفر کے خلاف متحد ہو چکے ہیں گویا کوئی کافر ہے نا مسلمان جب ابلیس چاہتا ہے دونوں گروہ مسلمان کہلاتے ہیں اور جب وہ چاہتا ہے تب دونوں گروہ مسلمان کہلاتے ہیں۔

یہاں ہم بحث کے اگلے نکتہ کی یاد دہانی کیساتھ بحث کو روکیں گے جو اس بحث کو سمجھنے اور کڑیاں ملانے میں مددگار ہو گا کہ ٹرمپ نے شروع میں جنگیں ختم کرنے کا اعلان کیوں کیا اور اس نے کیوں وعدہ کیا کہ وہ یوکرائینی اور فلسطینی جنگ ختم کرادے گا۔

https://www.facebook.com/share/p/15Zg1Xpugg/

تحقیق اس دور کی ضد ہے

پوری دنیا پہلے ہی یہودیوں (یہ یہودی کا نام لیکر وہ دھوکہ دیتے ہیں اصل میں ابلیس کے کنٹرول میں ہے) کہیں زمین کا ایک انچ بھی ایسا نہیں ہے جہاں ابلیس کی حکمرانی نا ہو اور یہ اب نہیں ہوا یہ وطنی قومی ریاستوں کے قیام کے وقت سے ہو گیا تھا
عیسائیوں کے ہاں ابلیسی اثرات سے آزاد آخری ریاست روسی سلطنت تھی جہاں شخصی نظام حکومت تھا ناکہ (جمہوری غیر فطری دجالی نظام حکومت جس میں ابتک دنیا کا کوئی شخص بھلائی کا ایک ذرا بھی نہیں پاتا مگر چونکہ میڈیا نے بعض شیطان سیاستدانوں کو مقبول بنا رکھا ہے اس لیئے ان سے محبت پال کر ہر کوئی جہنم میں جانے کا سامان تیار کر رہا ہے) جمہوری نظام اور مسلمانوں کے ہاں آخری آزاد ریاست سلطنت عثمانیہ تھی (جو حدیث کی تمام کتب میں موجود حذیفہ بن یمان کی روایت کے مطابق مسلمانوں کی جماعت اور امیر کی آخری نشانی تھی اس کے بعد نا مسلمانوں کی جماعت رہی اور نا امیر اور تب سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ حکم نافذ ہو گیا جو حذیفہ بن یمان کو دیا تھا کہ جب جماعت اور امیر نا رہیں تب بقیہ تمام جماعتوں سے الگ ہو جانا گویا بعد میں بھی دجال کے ہاتھ پر بیعت سیاسی واسلامی وجہادی جماعتیں حق والی جماعت ہونے کا دھوکہ دیتی رہیں گی)
استعماری طاقتوں کا عروج دجال اور ابلیس کی حکومت کا آغاز تھا انہوں نے دنیا کو قبضہ میں لیا آخری دو بادشاہتیں ختم کی وہ میڈیا (دجال کا پراپوگنڈا کا ہتھیار یعنی دجال کی کتاب جس پر ایمان لایا جانا تھا) لائے اور پھر دنیا کو آزاد کر گئے (حقیقت میں دنیا کی آزادی وہ دھوکہ تھا جو ابلیس کے پوری دنیا پر قبضہ کی حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے دیا گیا)
اسلاموفوبیا، گریٹر اسرائیل، تیسرا ہیکل، مسیحا کا انتظار وغیرہ یہ سب کہانیاں اسی دھوکہ کو سچ ثابت کرنے کیلئے گھڑی گئی ہیں اس وقت سے لیکر آدم کی اس دنیا میں آبادی تک ابلیس کو صرف ایک فوبیا رہا ہے اور وہ ہے انسانیت فوبیا جب تک اسلامی خلافت رہی تب تک اسلاموفوبیا تھا خلافت کیساتھ مسلمانوں کی جماعت اور امیر دونوں رحصت ہو گئے پہلے جماعت کیساتھ رہنے کا حکم تھا اب جو جماعت سے جڑا ہے وہی گمراہی کی موت مرے گا کیونکہ اب جماعتوں سے کٹنے کا حکم ہے۔ان جماعتوں میں دوزخ کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں۔
جس دن دنیا سے پہلی مذہبی ریاست کا خاتمہ کیا گیا یعنی برطانوی بادشاہت (اور عیسائیت کا ڈیڑھ ہزار سال سے چلنے والا فطری شخصی نظام حکومت) اسی دن گریٹر اسرائیل کی بنیاد پڑی تھی اور جس دن مسلمانوں کی آخری مذہبی ریاست کا خاتمہ کیا گیا اس دن گریٹر اسرائیل کا وجود مکمل ہو گیا ابھی سانپ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور آج جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں جان لیں چینی سانپ کے سال کا آغاز ہو چکا ہے نقلی مسیحا اقتدار میں ہے چین کا سب سے بڑا آرٹیفیشل انٹیلیجنس سرویلنس کا نظام، ٹرمپ کی آتے ہی آرٹیفیشل انٹیلیجنس میں سرمایہ کاری اور ڈیپ فیک کی آمد یہ تین الگ کہانیاں نہیں ہیں یہ اس نئے دور کا آغاز ہے جس کو نشاۃ ثانیہ سے یاد کیا جاتا ہے گمراہی کے ایک اور دور کا آغاز اس دنیا کا سب سے بڑا سچ پوری دنیا پر دھوکے کی حکومت ہے اور اس کا علاج آگاہی پھیلانا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ سے وہ محفوظ رہے گا جسے اللہ تعالیٰ علم کیساتھ زندہ رکھے۔
وہ ہر اس چیز پر لوگو کا یقین مضبوط کرانا چاہتے ہیں جو انسانیت کیلئے نقصان دہ ہے لوگ ذاتی فائدہ دیکھتے ہیں اجتماعی نقصان جائے بھاڑ میں۔یہیں احساس کی موت ہے یہیں ابلیس کی فتح ہے۔حالت یہ ہے خود سارے ملحد ہیں اور دجالی ذہن سازی کے باعث نعرے لگاتے پھرتے ہیں کہ الحاد کی موت واقع ہو گئی جو منہ میں ڈالا جاتا ہے اسی کی جگالی کرتے رہتے ہیں خود نا دین پڑھا نا عمل کیا مولوی کو خدا بنا کر اس کے دین پر عمل کرنا ضد، ہٹ دھرمی اور فیشن بنالیا ہے مولوی نے دین کے مطالعہ پر لگایا نہیں اور جو توجہ دلاتا ہے اس سے بداخلاقی۔ان جاہلوں کو یہ تک نہیں معلوم جب ملحد مولوی پر تنقید کرتا ہے تو وہ

اس لیئے نہیں کرتا کہ مولوی اسلام کا چوکیدار ہے بلکہ وہ اس لیئے کرتا ہے کہ تم اسے چوکیدار سمجھتے رہوں اور مولوی دجالیت پھیلاتا رہے تمہیں جہنم کی طرف بلاتا رہے تم خود کبھی دین کے مطالعہ کی طرف نا جاؤ۔

ویسے تو یہ Age of reason ہے مگر جو حقیقت چھپی ہے وہ Age of prapognda کا نہاں تصور ہے پراپوگنڈا کے ماہرین (اہل قلم، دانشور، علما اور سیاستدانوں) کو فری میسن کے حصوصی سکولوں میں تیار کیا جاتا ہے اور بعض کہانیاں تو ایسی ہوتی ہیں جن میں انتہائی بھدے ایکٹر بھی کام آجاتے ہیں جیسے جنگوں کے سٹیج شویاں سیاسی شحصیات کے قتلوں کے سٹیجڈ ڈرامے شامل ہیں۔

اجتماعی شعور میں یہ بات ودیعت کر دی گئی ہے (سب پراپوگنڈا سے ہوا ہے نا کہ تعلیم سے) کہ تمہارا مذہبی شعور غالب ہے تو اخلاقی شعور کی کوئی ضرورت نہیں حالانکہ نبوت کا خاصہ ہی اخلاقی شعور ہے اگر میں نبوت کے اجزا سے واقف ہوں تو چاہے میرے سامنے کوئی خدا کا ہی انکار کیوں نا کردے میں اپنے بھرپور علم سے اس شخص کو قائل کرنے کی کوشش کروں گا نا کہ بداخلاقی سے اس کو اس عقیدے پر قائل رکھنے کی وجہ دوں گا یعنی جب میں بداخلاق ہوں تو تصور خدا کی کیا وقعت۔ مگر پراپوگنڈا کی دنیا میں خدا کا انکار تو قبول ہے مگر وہ جو میڈیا کا مذہب ہے اس کا انکار کسی کو قبول نہیں میڈیا کے مذہب کا جز ہے عمران خان جیل میں ہے نواز شریف اسکا دشمن ہے حماس جنگ لڑ رہی ہے افغانستان میں اسلامی حکومت ہے، دجال نہیں آیا، زمین متحرک ہے وغیرہ وغیرہ ان مذاہبِ میں اکثریت ہم حیال ہے مگر کافی ساری شاخیں پھر بھی ہیں۔ ذہن میں اپنے تصورات پر شک پیدا ناہونا اندھی تقلید کی نہیں جامد ذہن اور نری جاہلیت کی علامت ہے ورنہ بڑھتے علم کیساتھ (اگر وہ قرآن وسنت کے مطالعہ سے ہو) خارجی دنیا کے متعلق شق پیدا ہونا ضرور ہے کیونکہ یہ ابلیس کی کنٹرولڈ دنیا ہے نظام اسکے ہیں ساری مذہبی وسیاسی وجہادی جماعتیں اسکی ہیں۔

جیسے ٹی وی سے جیمز بانڈ کی فلم نشر ہوتی ہے ایسے ہی 911، کرووونا، عالمی جہاد کے مظاہر نشر ہوتے ہیں ہیں مگر ہم خود بخود ہی (پراپوگنڈا کے باعث) ایک چیز کو فلم مانتے ہیں دوسری کو حقیقت حالانکہ سب ان تصویروں کا مجموعہ ہے (جو دین اور عیسائیت دونوں میں حرام تھی) مگر اب وہ ایک مکمل کہانی (عوام کی نظر میں حقیقت) بناتی ہیں۔ تھیوری کی تعمیر میں صرف ایک چیز کام کرتی ہے وہ ہے پراپوگنڈا روایت پرست، قرآن پرست یاں ملحد یہ اصطلاحات ہم نے من کو رازی رکھنے کیلیئے گھڑ رکھی ہیں ورنہ ہر قسم کے ایکٹرز ہی اپنے فن کا لوہا منوا رہے ہیں اور ہم سوائے حق کے ہر چیز کو مانتے ایمان لاتے ہیں اب یہ کہنا کہ ہم روایت کے وارث ہیں جو قابل فخر ہے سوائے منافقت کے کچھ نہیں۔ روایت کا معجزہ ہم پر بے اثر ہے کیونکہ ہم بندوں پر ایمان لا چکے ہیں اور میڈیا سب سے بڑا خدا ہے اس سے بڑھ کر تصویر اور ویڈیو کا دھوکہ ابھی اے آئی اور پروگرامز باقی ہیں جن کے مظاہر عقل کو زنجیروں کے باندھ دیں گے۔ ہماری کامن سینس اور نظریاتی رجحانات میں جو تضاد ہے ہم اس پر پہرا دینا ہی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں حالانکہ زندگی کا مقصد حصول علم ہونا چاہیے عقیدہ یعنی فہم دین مستعار ہو تو باعث زحمت ہے تحقیقی ہو تو نبوی منہج کہلاتا ہے۔ ٹھیٹھ تجربی علوم میں بھی ہمیشہ تصور ہی زیادہ مکمل ہوتا ہے تصدیق کبھی کامل نہیں ہوتی یہ انسانی علم کا تقدیری المیہ ہے

ہم خبر کو تصور اور تصدیق دونوں قالبوں میں ایک ساتھ ڈھالنے والے دور میں زندہ ہیں بالخصوص مذہبی ذہن چاہے وہ یہودی ہو عیسائی یاں مسلمان تحقیق سے عاری ہے اسے صرف مادرزاد عقیدہ اور اسکی حارجی شہادتوں سے پیار ہے

شعور کے ارتقا کا عمل میڈیا کی آمد کیساتھ رک گیا اب اگر ہم کہیں سے شعور کی ترقی کا گمان کریں بھی تو وہ میڈیا کے ان ہزاروں نظریات میں سے کوئی ایک ہوتا ہے جس پر جا کر ہمارا دماغ منجمد ہو جاتا ہے

https://www.facebook.com/share/p/12CZoYQbr1s/

جہاز گرنا جھوٹ چار ویڈیو

میڈیا رپورٹ کر رہا ہے امریکہ میں طیارہ گرا ہے یہ خبر نہیں بے خبری ہے خبر کی تفصیل کمنٹس میں

https://www.facebook.com/share/p/14oiAa79t2n/

بد اخلاقی کا مذہب (حصہ ششم)

صحابہ ایک مشرک کو پکڑ کر لائے اسے مسجد نبوی کے ستون کیساتھ باندھ دیا گیا وہ کافر تھا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے تو اس کا حال احوال دریافت فرمایا (راویوں نے جو خبر دی وہ پورے واقع کی خبر دی وہ سند کے پہلے راوی تھے جن پر جرح نہیں کی جاتی انہوں نے واقع رپورٹ کرنے میں کوئی ڈنڈی نہیں ماری) اس نے کہا محمد میرے نزدیک تمہارے چہرے سے برا کوئی چہرہ نہیں ہے تمہارے دین سے بڑا کوئی دین نہیں ہے اور تمہارے شہر سے برا کوئی شہر نہیں ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور واپس چلے گئے (مگر یہ مسکراہٹ طنزیہ نا تھی بلکہ پیار بھری تھی)

دوسرے پھر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حال احوال دریافت کیا تو اس کا جواب کل والا تھا تیسرے دن بھی اس کے رویہ میں کوئی فرق نا آیا۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو، وہ مدینہ سے باہر گیا غسل کیا اور واپس آکر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ایمان قبول کر لیا۔

محدثین نے یہ واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی دھاک بٹھانے کیلئے نہیں لکھا نا ہی اس واقع کو پڑھنے والا عام مسلمان آسانی سے اس میں اخلاقیات کے گہرے راز دریافت کر سکتا ہے محدثین نے یہ واقع آنے والے وقتوں کے مسلمانوں کیلئے لکھا ہے۔

وہ کافر تھا مسلمان نہیں تھا اس کا بس چلتا تو مسلمانوں میں سے جتنوں کو ہو سکتا قتل کر سکتا حتیٰ کے انتہائی قدم اٹھانے سے بھی نا چوکتا مگر جب اس کا پالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت یافتہ جماعت سے پڑا تو اس نے مسجد نبوی میں تین دن اخوت و مساوات اور اخلاق کے ایسے نمونے دیکھے جنہیں معاشرت کے معجزے سے تعبیر کیا جا سکتا آخری دن کا اس کا جواب ہے دھرمی نہیں تھی بلکہ کفر سے تائب ہونے کا اعلان تھا اور نور نبوت نے یہ آثار دیکھ لیئے تھے

سینکڑوں ہزاروں لوگ صحابہ کے ہاتھ پر ایمان لائے

نبی کے پاس تو معجزات تھے صحابہ کے پاس کیا تھا صرف اور صرف اخلاقیات اگر ہم میں سے کوئی بھی اس وقت کی مسلم جماعت کا حصہ ہوتا تو کسی ایک بھی اسلام قبول نا کرنے کا اکیلا سبب بنتا کیونکہ ہمارے اخلاق اسلام کی پوری عمارت گرانے والے ہیں اور جب ہم جیسے موجودہ معاشرے میں ہر کوئی بد اخلاقی ہو تو کوئی کعبہ کے پردوں کو بھی پکڑ کر کہے کہ یہ اسلامی معاشرہ ہے تو میں نہیں مانوں گا۔اخلاق اس وقت دل میں پختہ ہوتے ہیں جب دل میں خدا کا خوف ہو اور اللہ کی رحمت ہو یہاں دجالی علما نے تصویر کو حلال کیا اور ان کے عبادت گزار کہتے ہیں بس وہ علما ہیں انہوں نے تیرہ سو سال بعد اللہ کی خرام کردہ چیز کو حلال کر لیا (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشن گوئی فرمائی تھی اللہ کی خرام کردہ چیزوں کو خلال کر لیا جائے گا اور اسی دور کے متعلق فرمایا تھا کہ جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہوں گے)۔

اب ہر گھر میں تصاویر ہیں اور جس گھر میں تصویر ہو وہاں رخمت کے فرشتے نہیں آتے اور جہاں سے رحمت کے فرشتوں کو مستقل طور پر رخصت کر دیا جائے کیا وہاں شیطان کے داخلے پر پابندی ہوگی اس کے باوجود اگر اس گھر میں عبادات کا اہتمام کیا جاتا ہے اور سمجھا جاتا ہے کہ عبادات دین کا مغز اور

سب کچھ ہیں تو کیا وہ واقع ہی عبادات کہلائیں گی عبادات تب دین کا مغز کہلاتی ہیں جب دین بطور نظام نافذ ہو یہاں تو زمین کے ایک چپے پر بھی دین نافذ نہیں ہے دنیا کا کونسا حصہ ہے جہاں خرام کاغذی کرنسی اور بینکاری کا وجود نہیں ہے۔

جو کہتا ہے کہ دین کی دو شکلیں بن گئی ہیں یاں تین شکلیں وہ غلط کہتا ہے دین صرف ایک اور وہ اللہ کا دین نہیں ہے اس وقت دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان اور ساڑھے چھ ارب کافر نہیں بستے بلکہ آٹھ ارب کافر بستے ہیں مگر دجال کے ہاتھ پر بیعت مذہبی اشرافیہ نے ہمیں یقین دلایا ہے کہ دنیا میں سب بھی ساڑھے ایک ارب مسلمان بستے ہیں۔جب کوئی خود ہی مسلمان نا ہو تو اسے ہر اسلامی نام والا مسلمان لگے گا۔

کافر باہر کا دیں یاں کوئی الگ دین نہیں ہے وہ مذہبی اشرافیہ جو ہمارے جیسے دوسرے مسلمانوں کو دین سے نکال کر کافر کا سرٹیفکیٹ دیتی ہے وہ مذہبی اشرافیہ سارے کفر کا سبب ہے اور اسی مذہبی اشرافیہ کو ہم نے اللہ کے مقابل ٹھہرا لیا ہے وہ لوگ جو جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں (حدیث) انہیں ہم نے اللہ کے دین کی جانب بلانے والا سمجھ لیا ہے کیونکہ ہم نے خود دین پڑھا نہیں اور جب کوئی دین پڑھنے کا کہہ دے تو ناصرف ہماری آنا کو ٹھیس پہنچتی ہے بلکہ ہم اسے ٹیسٹ کرنے کیلئے غسل کے فرائض پوچھنا شروع کر دیتے ہیں یعنی دجالی مولویوں نے دیں کے نام پر جو کچھ سکھایا ہے وہیں پوچھتے ہیں کوئی بھی دوسرے سے اسلام کے سیاسی، معاشی و معاشرتی نظام کے متعلق نہیں پوچھتا بھلا کیسے پوچھیں جنہوں نے بتانا تھا نا انہوں نے بتایا اور نا ہی ان کو خود معلوم ہے۔

کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نے فرمایا علم کو اللہ ایسے نہیں اٹھائے گا بلکہ جو علما ہیں ان کی روحیں قبض کر لے گا پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ہم سمجھتے ہیں مدرسوں میں دین پڑھایا جارہا ہے جب میں کہتا ہوں تم خود دین پڑھوں اور دیکھوں کیا واقع ہی وہیں دین ہے جو مدرسوں میں پڑھایا جارہا ہے یاں مدرسوں میں دجالیت پڑھائی جارہی ہے تو مجھے گالیاں پڑتی ہیں کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں جس دجالی دین پر وہ کاربند ہیں میں اسکو گالی دے رہا ہوں گالی خاص ہجوں سے مل کر بنتی ہے جن کو میں تو ادا نہیں کر سکتا مگر دین مولوی پر ایمان لانے والے بلا جھجک برتتے ہیں کیونکہ ان کے دل سے اللہ کا ڈر نکل گیا ہے گالی اور بداخلاقی تو کسی کافر کیساتھ بھی جائز نہیں ہے۔

یہاں ایسے بھی دجالی مولوی ہیں جنہوں نے گالیوں کو دین سے ثابت کر رکھا ہے تاکہ ہر کوئی اس دین کے خلاف (جو سنا سنایا ہے) کسی کو بھی دیکھے تو اسکی گالیوں سے تواضع کرے۔

آج کا مقبول ترین دین میڈیا ہے نیوز چینل اس کے مندر اور نیوز اینکر پروہت ہم اپنے پیسوں سے ٹی وی موبائل خرید کر دوزانوں یاں چار زانوں بیٹھ کر لیٹ کر یاں کھڑے ہو کر دن رات ان پروہتوں کی باتیں سنتے اور ان پر ایمان لاتے ہیں اور میں زندگی میں ایسے اشحصاص کو بھی جانتا ہوں جنہوں نے فرمایا وہ چار کتابوں کے مصنف ہیں اور پوچھنے پر بغیر شرمندہ ہوئے بتایا کہ عمر ساٹھ سال اور پورا قرآن ایک بار بھی سمجھ کر نہیں پڑھا۔

جب آپ نے دینی میں زندگی کے پچاس سال برت لیں تب اگر کوئی آپ کے نظریہ پر انگلی اٹھائے تو لوگ اس کو گالی دیتے ہیں۔کسی ایک شخص کو بھی اللہ کا ڈر نہیں ہے کہ وقت اللہ کی امانت ہے میں اس کا درست استعمال کروں دین پڑھ لوں کیونکہ مولویوں کی اللہ نے سند نازل نہیں کی اور دین میں سوائے نبی کے کسی اور کی بات تب تک قبول نہیں جبتک کہ اس کا صادق و امین ہونا ثابت نا ہو جائے۔لوگ کہتے ہیں تمہاری بات کیوں قبول کریں میں کہتا ہوں تو قرآن پڑھو میں نے کونسا میری بات قبول کرنے کو کہا ہے ہاں جو تم کرسکتے ہو وہ میری کسی ایک بات کو قرآن وسنت کے خلاف ثابت کر دوں تاکہ میں اصلاح کر سکوں

https://www.facebook.com/share/p/15bLkFm7kx/

کونسا اسلام خطرے میں ہے

ریاست ہو، مذہب ہو کوئی فرد ہو یاں معاشرہ اس کے زوال کا آغاز ہمیشہ اس کے اندر سے ہوتا ہے۔ تاریخ کے ہر دور میں لوگوں کی اکثریت جاہل رہی ہے انہیں صرف پیٹ بھرنے کا دھیان رہتا ہے نظام کیا چیز ہے ریاست کیسے چلتی ہے وغیرہ وغیرہ اس سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا تھا۔اگر کوئی مذاغل سلطنت کا فرد ہے تو اس یہ جاننے میں کوئی دلچسپی نا تھی کہ روس میں کیا ہو رہا ہے اور ناہی حکمرانوں کی ان معاملات کی پرواہ تھی وہ بس اپنے پڑوسیوں کا حیال رکھتے تھے اور اگر کبھی دشمنی بڑھ جاتی تو پھر اور دوست تلاش کیئے جاتے مگر آج کی دنیا میں میڈیا آپ کو پورے عالم کی خبروں سے باخبر رکھے ہوئے ہے اور لوگ سمجھتے ہیں ہم تاریخ کے سب سے باخبر دور میں جی رہے ہیں۔

نصاب تعلیم میں سوائے ایک چیز کے باقی سب سکھایا جاتا ہے اور وہ ہے سوچنا، تنقیدی نگاہ ڈالنا اور تحقیق کرنا۔کیا کسی نے کبھی سوچا اس دور میں ہمیں باخبر رکھنے کا بندوبست کیوں کیا گیا ہے حالانکہ آج سے سو یاں دو سو سال پہلے یعنی جب اخبارات کا دور شروع ہوا_لیکن اگر آپ اخبارات کے دور سے پیچھے جائیں تو نا کسی ریاست کو لوگوں کو باخبر رکھنے کی ضرورت تھی اور ناہی کسی فرد، گروہ یاں جماعت کو ایسا حیال آیا۔فرض کریں باخبر ہونا آپ کیلئے کتنا مفید ہے یاں فیس بک سے آپ کتنا فایدہ اٹھا رہے ہیں۔اگر علم کی بات کرنی ہے تو آپ نے زندگی میں کتنی بار قرآن پڑھا ہوگا صحابہ اجازت مانگتے رہے ہمیں کم سے کم وقت میں پورا قرآن پڑھنے کی اجازت دیں مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن کی خد مقرر فرمائی اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت دیتے تو شاید وہ لوگ ایک دن میں تین بار سے زیادہ قرآن پڑھتے۔یہ آسمانی خبریں ہیں میں ان لوگوں سے بھی واقف ہوں جو ساٹھ سال میں ہیں اور ایک بار قرآن مکمل نہیں پڑھا، ان حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں اچانک میڈیا کا ظہور ہوا ہے (جب انہوں نے ساڑھے پانچ ہزار سال سے بغیر تبدیل ہوئے چلے آنے والے تمام نظام اچانک بدل ڈالے معاشی و معاشرتی و سیاسی ہر قسم کا نظام) وہ میڈیا آپ کو خبر دیتا ہے کہ سویڈن میں قرآن کی توہین کرنے والے کو قتل کر دیا گیا ہے اور آپ خوشی کے شادیانے بجانے لگتے ہو۔

آپ یہ سوچیں بیک وقت سو نیوز چینل آپ کو دنیا بھر کی خبروں سے مستفید کر رہے ہیں آپ کو اس کا فایدہ کیا مل رہا ہے دنیا سے باخبر کر کے آپ گردو پیش میں کونسی تبدیلیاں برپا کر رہے ہیں 100 فیصد لوگوں کو دیکھا گیا ہے ان سے ذرا سا اختلاف کر لیں فورا بد اخلاقی پر گالیوں پر اتر آئیں گے آپ کو کافر اور قادیانی قرار دے ڈالیں گے یہ ہے وہ تبدیلی جس کا اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے اور ہم اپنی ذات میں لانے سے قاصر ہیں تو ہم عالمی خبروں یاں ملکی خبروں سے واقف ہو کر کیا کریں گے۔یہ باتیں میں اس لیئے نہیں کر رہا کہ آپ کو باخبر نہیں رہنا چاہیے بلکہ اس لیئے کر رہا ہوں کہ آپ کو باخبر رکھنے کا اتنا پرزور اہتمام کیوں کیا گیا ہے دنیا کی تاریخ میں جو کام نہیں ہوا وہ پچھلے ڈیڑھ سو سال سے اس قدر زیادہ کیوں ہو گیا ہے کہ اب ٹی وی موبائل اور سوشل میڈیا کے بغیر پانی کا گھونٹ تک ہمارے خلق سے نہیں اترتا۔

اکثر واقعات ہوتے ہیں میں لوگو کے میڈیا پر ایمان سے حیران ہوتا ہوں اور پوچھتا ہوں تمہارے پاس ثبوت کیا ہے فلاں جگہ پر ایسا ہوا ہے کیا تم نے تحقیق کی ہے تو فورا کہتے ہیں پکی خبر ہے تم گھبراؤ نہیں فلاں چینل نے بھی تصدیق کر دی ہے اور فلاں نے بھی اگر ان لوگوں سے کہاں جائے خلف اٹھاؤ تو یہ لوگ خلف بھی اٹھالیں گے حالانکہ یہ خبر ایسی چیز ہے جس کے معاملہ میں ایک صحابی دوسرے صحابی پر اعتبار نہیں کرتا تھا جبتک تصدیق نا کر لے صحیح بخاری باب العلم میں ہے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک قول کی تصدیق کرنے کیلئے مدینہ سے بصرہ دو ماہ کا کٹھن سفر کر کے گئے اور ہم گھر کے بیڈ روم میں بیٹھ کر تصدیق کر لیتے ہیں گویا تمام نیوز چینل کی سند قرآن میں آگئی ہے اور اللہ نے فرمادیا ہے BBC , CNN, جیو اور اے

آر وائی کو چلانے والے زمانے کے ولی ہونگے جن سے جھوٹ کا صدور ممکن ہی نہیں ہے اکثر ایسا ہوتا ہے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پیش کرتا ہوں لوگ نہیں مانتے مگر میڈیا کے معاملا میں کہتے ہیں ہاں بے فکر رہو فلاں چینل نے تصدیق کر دی ہے گویا میڈیا میاں رسول ہے جس کی خبریں جبرائیل علیہ السلام لیکر اترتے ہیں۔

مذہبی لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ کہتے نہیں تھکتے ہاں فلاں چینل نے تصدیق کر دی ہے فلاں سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹوئٹر پر یاں ٹیلی گرام پر فلاں فلاں چینل نے بھی تصدیق کر دی ہے میں مطمئن ہوں۔یہ اسلاف کے قصے ہم نے صرف اپنی منافقت چھپانے اور مذہبی پن ظاہر کرنے کو رٹے ہوئے ہیں عمل کے اعتبار ہے ہمارا دین میڈیا پر ایمان ہے وہ جی امام بخآری نے ایک راوی سے خدیث اس لیئے نہیں لی کہ وہ گھوڑے کو دھوکہ دے رہا تھا۔تم سب گھوڑے نہیں خچر سے سے بھی بدتر ہو جو بغیر تحقیق کے میڈیا کی ہر خبر پر ایمان لے آتے ہو۔میں نے لوگو کو 9/11 والے دن کی عام لوگوں کی ریکارڈ کردہ ویڈیوز دکھائی ہیں جن میں بلڈنگوں سے کوئی طیارہ نہیں ٹکرا تا دھماکے اندر ہوئے اور بلڈنگیں گری مگر جس نے بیس تیس سال تک مسلسل ٹی وی پرست جہازوں کو بلڈنگوں سے ٹکراتے دیکھا ہو وہ کہاں سے مانے گا بھلے ٹی وی فوٹیج فوٹو شاپ ہی کیوں نا ہو۔

اگر میں کسی کو کہوں تصویر خرام ہے تو کہتے ہیں تم جاہل ہو علماء نے کیمرے والی تصویر کی اجازت دے دی ہے اور جب میں اپنی کسی بات کے حق میں ویڈیو دوں تب کہتے ہیں یہ ایڈٹ ہے کیا تم جس چیز پر ایمان لاتے ہو وہ ویڈیو ایڈٹ نہیں ہو سکتی اور ویڈیو و تصویر سے دھوکہ دینا ممکن ہی تبھی ہوا جب عیسائی علما اور مسلم علما دونوں نے اسکو حلال کیا تم خود سوچوں اللہ کو تصویر سے کیا دشمنی تھی جو اسے خرام قرار دیا کیونکہ اللہ ابلیس کا بھی خالق ہے وہ اس کے منصوبوں سے آگاہ تھا۔افغانستان اسلامی حکومت ہے اس بات کو ثابت کرنے کیلیئے BBC نے ان کے اسلامی اقدامات کی تشہیر میں کوئی کسر نہیں چھوڑی BBC خبر تو دیتا ہے چاہے تنقید ہی کرے مگر تمہارا تو اس بات پر یقین مضبوط ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت اسلام کو نافذ کر رہی ہے گویا BBC کی خبر افغانستان کی اسلامی شناخت میں سب سے بڑا کردار ادا کر رہی ہے تم خود سوچوں BBC طالبان حکومت کا دوست ہے یاں دشمن ہے جو دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان ان کی حکومت کا اسلامی تشخص ں بیدار کر رہا ہے کیا وہ سرکاری ادارہ BBC جس کی حکومت نے اسرائیل کی بنیاد رکھی اسے ایسا کرنا چاہیے؟؟؟

سویڈن میں قرآن جلانے والے کو ایک مجاہد نے گولی مار دی ہے اس خبر کی تصدیق کرنے سے بھلا BBC کو کیا فایدہ ہو گا BBC سرکاری ادارہ ہے اس کا خرچہ برطانوی حکومت چلاتی ہے گویا پوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرنے سے اسرائیل کی بنیاد رکھنے والی برطانوی حکومت کو کیا فایدہ ہو سکتا ہے کبھی تم نے اس چیز کے متعلق سوچا۔لازمی نہیں ہے تمہارے مدرسے کا استاد یہ بات بتائے یاں اس پر کوئی اخباری کالم شائع ہو یاں تمہارا محبوب یوٹیوبر اس جانب توجہ دلائے یاں پھر شام سے ٹیلی گرام پر کسی جہادی چینل کا واعظ تمہیں اس جانب توجہ دلائے تو تم سوچنا شروع کروں کہ BBC کو اس خبر کی تصدیق سے کیا فایدہ ملے گا۔

آخر کروڑوں اربوں ڈالر خرچہ کر کے دنیا کی سب سے زیادہ زبانوں میں مفت نشریات پیش کرنے والا BBC سی قرآن کو جلانے والے کی موت کی خبر دے کر تمہارے دلوں کو کیوں ٹھنڈا کرے گا اسے تو تمہارے دلوں میں آگ بھڑکانی چاہیے چلو فرض کروں وہ تمہیں غصہ بھی دلاتا ہے تو اس سے اس کو کیا فایدہ ملے گا مثلاً روز BBC فلسطینوں پر مظالم کی خبریں چلاتا ہے اس سے اسرائیل کو تو نقصان ہوتا ہے مسلمانوں کے اندر غصے کے جذبات بھڑکتے ہیں مگر برطانیہ کا BBC وہ کام کیوں کرتا ہے جس سے پوری دنیا کے مسلمانوں پر فلسطینوں کا مظلوم ہونا اور یہودیوں کا ظالم ہونا ثابت ہو۔

چلیں اپنے اسلامی میڈیا کی بات کر لیتے ہیں، جیو نیوز اور اے آر وائی کی نیوز اینکر (کیا تم یہ گوارا کر سکتے ہو تمہاری کوئی عزیز خاتون جیو نیوز کے دفتر میں نا محرموں سے گھری پوری دنیا کے سامنے ایک مرد سے میک اپ کرا کر نا محرم مرد کے ساتھ بیٹھ کر جو اس کے جسم کے ہر حصے کو تاڑنے کی پوری آزادی رکھتا ہوں خبریں پڑے، ذرا تصور کرو اور پھر سنو) اس نیوز اینکر کا بلندیوں کو چھوتا ہوا میک اپ لال ہونٹ، بکھرے بال، ٹائٹ لباس جس سے ہر وہ چیز واضح ہو جس کو چھپانے کا حکم اللہ نے دیا ہے اور تمہیں وہ حدیث بھی یاد ہو کہ جب تم میں حیا نا رہے تو جو چاہے کرو (یعنی پھر گناہوں کا دروازہ کھل گیا اب وہ آدمی کسی گناہ کو گناہ نا سمجھے گا) ان حالات میں وہ نیوز اینکر نا محرم مرد و عورت تمہیں فلسطینوں پر ظلم کے قصے سنائیں گے۔ تمہیں بتائیں گے کہ امریکہ چاند پر چلا گیا، 911 والے دن عمارتیں گر گئی اور یوگنڈا میں کرووونا کا ایک کیس آگیا، دو سیکنڈ بعد پھر بریکنگ نیوز تنزانیہ میں کرووونا کا تیسرا کیس آگیا ساڑھے پانچ منٹ بعد پھر بریکنگ نیوز مالٹا میں کرووونا کے کیسسز ایک سے بڑھ کر دو ہو گئے ءسیٹیاں، تیز آوازیں اونچے ساز ناظرین بریکنگ نیوز نیا وائرس آگیا ہے ماہرین ٹرمپ پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور ساری دنیا کے نیوز چینل ہم آواز ہیں تم گھر سے باہر نکلتے ہو ہر جگہ یہیں باتیں اور ان سب میں سے کسی کے عزیز نے اسے امریکہ سے فون کر کے نہیں بتایا کہ میں تو ٹرمپ کی تقریر سننے مجمع میں اس سے دس بیس فٹ کی دوری پر بیٹھا تھا میری آنکھوں کے سامنے ٹرمپ کو گولی لگی۔

بھائی تم نے ٹی وی پر ویڈیو دیکھی ہے نا کیا تم پوری زندگی میں کسی ایسے شخص سے ملے ہو جس نے اپنی زندگی میں وزیر آباد میں عمران خان کو گولیاں لگتے دیکھی ہوں یاں جس نے اڈیالہ جیل میں خود عمران خان کو بند دیکھا ہو۔ تم نے ٹی وی سکرین پر ٹرمپ کو گولی لگتے دیکھی یہ وہیں سکرین ہے جس پر مچھلی آدمیوں کو کھا جاتی ہے ڈائنوسار لوگو کو نگل جاتا ہے لوگ جاجاتے ہیں، بچا ہوا میں اڑنے لگتا ہے یہ وہیں ٹی وی ہے جس پر تم سب کچھ دیکھتے ہو مگر خبروں کے ایڈیشن اور فلم میں فرق کیوں کرتے ہو تم کس وجہ سے سمجھتے ہو کہ بے حیا نیوز اینکر جس کی ایک ماہ تنخواہ شاید اتنی ہو کہ تم دو سو سال زندگی بھی پالو تب بھی اتنا نا کما سکوں تو یہ کیسے ممکن نہیں ہے کہ وہ جھوٹ نا بولے اور ہر صورت میں سچ ہی بولے۔

حدیث کی پچاس کتب میں موجود لاکھوں راویات کے پانچ لاکھ راویوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جس نے قطر، لندن یاں واشنگٹن سے بیٹھ کر ٹی وی کی لہروں کے ذریعے الجزیرہ، bbc یاں CNN سے حدیث بیان کی ہے اور محدثین نے یہ کہہ کر کہ فلاں چینل پر بیان ہو گئی تصدیق ہو گئی اور اس حدیث کو لکھ دیا ہو ایسا نہیں ہوا میرے بھائیوں، امام بخاری بخارا سے چلے قطر، لندن اور واشنگٹن گئیے ان شیروں کے نواحی قصبوں، محلوں، گلیوں کوچوں میں ساری زندگی خرچ کی ان راہوں کے متعلق پوری تحقیق کی ان کے جاننے والوں سے رشتہ داروں سے جن کے ساتھ ان کا اٹھنا بیٹھنا حساب کتاب معاملات رہے سب سے پوچھا کہ یہ شخص کیسا ہے جب مکمل یقین ہو گیا تب اس سے خبر لی کیونکہ وہ جانتے تھے اللہ نے خبر کی تصدیق و تحقیق کا حکم ایسے ہی دیا ہے

وہ لوگ اللہ سے ڈرنے والے تھے وہ پوری دنیا کے میوزم میں پڑے ڈائنوں سار کے ڈھانچے دیکھ کریاں جریسک پارک فلمیں دیکھ کر ڈائنو سار کے وجود پر گواہی نا دیتے بلکہ ڈائنو سار کا اصل ڈھانچہ دیکھ کر

کس ایک شخص نے بھی radiometric dating, carbon dating اور biostratihraphy کے میتھڈ اپنا کر اگر کہیں ڈائنو سار کی اصل ہڈیاں موجود ہیں تو ان کے لاکھوں کروڑوں سال قدیم ہونے کا یاں کلی طور پر ہونے یاں محض کہانی ہونے کا یقین کر لیا ہے اور صرف ٹی وی کی خبر سن کر کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسا کوئی میتھڈ کام بھی کرتا ہے اور درست نتائج بھی دیتا ہے۔

اگر کسی ایک محدث کو معلوم ہو جاتا کہ زمین گول ہے تو وہ تب تک اس بات کا یقین نا کرتا جب تک زمین کے باہر کس مبینہ خلا کے اندر کھڑا ہو کر زمین کے گول ہونے کا مشاہدہ نا کرلیتا جبکہ یہاں تو زمین کے گول ہونے کی ایک بھی اصلی تصویر نہیں ہے سب کمپیوٹر کی بنائی گئی تصاویر ہیں۔

مجھے بتائیں جب دنیا کے پانچ ہزار نیوز چینلز اکھٹا بتاتے ہیں کہ جاپان کے وزیر اعظم کو انتخابی ریلی کے دوران گولی ماردی گئی اور وہ اسے گرتا بھی دکھاتے ہیں مگر شوٹر کو گولی مارتا نہیں دکھاتے حالانکہ سینکڑوں کیمرے اس وقت جاپانی وزیر اعظم پر زوم کیئے ہوتے ہیں وہ شوٹر کو فورا پانچ سکنڈ بعد گرا دکھاتے ہیں تب آپ ان دوہزار ٹی وی چینلز کے سچا ہونے کا یقین کر لیتے ہیں اور اگر یہیں دوہزار چینل کہہ دیں کہ عیسائیت سچا دین ہے تو کیا آپ مان لیں گے ؟؟؟؟ یاں سارے ٹی وی کہہ دیں کہ اسلام سچا دین ہے تو کیا عیسائی مان لیں گے۔ مگر آپ جانتے ہیں میڈیا ایسا نہیں کرے گا کیونکہ وہ مذہب پرست نہیں بلکہ مذاہب کا خاتمہ چاہتا ہے اور ہم ڈمی مسلمان میڈیا پر ایمان لاتے ہیں۔

اب ہم آخری بحث کیطرف آتے ہیں۔ آخر BBC کیوں قرآن جلانے والے کے قتل کی نوید سنا رہا ہے یاں کیوں پوری دنیا کا میڈیا سلیمان رشدی کے متعلق بڑھ چڑھ کر خبریں دیتا رہا حالانکہ اوپر میں نے آپ کو جس طرح سے میڈیا اینکرز کی اخلاقیات کے قصے بیان کیئے وہ کس کے ساتھی ثابت ہونگے کیا میڈیا BBC اور CNN سلیمان رشدی یاں تسلیمہ نسرین کی شیطانیت کی خبریں اس لیئے دیتے رہے کہ کوئی مسلمان اٹھے اور ان کو قتل کر کے امت کے سینے میں ٹھنڈ ڈال دے۔ چلیں ان دونوں خبیثوں نے کتب لکھ دی مگر میڈیا نے گیند اپنے کورٹ میں آنے کیوں دی جو میڈیا عراق میں کیمیکل ہتھیاروں کا پراپوگنڈا کر کے دس لاکھ لوگوں کا قتل کرا دیتا ہے وہ میڈیا سلیمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کے قصے کو مکمل طور پر پی کیوں نہیں گیا اور یہ کیسے ممکن نہیں ہے کہ اسلامی ممالک کے میڈیا کو روکا جاتا تو وہ بھی اس خبر کو دینے سے رک جاتا۔ کتاب مارکیٹ میں پھیلا دی جاتی جو مقصد تھا مگر ان دونوں کا کسی کو پتا نا چلتا مگر کیا ہو رہا ہے اس دن کے بعد سے ابتک ان دونوں کے عالمی میڈیا پر انٹرویوز آتے ہیں تا کہ چنگاری دبی نا رہے اس کو ہوا دی جاتی رہے اب اگر اتنے سالوں کے بعد کوئی اٹھ کر ان کو قتل کر ڈالے تو قاتل امت کا ہیرو بھی بنے گا اور مسلمانوں کا سینہ بھی ٹھنڈا ہونا اور ساتھ اس قتل کی خبریں مہینوں تک چلا کر میڈیا مسلسل مسلمانوں کے دلوں کو تسکین پہنچاتا رہے گا۔

ذرا ایک لمحے کو سوچیں کیا یہ ممکن نہیں یہ سارا سٹیج پلے شروع سے لیکر آخر تک جان بوجھ کر سجایا گیا ہو چارلی ہیبڈو میں کارٹون اور اس گستاخ کی گستاخی کا واقع صرف اس وجہ سے سٹیج کیا گیا ہو تا کہ کوئی مسلمان انہیں قتل کرے مسلمان بغیر تحقیق کے میڈیا کی خبر پر یقین کریں اور یہ سمجھیں کہ چونکہ اسلام اب بھی ان کیلئے خطرہ ہے اس وجہ سے یہ کافر اسلام کی توہین سے باز نہیں آتے۔

بحث سمٹنے میں نہیں آرہی، اگر ہم اپنے دل سے پوچھیں تو اسلام کدھر ہے۔ کدھر ہے اسلام جس سے کافروں کو خطرہ ہے اسلام کا معاشی نظام سود سے پاک کیا جہاں شامی مجاہدین نے انقلاب برپا کیا ہے وہاں سودی بینک نہیں ہیں کیا طالبان کے افغانستان میں سودی بینک نہیں ہیں کیا افغانستان عالمی سودی بینکاری سے جڑ کر بیک وقت اللہ اور اسکے رسول سے حالت جنگ میں اور دوسری طرف عالمی میڈیا آپ کو یہ یقین دلانے میں کامیاب نہیں ہے کہ طالبان نے امریکہ کو دھول چٹا دی یعنی وہ افغان اسلامی عمارت جو سودی بینکاری کیساتھ جڑ کر اللہ اور رسول سے حالت جنگ میں نے اس نے اللہ کے دشمن امریکہ کو شکست دے ڈالی۔ کیا قرآن میں کہیں اللہ نے کافروں سے اتنی سختی کیساتھ اعلان جنگ کیا ہے جتنی سختی سے اللہ اس شخص کیساتھ جنگ میں اپنے ساتھ رسول کو بھی شریک کرتا ہے جو سود لیتا یاں دیتا ہو۔

کیا حماس کے کنٹرول یافتہ فلسطین اور غزہ میں بینک نہیں ہیں کیا وہاں کی کاغذی کرنسی بینک جاری نہیں کرتے یاں وہاں سونے اور چاندی کے سکے چلتے ہیں-جب ہر جہادی گروہ اللہ کے ساتھ حالت جنگ میں ہے پھر آپ میڈیا کے پراپوگنڈا اور خود ان جہادیوں کی پھیلائی ویڈیوز کی بنیاد پر کیسے فیصلہ کر لیتے ہیں کہ اللہ سے جنگ مول لینے والا کفر سے بھی حالت جنگ میں ہے

اب تصویر پر آجائیں چلیں ٹھیک ہے آپ دجالی مولویوں نے یقین دلایا ہے کہ کیمرے سے بننے والی تصویر حرام نہیں ہے پھر جو فرمایا گیا ہے جس گھر میں کتا اور تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے اس حدیث کا کیا کرنا ہے اور وہ کلیہ جو فتنہ کے دور کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے آپ کیوں بھول جاتے ہیں کہ جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دوں

معاشرت کا سارا بگاڑ تصویر کے حلال کر لینے اور اس سے پھیلنے والی فحاشی وعریانی سے ہے

پیچھے بچا سیاسی نظام-اللہ قرآن میں کہتا ہے اللہ کی رسی کو مام لو اور فرقوں میں ناپڑوں یہاں نام نہاد جہادی گروپ بھی ہزار گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں آپ میں سے بعض ساروں پر اور بعض کچھ ایک پر ایمان لاتے ہیں گویا یہاں بھی اللہ کی رسی ہاتھ میں نہیں ہے مگر سمجھا جاتا ہے کہ کفر پر تازیانے برسائے جارہے ہیں-

سوائے وطنی قومی ریاستوں کے دھوکے کے بعد والے دور کے جب ہزاروں گروہ آپس میں بٹ کر جہاد کر رہے ہیں اور اسے درست جہاد سمجھا جارہا ہے اگر یہ درست ہے تو تاریخ پڑھیں جب سلطنت عثمانیہ تھی کیا تب بھی جہاد ایسے ہی ہوتا تھا وہ اصلی والا جہاد تھا یہاں کچھ معلوم نہیں کیا ہورہا ہے ہر جہادی تنظیم کی اپنی ویب سائٹ اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس اپنے چینل اور ڈیجیٹل کمپیوٹر جنریٹڈ جہاد اور ویڈیوز کی شکل میں ڈیجیٹل جہاد کو اصلی جہاد سمجھ لیا گیا ہے مگر ہماری عقلیں تب تک بیدار نہیں ہونگی جب تک کہ قرآن وسنت ناپڑھ لیں-

آخر میں ایک حدیث نقل کررہا ہوں یہ سارے مضمون کی کلید ہے اگر آپ کو اس حدیث کی سمجھ نہیں آتی تو آپ کا اس خدیث کو سمجھ لینا ہی جہاد ہوگا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو کہا تھا جب مسلمانوں کا امیر اور جماعت نا ہو تو تب تمام جماعتوں سے کٹ جانا اور مسلمانوں کے سیاسی نظام یعنی خلافت عثمانیہ کے خاتمے کے ساتھ ہی مسلمانوں کا امیر اور جماعت دونوں ختم ہوگئے اب جماعتوں سے کٹنے کا حکم ہے کیونکہ اسی دور کے متعلق اسی خدیث میں فرمایا تھا تب ان جماعتوں والے جہنم کے دروازوں کیطرف بلانے والے ہونگے اب جماعت بنانا بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کی خلاف ورزی ہے اور یہاں تھوک کے حساب سے جہادی جماعتیں بن رہی ہیں ڈیجیٹل جہادی جماعتیں اور اگر آپ سمجھتے ہیں غزہ میں پچاس ہزار لوگ مر چکے ہیں پانچ لاکھ زخمی ہیں اور تمام ہسپتال تباہ ہو چکے ہیں اور باقی آبادی اب بھی زندہ ہے تو کیلکولیٹر لیں اور ٹھنڈے دماغ سے بیٹھ کر سوچیں جھوٹ آخر کتنا بڑا ہو تا کہ اس کے باوجود پہچانا نا جاسکے-

https://www.facebook.com/share/p/1GshPe1WYa/

امریکی جہاز کی تباہی اور حادثات کا سچ

میڈیا کی آمد سے لیکر آج تک جتنے بھی بڑے حادثات یاں واقعات ہوئے ہیں وہ کروائے جاتے ہیں نا کہ ہوتے ہیں ان میں بنیادی طور پر فری میسن کے اعداد کے علم کو دخل ہوتا ہے اور چھوٹے واقعات مل کر ایک پیٹرن بناتے ہیں جو کسی بڑے واقع کیطرف اشارہ کرتا ہے اس سال کے آغاز پر دوسرے ہفتے میں لاس اینجلس میں لگنے والی آگ کیسے خود لگائی گئی تھی اس پر تفصیلی مضمون میری پن پوسٹ میں موجود ہے-

انسانی عقل محدود ہے اور میڈیا کا پراپوگنڈا طاقتور-جو کچھ ہو رہا ہے یعنی دھوکے کی سب سے بڑی قسم یاں جیسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے میڈیا نا صرف اس دھوکے کو چھپاتا ہے (پراپوگنڈا) کے ذریعے بلکہ اس دھوکے کو دینے والا بھی ہے-مگر اصل سچ کیا ہے یہ بھی وہ خود ہی بتاتے ہیں جس کو سمجھنے والے پھر اس پر یقین کرنے والے بہت کم ہیں-اس دور میں تنقیدی نگاہ رکھنے والے شخص سب سے باقسمت ہے جو میڈیا کو خبر کو ایسے ہی نہیں لیتا جیسے وہ پیش کر رہا ہے-پوری دنیا کے اربوں انسانی کے تصور حقیقت میں میڈیا نے اس واقع کو بطور حادثہ کے ثبت کیا ہے-مگر کچھ چیزیں ہیں جو تصویر کا دوسرا رخ واضح کرتی ہیں-پہلی اور دوسری جنگ عظیم سے لیکر 9/11 تک اور اس سے لیکر کروووناتک پھر روس یوکرائن جنگ سے لیکر حماس اسرائیل جنگ تک ہر دھوکے میں ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جو تصویر کا دوسرا رخ واضح کرتی ہیں-

میڈیا پر ایمان لانا نیا مذہب ہے اور اس مذہب کے پیروکاروں کا کبھی بھی تصویر کا وہ دوسرا رخ نظر نہیں آتا جو خود ہی میڈیا دکھاتا ہے اور یہ انسانوں پر اللہ کا احسان ہے جس کو وہ قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں-

امریکن ائیر لائن سے ٹکرانے والا ہیلی کاپٹر امریکی فوج کا تھا اور یقیناً وہ پائلٹ دنیا کے تمام پائلٹوں میں سے سب سے زیادہ ٹرینڈ ہیں اگر آپ اس حادثے کی ویڈیو دیکھیں جو میڈیا نے دکھائی ہے تو ہیلی کاپٹر سیدھا اڑتا ہوا طیارے سے جا ٹکرایا ہیلی کاپٹر کی لائٹ مدھم تھی اور طیارے کی لائٹ سورج کی مانند بالکل واضح تھی اگر ہیلی کاپٹر میں کوئی خرابی ہوئی ہو تو اس کو دائیں بائیں ہونا چاہیے تھا غرض اپنی لائن چھوڑ دینی چاہیے تھی ڈگمگانا چاہیے تھا مگر وہ سیدھا اڑتا ہوا طیارے سے جا ٹکرایا گویا ایسے لگتا ہے جیسے ہیلی کاپٹر کو جان بوجھ کر طیارے سے ٹکرانے کیلئے اڑایا جا رہا تھا-

مگر میڈیا پر ایمان لانے والا کامن سینس کو نہیں میڈیا کی کہانی کو مانے گا-اگر آپ پراپوگنڈا پر بھی یقین رکھتے ہیں اور مذہب کو بھی نہیں مانتے پھر بھی آپ کے سر میں دماغ تو ہے اس کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں اور پوری دنیا کا میڈیا مل کر آپ کو دھوکہ دے رہا ہے یہ چیز عقلا محال بھی نہیں جو چیز عقل میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ میڈیا دھوکہ کیسے دے سکتا ہے-

ہٹلر نے اپنی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ ءء ان کے ذہن میں یہ بات کبھی نہیں آئے گی کہ وہ اتنا بڑا جھوٹ گھڑیں اور وہ یہ نہیں مانیں گے کہ دوسروں میں سچ کو اس قدر بدنام کرنے کی بے حیائی ہو سکتی ہے-ان کے ذہنوں میں وہ اب بھی شک اور ڈگمگاتے رہیں گے اور سوچتے رہیں گے کہ اس کی کوئی اور وضاحت بھی ہو سکتی ہے کیونکہ بے بنیاد جھوٹ ہمیشہ نشانات چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کے اسے کیلوں سے ٹھونس دینے کے بعد بھی ایک حقیقت جو اس دنیا کے تمام ماہر جھوٹوں اور ان کے تمام لوگوں کو معلوم ہے جو جھوٹ بولنے کے فن میں مل کر سازش کرتے ہیں (مین کیمپف 'ایڈولف ہٹلر)

یہ دنیا کا سب سے زیادہ حفاظتی زون والا ائیر سپیس زون ہے حادثہ کے آغاز میں ہی میری نیوز میڈیا پر نظر تھی شروع میں امریکی میڈیا پر رپورٹ ہوا کہ حادثہ ہیلی کاپٹر کی اڑان کے فورا بعد ہوا جبکہ ویڈیو دیکھنے سے اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی-یہ کیسے ممکن ہے کہ ہیلی کاپٹر کمرشل فلائیٹ کے کمپیوٹر سے

تشکیل دیئے گئے رستے پر اڑ رہا ہوں اور وہ ملٹری ہیلی کاپٹر ہو۔ ہیلی کاپٹر کوئی عام ہیلی ہیلی کاپٹر نہیں تھا بلکہ VIP تھا یعنی اہم ترین شخصیات کو لے جانے والا۔

سب سے حیران کن چیز یہ ہے کہ حادثے سے چھ گھنٹے قبل ہی سی این این نے حادثے کی خبر جاری کر دی۔ یہاں آپ ہٹلر کی بات ذہن میں لائیں جیسے اس نے کہا کہ وہ سوچتے رہیں گے اس کی کوئی اور وضاحت بھی ہو سکتی ہے ایسے ہی آپ بھی یہیں سوچیں گے CNN کی خبر کو دفع کرو اس کی کوئی اور بھی وضاحت ہو سکتی ہے تاکہ میڈیا پر ایمان لانے کا عقیدہ ناڈگمگائے کوئی شخص بھی اس بات کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتا کو اس کو زندگی بھر جو کچھ بتایا گیا ہے وہ سب جھوٹ تھا۔

فری میسن کا خاص طریقہ ہے وہ ہر بڑے حادثے یاں واقع سے قبل ہی علامات اشاروں اور اعداد کی زبان میں سب کچھ بتا دیتے ہیں۔ ٹرمپ نے حادثے سے پہلے اپنے ٹروتھ سوشل پلیٹ فارم پر لکھا watch the water اور اس جملے کو پانی کے رنگ میں لکھا گیا۔ حادثہ پانی کے اوپر ہوا اور دونوں جہاز پانی کے اندر گرے۔

ٹوئٹر پر ایک اکاؤنٹ we know your game کے نام پر موجود ہے اس نے 29 دسمبر 2024 کو اپنے اکاؤنٹ پر لکھا تھا کہ بلیک ہاک ہیلی کاپٹر سے جڑا ہوا ایک واقع عنقریب پانی کے قریب ہو گا یاں اس کا پانی سے تعلق ہو گا۔ میں تمام خبروں کے سکرین شارٹ اور جو چیزیں بیان کر رہا ہوں مضمون کے نیچے دے دوں گا۔ اس شخص نے صرف فری میسن کی زبان اعداد کی مدد سے یہ پیش گوئی کی جو پوری ہوئی۔ lake میں حادثہ ہوا واشنگٹن کے مقام پر اور امریکی بیس بال لیگ میں اسی دن Lakers کی ٹیم کا مقابلہ Washington کی ٹیم سے تھا۔ امریکہ میں مسلسل 3 دن جہاز کے حادثوں سے جڑے 3 واقعات ہوئے اور یہ 3 واقع رن وے 33 پر ہوا 33 فری میسن کی آخری ڈگری ہے۔

ساری دنیا بالخصوص امریکی اس بات کو جانتے ہیں کہ 9/11 کے واقع میں بلڈنگ 7 میں دھماکے اور اس کی تباہی سے پورے 25 منٹ پہلے ہی BBC نے اپنی لائیو ٹیلی کاسٹ میں اسکی خبر دے دی تھی گویا وہ ہمیشہ سے ایسا کرتے آرہے ہیں۔

اگر آپ امریکی سوشل میڈیا پر جائیں وہاں کے عوام کی گفتگو پڑھیں تو وہ اسی چیز پر سوال اٹھا رہے ہیں کہ یہ حادثہ ہے یاں جان بوجھ کر ایسا کیا گیا ہے اب ٹرمپ چونکہ ان کا مسیحا بننا چاہتا ہے اس لیئے اس نے بھی عوام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ٹروتھ سوشل پر لکھا جہاز بالکل سیدھی لائین میں ایئرپورٹ کیطرف جا رہا تھا ہیلی کاپٹر کافی دیر تک جہاز کی سمت میں اڑتا رہا یہ ایک بالکل صاف رات تھی جہاز کی لائٹیں چمک رہی تھی ہیلی کاپٹر نیچے یاں اوپر کیوں ناگھوم گیا؟؟ کنٹرول ٹاور نے ہیلی کاپٹر کو یہ کیوں نا بتایا کیا کرنا ہے اس کے باوجود وہ یہ پوچھتے رہے طیارہ کہاں ہے یہ ل ری حالت ہے جسے بدلنا چاہیے اچھی نہیں ہے۔

یہ ٹرمپ نے لکھا ہے عوام کی آواز میں آواز ملانے کو ورنہ اس نے خود ہی تو خبر دی تھی اس خادثے سے قبل پانی کو دیکھو۔

میڈیا پر لائیو کوریج کے دوران ایک عینی شاہد سے جب حادثے کے متعلق پوچھا جا رہا تھا تو اس نے بتایا کہ ہم نے کچھ عجیب روشنیاں دیکھی اس سے قبل کہ وہ کچھ اور منہ کھولتا اس ویڈیو کو وہیں روک دیا گیا۔

یہ حادثہ میں تھا اس کے اور ہزاروں ثبوت موجود ہیں ہم صرف اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔

https://www.facebook.com/share/p/1B7UaozWh7/

اسلام آپ سے کیا چاہتا ہے جہاد کے متعلق

اسلام آپ سے کیا چاہتا ہے

مسلمان جہاں بھی ہیں جیسے بھی ہیں اسلام پر عامل ہیں یاں نہیں وہ عالم (مروجہ معنی میں) ہیں یاں جاہل ایک بات ان کے اذہان میں نقش ہے کہ اسلام کے نفاذ اور استحکام کیلئے جہاد آخری درجے کی کوشش ہے اور اس سے بڑھ کر وہ جس بات کو جانتے ہیں (ظاہر ہے مذہبی اشرافیہ کے پراپوگنڈا سے) وہ یہ ہے کہ طہارت اور عبادات ہی سب کچھ ہیں-

فتنے کے دور میں بہت ساری باتوں کے بہت سارے پہلو ہیں میں کتاب لکھنے اور چھپوانے سے قاصر ہوں اس لیئے کوشش ہے ان مضامین سے ہی سب واضح کروں-فتنہ کے دور میں وہ چیز اہم نہیں ہے جسے مذہبی اشرافیہ نے اہم بنادیا ہے یعنی جہاد اور عبادات بلکہ اس دور میں کسی اور چیز کی اہمیت ہے اور اگر آپ اس چیز کو حاصل نہیں کریں گے تو میڈیا آپ کو فتنہ میں مبتلا کر دے گا-میڈیا وجود میں آیا ہے اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کر لینے سے تصویر نا صرف ہمارے دین میں حرام ہے بلکہ عیسائیت میں بھی حرام ہے (ان دونوں چیزوں کے حوالے جس کو درکار ہیں میں فراہم کر سکتا ہوں اس ضمن میں وہ حدیث اہم ہے جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دوں)

طالبان کے افغانستان میں کچھ دن قبل تصویر پر پابندی لگائی گئی ہے دجالی میڈیا نے اس حکومت کو اسلامی ثابت کرنے اور نمک حلالی کرنے کیلئے اس بات کی خوب تشہیر کی ہے اب آپ یاں اس معاشرہ کو اسلامی مانیں یاں دجالی علما کے تصویر حلال کرنے کو ضرورت مانیں دونوں باتوں میں سے ایک بات ماننی ہو گی-

جب اللہ کی حرام کردہ چیز یعنی تصویر کو دجالی جماعت اور جن کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہلا کہلا ہے انہوں نے حلال کر لیا تب میڈیا تصویر اور ویڈیو کے ذریعے اور دوسرے لوگ انہی ٹولز کے ذریعے وہ دھوکہ دینے کے اہل ہو گئے جسے عام معنوں میں دجالیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال میں دجال کی آمد سے پہلے دھوکے کے سال کہا گیا ہے-

محدثین نے ابن صیاد پر جو پورے پورے باب باندھے ہیں ان کے مطابق دجال قید نہیں آزاد ہے اور اگر موجودہ دنیا کے سارے نظاموں یعنی معاشی و معاشرتی و سیاسی نظاموں کو دیکھا جائے تو دھوکہ واضح ہے اور اس دھوکے کا تعلق صرف دجال سے ہے یہ اسی کی صفت ہے گویا دجال پس پشت ان نظاموں کے ارتقاء ان کی تشکیل اور فروغ میں شامل رہا ہے اور تصویر جو ادیان میں حرام تھی اس کو حلال کرانے میں بھی اسی کا ہاتھ ہے-

دجال کی صفت دھوکہ ہے

آپ کاغذی کرنسی یعنی معیشت کی بات کریں تو وکی پیڈیا آن لائن انسائکلوپیڈیا جو معلومات کا سب سے بڑا سورس ہے اس پر لکھا ہے کہ کاغذی کرنسی موجودہ دنیا کا سب سے بڑا دھوکہ ہے

جمہوریت: بالخصوص وہ طبقات جو جہاد کو پسند کرتے ہیں ان کے نزدیک جمہوریت بھی دھوکہ ہے (جو اسے دھوکہ نہیں سمجھتے وہ ثبوت مانگ لیں یاں مجھ سے فون پر کال کر لیں اگر میں بیس منٹ میں قائل نا کر پاؤں تو میری بات جھٹلانے میں آپ حق بجانب ہو نگے)

بینکاری: پوری مسلم برادری کو جو بات معلوم نہیں وہ یہ ہے کہ سارے جہادی گروہ چاہے وہ افغان طالبان ہوں، شامی انقلابی ہوں یاں حماس کا غزہ ہر کہیں سودی بینکاری موجود ہے گویا کفر کیساتھ اور اللہ اور اسکے رسول کیساتھ جنگ بیک وقت جاری ہے پھر اللہ کس کے ساتھ ہو گا بھلا-اللہ کسی کے ساتھ بھی نہیں ہے بلکہ دونوں طرف سے کفر (یعنی دھوکے کا جہاد اور عالم کفر دونوں) سودی بینکاری کی صورت میں اللہ اور رسول سے حالت جنگ میں ہیں-

معاشرت: ویسے تو سینکڑوں مثالیں ہیں مگر میں صرف ایک مثال دوں گا آپ اہل تشیع، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث کسی بھی مدرسہ میں چلے جائیں اور ان سے چہرے کے پردہ کے متعلق فتویٰ لیں یاد رہے ٹی وی والے علما سے فتویٰ نہیں لینا-اور پھر حماس کے زیر کنٹرول غزہ، طالبان کے افغانستان، اور شام میں دیکھیں کیا وہاں چہرے کا پردہ مکمل طور پر نافذ ہے یہ جو دجالی میڈیا افغانستان کے اسلامی کی تشہیر کرتا ہے (کیسے کرتا ہے آپ کو نہیں دکھے گا کیونکہ آپ میڈیا پر ایمان لاتے ہیں مجھ سے پوچھیں میں دکھاؤں گا) یہ اس کی اصل نہیں ہے اصل کچھ اور ہے اور اس کو پہلے دو نظاموں سے جوڑ کر کڑیاں ملا کر بھی دیکھا جا سکتا ہے-

آپ آتے ہیں اس بات کی طرف کہ مسلمان کی اللہ کو سپردگی کا آخری درجے کا عمل کیا وہ جہاد اور عبادات ہیں یاں ان سے پہلے کوئی چیز ضروری ہے-

یہ روایت بشمول صحیح بخاری و مسلم حدیث کی تمام کتب میں موجود ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس شخص کیساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ دے دیتا ہے-یعنی عبادات یاں جہاد کی توفیق نہیں دین کی سمجھ جب آپ کو دین کی سمجھ ہو گی تبھی جہاد اور عبادات کی اصلیت معلوم ہو گی ورنہ فتنہ پرور دور میں کوئی بھی آپ کو گمراہ کر لے گا اور اب تو جہاد کی تشہیر میں میڈیا کا ہاتھ ہے-

یہ شعیب الایمان البیہقی کی چند روایات ہیں جن کا مطالعہ کے دوران میں نے سکرین شارٹ بنایا تھا اور الگ فولڈر میں رکھا

ہم کو روایت کیا عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے سنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ فرماتے تھے قلیل فقہ بہتر ہے کثیر عبادت سے اور کافی ہے مرد کیلئے فقہ (دین کی سمجھ) باعتبار عبادت کے (1705)

سند چھوڑ رہا ہوں اثر ہے کہ فرمایا علم کا اضافہ افضل ہے عبادت کے اضافے سے (1706)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم کا زیادہ ہونا میرے نزدیک عبادت کے زیادہ ہونے سے بہتر ہے (1703)

البلہ کے بارے میں روایات کو فلحال چھوڑ تا ہوں کسی اور مقام پر ذکر کروں گا، مضمون طویل ہو جائے گا خدارا آپ وہ روایات پڑھ لیں جہاں ذکر ہے اللہ علم کو لوگوں سے نہیں اٹھائے گا بلکہ اہل علم کی روحیں قبض کر لے گا (یعنی علماء) پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے-ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے قرآن و سنت موجود ہونگے اور انہی سے علم حاصل کرنا اس دور میں حصول علم کا تقاضا ہو گا مگر لوگ فتنہ کے دور میں (جو اب ہے) ان علما کے پاس بھاگیں گے جو حدیث کے مطابق جہلا ہیں-

جہاد دین کے غلبہ کیلئے آخری کوشش نہیں ہے پہلی اور آخری کوشش حصول علم ہو گا اس سے آپ کو معلوم ہو گا کہ یہ جہاد اصلی ہے یاں نقلی، اصل میں ہم جن احادیث کو فتن کے دور کے حوالے سے امام مہندی کے حوالے سے جانتے ہیں ان احادیث کی تعبیر کے طور پر اس نقلی جہاد کو فروغ دیا گیا ہے دوسرا سبب اسلام کے معاشی و معاشرتی وسیاسی نظام کے نا ہوتے ہوئے بھی یہ یقین دلانے کیلئے فروغ دیا گیا ہے کہ اب بھی نفاذ اسلام کیلئے جہاد کی کوششیں جاری ہیں حالانکہ نفاذ اسلام کیلئے پہلی کوشش تو سوری بینکاری کا خاتمہ کر کے اللہ سے جنگ بند کر کے ہو گی مگر وہ نہیں ہے کیونکہ اصل چیز ہی زر ہے اگر کسی خطے سے سودی بینکاری ختم کر کے معیشت کا پہیہ چلا کر دنیا کو دکھا دیا جائے تو سوشل میڈیا کا دور ہے ہر کسی کو معلوم نا ہو جائے اسلام کی برکت کیا ہے (یہ جو ظاہر کیا جاتا ہے یورپ مسلمان ہو رہا ہے سب کہانیاں ہیں بلکہ ہم کافر ہو رہے ہیں اسلام کی برکتیں تو تب ظاہر ہو نگی جب اسلام نافذ

ہو گا اور اسلام پورا نافذ ہوتا ہے مجبوریوں والا نہیں اسلام کے نفاذ کیلئے صرف آسمانوں سے حکم کی دیر ہوتی ہے اور سارا سود ختم شراب بہادی جاتی ہے قبلہ نماز میں ہی تبدیل)

اگر کاغذی کرنسی کی جگہ سونے اور چاندی کے سکے جاری ہو جائیں تو اسلامی خطوں سے افراد زر و مہنگائی جیسی لعنتوں کا بالکل صفایا ہو جائے خبر چلی تھی کہ افغانستان میں اتنے لاکھ لوگوں کو کھانا نہیں ملتا وغیرہ وغیرہ اللہ کے بندوں عقل استعمال کرو اگر وہاں اسلامی حکومت قائم ہو چکی اور ان کیساتھ اللہ کی مدد بھی تھی اور ہے تو کیا وہ حکومت اپنی سرحدوں میں ہی رہے گی اس کو اسی وقت اللہ کی مدد کیساتھ عالم کفر پر ٹوٹ پڑنا چاہیے تھا مگر نہیں فری میسن اس وقت کا انتظار کر رہے ہیں جب امام مہدی آئیں اور یہ لشکر جسے ان کا ساتھی سمجھا جا رہا ہے ان کے خلاف چڑھائی کرے ساری دنیا کے جہادی اسی مقصد کیلئے پالے گئے ہیں اور پھر ہمارا اسلام یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ کے حکم کے مطابق تمام جماعتوں سے (حذیفہ بن یمان والی حدیث کے مطابق) تعلق توڑا ہوا ہے تو مجھ سے بد اخلاقی سے پیش آتے ہیں حالانکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کے بدلے زبان کی حفاظت کی ضمانت مانگی ہے۔ کیا عقل اس بات کو مانتی ہے کہ افغانستان جایا بڑا ملک اپنی عوام کیلئے اجناس پیدا نہیں کر سکتا اور اسے امریکی یاں عالمی بینک کے فنڈز کی ضرورت ہے آخر پیسہ چیز کیا تبادلے کا ذریعہ تو یہ لوگ سونے چاندی کے سکے کیوں جاری نہیں کر دیتے ہم تو مسلمان ہیں کافر مغرب میں سونے اور چاندی کے سکوں کو اصل حلال فطری اور بہتر کرنسی ثابت کرنے کیلئے کتب لکھی گئی ہیں وہاں کے ملحدین تک نے کتب لکھی ہیں۔

اللہ کی مدد ساتھ تھی تو اصلی جہاد میں قیصر و کسریٰ فتح کرنے میں کتنے سال لگے تھے اور یہاں پچھتر سال سے حماس زمین کا ایک انچ نہیں لے پائی سوچیں مسلمان ممالک کی مدد ضروری ہے یاں اللہ کی مدد اور اگر اللہ کی مدد و نصرت ہے تو مسلمان ممالک کی مدد کے بغیر ہی حماس کے جہادیوں کو چھوٹے سے اسرائیل کو نابود کر دینا چاہیے تھا ابتک، لیکن اگر وہ ایسا کر بھی دیتے تو جہاد کا سٹیج شورک جاتا کیونکہ اب انہوں نے اپنی سرحدوں سے باہر نکل کر افغان اور شامی مجاہدین کیساتھ مل کر امریکہ پر تو یلغار کرنی نہیں تھی ہر جگہ تقریباً ہر اسلامی ملک میں ہر رنگ اور ہر ذائقے کی جہادی جماعتیں فری میسن نے رکھی ہوئی ہیں اور وہ اللہ کے احکامات کے برعکس وہاں کی حکومتوں سے لڑ رہی ہیں کفر سے کیوں نہیں لڑتی یعنی اگر افغانوں نے اپنے ہاں سے امریکیوں کو نکال باہر کیا تو اب وہاں جا کر امریکہ کا خاتمہ کریں یہاں کیسا جہاد مگر یہ چیز قرآن و سنت کے مطالعہ سے سمجھ آتی امام مہدی کی آمد پر جب ساری دنیا کی افواج بشمول مسلم ممالک اور یہ جہادی گروہ ان کے خلاف مارچ کریں گے تب میڈیا کے پراپوگنڈا کی بدولت ہر کسی کو قائل کرنا آسان ہو گا کہ اب تو سب ایک ہیں اور یہ شخص (حقیقی امام مہدی) دہشت گرد ہے (میڈیا ایسا کہے گا) اس نے کعبہ پر قبضہ کر لیا ہے اس لیئے اسکا خاتمہ ضروری ہے۔ اس وقت ہر اسلامی ملک میں حکومتوں کے خلاف لڑنے والے جہادی گروہ حکومتوں سے اتحاد کر کے امام مہندی کے خلاف چڑھائی کریں گے اللہ کے بندوں آپ ان احادیث کو پڑھوں تو سہی پناہ لینے والا اللہ کے گھر کی پناہ لے گا آخر جب سارے جہادی لشکر ان کے ساتھ ہونگے جیسا آپ سمجھتے ہیں تو ان کو پناہ لینے کی ضرورت کیوں پیش آئے گی آپ معلوم کریں باخبر رہیں طالبان نے اپنی عوام اور شامی انقلابیوں نے اپنی عوام سے اسلحہ کیوں جمع کر لیا ہے یہیں کام لبنان میں بھی ہوا ہے اس کا مقصد ہی یہیں ہے اس وقت عوام میں سے (جن کے متعلق حذیفہ بن یمان والی حدیث میں لوگوں کا ذکر آیا ہے) کوئی امام مہندی کی پہچان کر کے ان کا ساتھ دینے جائے تو اس کے پاس اسلحہ نا ہو۔

افغان امریکہ جنگ کا مقصد وہ خراسان والا دھوکہ تھا خود امریکی حکومت مرنے والے افغان مجاہدین کے خاندانوں کو پیسہ دیتی رہی ہے تاکہ یہ اپنے اور بچے لڑنے کیلئے بھیجیں کیونکہ پیسے ملیں گے اللہ کے بندوں ابلیس فری میسن کو اس چیز سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ جہاد میں حماس کے خلاف کوئی یہودی مرے یاں طالبان کیساتھ لڑتے کوئی امریکی فوجی مرے امریکی قیادت اور طالبان کی قیادت اور حماس قیادت اور اسرائیل کی قیادت یہ آپس میں متحد

ہیں ان کو صرف جہادی کے عالمی سٹیج شو کو اصلی ظاہر کرنا ہے تا کہ اگر بیچ میں اصلی امام مہندی ظاہر ہوں تو طالبان کو کام میں لایا جائے کیونکہ خراسان والا لشکر اصلی امام مہندی کے خلاف تو لشکر کشی نہیں کرے گا اس لیئے جب یہ واقع ہی اصلی امام مہندی کے خلاف جائیں گے تو مسلمان یہ سمجھیں گے ہاں یہ واقع ہی کوئی دہشت گرد ہے ورنہ افغان طالبان اس کے خلاف نا جاتے اور حماس کا مقصد مسلم عوام کو غصہ دلانا اور عیسائیوں و مسلمانوں کے درمیان مذہبی جنگ بھڑکانا ہے اسی مقصد کیلیئے میڈیا فلسطینوں پر ہونے والے مظالم کو نمک مرچ لگا کر پیش کرتا ہے ان کی خوب تشہیر کرتا ہے حالانکہ یہودیوں کے کنٹرولڈ میڈیا کو ایسا تو نہیں کرنا چاہیے اسے تو یہودیوں کے جرائم پر پردہ ڈالنا چاہیے مگر مذہبی جنگ کیلیئے مسلمانوں میں غصہ بھڑکانا ضروری ہے۔

ایران اور سعودی عرب کی دشمنی دھوکہ ہے یہ دونوں پہلے دن سے ایک ہیں اب جب یہ مذہبی جنگ کیلیئے اتحاد کریں گے تو مسلمان خوش ہونگے چلو دونوں فرقے مل گئے اب کافروں سے جنگ ہو گی مگر یہ جنگ ابلیس نے اپنے مقاصد کیلیئے لگوانی ہے دجال کی رونمائی کیلیئے آپ نے سنا ہو گا لیڈر مشکل وقتوں میں ہی پیدا ہوتے ہیں بڑی مذہبی عالمی جنگ میں جب خوب قتل و غارتگری ہو گی اصل جنگ خونی جنگ اصل قتل اس دوران جب دجال جو عالمی نمایندہ بن کر عیسی علیہ السلام کا روپ دھار کر اس مذہبی جنگ کو روک دے گا تب دنیا اس کو مسیحا مانے گی اور عالمی جنگ سے بڑھ کر مصیبت اور مشکل حالات کیا ہو سکتے ہیں ان مشکل حالات میں وہ دجال کو بطور لیڈر سامنے لائیں گے جب وہ خود کو عیسی علیہ السلام کہے گا (ایسا حدیث میں آیا ہے) تو پڑنے والے دونوں گروہ عیسائی اور مسلمان جنگ روک دیں گے کیونکہ قتل و غارتگری تو پہلے ہی بہت ہو چکی ہو گی بچے یہودی تو ان کا تو وہ پہلے ہی مسیحا ہے۔

داعش کا کردار کس لیئے رکھا گیا ہے

جو نوجوان دین کا تھوڑا بہت مطالعہ کر لیتے ہیں ان کو معلوم ہو جاتا ہے کہ جہاد امیر اور جماعت کیساتھ ہوتا ہے اور شریعت میں امیر اور جماعت سے مراد خلافت ہے اب طالبان، شامی جہادیوں اور حماس نے تو کبھی خلافت کا نام لیا نہیں اس لیئے ذائقہ بر قرار رکھنے کیلیئے انہوں نے یعنی فری میسن نے داعش بنائی ہے مگر وہ مسلمان جو اس فتنے میں گرفتار ہیں وہ پانچ ادوار والی اس حدیث کے اصل معنوں سے واقف نہیں جب جماعت اور امیر ختم ہو گا تو دوبارہ آکر اس کو امام مہندی بحال کریں گے نا کہ کافروں کے کنٹرول انٹرنیٹ پر اپنی دعوت دینے والی داعش۔داعش کے کردار کو رکھنے کا ایک مقصد اور ہے جب امام مہندی کے ہاتھ پر بیعت ہو تب داعش بھی انہیں دہشت گرد قرار دے ڈالے اور جو داعش کے پیچھے چلتے ہیں وہ بھی اس بات کو مان لیں اب جو حالات ہیں ان میں کچھ مسلمانوں کا حیال ہے کہ حماس اور حزب اللہ وغیرہ ناکامیاب ہیں اس لیئے وہ داعش کو عالمی میڈیا کے ذریعے مزید مقبول بنائیں گے تا کہ اور مسلمان اس کیساتھ جڑیں پھر پہلے کی طرح جیسا انہوں نے عراق میں کیا تھا امریکی فوج نے امت کے پاک صاف خون کو جو جہاد کیلیئے عراق میں جمع ہوا گھیر کر مار ڈالا اور یہ سب کچھ داعش کی قیادت کی امریکہ کیساتھ ملی بھگت سے ہوا تھا کفر کو اس طبقہ سے زیادہ خطرہ ہے جس کو معلوم ہے کہ اصل جہاد امیر اور جماعت والا جہاد ہوتا افغانستان، شام اور حماس کے جہادیوں سے ان کو خطرہ نہیں ہے کیونکہ وہ اپنی سرحدوں میں بند ہیں اور داعش کی طرح وہ بھی ان کے اپنے پالتوں ہیں۔اس لیئے دوبارہ وہ اس طبقہ کا بندوبست کرنے کیلیئے داعش کو مقبول بنا رہے ہیں ٹرمپ نے آتے ہی صومالیہ میں داعش کے ٹھکانوں پر بمباری کا حکم اسی لیئے دیا تھا کہ داعشی یہ سمجھیں کفر کیلیئے بڑا خطرہ ان کی جماعت ہے۔

کڑیاں ملانے کو بہت کچھ ہے پرانے لوگوں کو یاد ہو گا کسی دور میں چیچنیا میں جہاد ہوا کرتا تھا اب وہ پوٹن جو قرآن کو تھامتا اسرائیل کو دھمکیاں دیتا ہے اب وہ جہاد کہاں ہے اور چین جہاں ایغور میں مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے مساجد کو نائٹ کلبوں میں تبدیل کیا جا رہا ہے دوسری طرف وہ جہاد کو استحکام بخشنے کیلیئے حماس اور الفتح کی صلح کیوں کراتا ہے کفر کو شکست دینے والے طالبان کی فوج کی مدد کیوں کرتا ہے کیا ان دونوں گروہوں کے چین کا

وہاں کے مسلمانوں پر ظلم نظر نہیں آتا ان میں کوئی محمد بن قاسم پیدا کیوں نہیں ہوتا یہ جہاد ہمشیہ وطنی قومی ریاستوں کی خدور کے اندر ہی کیوں رہتا ہے
-
موجودہ تصور جہاد ہمیں آخری صلیبی جنگ کی جانب لے جائے گا، یورپ بھی کبھی مذہبی تھا وہاں پر مذہب کے خاتمے کیلئے ہی انہوں نے صلیبی جنگ لگوائی تھی اور اس جنگ کے بعد وہ پورے یورپ میں یہ پراپوگنڈا کرنے میں کامیاب ہوئے کہ مذہبی تو نفرت کا درس دیتا ہے یوں انہوں نے عیسائی معاشرے کو الحادی معاشرہ بنادیا وہ یورپ جہاں بادشاہ خدا کا سایہ سمجھا جاتا تھا اس یورپ میں جمہوریت کو رواج دے دیا اس بار وہ ایک اور صلیبی جنگ کے ذریعے یہ کام پوری دنیا میں کرانا چاہتے ہیں یعنی مذہب کا خاتمہ۔انہوں نے جو بھی کام کرنا ہو وہ ایسے طریقے سے کرتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نا ہوں کہ یہ سب کچھ پہلے سے طے شدہ منصوبہ بندی سے کیا گیا ہے جیسے آج تک کسی کو صلیبی جنگوں کی اصل وجوہات نہیں بتائی جاتی۔

https://www.facebook.com/share/p/1A4NxDcAX7/

الحاد مر چکا ہے

اس سوال پر غور کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ کہیں اسلام تو نہیں مر چکا جس کے باعث ہمیں الحاد کسی قسم کا خطرہ ہی دکھائی نہیں دیتا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے، اب ہر گھر میں موبائل کی موجودگی میں لاکھوں، کروڑوں تصاویر کے ہوتے ہیں موبائل سے یہ پوسٹ کرنا کہ الحاد مر چکا ہے ہمیں اس بات پر شرم آنی چاہیے اور اپنے اسلام کی فکر کرنی چاہیے

آٹھ سو سال سے وہ الحاد کے فروغ پر کام کر رہے ہیں اور تمہیں کسی دجال نے بتا دیا ہے کہ الحاد مر چکا تو تم نے اس بات کو مان لیا، یہ جو ملحدین فیس بک پر نظر آتے ہیں یہ تم کو ملحد بنانے کیلئے نظر نہیں آتے بلکہ انہوں نے ان کو اس لیئے چھوڑا ہوا ہے کہ تم یہ سمجھتے رہو ہم تو مسلمان ہیں اور یہ ملحد ہیں میں قسم کھا کر یہ بات کہتا ہوں مذہب کے جس مین سٹریم ورژن کو ہم فالو کر رہے ہیں اس کے ہوتے ہوئے ہمارا تو مشکل ہے کہ ہم صحیح اسلام کیطرف واپس لوٹ سکیں مگر ایک ملحد جو اللہ کی ذات کا انکاری ہے اگر وہ انصاف سے گرد و پیش کا جائزہ لے اور عقل کا استعمال کرے تو ممکن ہے وہ اسلام کو درست دین مان کر قبول کرے۔

مگر مسئلہ سارا یہ ہے کہ وہ بھی بد اخلاق اور تم بھی بد اخلاق، اور اللہ کا دین تو پھیلا ہے اخلاقیات سے تو گویا اب بچا کونسا مذہب صرف الحاد، فیس بک پر دو ملحد آپس میں بد اخلاقی کرتے ہیں اور ان میں سے ایک خود کو مسلمان سمجھتا ہے کیونکہ وہ جاہل جن کو مسلمان علما سمجھتے ہیں انہوں نے یہیں سکھایا ہے تم جن عقائد و نظریات کو مانتے ہو بس یہیں اسلام ہے اور جو اصل اسلام ہے اس کو پانے کیلئے تو چودہ صدیوں کا سفر کرنا پڑے گا یہاں اب 1446 ہجری سے لیکر پچھلی چودہ صدیوں تک کی سند دیکھنی پڑے گی تا کہ معلوم ہو گا مکہ میں جس وحی کا آغاز ہوا وہ کیا تھی اور رسول رحمت نے اپنے الفاظ میں (حدیث) کے طور پر جو وحی امت تک پہنچائی وہ کیا تھی۔تب جا کر حرام و حلال کی تمیز ہو گی اور معلوم ہو گا کہ ہم کس اسلام جو فالو کر رہے ہیں

کیا الحاد و بے دینی میں کوئی فرق ہے ؟؟؟

نہیں یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں فرق صرف اتنا ہے تم بے دین ہو اور یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ تم بے دین نہیں ہو انہوں نے تمہارے سامنے تمہارے گمان کے مطابق بے دینی کی اس سے بھی بڑی صورت الحاد کی شکل میں پیش کر دی ہے۔یہاں علما تک کو معلوم نہیں ہے کہ اسلام کا سیاسی نظام کیا تو جاہلوں کا کیا کہنا یہ سمجھتے ہیں چوبیس گھنٹے دنیا میں آذانوں کی آوازیں گو نجتی ہیں بس یہیں اسلام کے ذندہ ہونے کی علامت ہے جاہلوں اسلام کے ذندہ ہونے کی علامت کے طور پر انہوں نے خود یہ چیز باقی چھوڑی ہے جیسے بارہ سو سال تک انہوں نے عیسائیت کی مسخ شدہ شکل کو باقی چھوڑے رکھا جیسے نشاۃ ثانیہ کے دوران اس عیسائیت کو بھی لپیٹ لیا ایسے ہی اگلی صلیبی جنگ کے دوران اس بے دینی جسے تم اسلام کہتے ہو اسے بھی لپیٹ دیں گے۔تب تم خود کہوں گے کہ مذاہب تو نفرت کا درس دیتے ہیں کیونکہ تم جس مذہب کو مانتے ہو یعنی میڈیا وہ ایسا کہے گا۔

تمہیں تو یہ تک بھی معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی چھپن ریاستیں آزاد ہیں یاں ان کی آزادی اور اقوام متحدہ کا قیام ہی گریٹر اسرائیل تھا۔ابھی تمہیں جس گریٹر اسرائیل کا نام لے کر ڈرایا جاتا ہے اس کا مقصد گریٹر دجالیت ہے کیونکہ وہ لوگوں کا قتل چاہتا ہے ایک بڑی جنگ کی صورت میں اس کو اتنی زیادہ آبادی اچھی نہیں لگتی۔

بتایا جاتا ہے دو غلام تھے (ہندو اور مسلمان) وہ آپس میں لڑتے رہتے تھے تو آقا ان کو آزاد کر کے چلا گیا، ارے جاہلوں وہ کونسا آقا ہے جو لڑنے والے غلاموں کو آزاد کر دے غلام تو تب آزادی کی جنگ جیتتے ہیں جب وہ آقا کے خلاف اتحاد کر لیں اور بغاوت سے بچنے کیلئے تو آقا یہ چاہتا ہے کہ غلام آپس میں لڑتے رہیں، کہا جاتا ہے تاج برطانیہ برصغیر کو لوٹنے آیا تھا، جب لوٹنے آیا تھا کیا اس وقت وہ منگتے تھے یاں کمزور تھے نہیں بلکہ وہ اس وقت دنیا کی سب سے طاقتور ریاست تھی مالی لحاظ سے بھی اور عسکری لحاظ سے بھی گویا جب ان کے پاس مال وزر کی کوئی کمی نا تھی اس وقت تو وہ برصغیر کو لوٹنے چلے آئے اور جب وہ (نصاب تعلیم کی گمراہی کے مطابق) دوسری جنگ عظیم کے بعد مالی طور پر کنگال ہو گئے تب وہ بغیر کسی مزاحمت کے تمہیں آزاد کر کے چلے گئے حالانکہ اس وقت تو انہیں برصغیر کو لوٹنے کی زیادہ ضرورت تھی اور آخر آزاد کیا کس خطرے کی بنیاد پر کیا ان کے خلاف کسی قسم کی مسلح بغاوت ہوئی تھی، یاں جنگ یاں جہاد، کسی ہندو یاں مسلمان نے کسی ایک انگریز کو کنکری تک ناماری تھی۔

کونسی قربانیاں، کیا غلام آپس میں کٹ مریں اس کو آقا کے خلاف آزادی پانے کیلئے قربانی کہا جاتا ہے؟؟؟

قربانی تو تب ہوتے ہے جب غالب قوت سے جنگ یاں جہاد کیا جائے، یہاں کونسا جہاد ہوا تھا

تم وہ جاہل اور بے دین قوم ہو جن کو شروع سے دھوکہ دیا گیا ہے تاریخ سے جاہل رکھا ہے اور تم الحاد سے مقابلہ کر رہے ہو کس قرآن و سنت میں آیا ہے کہ صرف چند عبادات کا نام دین ہے کیا دین کا کوئی معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام بھی ہوتا ہے یاں نہیں کیا تمہارے پانچ وقت ماتھا ٹیکنے سے مخلوق خدا کو انصاف اور روٹی ملے گی؟؟؟

وہ تو تب ہو گا جب اللہ کا نازل کردہ معاشی و سیاسی نظام نافذ ہو گا کیا افغانستان میں مذہب نافذ ہو چکا ہے عالمی سودی بینکاری نظام سے جڑ کر اللہ اور اسکے رسول سے حالت جنگ میں رہ کر افغانستان نے کفر پر فتح پالی ہے تم کتنے جاہل ہو جو ان کہانیوں کو مان لیتے ہو۔

کونسا اسلامی خطہ ہے جہاں سودی بینکاری کی صورت میں اللہ اور رسول سے جنگ جاری نہیں ہے، اور تم یہ سمجھتے ہو کہ ایک طرف تو اللہ اور رسول سے جنگ اور دوسری طرف کفر سے جنگ۔ جاہلوں ایسی صورت حال میں کفر کی کفر سے جنگ ہوتی ہے اور یہ جنگ دھوکہ ہوتا ہے تاکہ تمہیں اسلام کے ہونے کا یقین دلایا جا سکے۔

اسلام کیا تھا یہ اللہ کے کلام اور سنت (کلام اللہ کا الفاظ رسول کے)

صحیح البخاری، صحیح مسلم، سنن نسائی، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد، اہل تشیع کی کتب اربعہ، موطا امام مالک، مسند احمد بن حنبل، مسند امام شافعی، مسند امام ابو حنیفہ، معجم الکبیر طبرانی، معجم الکبیر صغرانی، شعیب الایمان البیہقی، سنن دار قطنی، المنتقی

وغیرہ میں ملے گا

اور ان اسلاف نے اسلام کو نافذ کیسے کیا یہ

تاریخ یعقوبی، تاریخ مسعودی، تاریخ طبری (الرسل والملوک)، تاریخ دمشق، تاریخ بغداد، الکامل ابن اثیر، البدایہ والنہایہ، تاریخ ابن خلدون

وغیرہ میں ملے گا

تم فیس بک سے الحاد کا پتہ چلا کر فیس بک پر ہی جہاد کرتے ہو نا دین کا کچھ پتہ نا تاریخ کا کچھ علم۔

فیس اور یوٹیوب سے دین و تاریخ و سائنس سیکھنے والے کہتے ہیں میں سب جانتا ہوں اور جو اللہ قرآن میں کہتا ہے جاننے والے اور نا جاننے والے برابر نہیں ہوسکتے عمریں گزر جاتی ہیں اس قرآن کو ایک بار بھی مکمل پڑھنا نصیب نہیں ہوتا ایک آدھ کتاب پڑھ کر کوئی دوسرا قرآن کے جو معنی ذہن میں ڈالتے ان معنی کو لے کر قسمیں کھاتے ہیں میں نے سارا قرآن سمجھ لیا اور وہ جو پچھلی چودہ صدیوں سے ہزاروں تفسیریں لکھ چکے ہیں وہ جھک مارتے رہے ہیں جو تم نے صرف چودہ بارہ صفحات پڑھ کر سارا قرآن سمجھ لیا۔ دین میں کسی کی سمجھ کو کیا سمجھ کہا جاتا ہے دین میں اپنا فہم دین کام آتا ہے اور ہمارے دین کے مصادر کیا ہیں یہ ویڈیو، فیس بک، یوٹیوب اور ٹک ٹاک۔

کہاں سے لینا ہے فہم دین یہ سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ اتنی تو سمجھ ہی نہیں کہ فہم دین کسی سے لیا نہیں جاتا تحقیق سے پیدا کیا جاتا ہے ورنہ دینے والوں نے تو تہتر فرقوں کی سوغات دی ہے جبکہ اب ضرب سے ضرب کھا کر فیس بک پر ہر کسی کے صاحب الرائے بننے سے تہتر لاکھ میں بدل چکی ہے آخر اپنا فہم دین پیدا کر کے تہتر لاکھ سے تہتر اور تہتر سے ایک بننے میں کیا حرج ہے۔ کیا اللہ روز حشر ان لوگوں سے راضی ہوگا جو ایک دوسرے کو گالیاں دیتے اتہام لگاتے اور بد اخلاقی کرتے ہیں یاں ایک دوسرے کو بھائی مان کر دینے پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

جو چار باتیں کہیں سے کان میں پڑ گئی کہیں سے دس صفحات پڑھ لیئے (ان میں قرآن وسنت کے مطالعہ کو کوئی دخل نہیں ہے) ان کو ہی پورا علم مان کر فیس بک جیسی ماچس کو ہاتھ میں لے کر وحدت امت کو پارہ پارہ کرنے کو بے دینی کہتے ہیں اور اسی کی جدید شکل الحاد ہے جس سے تمہارا پالا نہیں پڑا بلکہ اسکو سجا کر تمہارے سامنے لایا گیا ہے تاکہ تمہیں تمہاری بے دینی بے دینی نظر نا آئے۔

پاکستان کا پہلا ٹی وی چینل جس کی ٹیسٹ ٹرانسمشن میں انگریزی فلمیں چلتی تھی بعد میں اس پر مولوی آنے لگے اور حکومت نے مذہبی چینل کھولنے کی سندیں بھی جاری کر دی تو تمہیں کیا لگتا ہے ٹی وی سے مذہب بیان کیا جانے لگا۔ مجھے بتائیں میڈیا کی آمد اور تصویر کے حلال ہونے سے قبل تاریخ میں ایسا کونسا دور تھا جب کوئی مسلمان بچی علما کو انکی شکل ذہن میں ہونے کے تصور کے بغیر جانتی تھی۔

امام احمد بن حنبل کا چہرہ اس وقت کی امت میں سے کتنی نامحرم خواتین نے دیکھا ہوگا؟؟؟؟؟

اگر کو معلوم تھا اگر وہ ایسا کرتی تو بے دینی کرتی,, مگر اس وقت وہ کام بے دینی تھا آج ہر مشہور عالم (جو جاہل ہیں) کو امت کی ہر بچی اس کے چہرے کی شناخت کیساتھ جانتی ہے اور یہ ہے بے دینی جس کو تم دین جانتے اور اس بے دینی کو دین ثابت کرنے دین کا دھوکہ دینے کیلیئے وہ تمہارے سامنے فیس بکی ملحدین لائے ہیں کیونکہ تم ہر وقت فیس بک پر جو پائے جاتے ہو کبھی نا اللہ کی کتاب کھولی نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پڑھی ہم بے دینوں نے تو اس سارے علم کو جو امت نے چودہ سو سال میں جمع کیا ان کتب کے سرورق تک نہیں دیکھے ہم نے صرف ٹی، فیس بک اور یوٹیوب کا چہرہ دیکھ ہے۔

کمال کا دور ہے بے حیائی اور دین ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور پھر بھی انہیں لگتا ہے کہ دین باقی ہے۔

صدیاں گزر گئی جب تمہارے ہاں دینی و دنیاوی نظام تعلیم کی علیحدگی ہوئی تب علم کیلیئے ڈگری، سند تجویز کی گئی تب علم علم نا رہا بلکہ سند قرار پا گئی علم کی حد بندی کر دی گئی اور جب علم کی حد بندی ہو جائے تب وہ علم نہیں رہتا جاہلیت بن جاتی ہے۔

اسی وقت تم نے دین ہاتھ سے دیکر بے دینی حریدی تھی اور آج تم اس بے دینی کا مقابلہ بے دینی (الحاد) سے کر کے خود کو دین دار سمجھتے ہو۔

https://www.facebook.com/share/p/16Kv5qhUmL/

وہ کونسا گروہ ہے جو پناہ لے گا(حصہ اول)

اگر آپ نے صرف تاریخ کی پڑھی ہے اور سیاسی و معاشی و معاشرتی نظاموں کے مزاج سے آگاہ ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا آج کی دنیا میں ان نظاموں کے مزاج بگڑ چکے ہیں مغربی تہذیب کی اٹھان، پوری دنیا پر قبضے اور پھر منصوبے کے تحت بغیر کسی بگاڑ جنگ اور جہاد کے اس قبضے کو چھوڑ دینے اور آزادیوں کے دھوکے میں سب کچھ منصوبے کے مطابق تھا بنیادی چیز دھوکہ تھی اس سے قبل انسانیت کی ساڑھے پانچ ہزار سالہ تاریخ میں یوں دھوکہ نہیں دیا گیا۔

ہر نظام دھوکہ تھا اور ان نظاموں کا دھوکہ دن بدن واضح ہو رہا ہے معاشروں میں بے حیائی کو کیسے رواج دیا گیا، اخلاق کیسے بگاڑے گئیے، انسانی فطرت کو کیسا بدلا جا رہا ہے ان باتوں کا سب کو علم ہے اور اس بات کا بھی علم ہے کہ یہ تبدیلیاں عالمی ہیں کسی ایک خطے یاں وطن کا قصہ نہیں ہیں امریکہ یاں یورپ کے کسی فیشن میگزین میں نئے فیشن کی تصاویر چھپ جانے سے وہ فیشن صرف وہیں تک موجود نہیں رہتا بلکہ پوری دنیا میں پھیلتا ہے پیپسی کے اشتہار میں صرف کرسٹیانو رونالڈو اور لیونل میسی نہیں آتے بلکہ شعیب اختر اور بابر اعظم بھی آتے ہیں پوری دنیا کے کلچر اور کھانے پینے کے رواجوں کو ایک ساتھ پوری دنیا میں رواج دیا جاتا ہے گلوبل ویلج کوئی میٹھی اصلاح نہیں ہے بلکہ یہ گلوبل کلچر کی گواہی ہے اس سے قبل تو دنیا کی پانچ ہزار سالہ تاریخ میں کبھی گلوبل کلچر رواج پذیر نہیں ہوا وہ ملٹی کلچر والا قصہ پارینہ ہو چکا اب جو ملٹی کلچر کی بات کرتا ہے وہ دھوکہ دیتا ہے

میرے خیال میں اس سوال کا جواب تلاش کرنا مشکل نہیں ہے کہ دنیا اب اپنے بدترین دور میں ہے یاں بہترین دور میں۔میں اپنی وال پر سائنس و ٹیکنالوجی کے فریب اور عالمی نظاموں کے دھوکے کو ہزاروں مثالوں سے واضح کر چکا ہوں اور یہ بات بارہا عرض کر چکا ہوں کہ مخفی عالمی حکومت آپ کی بھلائی کیلیئے کوئی کوشش نہیں کر رہی نظام صحت آپ کو بیمار کرنے کیلیئے، نظام تعلیم آپ کو جھوٹ سکھانے کیلیئے ہے جھوٹ نظام سیاست آپ کے مسائل میں اضافہ کرنے کیلیئے ہے۔قیامت کے نزدیک کے واقعات کی ٹائم لائن کیلیئے آپ کی من چاہی ضروریات کے مطابق عالمی حالات بدلے گئے ہیں یعنی آپ ان حالات کو اللہ کیطرف سے سمجھتے رہیں جب حالات کا سارا ہیر پھیر ابلیس کی طرف سے ہو۔

صحیح مسلم میں ہے

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک قوم اس گھر یعنی کعبہ میں پناہ لے گی، ان کے پاس نا اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ ہو گا، نا عددی قوت ہو گی اور نا سامان جنگ ہی ہو گا، ان کیطرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ لوگ زمین کے چٹیل حصے میں ہونگے تو ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔(7243)

ذہن سازی کرنی والی ایک قوت میڈیا ہے جس کو دیکھ کر آپ اندازہ لگاتے ہیں کہ فلاں فلاں لشکر امام مہدی کی مدد کو جائے گا یاں فلاں جہادی یقیناً امام مہدی کا لشکر بنیں گے اور دوسری قوت اسلام کے سیاسی نظام اور اسلام کے تعلیمی نظام کے ہوتے ہوئے تو موجود رہی ہے یعنی قرآن وسنت مگر اب موجود نہیں ہے۔میں یہاں دوسری قوت کے مظاہر پیش کر رہا ہوں اور آپ کو اس حدیث پر غور و فکر کی دعوت دے رہا ہوں

ایک بات پہلے سے جان لیں یہ جس لشکر کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذکر فرما رہے ہیں وہ کافروں کا لشکر نا ہو گا بلکہ مسلمانوں کا لشکر ہو گا۔

اب حدیث پر آتے ہیں آپ ایک ایک جملے پر غور فرمائیں

"ایک قوم اس گھر یعنی کعبہ میں پناہ لے گی"

یہ قوم امام مہدی اور ان کا لشکر ہیں، اب جو کچھ عالمی میڈیا نے آپ کی ذہن سازی کی ہے ساری دنیا کے جہادی اور خراسان کا نام نہاد افغان طالبان کا گروہ تو کیا وہ یہاں سے امام مہدی کی مدد کو جا کر ان کیساتھ کعبہ میں پناہ لے لیں گے ؟؟؟؟

آگے جا کر مزید سمجھ واضح ہو گی ان شاءاللہ۔یعنی اس وقت آپ کے بقول اور میڈیا کے مذہب پر ایمان لانے کی بدولت جو قوت یعنی طالبان زمین پر اسلام کا مضبوط ترین گروہ ہیں اور ان کی مدد دنیا کی سب سے بڑی ملحد قوت چین کر رہا ہے وہ اس لیئے مدد کر رہا ہے کہ یہ گروہ امام مہدی کی مدد کو جائے گا اور آپ کے بقول امریکہ بھی اس لشکر کو مٹانے آیا تھا1979 سے قبل تو اس لشکر کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا پھر دو سپر طاقتوں نے آگے پیچھے یہاں حملے کیئے ایک قوت نے خود ساری دنیا سے لوگ امپورٹ کر کے اس لشکر کو بنایا، دیکھ لیں آپ حالیہ ترین تاریخ تو جانتے ہونگے یعنی اللہ نے اس نام نہاد لشکر کو کھڑا نہیں کیا بلکہ امریکہ نے کیا(اگر آپ کو حالیہ ترین تاریخ کا علم نہیں ہے تو براہ کرم کہیں سے جان لیں گوگل وغیرہ سے ہی مدد لے لیں کتب وغیرہ پڑھنا تو ذرا مشکل کام ہے یاں چیٹ جی پی ٹی تیز ترین ذریعہ ہے کیونکہ علم کے سورس یہیں ہیں قرآن وسنت تو ہے نہیں)

گویا ابھی تک ہم یہ سمجھے کہ ایک عالمی طاقت نے جس کی بنیاد ہی فری میسن نے رکھی تھی اور بتایا جاتا ہے اسلامی دنیا پر ظلم کے پہاڑ توڑنے والے فرانس نے جنگ آزادی میں امریکہ کی مدد کی تھی اس امریکہ نے امام مہدی کی مدد کو جانے والے لشکر کی بنیاد رکھی، ایسا ہی ہے نا؟؟؟؟

میں کہیں جھوٹ تو نہیں بول رہا؟؟؟

تو سویت یونین نے افغانستان پر حملہ کیوں کیا، ہاں ہاں یہ تو آپ جانتے ہی ہونگے سویت یونین اس وقت پوری دنیا میں الحاد کا سب سے بڑا مبلغ تھا تھا مگر شاید آپ یہ نہیں جانتے ہونگے کہ اس وقت کا افغانستان سویت یونین کا اتحادی تھا!!

آپ جانتے ہیں نا؟؟؟

اور پھر سویت یونین نے اپنے ہی اتحادی پر حملہ کر دیا ہیں نا ایسے ہی ہے

کہا جاتا ہے وہاں سویت اثرورسوخ کو توڑنے کی کوششیں ہو رہی تھی کون توڑ رہا تھا ظاہر ہے امریکہ مگر یہاں رکتے ہیں اور 1979 سے کچھ سال پیچھے 1968 میں چلتے ہیں۔

یہ ولیم ٹی سٹل کی کتاب ہے

William T still

جو یقیناً نا تو فری میسن ہے نا میڈیا کا نمائندہ اور نا ہی امریکی پراپوگنڈا مشینری کا حصہ بلکہ اس کی کتاب کا نام ہی سب کچھ واضح کر دینے کو کافی ہے

New world order the ancient plan of secret societies

اس نے اپنی کتاب کی ابتدا میں لکھا ہے 1968 میں امریکہ کے صدر نکسن اور ہینری کسنجر نے سویت نواز پروگرام شروع کر رکھا تھا اور اس سمیت اور دوسرے سینکڑوں مصنفین نے لکھا ہے کہ نا صرف سویت یونین کا انقلاب فری میسن لائے بلکہ امریکہ کا انقلاب بھی فری میسن لائے اس کے علاوہ اور درجنوں حوالے ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لندن کے فری میسن گرینڈ لاج کے ہوتے ہوئے وہاں برطانیہ میں جمہوریت کا پہلا انقلاب فری میسن لائے تھے اور جیسے امریکہ کا پہلا صدر اعلانیہ فری میسن تھا ایسے ہی برطانیہ کا پہلا وزیر اعظم بھی اعلانیہ فری میسن تھا۔

ایسی کتابوں کا ہمارے ہاں ترجمہ نہیں ہوتا نا ہی فیصل وڑائچ اس تاریخ کا یوٹیوب پر تذکرہ کرتا ہے اگر فری میسن درست تاریخ نہیں چھپائیں گے تو کون چھپائے گا یہ چھاپہ خانہ علم کے فروغ کیلئے تھوڑا ا یجاد ہوا تھا یہ تو پراپوگنڈا کیلئے ایجاد ہوا تھا یہاں تو فیس بک سے میرے کمنٹ تک برداشت نہیں ہوتے۔

تو مین سٹریم تاریخ کے مطابق امریکہ اور روس دشمن تھے مگر کسی انسان کو مسیحی روسی ریاست میں الحادی انقلاب برپا کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ صرف اپنی عقل استعمال کریں کیا امریکہ مذہب کے نام پر وجود میں آیا تھا؟؟؟؟؟

اگر وہ مذہب کو مٹانے کیلئے وجود میں آیا تھا تو ظاہر ہے روسی عیسائی ریاست انہیں کیسے قابل قبول ہو سکتی تھی آپ کیا سمجھتے ہیں 1917 کے سویت انقلاب سے پہلے 1789 کا فرانسیسی جمہوری الحادی انقلاب جس کا واحد مقصد بادشاہت اور مذہب کا خاتمہ تھا اور اس سے قبل 1689 میں برطانیہ کا جمہوری انقلاب اور مذہب کے خلاف انقلاب ان سب چیزوں میں کوئی تعلق ہے آخر دین کے خلاف ان تمام انقلابات کے پیچھے کونسی قوت کارفرما تھی چلیں جیسا تیسا بھی دین تھا اس سے مرد کی مرد سے شادی اور پورن انڈسٹری تو نا تھی اب انقلابات کے پیچھے اور عیسائیوں کے جھوٹے مذہب کو مٹانے کے پیچھے مسلمانوں کا ہاتھ تو نا تھا تو پھر کون تھا کیا اللہ تھا نہیں اللہ بھی نہیں تھا تو پیچھے کونسی قوت بچتی ہے جو خود ہی سویت اور امریکی انقلاب کا سبب بھی بنتی ہے ہٹلر کو بھی سپورٹ کرتی ہے (ان سب باتوں کے ڈاکومینٹ ثبوت موجود ہیں ہوائی باتیں نہیں ہیں) پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن میں ڈارون اور کارل مارکس کو اپنے بندے بھی بتاتی ہے اور اس کے باوجود آپ یہ سمجھتے ہیں صیہونیت تو وہاں امریکہ اور برطانیہ میں ہے اور یہاں سویت یونین کا الحادی انقلاب کوئی اور قوت لے آئی۔

یعنی ایک طرف تو برطانیہ اتنا طاقت ور تھا کہ مسلمانوں کی سب سے طاقتور ریاست ہندوستان کو ہڑپ کر گیا اور دوسری طرف اتنا کمزور تھا کہ ان کی مرضی کے بغیر برطانیہ کے قلب میں بیٹھ کر کارل مارکس اور فریڈرک اینگلز کمیونسٹ مینی فیسٹو لکھتے رہے اور پھر اس نظام کا اطلاق لندن یاں یورپ کے کسی اور ملک میں ہونے کے بجائے جا کر روس میں ہوا۔اور اب پوٹن الحاد سے توبہ کر کے پکا عیسائی ہو چکا ہے اور قرآن کو تھامے پھر تا ہے مگر کمیونسٹ کے اس وقت کے سب سے بڑے داعی چین سے اسکی دوستی بھی،

عقل کے اندھوں عقیدہ بدل جانے کے بعد نئے عقیدہ والوں کے درمیان دوستیاں گاڑھی جاتی ہیں یاں پرانے عقیدہ والوں کیساتھ دوستیاں باقی رکھی جاتی ہیں۔

یعنی آپ کہہ رہے ہیں کہ میں اس بات کو مان لوں کمیونسٹ مینی فیسٹو لکھا تو لندن میں جا رہا ہے جو جمہوریت کا پہلا گھر ہے اور جرمن زبان میں چھپ رہا ہے یورپ میں پھیل رہا ہے مگر اس مینی فیسٹو کا عملی اظہار جا کر عیسائی روس میں ہو رہا ہے وہ برطانیہ، یورپ اور فرانس جہاں سے عرصہ ہوا عیسائیت رحصت ہو چکی ہے وہاں اس مینی فیسٹو کا نفاذ نہیں ہو رہا اور جہاں مذہب اب تک باقی ہے وہاں جا کر اس کا نفاذ ہو جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں یہ انسانیت کے جاگنے کی نوید اور سب کچھ اتفاقیہ ہے تو آپ بتائیں میں اس بات کو کیسے مان لوں۔

ایک قوم اس گھر یعنی کعبہ میں پناہ لے گی۔

ابھی تک ساری بات اسی جملے کی تشریح میں ہوئی اگلے مضمون میں بھی اسی پر بحث ہو گی اور معلوم کیا جائے گا کہ عالمی دجالی میڈیا جس گروہ کو وہ گروہ ظاہر کر رہا ہے وہ ایسا ہے بھی یاں نہیں۔

https://www.facebook.com/share/p/1DaL8Vkg3A/

وہ کونسا گروہ ہے جو پناہ لے گا (حصہ دوم)

پہلے حصہ میں ہم صحیح مسلم کی روایت کا موجودہ زمانے پر اطلاق اور اس کے امکانات کا جائزہ لے رہے تھے اور اس بات کو تاریخی طور پر دیکھ رہے تھے کہ جن حالات میں سویت روس نے افغانستان پر حملہ کیا، کیا وہ انہی اہداف کیلئے تھا جن کا مین سٹریم تاریخ میں ذکر کیا جاتا ہے یاں مقاصد کچھ اور تھے۔

اب تک ہم نے یہ سمجھا ہے کہ میڈیا جس گروہ کو یعنی افغانستان کی نام نہاد عمارت اسلامیہ کو بھرپور (جو عالمی بینکاری سودی نظام کیساتھ جڑ کے مسلسل اللہ اور رسول سے حالت جنگ میں ہیں) پراپوگنڈا سے خراسان والا لشکر ثابت کرنے پر تلا ہوا ہے (یعنی میڈیا جب ہمیں افغانستان میں نت نئے اسلامی قوانین کی خبر دیتا ہے دن رات بریکنگ نیوز میں بتایا جاتا ہے خالص صیہونی ادارہ بی بی سی ایسی خبریں دیتا ہے تو ہمارا اس بات پر یقین مضبوط ہوتا ہے کہ یہیں وہ حراسان والا گروہ ہے) اس گروہ کا قیام کیسے عمل میں آیا۔

پچھلے مضمون میں ہم نے سمجھا تھا کہ سویت روس کے حملے کے وقت افغانستان میں سویت نواز یعنی کمیونزم نواز حکومت بر سر اقتدار تھی اور سویت روس نے کچھ خرابیوں کو دور کرنے کیلئے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ گویا خراسان والے لشکر کا جواز پیدا کرنے کیلئے پہل سویت روس نے کی جو اعلانیہ مذہب کی دشمن حکومت تھی اور پھر ان کا مقابلہ کرنے کیلئے امریکہ نے خراسان نامی لشکر طالبان کو بنایا جو دوسری اعلانیہ مذہب کی دشمن حکومت تھی اور ہے میرے حیال میں اس بات میں کسی تاریخ کو جاننے والے شخص کو اختلاف نہیں ہو گا۔

گویا اب تک ہم نے یہ سمجھا کہ روئے زمین پر موجود دو سپر طاقتوں نے خراسان والا لشکر پیدا کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا یعنی اگر سویت روس افغانستان میں اپنی ہی سویت نواز حکومت پر حملہ نا کرتا تو اس لشکر کا جواز ہی پیدا نا ہوتا جس کو بعد میں امریکہ نے بنایا اور یہ بات بھی طے ہے کہ سویت یونین کو وہاں افغانستان میں کسی قسم کے مذہبی خطرے کا سامنا نا تھا خطرہ تھا امریکہ کے بڑھتے اثر ور سوخ سے یاں اگر ہم اسلامی مزاحمتی کا استعارہ بھی استعمال کریں تو بھی بہت سے پہلوؤں کا جائزہ لینا پڑے گا

ایک اور بات نوٹ کر لیں افغانستان دنیا کی وہ واحد سر زمین ہے نام نہاد خراسان جہاں بچہ بازی یعنی قوم لوط والے عمل کو ثقافت کا حصہ مانا جاتا ہے اور وہاں پر معصوم بچوں کے ڈانس کی ویڈیوز روڈوں پر بکتی ہیں۔

خراسان والی اور وہاں کے لشکر والی روایت کو اس دجالی مذہبی اشرافیہ نے کیا غلط رنگ پہنایا ہے اس کا ابھی آپ کو اندازہ نہیں ہے، پچھلے مضمون میں ہم واضح کر آئے ہیں کہ سویت یونین اور امریکہ کی آپس میں دشمنی ڈھکوسلہ تھا حقیقت میں اس کا کوئی وجود نا تھا اور اگر وجود ہی نا تھا تو پھر سویت یونین کو افغانستان میں امریکی اثر ور سوخ سے خطرہ کیوں محسوس ہوا تو اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی دونوں سپر طاقتوں کی مدد سے نام نہاد خراسان والے گروہ کو وجود بخشنا۔ کیونکہ سویت یونین اور امریکہ شروع دن سے فری میسن کے ہاتھ میں ہیں اور ابلیس یہ کبھی نہیں چاہے گا کہ مسلمان خراسان والے اصل لشکر کو پہچان پائیں، اس لئیے دھوکہ دینے کیلئے وہ چاہے کروڑوں لوگوں کو قتل کرا دے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا اس کیلئے سفید روسی، امریکی یاں مسلمان ایک برابر ہیں۔

اگر آپ تاریخ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ خلافت عثمانیہ کے انہدام کے وقت سویت روس اور یورپی طاقتوں نے خلافت کے حصوں کو بڑی صلح صفائی سے آپس میں بانٹا تھا کیونکہ وہ اسلام وہ سلطنت وہ سیاسی بندوبست ابلیس کیلئے خطرہ تھا اسی لئیے آنے والے خطرے کے سد باب کیلئے وہ صیہونی

جنہوں نے سویت انقلاب کی داغ بیل ڈالی اور جنہوں نے امریکہ کی بنیاد رکھی انہوں نے ان دونوں سپر طاقتوں کی مدد سے مسلمانوں کو خراسان والے لشکر کے معاملے میں دھوکہ دیا اور وہ اس دھوکے میں کامیاب ہیں۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ سب اللہ کا منصوبہ تھا اور میں حیالی باتیں کر رہا ہوں تو حدیث کے اگلے حصے کی جانب بڑھتے ہیں۔

ایک قوم اس گھر میں پناہ لے گی

حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں، گویا اس وقت امام مہدی کے لشکر کو کسی سے خطرہ ہو گا، یعنی ہم یہ سمجھیں کہ دنیا بھر کے جہادی گروہوں کے ان کے ساتھ ہوتے ہوئے افغانستان کے نام نہاد حراسان والے گروہ کے ان کے ساتھ ہوتے ہوئے ان کو خطرہ ہو گا(آگے چل کر یہ باتیں مزید واضح ہو نگی کہ وہ لشکر کتنا قلیل ہو گا یاں اس کے ساتھ ہزاروں نام نہاد مجاہدین ہونگے جن کے متعلق اب یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ نا صرف اصلی جہاد کر رہے ہیں بلکہ امام مہدی کے لشکر کا حصہ بھی ہونگے)

احادیث میں امام مہدی کے خلاف جانے والے والے گروہ کی بھی بات ہوئی ہے اور یہ بات بھی ہوئی ہے کہ وہ گروہ کافروں کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہو گا -اور حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گروہ کو چٹیل میدان میں دھنسا دے گا اس گروہ سے صرف ایک فرد باقی بچے گا جو باقیوں کو جا کر اس دھنسائے جانے کی خبر دے گا۔پہلے تو ساری امت کو یہ حدیث بتانی چاہیے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جب میڈیا مکہ سے امام مہدی کے حروج کی خبر دے گا یاں آپ کو کوئی نام نہاد لشکر یہ کہے کہ وہاں کعبہ میں امام مہدی نہیں بلکہ کسی دہشت گرد کے ہاتھ پر بیعت ہو رہی ہے اور اس کے خلاف لشکر کشی کرنی ہے تو سب سے پہلے آپ کو امام مہدی کے متعلق تحقیق کرنی چاہیے کہ کیا واقع وہ شخص امام مہدی کے علاوہ کوئی اور ہے جس کے خلاف لشکر کشی کی دعوت دی جا رہی ہے یاں پھر وہ امام مہدی ہی ہیں تو اس دور میں ایک مسلمان کا بہترین طرز عمل یہ ہونا چاہیے کہ وہ اس لشکر کا حصہ نا بنے یہیں محفوظ ترین طریقہ کار ہو گا ویسے بھی اس دور میں جو مومن ہو گا جس شخص کو فتنوں کی سمجھ ہو گی اس پر ایسا وقت ہی نہیں آئے گا کہ وہ امام مہدی کے خلاف لشکر کشی کرنے والے گروہ کا حصہ بنے یاں مجبور کیا جائے کیونکہ وہ تو پہلے ہی امام مہدی کی جماعت میں شامل ہو چکا ہو گا۔

اس لیئے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ یہ نا دیکھیں میڈیا کیا خبر دے رہا ہے بلکہ صرف یہ سوچیں کہ میڈیا یہ خبر کیوں دے رہا ہے اور اس خبر سے کس قسم کی ذہن سازی مقصود ہے۔

یہ بات تو طے ہے کہ اس وقت کی تمام اسلامی حکومتیں امام مہدی کی دشمن ہو نگی پیچھے بچے وہ نام نہاد جہادی گروہ جن کو دجال نے اس دھوکہ کیلیئے کھڑا کیا ہے کہ مسلمان ان کو امام مہدی کا لشکر سمجھتے رہیں اور یہ سمجھتے رہیں کہ وہ اصلی جہاد کر رہے ہیں اور اسلام اب بھی زندہ ہے مزاحمت کر رہا ہے نیز یہ سمجھتے رہیں کہ اسلام موجود بھی ہے اور اسلام کو کفر سے کسی قسم کا خطرہ بھی ہے حالانکہ ایسی کوئی بات سرے سے نہیں ہے

ہم جانتے ہیں تقریباً ہر اسلامی ملک میں دجال نے وہاں کی حکومتوں کے خلاف لڑنے کیلیئے جہادی گروہ کھڑے کر رکھے ہیں ہر ہر اسلامی ملک میں یہ حالات ہیں تو گویا ہم یہ سمجھیں کہ اس وقت ان جہادی گروہوں میں سے کوئی بھی گروہ وہاں کی حکومت کو امام مہدی کے خلاف لشکر کشی سے نہیں روک سکے گا، اگر وہ ایسا نہیں کر سکے گا تو ان کی موجودگی کا مقصد کیا ہے یاں پھر دوسری بات یہیں دجالی جہادی گروہ اس وقت کی حکومتوں کے ساتھ مل کر امام مہدی کے خلاف لشکر کشی کریں گے تاکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو دھوکہ دیا جا سکے کہ وہ امام مہدی نہیں ہیں بلکہ کوئی دہشت گرد ہے اور اگر آپ نے قرآن و سنت پڑھا ہو تو موجودہ دور میں وہ تمام تر جہاد جو اسلامی حکومتوں کے خلاف ہو رہا ہے وہ حرام ہے اور اگر حرام ہے تو اس کے پیچھے دجال ہے۔

اب ہم اسی حدیث کے اگلے جملے کی جانب بڑھتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان کے پاس نا اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ ہو گا ہم فلحال اسی جملے کو سمجھتے ہیں

جب امریکہ افغانستان چھوڑ کر گیا اس وقت عالمی میڈیا نے ابلیس کی ہدایت پر افغانستان کو خراسان والا لشکر ثابت کرنے کیلئے اس بات کا خوب پراپوگنڈا کیا کہ امریکہ وہاں 44 ارب ڈالر کا اسلحہ چھوڑ کر چلا گیا اور ان کے پاس پہلے سے روسیوں کا اسلحہ بھی تھا اب سے کچھ دن پہلے دوبارہ سے اس پر اپوگنڈا کو عالمی میڈیا کی زینت بنایا گیا اور خبر چلائی گئی کہ طالبان نے امریکہ کا اسلحہ واپس کرنے سے انکار کر دیا ہے-دوسری طرف ہم جانتے ہیں پوری دنیا کی جہادی تنظیموں کے پاس اسلحے کے انبار ہیں وہ القاعدہ جو امریکہ جیسی سیکورٹی سٹیٹ کی ناک کے نیچے سے کمرشل جہاز اغوا کر سکتی ہے اور سارے ریڈار سسٹم کو چکما دے کر انہیں ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے دے مارتی ہے ان کیلئے اسلحے کا حصول کونسا مشکل ہے وہ حماس جو اسرائیل کے گرد کھڑی وہ فولادی دیوار پار کر جاتی ہے جس کے چپے چپے پر آرٹیفیشل انٹیلیجنس سے چلنے والی مشین گنیں نصب ہیں ان کیلئے اسلحے کا حصول کونسا مشکل ہے پھر وہیں عالمی میڈیا جو حماس اور افغانستان کے جہادیوں کی تشہیر کرتا ہے اسی نے خبر دی کہ حماس کے حملے سے پہلے اسرائیل کو نا صرف اس حملے کا علم تھا بلکہ پوسٹوں سے اپنے فوجی بھی واپس ہٹا لیئے گئے اور یہاں تک ثبوت ہیں کہ اسرائیل نے خود اپنے شہریوں کو قتل کیا-

ان سارے حالات کو دیکھتے ہوئے جب عالمی میڈیا ہمیں اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ یہ سارے جہادی امام مہدی کا لشکر ہونگے تو حدیث کے اس جملے پر غور کریں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امام مہدی کے پاس اپنا دفاع کرنے کا کوئی ذریعہ نا ہو گا،یعنی کیا جب یہ سارے جہادی تمام تر اسلحے کیساتھ امام مہدی کے لشکر میں شامل ہو جائیں گے اس کے باوجود امام مہدی کے پاس کوئی چیز دفاع کیلئے نہیں ہو گی؟؟؟؟

یہاں کسی قسم کا کوئی ابہام نہیں ہے بالکل واضح بات ہے کہ یہ جہادی امام مہدی کا لشکر نہیں ہونگے بلکہ ان کو جان بوجھ کر میڈیا امام مہدی کا شکر ثابت کر رہا ہے ان کی تشہیر کر کے-

حدیث کا اگلا جملہ انتہائی قابل غور ہے فرمایا

"ناعددی قوت ہو گی"

گویا امام مہدی کے ہاتھ پر صرف تھوڑے سے لوگ بیعت کریں گے اور جہادیوں کی تعداد تو لاکھوں میں ہیں جو حماس اسرائیل کے تمام تر سیکیورٹی سسٹم کو چکمہ دیکر اسرائیل میں گھس سکتی ہے جو القاعدہ امریکہ کے تمام تر سیکورٹی سسٹم کو چکمہ دیکر پینٹا گان تک پہنچ سکتی ہے کیا وہ اس وقت امام مہدی کی مدد کو بھی نا جا سکیں گے جب ان کو کعبہ کی پناہ لینی پڑے گی-یعنی اگر آپ یہ بھی کہیں کہ وہ بعد میں جوائن کریں گے تو پھر بھی سوال اپنی جگہ باقی ہے کیا ان میں اتنی بھی اہلیت نہیں ہو گی کہ وہ عین مصیبت کے وقت ان کی مدد کو نا جا سکیں اور کیا ان کو اتنا بھی علم نہیں ہو گا کہ امام مہدی مکہ میں ظہور کرنے والے ہیں اس لیئے پیشتر ہی مکہ کو سدھار لیں

خدارا سوچیں آخر یہ کیسے وقوع پذیر ہو گا آپ کی عقل میں کونسی بات آتی ہے یاں تو میری کوئی بات دلیل سے ہٹ کر ہو یاں آپ خود ہی ان حالات کی کوئی توجیہ پیش کر دیں-

اور آگے حدیث کا وہ حصہ ان کیطرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا-

ان دجالی علما نے بشار الاسد کو سفیانی ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جو لوگ پڑھتے پڑھاتے ہیں انکو معلوم ہے کتنے رسائل اور کتب لکھی گئی مگر اب تو وہ قصہ پارینہ بن چکا تو اب کس کو سفیانی ماننا ہے اب تو یہ شام کی جہادی قیادت ہی بچی ہے-بشار کو سفیانی ثابت کر کے چونکہ شیعہ سنی نفرت بھڑکانی

تھی اس لیئے دجال علما نے یہ کام خوب کیا اور دوبارہ سے اس شامی لشکر کے غلبہ پر بھی یہیں کام کیا جارہا ہے دوسری طرف میں کعبہ کے پردوں کو پکڑ کر قسم کھانے کو تیار ہوں شامی جہادی گروہ کی لیڈرشپ، بشار الاسد، ایران اور اسرائیل میں کوئی دشمنی نہیں یہ سب فری میسن کے پلاٹ پر کام کر رہے ہیں۔

https://www.facebook.com/share/p/1Cq3Jd6L9G/

آخری صلیبی جنگ کی منصوبہ بندی

انسانی قتل ابلیس کا سب سے بڑا منصوبہ ہے

نیٹو کے قیام کے بعد سے فری میسن نے سوشلسٹ دھڑے اور جمہوری دھڑے کے درمیان دھوکہ دینے کے پروگرام پر کام شروع کیا کیونکہ آگے جا کر اسی دھوکے کو مستقبل کی آخری عالمی جنگ کے دو معماروں اسلام اور عیسائیت میں سے ایک کے حق میں استعمال کرنے کا دھوکہ دینا تھا یعنی کمیونزم شروع میں کمیونزم اور جمہوری سرمایہ دارانہ نظام کی علیحد گی اور ان کی آپس میں پچاس سالہ کشمکش بھی اصل میں دھوکہ تھا کیونکہ انہوں نے پہلے دن سے ہی دجال کی آمد سے پہلے کمیونزم کو عالمی نظام بنانے کا منصوبہ بنا رکھا تھا اس لئیے اگر شروع میں ہی کمیونزم کو نافذ کرتے تو لوگوں کو شک ہو سکتا تھا اس وجہ سے دہائیوں تک ان دونوں نظاموں میں باہمی لڑائی دکھائی گئی یعنی دو ایسے دوست جن کا مقصد ایک ہے انہیں شروع میں علیحدہ علیحدہ مقصد کے پیچھے پیچھے بھاگتے دکھایا گیا تا کہ دنیا ان میں سے لازمی کسی ایک طاقت ور کیساتھ ہو سکے اور پراپوگنڈا مشینری یعنی میڈیا تو شروع میں انہی دونوں دھڑوں کیساتھ تھا وہ انہیں آپس میں دشمن دکھاتے رہے

تاریخ کے مین سٹریم ورژن پر ایمان لے آنا اس لئیے درست نہیں ہے کہ دنیا بھر کے حالات معاشی و معاشرتی وسیاسی طور پر اور سب سے بڑھ کر اخلاقی طور پر بگڑتے جا رہے ہیں دنیا کو کنٹرول کرنے والی قوتیں انسانیت کو فطرت سے دور لے جا رہی ہیں آپ کے اپنے خطوں میں سے کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو سود کی صورت میں اللہ اور رسول سے حالت جنگ میں نا ہو مجھے بتائیں اللہ اور اسکے رسول سے جنگ مول لے کر کونسا جہاد و قتال اور کونسی عبادات ہوتی ہیں آپ کو کیوں دھوکے کی سمجھ نہیں آرہی اس دھوکے کا بندوبست نشاۃ ثانیہ کے آغاز سے کیا گیا ہے - ان دونوں نظاموں کی کش مکش میں ایسے بہت سے پڑاؤ آئے جن میں انہوں نے آخری جنگ سے پہلے ایک لازمی دھڑے یعنی اسلام کے وجود کو ثابت کرنے کیلئے بھی جنگیں لڑی، مختلف مسلم ممالک میں اسلام کا درد رکھنے والے لیڈران نے (جن کو میڈیا نے اسلام پسند ظاہر کیا) سوشلزم کے حق میں آوازیں بھی بلند کی۔ مگر یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا جب روس نے کمیونزم کو چھوڑا تو چین نے اپنا لیا اور اب یہ دونوں طاقتیں اسلام کی حمایتی ہیں دوسری طرف امریکہ اور یورپ ہے اور وہ لندن ہے جہاں پر بیٹھ کر مارکس نے کمیونسٹ مینی فیسٹو لکھا تھا۔ لیکن اسکا عملی نفاذ اس علاقے میں کیا گیا جہاں انہیں آخری جنگ میں اسلام کا اتحادی پیدا کرنا کرنا تھا اسی وجہ سے آپ دیکھتے ہیں ایک طرف سنکیانگ کے مسلمانوں کی نسل کشی اور دوسری طرف وہاں کی مساجد کو کلبوں میں تبدیل کر دینے کے باوجود چین افغانستان کی فوج کو کھڑا بھی کرتا ہے اور حماس و الفتح کی صلح بھی کراتا ہے وہ اسرائیل کا تیسرا بڑا شراکتی پارٹنر بھی ہے اور اسرائیل کے خلاف بیانات بھی جاری کرتا ہے جب سویت یونین افغانستان کے مسلمانوں کو کاٹ رہی تھی اس وقت پوٹن کے جی بی کا ایجنٹ تھا اور اب وہ قرآن کو تھامنے والا مسلمانوں کا دوست (اس ساری تاریخ میں جو لوگ مانتے ہیں وہ منوایا گیا ہے نصاب تعلیم اور میڈیا کے پراپوگنڈا سے)

پروٹوکولز صیہونیوں کی بڑی اہم دستاویز ہے جس کا تذکرہ مذہبیوں کے ملاؤں نے بھی کیا ہے کیونکہ ہم سارے مسلمان اتنے سے اسلام پر ہی راضی ہو جاتے ہیں مگر مذہبی اشرافیہ نے تاریخ وحقیقت کا وہ رخ نہیں بتایا جسے اصل دجالیت اور منصوبہ بندی کہا جاتا ہے میڈیا کا لانا اور اس کی سکرین سے ملاؤں کو مقبول بنانا بھی اسی منصوبہ بندی کا حصہ تھا ورنہ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر آنے والا سال پہلے سے برا ہو گا اور فرمایا لوگوں میں

سب سے ذلیل مومن ہو گا اگر یہ علما ذلیل ہوتے اور مومن ہوتے تو ان کے لاکھوں چاہنے والے نا ہوتے علامہ اقبال کا نام آج بھی گونج نا رہا ہوتا یہ میڈیا نے جس نے نظریات اور شخصیات کو زندہ رکھا ہوا ہے

فتنہ کے دور میں دین کس سے لینا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ کے دور میں نیک بخت وہ ہو گا جو غیر مشہور ہو گا اور فرمایا علم کو لوگوں سے نہیں بلکہ علما کی روحیں قبض کر کے اٹھالیا جائے گا پیچھے جاہل ہونگے جو دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ہمارے لیئے یعنی (لوگوں) کیلیئے کتب اب بھی موجود ہیں اور ان میں علم بھی موجود ہے مگر ہم جاہلوں (جن کو علما سمجھا جاتا ہے) سے علم لینے اور انکو عالم سمجھنے پر اب بھی باضد ہیں فتنہ جو اس دور کی سب سے بڑی حقیقت ہے اس پر مدرسوں میں علیحدہ سے ایک بھی کتاب شامل نصاب نہیں ہے باقی سارے علوم شامل ہیں۔

جسے آپ clsh of civilization کہتے ہیں یعنی سیموئیل پی ہنگٹن کی 1993 کی کتاب یعنی اسلام اور عیسائیت کا ٹکراؤ وہ کہانی دھوکہ دینے کیلیئے گھڑی گئی تھی ورنہ ان دونوں تہذیبوں کے ٹکراؤ کا سوال تو 800 سال قبل ہی دم توڑ چکا تھا جب صلیبی جنگوں کے بعد پورا یورپ سیکولرزم کی گود میں چلا گیا گیا اسی وقت عیسائیت کی حیثیت نام کی رہ گئی جیسی حیثیت اسلام کی آخری سیاسی شناخت سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد اسلام کی ہو گئی تھی اب یعنی دونوں مذاہب کا صفایا کر کے ان کے سیاسی و معاشی و معاشرتی و اخلاقی نظاموں کا صفایا کر کے وہ آپ کو clash of civilization کا سبق اس لیئے دیتے ہیں کہ وہ ایک مذہبی جنگ چاہتے ہیں

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن کا نام تو آپ نے سنا ہو گا اس میں لکھا ہے کہ کارل مارکس صیہونیوں کا اپنا بندہ تھا اور اب آپ کہتے ہیں سوشلزم کے روح رواں چین میں اسلام کیساتھ ہمدردی پائی جاتی ہے اور سوشلزم کا سابقہ مسکن اس نظام کو چھوڑ کر سرمایہ داریت کی آغوش میں نہیں گیا بلکہ پھر سے سوشلزم والے چین کا ہی دوست ہے آپ کو ان چیزوں کو سمجھنا چاہیے کیونکہ اوپری طبقات سے جنہیں مذہبی اشرافیہ کہا جاتا ہے وہاں سے یہ سمجھ نہیں ملے گی فتنہ کے دور میں مشہور ترین ذرائع ابلاغ سے صرف گمراہی پھیلتی ہے سمجھ نہیں۔یہ قیامت کا سا ہے یہاں ہر کسی کو خود اپنا فہم دین اور فہم تاریخ پیدا کرنا ہے۔

آپ دماغ پر زور توڈالیں کارل مارکس کی طنابیں کس نے ہاتھ میں تھی چلیں یونیورسٹی کا پڑھا لکھا نوجوان جس کو مین سٹریم تاریخ پڑھائی گئی ہے یاں جو یوٹیوب کے تبصرہ نگاروں پر جان چھڑکتا ہے وہ تو گمراہ ہو سکتا ہے مذہبی آدمی کہا بھٹک رہا ہے آپ کیوں نہیں سمجھتے کمیونسٹ مینی فیسٹو کے سابقہ اور حالیہ مسکن روس اور چین اسلام کے دوست کیوں ہیں کہیں یہ ظاہری اسلام تو نہیں۔جنگ کرانے اور تاریخ کی بدترین جنگ کرانے کیلیئے آبادی ختم کرنے کیلیئے مذہبی جنگ سے بہتر اور کونسا ہتھیار ہو سکتا ہے آپ یہ سمجھیں گے اسی سال تک خواب خرگوش کے مزے لینے والے اور کافروں کے ٹکروں پر پلنے والے ہمارے حکمران اچانک جاگ گئے اور ان کو اسرائیل کے مظالم نظر آنے لگے تو عزیزان من یہ سوچ آپ کی نہیں ہے بلکہ پیدا کی گئی ہے۔ابلیس کو سب سے زیادہ خوشی لوگوں کے قتل کے محسوس ہوتی ہے اور وہ یہ قتل پوری دنیا میں اپنے لے پاک ممالک اور ان دونوں دھڑوں کی قیادت سنبھالے مسلم اور عیسائی قیادت سے کرانا چاہتا ہے آپ صرف ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور مقاصد ان کے پورے ہونگے پہلے آپ اپنے اپنے مذاہب کے اندر ابلیس کے منصوبے کے مطابق فرقہ وارانہ لڑائیوں میں ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے اور اب مذاہب سے باہر نکل کر دوسرے مذاہب والوں کو قتل کریں گے

پروٹوکولز سے بھی پیچھے جائیں البرٹ پائیک 33 ڈگری فری میسن اور موورلز اینڈ ڈوگما کے مصنف (بارہ سو صفحات کی کتاب کون پڑھے) نے اپنے دوست میزانی کو سترہویں صدی میں خط لکھا تھا جس میں تین عالمی جنگوں کا منصوبہ زیر بحث لایا گیا ہے ان تین میں سے ہم آخری جنگ یعنی اسلام اور

عیسائیت کی جنگ کے دہانے پر ہیں آپ سمجھتے ہیں یہ جنگ وقت کی ضرورت ہے مگر نہیں حقیقت میں عالمی میڈیا نے دو تین صدیوں کی کدوکاوش سے اس جنگ کی ضرورت پیدا کی ہے آپ جو سوچتے ہیں وہ کسی تعلیم یاں تحقیق کا نتیجہ نہیں بلکہ آپ کے ذہنوں میں پیدا کیئے گئے حیالات کا عکس ہے میڈیا پر ایمان لانے والے دور میں سوچ پیدا نہیں ہوتی بلکہ پیدا کی جاتی ہے

سوشل میڈیا پر موجود سوچوں کے سارے دھارے اسی سوشل میڈیا (مین سٹریم میڈیا، نصاب تعلیم) سے پھوٹتے ہیں اس علم و عقل کے پیچھے مطالعہ و تحقیق کا کچھ دخل نہیں ہے ہم اپنا وقت بجائے علم بڑھانے کے جو جانتے ہیں اسکو منوانے پر صرف کرتے ہیں اور وقت کی بربادی کا یہ عذر انہوں نے خود فیس بک کی صورت میں فراہم کیا ہے تاکہ یہ سب خود کو صاحب الرائے سمجھ کر جاہلیت کے اکھاڑے میں سر پٹختے رہیں اور ہم اوپری سطح سے اپنے دانشوروں اور مذہبی اشرافیہ کے مہروں کے ذریعے ان کی عقلیں جدھر چاہے موڑتے رہیں۔

https://www.facebook.com/share/p/155h9SBN9w/

سر سید اصلی جہاد اور تاج برطانیہ

پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن نامی کتاب میں لکھا ہے

پریس کی وجہ سے ہم خود پس پردہ رہ کر غیر یہود عوام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ہٹلر نے اپنے وزیر گوئبلز کو پراپوگنڈا کی وزارت کا نگران بنایا اور ہٹلر نے اپنی خودنوشت میں لکھا ہے لوگ کبھی بھی اس بات کو ماننے کو تیار نہیں ہونگے کہ اتنے بڑے پیمانے پر دھوکہ دیا جاسکتا ہے

یہ پریس ہی وہ واحد قوت ہے جس کی مدد سے ایک ہی وقت میں پوری دنیا کو دھوکہ دیا جاسکتا ہے بیوقوف بنایا جاسکتا ہے، ہمیں قرآن وسنت کی خبریں معلوم ہوں یاں ناہوں مگر میڈیا پر روز کیا کچھ آتا ہے یہ ضرور ہماری سماعتوں سے ٹکراتا ہے ذہن میں محفوظ ہوتا ہے پھر مذہب، تاریخ اور سائنس کے متعلق ہر قسم کی نظریہ سازی اور ذہن سازی کا باعث بنتا ہے میڈیا کی خبروں کے متعلق اگر ہم ایک چھوٹی سی تبدیلی کو اپنے ذہن کا حصہ بنالیں تو سچ کے سفر میں بڑی آسانیاں پیدا ہوسکتی ہے آپ حضرات نے آج سے میڈیا کے متعلق اپنا زاویہ نظر بدلنا ہے اور سوچنا ہے کہ

"میڈیا خبر دیتا نہیں بلکہ خبر چھپاتا ہے اور جو خبر دیتا ہے اسکا مقصد باخبر رکھنا نہیں بلکہ ذہن سازی کرنا ہوتا ہے"

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔

ان دھوکے کے سالوں کا آغاز پریس کی آمد سے ہوا جب پراپوگنڈا اور جھوٹ کے ذریعے کسی بھی چیز کو پوری قوم تک پہچایا اور منوایا جاسکتا تھا، شروع میں ہی تمام ممالک کی خبریں دنیا بھر میں پھیلنے لگی-1822 میں برصغیر میں پہلا اخبار چھپا اس اخبار میں زیادہ تر تاج برطانیہ کے اعلانات یاں مقامی خبریں بھی ہوا کرتی تھی مگر زبان فارسی تھی مگر اس کے علاوہ جو ذہن سازی کا ذریعہ تھا وہ دینی کتب ہی تھی ناول وافسانے بھی چھاپہ خانہ کی وجہ سے عام ہوچکے تھے مگر جب اخبارات کا سلسلہ چل نکلا تو گمراہی کے عام اوزار ہاتھ آگئے اخبار چونکہ نئی چیز تھی تازہ دستیاب ہوتے تھے اور خبریں بھی پڑھنے کو ملتی تھی اس لئیے لوگ ہاتھوں ہاتھ لیتے تھے

یہاں سے پورے عالمی کی ایک جیسی ذہن سازی کا سلسلہ شروع ہوا اور لوگوں نے اس طرح سے سوچنا شروع کیا جس طرح سے پریس ان کو سوچنا سکھاتا تھا، جب ہر ملک میں اخبارات کی کثرت ہوگئی تو نئی نسل کے دماغ میں اس سوال کا پیدا ہونا بھی ناممکن ہوگیا کہ پوری دنیا پریس ہر ملک کا مقامی اخبار بھی جھوٹ چھاپ سکتا ہے

آخر یہ کیسے ممکن ہے روزانہ دنیا میں چھپنے والے ہزاروں اخبار اور ٹیلی ویژن چینل جھوٹ بولیں ؟؟؟ مگر یہیں وہ فتنہ تھا جس سے ہر نبی نے اپنی اپنی امتوں کو ڈرایا، عالمی سطح پر دھوکے کا نیٹ ورک، دجال کا معنی دھوکہ دینا ہے۔

سترہویں صدی میں ہمارے ہاں چھپنے والے اخبارات کے حصول کیلئے تولائبریریوں میں جانا پڑے گا مگر کتب کے مطالعہ سے بھی بہت کچھ معلوم ہوجاتا ہے کہ اس دور میں لوگوں کی ذہن سازی کیسے کی جاتی تھی، آج کی دنیا میں جو مسلمان جیتے ہیں بلاشبہ ان کے نزدیک تو استعمار گالی جیسا لفظ ہے مگر اس وقت جب استعمار کا دنیا پر غلبہ تھا اس وقت یہ لفظ گالی ناتھا بلکہ اخبارات میں جہاں بھی لکھا جاتا تھا تاج برطانیہ کو ہماری حکومت لکھا جاتا تھا یہ کہیں نہیں لکھا جاتا تھا کہ غیروں کی حکومت۔

جس وقت ان کیلئے استعمار کا دھوکہ ضروری تھا اس وقت پریس کے ذریعے انہوں نے استعمار کے متعلق ہماری حکومت ہونے کا دھوکہ دیا کیونکہ اگر وہ ایسا نا کرتے تو مسلمان غیرت مند قوم تھے کبھی نا کبھی کہیں نا کہیں سے غیرت جاگ جاتی اور جاگتی بھی رہی اور مسلمان تاج برطانیہ کو الٹ دیتے مگر بے دینی آدمی کو بے غیرت بنا دیتی ہے یہیں کام عصری نظام تعلیم سے لیا گیا اور وطنی قومی ریاستوں کے قیام کے بعد یہیں کام دینی تعلیمی اداروں سے بھی لیا جانے لگا-

سترہویں صدی کے مسلمانان برصغیر کو کبھی یہ بات معلوم نا ہوتی کہ ہم اجڈ، جاہل اور گنوار ہیں اور یورپ سے آنے والے گورے تہذیب یافتہ ہیں اگر پریس موجود نا ہوتا- آپ سر سید احمد خان کے مکالمات پڑھیں یہ ان تمام مضامین کا مجموعہ ہیں جو اخبارات میں چھپتے رہے، مسلمانوں کو اجڈ، جاہل، گنوار اور بد تہذیب کہنا سر سید کا تکیہ کلام تھا اور آج مذہبی طبقہ جس لارڈ میکالے کو شیطان سمجھتا ہے اس کو سر سید نے حفظہ اللہ تعالیٰ لکھا ہے، شبلی نعمانی، سلیمان ندوی، الطاف حسین حالی، علامہ اقبال وغیرہ سبھی سر سید کے قصیدے گاتے رہے جو چھپا ہے ہمارے پاس موجود ہے وہ سب اس بات پر گواہ ہے-

جدید میڈیکل سائنس انسانیت کیلئے دجال کا کتنا بڑا تحفہ ہے اس کو جاننے کیلئے آپ صرف ٹرمپ کے نامزد کردہ نئے وزیر صحت کے بیانات ہی سن لیں، حکمران جو کچھ عوام چاہتے ہیں وہ بولتے ضرور ہیں مگر کرتے وہ ہیں جو ابلیس چاہتا ہے اس نے آتے ہی اعلانات کیئے ہیں کہ ہم اپنے محکمہ صحت کو پرانے طریقہ علاج کی جانب واپس لے کر جائیں گے، ٹرمپ نے الیکشن سے چار دن قبل جوئے روگن پوڈکاسٹ میں پولیو ویکسین کو زہر کہا تھا، یہاں عام پاکستانی کی سمجھ لیئے اتنا عرض ہے کہ ٹرمپ نے یہ بیان وہاں کی عوام کو حوش کرنے کیلئے دیا کیونکہ ان کا پولیو ویکسین سمیت دوسری تمام ویکسین کے متعلق یہ حیال ہے جدید میڈیکل سائنس نئی چیز ہے اور جدت کیسی ہی انسانیت کیلئے نفع بخش ہے یاں ضرر رساں یہ بات میرے حیال میں امریکی کسی بھی پاکستانی سے بہتر طور پر جانتے ہیں-

جس طرح آج بندوق کے زور پر پولیو کے قطرے پلائے جاتے ہیں ایسے ہی تاج برطانیہ کے دور میں بچوں کو مختلف بیماریوں کے انجیکشن لگائے جاتے تھے اور سر سید نے لکھا ہے مائیں اپنے بچوں کو چھپا لیتی حکومتی ہرکاروں کو ٹیکے نا لگانے کے عوض رشوت دیتی جس کے پاس کچھ نا ہوتا وہ مانگ تانگ کر کچھ دے دیتا، سر سید نے پرانے طریقہ علاج پر بھروسہ کرنے کے سبب ہندوستانی عوام کو اجڈ لکھا ہے اور آج جدید ترین امریکہ میں عوام کی آواز پر وہاں قدیم طریقہ علاج کو رواج دینے کی باتیں ہو رہی ہیں، کتب پڑھنا، جدید میڈیکل سائنس کی خباثت کو جاننا یہ ذرا مشکل کام ہے مگر میڈیا پر ایمان لانے والے اگر پوری طرح دنیا کے حالات سے باخبر رہیں تو بھی وہ کڑیاں ملا کر بہت کچھ جان سکتے ہیں-

اگر اس دور کے اخبارات میں سر سید سمیت دوسرے لوگ بار بار مسلمانوں کو انگریز حکومت کی آمد پر اللہ کا شکر ادا کرنے کا مشورہ نا دیتے، یہ اخبارات پورے ملک میں نا پھیلتے تو بھلا کیسے انگریز حکومت قائم رہتی بار بار اصلی جہاد کی چنگاریاں ابھرتی اس کام کو روکنے کیلئے دوسرا کام جدید تعلیم کے ذریعے مسلمانوں کو بے دین اور بے غیرت بنانا کا کیا گیا کیونکہ بے غیرت آدمی غلامی کو بھی تحفہ خداوندی سمجھتا ہے پریس کے ذریعے انسانوں کے اس فطری مزاج کو دبایا گیا کہ وہ اپنے ہی ہم قوم اپنا آقا مانتے تھے

دونوں طریقوں سے اصلی جہاد کو روکنے کیلئے بھرپور کوششیں ہوئی-

سید احمد شہید کا جہاد یہاں پہلا اخبار چھپنے سے چار سال بعد شروع ہوا مگر اخبارات کے ذریعے ذہن سازی کا عمل شروع ہو چکا تھا ہر طریقے سے لوگوں کے اذہان میں برطانوی راج کی خصوصیات بٹھانے کا کام ہو رہا تھا یہاں جو ادب لکھا جا رہا تھا وہ بھی اسی کام کیلئے وقف تھا آپ اردو کے پہلے ناول نگار ڈپٹی

نذیر احمد کے ناول پڑھیں ہر طریقے سے برطانوی حکومت کو عوام کا نجات دہندہ ثابت کیا گیا ہے اور جیسا کہ پہلے عرض کیا جب ان کو استعمار کے دھوکے کی ضرورت تھی تب استعمار کا دھوکہ دیا اور جب آزادیوں کے دھوکے کی ضرورت تھی تب خود کی آزادیوں کا دھوکہ دیا علامہ اقبال نے ڈپٹی نذیر احمد کے ترانے بھی گائے ہیں، جس جمہوریت کو حرام کہا اسی جمہوریت کے تحت الیکشن بھی لڑا ہے یعنی دونوں قسم کے نظریات اور گروہوں کو وہیں کنٹرول کرتے چلے آرہے تھے اور جب آزادیوں کا دھوکہ دیا جا چکا تب جمہوریت کہاں کی حرام مگر اس کے بعد بھی ایسی جماعتیں باقی رکھی گئی جو جمہوریت کو حرام کہتی رہیں کیونکہ قرآن وسنت کے الفاظ تو آٹھ نا گئے تھے آخر ذاتی مطالعہ کرنے والے لوگ موجود تھے۔

1857 والے جہاد کے بعد یہاں جہاد کے ضمن میں آخری کوشش 1868 میں ہوئی تھی اس کے بعد سے لیکر جب انقلاب ایران، افغان جہاد کا دھوکہ اور حماس والقاعدہ وغیرہ وداعش نہیں بنا کی گئی جہاد وغیرہ نہیں تھا اب اس فرضی جہاد کی ضرورت اس لیئے پیش آئی کہ آخری صلیبی جنگ مقصود تھی جس کا منصوبہ فری میسن نے تین سو سال قبل بنایا تھا

یکایک ایرانی بادشاہت بھی اسلامی ہو گئی، کیمونسٹ افغانستان بھی اسلامی ہو گیا، ملحد ترکی میں بھی اردگان آگیا اور کیمونسٹ روس میں بھی پوٹن ہے مگر کیمونزم کی بدترین شکل یعنی سوشل کریڈٹ سسٹم جس چین میں نافذ ہے وہ اب جہادیوں اور روس کا دوست ہے کیونکہ مسلم بلاک کیساتھ ان کو رکھنا ضروری تھا عالمی تباہی کیلئے دونوں طرف پلڑا ایک جیسا ہونا چاہیے-1689 میں برطانیہ، 1789 میں فرانس اور 1917 میں روس میں جمہوری سیکولر انقلاب لائے گئے ابلیس پیچھے تھا مگر دوسرا نظام رکھنا ضروری تھا تاکہ آخر میں اسے دھوکے کی مسلمان وطنی قومی ریاستوں کا اتحادی بنایا جا سکے ورنہ مارکس نے کمیونسٹ مینی فیسٹو لندن میں لکھا تھا اسی وقت وہاں کمیونزم کا نفاذ آسان تھا مگر چونکہ اسلام سمیت پوری دنیا کو لپیٹ میں لینا تھا اس لیئے پروگرام کو ایک دو صدی طول دیا گیا۔

اب وقت ہوا چاہتا ہے ایک ہی عالمی نظام کا جس سے پیشتر بڑی جنگ ضروری ہے

اگر آپ کی بادشاہت ٹھیک ہے تو عالمی جنگیں نظاموں کی تبدیلی کیلئے ہی برپا کی جاتی ہیں، حالات کی پیداوار نہیں ہوتی-اسرائیل کے قیام کا مقصد کوئی مذہبی عقیدہ نہیں تھا بلکہ اسلام کے قلب میں اسرائیل کے وجود کا مقصد آخری مذہبی جنگ کیلئے حالات پیدا کرنے کا دھوکہ دینا تھا اور اب دنیا یہ سمجھتی ہے کہ حالات پیدا ہو چکے ہیں-مغربی دنیا میں کرائے کے مولویوں نے وہاں کی مسلم عوام کو اس بات پر لگا رکھا ہے کہ مغرب میں شریعت نافذ کرنی ہے وہ وہاں مظاہرے کرتے ہیں جس سے وہاں کی عوام میں اسلام کے خلاف اور غصہ بھڑکتا ہے دوسری طرف نقلی جہادی اور نائیں الیوان جیسے دوچار اور ڈرامے ان جہادیوں کا ان ڈراموں کی ذمہ داری قبول کرنا آنے والی مذہبی جنگ کی راہ اور آسان کر دے گا، اب ایران اور سعودی عرب کی دشمنی کا ڈرامہ بہت ہوا اب اتحاد کا وقت ہے اور ٹرمپ کی ایران کے ہاتھوں موت کا ڈرامہ پوری اسلامی قوم کو مغربی عیسائیت وصیہونیت کیساتھ جنگ میں دھکیل دے گا، ابلیس کامیاب ہو گا مگر مذاہب کا خاتمہ ہو جائے گا، عالمی مالیاتی نظام کے ذریعے پہلے ہی دجال کا خزانوں پر کنٹرول ہے اب ون ورلڈ ریلیجن، ون ورلڈ کرنسی اور ایک ہی عالمی نظام ہو گا، اس دوران اگر امام مہدی آتے ہیں تو ان کا بندوبست بھی کیا گیا ہے

سوال یہ ہے میڈیا اور شخصیات پر ایمان لانے والے کس کی بات مانیں گے

https://www.facebook.com/share/p/1Fpj6yLKXs/

گریٹر اسرائیل کا ڈراوا

جب ہمارے ہمارے اسرائیلی مصنوعات کے بائیکاٹ کی بات ہوتی ہے تو اس عمل کو دینی فریضہ سمجھ کر سرانجام دیتے ہیں کہ شاید اس طرح سے اسرائیل تباہ ہو جائے حالانکہ انکا سیاسی نظام جمہوریت ہمارے ہاں رائج ہے وہ سودی بینکاری جس کا آغاز یہودیوں نے کیا تھا اس بینکاری کا افتتاح ہمارے ہمارے ہاں قائداعظم نے 1948 میں کیا، تاریخ کے قدیم ادوار سے یہودی ہمیشہ سودی لین دین کرتے آئے ہیں۔

لوگوں کو سمجھنا چاہیے اس سمجھ میں ان کا اپنا ہی فایدہ پوشیدہ ہے ضروری نہیں اسی سمجھ کو اپنا عقیدہ بنایا جائے جس کا مدعی ہر دوسرا شخص اور جو مقبول ہو حق جاننے والے تھوڑے ہوتے ہیں اس لیئے حق کو ہی قبول کرنا چاہیے۔

سونے چاندی کے سکوں کو قدیم زمانوں میں کیونکر زر حرید قرار دیا گیا تھا؟؟؟

ان دھاتوں میں ایسی کونسی بات تھی، وہ فطری ادوار تھے اور ان میں دھوکہ نہیں تھا، ناہی کوئی عالمی مالیاتی نظام تھا، عالمی مالیاتی نظام کو صرف ایک چیز سے سمجھا جا سکتا ہے کہ دجال کا کنٹرول اس کا فتنہ عالمی ہو گا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کا کنٹرول خزانوں پر ہو گا اس روایت پر آپ جتنا غور کریں گے آپ کو حقیقت حال سمجھ آتی جائے گی

دوسری جنگ عظیم کی صورت میں تباہی آئی (اس جنگ کا منصوبہ دوسو سال قبل خود فری میسن نے بنایا تھا) جب تباہی لائی جاتی ہے تو عوام حکومتوں کی طرف دیکھتے ہیں کہ حکومتیں کچھ ایسے اقدامات کریں کہ تباہی دوبارہ نا آئے اس لیئے دوسری جنگ عظیم کے بعد انہوں نے جتنے بھی قوانین، ادارے اور نئے نظام متعارف کرائے لوگوں نے ان کو اپنی بھلائی اور گورنمنٹ کی طرف سے عوام کی خیر خواہی سمجھا، لوگوں کو سمجھنا چاہیے پہلے تو تاریخ کے کسی دور میں عالمی جنگ نہیں ہوئی تھی اب کونسی وجوہات پیدا ہو گئی کہ دنیا عالمی جنگ کا شکار ہو گئی۔تو یہ کنٹرول کی علامت تھی کسی ایک قوت کی کنٹرول کی علامت، عالمی سیاسی نظام قائم ہو چکا تھا آپ اسے جمہوریت کہیں یاں اشتراکیت دونوں نظام انہی کے تھے آپ پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن پڑھیں معلوم ہو جائے گا اور یہ دونوں نظام کوئی شیطانی قوت لائی ہو گی وہ ان نظاموں کے نتائج سے واضح ہے۔

پہلی جنگ عظیم عالمی سیاسی نظام کی راہ میں واحد رکاوٹ زاروں کے روس کو ختم کرنے کیلیئے تھی اور دوسری رکاوٹ خلافت عثمانیہ بھی ختم ہو گئی یہ دو ریاستیں ایک عیسائی اور دوسری مسلمان پرانے اور فطری نظام سیاست کی باقی بچی ہوئی دو علامتیں تھی جسے بادشاہت کہا جاتا ہے اس جنگ کے بعد عالمی سیاسی نظام قائم ہو گیا اور اگر آپ کو اس عالمی جنگ، عالمی سیاسی نظام میں دجال کے عالمی نقوش کے نشان نظر نہیں آتے تو آپ سوچنا چاہیے اس میں آپ کا ہی فایدہ ہے درست سوچنا آپ کے علم کو بڑھائے گا اور علم سے بڑھ کر انسان کا کوئی سرمایہ نہیں ہو سکتا۔

دوسری عالمگیر جنگ کے جہاں اور بہت سے مقاصد تھے وہیں ایک مقصد عالمی مالیاتی نظام کا قیام تھا جس کے بعد وہ پیشن گوئی پوری ہونی تھی کہ خزانوں پر دجال کا قبضہ ہو گا۔دوسری جنگ عظیم کے بعد بریٹن ووڈز کے مقام پر اس وقت کی 44 وطنی قومی ریاستوں کے نمائندے جمع ہوئے جو سبھی دجال کی مٹھی میں تھے وہاں پر نیا عالمی مالیاتی نظام تشکیل دیا اور سونے اور چاندی کے سکوں یعنی قدیم فطری کرنسی کے بطور کرنسی استعمال کو جرم قرار دیا گیا اس کے متبادل کے طور پر کاغذی کرنسی جاری کی گئی جس کی اپنی کوئی ویلیو نہیں تھی۔ساری کرنسیوں کو ڈالر سے لنک کیا گیا اور دنیا اپنا سونا (یعنی اصل زر) امریکہ کو دے کر ڈالر لیتی تھی اور امریکہ ڈالر چھاپتا تھا اب سب سے زیادہ سونا سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان کے پاس ہے اور پس پردہ کس کے اختیار میں اس کیلیئے آپ کو سوچنا چاہیے۔

مالیاتی اور سیاسی نظام کے ساتھ ساتھ ہی انہوں نے معاشرتی نظام کو بھی بدلنا شروع کیا صحیح بخاری میں موجود حدیث علم اٹھالیا جائے گا اس میں اگلی دو باتیں زنا اور شراب کا عام ہونا ہے اور یہ سب عام ہے گویا تینوں علامات پوری ہو چکی ہیں۔سے

پہلی اور دوسری عالمی جنگ کا مقصد گریٹر اسرائیل کا قیام تھا وہ تو اسی وقت عمل میں آگیا اس کے بعد گریٹر اسرائیل کے ڈراوے کا مقصد صرف ایک تھا اور وہ تیسری عالمگیر جنگ تھی جس میں انہوں نے اسلام اور عیسائیت کو مد مقابل لانا تھا تاکہ لوگ مذہب کو خونریزی کا سبب سمجھ کر مذہب اور خدا کو گالیاں دیں اور ابلیس کا عظیم خونریزی کا مقصد بھی پورا ہو جائے۔آپ یہ موجودہ اسلامی حکومتوں کو اسرائیل کے مظالم کا بدلہ لینے کیلئے یورپ اور امریکہ سے جنگ مول لینے کی ضرورت نہیں ہے مگر وہ ایسا کریں گے جیسے پہلی جنگ عظیم میں معمولی سرحدی جھڑپ کو عالمی جنگ میں بدلنے کی ضرورت نہیں تھی مگر انہوں نے اپنے منصوبوں کی تکمیل کیلئے یہ کام کیا اگر اسرائیل کے گرد آباد عرب اسرائیل کی طرف منہ کر کے پیشاب بھی کر دیں تو سارا اسرائیل اسکی آبادی بہہ کر سمندر میں غرقاب ہو جائے مگر انہوں نے اسرائیل کو نہیں دنیا کو غرقاب کرنا ہے

جیسے پہلی دو عظیم جنگیں عالمی نظاموں کی تبدیلی کیلئے تھی ایسے ہی تیسری عالمگیر جنگ کا بھی یہیں مقصد ہو گا اس کے بعد چین کے سوشل کریڈٹ سسٹم یعنی سوشلزم کو عالمی نظام قرار دیا جائے گا اور ڈیجیٹل کرنسی کو عالمی کرنسی جس کا سارا کنٹرول انٹرنیٹ پر ہو گا تب آپ کا پیسہ آپ کی جیب، گھر یا بینک میں نہیں ہو گا بلکہ عالمی حکومت کی ملکیت ہو گا اور ون ورلڈ ریلیجن آئے گا آپ پریشان نا ہوں وہ ذہن سازی سے آپ کو ان سب باتوں پر قائل کر لیں گے جیسے مسلمانوں کے قلب میں اسرائیل کے قیام سے، عالمی میڈیا کے پراپوگنڈا سے امریکہ کی سوشلزم سے پچاس سالہ جنگ وغیرہ کے ذریعے آپ کو کچھ چیزوں پر قائل کیا گیا ہے ذہن سازی کی گئی ہے۔

جب تک تیسری عالمگیر جنگ کا سٹیج شو سج نہیں جاتا تب تک آپ عالمگیر سپورٹس کے سٹیج شو کا مزا لیں، انٹرٹینمنٹ کا سٹیج شو بہت جلد عالمگیر جنگ کے سٹیج شو میں بدلنے والا ہے مگر اس کے بعد بھی آپ کو معلوم نہیں ہو گا کہ انٹرٹینمنٹ کا مقصد آپ کا دھیان کسی دوسری چیز سے عالمی سطح پر پوری انسانیت کو دھوکہ دینے والی باریک چالوں سے ہٹانا تھا۔

https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=490175774136868&id=100094333476320&mibextid=UyTHkb

حق والی جماعت، گریٹر اسرائیل اور مسلمانوں کا وجود (حصہ اول)

حق والی جماعت، گریٹر اسرائیل اور مسلمانوں کا وجود

اس مضمون میں تین ابحاث ہیں اول حق والی جماعت جو قیامت تک رہے گی، دوم گریٹر اسرائیل کا ڈراوایاں دھوکہ اور سوم مسلمانوں کے وجود سے اسرائیل کو خطرے کی حقیقت ہم پہلی بحث آخر میں لائیں گے کیونکہ وہ زیادہ اہم ہے۔

گریٹر اسرائیل کا قیام مقصد نہیں ہے اور نا ہی مسلمانوں کا خاتمہ ان کا مقصد ہے ان کا مقصد تھا اسلام کا خاتمہ اور وہ ہو چکے ہیں اب کوئی بھی عالم اسلام بیان نہیں کرتا اسلامی کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کی بات نہیں کرتا یہ دین کا مین سٹریم و سوشل میڈیا ورژن ہے جس پر ایمان لانے کو لوگ اسلام سمجھتے ہیں

ہم گریٹر اسرائیل کی بات کرتے ہیں اور مسجد اقصیٰ کی بات کرتے ہیں، کیا مسجد اقصیٰ کو گرانا ان کے نزدیک کوئی مشکل امر ہے ؟؟؟؟

نہیں ہر گز نہیں وہ جب چاہیں بغیر کسی مزاحمت کے چند سیکنڈ میں مسجد اقصیٰ کو شہید کر سکتے ہیں مگر وہ انتظار کر رہے ہیں صحیح وقت کا لوہے کے گرم ہونے کا۔وہ وقت آنے سے پہلے وہ مسلمانوں کو غصہ دلا رہے ہیں تاکہ جب مسلمان حکمران میدان جہاد (جنگ) میں اتریں تب مسلمان اس چیز کو اپنے حکمرانوں کی غیرت کا ثبوت حیال کریں اور اس جنگ و جہاد میں اندھا دھند شریک ہو جائیں یہ سوچے بغیر کہ اس کا نتیجہ کیا بر آمد ہو گا۔

اس سے قبل ذہن سازی کا عمل ہے پوری دنیا کا میڈیا جس کو مذہبی ذہن بالخصوص دجالی حیال کرتا ہے یہ ذہن نہیں سوچتا کہ دجالی میڈیا فلسطینیوں کے غم میں کیوں مرے جا رہا ہے وہ روز کیوں مرنے والوں کی زخمیوں کی خبریں دیتا ہے اگر میڈیا دجالی ہے تو ایسا نا کرے مگر وہ تو ایسا کر رہا ہے کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب غزا شہر سے مرنے والوں کی خبریں نا آئیں دجالی میڈیا پر روز بریکنگ نیوز چلتی ہیں اور ہر بریکنگ نیوز مسلمانوں کے غصہ کو مزید ابھارتی ہے اس غصہ کو ابھارنا اور مسلمانوں کو اشتعال دلانا ابلیس کے منصوبہ کا حصہ ہے وہ چاہتے ہیں مسلمانوں کو غصہ آئے تاکہ جو حالات وہ پیدا کرنے چاہتے ہیں وہ فرضی یا بناوٹی نا لگیں بلکہ حالات کی پیدوار اور حالات کا رد عمل لگیں۔

جس شخص نے خود سے قرآن و سنت پڑھا ہے وہ تو جانتا ہے کہ کفر کے موجودہ ظلم تعدی کا جواب اللہ امام مہدی اور عیسی علیہ السلام کی صورت میں دے گا کیونکہ اللہ کی امت کے نام پر ہم میں تو کچھ رہا نہیں وہ جو علم ہے جس سے فتنہ کی پہچان ہو گی وہ تو کسی کے پاس ہے نہیں مگر اللہ کو تو اپنا دین غالب کرنا ہے اس لئیے وہ امام مہدی کو کھڑا بھی کرے گا اور وہ اصلی جہاد بھی کریں گے۔

جان بوجھ کر اسرائیلی قیادت ان کے وزیر ایسے بیان دیتے ہیں جس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہو اور پھر پوری دنیا کا میڈیا ان بیانات کو اچھالتا ہے اب یہ تو عام عقل میں آنے والی بات ہے ایک طرف تو وہ ظلم کر رہے ہیں (جیسا کہ میڈیا پر ایمان لانے کی بدولت ہم جانتے ہیں) اور دوسری طرف ایسے بیانات دے کر جلتی پر تیل کا کام کرتے ہیں اور اپنی موت کا سامان کر رہے ہیں تیسری طرف ان کو اس بات کا حیال بھی نہیں کہ ساری دنیا ان کے مظالم پر سراپا احتجاج کے اقوام متحدہ کے روز اسرائیل کے خلاف بیان آتے ہیں عیسائیت کے گڑھ جرمنی اور فرانس میں اسرائیل کے بائیکاٹ کی مہم جاری ہے آج فرانس کا صدر فلسطین کے معاملہ پر سعودی عرب میں عالمی کانفرنس میں شرکت کر رہا ہے۔پوری دنیا بشمول امریکہ اور برطانیہ میں اسرائیلی مظالم کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں اس سب کے باوجود اسرائیلی وزیر اشتعال انگیز بیان دینے سے باز نہیں آتے۔تو ہمیں سمجھنا چاہیے وہ ایسا کیوں

کر رہے ہیں بھائیوں وہ ایسا صرف مسلمانوں کو غصہ دلانے کو کر رہے ہیں تا کہ کل کو جب مسلمانوں کے حکمران انہی کے اشارے پر اسرائیل کے خلاف اعلان جہاد کریں گے تو مسلمان اس کو اصلی جہاد سمجھیں جیسے اب حماس کے جہاد کو اصلی جہاد سمجھ رہے ہیں۔

گریٹر اسرائیل کیا ہے

اول تو گریٹر اسرائیل ان کا کوئی مذہبی عقیدہ نہیں ہے دوم گریٹر اسرائیل قائم ہو چکا ہے پوری دنیا پر ان کی اجارہ داری ہے بہت سے لوگ اس بات کو سمجھتے ہوں گے قیام پاکستان کے وقت صرف ٹرانسفر آف پاور ہوا تھا حقیقت میں برطانیہ کے غلام ہی یہاں بر سر اقتدار آئے انہوں نے صرف ہمی میں سے ہم جیسے ناموں والے ہمارے عقیدے اور مذہب والے لوگوں کو اقتدار سونپ دیا تا کہ ہم یہ سمجھیں کہ آزادی کی نعمت مل گئی حقیقت میں کتنی آزادی تھی وہ سب کو معلوم ہے اور اگر شروع دن سے غلامی تھی اور اب وہ غلام اپنے آقاؤں کے خلاف مورچہ زن ہو جائینگے اور یہ سب کچھ اصلی غیرت ایمانی کا نتیجہ ہو گا تو میرا سوال یہ ہے آپ اتنی آسانی سے اس دھوکے میں کیوں آجاتے ہیں۔جیسے وہ آزادی دھوکہ تھا ایسے ہی ان وطنی قومی ریاستوں کے نتیجے میں ہی گریٹر اسرائیل کا قیام عمل میں آیا تب سے پوری دنیا پر اقوام متحدہ کا قانون چلتا ہے اور اقوام متحدہ کو کمیونسٹوں نے وجود بخشا تھا۔

لوگوں کو غصہ دلانے کیلئے ڈر پیدا کرنا ضروری ہوتا ہے اور یہ ڈر پیدا کرنے کیلئے انہوں نے گریٹر اسرائیل کا جھوٹ گھڑا ہوا ہے ڈر سب سے بڑا ہتھیار ہے۔اسی ڈر کے نتیجے میں ہی انہوں نے ساری دنیا کو ویکسین لگائی اور ویکسین کے نتیجے میں انہوں نے جو سب سے بڑا مقصد حاصل کیا ہے وہ ہماری ذہنی صلاحیتوں کو محدود کیا ہے تا کہ ہم میڈیا کے دھوکے کو سمجھ نا سکیں۔

اسلام کے معاشی و معاشرتی و سیاسی نظام کو ختم کر کے انہوں نے اسلام ختم کر دیا تھا اب بھلا ان کو مسلمانوں سے کیا خطرہ اگر کسی چیز سے خطرہ ہوتا ہے تو وہ نظام ہوتا ہے اور ہمارا نظام تو کہیں ہے نہیں ناہی حکمران مسلمان ہیں پھر یہ سب ڈرامہ رچانے کی کیا ضرورت ہے تو اسکا مقصد ہے تیسری عالمگیر جنگ کو ہوا دینا اور جنگ کیلئے سب سے بڑی وجہ مذہب بنتی ہے مذہب کے نام پر برپا کی گئی جنگ سب سے خونریز ہوتی ہے اس لئیے انہوں نے مذہبی فیکٹر پیدا کیا ہے یہاں کے مسلمان اسرائیلی یہودیوں کو اصل یہودی سمجھتے ہیں حالانکہ وہ اشکنازی یہود ہیں جو تورات کی ایک آیت پر بھی ایمان نہیں رکھتے یہ سارے فری میسن ہیں اور ابلیس کو اپنا خدا مانتے ہیں بالکل آپ کی مذہبی و سیاسی اشرافیہ کیطرح بشمول ان لوگوں کے جو اب جہاد کے فتوئے دے رہے ہیں آپ سوچیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں حلفہ راشدین، بنو امیہ و بنو عباس، صفوی و اسماعیلی ریاست، سلطنت اندلس اور عثمانی سلطنت میں کب جہاد کیلئے کسی فتوی کا انتظار کیا گیا تھا کوئی ایک مثال ہے تو بیان کر دیں

اور وہاں مغربی دنیا کے عیسائیوں اور یہودیوں کو انہوں نے یقین دلایا ہے کہ یہ مسلمان اور ان کے حکمران اصلی مسلمان ہیں حالانکہ یہ بھی غلط ہے ہمارے سارے عقائد تحریف شدہ ہیں ہمیں معلوم ہی نہیں اسلامی ریاست کیا ہوتی ہے اور اس کے تحت جہاد کیسے ہوتا ہے اور اسلام میں امیر اور جماعت سے کیا مراد ہے یہاں کون امیر ہے اور کونسی جماعت ہے کسی کو معلوم نہیں

وہ ایک روایت بیان کی جاتی ہے جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور سمجھا جاتا ہے کہ یہ حماس والا جہاد اسی روایت کے تحت آتا ہے حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہے اس روایت کا مطلب سیدھا ہے جب جہاد کی ضرورت پیش آئے گی تب وہ جماعت جہاد کرے گی اور اگر آپ نے حماس کو وہ جماعت ماننا ہے تو کچھ مسائل ہیں ان کا حل تلاش کرنا ضروری ہے حماس کا قیام تو 1987 میں عمل میں آیا تھا تو اس سے پہلے وہ جماعت کہاں تھی حالانکہ اگر جماعت کا ذکر کیا جائے تو حدیث میں ایک جماعت کا ذکر ہے اور وہ جماعت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور سے ابتک ایک ہونی چاہیے وہ جماعت کونسی ہے

اور دین و شریعت میں جماعت کی تعریف کیا ہے اس کا ہمیں کچھ اندازہ نہیں ہے بس جس طرح سے مذہبی اشرافیہ نے ہماری ذہن سازی کی ہے اسی ذہن سازی کی بنیاد پر ہم بغیر سوچے سمجھیں باتیں کرتے جاتے ہیں-1987 میں ایک جماعت بن رہی ہے آپ کس بنیاد پر اس جماعت پر اس حدیث کا اطلاق کر رہے ہیں براہ کرم یہ بتادیں اور 1987 سے پہلے وہ جماعت کدھر تھی یہ بھی بتادیں کیونکہ آپ کے بقول اگر اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حدیث کو بیان کرنے سے لیکر قیامت تک ایک دن کیلئے بھی جہاد نہیں رکا تو پھر 1987 سے پہلے بھی اس جماعت کا وجود کہیں نا کہیں لازماً ہونا چاہیے تو صرف اتنا بتادیں 1987 سے قبل یہ جماعت کہاں تھی اور اگر آپ نے 1987 میں ہوا سے تخلیق ہونے والی حماس پر اس جماعت کا اطلاق کرنا ہے تو وہ بھی بتادیں کہ کس بنیاد پر کرنا ہے-

اگر آپ نے اس حدیث کے حقیقی معنی سمجھے ہیں تو سب سے پہلے اسلام میں جماعت اور امیر سے کیا مراد ہے اس کو سمجھیں - یہ طویل حدیث ہے جو مشکوۃ کے باب الفتن اور صحیح بخاری و مسلم کی متفقہ علیہ روایت ہے حذیفہ بن یمان راوی ہیں انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا جب مسلمانوں کی جماعت اور امیر نا ہو تب میرے لیئے کیا حکم ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تب تم تمام جماعتوں اور گروہوں سے الگ رہنا-

اب آپ اس حدیث کو سمجھیں-

دھوکہ دینے کیلئے جو مذہبی اشرافیہ وہ حدیث بیان کرتی ہے جس کا تمام لوگ بار بار ذکر کرتے ہیں یعنی قیامت تک حق پر قائم رہنے والی جماعت یہیں مذہبی اشرافیہ یہ والی حدیث بیان نہیں کرتی جس میں جماعت اور امام کے نا ہونے کا ذکر ہے اور وہ کیوں بیان نہیں کرتے میرے اتنے بیان سے ہی آپ کو سمجھ جانا چاہیے-کیونکہ اگر یہ حدیث بیان کر دے جائے تو پہلی حدیث ویسے ہی ساقط ہو جاتی ہے میں نے کئی علما سے بحث کے بعد ان کے منہ سے یہ بات منوائی ہے کہ حذیفہ بن یمان والی حدیث میں جماعت اور امیر سے مراد مسلمانوں کی خلافت یعنی سیاسی نظام اور امیر سے مراد خلیفہ ہے-اب سب کو معلوم ہے کہ خلافت 1923 میں ختم ہو چکی ہے گویا اب جماعت اور امیر کے وجود سے دنیا حالی ہے اور اس دور کے متعلق وہیں حکم ہے جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ بن یمان کو دیا کہ تمام جماعتوں اور گروہوں سے علیحدہ رہنا ہے-

مجھے علم ہے اس وقت پوری مسلم امہ میں لکھی گئی دجالیت سے متعلقہ کتب میں اور ان علما نے جن کو دجالیت پر بیان کرنے والا سمجھا جاتا ہے کسی ایک نے بھی اس جماعت اور امیر والی حدیث کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اگر وہ اس حدیث کا ذکر کریں تو ان کی تمام جماعتوں اور گروہوں کا وجود ختم ہو جاتا ہے جن کے ذریعے وہ امت کو تقسیم کر رہے ہیں-وہ صرف قیامت تک حق پر رہنے والی جماعت کا ذکر کرتے ہیں تا کہ کشمیر، افغانستان، شام اور فلسطین کے جہاد کو اصلی جہاد قرار دیا جاسکے-کیونکہ جب ان معرکوں کو جن کا حقیقت سے کچھ تعلق نہیں ہے جہاد قرار دیا جائے گا تو لازمی طور پر لوگوں کا دھیان اس جماعت کیطرف جائے گا جو قیامت تک حق کیلئے لڑتی رہے گی-اور وہ ان میں سے ہر جماعت پر اس حدیث کو منطبق کریں گے جو اگرچہ صحیح تطبیق نا ہو گی مگر لوگ چونکہ علما کے بھیس میں جہلا میں گھرے ہوئے ہیں اس لیئے ان کا دھیان ایسی باتوں پر نہیں جاتا ان کے ذہن میں جو کچھ آتا ہے وہ اسے فرض کر لیتے ہیں اور پھر یہ ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتے کہ وہ غلطی پر ہیں جہل ہمیشہ حق سے روگردانی کی روش اور ضد لاتا ہے اور علم عاجزی پیدا کرتا ہے -

آپ قیامت تک حق پر قائم رہنے والی جماعت کا اطلاق کس پر کریں گے کشمیر، فلسطین، شام، افغانستان، یمن وغیرہ کس جماعت پر اس حدیث کا اطلاق کریں گے ان میں سے ہر جماعت کا الگ امیر الگ الگ نائب امیر مکمل طور پر ایک دوسرے سے الگ تنظیمی ڈھانچہ ہے تمام الگ الگ ناموں سے جماعتیں

ہیں جبکہ حدیث میں ایک ہی جماعت کا ذکر ہوا ہے اور پھر حدیث میں آیا ہے کوئی نقصان کرنے والا ان کا کچھ نقصان نا کر سکے گا یعنی وہ کامیابیاں ہی سمیٹتے چلے جائیں گے اور یہاں کامیابیوں کا کہیں نشان تک نہیں ہے۔

ان سارے تضادات کو حل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے جہاد کیلئے امام اور جماعت کی شرط جو آج کی دنیا میں پوری نہیں ہو رہی کیونکہ خلافت عثمانیہ کا سقوط امام اور جماعت دونوں کا خاتمہ تھا اب مسلمانوں کا امام اور جماعت تبھی واپس آئیں گے جب امام مہدی دوبارہ سے خلافت کا قیام عمل میں لائیں گے اور جو لوگ ان کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے وہ اس جماعت (قیامت تک ایک جماعت حق پر رہے گی) کا آخری سرا ہو گا۔

آخر میں وہ حدیث جس کے جاننے سے آپ ہر قسم کے میڈیائی پراپوگنڈا سے بچ سکتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔

آج ہم انہی دھوکے کے سالوں میں زندہ ہیں اور میڈیا، نصاب تعلیم، مذہبی و سیاسی اشرافیہ کے ذریعے پوری دنیا میں مسلمان، عیسائی، یہودیوں سمیت ہر مذہب کے ماننے والوں اور ملحدین سبھی کو یہ دھوکہ دیا جا رہا ہے اور اس دھوکے کا ماسٹر مائنڈ خود دجال ہے

https://www.facebook.com/share/p/1A9hq4UBc8/

حق والی جماعت، گریٹر اسرائیل اور مسلمانوں کا وجود (حصہ دوم)

خبر کا نفسیاتی پہلو اور حماس اسرائیل جنگ

آپ آج سے پانچ سو سال پیچھے چلے جائیں پاکستان سے ہزاروں میل دور ایک شہر واقع ہے (اب کا غزا)

اب واقعتاً پانچ سو سال پیچھے چلتے ہیں اس وقت اہل کفر سے صرف ایک مسلمان سلطنت بر سر پیکار تھی اور وہ تھی سلطنت عثمانیہ کوئی جماعت یاں تنظیم جہاد نہیں کر رہی تھی۔مگر یہاں رک کر ہمیں پھر سے کچھ تضادات کا حل تلاش کرنا ہو گا۔

حدیث میں بار بار جماعت کا ذکر آتا ہے آج کی دجالی مذہبی پلید اشرافیہ نے حماس اسرائیل کے پراپوگنڈا کیلئے ہمیں جس جماعت کا تعارف کرایا ہے وہ ایک حدیث ہے یعنی ایک گروہ یاں جماعت قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔میں اس سے قبل اپنے مفصل مضمون میں اس جماعت کی وضاحت کر چکا ہوں اب مزید کچھ تشریح بیان کر دیتا ہوں جو نقلی اور عقلی دونوں پیمانوں پر پوری اترتی ہے جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کا ذکر فرمایا تو اس سے مراد کیا تھی۔آج کے دور کے مسلمان جو کتابوں سے زیادہ فیس بک اور یوٹیوب والے علم کے دلدادہ ہیں ان کیلئے جماعت کا تصور کچھ اور ہی ہے یعنی وہ آج کے دور کے تناظر میں حماس کو ہی وہ جماعت سمجھ لیتے ہیں اور حدیث میں جس جماعت کا ذکر ہے اس جماعت کا نا ان کے ذہن میں تصور ہی آتا ہے اور نا ہی اس کو سمجھنا چاہتے ہیں۔کیونکہ اگر وہ اس کو سمجھ لیں تو میڈیا پر ان کا ایمان تنزل کا شکار ہو جائے گا ڈگمگا جائے گا اور وہ کافر نہیں ہونا چاہتے یعنی مسلمان۔

صرف اس ایک حدیث میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت کا ذکر نہیں فرمایا بلکہ متعدد احادیث میں جماعت کا ذکر آیا ہے مثلاً فرمایا جو شخص جماعت سے بالشت برابر الگ ہوا وہ گمراہی کی موت مرا۔یقینی بات ہے صرف اس حدیث کو بیان کر دینے سے لوگوں کو اس حدیث کی سمجھ نہیں آئے گی جاہل تو رہے ایک طرف علما جنہوں نے آٹھ دس سال مدرسوں میں وقت ضائع کیا ہے ان سے پوچھ کر دیکھ لیں ان کو بھی اس حدیث کی شرح معلوم نہیں ہو گی اور ان سے پوچھنے کے بعد امام ابن حجر عسقلانی کی شرح بخاری اور امام نوی کی شرح مسلم اٹھا کر دیکھیں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ تواتر کے درجہ تک پہنچی ہوئی ان احادیث کا کیا مطلب ہے جن میں علم اٹھائے جانے کی بات ہوئی ہے تب آپ کو واقع ہی معلوم ہو جائے گا کہ علم اٹھایا جا چکا ہے اور یہ علما نامی مخلوق فقط جاہل ہے۔میری باتوں پر نا جائیں تحقیق کریں چلیں چندماہ نا سہی کچھ دن کیلئے ہی یوٹیوب، فیس بک، ٹک ٹاک اور وٹس اپ کا استعمال تھوڑا کم کر کے یہ ایک تجربہ کر لیں آپ کو خود حقیقت حال معلوم ہو جائے گی اور دوسروں پر بہتان لگانے اور برے گمانوں سے بھی بچ جائیں گے۔

اس حدیث کی شرح سے پہلے میں دوسری حدیث ذکر کرتا ہوں پھر تیسری اور مضمون پڑھنے کے بعد (اللہ آپ کو سارا مضمون پڑھنے کی توفیق دے فتنہ سے بچنے کیلئے اپنے دوست احباب کو بھی پڑھائیں بالخصوص اگر آپ کسی عالم کو جانتے ہیں اسے ضرور پڑھائیں وہ شاید مجھے لاجواب کر دے) آپ نے ان ساری احادیث کو علیحدہ لکھ لینا ہے پھر ان کے درمیان تعلق تلاش کرنا ہے آپ کو یہ ساری احادیث جڑی ہوئی باہم مربوط نظر آئیں گی اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ مکمل قرآن وسنت پڑھے بغیر آدمی کیسے گمراہ ہو جاتا ہے ان احادیث کے بیان کیلئے مجھے کسی کتاب کو دیکھنا نہیں پڑا کیونکہ میں نے جو احادیث کی چودہ کتب پڑھی ہیں تاریخ پڑھی ہے اور حالات حاضرہ کو کسی بھی دوسرے شخص سے بڑھ کر جانتا ہوں مجھے معلوم ہے ان احادیث کا

اطلاق حالات حاضرہ پر کیسے کرنا ہے فتنہ کس حد تک ترقی پا چکا ہے اور موجودہ دور میں دجالیت کی اصل شکل کیا ہے (موجودہ دور میں دجالیت کا تعارف کرانے والی امہات کتب بذات خود دجالیت کا مرقع ہیں)

دوسری حدیث

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک امیر کے مقابلے میں دوسرا امیر کھڑا ہو جائے تو اس کی گردن اڑا دو-میرا ارادہ تو نہیں تھا مگر دوسری احادیث بیان کرنا بھی ضروری ہیں تا کہ سمجھنے والوں کو بات سمجھ آجائے کوئی پڑھے نا پڑھے مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا میں نے اپنی بساط بھر کوشش میں اللہ کا دین بیان کرنا ہے اور فتنہ سے آگاہی دینی ہے صحاح ستہ میں نے آج سے کوئی سولہ سال قبل پڑھی تھی اس وقت خالص فرقہ وارانہ تناظر میں پڑھی تھی شکر حوالوں سے مزین وہ ساری نوٹ بکس گم ہو گئی جن میں صرف ایک فرقہ کی طرف داری والی روایات موجود تھی ان میں بھی یہ حدیث موجود ہو گی مگر نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کے مطالعہ کے دوران میرا دھیان اس حدیث پر گیا-

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام میں قوم پرستی حرام ہے-اگر اسلام میں قوم پرستی حرام ہے تو اس وقت دنیا میں موجود مسلمانوں کی تمام ریاستوں کا ڈھانچہ کیسا ہے؟؟؟

جی ہاں تمام کی تمام قومی ریاستیں ہیں وطنی قومی ریاستیں اور اگر ان کا بنانا اسلام میں حرام ہے تو پھر اسلام کہاں ہے کیونکہ اس وقت دنیا میں جتنے بھی مسلمان ہیں وہ کسی نا کسی قومی ریاست کا حصہ ہیں اور جہاں بھی جہاد ہو رہا ہے کسی نا کسی قومی ریاست کا گروہ یاں جماعت جہاد کر رہی ہے ان تمام میں سے کبھی کسی نے نام لیکر نہیں کہا کہ میں فلاں قومی ریاست کو نہیں مانتا اور اس کا باشندہ نہیں ہوں عام مسلمان میڈیا پر ایمان لانے والا اس کے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ اسلام میں قومیت حرام ہے

اب ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور یہ سوال قرآن وسنت سے نکلا ہے میں نے نہیں گھڑا، اگر اسلام میں قوم پرستی حرام ہے تو فلسطینی قومی ریاست کی حماس اور الفتح کا جہاد کیسے حلال ہو سکتا ہے یعنی آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک شخص کافر ہے مگر جب وہ نماز پڑھے گا تو اسے ثواب ملے گا-آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک جماعت جو رسول اللہ کی پیشن گوئی کے عین مطابق حق والی جماعت ہے وہ حرام قومی ریاست کے تحت جہاد کر رہی ہے بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں ریاست تو حرام ہو مگر اس ریاست کے دفاع کیلئے لڑائی حلال ہو-

ایک امیر کے مقابل دوسرے امیر سے کیا مراد ہے-اس سے مراد ہے مسلمانوں کا خلیفہ اور حکمران اگر اس کے مقابلے میں کوئی اور شخص حکومت کا دعویٰ کر دے تو شرع میں اس کی گردن اڑانے کا ذکر ہے تا کہ امت مسلمہ میں اختلاف پیدا نا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کو اختلاف سے بچانا چاہتے تھے-اور اس امیر کے تحت جتنے بھی مسلمان تھے وہ جماعت کے ذیل میں آتے تھے اسی جماعت کا حدیث میں بار بار ذکر آیا ہے فرمایا جو جماعت سے بالشت بھر الگ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا ایسے ہی بیعت کے متعلق ذکر ہے-ان تمام امور کا تعلق خلافت سے ہے جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کا ایک ہی امیر ہوتا ہے اور اسی کے حکم پر جہاد ہوتا ہے نا کہ جہاد کیلئے کسی قسم کا فتویٰ لیا جاتا ہے اور اگر پوری تاریخ میں سلطنت عثمانیہ سے لیکر رسول اللہ کے دور تک کبھی بھی جہاد کا فتویٰ دیا گیا یاں لیا گیا ہے تو مجھے ثبوت دکھا دیں ایسا کوئی ثبوت ہے ہی نہیں-اب جو جہاد کے فتوے دیئے جا رہے ہیں حرام وطنی قومی ریاستوں کے ملاں یہ فتوے دے رہے ہیں یہ دھوکہ دے رہے ہیں کیونکہ اس وقت نا ہی وہ جماعت دنیا میں موجود ہے جس کا حدیث میں ذکر آیا ہے نا ہی اسلامی ریاست موجود ہے اور نا ہی ریاست کا حکمران امیر موجود ہے-

چونکہ لوگ پہلی بار یہ احادیث پڑھ رہے ہیں یاں ان کے سامنے کسی نے ان احادیث کی شرح پیش نہیں کی یاں مذہبی اشرافیہ میں سے کوئی شخص یہ باتیں بیان نہیں کر رہا اس لیئے لوگوں کیلئے ان کو قبول کرنا مشکل ہوتا ہے ہم اس کو مزید آسان کرتے ہیں اور جاننے کی کوشش کرتے ہیں اب امیر اور جماعت کیوں نہیں ہے اور کیا یہ اب کے بعد کبھی نہیں ہوگی تو ایسا نہیں ہے یہ درمیان میں وقفہ ہے کیونکہ یہ دور دجالیت ہے-اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے دھوکے کے چند سال آئیں گے جن میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا کہا جائے گا امانت دار کو بد دیانت اور بد دیانت کو امانت دار کہا جائے گا اور رویبضہ لوگوں کے عام معاملات میں رائے دیں گے لوگوں نے پوچھا یار سول اللہ رویبضہ کون تو فرمایا وہ کمینہ شخص جسے اپنی حقیقت کا علم نا ہو-اب اصلی جہاد، امیر اور جماعت کیوں نہیں ہے اس کا سبب یہ دھوکے والے سال ہیں-اور وہ تمام احادیث جن میں فرمایا علمائے حق کی روحیں قبض کر کے علم کو اٹھالیا جائے گا پیچھے جاہل رہ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے-اس حدیث میں یہ نہیں فرمایا گیا کہ کتاب و سنت کو اٹھالیا جائے گا بلکہ ان کو اٹھایا جائے گا جو ان کا علم رکھتے ہیں کیونکہ یہ علامت قیامت کی علامات صغری میں سے سب سے پہلے ہے اس کے بعد بھی جو لوگ علما کو چھوڑ کر خود قرآن و سنت کا مطالعہ کرتے رہیں گے وہ امام مہدی کو بھی پہچان لیں گے اور فتنہ دجال کو بھی-

تو اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ وہ گروہ جس کے متعلق کہا گیا ہے قیامت تک جہاد لڑتا رہے گا وہ اس دور میں موجود نہیں ہے ہاں امام مہدی آکر دوبارہ اس جماعت کی تشکیل کریں گے جو قیامت سے پہلے کفار سے آخری جہاد لڑے گی-

اس موضوع کی تکمیل کیلئے میں آخری حدیث کا زکر کرتا ہوں جس سے بات کافی خد تک واضح ہو جائے گی حذیفہ بن یمان نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا آپ آئے ہمارے پاس خیر آئی کیا آپ کے بعد پھر سے شر لوٹ آئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے پھر دریافت کیا کیا اس شر کے بعد پھر سے خیر آئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں مگر اس میں دھن ہو گا یعنی کمزوری ہو گی انہوں پوچھا کیا اس خیر کے بعد دوبارہ سے شر آئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس دور میں جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہونگے-

یہ وہ دور ہے دوبارہ شر والا اور اس دور کے علما جہنم کے دروازوں کی جانب بلانے والے ہیں-

حذیفہ بن یمان نے پوچھا اس دور میں، میں کیا کروں آپ نے فرمایا مسلمانوں کے امیر اور جماعت کو لازم پکڑے رہنا انہوں نے پوچھا اگر مسلمانوں کی جماعت اور امیر نا ہو تو فرمایا تمام جماعتوں اور گروہوں سے الگ ہو کر جنگلوں کی طرف نکل جانا چاہے تمہیں درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں-

یہ وہ دور ہے جس میں سارا جہاد دھوکہ ہے مسلمانوں کا سیاسی نظام اور ریاست کی موجودہ شکل تمام چیزیں دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سالوں میں شامل ہیں اور جیسا کہ حدیث میں آیا پوری دنیا کو اس دھوکہ میں میڈیا نے ڈال رکھا ہے وہ میڈیا جس کی تخلیق دجال نے کی ہے میڈیا پر مسلسل پراپوگنڈا کے ذریعے اس بات کی ذہن سازی کی گئی ہے کہ حماس نامی کوئی تنظیم اسرائیل سے جنگ لڑ رہی ہے حالانکہ شرع میں تنظیم یاں جماعت سے مراد تو مسلمانوں کی خلافت اور امیر ہوتا ہے اور تاریخ میں ایسا کب ہوا ہے کہ بغیر امیر کی اجازت اور مرضی کے کسی نے الگ جماعت بنا کر جہاد کیا ہو اب سرے سے امیر ہی نہیں ہے تو جہاد کیسا ہو گا چلیں ایک چیز نا ہو تب آپ مان لیں ناہی امیر ہے ناہی شرع کے مطابق جماعت ہے اور ناہی اسلامی ریاست ہے اور جس طرح پوری دنیا کا دجالی میڈیا اس جہاد کی تشہیر کر رہا ہے صرف وہیں بات اس جہاد کے دھوکہ ہونے کیلئے کافی ہے-

آپ اپنی عقل استعمال کریں اور سوچیں روز میڈیا پر اس نام نہاد جہاد کی خبریں ایسے آتی ہیں جیسے آٹے دال کا بھاؤ یاں موسم کا احوال ہو یعنی کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب فلسطین میں لوگ نا مرتے ہوں مقصد کیا ہے اگر کسی دن لوگ نا کریں تو شاید اس مسئلہ کو بھلا دیا جائے اس لیئے میڈیا روز مرنے والوں کی خبریں دیتا ہے تاکہ اس مسئلہ کو لوگوں کے اذہان میں زندہ رکھا جا سکے-مجھے بتائیں اس سے قبل تاریخ میں خلافت کے تحت جتنے بھی جہاد ہوئے ہیں ان

سارے معرکوں میں کتنی بریکنگ نیوز بنی ہو نگی کونسے اخبار اور ان کے الیکٹرانک ورژن تھے جہاں پل پل کی خبریں ملتی تھی وہ دھوکے سے پاک دور تھا سالوں بعد جاکر کسی جنگ کا احوال معلوم ہوتا تھا یہاں آپ الجزیرہ کی ویب سائٹ کھولیں پراپوگنڈا کیلئے ہر تین منٹ بعد غزا کی کوئی خبر موجود ہوتی ہے وہ صحیح ہے یاں غلط جانے ہماری بلا ہم نے تو بس میڈیا پر ایمان لانا ہے۔

حماس اسرائیل کے سٹیج شو کو اصل جنگ ظاہر کرنے کیلئے فری میسن میڈیا نے ایسے ایسے نفسیاتی حربوں کا استعمال کیا ہے جن کا عام انسان تو رہا ایک طرف ایک مفتی و متقی شخص بھی تصور تک نہیں کر سکتا میں ان نفسیاتی حربوں سے واقف ہوں اور جو لوگ میرے میسنجر چیٹ گروپ میں موجود ہیں انہیں بھی روز کی خبروں کی حقیقت بتا کر واقفیت دلانے کی کوشش کرتا ہوں اللہ کے بندوں فیس بک اور یوٹیوب آپ کو فتنہ کی پہچان نا دلائیں گے خدارا قرآن وسنت پڑھیں تاکہ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ علما جو دین بیان کر رہے ہیں وہ اصلی دین ہے بھی یاں نہیں کہیں یہ دھوکہ اور فریب تو نہیں دجالی دین تو نہیں۔

کسی بھی جنگ یاں واقع کی پل پل کی خبروں کا نفسیاتی پہلو کیا ہوتا ہے اس کے کس قسم کے نفسیاتی اثرات مرتب ہوتے ہیں کیا آپ نے کبھی اس کا تجزیہ کیا ہے اس سے آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ وہ جنگ واقع ہی ہو رہی ہے اور آپ اسکی تحقیقات کی ضرورت سے دست کش ہو جاتے ہیں آپ کے ذہن میں اس بات کا حیال تک نہیں گزرتا کہ تحقیق بھی کرنی چاہیے مثلا سیکولر بے دین اور دجالی میڈیا نے خبر دے دی کہ آج غزا میں 38 لوگ مرے ہیں تو آپ آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتے ہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں ایسا تو روز ہوتا ہے مگر اس روز کی خبر کی آپ نے کسی ایک دن بھی تحقیق نہیں کی ہوتی یعنی جو کچھ آپ کے بس میں ہوتا ہے آپ نے وہ بھی نہیں کیا ہوتا۔ کیا کبھی ایسا ہوتا ہے جیسے میں فرد واحد ہوں ایسے ہی سوشل میڈیا پر آپ کو کوئی فلسطینی ملا ہو اور اس نے اس جنگ کا درست احوال سنایا ہو؟؟؟

ایسا کبھی نہیں ہوتا کیونکہ اگر ایسا ہو جائے تو دجال کا سارا منصوبہ بگڑ جائے دھوکے کا پردہ گر جائے۔

اسی وجہ سے وطنی قومی ریاستیں بنائی گئی، بارڈر بنائے گئے پاس پورٹ اور ویزا سسٹم لایا گیا تاکہ مختلف خطوں کی اصل خبریں کوئی شخص اتنی آسانی سے چل کر دوسرے ممالک کے لوگوں کو نا دے سکے یہ کام صرف میڈیا کرے اور وہ اتنا پراپوگنڈا کرے کہ لوگ اس کے حق ہونے کا یقین کر لیں۔اس کام کیلئے دین میں حرام کردہ تصویر کو حلال کیا گیا تاکہ ان تصاویر اور ویڈیوز کو دیکھ کر بار بار دیکھ کر لوگ ظلم کا یقین کر لیں۔اسی وجہ سے سوشل میڈیا لایا گیا تاکہ ایک طرف مین سٹریم میڈیا اس جنگ کا پراپوگنڈا کرے دوسری لوگ بھی اپنی گفتگو اور پوسٹوں میں اسی جنگ کا تذکرہ کریں کیونکہ جس چیز کو میڈیا ٹرینڈ بناتا ہے لوگ بھی اسی ٹرینڈ کی پیروی کرتے ہیں اور یہ ٹرینڈ یعنی حماس اسرائیل جنگ کا سٹیج شو مذہبی طبقہ کیلئے ہاٹ کیک کی حیثیت رکھتا ہے وہ لوگ اس ٹرینڈ کی پیروی کرنا ثواب سمجھتے ہیں بغیر اسکی حقیقت جانے۔

لوگ اس بات کا تصور تک نہیں کر سکتے کہ پوری دنیا کے ہزاروں نیوز چینلز ایک ساتھ جھوٹ بول سکتے ہیں مگر اللہ کے بندوں یہیں وہ دجالیت اور دھوکہ ہے جس کی خبر ہر نبی نے دی تھی۔یہ دھوکہ اتنا سادہ نہیں ہے کہ آپ اصلی اور نقلی اشیا کی پہچان کر لیں یہ دجالیت کا دھوکہ ہے جس کو دہرائی، پراپوگنڈا اور بریکنگ نیوز سے کامیاب بنایا گیا ہے اور آپ کے دین کو نا پڑھنے کے سبب تاریخ کو نا پڑھنے کے سبب کامیاب بنایا گیا ہے۔یہ دھوکہ تصاویر اور ویڈیو سے ٹیکنالوجی کی مدد سے ایڈیٹنگ سے دیا جا رہا ہے مگر جب اس میں مذہبی ٹچ آجاتا ہے تب آپ اس کے نفسیاتی پہلو سے نظر ہٹا کر جذباتی پہلو کو اپنا لیتے ہیں۔آپ ممکن اور ناممکن کے امکان کو سرے سے رد کر دیتے ہیں۔

اس دھوکہ کی مدد سے فری میسن ابلیس کے گروہ نے دنیا کو تیسری عالمگیر جنگ میں دھکیلنا ہے اور ابلیس نے قتل و غارتگری کا اپنا محبوب مقصد حاصل کرنا ہے بڑے پیمانے پر انسانی قتل کیلئے مذہب کے نام پر دھوکہ دینے سے بڑھ کر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا کیونکہ مذہب جذباتیت جگانے کیلئے کام آتا ہے اور جب مسلسل پراپوگنڈا کے ذریعے ظالم اور مظلوم کی پہچان کرا دی جائے تب لوگ بالکل بھی تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کرتے اللہ کے بندوں جب ہزاروں نیوز چینلز اس جنگ کے اصلی ہونے ظالم اور مظلوم کی پہچان کرا رہے ہیں تو بھلا مجھے اس سارے کھیل کو دھوکہ کہنے کی کیا ضرورت ہے اس کی وجہ صرف ایک ہے میں نے قرآن وسنت اور تاریخ پڑھی ہے دجالیت اور فتنہ کو جانتا ہوں اور آپ کا خیر خواہ ہوں۔

https://www.facebook.com/share/p/1955D5CUvW/

تصویر کی حرمت

تصویر کا حرام ہونا

یہ مشکوتہ سے تصاویر کی حرمت کے متعلق مختلف صحابہ سے مروی چودہ احادیث ہیں ان تصاویر میں ہاتھ سے بنائی گئی اور کیمرا سے کھینچی گئی دونوں قسم کی تصاویر داخل ہیں شارخ نے اس بات کی تشریح کی ہے یہاں ایک سادہ سا اصول اپنا لیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دوں کسی شخص کی اتنی تحقیق اور مطالعہ نہیں ہے کہ وہ اس ضمن میں سارے مباحث پڑھ لے تو آدمی کو تصویر کو چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ یہ محض گناہ نہیں حرام ہے

اگر تصویر حرام نے تو ویڈیو کا بنانا بدرجہ اولی حرام ہو گا اس وقت مذہبی اشرافیہ میں شاید ہی کوئی ہو جس کی تصویریاں ویڈیو نا ہو تو یہ سب دجال کے ایجنٹ ہیں جنھوں نے اللہ کی حرام کردہ تصویر کو حلال کر لیا اور انہوں نے تصویر کو تب حلال کیا جب علمائے حق کو اٹھا کر علم اٹھالیا گیا تصویر دجالیت کے فروغ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کیونکہ اس کے ذریعے دھوکہ دیا جاسکتا ہے بالخصوص ویڈیوز کے ذریعے۔

جس شخص نے بھی اپنی پروفائل پر تصویر لگائی ہے یاں بنائی ہے سب کو مٹا دے اور اللہ کے حکم کے سامنے گردن ڈال دے اگر دجالی علما نے آپ کو دین کے احکام نہیں بتائے تو میں بھی بتا نہیں رہا بلکہ آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں

کیمرہ کی تصویر

پہلے بنائی جانے والی تصویر میں محنت اور سرمایہ زیادہ لگتا تھا اور وقت بھی

وہ تصویر بھی انسان ہی بناتا تھا اپنے ہاتھ سے بناتا ہے اور یہ تصویر مشین بناتی ہے جو خود انسان کی بنائی ہوئی ہے

مجھے یہ بتائیں پھر فرق کیسا فرق تب پیدا ہوا جب دجالی پلید مذہبی اشرافیہ نے آپ کو دھوکہ دیا کہ پینٹنگ تو ناجائز ہے اور کیمرے کی تصویر جائز خدا کو حاضر ناظر جان کر سوچیں جب دین نے تصویر کو حرام قرار دیا تو اس میں کہیں اس بات کی گنجائش موجود تھی کہ کل کو جب مشین یہ تصویر پہلے کی نسبت زیادہ سہولت، تیزی اور آسانی سے بنالے گی جب یہ حلال ہو جائے گی اور ایسے شخص کو اللہ جہنم میں نہیں پھینکے گا

اگر آپ نے بات سمجھنی ہے تو اس میں آپ کا ہی بھلا ہے میرا کوئی فایدہ نہیں ہے

https://www.facebook.com/share/p/1BFSZzAhY1/

عالمی جنگوں کا تھیٹر (حصہ اول)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے

نیچے جو باتیں میں لکھنے جارہا ہوں یہ یونیورسٹی و مدرسہ نے نصاب تعلیم میں نہیں ہیں اور نا ہی میڈیا پر ان کو بیان کیا گیا ہے

یعنی دھوکہ اب کسی مخصوص علاقے، مذہب یاں قوم تک محدود نہیں ہو گا بلکہ یہ عالمی ہو گا۔یعنی اس دھوکے کا پھیلاو ایک ساتھ پوری دنیا پر ہو گا۔ ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے ہمیں صرف اتنے ہی الفاظ میں نصیحت فرمائی، ان سالوں میں دنیا کے کیا حالات ہونگے اور کب معلوم ہو گا کہ یہ دھوکے کے سال شروع ہو گئے یہ بات قرآن وسنت کے مطالعہ تاریخ کے مطالعہ اور عالمی حالات و واقعات پر نظر رکھنے سے معلوم ہو گی نیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنے ہونگے اور ان سے صرف وہیں محفوظ رہے گا جسے اللہ تعالیٰ علم کیساتھ زندہ رکھے۔

یقیناً یہ علم فیس بک اور یوٹیوب والا علم نہیں ہے اور نا ہی یہ علم مقبول شخصیات کا فہم دین ہے اور نا ہی میڈیا اور شخصیات پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے ہمارے اسلاف کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کے پاس کھانا کھانے کا بھی وقت نہیں ہوتا تھا روٹی کے نوالے بھی کوئی دوسرا ان کے منہ میں ڈالتا تھا اور وہ مسلسل مطالعہ جاری رکھتے تھے۔کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد وقت جوں جوں آگے بڑھتا گیا اسلام تنزلی کا شکار ہوتا گیا اور فتنے بڑھتے چلے گئے ان حالات میں جس شخص کو اللہ کے دین کی مدد کرنی تھی اور پہلے والوں سے زیادہ محنت کی ضرورت تھی۔

اس حدیث میں دھوکے کا عالمی ہونا بیان کیا گیا ہے۔آپ نے صرف اس جملہ پر توجہ دینی ہے اگر آپ اس بات کو سمجھ جائیں تو دجالیت میں مبتلا نہیں ہونگے بلکہ فتنے کو جاننے والے علم میں ہی ترقی کریں گے گمراہ نہیں ہونگے ہدایت پا جائیں گے۔

آپ دیکھیں عالمی کی اصطلاح دنیا میں پہلی بار کب مستعمل ہوئی۔حدیث میں پوری دنیا کو دھوکے میں مبتلا کرنے کی بات ہوئی ہے چونکہ اس دور کو دجال کی آمد سے پہلے والا دور بیان کیا گیا ہے تو لازم بات ہے یہ دھوکہ دجال کیلئے میدان سیٹ کرنے کیلئے دیا جائے گا دجالی نظام کے استحکام کیلئے دیا جائے گا۔ اگر میں ایک سوال پوچھوں کہ اس دور میں دھوکے کا سب سے بڑا ٹول، ذریعہ کونسا ہے اور اس ذریعہ سے کیا ایک ہی وقت میں ساری دنیا کو دھوکہ دینا ممکن ہے تو بہت سے لوگوں کو جواب معلوم ہو گا مگر وہ اس وجہ سے جواب نہیں دیں گے کہ اس شخص کے ساتھ ہمارے اختلافات ہیں اس لیئے ہم اسے جیتنے کا موقع کیوں دیں حالانکہ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ فتنہ کو جان جانا اور رسول رحمت کی پیشن گوئی کو سمجھ جانا جاہل ہونے کی نہیں عالم ہونے کی نشانی ہے اور اس سے میں نہیں آپ فتح یاب ہونگے۔

تو آپ جواب معلوم ہے براہ کرم اس جواب کو سامنے رکھیں اور اسی جواب کے تناظر میں میرے مضمون کو سمجھنے کی کوشش کریں، اگر میں تمام جماعتوں اور شخصیات سے کٹا ہوا ہوں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین کی روشنی میں کٹا ہوا ہوں میں نے شریعت کے برخلاف اپنی کوئی نئی راہ نہیں نکالی۔

ہم عالمی کی اصطلاح پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں اس کا پہلا استعمال کیا تھا۔سائنسی طریقہ کار (Scientific method) تجربہ، مشاہدہ اور دلیل پر مبنی علم کو کہتے ہیں۔مگر میڈیا کی بدولت ہم صرف تقلید اور سنی سنائی باتوں کو سچ جاننے والے علم کے مالک ہیں ہم میں سے نا کوئی مشاہدہ کرتا ہے اور نا ہی است مشاہدہ کرنے والے کے سچے ہونے کا علم ہوتا ہے ہم تو بس دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک ہزاروں نیوز چینلز کی سکرینوں سے نشر

ہونے والی بریکنگ نیوز کی بنیاد پر ہی فیصلہ صادر کرتے ہیں اسی کو اندھی تقلید کہتے ہیں مثلاً میں عمران خان کی قید کی اکثر مثال دیا کرتا ہوں اس ضمن میں ہمارے پاس تجربہ، مشاہدہ اور دلیل جیسی کوئی چیز نہیں بس ہزاروں نیوز چینلز اس کے جیل میں ہونے کی خبر دیتے ہیں اور ہم بغیر تجربہ و مشاہدہ کے بغیر کسی دلیل و تحقیق کے اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں۔

دجال وہ جس سے ہر نبی نے اپنی امت کو ڈرایا اور اسکا دھوکہ ایسی چیز ہو گی کہ اس دھوکے میں مبتلا شخص کو اس دھوکے کا یقین دلانا قریب ناممکن ہو گا حتیٰ کہ وہ خود دین کو ناپڑھ لے اور خود ہی دین کی دشمن سائنس کی فراہم کردہ تعریف کے مطابق چیزوں کا مشاہدہ، تجربہ اور دلیل فراہم نا کر لے۔میں لوگوں سے پوچھتا ہوں وہ میرے منہ پر کہتے ہیں ساری دنیا کہتی ہے اس لیئے ہم بھی جانتے ہیں حالانکہ یہ چیز دلیل میں ہم گز نہیں آتی۔

دجال کا دھوکہ عالمی ہو گا اور اس میں سب سے پہلے انہوں نے قدیم سیاسی نظام کو اکھاڑ پھینکنے کا دھوکہ دیا۔حضرت انس کہتے ہیں تم پر جو سال آئے گا وہ پہلے سال سے برا ہو گا یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی (کتاب الفتن، نعیم بن حماد، مترجم رقم 47) وہ نظر جس سے ہماری آنکھیں فتنہ کو دیکھ سکیں ہم سے چھین لی گئی ہے اس نظام تعلیم (دینی و عصری) کے ذریعے اب ہماری آنکھیں اندھی ہیں اور ان کو بینا کرنے والی چیز صرف ایک ہے وہ ہے قرآن و سنت کا مطالعہ ذاتی نوعیت کا مطالعہ بغیر کسی قسم کے نظریہ کو ذہن میں رکھیں ہوئے یعنی آپ نے قرآن و سنت کے مطالعہ سے چودہ سو سال پہلے والا مدنی معاشرہ تلاش کرنا ہے نا کہ اپنے فرقہ و جماعت یاں جس شخصیت کے فہم دین پر آپ بھروسہ کرتے ہیں اس فہم دین کیلیئے دلائل تلاش کرنے ہیں بلکہ آپ نے قرآن و سنت کے مطالعہ سے شخصیات کے بیان کردہ دین کو پرکھنا ہے نا کہ شخصیات کو سن اور پڑھ کر دین کو پرکھنا ہے۔

آپ اگر صرف اسی ایک حدیث پر غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ جب ہر آنے والا سال پہلے سے برا ہو گا تو لازمی باتیں ہے علوم ترقی نا کریں گے بلکہ تنزلی کا شکار ہوتے جائیں گے احساس، مروت، احسان، حوش حلقی، صلح جوئی، رحم جیسے صفات انسانوں سے مٹتی چلتی جائیں گی سچ تھوڑا اور جھوٹ بڑھتا جائے گا دین کم اور بے دینی عام ہوتی جائے گی۔

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں بے شک تم دنیا میں مصیبتیں اور فتنے ہی دیکھوں گے اور معاملہ سختی ہی کا ہو گا تم ہر گز کسی ہولناک اور سخت مصیبت کو نہیں دیکھوں گے کہ اس کے بعد جو مصیبت آئے گی اس کے مقابلہ میں تمہیں سابقہ مصیبت معمولی لگے گی (نعیم بن حماد کتاب الفتن) یہ ساری حدیثیں آپس میں جڑی ہوئی ہمیں ایک ہی وقت کا پتہ دیتی ہیں یعنی فتنوں کے عروج والا وقت جس میں دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سال ہونگے اور اس روایت میں ان لوگوں کا تزکرہ ہے جو مومنین ہونگے جنہیں اللہ امام مہدی کے لشکر کیلیئے منتخب کرے گا جو علم والے ہونگے جن کے متعلق اللہ کہتا ہے حقیقت میں اس سے علم والے ہی ڈرتے ہیں۔باقی دنیا جن عالمی تبدیلیوں (عالمی دھوکہ کو یاد رکھیں) کو معمولی سمجھے کی ایسے لوگ کے دل ان تبدیلیوں اور انقلابات کو دیکھ کر دہل جائیں گے کیونکہ انہیں اپنے علم سے ان کا فتنہ ہونا معلوم ہو گا انہیں معلوم ہو گا کہ یہ تبدیلیاں ہمارا دین چھیننے کیلیئے لائی گئی ہیں ان کا مقصد کسی بھی پہلو سے انسانیت کی بھلائی نہیں ہے۔

ابن مہدی کہتے ہیں تم پر کوئی معاملہ نہیں آئے گا کہ (یہاں بھی اہل علم مراد ہیں) تم اس کے متعلق چیخ و پکار کر رہے ہو گے (یعنی وہ خود بھی اس کو غیر معمولی غارت گر دین سمجھیں گے اور دوسروں کو بھی یہیں بات باور کرائیں گے) مگر اس کے بعد تمہارے پاس ایک اور معاملہ آجائے گا جو تمہاری توجہ پہلے معاملہ سے ہٹا دے گا (یعنی پہلے معاملہ بعد والے کے مقابلہ میں چھوٹا اور معمولی محسوس ہو گا)۔یہاں فتنوں کی بات ہو گی رہی ہے یعنی ہر فتنے کے بعد جو دوسرا فتنہ آئے گا وہ اسی قدر لوگوں سے ان کی عقلیں چھین لے گا ان کی عقلوں پر پردہ ڈال دے گا ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت محدود کر

دے گا علم والے تو اس فتنہ کو جان لیں گے مگر جاہل اس فتنہ کا شکار ہو جائیں گے اور وہ ان تبدیلیوں کو نا صرف اتفاق، اور عالمی نظام میں ارتقائی تصور کریں گے بلکہ انسانیت کیلئے بہتر بھی سمجھیں گے ان کی اس سمجھ میں قرآن و سنت کی تعلیم کو کچھ دخل نا ہو گا۔

فتن کے باب میں سینکڑوں احادیث ہیں ان سب کا ذکر کرنا باعث طوالت ہو گا ہم اصل موضوع کی جانب لوٹتے ہیں اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سال کیسے ہونگے۔اور کیا ہم ان سالوں میں مبتلا ہیں اگر ایسا ہے تو یہ سال کب سے جاری ہیں۔جب ہم دھوکے کے سالوں کی بات کرتے ہیں تو دیکھنا یہ چاہیے کہ پوری دنیا کو دھوکہ دینے والی قوت آخر کامیاب کیسے ہو گی اس وقت علما کہاں ہونگے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علماء حق کی روحیں قبض کر کے علم کو اٹھالے گا پیچھے جاہل بچ جائیں گے وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے ایک اور روایت میں ان عالم نما(دھوکے کے سالوں میں جن کو ساری دنیا عالم ہی سمجھتی ہو گی)جاہلوں کے متعلق بتایا کہ وہ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے۔

دھوکے کے سال، عالمی سطح پر ان کا ظہور اور ساری اقوام و مذاہب اور سارے خطوں کے لوگوں کا ایک وقت میں اس دھوکے میں گرفتار ہونا بلکہ گرفتار کیا جانا اس میں پہلے نمبر پر علم کا اٹھایا جانا ہے تاکہ لوگوں کی حق کیطرف رہنمائی کرنے والے لوگ نا رہیں مگر یاد رہے امام مہدی کا ظہور اس کے بعد ہونا ہے اور امام مہدی کی پہچان لوگوں نے علم سے ہی کرنی ہے گویا علما کو اٹھایا جائے گا قرآن و سنت کی صورت میں علم کے ذرائع موجود رہیں گے جو شخص قرآن و سنت پڑھے گا وہ اس دھوکہ سے محفوظ رہے گا۔

لوگوں کو دھوکے کا علم نا ہو اس لیئے ہر تاریخی واقع و شخصیت کے متعلق فری میسن جان بوجھ کر کچھ نظریات عام کر دیتے ہیں تاکہ لوگ انہی نظریات میں سے کسی ایک کو گلے سے لگا کر اس کے حق یاں باطل ہونے پر دوسروں سے بحث و مباحثہ کرتے رہیں اور دلائل تلاش کرتے رہیں مثلاً اس کی ایک مثال آج بعض لوگ کہتے ہیں ہم تو پہلے دن سے غلام تھے بعض کہتے ہیں قائد اعظم انگریزوں کا پٹھو تھا اور یہ کہتے ہوئے علامہ اقبال ان کے ذہن سے بالکل نکل جاتا ہے، بعض کہتے ہیں ہم نے آزادی کی حفاظت نا کی اور بعض دوسرے کہتے ہیں قائد اعظم کی جیب میں کھوٹے سکے تھے ان سارے الگ الگ نظریات میں سے کہیں بھی کوئی بھی شخص اصل دھوکے کا سراغ نہیں لگا پاتا۔یاں پھر آپ انکار حدیث کو دیکھ لیں سر سید نے ساری احادیث کا انکار تو نہیں کیا مگر تقریباً بارہ سو سال سے امت کے تمام مشترکہ عقائد کا انکار کر دیا اور تاویل سے قرآن کو پہلی بار بالکل بدل ڈالا اس کے بعد غلام احمد پرویز آیا اس نے سرے سے حدیث کا بالکل انکار کر دیا اور اس کے بعد اب غامدی ہے یہ ساری احادیث کا انکار نہیں کرتا مگر ان تینوں شخصیات کی مدد سے انہوں نے جو بنیادی دھوکہ دینا ہے وہ اس میں کامیاب ہیں۔

ہم سب سے پہلے عالمی نظام کی تبدیلی پر بات کریں گے (دھوکے کے سال، پوری دنیا پر، عالمی دھوکہ)اور اس ضمن میں عالمی جنگ انسانی تاریخ چھ ہزار سالہ تاریخ کی پہلی عالمی جنگ ہم اس کی بات کریں گے اور جاننے کی کوشش کریں گے کہ کہیں یہ عالمی جنگ بھی تو انہی دھوکے کے سالوں کی آمد کا تو پتہ نہیں دے رہی۔پہلی عالمی جنگ، جنگ عظیم اول 1914 سے 1918 تک جاری رہی۔اگلے مضمون میں ہم اس پر تفصیل سے بات کریں گے نیز یہ جانیں گے کہ اس جنگ کو عالمی بنانے کیلئے کن ذرائع کا استعمال کیا گیا اور کیا ان ذرائع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبردار کیا تھا حتی کہ ان کو حرام قرار دیا تھا۔

https://www.facebook.com/share/p/16Qd1jwfQu/

عالمی جنگوں کا تھیٹر (حصہ دوم)

ان سارے مضامین کا تعلق اس حدیث کی شرح سے ہے-اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے-اور دوسرا بڑا مقصد تیسری عالمگیر جنگ کے اصل اسباب واضح کرنا، کیا وہ اصل ہیں یاں مصنوعی ہیں، کیا تیسری جنگ عظیم کے متعلق میڈیا کے ذریعے روز کی خبروں کے ذریعے ذہن سازی کی جارہی ہے یاں واقع ہی دنیا اس نہج پر پہنچ چکی ہے کہ حق و باطل کے خیمے الگ الگ ہو چکے ہیں-ہم یہ بھی جاننے کی کوشش کریں گے کہ شام اور القدس سے متعلق احادیث کا تعلق امام مہدی کے دور سے ہے یاں موجودہ جنگی تھیٹر سے جس کو اگر میڈیا کی آنکھ سے دیکھیں تو اصلی لگتا ہے اور اگر قرآن وسنت و تاریخ کے آئینے میں دیکھیں تو نقلی لگتا ہے-

ہم کمیونزم اور سرمایہ داری کی پچاس سالہ جنگ پر بھی نظر ڈالیں گے اور یہ بھی جاننے کی کوشش کریں گے کہ ان دونوں نظاموں کا ظہور کہاں سے ہوا، اطلاق کہاں ہوا اور ان کے ارتقا میں کونسے کونسے عوام شامل ہیں اور اس سارے عمل کے دوران دھوکے کو تلاش کرنے کی کوشش کریں گے تاکہ ہم جان سکیں کہ حدیث میں بیان کردہ دھوکے کے سالوں کا آغاز کب ہوا-اب جب فورتھ انڈسٹریل ریلولوشن کی بات چل رہی ہے ہمیں پیچھے مڑ کر صنعتی انقلاب اور کے انسانیت پر مرتب اثرات کو بھی دیکھنا ہوگا-

آج کے دور میں اصل جنگ ہتھیاروں کی ہے یاں دماغ کی، الفاظ، خبروں، ذہن سازی اور بریکنگ نیوز کی ہے یہ بھی بڑا سوال ہے جنگ زمین پر لڑی جا رہی ہے یاں ہمارے دماغوں کے اندر اور دماغ کو کنٹرول کرنے کیلئے کونسے حارجی عوامل (میڈیا، نصاب تعلیم) اور داخلی عوام (غذا، پانی) کام میں لائے جارہے ہیں ان سب کو دیکھنا ہوگا-

پروٹوکولز کا مصنف لکھتا ہے

"سیاسی آزادی محض ایک تصور کا نام ہے اسکی کوئی ٹھوس حیثیت نہیں ہے، اور ہمیں اس تصور کو بوقت اشد ضرورت استعمال کرنے کا طریقہ معلوم ہونا چاہیے"

اس تصور کو انہوں نے اس وقت استعمال کیا جب وطنی قومی ریاستوں (اسلام میں اور عیسائیت دونوں میں قومیت حرام ہے) کے قیام کے وقت سیاسی آزادی کے تصور کیساتھ آزادی کی تحریکیں چلی اور وہ استعماری طاقتیں جو پہلے سے کہیں زیادہ طاقت میں تھی انہوں نے حیرسگالی (تاریخ کا سیاہ جھوٹ) کمزور اقوام کو آزاد کر دیا-جبکہ کمزور عوام نے ان آزادیوں کیلئے استعماری طاقتوں پر ایک پتھر بھی نا پھینکا-اگر ہم تاریخ پڑھیں تو یہ چھ ہزار سالہ انسانی تاریخ کے انوکھے ترین واقعات تھے جب اس انداز میں اتنی فراخدلی سے تمام استعماری طاقتوں نے محض معاہدوں، کاغذ کے چند ٹکروں کے بدلے ریاستوں کو آزادی دے دی-

میڈیا پر بریکنگ نیوز کی دھاچوکڑی کا مقصد ہی یہیں ہوتا ہے کہ لوگوں کو مسلسل تیسری عالمگیر کیلئے تیار کیا جائے، ذہن سازی کی جائے مگر ان کو کبھی بھی ماضی میں جھانکنے نا دیا جائے، شخصیات کو مقبول بنایا جائے، جن کا بیان کردہ ہی لوگ سچ جانیں اور کسی بھی چیز پر تنقیدی نگاہ نا ڈالیں-میڈیا آپ کو حال میں رکھتا ہے کیونکہ اگر آپ بار بار ماضی میں جائیں گے تو میڈیا کا جھوٹ پکڑنا اور موجودہ سیاسی سٹیج کا ڈرامہ سمجھنا اور زیادہ آسان ہو جائے گا، نا ہی وطنی قومی ریاستوں کے قیام کے وقت کسی کو سیاسی آزادی حاصل تھی اور نا ہی اب مملکتیں سیاسی آزادی کے نعرے کیساتھ تیسری جنگ عظیم کے تھیٹر

میں اتریں گی، یہ تینوں عالمی جنگیں فری میسن کے جنگ کے گرینڈ تھیٹر کا حصہ ہیں اس بار وہ آخری عالمی نظام کی تکمیل چاہتے ہیں تا کہ ورلڈ آرڈر کی تکمیل ہو سکے۔

قدیم میں دو مشرکانہ تہذیبوں یونان اور روم کو آج تیسری مشرکانہ تہذیب یورپ کے علوم تہذیب یافتہ قرار دیتے ہیں اور پوری دنیا کے اہل علم (نام نہاد)اسی فکر کی جگالی کرتے رہتے ہیں۔عقلیں میڈیا کے کھونٹے سی بندی ہوئی ہیں ہم انسانی سطح پر آنے کو تیار نہیں ہیں۔اسی دور کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایالوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی ہر کوئی اپنے آپ کو کسی مئوقف پر سمجھے گا حالانکہ وہ کسی چیز پر نا ہو گا (نعیم بن حماد کتاب الفتن)

قدیم مشرکانہ تہذیبوں اور یورپی مشرک تہذیب کے درمیان اسلام کی تہذیب ابھری جسے جدید علم میں دور تاریک سے تعبیر کیا جاتا ہے۔اور آج کے اسلام میں جاہل مذہبی اشرافیہ یورپی مصنفین کی کتب سے وہ اقوال ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالتی ہے جن سے اسلام کے روشن دور کو ثابت کیا جا سکے تا کہ یہ دین کیساتھ اپنی وفاداری کا یقین دلا سکیں حالانکہ اسی دجالی مذہبی اشرافیہ کی بدولت آج یورپ کا مہذب ہونا نونہالوں کے اذہان میں ڈالا گیا ہے۔وہ تہذیب جہاں قوم لوط کے عمل کو قانونی شکل دے دی گئی ہے اگر کوئی اسے مہذب سمجھ کر خود کو مسلمان سمجھتا ہے تو اسے اپنی عقل کا علاج کرانا چاہیے اور وہ جو تاریخ کا پہلا مبارک دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے علوم کی برکت سے نواز کر آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اس مبارک دور کو جدید علمی اصطلاح میں پتھر کا دور کہا جاتا ہے۔اس قدر جھوٹ علم اٹھائے جانے کے باعث ہی رواج پا سکتا ہے۔

1914 میں انسانی تاریخ کی پہلی عالمی جنگ لڑی گئی اور ہمیں بتایا جاتا ہے وہ جنگ مہذب اقوام کے درمیان لڑی گئی وہ مہذب اقوام جنہوں نے سارے علوم کا دھارا بدل کر انہیں نئے رنگ پہنائے اور ان سارے رنگوں کو سینے کیساتھ لگا کر آج ہم فخر کرتے ہیں کیا یہ سارے علوم ان اقوام کو انسانی تاریخ کے بدترین قتل سے بھی نا روک سکے وہ کیسی تہذیب ہے جس میں آپ کتوں کی طرح لڑیں اور پھر بھی اسے مہذب معاشرہ کہیں۔

انہوں نے دنیا کے ہر نظام کو بدل ڈالا اور ہمارے ہاں کی شیطانی مذہبی اشرافیہ نے فوراً ان نظاموں کو مشرف با اسلام کر لیا اس کے ساتھ ساتھ یہ دجال اسلام کی حدمت بھی کرتے رہے دیکھیں کیسے دھوکے کے سال ہیں۔

گویم (یہودی اصطلاح میں جانور) میڈیا پر تمہارا ایمان تمہیں دنیا و آخرت دونوں میں رسوا کر دے گا تیسری عالمگیر جنگ انسانی تاریخ کا بڑا اسٹیج شو ہو گا جس کا پرڈیوسر ابلیس خود ہے۔

https://www.facebook.com/share/p/192MCGeddv/

عالمی جنگوں کا تھیٹر (حصہ سوم)

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے جنگوں کا یہ سٹیج شو انہی دھوکے کے سالوں میں سجایا گیا اور اب آخری جنگ کا سٹیج شو سجایا جائے گا جس میں جنگ کے دونوں فریق صرف ابلیس کے غلبہ کیلئے لڑیں گے۔

قدیم زمانوں سے دنیا فطری نظام حکومت کے تحت چلی آرہی تھی۔ساڑھے پانچ ہزار سال تک پوری دنیا میں ایک ہی سیاسی نظام رائج رہا جو دین اسلام کی روشنی میں فطری نظام حکومت ہے اس کے بعد جب فطرت سے چھیڑ چھاڑ ہوئی تو تھوڑے سے عرصہ میں ہر وہ قدیم نظام جڑ سے اکھاڑ پھینکا گیا جس کی عمر انسانیت کی کل عمر کے برابر تھی اور آج جس یورپ میں قوم لوط والے عمل کو قانون شکل دے دی گئی ہے اس یورپ کو مہذب کہا جاتا ہے اور مذہبی اشرافیہ کیطرف سے وہاں کی ہر گمراہی کو مشرف بااسلام کر لیا گیا ہے۔

آپ کو ڈیورانٹ کی کتاب نشاۃ ثانیہ پڑھیں آپ کو معلوم ہو گا بادشاہی نظام میں لوگوں کے حقوق کا زیادہ تحفظ تھا، مذہبی حقوق بھی موجود تھے (آج کے چینی کمیونسٹ ماڈل کیطرح مذہب پر پابندی نہیں تھی جو پوری دنیا میں عام کیا جارہا ہے) اور سب سے بڑھ کر سود حکومتی سطح پر جرم تھا۔یہ سود ہی ہے جو سارے معاشرتی فساد کی جڑ ہے اسی وجہ سے سود کا لین دین کرنے والے کے متعلق اللہ نے قرآن میں وہ رویہ اپنایا ہے جو کسی اور گناہ کے متعلق نہیں فرمایا حتی کے شرک کا گناہ بھی ایسی سزا کا حق دار نہیں قرار دیا گیا۔

غیر فطرت کیطرف سفر میں انہوں نے جس چیز کو سب سے پہلے اکھاڑ پھینکا وہ یہیں پانچ ہزار سال سے چلا آنے والا فطری نظام سیاست یعنی بادشاہت تھا اور پوری چھ ہزار سالہ انسانی تاریخ میں جو پہلی عالمی جنگ ہوئی اس کا ایک بڑا محرک قوم پرستی کا فروغ تھا یہ مین سٹریم تاریخ ہے آپ پڑھ سکتے ہیں، قوم پرستی کو جان بوجھ کر پروان چڑھایا گیا تاکہ انسان قومیت کے نام پر ایک دوسرے کو قتل کریں کیونکہ اس سے قبل پوری انسانی تاریخ میں کوئی عالمی جنگ نہیں ہوئی اس لیئے جب قوم پرستی کے نام پر فری میسن نے یہ جنگ کرائی تب قوم پرستی کو کوئی اچھی چیز نہیں کہا جائے گا کیونکہ انسانی قتل اور اس کی وجوہات کو کوئی شخص پسند نہیں کرتا سوائے ابلیس کے۔

آج پھر سے عالمی جنگ کو میڈیا نے ٹاپ ٹرینڈ بنایا ہوا ہے تاکہ لوگوں کی ذہن سازی ہو سکے یعنی جب اچانک یہ واقع رونما ہو گا تو لوگ یہ نا سمجھیں کہ یہ غیر معمولی چیز بغیر کسی سبب اور وجوہات کے رونما ہو گئی ہے اور اسے انسانیت کے خلاف سازش سمجھیں اس لیئے پہلے سے ذہن سازی کی جارہی ہے بالکل یہیں کام پہلی جنگ عظیم کے موقع پر پریس کے ذریعے کیا گیا اور اس جنگ سے بیس پچیس سال قبل پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن آئے تھے جس میں انہوں نے اعتراف کیا تھا پریس کی طاقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ان حالات میں آپ کو میڈیا کی بریکنگ نیوز سے باہر نکل کر پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی وجوہات کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

میڈیا روز موت کی اس قدر خبریں دیتا ہے کہ اب وہ لوگوں کیلئے عام بات بن گئی ہے فلاں جگہ اتنے مر گئے فلاں جگہ اتنے زخمی ہوئے ان واقعات کی تحقیق تو ایک طرف رہی اب لوگ اپنے پسندیدہ موضوعات سے ہٹ کر کسی اور بات پر غور تک نہیں کرتے ہمیں ہر انسانی قتل پر افسوس ہونا چاہیے مگر میڈیا نے ذہن سازی کے مسلسل عمل سے لوگوں کو جانوروں سے بدتر بنا دیا ہے جس قدر افسوس ہمیں فلسطین میں مرنے والوں پر ہوتا ہے اتنا ہی افسوس ہمیں نیویارک میں لگنے والی آگ کے سبب ہونے والی اموات پر ہونا چاہیے اور اگر انڈیا میں مندر میں بھگدڑ مچنے سے انسانی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے

تب بھی بطور انسان ہمیں افسوس ہونا چاہیے۔مگر میڈیا نے ہمیں نفرت سے بھرے روبوٹس میں تقسیم کر دیا ہے اور آخری جنگ عظیم کیلئے فری میسن وہ ہتھیار استعمال کریں گے جس کی بنیاد پر سب سے زیادہ قتل ہو سکتا ہے یعنی مذہب کا ہتھیار۔

پہلی جنگ عظیم کے سلسلے میں دو بڑی وجوہات بیان کی جاتی ہے اول قوم پرستی اور دوم استعماری طاقتوں کی غلبے کی خواہش۔ہم صنعتی ترقی اور تہذیب کے عروج کے تناظر میں ان دونوں وجوہات پر غور کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کیا انسانیت کی بلندی کیطرف بڑھتے قدم اچانک رک کر بدترین حیوانت کا شکار بھی ہو سکتے ہیں ایسی حیوانیت جس کی مثال پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی یاں پھر جنگ کے اس سارے سٹیج شو کا مقصد کچھ اور تھا جس کی مین سٹریم تاریخ میں بیان نہیں کیا جاتا کیونکہ اگر لوگ پہلی دو عظیم جنگوں کی اصل وجوہات جان لیں تو وہ تیسری عالمگیر جنگ پر کیونکر آمادہ ہونگے اگر وہ جان لیں پہلی دونوں جنگوں کیلئے عوام کو پراپوگنڈا کے ذریعے تیار کیا گیا تو وہ تیسری عالمگیر جنگ کے پراپوگنڈا میں کیسے آئیں گے اس لیئے دھوکے کا پردہ ہٹنا نہیں چاہیے اور میڈیا کو حوف وہراس پھیلانے سے باز نہیں آنا چاہیے۔

میں مسلم، عیسائی اور یہودی ذہن تینوں کو متوجہ کرتا ہوں اور پوچھتا ہوں علم کی ترقی کا دور میں زیادہ تھی کیا اللہ نے آدم علیہ السلام کو جن چیزوں کا علم سکھایا تھا وہ علم آج کے دور میں نام نہاد علوم کی ترقی کے دور میں کسی ایک شخص کے پاس بھی ہے میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ جس کے پاس کتاب کا علم تھا جو پلک جھپکتے تخت دربار میں لے آیا کیا علوم کی نام نہاد ترقی کے دور میں وہ علم کسی کے پاس ہے حضرات میں آپ کے سامنے اللہ کے نازل کردہ علوم کا مقدمہ پیش کر رہا ہوں یہ مذہب کا مقدمہ نہیں ہے۔کیا انبیا کے دور میں زیادہ علم تھا یاں اب ہے حقیقی طور پر علوم کی ترقی کا دور کونسا تھا۔

انسانیت کی معراج علم ہے اور علم کے معاملے میں انسانیت آدم علیہ السلام کے وقت میں اپنی معراج پر تھی پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا جاہلیت پھیلتی گئی جب کبھی کوئی نیا نبی آتا اللہ ایک بار پھر سے اس نبی کو چیزوں کا علم دیتا آخری نبی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور انہوں نے بھی فرمایا علم اٹھالیا جائے گا صحابہ نے پوچھا کیسے تو فرمایا علمائے حق کی روحیں قبض کر کے، اس سارے تناظر کو سامنے رکھ کر سوچیں اصل علم کس کے پاس ہوتا ہے اور اس سب کے ہوتے ہوئے جب آپ کہتے ہیں کہ جو چیز انسانیت کی ساڑھے پانچ ہزار سالہ تاریخ میں انسانوں کو معلوم نہیں ہوئی وہ چیز 1543 میں کوپرنیکس کو پہلی بار معلوم ہوئی وہ شخص جس کے پاس وحی کا کچھ علم نہیں تھا وہ نظریہ جو قرآن اور بائیبل کی تعلیمات کے سریخ خلاف تھا(اس ضمن میں میرا تفصیلی مضمون موجود ہے)

اللہ کی تحلیق میں دو چیزیں سب سے اہم ہیں اول انسان اور دوم کائنات اس مغربی تہذیب جس نے ہر اخلاقی اصول کو روندتے ہوئے جس قدر ہو سکا فطری طریقہ بودوباش کو بدلنے کی کوشش کی انسانی تاریخ میں پہلی بار قوم لوط ہے عمل کو قانونی کر دیا اور آپ کی عقل کی مت ماری گئی ہے آپ مجھے کہہ رہے ہیں ساڑھے پانچ ہزار سال تک تو تمام انبیاء سمیت سارے انسان زمین کو ساکن سمجھتے رہے اور جس وقت کوپرنیکس پولینڈ میں پیدا ہوا جس معاشرے میں اس نے پرورش پائی وہ معاشرہ کس قدر اخلاقی انحلاط کا شکار تھا اس چیز کے ثبوت میں اس وقت کے پولینڈ میں لکھی گئی تاریخی کتب سے دوں گا۔

کائنات کے بعد انہوں نے انسان کے متعلق وہ نظریہ پیش کیا جس کو پوری انسانی تاریخ میں کوئی نہیں جانتا تھا یعنی انسان بندر کی ترقی یافتہ شکل تھی۔اب ہم جنگ کے تھیٹر پر آتے ہیں آپ اس ساری ترقی کو درست بھی مان لیں یعنی یورپ علوم کو ان کی معراج پر لے گیا اور تہذیب کی وہ بلندیاں چھوکی جن کے متعلق سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا اس کے بعد وہ انسانی تاریخ کی سب سے خونریز جنگ میں کود پڑا کیا آپ کی عقل اس بات کو تقسیم کرتی ہے۔یاں پھر جیسے یہ علوم کی ترقی دھوکہ تھی ویسے ہی جنگ بھی دھوکہ تھی، پہلی بار ان کو چین نا ملا صرف بیس سال بعد دوسری عالمگیر جنگ چھیڑ دی گئی۔

دنیا بھر کے کروڑوں لوگ تیسری عالمگیر جنگ کی خبروں کو انٹرٹینمنٹ کے طور پر لے رہے ہیں ان کو معلوم ہے نہیں پہلی جنگ عظیم کا سبب کیا تھا۔کیا علوم کی ترقی کے دور میں بھی قوم پرستی جیسی جاہلیت کے متعلق سوچا جا سکتا ہے جس بنیاد پر یورپ نے جنگیں لڑی۔کیا ایک مہذب آدمی میں برداشت نہیں ہوتی کیا وہ دوسروں کے عقائد کا احترام نہیں کرتا ہم صرف مین سٹریم تاریخ کی بات کر رہے ہیں اگر دوسری جنگ عظیم کے بعد یورپ سدھر گیا تھا اس کی انسانیت جاگ گئی تھی اور اس نے ہمدردی کے طور پر اپنی کالونیوں کو آزادی دے دی تھی پھر نیٹو بنانے کا کیا مقصد تھا اگر سرمایہ داری ایک نظریہ تھا تو مہذب معاشرے کو کمیونزم سے کیا بیر تھا۔

پہلے تو کمیونزم کی مخالفت کی گئی مگر وہ سب دھوکہ تھا کیونکہ آخر میں فری میسن نے اسی کمیونزم کو عالمی نظام کے طور پر پوری دنیا پر مسلط کرنا تھا اور اسی نئے نظام کیلئے تیسری عالمگیر جنگ کی تیاری ہے کیونکہ پہلی دونوں عظیم جنگوں کے بعد عالمی نظام بدلے گئیے ان جنگوں کے یہیں اصل مقاصد ہوتے ہیں جو مین سٹریم تاریخ میں بیان نہیں کئیے جاتے۔اب یورپ کے مرکز میں موجود ورلڈ اکنامک فورم بھرپور طریقے سے کمیونزم کے حق میں ذہن سازی کر رہا ہے اور یہیں کام صیہونیت کا سب سے قدیم شمارا اکانومسٹ میگزین کر رہا ہے جس کی بنیاد یورپ کے سب سے بڑے اور دنیا کے سب سے بڑے یہودی بینکار خاندان روتھ چائلڈ نے رکھی۔آپ مجھے کہتے ہیں سویت یونین اور روس نے پچاس سال تک کمنویزم اور سرمایہ داری کیلئے جنگیں لڑی تو پھر یہ موجودہ طرف عمل کیا ہے کیا واقع ہی امریکہ اور روس میں اور امریکہ اور چین میں کوئی دشمنی ہے یاں یہ سب دھوکہ ہے۔

آپ کو کم از کم اتنا تو سوچنا چاہیے کہ انسانی تاریخ کی سب سے پہلی عالمی جنگ کیلئے وجہ بھی اتنی بڑی ہونی چاہیے

کیا وہ وجہ اتنی بڑی تھی؟؟؟

https://www.facebook.com/share/p/191zM7Qj7W/

پیارے دشمن عالمی معاشی نظام اور امریکہ وچین دشمنی کا دھوکہ

پیارے دشمن

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے پہلے پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے۔

یہ عالمی منظر نامہ ہے پوری دنیا اس عالمی منظر نامے نامے کو یاد رکھیں تا کہ آپ کو عالمی سیاست کے سٹیج شو پر اصل اور نقل دشمنوں کی پہچان ہو سکے نیز اس حدیث کی بھی سمجھ آسکے کہ اب وہ دھوکے کے سال آچکے ہیں یاں نہیں۔نیز آپ کڑیاں ملا کر فتنہ کو پہچان سکیں۔

امریکہ پوری دنیا میں چینی مصنوعات کا سب سے بڑا خریدار ہے اور امریکہ وچین پوری دنیا میں سب سے بڑے تجارتی پارٹنر بھی ہیں اس کے ساتھ ہی یہ دونوں سپر طاقتیں ایک دوسرے کی دشمن بھی ہیں۔یہ تو واضح تضاد ہے دشمن بھی اور سب سے بڑے تجارتی پارٹنر بھی۔ہم اس کو سادہ مثال سے سمجھتے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ دھوکے کے سال کیا ہیں۔اگر میری پچھلی گلی کے دکاندار سے لڑائی ہو جائے تو وہ میرا دشمن بن جائے گا اس کے بعد میں اس سے کبھی خریداری نہیں کروں گا بھلے مجھے اس سے پچھلی گلی یاں دو تین گلیاں دور ہی کیوں نا جانا پڑے یاں بھلے میرے گاؤں و محلے میں وہ واحد دوکان ہو تو مجھے دوسرے محلے یاں گاؤں ہی کیوں نا جانا پڑے بھلے جس سے میری لڑائی ہوئی ہے اس کی چیز سستی ہی کیوں نا ہو مگر میں دوبارہ اس کے پاس نا جاؤں گا

-

یہ تو ہوئی ہم عام لوگوں کی زندگیاں جن میں دوستی اور دشمنی دونوں اصلی ہوتی ہیں مگر ابلیس کے ہاتھ پر بیعت عالمی طاقتوں کی دشمنیاں کیسے مصنوعی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس مثال سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

اب بات آجاتی ہے جو ہم سوچتے ہیں کیا ہم وہ خود سوچتے ہیں یاں میڈیا ہمیں سوچنا سکھاتا ہے اگر تو عام لوگوں کی بات کی جائے اور اپنی ذاتی سوچ کی بات کی جائے تب تو امریکہ اور چین کی دشمنی سمجھ نا آئے کیونکہ ایک ہی وقت میں دو سب سے بڑے دشمن دو سب سے بڑے تجارتی پارٹنر نہیں بن سکتے اور اگر بات کی جائے کہ جو ہم سوچتے ہیں وہ ہم خود نہیں سوچتے بلکہ ہمیں سوچنا سکھایا جاتا ہے وہ سوچ کوئی دوسرا ہمارے ذہن میں ڈالتا ہے پھر تو امریکہ اور چین کو دشمن مانا جاسکتا ہے کیونکہ وہ قوت جو ہمیں سوچنا سکھا رہی ہے ہمارے اذہان میں جھوٹے تصورات بٹھا رہی ہے وہ میڈیا ہے اور ہماری اس سوچ کا سبب میڈیا پر ایمان ہے کوئی شخص خود کو جتنا سیکولر، ملحد اور فری میسن سمجھے اس کو ماننا ہو گا کہ میڈیا اسکو سوچنا سکھا رہا ہے اور اللہ پر نا سہی اسکا میڈیا پر ایمان ضرور ہے اور یہیں معاملہ مذہبی لوگوں کا بھی ہے یعنی سبھی کا ایمان میڈیا پر ہی ہے مگر ہمیں اپنے اپنے مذاہب کی مذہبی اشرافیہ نے یقین دلا رکھا ہے کہ تم عیسائی ہو مسلم ہو یہودی ہو سکھ ہو اور ہندو ہو تا کہ میڈیا کے مذہب کو چھپایا جاسکے اور دھوکے کے ایمان پر لوگوں کو مطمئن رکھا جاسکے۔

ٹرمپ کیطرف سے ٹریڈ وار کے فسانے پر میں نے دو مضمون الگ سے لکھے ہیں جن کے لنک میری پن پوسٹ میں موجود ہیں اگر ان دونوں مضامین کو اس مضمون کیساتھ ملا کر حالی الذہن ہو کر پڑھا جائے تو بات سمجھنا قطعی مشکل نا ہو گا۔میں چونکہ میڈیا کے مذہب اور شخصیات پر ایمان نہیں لاتا اس لیئے اگر میرے تعلق سے آپ کو یہ بات سمجھ آجائے تو اس میں آپ کی کوئی ہزیمت، شکست یاں بدنامی نا ہو گی بلکہ آپ فتنہ کو سمجھیں گے اور جیت آپ ہی کی ہو گی میرا مقصد صرف فتنہ کی پہچان کرانا ہے بلاشبہ آپ مجھ دو گالیاں بھی دے لیں میں ناراض نہیں ہو نگا مگر بات سمجھ لیں۔

اس وقت چین کے پاس امریکہ کے سات سو ارب ڈالر کے بانڈ موجود ہیں ہیں جی ہاں سات سو ارب ڈالر کے بانڈ۔امریکہ چونکہ چینی مصنوعات کا سب سے بڑا خریدار ہے اس لیئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ ادائیگیاں کیسے کرتا ہو گا تو امریکہ چین کو ڈالر میں ادائیگی کرتا ہے اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے

آخر امریکی ڈالر بنتا کیسے ہے یعنی ڈالر بنانے کیلئے خام مال کہاں سے آتا ہے تو خام مال ہے درخت اور امریکہ میں درختوں کی کمی نہیں ہے بلکہ اگر امریکہ میں درخت ختم بھی ہو جائیں تو وہ انہیں چین سے بھی مانگ لے تب چین جتنے وہ چاہے امریکہ کو دے ڈالے گا درخت کوئی قیمتی شے تو ہے نہیں قیمتی تو سچ ہے اور وہ ملتا نہیں کیونکہ ہم میڈیا سے سچ خریدنے کے چکر میں ہمیشہ گھاٹا اور دھوکہ کھاتے ہیں۔

جس طرح سے بینک ڈالر چھاپتے ہیں اس سکیم کو معیشت کی زبان میں ہوا سے پیسہ تخلیق کرنا کہتے ہیں out of thin air_

یعنی کچھ بھی نہیں ہے امریکہ ڈالر نکال لیتا ہے اس سطح کا جادو انسانی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا اور نا دیکھا جائے گا کیونکہ یہ جادو امریکہ اور عالمی حکومتوں کو ابلیس نے سکھایا ہے۔آگے بڑھنے سے قبل ہم کچھ اور ضروری سوالوں کے جواب جان لیتے ہیں (براہ کرم بہت ساری چیزیں میرے ذہن سے نکل جائیں گی آپ سوال کیجئے گا تاکہ وہ مجھے یاد آجائیں کیونکہ ڈالر کی ایجاد کے متعلق بہت بہت ضروری بحث میں فلحال چھوڑ رہا ہوں جس سے اس دھوکے کی بہت بہتر انداز میں سمجھ آئے گی)۔امریکہ تو چین سے ساری مصنوعات فری خریدتا ہے یعنی مراد امریکی کمپنیاں جس پر وہ حکومت کو ٹیکس الگ دیتی ہیں اور چینی کمپنیاں الگ ٹیرف دیتی ہیں یعنی ان دونوں کے سرمایے کا کافی سارا حصہ بھی امریکی حکومت کھا جاتی ہے پھر ان کمپنیوں سے جو لوگ اشیا خریدتے ہیں وہ بھی پیسوں کی لیتے ہیں اور ان پیسوں کو کمانے کیلئے وہ پھر سے مختلف کمپنیوں کو اپنی محنت اور ہنر بیچتے ہیں۔اب اگر عالمی غربت کا گراف دیکھیں تو وہ مسلسل بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

چینی مصنوعات کے عوض کو ڈالر چین کی حکومت کو ملتے ہیں ان ڈالروں کو بنانے میں تو امریکہ کی کسی قسم کی کوئی قوت صرف نہیں ہوئی یعنی ہوا سے تخلیق کیئے گئے ہیں گویا امریکہ چین سے مفت میں اشیا خریدتا ہے اس کے بعد چین ان ڈالروں کا کیا کرتا ہے ایک طرح کا فایدہ تو وہ امریکہ کو دے چکا چین پھر سے ان ڈالرز کے ذریعے امریکی بانڈ خرید کر امریکہ کو اور فایدہ دیتا ہے گویا امریکہ کے وہ ڈالر پھر سے امریکہ کے پاس واپس آجاتے ہیں۔

امریکہ تو چین سے ڈالر میں خریداری کرتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ چین امریکہ سے کس کرنسی میں خریداری کرتا ہے تو جواب ہے یہاں بھی ڈالر کی استعمال ہوتا ہے۔اس تضاد کو میڈیا پر ایمان لانے والے یوں حل کرتے ہیں چونکہ ڈالر عالمی ریزوو کرنسی ہے اس لیئے چین کو ایسا کرنا پڑتا ہے ابھی وہ سوال باقی ہیں اگر یو آن ریزرو کرنسی بن جانے تو پھر ساری دنیا چین کو فایدہ دے گی اس سب میں انسانی مفاد کہاں گیا اور بڑھتی مہنگائی کیسے رکے گی۔ کوئی ایک فرد بھی ایسا نہیں ہے جو کہتا ہو چین اپنے مفاد کے خلاف جا کر کام کرتا ہے مگر یہاں پھر بھی تضاد ہی تضاد ہے۔

یہیں پر ایک اور سوال رکھ دیتے ہیں اس سارے پیچیدہ معاشی کھیل کے متعلق ہمارے تعلیمی نظام میں علما کیطرف سے یاں میڈیا کیوں کچھ نہیں بتاتا۔ کیوں کہیں لوگوں کو دھوکے کا علم نا ہو جائے۔مزے کی بات یہ ہے کہ 1971 تک پوری دنیا ڈالر کے بدلے امریکہ کو دیتی رہی وہ سونا جسے قرآن میں اصل زر کہا گیا ہے بریٹن ووڈز کے نظام کے بعد لوگوں کو بتایا گیا کہ ڈالر ریزرو کرنسی تو ہے مگر امریکہ جتنے ڈالر چھاپے گا انکی پشت پر اتنا ہی سونا ہو گا یعنی ایک ڈالر کے پیچھے 1/20 اونس سونا ہو گا مگر کیا حقیقت میں بھی ایسا ہی تھا نہیں یہ دھوکہ تھا دجال کا دھوکہ دجال کی آمد سے پہلے والے دھوکے کے سال جن کے متعلق ساری مذہبی اشرافیہ کو علم ہے مگر یہ دجال کے ہاتھ پر بیعت لوگوں کو نہیں بتاتے۔1971 میں فرانس کی طرف سے جان بوجھ کر یہ راز کھولا گیا تاکہ دھوکہ دیا جاسکے کہ واقع ہی ہر ملک کے اپنے اپنے مفادات ہیں اور وہ دھوکہ میں نہیں آتے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پوری دنیا کی قیادتوں کو پہلے دن سے قائد اعظم سمیت یہ معلوم تھا کہ یہ دھوکہ ہے اور کسی ایک ڈالر کی پشت پر ایک اونس سونا بھی نہیں ہے۔

اب کوئی اسلامی معاشی نظام میں سونے وچاندی کے سکوں کی بات کرے یاں نا کرے وہ شخص جو میڈیا پر ایمان نہیں لاتا اس کو معلوم ہے اس دجالی دھوکے کے نظام کا توڑ یہیں ہے اور امام مہدی سے توڑ کریں گے۔

امریکہ کی اس دوستی نما دشمنی کو عالمی اصطلاح میں پیارے دشمن کہا جاتا ہے یعنی ایمان والوں کو سمجھنا چاہیے کہ یہ پیارے دشمن حقیقت میں صرف پیارے ہیں دشمن نہیں ہیں بلکہ دونوں دجال کیلئے کام کر رہے ہیں اور اگر چین امریکہ کی دشمنی میں افغانستان کی فوج کی مدد کرتا ہے یاں حماس اور الفتح کو اپنے پاس بلا کر انکی دوستی کراتا ہے تو وہ یہ اقدام امریکی دشمنی میں نہیں بلکہ دھوکے کے طور پر اٹھاتا ہے تاکہ جاہل مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلایا جا سکے کہ آخری صلیبی جنگ میں ملحد ولادین چین اسلام کی سربلندی کیلئے اسلامی بلاک کا حصہ بنے گا-اور افغانستان و حماس والا جہاد اصلی ہے-حماس اور اسرائیل دونوں کے پاس سودی مالیاتی نظام ہے یہ دونوں بھی پیارے دشمن ہیں اور یہیں معاملہ افغانستان و امریکہ کا بھی ہے آپ اس پیارے دشمن کی اصطلاح کے دھوکے میں اصل دشمن دجال کو نا بھول جائیں جس کے ہاتھ پر یہ سب پیارے دشمن بیعت ہیں-

اب اس مصنوعی دھوکے کی کاغذی کرنسی کے حیال سے باہر نکلیں یہ یوآن اور یورو اور ریال میں تجارت کے دھوکے سے باہر آئیں ڈیجیٹل کرنسی آرہی ہے جس کا کنٹرول ایک عالمی بینک

(Bis (Bank of international settlement

کے پاس ہو گا (پوری دنیا پر دھوکے کے سال یعنی عالمی) یہ بینک بھی عالمی ہو گا دنیا عالمی دھوکے کے نظام سے جڑ جائے گی میڈیا پر ایمان لانے والوں تمہارے پاس سوچنے کو بہت کچھ ہے-imf, ورلڈ بینک، g20 اور ورلڈ اکنامک فورم پالیسی ڈیٹا اکٹھا کرنے اور نگرانی کا کردار ادا کریں گے پہلے یہ جونکیں انسانیت کا خون چوس رہی ہیں پھر سے انہی کے ہاتھ میں عالمی دجالی معاشی نظام کی باگ تھما کر انسانیت کا کونسا بھلا کیا جاے گا مجھے یہ سمجھا دیں اور یہ بھی کہ دجالی مذہبی اشرافیہ اس پر کیوں خاموش ہے وہ اس دھوکے کی خبر کیوں نہیں دیتی، ابولبابہ شاہ منصور اور مولانا عاصم عمر کو کیوں کیڑے پڑ گئے جو انہوں نے اس دھوکے کی خبر نا دی-

ہر مین سٹریم ادارہ اس نظام کو آزادی کا خاتمہ، مکمل نگرانی، ڈیجیٹل غلامی اور مالیاتی سینسر شپ کہتا ہے-

قرآن میں ابلیس کا دعویٰ

میں ان کے آگے پیچھے دائیں بائیں سے آوں گا

وہ آچکا ہے

دجال کہے گا میں تمہیں رزق دیتا ہوں، میں تمہیں پانی دوں گا، میں بارش برساوں گا (صحیح مسلم)

اس نظام کا مکمل کنٹرول ورلڈ اکنامک فورم کے پاس ہو گا آپ دیکھ لیں میڈیا پر ایمان ٹیسٹ کر لیں تحقیق کر لیں وہ ورلڈ اکنامک فورم جو LGBTQ کا سب سے بڑا اسپورٹر ہے یعنی پوری دنیا کو مرد و عورت کی بجاے تیسری جنس میں تبدیل کر دوں فری میسن کا خدا بیفومٹ آدھا مرد آدھا عورت آخر فطرت میں تبدیلی سے بڑھ کر ابلیس کا اور کیا منصوبہ ہو سکتا ہے کیا سونے اور چاندی کا کرنسی نظام فطری نظام نا تھا مگر تمہاری مذہبی اشرافیہ اس وقت دجال کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی تھی اور اب یہ عام بات ہے انہوں نے تمہیں ان لایعنی مسائل میں الجھا رکھا ہے جن کا تمہاری دیں و دنیا سے کچھ تعلق نہیں ہے-

https://www.facebook.com/share/p/18xqyVVrJN/

دھوکے کے سال

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا پر دھوکے کے چند سال آئیں گے یہ سنن ابن ماجہ کی صحیح الاسناد حدیث ہے باقی کتب میں بھی موجود ہے۔

یہ حدیث میرے لئیے دجالیت کو سمجھنے کی شاہ کلید ہے کیونکہ اس حدیث میں پوری دنیا کو دھوکہ دینے کا ثبوت ہے نا کہ صرف مسلمانوں کو یعنی اگر آپ سپیس کی بات کریں تو وہ اس ضمن میں ایک یہودی کو بھی اتنا ہی دھوکہ دیا جائے گا جتنا مسلمانوں کو دیا جاتا ہے

اگر آپ میڈیا کی آمد سے پہلے والے دور میں چلے جائیں تو کسی بھی طریقے سے ممکن نہیں تھا کہ پوری دنیا کو دھوکہ دیا جا سکتا مگر چونکہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی موجود تھی اس لئیے یہ دھوکے کے سال ضرور آنے تھے

اگر میں دجالیت پر کوئی کتاب لکھتا تو اس حدیث کو کتاب کے سرورق پر چھاپتا، یاں اگر میں کوئی تعلیمی ادارہ بناتا مدرسہ یاں یونیورسٹی تو اس کے استقبالی دروازے پر اس حدیث کو کنندہ کراتا کیونکہ اب جبکہ قیامت کی علامات صغری تقریباً مکمل ہو چکی ہیں تو کوئی وجہ نہیں یہ دھوکے کے سال جاری ہوں اگر آپ تھوڑا سا غور کریں تو جب قیامت کی علامات صغری تیزی سے پوری ہونی شروع ہوئی تب ہی ان دھوکے کے سالوں کا آغاز شروع ہو گیا تھا

اس ضمن میں سب سے پہلا کام جو ہوا وہ دینی اور عصری نظام تعلیم کی علیحدگی تھی جس کیلئے فری میسن نے ہمارے ہاں سرسید احمد خان کو لانچ کیا مگر اس دجالی چال کو چھپانے کیلئے بعد والوں میں سے جتنے بھی فرقوں کے علماء آئے تمام بڑے بڑے نام انہوں نے سرسید پر یہ الزام نہیں لگایا بلکہ اس کی تفسیر کے باعث جس میں اس نے بارہ سو سال پہلے والے تقریباً تمام اسلامی عقائد کا انکار کر دیا اس کے باعث صرف سرسید کو گمراہ قرار دیا اور اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ گمراہی خاموشی سے پورے اسلامی معاشرے میں سرایت کرتی گئی اور بالآخر اس کفریہ معاشرہ بنا دیا۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ دجال کے منصوبے میں رنگ بھرنے کیلئے پہلی کوشش یعنی عصری و دینی نظام تعلیم کی علیحدگی کو واضح کیا جاتا اور سرسید کو دجال کا ایجنٹ قرار دیا جاتا مگر حرام وطنی قومی ریاست میں (حدیث میں آیا ہے اسلام میں قوم پرستی حرام ہے) سرسید کو مسیحا کہلوایا گیا اور اسی دجال کو پاکستان وطنی قومی ریاست کا اولین خیال پیش کرنے والا کہا گیا۔ قومیت اسلام میں حرام تھی اور 1947 سے پہلے والے مسلمان اس بات کو کچھ کچھ جانتے تھے اسی لئیے اقبال کو بھی لانچ کیا گیا تا کہ وہ جو فری میسن نے کرنا ہے اس کے خلاف اقبال کی زبان سے ایسے کلمات کہلوائے جائیں جس سے لوگ سرسید کی طرح اسے بھی مسیحا سمجھیں۔اور یہ اشخاص جو کام کریں اپنے کلام میں اس کی مذمت کریں اس سے ہو گا یہ کہ ان کے کلام کی تو تشہیر کی جائے گی مگر جو کچھ انہوں نے عمل کیا وہ کسی کو نہیں بتایا جائے گا۔

اگر آپ سرسید اور علامہ اقبال دونوں کی بات کریں تو انہوں نے بالکل وہیں دھوکے کے طریقے اپنائے جن کے متعلق حدیث میں متنبہ کیا گیا تھا سرسید نے جس تفسیر میں اسلام کے بارہ سو سال کے متفقہ عقائد سے انکار کر دیا اسی تفسیر کے آغاز میں دھوکہ دینے کیلئے لکھ دیا کہ میں تاویل کو کفر سمجھتا ہوں حالانکہ ساری تفسیر میں اس نے ایک ایک سطر سطر میں تاویل کا سہارا لیا ہے علامہ اقبال نے نا صرف اپنی شاعری میں سرسید کی تعریفوں کے پل باندھے بلکہ بالکل اسی جیسا دھوکے کا انداز اپنایا اس نے اپنی نظم وطنیت میں کہا

دور حاضر کے بتوں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیراہن ہے اس کا وہ مذہب کا کفن ہے

اور کہا

اس وطن سے

قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے تو اسی سے

یعنی اسلام میں وطنیت کا تصور نہیں ہے نا قومیت کا بلکہ یہاں تو امہ کا ذکر ہے جس کا سربراہ ہمیشہ ایک ہی ہوگا- آج کے دور کے مفسرین اور کتب حدیث کے شارحین نے (بالخصوص جو شروخات مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں) سر سید اور اقبال کیطرح تاویلات کے ذریعے ہیں اسلام کی تعلیم کو بدل دیا اور قرآن و سنت کی واضح نصوص کے خلاف تاویلات کی پراپوگنڈا اسے ان کا دیں ہونا مشہور کر دیا اور آج لوگ اسی تحریف شدہ دین کو اصل دین مانتے ہیں یہ سب دھوکے کے سالوں کی دین تھی- قومیت اور وطنیت پر تنقید کر کے علامہ اقبال نے خود ہی وطن کا تصور بھی پیش کر دیا چونکہ لوگوں کی ذہن سازی پہلے اقبال اور اسکی تعلیمات کے متعلق ہو چکی تھی اخبارات میں بھی اسے مسیحا ظاہر کیا جارہا تھا اس وجہ سے لوگوں کی توجہ اسلام کی صریح تعلیمات کے برعکس اقبال کے عمل پر نا گئی بالکل ایسے ہی جیسے سر سید کے متعلق اخبارات میں اس کے محسن قوم ہونے کا پراپوگنڈا کیا گیا اور اس کی کتاب اسباب بغاوت ہند نے اس پراپوگنڈا میں حاص حصہ ڈالا حالانکہ فری میسن نے خود پراپوگنڈا کیلئے اور سر سید کو ہیرو بنانے کیلئے یہ کتاب لکھوائی تھی
-

آج جب فری میسن اسلام پسند جمہوریت پر تنقید کرتے ہیں بشمول ڈاکٹر اسرار وغیرہ تو اقبال کی شاعری کا ہی سہارا لیتے ہیں اور ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے خود اسی کفریہ جمہوریت کے تحت تاج برطانیہ میں لاہور سے الیکشن لڑا مگر مذہبی اشرافیہ کے تمام علمی بونے لوگوں کو اپنے معتقدین، مریدین اور عبادت گزاروں کو یہ بات نہیں بتاتے کہ جس اقبال کے اشعار سے ہم جمہوریت پر تیشہ چلا رہے ہیں وہیں اقبال خود جمہوریت میں الیکشن لڑ چکا ہے یہ اشعار کہنے کے بعد-

https://www.facebook.com/share/p/1Amw3dzuTH/

پوپ کی ورلڈ سٹیج سے روانگی اور گولڈن ایج

ٹرمپ نے صدارت سنبھالتے ہی ایک جملہ بار بار دہرانا شروع کیا کہ اب گولڈ ایج کا دور ہے اور میں اسے واپس لیکر آؤں گا-20مارچ 2023 کو میں نے اپنے آخر الزماں والے فیس بک اکاؤنٹ سے ٹرمپ کے متعلق ایک طویل مضمون لکھا تھا جو وہاں اب بھی پن پوسٹ میں موجود ہے اس مضمون کا عنوان تھا دجال آرہاہے-دجال سے مراد ٹرمپ بذات خود نہیں ہے بلکہ وہ دجال کیلئے رستہ ہموار کرنے کیلئے لایا گیا ہے باقی بچے منصوبوں کی تکمیل کیلئے اور نمبرز کی زبان میں تمام اعداد ٹرمپ کیطرف اشارہ کرتے ہیں اسکا دجال سے تعلق ظاہر کرتے ہیں میرے اس مضمون میں ان تمام چیزوں کی تفصیلات موجود ہیں اسی مضمون میں جو 2023 میں لکھا گیا میں پاکستان میں واحد شخص ہوں جس نے ٹرمپ کے دوبارہ صدر بننے کی پیشن گوئی کی تھی-

ٹرمپ جو گولڈن ایج کی اصطلاح استعمال کرتا ہے وہ علامتی اصطلاح ہے جس سے فری میسن دجال کا سنہری دور مراد لیتے ہیں فری میسن چونکہ علامات، اشاروں اور اعداد کی زبان استعمال کرتے ہیں اس لیئے ٹرمپ بار بار گولڈن ایج کا نام لیتا ہے مگر اس سے مراد دجال کا دور حکومت ہے اس کا حروج یاں ظاہر ہونا ہے ایک ایسا شخص جو یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں کیلئے قابل قبول ہو گا-میرے حیال میں وہ ایسے شخص کو آخری صلیبی جنگ کے بعد ظاہر کریں گے جو آکر دنیا کے مسائل حل کرے گا امن پیدا کرے گا-

دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے وہ مستقبل کی صورتحال کا علامتی اظہار ہے جس وقت پوپ مرا اس وقت پوپ کے ہی شہر روم میں امریکہ اور ایران کے ایٹمی ہتھیاروں کے متعلق مذاکرات ہو رہے تھے اور پوپ ہٹلر کی سالگرہ والے دن 88 سال کی عمر میں مرا یہ سب تیسری جنگ عظیم کی آمد کا علامتی اشارہ ہے جس کی منصوبہ بندی فری میسن نے دو سو سال سے کرر کھی ہے موجودہ تمام جنگوں کے سٹیج شو اسی مقصد کیلئے سجائے گئے ہیں

کیا ہر بار کی طرح پوپ کی موت کی پیشن گوئی موجود تھی تو جی ہاں سمپسن کارٹون میں 2025 میں پوپ کی موت ظاہر کی گئی تھی ویڈیو میں اپنے میسنجر چیٹ گروپ میں ارسال کر دوں گا-آپ کتنی چیزوں کو اتفاق کہہ سکتے ہیں-کیتھولک پوپ، پوپ ملیکی کی پیشن گوئی موجود تھی کہ 112 واں پوپ آخری پوپ ہو گا اور اس کے بعد دجال ظاہر ہو گا تو اب پوپ کی موت اس چیز کا علامتی اظہار ہے ایک نئے آغاز کی طرف اشارہ دی گریٹ ری سیٹ اور جس کو ٹرمپ گولڈن ایج کہتا ہے یعنی دجال کا دور-پوپ 88 سال کی عمر میں مرا اور اسی دن ورلڈ اکنامک فورم کا سی ای او کلاس شواب 88 سال کی عمر میں عہدہ چھوڑ گیا 8 نیومورولوجی میں تکمیل کا نمبر ہے اسی وجہ سے بیٹا کیلئے 8 کی علامت چنی گئی ہے یعنی ایک دور کا خاتمہ اور فری میسن کے نزدیک دجال کے سنہری دور کا آغاز جو یقیناً پوری انسانیت کیلئے تاریک دور ہو گا-جب پوپ کی موت ہوئی اس وقت بٹ کوائن 88 ہزار پر ٹریڈ کر رہا تھا یہ نئے معاشی نظام ڈیجیٹل کرنسی کی آمد کا علامتی اظہار ہے جو فری میسن کا منصوبہ ہے-ورلڈ اکنامک فورم کے قیام کی سالگرہ کے 88 ویں دن اس کے صدر نے عہدہ چھوڑا-

اگر گولڈن ایج کی بات کریں تو پوپ اپنی موت سے چند گھنٹے قبل امریکی نائب صدر جے ڈی وینس سے ملا جس نے گولڈن ٹائی پہن رکھی تھی یہیں گولڈن ٹائی پچھلے ہفتے ٹرمپ نے ایران سے نیوکلئیر مذاکرات کی بات کرتے ہوئے پہن رکھی تھی-پوپ کو ٹرمپ حکومت کا گہرا ناقد سمجھا جاتا تھا اور اس کی موت سے چند گھنٹے قبل ٹرمپ نے نائب سے اسکی ملاقات اتفاق تو نہیں ہے اس کی صرف ایک وجہ تھی اور وہ تھا کچھ چیزوں کا علامتی اظہار جن کے بیان کیلئے میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں-

اس وقت اگلے پوپ کی فہرست میں ایک افریقن کارڈنل کا نام سر فہرست ہے اور ناسٹر اڈیمس فری میسن کی کالے پوپ کے متعلق پیشن گوئی مشہور ہے جس شخص کا نام سب سے اوپر ہے وہ بھی کالا کارڈنل ہے اور اسے سحت گیر رویے کیوجہ سے یاد رکھا جاتا ہے یعنی متشدد عیسائی کارڈنل پہلے والا پوپ اس کا

ذرا سیکولر ہونا ظاہر کیا گیا اسی وجہ سے وہ فلسطینیوں کے متعلق نیک تمناؤں کا اظہار کرتا رہتا تھا میرے الفاظ پر غور کریں اسے صرف صلح پسند ظاہر کیا گیا کیونکہ اس کو یہ کریکٹر دینے کی وجہ تھی اور وہ وجہ پرابلم ،ری ایکشن ،سلیوشن ہے جو فری میسن کا مشہور طریقہ کار ہے پہلے مسئلہ کھڑا کروں نسبتاً تحمل مزاج پوپ مسئلہ تھا، پھر اس کا رد عمل دیکھوں مسلمانوں کی زیادتیوں کی وجہ سے متشدد عیسائیوں کو وہ ناپسند تھا اور بعد میں اس کا حل پیش کر دوں اب یہ پوپ مسلمانوں کے خلاف ہو گا یوں آخری صلیبی جنگ بھڑکے گی کچھ لوگ جانتے ہوں گے پہلے والی صلیبی جنگوں کی وجہ بھی متشدد عیسائی مذہبی اشرافیہ تھی-آج ہی بی بی سی پر پوپ کا وہ بیان دوبارہ چھپا ہے جس میں اس نے کہا تھا مسلمانوں کو شدت پسند قرار دینا غلط ہے یہ ساری ذہن سازی عیسائیوں کے حوالے سے تھی-پوپ کی ورلڈ سٹیج سے علیحدگی اور ورلڈ اکنامک فورم کے سی ای او کلاس شواب کا اپنے عہدے کو چھوڑنا دنیا کے سیاسی اور معاشی نظام میں تبدیلی کا علامتی اظہار ہے ٹرمپ کا بطور ایک متشدد عیسائی کے اور اب اس کے بعد اسی طرح کے نظریات والے پوپ کا آنا کچھ اتفاق نہیں ہے یہ سب by design ہے-

پوپ نے نائب امریکی صدر جے ڈی وینس سے اپنی آخری ملاقات میں فری میسن کا مخصوص ہینڈ شیک کیا جس کی تصویر میں چیٹ گروپ میں بھیج دوں گا-البرٹ پائیک 33 ڈگری فری میسن نے اگرچہ اپنی کتاب مورلز اینڈ ڈوگما میں فری میسن کی کافی علامات کا ذکر کیا ہے مگر ہینڈ شیک راز سمجھا جاتا ہے اس لیئے اس طرف صرف اشارہ کیا ہے کافی سارے منحرف فری میسنز نے اپنی کتب میں ان ہینڈ شیکس کی علامات کا تذکرہ کیا ہے-ٹوئٹر پر فری میسن کے ایک اکاؤنٹ نے بڑے فخر سے اس ہنڈ شیک کا تذکرہ کیا اس کا سکرین شارٹ بھی چیٹ گروپ میں ارسال کر دوں گا-اس گروپ کو فری میسن کے ہاں grip of most excellent master کہا جاتا ہے جو پوپ نے جے ڈی وینس کو کی-یہ فری میسن دنیا کو نہیں چھوڑتے بلکہ ورلڈ سٹیج پر صرف اپنے کردار کو چھوڑتے ہیں اسی وجہ سے ایک مغربی اخبار نے لکھا پوپ ورلڈ سٹیج چھوڑ گیا ہے-

ویٹیکن میں پچھلے نو سو سال سے ایک کتاب موجود ہے جس کا نام ہے The prophecy of the popes نو سو سال قبل ہی اس کتاب میں آنے والے تمام 112 پوپس کے نام دے دیئے گئے تھے اور موجودہ پوپ کو قیامت سے پہلے آخری پوپ لکھا گیا تھا یہ کتاب آپ کو انٹرنیٹ سے پی ڈی ایف میں مل سکتی ہے-ظاہر ہے یہ فری میسن کا کام ہے انہوں نے ہی ہر ایک پوپ پہلے سے منتخب کر رکھا ہوتا ہے مگر اس کتاب کا مقصد اس بڑی جنگ کے حوالے سے ذہن سازی کرنا ہے جو لوگوں کے سروں پر منڈلا رہی ہے یعنی مسلمانوں اور عیسائیوں کی بڑی صلیبی جنگ جس کیلئے وجہ غزا کو بنایا جائے گا جس کا مقصد پورے طور پر دجالی نظام کا نفاذ ہے کیونکہ فری میسن کا مشہور طریقہ order out of chous ہے یعنی تباہی میں سے آرڈر برآمد کرنا اس کتاب سے ظاہر کیا گیا ہے کہ جیسے اگلی جنگ حالات کی پیداوار ہے اور پوری دنیا کی قیادتوں نے اسے باقاعدہ منصوبہ بندی سے شروع نہیں کیا-

ویٹیکن کی بڑی دیوار پر آنے والے پوپس کی تصاویر کیلئے بھی خالی جگہیں موجود تھی اب وہاں پوپ فرانسس کے بعد صرف ایک خالی جگہ بچی ہے

https://www.facebook.com/share/p/14vBiaqpG6o/

ٹریڈوار کا فسانہ (حصہ اول)

امریکہ میں ایک کتاب لکھی گئی تھی

Controlled damolation of amarcan empire from founding of federal reserve To 911 , to the coronavirus pandemic

آپ وہ کتاب پڑھیں، آپ کو اندازہ ہو گا امریکہ کے ہر حکمران نے امریکی معیشت و معاشرت و سیاست کو کیسے نقصان پہنچایا اور انہوں نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے-اس سارے منصوبہ میں ٹرمپ آخری کھلاڑی ہے جس کو میدان میں اتارا گیا ہے مگر وہ اکیلے امریکہ کو نہیں پوری دنیا کو تباہی سے دوچار کرے گا-میرے پاس یہ کتاب موجود ہے اگر کسی کو درکار ہے تو فراہم کر سکتا ہوں-

دی اکانومسٹ میگزین روتھ چائلڈ خاندان (دنیا میں بینکاری کو فروغ دینے والا اور عالمی بینکاری نظام میں سب سے زیادہ بینکوں کا حامل) کا شمارا ہے یہ میگزین مستقبل کے حوالے سے پیشن گوئیوں کی بھی شہرت رکھتا ہے آٹھ مارچ کے میگزین کور میں ٹرمپ کو ڈالروں کے ڈھیر پر تیل کا کین اور لیٹر لیئے دکھایا گیا تھا یعنی ٹرمپ ڈالر کو آگ لگا رہا ہے اس وقت جب یہ میگزین کور آیا اس وقت ٹریڈ وار کا فسانہ شروع نہیں ہوا تھا یہ کام ٹرمپ نے بعد میں شروع کیا-گویا انہوں نے ظاہر کیا کہ ٹرمپ ڈالر کو تباہ کرے گا-یہ میگزین یہودیوں کا ہے آگے آپ خود سمجھ جائیں جب ڈالر تباہ ہو گا تب کون ابھرے گا اس سارے کھیل میں دوست کون ہے اور دشمن کون ہے فایدہ کون اٹھائے گا اور نقصان کس کو سہنا پڑے گا یہ سب تب واضح ہو گا جب پردہ گرے گا

ٹرمپ کو مسخرے کا کردار دیا گیا ہے جس کے ہاتھ میں ماچس ہے اور وہ دنیا کو جلانے پر تلا ہوا ہے یعنی اب ٹرمپ بمقابلہ ورلڈ ہے اور یہ یقیناً انسانی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے جب بھی فری میسن نے کوئی بڑی تبدیلی لانی ہوتی ہے وہ ایسا ہی کرتے ہیں مگر خبروں کے سیلاب میں کسی کو یہ سجھائی نہیں دیتا کہ سیاست کے عجائبات، ابہام، تناؤ اور تضادات کا سبب کیا ہے لوگ سوالوں کے جواب تلاش نہیں کرتے صرف اس لہر میں بہتے چلے جاتے ہیں جو لہر نیوز میڈیا اٹھاتا ہے-

آج کی دنیا میں چین اور امریکہ سب سے بڑے تجارتی پارٹنر ہیں چین سستی اشیا بناتا ہے اور امریکہ ان کا سب سے بڑا حریدار ہے اب آسان سا کلیہ ہے امریکہ خود پر وڈکشن ں ڑھائے اور چین کی اشیا کو حرید نا بند کر دے تو لازم بات ہے اس سے امریکہ کو ہر لحاظ سے فایدہ ملے گا مگر امریکہ نے ایسا کچھ بھی نہیں کیا الٹا ہر طرف سے تنزلی کا شکار ہے اور یہ سب کچھ by design ہے جیسا کہ اوپر ذکر کی گئی کتاب میں ثابت کیا گیا ہے-آپ سوشل میڈیا پر امریکی عوام کے تبصرے پڑھیں آپ کو محسوس ہو گا اس ٹریڈ وار کا فایدہ کون اٹھا رہا ہے اور نقصان کون اٹھا رہا ہے اور اس کا حتمی نتیجہ کیا بر آمد ہو گا-اور اگر آپ سمجھتے ہیں ہم نام نہاد ماہرین کی آرا پر بھروسہ کر کے صورتحال کا درست اندازہ لگا سکتے ہیں تو یہ خام خیالی ہے-

دوسری جنگ عظیم کے آغاز اور اسکی تباہی کا سبب بننے والا ہٹلر اس کو بھی مسخرہ قرار دیا جاتا ہے جس نے اپنے اتحادیوں کو بھی نہیں چھوڑا اب یہیں معاملہ ٹرمپ کا ہے حریف کون ہیں

ٹرمپ بمقابلہ پوری دنیا

مگر وہ خود کو تباہ نہیں کرے گا ساری دنیا کو تباہ کرے گا اور الزام اپنے سر لے گا-مگر اس مسخرے کو طے شدہ منصوبے کے مطابق لایا گیا ہے جیسا کہ 2023 میں پورے پاکستان سے میں وہ واحد شخص ہوں جس نے ٹرمپ کے 2025 میں دوبارہ صدر بننے کی پیشن گوئی کی تھی میری آخر الزماں والی آئی ڈی پر اب وہ وہ مضمون پن سیکشن میں موجود ہے-ساری تباہی فری میسن لائیں گے اور الزام کیلئے صرف ٹرمپ کو چنا گیا ہے اس ٹریڈ وار کا نتیجہ ڈالر کی

تباہی یعنی امریکی معیشت کی تباہی ہوگا اور آپ کیا سمجھتے ہیں اس سے عالمی معیشت بچ جائے گی نہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا یہاں بہت سے تضادات ہیں جن کی طرف میڈیا پر بیٹھے دانشور توجہ نہیں دلاتے۔

8 اپریل کو بالکل اسی دن جس دن سیمپسن کارٹون نے کے قتل کی ویڈیو نشر اسی دن اکانومسٹ میگزین نے ایک دوسرا کور چھاپا جس پر ٹرمپ کی مختلف تصاویر کیساتھ لکھا ہوا تھا

The age of chaos

آپ universal co masonary کی ویب سائٹ پر اس جملے کا مطلب دیکھ سکتے ہیں یہ فری میسن کا لوگو ہے یعنی انہوں نے بتایا ہے ٹرمپ ہمارے منصوبوں میں رنگ بھرے گا اور یہ سب کچھ چین اور امریکہ مل کر کریں گے۔

یعنی افراتفری بدامنی کا دور گویا افراتفری کا بڑے پیمانے پر آغاز ٹرمپ کی assassination سے ہوگا جس کے متعلق وہ بڑے عرصے سے ذہن سازی کر رہے ہیں یہ قتل اصلی نہیں ہوگا بلکہ نقلی ہوگا یہ منظر نامہ بالکل ویسا ہی ہے جیسے پہلی جنگ عظیم میں ہوا تھا وہ تو ایک معمولی سیاستدان تھا مگر ٹرمپ کو دنیا جانتی ہے اس کے سبب پوری دنیا میں ہلچل ہے حقیقت میں کچھ بھی نہیں مگر میڈیا کو رائی کا پہاڑ بنانے کیلئے ہی تخلیق کیا گیا ہے جب کچھ ہوگا تب سب کو معلوم ہو جائے گا کیونکہ تب ہر جگہ لاشیں ہونگی۔

آخری صلیبی جنگ میں اسلام (روس + چین) بمقابلہ امریکہ اور یورپ ہوگا کیونکہ اس بار انہوں نے پوری دنیا کو جنگ میں دھکیلنا ہے کوئی براعظم محفوظ نہیں رہے گا اب بین البراعظمی میزائل موجود ہیں فائٹر جیٹ ہوا کی سپیڈ سے کہیں بھی جاسکتے ہیں، ابلیس چونکہ سب کچھ کنٹرول کر رہا ہے اس لیئے وہ عالمی تاریخ کا سب سے بڑا قتل ارینج کرائے گا لوگ اس کو جہادیاں مقدس جنگ خیال کریں گے مگر اس جنگ کے بعد وہ کنٹرول کا آخری نظام دنیا پر مسلط کریں گے پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بعد انسانی تاریخ میں پہلی بار ہوا تھا کہ پوری دنیا مسائل کے حل کیلئے مل بیٹھی لیگ آف نیشنز بنی پھر اقوام متحدہ بنا مگر مسائل اس کے بعد سے جتنی رفتار سے بڑھے ہیں اس سے قبل کبھی نہیں بڑھے، جب پوری دنیا کی قیادت متحد ہوگی تب ان کے سر پر ابلیس کا ہاتھ تھا، ابلیس بڑے پیمانے پر انسانی قتل چاہتا ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کیساتھ حفاظتی فرشتہ مقرر نا کر رکھا ہو تو ابلیس انسان کو قتل کر ڈالے۔

فرمایا ہر آنے والا دور پہلے سے برا ہوگا گویا اگر پوری دنیا کے اتحاد کی صورت میں اقوام متحدہ بنا یعنی ساری دنیا تاریخ میں پہلی بار متحد ہوگئی تو وہ انسانیت کی بہتری کیلئے نہیں ہوئی بلکہ ابلیس نے دھوکے سے اس اتحاد کو ظاہر کیا اگر اس سے قبل ساڑھے پانچ ہزار سال کی تاریخ میں ریاستیں لڑتی رہی تو اب والا اتحاد انسانیت کے بہترین دور کی جانب اشارہ نہیں تھا یورپ کی اٹھان کیساتھ ہی قیامت کی علامات صغری تیزی سے پوری ہونی شروع ہوگئی یہ ساری ٹائم لائن ہر اس شخص پر واضح تھی جس نے قرآن وسنت کا مطالعہ کیا تھا پہلی دو جنگیں تو انہوں نے جیسے تیسے دھوکے سے لگوائی وہ سوشل میڈیا کا دور نہیں تھا مگر اب کی بار بڑا دھوکہ درکار ہے اور یہ دھوکہ حماس واسرائیل جنگ، روس یوکرین جنگ اور چین وویت نام تنازعہ کو اصل رنگ پہنا کر دیا جائے گا حقیقت میں ناہی ان قوتوں کے درمیان کوئی جنگ ہے ناہی یہ دشمن ہیں یہ تمام ممالک اقوام متحدہ، ورلڈ اکنامک فورم اور ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہی اکٹھے ہی پوری دنیا پر ایک جیسی پالیسیاں نافذ کرتے ہیں مگر اب کی بار دو نظاموں کو ایک نظام میں بدلنے کی ضرورت ہے

اس جنگ کے بعد کمیونزم جو انسانیت تاریخ میں سخت ترین بدترین غلامی کا نظام ہے وہ نافذ ہوگا معیشت میں کاغذی کرنسی کی جگہ نا نظر آنے والی ڈیجیٹل کرنسی آئے گی مگر لوگوں کو پہلے سے ہی ذہن سازی کے ذریعے اس کا عادی بنایا گیا ہے اور جس کرنسی کا قرآن میں ذکر ہے سونے چاندی کی فطری کرنسی

وہ سارا سونا اقوام متحدہ کے پانچ مستقل ارکان کے پاس دجال کی تحویل میں ہے۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے حقیقی طور پر عالم ہی اللہ سے ڈرنے والے ہوتے ہیں یہ چین اللہ کے ڈر سے عالمی پیمانے پر اتحاد نہیں بنا رہا اور نا ہی وہ اپنی عوام کا خیر خواہ ہے حکمران ہمیشہ سے ظالم اور عیاش پرست رہے ہیں اب آپ یہاں سمجھتے ہیں چین اور روس اپنی عوام کے خیر خواہ اور دنیا کے خیر خواہ ہیں وہ مسلمان ممالک سے اتحاد کر کے یورپ اور امریکہ کیساتھ جنگ میں کود پڑیں گے یاں ان کو اپنی تجارت و معیشت کی فکر ہے تو جان لیں چین امریکہ کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر ہے یہ تجارت کمپنیوں کی سطح پر چلتی ہے اور کاروبار چھوٹے سے ختم ہو کر بڑی فرموں میں تبدیل ہو رہے ہیں سب by design ہے تاکہ پیسہ کم سے کم ہاتھوں میں منتقل ہو انسانیت روٹی کپڑے اور مکان کیلئے چند لوگوں کیطرف دیکھے اور ابھی تک لوگوں کو universal basic income کے متعلق کچھ علم ہی نہیں آپ اس حام حیالی سے نکل آئیں مستقبل کی جدید ریاستیں آپ کو فارغ بٹھا کر کاروبار اور نوکریوں چھین کر کھلائیں گے ذرا کریڈٹ سکور کے متعلق تصور کریں اور یہ سوچیں اگر مسلمان قیادتیں کرپٹ ہیں تو آخر کفر کی قیادتوں کو کونسا ایمان نصیب ہو گیا ہے جو وہ ایماندار ہیں اللہ کے بندوں ذرا اسلام اور قرآن و سنت کی نظر سے سوچیں پراپوگنڈا میں نا آئیں۔

حالیہ تین خبروں پر غور کریں

ایک ہزار اسرائیلی پائلٹوں کا جنگ بندی کا مطالبہ (العربیہ)

فلسطین کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس کیلئے سعودی عرب اور فرانس کی تیاریاں (العربیہ اردو)

تیسری مستقل خبر ہے اقوام متحدہ مسلسل فلسطینوں کے غم میں مرے جا رہا ہے

یہ تین مثالیں ہیں جس سے میڈیا یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہر کسی کو فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کا غم اور افسوس ہے اور چین چونکہ الفتح و حماس میں نام نہاد صلح کرا چکا ہے اس لیئے دھوکہ دینے کیلئے ٹریڈ وار کا بہانہ بنایا گیا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ واقع ہی چین اور امریکہ دشمن ہیں ٹرمپ عجیب و غریب حرکتیں کر رہا ہے جس سے ظاہر ہو کہ وہ مسخرا اور پاگل شخص ہے حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں وہ عالمی سٹیج پر بہت بڑا ایکٹر ہے جو ایکٹ کے آخری مرحلے میں پرفارم کر رہا ہے تاکہ دنیا کو جنگ میں دھکیل سکے۔

https://www.facebook.com/share/p/1N1LaVb6a2/

ٹریڈ وار کا فسانہ (حصہ دوم)

جب 2020 میں کوڈ آیا تھا تب دو چیزیں ہوئی تھی پوری دنیا میں لوگوں کی جابز اور کاروبار تباہ ہوئے تھے اور اس ضمن میں سب سے زیادہ نقصان چھوٹے کاروباروں کو پہنچا تھا وہ مستقل طور پر تباہ ہو گئے یعنی عام آدمی غریب کا نقصان ہوا اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے کاروبار کو ترقی ملی تھی گویا سادہ الفاظ میں اگر اس بات کو سمیٹے تو دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں چلا گیا تھا یہ عمل پہلے سے جاری تھا مگر کوڈ کے دوران تیز تر ہو گیا۔

دوسری چیز یہ پیش آئی کہ امیروں کی دولت میں بیش بہا اضافہ ہوا تھا جبکہ میرے اپنے علاقے میں لوگوں نے کرووونا کے دوران حالات کی تنگی کے باعث خودکشیاں کی تھی ہمارے ہاں ایک بوڑھی عورت نے نہر میں چھلانگ لگا کر جان دے دی تھی پولیس نے بزرگوں کی بدترین تضحیک کی تھی بہرحال وہ واقعات ہیں۔یعنی آپ یہ کہہ لیں کرووونا غریبوں پر آفت بن کر ٹوٹا تھا وہ غریب جو سرمایہ دارانہ نظام کے باعث پہلے سے ہی آفت زدہ ہیں۔

اب بھی بالکل یہیں ہوا ہے ٹرمپ نے فون، لیپ ٹاپ، چپس وغیرہ کو ٹیرف سے استشنا دے دیا ہے وہاں کا چھوٹا دوکاندار چین سے آئی سستی چیزیں بیچ کر اپنا کاروبار چلاتا ہے جب ان پر اس قدر ٹیرف لگایا جائے گا تو لازمی بات ہے چھوٹا کاروبار تباہ ہو گا اور اس کاروبار کی جگہ بڑے کاروبار گھیریں گے یعنی خالی جگہ پر کریں گے اسی وجہ سے کل کے اخباروں کی شہ سرخیاں تھی کہ ٹیرف فیصلے کے بعد مسک نے سب سے زیادہ دولت کمائی، محصولات ملتوی کرنے کے سبب امیر ترین افراد کی دولت میں 304 ملین کا اضافہ۔گویا ارب پتی ٹرمپ اپنے ہی بھائی بندوں کو فایدہ دے رہا ہے اور ان تمام ارب پتیوں کا چین و روس سمیت اپنے تمام دشمن ملکوں سے کاروبار ہے جدید دنیا میں دشمنی کو صرف پراپوگنڈا کے زور کے دشمنی ظاہر کیا جاتا ہے اور اس دشمنی میں مرتے بھی کیڑے مکوڑے یعنی عوام جنہیں یہود کی زبان میں gentile کہا جاتا ہے گوئیم کہا جاتا ہے یاں بل گیٹس و یول نوح ہراری (ورلڈ اکنامک فورم کا فلسفی اور ماہر سیاست و تاریخ) ان کی زبان میں useless eater's (بیکار کھانے والے کہا جاتا ہے) صرف وہ مرتے ہیں جنگ پر عوام نے ٹیکس کا پیسہ صرف ہوتا ہے۔

چھوٹے کاروبار تباہ کرنے سے فایدہ کس کو ہوا ارب پتیوں کو یعنی ان کے کاروبار بند ہونے سے جو جگہ خالی ہو گی اس کو بڑی کمپنیاں پر کریں گی اور یہ دنیا بھر میں ہو رہا ہے آن لائن کاروبار کو بھی ترقی مل رہی ہے، کسی بھی مذہبی عقیدہ کو ایک طرف رکھ کر مجھے جواب دیں کیا یہ سب انسانیت کے مفاد میں ہے یاں نقصان میں۔جب دولت کا ارتکاز چند ہاتھوں میں مرتکز ہو جائے گا تو اس کا نتیجہ کیا ہو گا آپ کیا سمجھتے ہیں ارب پتی بڑے دریا دل ہیں جو غربا پر اپنی دولت لٹاتے رہیں گے اگر ایسا ہوتا تو غربت بڑھ تو نا رہی ہوتی اگر حکومتیں دنیا بھر کی حکومتیں لوگوں کی خیر خواہ ہیں تو انہیں لوگوں کو روزگار دینا چاہیے تا کہ وہ عزت کی روٹی کما سکیں سر اونچا کر کے جی سکیں ان کی عزت نفس کو ٹھیس نا پہنچے اور جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔مگر حکومتیں تو لوگوں سے کاروبار چھین رہی ہیں

ایک ہی وقت میں پوری دنیا میں ایسا ہونا کیا یہ کسی بڑے منصوبے کا حصہ ہے کیا اس کے پیچھے ایک ہی طاقت ہے کیا یہ by design اور pre plandd ہے اور یہ کس کا منصوبہ ہے آپ کو ان سوالوں کے جواب تلاش کرنا ہوں گے ان سوالوں کے جواب میڈیا کی سکرین سے نہیں ملیں گے نا ہی مذہبی و سیاسی و دانشور اشرافیہ آپ کو ان سوالوں کے جواب دے گی وہ تو آپ کو فضول بحثوں میں الجھائے رکھتے ہیں فضول قسم کے مسائل ایسے مسائل جن کا وجود ہی نہیں ان کا یقین دلاتے رہتے ہیں تا کہ آپ بے فایدہ چیزوں پر سوچتے رہیں جھگڑتے رہیں منقسم رہیں اور نا حق و باطل میں تمیز کر سکیں نا ہی کسی گمراہی کا توڑ کر سکیں۔آپ کو قرآن و سنت اور تاریخ کے مطالعہ کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل خود تلاش کرنا ہو گا۔

دجال کے وجود کا یقین کرنے کیلئے کسی مذہبی عقیدہ کی ضرورت نہیں ہے آپ صرف آنکھیں، کان اور دماغ کھول کے گرد و پیش کے حالات پر توجہ دیں عالمی حالات کو دیکھیں آپ سمجھ جائیں گے وہ چیزوں کو کنٹرول کر رہا ہے بے رحم طاقت ور ارب پتی اشرافیہ کے پاس ساری دولت کا جمع ہونا کس چیز کی

علامت ہے کیا دنیا کی تاریخ میں اس سے قبل کبھی ایسا ہوا ہے کہ امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہو تا چلا جارہا ہو یہ وہیں صورتحال ہے جس کا حدیث میں تذکرہ ہے دجال کے پاس حزانوں کا کنٹرول ہو گا اور دجال شخصیات کو کنٹرول کرتا ہے وہ خود سارے انسانوں کا مالک نہیں یہ انسان دجال کے ہاتھ پر بیعت ہیں جیسے اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتا ہے ابلیس کے دوست ہیں جنوں اور انسانوں میں۔

عالمی قابض اشرافیہ کا ایجنڈا ہے جس کو ورلڈ اکنامک فورم ترتیب دیتا ہے ان کا منصوبہ ہے

You will own nothing and be happy

اور اس کو انہوں نے 2030 تک مکمل کرنا ہے یعنی لوگوں کو بے روزگار کرنا ہے اور انہیں universal basic income کا وعدہ دیا جارہا ہے آپ صرف یہ سوچیں کیا عالمی حکومتیں لوگوں کو فارغ بٹھا کر کھلائیں گی ؟؟؟

https://www.facebook.com/share/p/1EF4kMziLZ/

موجودہ سیاسی سٹیج شو اور تاریخی شہادتیں، عمران خان کی گرفتاری

موجودہ سیاسی سٹیج شو اور تاریخی شہادتیں

عالمی سیاست اور اسکے سارے کرداروں کو ابلیس کنٹرول کر رہا ہے اور اس سیاسی سٹیج شو کا صرف ایک مقصد ہے کہ لوگوں کا اس سیاسی نظام کے درست ہونے پر یقین بحال رکھا جائے اس کام کیلئے فری میسن نفسیاتی حربے آزماتے ہیں اور اسی دھوکہ دہی کیلئے وہ میڈیا کو لے کر آئے ہیں-2022 میں سابقہ جاپانی وزیر اعظم شنزو آبے کے قتل کے سٹیج شو سے لیکر پچھلے سال ڈونلڈ ٹرمپ پر حملے کے سٹیج شو تک میں نے متعدد مضامین میں ثابت کیا تھا کہ یہ دونوں کام سرے سے ہوئے ہی نہیں یہ تو صرف میڈیا کا پراپوگنڈا اور بریکنگ نیوز کے ڈھکوسلے ہیں جن کی بنیاد پر لوگ ان دونوں واقعات پر یقین رکھتے ہیں ڈونلڈ ٹرمپ پر حملے نے جھوٹ کو ثابت کرنے کیلئے میری بندہ خاکی والی آئی ڈی کی پن پوسٹ میں اب بھی تین مضمون موجود ہیں-

جب آپ کے سامنے ایک فرد وہ بات رکھ رہا ہے جو دنیا کے ہزاروں میڈیا چینلز کے بیانیے کے خلاف ہے تو آپ کو اس شخص کی پوری بات سننی چاہیے-ایک شخص کی بات سنے بغیر اس پر طنز کے تیر برسانا یاں اسکا مذاق اڑانا نا کوئی بہادری ہے نا ہی کوئی کارنامہ-کارنامہ تب بنتا ہے جب آپ پورے میڈیا کو جھوٹا ثابت کر دیں اور میں نے ثابت کیا، میرے پاس دلائل ہیں مقبول نظریہ کو تو ہر کوئی مانتا ہے کیونکہ اسکی جگالی فیشن جو ہوتا ہے آپ بھی مانیں مگر میرے دلائل کا رد تو کریں-

ہم پاکستان کے سیاسی سٹیج شو کی بات کرتے ہیں اس نقلی دھوکے کی سیاست کی اور تاریخ سے جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسکی اصلیت کیا ہے-

مشہور مغل شہزادے داراشکوہ کو قید میں ڈالا گیا-جب وہ گرفتار ہوا تو اس وقت کسی ٹی وی چینل پر بریننگ نیوز نہیں چلی، نا ہی اگلے دن کے اخباروں میں یہ خبر چھپی شاید کئی ماہ تک یہ خبر محل سے بھی باہر نا نکلی ہو اور شائد اس وقت کی مغل سلطنت کے لاکھوں لوگ یہ جانے بغیر ہی مر گئے ہوں کہ داراشکوہ قید میں ہے-اس کی قید کے کئی سال بعد جب اس وقت کے حالات پر کتب لکھی گئی تو ان کتب کی مدد سے اس وقت کے لوگوں نے اور آج ہم جانتے ہیں داراشکوہ کو قید کیا گیا تھا-

پانچ اگست 2023 کو عمران خان کو گرفتار کیا گیا اور اسی لمحے چند سیکنڈ کے بعد یہ خبر پاکستان کے سینکڑوں نیوز چینلز اور عالمی میڈیا پر جنگل کی آگ کیطرح پھیل گئی، بریکنگ نیوز کا سانس بند ہو گیا نیوز اینکر چیخ رہے تھے چلا رہے، دانشور اور تجزیہ نگار اپنے تجزیئے پیش کر رہے تھے غرض ہر منہ جو کھل سکتا تھا وہ یہیں کہہ رہا تھا کہ عمران خان گرفتار ہو گیا-میں اس دن سے آج تک لوگوں سے عمران خان کی گرفتاری کا ثبوت مانگ رہا ہوں اس کے جیل میں ہونے کا ثبوت مانگ رہا ہوں مگر مجھے کوئی بھی شخص ثبوت نہیں دے پایا-

نواز شریف، زرداری، فضل الرحمان، صاحب زادہ رضوی، سراج الحق، ایم کیو ایم، اے این پی سمیت پاکستان کی تمام سیاسی جماعتوں عمران خان اور ابلیس نے مل کر عمران خان کی گرفتاری کا سٹیج شو تیار کیا اور پراپوگنڈا کیلئے میڈیا کو استعمال کیا ان سب کو معلوم ہے کہ عمران خان جیل میں نہیں ہے مگر جب یہ سب اور میڈیا روز کے روز عمران خان کی گرفتاری کی خبریں چلاتا ہے تو لوگ بغیر کسی ثبوت کے اس کا گرفتار ہونا مان لیتے ہیں-

جب رانا ثنا، مریم اور نگزیب اور مریم نواز کہتے ہیں کہ عمران خان کو نہیں چھوڑیں گے تو لوگ سمجھتے ہیں وہ واقع ہی قید میں ہے

جب ٹی وی پر خبر چلتی ہے کہ عمران خان کی بہنیں اس سے جیل میں ملنے گی تو لوگ سمجھتے ہیں کہ عمران خان جیل میں ہے

جب میڈیا پر خبر چلتی ہے کہ آج صحافی آج وکیل عمران خان سے جیل میں ملنے گئے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ عمران خان جیل میں ہے-

مگر لوگ ایک بات بھول جاتے ہیں یہ سب اشرافیہ کا حصہ ہیں ان سب کا کھانا پینا، بودوباش، سفر، پہناوا سب ایک جیسا ہے یہ وہ سیاسی اشرافیہ ہے جو پہلے دن سے پاکستان پر حکمران ہیں، ہر محکمہ کے اعلی افسران انہی کے خاندان میں سے ہیں ان کی آپس میں دوستیاں اور رشتہ داریاں ہیں-ان کے ٹی وی پر

چند منٹ کے بیان چلتے ہیں اور لوگ ان پر یقین کر لیتے ہیں ان چند منٹ مثلا آپ دس منٹ یاں آدھا گھنٹہ لگا لیں اس کے علاوہ دن کے 1410 منٹ یہ کیا کرتے ہیں کہاں جاتے ہیں کس سے ملتے جلتے ہیں کسی کو کچھ معلوم نہیں مگر ان پانچ دس منٹ کے بیانات کو جب میڈیا چوبیس گھنٹے دہراتا ہے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ عمران اور نواز شریف کی تو آپس میں دشمنی ہے حالانکہ دشمنی کیا ہوتی ہے اصلی دشمنی میں دشمن سے کیسا رویہ رکھا جاتا ہے وہ آپ سب بوخوبی جانتے ہیں

پنجاب میں دہائیوں سے چلے آنے والی دشمنیاں عام ہیں ایک دشمن دوسرے دشمن سے ہنس کر بات کرنا تو درکنار اس کیطرف دیکھنا پسند نہیں کرتا اور یہاں سیاسی سٹیج شو میں پارلیمنٹ کی راہداریوں میں ہنس مسکرا کر باتیں ہو رہی ہیں، مصافحے، جپھیاں ایک دوسرے کے احترام میں کھڑے ہونا یاں تو یہ سیاستدان سارے ولی ہیں جو ایک دوسرے کیلیئے دل میں دشمن ہونے کے باوجود اتنا احترام رکھتے ہیں یاں ان کی باہمی دشمنی صرف ڈراما ہے اب سچ کیا ہے وہ آپ سب کو معلوم تو ہے مگر بیان اس وجہ سے نہیں کریں گے کیونکہ یہ سچ میڈیا کے مذہب کے خلاف ہے اور میری بات کے درست ہونے پر بھی مہر تصدیق ثبت کر دے گا۔

آپ سمجھیں یہ سوال میں نہیں پوچھ رہا آپ کے ندر سے اٹھ رہا ہے

کیا آپ کو ایسا نہیں لگتا کہ میڈیا کی سکرین سے روز عمران خان کے گرفتار ہونے کی ذہن سازی صرف یہ یقین دلانے کو ہے کہ وہ واقع ہے جیل میں ہے اور ن لیگ اسکی دشمن ہے کیا اگر آے روز یہ خبر نا چلے کہ وکیلوں صحافیوں,پارٹی قیادت اور عمران خان کی بہنوں کو اس سے جیل میں نہیں ملنے دیا جارہا تو کیا تب میری بات آپ کو زیادہ وزنی محسوس نا ہوتی اگر روز رانا ثنا اللہ نا کہتا عمران خان کو نہیں چھوڑیں گے، عمران خان کی بہنیں جیل کے باہر کھڑے ہو کر عمران خان کی رہائی کی بات نا کرتی,وکیل صحافی، پارٹی لیڈران کے روز عمران خان سے جیل میں ملنے جانے کی خبریں نا چلتی کیا تب بھی آپ عمران خان کے جیل میں ہونے کا اتنا ہی یقین کرتے۔

ہر دوسرے روز لوگ عمران خان سے جیل میں ملنے جاتے ہیں اگر اس ملاقات کی میڈیا ویڈیو نشر کر دے تو اس میں کیا حرج ہے کیا اس سے قانون کی خلاف ورزی ہو گی میرے حیال میں تو ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے کہ آپ جیل میں موجود شخص کی ویڈیو نہیں بنا سکتے۔آپ سوچ ہی رہے ہونگے نو مئی کے بعد میڈیا پر عمران خان کی تصویر دکھانے پر پابندی لگا دی گئی، عمران خان تاریخ میں شاید وہ پہلا شخص تھا جس کی تصویر دکھانے پر پابندی لگی۔

اب آپ کے اندر سے سوال اٹھنا چاہیے کیا اس پابندی سے عمران خان کی مقبولیت گھٹی یاں بڑھی؟؟؟

میں جس سے بھی پوچھتا ہوں وہ یہیں کہتا ہے بڑھی ہے مگر جب میں پوچھتا ہوں پابندی لگانے والے اسکی مقبولیت بڑھانا چاہتے تھے یاں گھٹانا تو لوگ جھٹ سے کہتے ہیں گھٹانا چاہتے تھے یہاں پر آکر لوگ انصاف نہیں کرتے نا اپنے ساتھ نا میرے ساتھ۔جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فتنہ میں لوگوں کی عقلیں چھن جائیں گی میڈیا کے پراپوگنڈا نے لوگوں کی عقلیں چھین لی ہیں اور حق و باطل کو ان پر مشتبہ کر دیا ہے لوگ ذہن سازی کی دلدل میں پھنستے چلے جارہے ہیں سیاسی و مذہبی اشرافیہ کی تقسیم کا شکار ہو کر بھائی بھائی سے نفرت کرتا ہے۔لوگ کبھی بھی اپنے لیڈر کو قرآن وسنت کے آئینہ میں پرکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

عمران خان کے جیل میں ہونے کی لوگو کے پاس صرف ایک دلیل ہے اور وہ ہے سنی سنائی باتیں جن کے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات آگے بیان کر دے (صحیح مسلم)

بچا میں اور ہمارے اخلاق اتنے بلند ہیں کہ اس بات پر مجھے گندی گالیاں سے نوازیں گے حالانکہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی کسی کے لیڈر کو برا بھلا نہیں کہا صرف اس قدر کہا ہے کہ عمران خان جیل میں نہیں ہے اس ضمن میں نواز اور عمران دونوں قوم کو دھوکہ دے رہے ہیں اور یہ دونوں دوست ہیں یہ پورا سیاسی نظام شروع دن سے دھوکہ ہے الیکشن، جمہوریت سب دھوکہ ہے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دھوکے کی خبر دی تھی

فرمایا دجال کی آمد سے قبل پوری دنیا میں دھوکہ کے چند سال آئیں گے۔

عمران خان جیل میں ہے اس جھوٹ سے فایدہ کس کو مل رہا ہے صرف یہ سوچیں۔ کرسی پر کون براجمان ہے اس سے کسی کو کوئی فرق نہیں پڑتا ان سب کو اپنا حصہ ملتا رہتا ہے یہ سیاستدان جن کو آپ دشمن سمجھتے ہیں جب یہ اسمبلی میں بیٹھتے ہیں تو کبھی ان کی باڈی لینگوئج اور اپنے دشمنوں سے بات کرنے کے انداز دیکھا کریں۔ اگرچہ ٹی وی لوگو کو گمراہ کرتا ہے مگر جب آپ تنقیدی نگاہ ڈالنا شروع کر دیں گے تو آپ کو اس سیاسی سٹیج شو کی حقیقت معلوم ہونا شروع ہو جائے گی یہ سیاسی سٹیج شو ہر ملک میں ایک ہی طرح چل رہا ہے فرق صرف یہ ہے آپ باقی ممالک کی سیاست سے واقف نہیں ہیں اور سب سے بڑھ کر فری میسن کے گمراہ کرنے کے طریقوں ان کی علامات، اشاروں اور اعداد سے۔

یہیں سب سے بڑا ثبوت ہے اس سٹیج شو کا مگر لوگوں کو پھر بھی سمجھ نہیں آتی وہیں سیاستدان چالیس چالیس سال سے ایک سے دوسری پارٹیوں میں جا کر ہم پر حکومت کر رہے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں آے روز سیاسی میدان میں نیا مسیحا پیدا ہو رہا ہے جو ہمارے مسائل حل کرے گا

اللہ کے بندوں جب جمہوریت ہی کفر ہے جب قومیت ہی حرام ہے تو کیا ن لیگ اور کیا پی ٹی آئی جب میڈیا دجالی ہے تو کون ہے جو تمہیں روز اس سیاسی ڈرامے کی خبریں دیکر اسے حقیقت ثابت کرتا ہے۔ آپ کو سمجھانے کیلئے حق دکھانے کیلئے مجھے کوئی پیسے نہیں ملتے میرا کسی سیاسی یا ں مذہبی جماعت سے تعلق نہیں ہے میں حالص قرآن وسنت کا پیروکار ہوں اور انہی سے ہدایت ڈھونڈھتا۔

آپ سب کیلئے دعاگو۔

https://www.facebook.com/share/p/1Hbwj5vJrM/

سیاسی قتلوں کا سچ (حصہ اول)

اس سلسلے کے پہلے مضمون میں ہم امریکی صدر ابراہیم لنکن کا ذکر کر رہے ہیں۔بتایا گیا کہ ابراہیم لنکن کے قتل کے وقت تھیٹر کے باہر دو سو لوگ اس کی حفاظت پر مامور تھے مگر اس کہانی میں کچھ مسائل ہیں ان گارڈز کو کمانڈر تو تھیٹر کے اندر تھا مگر اس نے سارے گارڈ باہر متعین کر رکھے تھے ایسے حالات میں جب ہر وقت باغیوں کے حملے کا خدشہ رہتا تھا وہ کونسا سکیورٹی انچارج ہو گا جو تھیٹر کے اندر ایک بھی گارڈ متعین نہیں کرے گا۔

دو سو پولیس والے باہر کیوں متعین تھے اندر کیوں نہیں تھے اس کیلئے بھی انتہائی کمزور کہانی بیچی گئی ہے بتایا گیا اندر ایک اہم ترین پولیس والا صدر کے ساتھ خاص طور پر متعین تھا وہ اتنا خاص تھا کہ اس پر کئی بار ڈیوٹی سے غائب رہنے، شراب پینے اور کوٹھے پر جانے کے الزامات تھے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے آخر سیکرٹ سروس نے قاتل کو صدر کے پاس علیحدہ جگہ میں جانے کیسے دیا، کیا اس کی تلاشی نہیں لی گئی اور یہ کیسے ممکن ہوا کے تلاشی کے بعد وہ بڑی چھری، چاقو اور پسٹل ساتھ لے گیا ہو۔اس قتل کیلئے پہلے سے تیار شدہ کہانی کو بعد میں عام کیا گیا اس واقع کی تصدیق کیلئے کافی تعداد میں لوگوں کو کہانیاں سنانے کیلئے تیار کیا گیا، کہانی جھوٹی تھی، گواہ جھوٹے تھے قتل فرضی تھا۔

لنکن کی لاش کسی نے نہیں دیکھی نا ہی اسکی کوئی تصویر ہے سوائے اس لائف ماسک کے جسے بعد میں عوام کے سامنے لایا گیا، لیکن کیا یہ ماڈل واقع ہی اس کے قتل کے بعد بنایا گیا اس کہانی کو کمزور کرنے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ اس کے قتل سے صرف دو ماہ قبل اس کا ایک ماسک بنایا گیا۔

فری میسن کچھ بھی ہو اپنی علامات کے اظہار سے باز نہیں آتے یہاں ہمارے پاس ابراہیم لنکن کے قاتل کی تصویر ہے جس میں اس کے قاتل بوتھ نے فری میسن کی مشہور علامت بناتے ایک ہاتھ قمیض کے اندر دے رکھا ہے۔

جہاں پر موت کو سٹیجڈ کیا جاتا ہے وہاں اکثر پیٹرن مل جایا کرتے ہیں ابراہیم لنکن کے قاتل کو اس کے ورثاء کے حوالے نہیں کیا گیا نا ہی بڑے پیمانے پر اس کے جاننے والوں سے اسکی شناخت کرائی گئی اور نا ہی اسے کسی عوامی قبرستان میں دفن کیا گیا، بلکہ اسے امریکی فوج کی بیس میں دفن کر دیا گیا یہیں کچھ اسامہ کی مبینہ لاش کیساتھ ہوا اسے پانی میں بہا دیا گیا۔

ابراہیم لنکن کا جنازہ اب بھی امریکی تاریخ کا سب سے بڑا جنازہ مانا جاتا ہے مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ اسکی بیوی جنازے میں شریک ہی نا تھی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ جنازہ اور تدفین جعلی ہے اس لیئے شرکت کی زحمت کیوں؟

اس وقت کے واشنگٹن میں 56 ہسپتال تھے جہاں یہ وقوعہ ہوا اس سے قریب ترین پانچ ہسپتال تھے مگر لنکن کو ہسپتال نہیں لے جایا گیا۔اس طرح کے واقعات کے جھوٹا ہونے کے بہت سارے ثبوت ہوتے ہیں جو جھوٹ کی اوپری طے کے بالکل نیچے دفن ہوتے ہیں س

ابراہیم لنکن کو 14 اپریل کو رات 10:15 منٹ پر گولی لگی اور وہ اگلے دن 7:22 پر مر گیا مگر ان نو گھنٹوں کے دوران اسے محض چند بلاک کے فاصلے پر موجود ہسپتال نا لے جایا گیا جہاں جاتے ہی درجنوں ڈاکٹر اس پر جھک جاتے اور اسکا علاج کرتے کہانی میں یہ بات شامل کی گئی کہ ہسپتال کا راستہ مشکل تھا اور گولی بڑی خطرناک جگہ لگی تھی اس وجہ سے ہسپتال نا لے جایا گیا مجھے بتائیں کوئی بھی عقل مند شخص اس کہانی کو قبول کرے گا۔

اس کے قتل کا ڈرامہ رچانے کا مقصد کیا تھا اور فایدہ کس کو ملا۔

لنکن پورے امریکہ کا صدر نہیں تھا بلکہ آدھے سے بھی کم امریکہ کا صدر تھا اس وقت امریکہ یونائیٹیڈ اسٹیٹس نہیں تھا ابراہیم لنکن کے سٹیجڈ شو جیسے واقعات نے امریکہ کو یونائیٹڈ سٹیٹس بنایا بالکل ایسے ہی جیسے بے نظیر کے قتل کے بعد پی پی آسانی سے الیکشن جیت گئی۔

ابراہیم لنکن کے دور میں امریکہ میں خانہ جنگیں چھڑی ہوئی تھی کافی ساری ریاستیں اتحاد کا حصہ نہیں بننا چاہتی تھی اور ظاہر ہے بہت سارے لوگوں کے نزدیک لنکن ہیرو تھا جبکہ بہت ساروں کے نزدیک ولن۔یہاں ایک تیر سے دو شکار کیئے گئے اول تو لنکن کے قتل سے اسکو ہیرو بنا دیا گیا دوم اتحاد

کیطرف رستہ ہموار ہو گیا- آپ یہ نا دیکھا کریں کون جیل میں ہے اور کون قتل ہو رہا ہے صرف یہ دیکھا کریں کیالو گو کی ہمدردی کی بنیاد پر وہ شخص یاں جماعت مقبول ہو رہی ہے یاں نہیں بلاشبہ فری میسن کی چالیں باریک ہیں مگر قرآن و سنت کا مطالعہ ہی آدمی کو عقل مند بناتا ہے-

دھوکے کے سالوں کے آغاز پر فری میسن کے وطنی قومی ریاستوں کے منصوبے میں امریکہ پہلی کوشش تھی فری میسن کو علم ہے لوگوں کو اتنا بتادینے سے کہ وہ اب آزاد ہیں وہ حوش ہو جاتے ہیں صرف اتنا ہی نہیں ہوتا بلکہ بار بار میڈیا کے ذریعے اور مذہبی و سیاسی شخصیات کے ذریعے اس بات کا پراپوگنڈا کیا جاتا ہے کہ تم آزاد ہو، آزادی بڑی نعمت ہے جس سے لوگ اس بات کا یقین کر لیتے ہیں کہ ہم آزاد ہیں، ہم اتنے آزاد ہیں کہ پولیو کے قطرے بندوق کی نوک پر پیلائے جاتے ہیں اور جان لیوا لوگوں کو علاج نا ہونے کے باعث حودکشی سے روکنے کیلئے کچھ بھی نہیں کیا جاتا پراپوگنڈا کے مارے اور وہ جن کی عقلیں چھن چکی ہیں ان کو کچھ معلوم نہیں پولیو وائرس کیا ہے اور نا ہی انہوں نے لیبارٹری میں پولیو ویکسین کے کارآمد ہونے کے ثبوت دیکھے ہیں بس میڈیا پر ایمان ہی لوگوں کا مذہب ہے-ہر طرف پیسے کیلئے مارا ماری ہے اور جاہل یہ سمجھتے ہیں کہ حکومت بائیس کروڑ لوگوں کو پولیو کے قطرے فری پلا رہی ہے-

https://www.facebook.com/share/p/1AMYZnz5yf/

سر سید کی تفسیر اور بے دینی کی عالمی تحریک

فرشتوں کا انکار

سرسید نے اپنی تفسیر اور باقی تصنیفات میں ایسی بہت سی چیزوں کا انکار کر دیا جن کو امت بطور عقیدہ ساڑھے بارہ سو سال سے گلے سے لگائے ہوئے تھی سرسید نے جس حد تک ہو سکا متقدمین کی توہین کی تا کہ ثابت کیا جاسکے کہ صرف وہی تھا جس نے امت کو صحیح اسلام سے روشناس کرایا۔ مجھے سرسید کی سوانح حیات جس کا نام حیات جاوید ہے (الطاف حسین حالی) کی تصنیف ایسی جگہ سے ملی جہاں سے ملنے کی امید نہیں تھی ہزار سے اوپر صفحات کی اس کتاب میں ایسی ایسی باتیں تھی جنہوں نے مجھے خرابی کی اصل جڑ تک پہنچایا اور مجھے معلوم ہوا فری میسن نے اسلامی دنیا میں گمراہی کے بیج کیسے بوئے اس ضمن میں دوسری بڑی دریافت بھی سرسید کے مقالات کے مطالعہ سے ہی جس کا ذکر میں ایک دوسرے مضمون میں کروں گا۔

سرسید نے قرآن کی جو تفسیر لکھی ہے وہ شاید فیس بک پر موجود ان لوگوں میں سے جن تک میری تحریر پہنچے گی کسی ایک نے بھی نا پڑھی ہو اور لوگوں کے مطالعہ کی عادات اتنی خراب ہیں کہ چاہ کر بھی 1342 صفحات کا کوئی مطالعہ نا کر سکے، ہم تھوڑا جان کر زیادہ جھگڑتے ہیں کیونکہ ہمیں خود کو درست ثابت کرنا ہوتا ہے آدمی جتنا تھوڑا جانتا ہے اس قدر ہی مغرور ہوتا ہے اور دوسروں کو نا قابل اصلاح تصور کرتا ہے جب میرا منکرین حدیث سے واسطہ پڑتا ہے تو عجیب و غریب باتیں سننے کو ملتی ہیں اس لیئے میں نے سوچا گمراہی کی ابتدا سے جا کر اس کا پتا لگایا ہے اور پہلا پڑاؤ سرسید کی تفسیر ٹھہری کیونکہ اس شخص کے ذریعے فری میسن نے گیارہ سو سال سے دبا فتنہ یعنی انکار حدیث دوبارہ بیدار کیا۔ سرسید کے بعد ہمارے ہاں جس قدر بھی مقبول مذہبی شخصیات ہوئی ہیں ان دجالوں میں سے کسی نے بھی سرسید کو فری میسن نہیں کہا اور تمام تر مقبول شخصیات میں نے صرف سرسید احمد حان کی سوانح عمری ایسی ہے جس میں باقاعدہ فری میسن کے حفیہ جماعت ہونے کا ذکر ہے۔ اور اس سوانح عمری کا سرسید کے تمام ہی حواہ ذکر کرتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک حوالے کی چیز ہے۔

سورہ بکرہ کے آغاز میں ہی تاویل کا سہارا لیکر سرسید نے فرشتوں کا انکار کر دیا اور اس کو صرف وہم قرار دیا وہیں سے رک کر میں نے یہ مضمون لکھنا شروع کر دیا تا کہ کچھ بنیادی باتوں کا ذکر آ جائے۔ لوگوں کو یہ بات ماننی چاہیے کہ گیارہ سو سال سے دبا فتنہ صرف اس بنیاد پر کامیاب ہوا کہ پوری کی پوری مذہبی اشرافیہ نے اس کی کامیابی کیلیئے کوششیں کی اور ان کوششوں کا تعلق سرسید کی شیطانیت کے باوجود بعد معاملات میں اس کی تعریف و توصیف ہے بہت سے لوگ نہیں جانتے ہوں گے شبلی نعمانی دس سال تک سرسید کے قائم کردہ مدرسہ میں ناصرف تعلیم دیتا رہا بلکہ اس عرصہ کے دوران سرسید کا قریب ترین شخص رہا یہ باتیں شبلی نعمانی کے شاگرد سید سلیمان ندوی نے اس کی سوانح میں لکھی ہیں۔ علامہ اقبال شبلی نعمانی سے اصلاح لیتا رہا اور خود علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں سرسید کی تعریفوں کے پل باندھے ہیں مزید جب آپ آگے بڑھتے ہیں اور علامہ اقبال و اس کے بیٹے کی سوانح عمریاں پڑھتے ہیں تو اور زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ اس فتنہ کے فروغ میں کس کس کا ہاتھ تھا۔

بنیادی طور پر میں نے اس فتنہ کی تین جہات دریافت کی ہیں جن کا ذکر میں اپنے مفصل مضمون میں کروں گا اور واضح کروں گا کہ ڈیڑھ سو سال قبل علم کس طرح اٹھایا گیا (جیسا کہ متواتر احادیث میں علم کو علماء کی روحیں قبض کر کے اٹھائے جانے کا ذکر ہے) اور اس کے بعد کس طرح سے پوری مذہبی اشرافیہ نے مل کر مختلف طریقوں سے گمراہیوں کو فروغ دیا اور قرآن و سنت و فقہ کا نقش مسلمانوں کے اذہان سے مٹایا یعنی قرآن و سنت کو بیان کرنے والی تو یہیں علما کی جماعت تھی مگر کیا وہ درست دین بیان کر رہے ہیں اس چیز کا لوگوں کو اندازہ نہیں تھا۔

قرآن میں موجود سینکڑوں آیات ابلیس کے وجود اور فرشتوں نے بطور مخلوق کا بیان ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ آسمانوں کی مخلوقات کا ذکر کرتا ہے تو ان سے مراد یہیں فرشتے ہوتے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ہی آدم علیہ السلام کو سجدے کا حکم دیا تھا غرض اگر ہم کسی اور کی تفسیر و تشریح کے بغیر جیسا کہ خود

سر سید نے کیا قرآن پر غور کرے تو اس کو فرشتوں کے وجود کا علم ہو جاتا ہے۔ سر سید نے احادیث کا انکار پر گز نہیں کیا اور ہم جانتے ہیں سینکڑوں احادیث میں جن کی اسناد ہزاروں ہیں اور تواتر کو پہنچی ہوئی احادیث ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام اور باقی فرشتوں کا ذکر کیا ہے تو کیا ہم یہ سمجھیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھوٹ بولا اور جان بوجھ کر جبریل کے متعلق وہ حقیقت امت سے چھپائی جس کا بارہ سو سال بعد آکر سر سید نے انکشاف کیا۔

فرشتوں کا پر ایمان پانچ بنیادی ارکان اسلام میں سے تھا، چونکہ فرشتے غیبی مخلوق میں سے ہیں اور سر سید کے بیان کردہ نام نہاد قانون فطرت میں فٹ نہیں بیٹھتے اس لیئے ان کا انکار ضروری تھا، سر سید تمام ارکان کا انکار نہیں کر سکتا تھا اس لیئے اس نے کچھ چیزوں کا کلی طور پر انکار کر دیا اور کچھ کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کیئے اور جن چیزوں کے متعلق شکوک پیدا کیئے ان چیزوں کا انکار سر سید کی ذریت نے کر دیا۔ انبیاء کی تعلیمات سے انکار اور ان کو معدوم کر دینے کیلئے ابلیس ہمیشہ یہیں طریق اپناتا ہے جس چیز کا انکار کرانا ہو پہلے اس کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کیئے جاتے ہیں یہ کام مختلف شخصیات کرتی ہیں جن ذہن سازی کا یہ عمل تکمیل کو پہنچتا ہے پھر کلی طور پر انکار کر دیا جاتا ہے۔

ابتدائے السلام میں معتزلہ کی تحریک اٹھی، اس تحریک کے پیچھے بھی فری میسن کا ہاتھ تھا مگر اس وقت چونکہ اسلام اپنی ابتدائی حالت میں تھا اس کا دفاع کرنے والے ہاتھ مضبوط تھے اس لیئے ابلیس نے وقتی طور پر اس تحریک کو خاموش کرا تا کہ مستقبل میں اس وقت جب دجال کا حروج قریب ہو اس وقت جب اس تحریک کو دوبارہ برپا کیا جائے تو کوئی یہ اعتراض نا اٹھائے کہ یہ اسلام میں نئی گمراہی ہے۔ اسی وجہ سے ہر گمراہی کی جڑیں قدیم دنیا میں موجود ہیں چاہے وہ جمہوریت ہو اشتراکیت ہو یاں انکار روایت۔

گویا سر سید نے ان لوگوں کیلئے جو خدا کے انکاری تھے فرشتوں کا انکار کر کے قرآن کو قابل قبول بنانے کے عمل کا آغاز کیا مگر فری میسن کا طریقہ کار اتنا سادہ نہیں ہے حقیقت میں تو یہ قرآن اور خدا کو معطل کرنے کا آغاز تھا۔ آپ اپنی عقل کا استعمال تو کریں یہ لوگ یعنی نام نہاد قرآن پرست بار بار عقل پرستی کی دعوت دیتے ہیں آپ عقل استعمال کر کے بتائیں کیا یہ طریقہ کار اسلام کو استحکام بخشنے والا تھا کمزور کرنے والا۔ خدا کا انکار ایک دم نہیں کیا جا سکتا، پہلے خدا کے نازل کردہ احکام کو مشکوک بنایا جاتا ہے، عقل پرست فرحت واحد کو نہیں دیکھتا وہ پورے تاریخی تسلسل کو دیکھتا ہے۔

سر سید نے جس مغربی دنیا کے سامنے تفسیر رکھی وہاں انکار خدا کی تحریک زوروں پر تھی اور قرآن کو سائنس کے تابع کرنا کس قدر ضرور تھا نیز سائنس کی ترقی واقع ہی انسانی تاریخ میں ٹیکنالوجی کا عروج تھا اور علوم کی ترقی تھی جس کا مقابلہ کرنے کیلئے سر سید کو قرآن کے تابع بنانا پڑا یاں اس سے قبل بھی پچھلی امتیں اس سے کہیں زیادہ ترقی یافتہ تھی اس پر میں اپنے دوسرے مضامین میں بیان کروں گا جب ہم کشتی نوح کی بات کریں گے۔

میری نظر سے کسی ایک مشترق کا اعتراف نہیں گزرا جس نے سر سید کی تفسیر پڑھ کر اسلام کو عقل پر پورا اترنے والا مذہب تسلیم کر لیا ہو بلکہ الٹا سر سید کی تحریک اور اس کے اثرات سے مسلمان دین سے دور جدیدیت کی آغوش میں چلے گئے اور یہ چیز ان کے نفس کیلئے باعث تسکین ہے مگر آج کی دنیا میں بھی شاید کچھ ایسے ہوں جو میڈیا کے پراپوگنڈا کی بدولت جن اسرائیلی مظالم کو جانتے ہیں ان پر کڑ ھتے ہوں تو بھائیوں اس سب کا سبب صرف دین سے دوری ہے جبتک دنیا پر مسلمانوں کا اقتدار رہا خلافت اسلامیہ کی صورت میں مسلمانوں کا سیاسی نظام قائم رہا تب تک ایسے مظام کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا، مختصر سی بات ہے اگر آج کی دنیا میں جہاد بھی اصلی ہوتا اور یہ مظالم بھی اصلی ہوتے ان کیساتھ جس طرح پوری دنیا کا میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کا پراپوگنڈا کر رہا ہے پل پل کی خبر دنیا میں پہنچ رہی ہے تو ممکن ہی نا تھا کہ یہ مظالم جاری رہتے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ اللہ کی ت
تخلیق کردہ ساری مخلوق کا ضمیر ایک ہی وقت میں سو جائے، ظلم ہوتا ہوا ہر کسی کو نظر آتا ہے۔

مسلمانوں کے ہاں جس قدر بھی عقائد دین کی صورت میں رائج تھے سرسید نے تقریباان تمام عقائد کر انکار کر دیا گویا سمجھنا یہ چاہیے کہ بارہ سو سال کے عرصہ میں کرہ عرض پر جتنے بھی مسلمانوں بستے رہے وہ تمام مجموعی طور پر دین اسلام کے خلاف سازش کر رہے تھے اور کوئی ایک بھی قرآن کی تعلیمات کا درست مطلب دنیا کے سامنے نالایابارہ سو سال بعد سرسید وہ پہلا شخص تھا جس نے دنیا کو درست اسلام سے روشناس کرایا۔

یہاں میرا ایک چھوٹا سا سوال ہے کیا سرسید کی طرف سے دین کی تجدید کے بعد اسلام کو ترقی حاصل ہوئی یاں تنزلی، ذرا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں سرسید کی تحریک کے بعد اسلام کو کہاں سے عروج حاصل ہوا یاں یہ کہنا چاہیے کہ مسلمانوں نے سرسید کی تعلیمات کی طرف دھیان نہیں دیا اس لیئے مسلسل ظلمت کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں دھنستے چلے گئے اگر ایسا ہی تھا تو پھر اللہ کو سرسید کی صورت میں اتنا عظیم الشان مصلح پیدا پڑا اور سرسید نے امت کے سامنے دین کی وہ تعبیر پیش کی جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پیش نا کر سکے (کیونکہ سرسید احادیث کو بھی حکم خدا مانتا ہے اگرچہ یہ سب کچھ منصوبے کے تحت کیا گیا۔

اگر آپ یہ کہیں کہ سرسید کی کوششوں کے نتیجے میں پاکستان آزاد ہوا اور وہ تحریک پاکستان کا اولین محرک ہے تو آپ کو صرف اتنا کرنا ہو گا کہ سرسید کی تصنیفات کا مطالعہ کر لیں۔باقی پاکستان کی آزادی کسی بھی پیرائے میں اسلام کی ترقی تھی اس کا اندازہ آج کی دنیا میں موجود ہر شخص کو معلوم ہے۔اب ویسے بھی فری میسن کے منصوبہ میں اگلا مرحلہ ون ورلڈ گورنمنٹ کی ظاہری شکل کو متعارف کرانے کا ہے یعنی وطنی قومی ریاستوں کا خاتمہ اور پوری دنیا بطور ایک یونٹ جس کا حکمران دجال ہو گا لیکن چونکہ سرسید کی کوششوں کے نتیجے میں ایک گروہ تو دجال کا انکار کر ہی چکا ہے اور دوسرے تمام گروپوں کے لیڈران دجال کو عالمی لیڈر قرار دیں گے لوگ اس بات کو مانیں گے کیونکہ کسی کا اپنا فہم دین تو ہے نہیں۔

جب بھی کسی امت کی تعلیمات کو مشتبہ بنانا ہوتا ہے یاں ان کو کوئی اور معنی پہنانے ہوتے ہیں تو بڑی باریک چالیں چلنی ہوتی ہے بالکل یہیں کچھ سرسید نے اپنی تفسیر میں کیا ہے اور حیرت اس بات پر ہے کہ کہیں بھی وقفہ نہیں دیا ایک کے بعد ایک معاملے میں پوری امت سے الگ رائے اپناتے جاتے ہیں اور پھر چور راستہ تلاش کرنے کیلئے تین طریقے اپناتے ہیں اول کہتے ہیں یہ بات تو یہود سے لی گئی ہے دوم یونانی علوم کی آمیزش قرار دیتے ہیں (علامہ اقبال نے بھی یہیں کیا ہے جو سراسر غلط ہے جن لوگوں نے یونانی علوم کے غلبہ سے کتب لکھی ان کو اس وقت کی امت نے مجموعی طور پر گمراہ قرار دیا بلکہ بعض پر تو کفر کے فتوے لگے بالخصوص نام نہاد سائنس دان یعنی سرسید کی زبان میں نیچرلسٹ) سوم متقدمین کو موردالزام ٹھہراتے ہیں۔مگر اس فتنے کی کامیابی کا سب سے بڑا سبب جیسا میں ماقبل میں بارہا عرض کر چکا بعد والوں کا سرسید کے متعلق نرم رویہ اختیار کرنا ہے اور اسکو قوم وملت کا محسن قرار دینا ہے حالانکہ اسلام میں تو قومیت ہے ہی نہیں۔

یہ تین اسباب ہوئے مگر اتنا کافی نہیں تھا بعد والوں نے اس میں چوتھا عنصر شامل کیا اور پورے ذخیرہ حدیث کو عجمی سازش قرار دیا۔سرسید نے تاویلات کا طیشہ چلا کر قرآن کے ہر اس بیان کا رد کیا یاں اس کو دوسرے معنی پہنائے جن سے جدیدیت پر چوٹ پڑتی تھی۔یہاں تو فرشتوں کے انکار کی بات ہو رہی ہے باقی مقامات پر جہاں میں دوسری تحریفات کا ذکر کروں گا وہاں بتاؤ گا کہ کیسے پوری امت کے علمایعنی تمام مذہبی اشرافیہ اس سازش کا حصہ تھی۔

یہ فری میسن کا طریقہ ہے وہ ہمیشہ ایک ہی آدمی کو چنتے ہیں وہ سامنے سے قیادت کرتا ہے باقی سب اول تو اسکی مخالفت کرتے ہیں مگر آہستہ آہستہ کمزور آوازوں کیساتھ طاقت ور آوازیں اس گمراہی کو طاقت فراہم کرتی جاتی ہیں۔آپ فری میسن کے حوالے سے بنیادی ترین مصدر پروٹوکولز آف دی ایلڈرز آف زائن کا مطالعہ کریں وہاں انہوں نے واضح کیا ہے ایک جماعت تو ہماری ہو گی اور بقیہ بظاہر اس کے مخالف ہو نگی جو اگر پہلی جماعت پر تنقید کریں گی مگر وہ بھی فری میسن کیلئے کام کریں گی۔تمام تر گمراہی پھیلانے کیلئے سرسید نے یعنی فری میسن نے کس وقت کا انتخاب کیا اگر آپ وہ دیکھیں تو

آپ کو ساری بات سمجھ آجاتی ہے پہلے اسباب بغاوت ہند لکھ کر پورے برصغیر میں سرسید کی ذات کو ہیرو بنایا گیا کیونکہ انگریز مسلسل مسلمانوں پر ابتلاؤں کے پہاڑ توڑ رہے تھے اور سرسید نے اسباب بغاوت ہند کی صورت میں مسلمانوں کو معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی جبکہ اس بغاوت کو چند شر پسندوں کی سازش قرار دیا، یہاں پر آکر آپ کو معلوم پڑتا ہے کہ مطالعہ نا کرنے سے کس طرح حق و باطل آدمی پر گڈمڈ ہو جاتے ہیں اور آدمی پراپوگنڈا کا شکار ہو جاتا ہے۔

آج کے دور میں کس قدر لوگ ہونگے جو 1857 کی جنگ کو بغاوت کہتے ہوں؟؟؟

بلکہ اس معرکہ کو جنگ آزادی کہا جاتا ہے اور سرسید جو کیا وہ اس کی کتاب کے نام سے ہی واضح ہے یعنی اسباب بغاوت ہند۔اس شخص نے جنگ آزادی کو بغاوت قرار دیا اگر اس وقت اخبارات کی صورت میں فری میسن برصغیر میں پراپوگنڈا کو فروغ نا دیتے تو یہ جنگ نا صرف آزادی کے نام سے جانی جاتی بلکہ آزادی کا پیش خیمہ بھی قرار پاتی مگر فری میسن کا منصوبہ کچھ اور تھا انہوں نے دنیا کو نیشن سٹیٹس میں تبدیل کرنا تھا یعنی دھوکے کی آزادیوں کو آزاد وطنی قومی ریاستیں قرار دیکر پوری دنیا پر دجال کا اقتدار مظبوط کرنا تھا جسے ون ورلڈ گورنمنٹ کہا جاتا ہے۔اگر سید جیسے لوگ اخبارات کے ذریعے جہاد کی مخالفت نا کرتے تو ایسی بغاوتوں کے نتیجے میں مسلمانوں کو اصلی آزادی ملتی وہ کسی اقوام متحدہ کے رکن نا بنتے اور نا ہی خلافت عثمانیہ ٹوٹتی۔

سرسید دنیا کی تاریخ میں مذہبی اشرافیہ میں وہ پہلا شخص تھا جس نے قانون قدرت کا بہانہ بنا کر ہر معجزے کا انکار کر دیا سرسید کے علاوہ تمام مذاہب میں پوری تاریخ انسانی میں ایسا کوئی شخص نے گزرا جس نے ایسی بھونڈی دلیل کے ذریعے اجماع امت بلکہ مذاہب میں اجماع کا انکار کیا ہو کیونکہ معجزات کا ذکر تمام مذاہب میں ہے۔جب سرسید نے ایک گمراہی کا آغاز کیا تو یہ سلسلہ چل پڑا۔سرسید نے پر عقیدہ کا انکار کرنے ہوئے بارہ سو سال کے امت کے اجماع کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینکڑوں فرامین کا تو ذرا سا لحاظ نا کیا مگر یونانی بطلیموس اور نامعلوم کس کس کو بطور دلیل پیش کرتا رہا۔

اگر حق کو پہچاننے کی بات کی جائے تو ہمارے ہاں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ہم چیزوں کے متعلق پوری معلومات نہیں رکھتے۔اکثر میری ایسے مسلمانوں سے بات ہوتی ہے جو سائنس و ٹیکنالوجی سے مرعوب ہیں مگر نا انہوں نے پورا مذہب پڑھا ہوتا ہے اور نا ہی سائنس ہوں وہ اسی چیز کو مانتے ہیں جسے میں فیس بک اور یوٹیوب کا علم کہتا ہوں اور وہ مجھے کہتے ہیں لگتا ہے تم جاہل ہو لوگ سمجھتے ہیں جب کوئی شخص کسی چیز کے ہونے کا انکار کرتا ہے تو شاید اسے اس چیز کا علم نہیں حالانکہ وہ مشہور و معروف ہے ایسی بات نہیں ہوتی جب آپ کسی چیز یاں شخصیت کے متعلق معمول سے ہٹ کر فیصلہ دیتے ہیں اور تنہا ہی رہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس چیز کا گہرائی تک جا کر مطالعہ کیا ہے۔اگر لوگوں نے سرسید کے مکتوبات اور اس کی تفسیر پڑھی ہوتی اس کے ساتھ قرآن و سنت کا مطالعہ کیا ہوتا تو یقیناً گمراہی کو اس قدر فروغ نا ملتا سرسید ایک کے بعد دوسرے عقیدے اور قرآن کی نصوص کا ایسے انکار کرتا جاتا ہے جیسے وہ کوئی پیغمبر ہو اور اس پر کوئی شریعت اتری ہوں یاں پھر قرآن بغیر شرح کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا جس کے مطالب سے خود رسول رحمت اور بارہ سو سال کے مسلمان واقف نا تھے اور پہلی بار وہ مطالب آکر سرسید پر کھلے۔یقین مانیں آپ ایک بار سرسید کی تفسیر کے ابتدائی چند صفحات پڑھ لیں آپ کو میری بات کا اندازہ ہو جائے گا۔

اس شخص کی منافقت پیدا کریں بارہ سو سال کے عرصہ میں مفسرین نے قرآنی آیات کی اتنی تاویل نا کی ہو گی جتنی سرسید اکیلے نے کر دی اس کے باوجود انتہائی منافقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ میں تاویل کو کفر سمجھتا ہوں تا کہ سادہ دل مسلمان یہیں سمجھیں کہ دیکھوں یہ تو خود کہہ رہا ہے کہ تاویل کو کفر مانتا ہوں اس لیئے فلاں فلاں سرسید کی تفسیر کو تاویلات کا مجموعہ کیوں کہتا ہے مسئلہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس کی تفسیر پڑھی جو نہیں اگر وہ سرسید کی اس بات کو سامنے رکھ کر ہی تھوڑی بہت تفسیر پڑھ لیں تو ان کو اس شخص کی منافقت کا اندازہ ہو جائے گا۔

https://www.facebook.com/share/p/1HypedyJZ2/

جنگ کے میدان کا راوی کون ہے

یہ روایت میرے لیئے نئی دریافت ہے اس سے قبل میرے پاس نعیم بن حماد کی کتاب الفتن کا جو نسخہ ہے وہ مترجم ہے اس میں میری نظر سے یہ روایت نہیں گزری شاید نظر نا پڑی ہو مگر اب یہ عربی نسخہ سے مل گئی ہے مصنف نے برطانیہ اور ترکی کی لائبریریوں میں موجود دو نسخوں کی مدد سے یہ کتاب لکھی ہے

حذیفہ بن یمان علامات قیامت اور فتنہ کے متعلق روایات کے بہت بڑے راوی ہیں اس روایت کے الفاظ پر غور کریں

"فتنے جو پھیل چکے ہیں زیادہ تر لوگ ان میں مر جاتے ہیں سوائے انکے جو پہلے سے جانتے ہیں"

اس سارے نقلی جہاد پر تو پہلے سے میرے دس مضمون موجود ہیں جو اب پی ڈی ایف میں بھی ہیں اس روایت سے مزید غور و فکر کی راہیں کھیلیں گی یعنی جو اس نقلی جہاد نامی فتنہ میں گرفتار ہے وہ مرے گا مگر وہ جو پہلے سے جانتے ہیں انکو معلوم یہ آج کی دنیا میں جس کو حدیث میں کاٹ کھانے والی غلامی سے تعبیر کیا گیا ہے اور جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہونگے ایسے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور اہل اللہ گوشہ گمنامی میں ہونگے ان الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے عقلیں چھن جائیں گی، دجال کی آمد سے پہلے دھوکے والے سال، علم اٹھالیا جائے گا یہ ساری احادیث اسی دور سے متعلقہ ہیں

لوگوں کو معلوم ہو جانا چاہیے دھوکے کے جہاد میں قیادتیں مثلاً حماس اور اسرائیل کا آپس میں اتحاد ہے اور نیچے والے یعنی حماس کے جنگجو اور اسرائیل کے جنگ جو ان دونوں کو دھوکہ دیا جا رہا ہے بالکل ایسے ہی جیسے نیچے لڑنے والے امریکی فوجیوں اور افغانوں کو دھوکہ دیا گیا

اس دور میں اگر دجالی میڈیا نقلی جہاد پر آپ کو روز رپورٹیں دے رہا ہے تو ان رپورٹوں کی بنیاد پر آپ نے اس جہاد کو اصلی نہیں مان لینا کیونکہ حماس کی قیادت اور یہودیوں کی قیادت تو ملی ہوئی ہے اور حدیث کے مطابق پہلے سے نا جاننے کیوجہ سے آپ ضرور مریں گے میڈیا روز بغیر دیری کے اور بغیر رکے روز کے روز نام نہاد نقلی جہاد کے میدانوں کی رپورٹنگ کرتا ہے تاکہ آپ کی ذہن سازی ہو سکے کہ جہاد واقع ہی ہو رہا ہے اور ظلم کی انتہا نہیں ہے ایسے جیسے آپ کے اپنے ممالک میں حکومتیں، عدالتی نظام آپ پر ظلم نہیں کر رہا اور سارا ظلم وہیں پر ہو رہا ہے جیسے ویکسین کا زہر کھلا پلا کر زہریلے کھانے اور پانی سے آپ پر ظلم نہیں ڈھایا جا رہا اور سارا ظلم وہیں ہو رہا ہے

اللہ کی قسم جو مولویوں کو سنتا ہے اور ان کی شروخات اور تفسیروں پر اعتماد کرتا ہے وہ گمراہ ہوتا ہے اور جو خالص قرآن و سنت کو پڑھنے کی وجہ سے پہلے سے جاننے والوں میں سے ہے وہ اس فتنہ میں گرفتار ہو کر کبھی نا مرے گا ایک گندی گھٹیا نسل کی نیوز اینکر جس کا لباس چکلے کی عورتوں کیطرح ہے جو عالیشان مکان سے نکل کر خوشبو لگا کر (لعنت فرمائی اللہ کے رسول نے ایسی عورتوں پر) اے سی والی گاڑی میں بیٹھ کر عالی شان دفتر میں آکر نامحرموں کیساتھ بیٹھ کر آپ کو فلسطینیوں پر ہونے والے ظلم کے قصے سنا رہی ہے اور آپ مان رہے ہیں اس سے بڑھ کر فتنہ کیا ہو گا

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں حیا نا رہے تب جو چاہے کروں اور آپ سمجھتے ہیں بے حیا نیوز اینکر مرد اور عورت آپ کے جہاد کے میدانوں کی سچی خبریں دے رہے ہیں اللہ کے بندوں یہ حدیث کے الفاظ میں رویبضہ ہیں کمینے ہیں جتنے عرصہ میں تم نے ارتغرل اور عثمان کے سارے سیزن دیکھے اسی وقت کے پانچ فیصد میں تم قرآن باترجمہ اور صحاح ستہ پڑھ سکتے تھے مگر تمہیں کسی نے چلا چلا کر یہ بات بتائی نہیں ہے ان اونچی آواز والے خطیبوں (جن پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی) ان نے تمہیں صرف دجالیت بتائی ہے

محدثین تمہارے اسلاف نے تو کہا آدھا دین سند ہے اور تم پوچھتے ہو اب خبروں کیلئے ثقہ راوی کہاں سے تلاش کریں اگر تم میڈیا کی بجائے قرآن و سنت پر ایمان لاتے تو یہ سوال نا پوچھتے اللہ تحقیق کا حکم دیتا ہے۔اور تمہاری تحقیق وہ فاسق و فاجر نیوز اینکر پر کھڑی ہے یاں یہودیوں کے سوشل میڈیا پر موجود

ویڈیوز اور تصاویر پر وہ ویڈیوز اور تصاویر جن کو دجال کے کہنے پر علما کی پلید جماعت نے بارہ سو سال بعد حلال کیا تا کہ ان کے ذریعے جہاد کا اور ظلم کا دھوکہ دیا جاسکے۔

یہ جو دنیا میں دس ہزار نیوز چینلز کا نیٹ ورک پھیلا ہے ان میں سے ایک ایک نیوز اینکر کی تنخواہ تیس تیس اور پچاس پچاس لاکھ ہے کیا یہ تمہیں سچی خبریں دیں گے علم اور معلومات دیں گے جہاد کے میدان کا نقشہ تمہاری آنکھوں کے سامنے کھینچیں گے سچے علم والے اصحاب صفہ تھے جن کو کئی کئی دن کا کھانا نصیب نا ہوتا تھا وہ بھوک کے مارے رستوں پر لیٹے رہتے تھے آنے جانے والوں کی راہ تکتے تھے کہ کوئی کھانے کی صلح کر دے وہ آسمانی خبروں کے اولین ثقہ راوی تھے آخر کیا حرج ہے صحاح ستہ ہی پڑھ لی جائیں، ابواب الفتن پڑھ لیئے جائیں چلیں درس نظامی کر لیا ایک بار اور پڑھ لیں ابواب الفتن کیا حرج ہے یہ فاسق و فاجر نیوز اینکر یہ رویبضہ (حدیث کے الفاظ میں) اور وہ سچی خبریں جن پر آسمانوں سے نازل ہوئی کئی کئی ماہ تک فاقے پیٹ پر دو پتھر تم ان کی باتوں کو آسمانی سچی خبروں کو جانوں یہ پچاس پچاس لاکھ تنخواہ وہ تمہیں علم اور خبر دیتے ہیں پانچ لاکھ راوی جنہوں نے آسمانی خبروں کو ہم تک پہنچایا ان کی کتنی تنخواہ تھی بھلا کس نے خبر دینے کے پیسے لیئے عقلیں الٹ چکی ہیں میڈیا کا پراپوگنڈا حق و باطل کو مشتبہ کر چکا ہے (میں ساری حدیثوں کے الفاظ کوڈ کر رہا ہوں) مگر پھر بھی کہتا ہوں عقل استعمال کر و وہ جو جانتے ہیں بلاشبہ ان میں سے نا بنوں مگر عقل تو استعمال کروں۔

میڈیا کی آمد سے قبل کبھی بھی جنگ کے میدان سے پل پل کی خبر ساری دنیا میں ہزاروں نیوز چینلز کی مدد سے نہیں پہنچتی تھی تب تو سالوں کے بعد خبر ملتی اور عوام میں تو شاید کوئی جنگ کے بعد سو سال گزار کر مر بھی جاتا اس کو تب بھی معلوم نا ہوتا کہ جنگ ہوئی تھی وہ اصلی جنگیں تھی دجال کا عمل دخل نا تھا اب جو جنگ کی پل پل کی خبر ہے یہ نقلی جنگ کو اصلی دکھانے کیلئے ہے سارے فاسق و فاجر، غیر ثقہ، لاکھ پتی، طبقہ اشرافیہ سے تعلق رکھنے والے نیوز اینکر جھوٹ پھیلا رہے ہیں

کوئی ایک دن ایسا گزرا ہے جب میڈیا غزا میں اموات پورٹ نا کرے آخر کون وہاں مرنے والوں کی گنتی کرتا ہے کون زخمیوں کی گنتی کرتا ہے مدرسوں کے جاہل تو جانتے ہیں سند آدھا دین ہے یہاں سند تو کجا کسی ایک راوی کا اتا پتا نہیں۔ کیا اینکر راوی ہے ؟؟؟ نا سند نا راوی پھر کونسے حکم کے تحت خبر کو قبولیت کا درجہ دیا جائے گا

سچی خبریں کیسی تھی آج بھی پانچ لاکھ راویان کا دین کو مضبوط کرنے والے علوم پر مبنی کتب تک کی سند چلی آرہی ہے آخر ہم مسلمان ہیں نا پھر سند اور راوی نیز اس کی تحقیق کی ضرورت کیوں نہیں جرح و تعدیل کیوں نہیں علما مر کھپ گئے کیوں لوگوں کو یہ بات نہیں بتاتے۔ کس اصول کے تحت تم نے اس وقت کے تواتر کو اب والی خبروں پر لاگو کر لیا مجھے بتاؤں درجہ تواتر کا کونسا ایک راوی ہے جس پر جرح نا ہو چلو اصول تو مان لیا مگر کیا راوی کے حالات بھی پردہ غیب میں ہی کیا کسی ایک محدث نے اس پر جرح یاں تعدیل نہیں کی آخر کسی اور روایت کسی اور سند میں تو وہ آیا ہو گا۔

https://www.facebook.com/share/p/15PuJLHUmW/

گستاخ رسول فرانسیسی صدر فلسطینوں کا خیر خواہ

ابھی سے چند گھنٹے قبل العربیہ پر خبر آئی کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے فرانسیسی صدر پر تنقید کی ہے اور اس کا سبب فرانس کی طرف سے فلسطین کی حمایت ہے کل فرانس اور سعودی عرب نے فلسطین کے معاملہ پر عالمی کانفرنس کی میزبانی کی ہے تو اسرائیلی وزیر اعظم کی ناراضگی تو بنتی تھی فرانس کیساتھ ساتھ جرمنی بھی اپناوزن فلسطین کے حق میں ڈال رہاہے آپ جانتے ہوں گے انگلینڈ کے یورپی یونین سے علیحدگی کے بعد ناصرف اسکی معیشت کمزور ہوئی ہے بلکہ یورپ میں اس کی اہمیت بھی کم ہوچکی ہے اب صرف فرانس اور جرمنی ہی یورپ کا نام اور پہچان ہیں انہی دو ممالک سے یورپ کو جانا جاتا ہے باقی ممالک چھوٹے چھوٹے ہیں۔

گویاہم یہ سمجھ لیں کہ فرانس اور جرمنی دونوں فلسطینی کاز کیساتھ ہیں اور یہ دونوں یورپ کی سب سے بڑی طاقتیں ہیں باقی یورپی ممالک میں سے بھی کئی ایک نے انہی عزائم کا اظہار کیاہے۔ایسا کیوں ہورہاہے کیاواقع ہی یورپ میں فلسطین کے متعلق ان کے حقوق کے متعلق بیداری پیداہورہی ہے یاں یہ شطرنج کی کوئی بڑی چال ہے دجالی کھیل کا حصہ ہے۔آپ جانتے ہوں گے شروع دن سے ہماری مذہبی اشرافیہ یورپ اور امریکہ کو مسائل کا ذمہ دار ٹھہراتی رہی ہے ایسے میں یورپ کافلسطین کے حق میں یہ رویہ حیران کن، غیر متوقع اور تشویش ناک بھی ہوسکتاہے۔

اب ہم اسباب پر بات کرتے ہیں

سب سے بڑا سبب جس کیلئے پوری دنیاکا میڈیا یک جان دو قالب ہو کر جدوجہد میں مصروف ہے وہ یہ ظاہر کرنا ہے کہ فلسطینوں پر اس قدر ظلم ہورہاہے اب پوری دنیااس ظلم کو ناصرف دیکھ رہی ہے بلکہ آواز بھی اٹھارہی ہے اور اس ظلم کے سبب پوری دنیامیں ہر آنکھ اشک بار ہے تاکہ مسلمانوں کے اس ظلم کے ہونے کاواقع ہی یقین دلایا جاسکے اور کوئی ایسا مسلمان جو قرآن وسنت اور تاریخ سے واقف ہے خبروں پر کڑی تنقیدی نگاہ ڈالتاہے وہ میڈیا کے بنائے ٹرینڈ (فلسطینی مسئلہ) کو دیکھ کر شک میں مبتلا ناہو جائے اس لیئے دھوکے کو کامیاب بنانے کیلئے بہت سے خارجی اسباب بھی پیدا کیئے گئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں کہتاہے یہود ونصاری کبھی تمہارے دوست نہیں ہوسکتے لہذااس فرمان کے پیش نظر ہمیں یورپ کے موجودہ رویہ کو تحسین کی نگاہ سے نہیں دیکھناچاہیے اور شک کی نگاہ سے بھی نہیں دیکھناچاہیے بلکہ یقین پیدا کرناچاہیے کہ یورپ کبھی بھی فلسطینی مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں ہوسکتابلکہ یہ ساری خیر خواہی فلسطینی مسئلہ کو مسلمانوں کاسب سے بڑامسئلہ دکھانے کیلئے ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہود ونصاری ہمارے دوست نہیں ہوسکتے توپھر مسلمانوں کا میڈیا(یہ بھی دجالی میڈیاہے)یورپ کے موجودہ فلسطین نواز رویہ کی تشہیر اور تحسین کیوں کررہاہے تواس کی وجہ صاف ہے پوری دنیا کا میڈیادجال کے ہاتھ پر بیعت ہے چاہے وہ بی بی سی ہویاں الجزیرہ ان کا مقصد صرف دجالیت کیلئے راہ ہموار کرنااور دھوکہ دیناہے

ایک ضروری بات جان لیں غزاکوٹرینڈ بنانے کاصرف ایک مقصد ہے مسلمانوں کو غصہ دلاناتاکہ جب مسلم حکمران اسرائیل کے خلاف نام نہاد اعلان جنگ کریں تو مسلمان اس کو درست اقدام سمجھیں اور فتنہ میں مبتلا ہوجائیں۔

اب ہم 2015 میں واپس چلتے ہیں جب فرانس کے جریدے چارلی ہیبڈو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاکے چھاپے اس وقت فرانس کا موجودہ صدر ایمانول میکرون فرانس کا وزیر تجارت اور ڈیجیٹل افیئر تھا آپ جانتے ہوں گے اس واقع کے بعد بھی سب سے زیادہ زور فرانسیسی مصنوعات کے بائیکاٹ دیا گیا تھااور دجالی مذہبی اشرافیہ نے اس واقع کو لیکر خوب شہرت کمائی اپنی دجالی سیاست چمکائی جیسے اب چمکارہے ہیں حالانکہ یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے بڑے گستاخ ہیں اس وقت ایمانول میکرون نے فرانس کی تجارت بچانے کیلئے ایڑی چوٹی کازور لگایا

ہو گا یہ تو ہو گئی مین سٹریم بات مگر حقیقت میں اس بائیکاٹ سے نا ان کا بال بیکا ہوا اور نا ہی اسرائیل کو کچھ فرق پڑ رہا ہے میڈیا کی ساری رپورٹیں فیک، جھوٹی اور دھوکہ ہیں اور حقیقت میں ان کی طاقت کا تجارت سے کوئی تعلق ہے بھی نہیں سادہ لوح مسلمان عالمی معاشی نظام کو نہیں جانتے۔ان کو یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کی جیب میں پڑا کرنسی نوٹ بھی اسرائیل کی یہودیوں کی ملکیت ہے کیونکہ یہ سب عالمی بینکاری سودی نظام سے جڑا ہوا ہے جس کو یہودیوں نے جاری کیا اور انہی کی اس پر اجارہ داری ہے

اب میرا آپ سے سادہ سادہ سا سوال ہے کیا گستاخ رسول کے دل میں فلسطینوں کا درد پیدا ہو سکتا ہے یعنی فرانسیسی صدر؟؟؟

اگر ایسا نہیں ہے تو یہ اسلامی ممالک کا دجالی میڈیا، آپ کے علما، سیاستدان اور دانشور جو سب کے سب دجال کے ہاتھ پر بیعت ہیں آپ کو یہ بات کیوں نہیں بتاتے۔

صرف اسی قدر بات لکھ کر خاتمہ کرتا ہوں کیونکہ بعض لوگ مضمون کی طوالت کو بھی وجہ تنقید بناتے ہیں۔

https://www.facebook.com/share/p/17qfvvwo7n/